سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

(بدھ20، جمعرات21، جمعتہ المبارک22، سوموار25، منگل26۔فروری2019)

(یوم الاربعاء14، یوم الخمیس15، یوم الجمع16۔ یوم الاثنین19، یوم الثلاثہ20۔ جمادی الثانی1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد7(حصہ اوّل): شمارہ جات : 1 تا5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

ساتواں اجلاس

بدھ،20۔فروری2019

جلد 7:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	14
6۔	چیئر مینوں کا پینل	-----------	15

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	حلف		
7۔	نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف	-----------	15
	سوالات (محکمہ خوراک)		
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	16
	پوائنٹ آف آرڈر		
9۔	کرسمس کے موقع پر تمام مسیحیوں کو مساوی فنڈز کی تقسیم کا مطالبہ	-----------	46
	سرکاری کارروائی		
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)		
10۔	مسودہ قانون پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر2019	-----------	47
11۔	مسودہ قانون ملازمین صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ2019	-----------	48
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)		
12۔	مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب2018	-----------	48
13۔	مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب2018	-----------	52
14۔	کورم کی نشاندہی	-----------	70
	جمعرات، 21۔فروری2019		
	جلد 7: شمارہ 2		
15۔	ایجنڈا	-----------	75
16۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	77
17۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	78

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	اعلان		
18۔	نیب کی جانب سے معزز ممبر جناب عبدالعلیم خان کی گرفتاری کے بارے میں جناب ڈپٹی سپیکر کا اعلان	-----------	79
	سوالات (محکمہ داخلہ)		
19۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	111
20۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	143
21۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	146
	پوائنٹ آف آرڈر		
22۔	سوالات اسمبلی میں پیش ہونے سے قبل ان کے ٹیلیویژن پر ٹکرز کا چلنا	-----------	151
	توجہ دلاؤ نوٹس		
23۔	فیصل آباد: شفاقت عرف پپو بٹ کے قتل سے متعلقہ تفصیلات	-----------	157
	تحاریک التوائے کار		
24۔	گوجرانوالہ ریجن میں قائم سینکڑوں فیکٹریوں میں خطرناک بوائلرز نصب ہونے کا انکشاف	-----------	159
25۔	راولپنڈی میں ڈکیتی، قتل، اغواء اور بچوں سے زیادتی کے واقعات میں اضافہ	-----------	161
26۔	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول لدھیوالہ (گوجرانوالہ) کی زمین پر ناجائز قبضے کا انکشاف	-----------	163
27۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	163
28۔	کورم کی نشاندہی	-----------	164

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	جمعتہ المبارک،22۔فروری 2019		
	جلد 7: شمارہ 3		
29۔	ایجنڈا	------------	167
30۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	169
31۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	170
	تعزیت		
32۔	سابق وزیر جناب ارشد خان لودھی اور گوجرانوالہ کے سکول کی چھت گرنے سے استانی مع بچہ کی وفات پر دعائے مغفرت	------------	171
	سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن)		
33۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	172
34۔	کورم کی نشاندہی	------------	185
35۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)	------------	186
36۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	204
37۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	205
	تحاریک التوائے کار		
38۔	اوکاڑہ کے گرلز اور بوائز ہائی سکولوں کو کئی ایکڑ اراضی سے محروم کرنے کا انکشاف	------------	220

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوموار، 25۔فروری 2019		
	جلد 7: شمارہ 4		
39۔	ایجنڈا	------------	227
40۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	229
41۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	230
	تعزیت		
42۔	سابق اپوزیشن لیڈر رانا شوکت محمود اور سابق معزز ممبر اسمبلی رانا تجمل حسین کی وفات پر دعائے مغفرت	------------	231
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)		
43۔	مسودہ قانون ملازمین صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ 2019 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	233
	سوالات (محکمہ جات پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)		
44۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	233
45۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	280
46۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	302
	توجہ دلاؤ نوٹس		
47۔	بہاولپور: چک نمبر 10 بی سی میں ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات	------------	313
48۔	کورم کی نشاندہی	------------	314

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	منگل، 26۔ فروری 2019		
	جلد 7: شمارہ 5		
49۔	ایجنڈا	-----------	317
50۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	321
51۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	322
	سوالات (محکمہ جات مواصلات و تعمیرات اور زراعت)		
52۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	323
	پوائنٹ آف آرڈر		
53۔	انڈیا کی طرف سے جارحیت اور ہرزہ سرائی پر ایوان میں بحث کرنے کے لئے وقفہ سوالات کو ختم کرنے کا مطالبہ	-----------	325
54۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)	-----------	326
55۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	331
56۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	342
57۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	353
	قرارداد		
58۔	مظفر آباد سیکٹر میں بھارتی دراندازی کی پرزور مذمت اور پاکستانی شاہینوں کی بروقت کارروائی کرنے پر افواج پاکستان کو زبردست خراج تحسین کا پیش کیا جانا	-----------	354
59۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	357

قرارداد

60۔ سابق قائد حزب اختلاف رانا شوکت محمود اور سابق معزز ممبر
رانا تجمل حسین کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار ----------- 358

پوائنٹ آف آرڈر

61۔ ممبران اسمبلی کی تنخواہ کے حوالے سے
جمع کروائے گئے بل کو ٹیک اپ کرنے کا مطالبہ ----------- 376

تحاریک التوائے کار

62۔ گوجرانوالہ میں ہوٹلوں پر حرام پرندوں کے گوشت کی خرید و فروخت ----------- 377

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)

63۔ نیپرا کے قرض کا سود بجلی صارفین سے لینے سے
متعلق وفاقی حکومت کے فیصلے کو فی الفور واپس لینے کا مطالبہ ----------- 379

64۔ 65سال سے زائد بزرگ شہریوں کو تمام سرکاری ٹرانسپورٹ میں
کرایہ سے مستثنیٰ قرار دینے کا مطالبہ ----------- 384

65۔ پلاسٹک شاپنگ بیگز کی تیاری کے لئے
آکسو بائیوڈی گریڈ ایبل کی درآمدی ڈیوٹی فری کرنے کا مطالبہ ----------- 385

66۔ معاشی ترقی کے لئے زرعی اور صنعتی شعبے کو زیادہ سے
زیادہ سہولیات دینے کا مطالبہ ----------- 386

67۔ سرکاری و نجی تعلیمی اداروں میں نشے کے استعمال
کو روکنے کے لئے مؤثر اقدامات کا مطالبہ ----------- 388

68۔ انڈکس

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(38)/2019/1921. Dated: 18th February. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Wednesday, 20th February 2019 at 11:30 am** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

Lahore
Dated: 16th February, 2019

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ20۔فروری2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے)مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر2019

ایک وزیر مسودہ قانون پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر2019 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون ملازمین صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ2019

ایک وزیر مسودہ قانون ملازمین صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ2019ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی)مسودات قانون پر غوروخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب2018(مسودہ قانون نمبر28بابت2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب2018،جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب2018منظور کیا جائے۔

4

2۔ **مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 31 بابت 2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

3۔ **مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 32 بابت 2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

4۔ **مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 33 بابت 2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018 جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

(سی) عام بحث

پری۔بجٹ بحث

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	سید یاور عباس بخاری، ایم پی اے	پی پی۔01
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
2۔	جناب محمد بشارت راجا	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور اور لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ*
3۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشنز نمبر SO(CAB-.II)2-13/2018 مورخہ 27،29۔ اگست، 12۔ ستمبر، 18۔ اکتوبر 2018، 9۔ فروری 2019 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

6

4۔	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر اطلاعات و ثقافت
5۔	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت
6۔	جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی و معدنیات
7۔	جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
8۔	جناب محمد رضوان	:	وزیر تحفظ ماحول
9۔	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
10۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت و انسانی وسائل
11۔	جناب محمد سبطین خان	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری
12۔	جناب محمد اجمل	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
13۔	چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
14۔	جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول
15۔	محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
16۔	جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں و کھیلیں
17۔	مہر محمد اسلم	:	وزیر امداد باہمی
18۔	میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
19۔	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
20۔	جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
21۔	میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
22۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
23۔	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات

7

24۔	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
25۔	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
26۔	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
27۔	جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
28۔	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
29۔	جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
30۔	جناب سمیع اللہ چودھری	:	وزیر خوراک
31۔	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
32۔	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
33۔	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
34۔	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
35۔	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔ راجہ صغیر احمد :

2۔ چودھری محمد عدنان :

3۔ جناب اعجاز خان :

4۔ ملک تیمور مسعود :

5۔ راجہ یاور کمال خان :

6۔ جناب سلیم سرور جوڑا :

7۔ میاں محمد اختر حیات :

8۔ چودھری لیاقت علی :

9۔ جناب ساجد احمد خان :

10۔ جناب محمد مامون تارڑ :

11۔ چودھری فیصل فاروق چیمہ :

12۔ جناب فتح خالق :

13۔ جناب احمد خان :

14۔ جناب تیمور علی لالی :

15۔ جناب عادل پرویز :

16۔ جناب شکیل شاہد :

17۔ جناب غضنفر عباس شاہ :

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-22/2018/720,997 مورخہ 29۔جنوری، 9۔فروری 2019 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

18۔ جناب شہباز احمد :

19۔ جناب عمر آفتاب :

20۔ جناب نذیر احمد چوہان :

21۔ جناب محمد امین ذوالقرنین :

22۔ جناب احمد شاہ کھگہ :

23۔ سید عباس علی شاہ :

24۔ جناب محمد ندیم قریشی :

25۔ میاں طارق عبداللہ :

26۔ جناب نذیر احمد خان :

27۔ رائے ظہور احمد :

28۔ سید افتخار حسن :

29۔ جناب محمد عامر نواز خان :

30۔ جناب محمد شفیق :

31۔ جناب محمد سبطین رضا :

32۔ جناب محمد رضا حسین بخاری :

33۔ جناب محمد عون حمید :

34۔ جناب محمد اشرف خان رند :

35۔ جناب شہاب الدین خان :

36۔ جناب محمد طاہر :

37۔ سردار محمد محی الدین خان کھوسہ :

38۔ جناب مہندر پال سنگھ :

11

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب محمد خان بھٹی

ڈائریکٹر جنرل(پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

بدھ، 20۔ فروری 2019

(یوم الاربعاء، 14۔ جمادی الثانی 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 45 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

طسٓ ۚ تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْقُرْءَانِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿١﴾ هُدًى وَبُشْرَىٰ
لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾ ٱلَّذِينَ يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُم
بِٱلْءَاخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿٣﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ
أَعْمَٰلَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ ﴿٤﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ لَهُمْ سُوٓءُ ٱلْعَذَابِ
وَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ هُمُ ٱلْأَخْسَرُونَ ﴿٥﴾ وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى ٱلْقُرْءَانَ مِن
لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ﴿٦﴾

سورۃ النّمل آیات 1 تا 6

طسٓ۔ یہ قرآن اور کتاب روشن کی آیتیں ہیں (1) مومنوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہے (2) وہ جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں (3) جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں ہم نے ان کے اعمال ان کے لئے آراستہ کر دیئے ہیں تو وہ سرگرداں ہو رہے ہیں (4) یہی لوگ ہیں جن کے لئے بڑا عذاب ہے اور وہ آخرت میں بھی بہت بڑا نقصان اٹھانے والے ہیں (5) اور تم کو قرآن (خدائے) حکیم و علیم کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے (6)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

دل ٹھکانہ مرے حضورؐ کا ہے
جلوہ خانہ مرے حضورؐ کا ہے
ہر زمانے کی آپؐ ہیں رحمت
ہر زمانہ مرے حضورؐ کا ہے
ہر خزانے کے آپؐ ہیں مختار
ہر خزانہ مرے حضورؐ کا ہے
جس پہ اتری ہے آیہ تطہیر
وہ گھرانہ مرے حضورؐ کا ہے
ذکر شامل نماز میں خالد
پنجگانہ مرے حضورؐ کا ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی۔258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی۔29
3. سید یاور عباس بخاری، ایم پی اے پی پی۔01
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو۔331

شکریہ

حلف

نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک نومنتخب ممبر محترمہ سونیا، پی پی۔123 حلف اٹھانے کے لئے ایوان میں موجود ہیں میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست کے سامنے کھڑی ہو جائیں اور اس کے بعد حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر نومنتخب ممبر محترمہ سونیا
نے حلف اٹھایا اور حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔۔۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کیا مسئلہ ہو گیا ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! مسئلہ اس ہاؤس کا ہے۔ یہاں پر منسٹر ہیلتھ موجود ہیں پچھلے اجلاس میں معزز ممبران نے آپ سے استدعا کی تھی کہ کسی بھی ممبر کو میڈیسن نہیں مل رہی تو آپ نے منسٹر ہیلتھ کو کہا تھا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں! وہ ابھی آرہا ہے اور اس کو رکھا ہوا ہے۔ اس پر وہ جواب بھی دیں گی وہ یہاں موجود ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! جو آپ نے حکم فرمایا تھا اور رولنگ دی تھی اس کو تو انہوں نے مانا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ ہاؤس میں آرہا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اس کو تو بیوروکریسی نے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا ہے۔

جناب سپیکر: ایسا بالکل نہیں ہو گا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ پورے ہاؤس کے استحقاق کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ فکر نہ کریں یہ انشاء اللہ ہو گا اور آپ کا یہ مسئلہ ابھی آرہا ہے۔

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ خوراک سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 381 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع چنیوٹ کی حدود میں شوگر ملز مالکان
کے نام اور کسانوں کو ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*381: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چنیوٹ کی حدود میں کون کون سی شوگر ملز ہیں ان کے اوران کے مالکان کے نام بتائیں؟

(ب) ان ملوں نے کرشنگ سیزن سال 17-2016 میں کتنا گنا خرید کیا تفصیل مل وار بتائیں؟

(ج) ان ملوں نے کتنی رقم کسانوں کی ان سالوں کی گنا کی ادا کرنی ہے، مل وار بتائیں؟

(د) ان ملوں سے ان سالوں کے دوران کتنی رقم شوگر سیس کی مد میں وصول کی گئی اور کتنی بقایا ہے مل وار بتائیں؟

(ہ) ان دو سالوں کے دوران شوگر سیس فنڈ سے کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں نیز کون کون سے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کون کون سے ابھی جاری ہیں؟

(و) شوگر سیس فنڈز کے استعمال کی اجازت کون دیتا ہے اگر کوئی کمیٹی ہے تو اس کے ممبران کے نام بتائیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) سفینہ شوگر مل کے مالک کا نام نعمان احمد خان، رمضان شوگر مل کے مالک کا نام میاں سلیمان شہباز شریف اور مدینہ شوگر مل کے مالک کا نام میاں محمد رشید ہے۔

(ب)

سفینہ شوگر مل:

2016-17 = 1,038,143 میٹرک ٹن

2017-18 = 973,670 میٹرک ٹن

رمضان شوگر مل:

2016-17 = 982,304 میٹرک ٹن

2017-18 = 944,089 میٹرک ٹن

مدینہ شوگر مل:

2016-17 = 1,205,955,434 میٹرک ٹن

2017-18 = 1,084,801,180میٹرک ٹن

(ج) تمام شوگر ملز نے کسانوں کی ان سالوں کی تمام رقم ادا کر دی ہے۔

(د)

سفینہ شوگر مل:

2016-17 = 77,860,730روپے

2017-18 = 73,025,234روپے

رمضان شوگر مل:

2016-17 = 77,672,813روپے

2017-18 = 78,806,659روپے

مدینہ شوگر مل:

2016-17 = 90,644,658روپے

2017-18 = 81,360,089روپے

(ہ) مذکورہ بالا تمام ملز نے شوگر سیس فنڈ کی سو فیصد ادائیگی کر دی ہے۔

سیریل نمبر	نام منصوبہ	لاگت	سال	کیفیت
1	تعمیر سڑک اڈا جامعہ تا گڈیاں والا پل	13.500	2016-17	مکمل
2	تعمیر سروس روڈ ملحقہ مین روڈ گرین سٹور تا جامعہ آباد	25.574	2016-17	مکمل
3	تعمیر سڑک دروہٹہ تا عدلانہ لنک سڑک کالونی موڑ تا	17.730	2016-17	جاری

نوٹ: سال 18-2017 میں چار کروڑ انسٹھ لاکھ وصول ہوئے جن کے منصوبے ابھی منظوری کے مراحل میں ہیں جو کہ شوگر سیس کمیٹی کے فریش نوٹیفکیشن کے بعد منظور ہوں گے۔

(و) شوگر فنڈ کے استعمال کے لئے ڈسٹرکٹ شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی جو کہ ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں ہوتی ہے۔ منصوبوں کو کلیئر کر کے ڈویژنل شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی، جو کہ ڈویژنل کمشنر کی سربراہی میں ہوتی ہے۔ اس کے پاس بھیجتی ہے، جس میں منصوبے پاس کئے جاتے ہیں۔ ممبران کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈسٹرکٹ شوگر ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی

1. Deputy Comissioner
2. Deputy Director Agriculture (Ext)
3. Additional Deputy Comissioner (F&P)
4. Xen Highway
5. Reps. of P&D
6. Two Reps. of each Sugar Mills
7. Two Reps. of Growers of each Sugar Mills.

ڈویژنل شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی

1. Divisional Commissioner
2. Deputy Commissioner
3. Director (Dev. & Finance)
4. Reps. of P&D
5. S.E Highways.
6. Deputy Director Agriculture (Ext.)
7. Deputy Director (Food).
8. MD/GM or Reps of each Sugar Mills.
9. Reps. of Growers.

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ پچھلے سیشن میں بھی preside کر رہے تھے جب میں نے یہی سوال کیا تھا تو اس دن منسٹر صاحب ناراض ہو گئے تھے پھر آپ نے تھوڑی مہربانی کی تھی۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ ان دو سالوں کے دوران شوگر سیس فنڈ سے کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائی جائے نیز کون کون سے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کون کون سے ابھی جاری ہیں؟ انہوں نے ایک مل کے بارے میں سیریل نمبر 3 کی کیفیت میں لکھا ہے کہ "جاری" اور باقی دو ملوں کے بارے میں "مکمل" لکھا ہے جبکہ انہوں نے منصوبوں کا نہیں بتایا۔ جو مکمل ہوئے ہیں ان کا بھی نہیں بتایا اور جو مکمل نہیں ہوئے ان کا بھی نہیں بتایا۔

جناب سپیکر! اگر آپ ان منصوبوں کو دیکھیں تو یہ تمام ملوں کے سروس روڈ، yard اور انہی سے متعلق منصوبے ہیں۔ یہ پیسا کاشتکار کا بھی ہے اور مل مالکان کا بھی ہے۔ یہ پچاس فیصد کاشتکار کا ہے اور پچاس فیصد مل کا ہے۔ اگر ہمارے پیسے سے ہی مل مالک نے اپنی مل کی سروس روڈ اور یارڈ میں کام کروانا ہے تو پھر کاشتکار کہاں پر کھڑا ہوا ہے، یہ ذرا مہربانی کریں کہ باقی جو دو ملوں کی detail نہیں آئی وہ بھی منسٹر صاحب زبانی بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):جناب سپیکر!اس میں گزارش یہ ہے کہ یہ تین منصوبے ہیں جس کا ابھی معزز ممبر نے ذکر فرمایا۔ نمبر1، تعمیر سڑک اڈا۔۔۔

جناب سپیکر:جی،وہ آگیا ہے۔

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):جناب سپیکر!اس میں یہ ہے کہ جو2017-18کے4 کروڑ59لاکھ روپے وصول ہوئے ہیں جن کے منصوبے منظوری کے مراحل میں ہیں۔یہ منصوبے جیسے ہی منظوری کے مراحل سے مکمل ہوں گے جبکہ شوگر سیس کمیٹی کے نوٹیفکیشن ہوئے ہیں وہ اس میں لائیں گے اور پھر ان پر بھی کام جاری کروادیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!میرا سوال اور ہے جواب کوئی اور دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر!میں پچھلے2017-18کے منصوبوں کا پوچھ رہا ہوں اور میرے خیال میں وہfreshمنصوبوں کے بارے میں بتا رہے ہیں۔

جناب سپیکر:جی،انہوں نے ابھی جواب دیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!یہ ایک ملز کے منصوبے ہیں اور یہ ایک سال پہلے مکمل ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر:آپ کا مقصد ہے کہ یہ باقی ملوں کے منصوبوں کی بھیdetailدیں۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!یہ باقی ملوں کے منصوبے بھی نہیں ہیں۔میرا عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مل کے گیٹ پر کام ہوا ہے اور یہ مل کا سروس روڈ ہے جو انہوں نےmain roadکے ساتھ مل کے لئے تعمیر کیا ہے۔یہ شوگر سیس کا پیسا کھیت سے مل تک سڑکوں کے لئے ہے۔ادھر انہوں نے کوئی سکیم نہیں بتائی جو کہ ان کے اپنے جواب میں ہے۔

جناب سپیکر!میں تو یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں کسان کے مفاد کو کس جگہ پر مدنظر رکھا گیا ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! یہ fresh question جمع کروائیں اور ان کو reply مل جائے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ fresh question کیسے بنتا ہے؟

جناب سپیکر! جز(ہ) میں میرا سوال ہی یہ ہے کہ ان دو سالوں کے دوران اس شوگر سیس فنڈ سے کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے، ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں نیز کون کون سے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کون کون سے منصوبے ابھی جاری ہیں؟ میں تو یہ ان سے پوچھ رہا ہوں اور وہ کہتے ہیں کہ fresh question بنتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس میں یہ بھی دیکھ لیں کہ آپ نے اس میں ایک مل کے منصوبے کی detail دی ہے، آپ باقی ملوں کے منصوبوں کی detail بھی دیں اور ان کو اس کے معیار کی بھی detail دے دیں۔ اس سوال کو pending کر لیتے ہیں اور آپ next time یہ detail دے دیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب سوال pending ہو گیا ہے۔

ملک محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد وارث شاد: جناب سپیکر! صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کیوں؟ وہ سارے ادھر بیٹھے ہیں اور لکھ رہے ہیں۔

ملک محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ادھر سے سارے صحافی چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: چوہان صاحب! تسی ناں جاؤ باقی وی ٹُر جان گے۔(قہقہے)

میاں محمود الرشید! آپ ذرا جائیں اور ان کو کہیں کہ آ جائیں جو بھی مسئلہ ہے چوہان صاحب حاضر ہیں۔ اب اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ Sorry اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! سوال نمبر 884 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سستی روٹی کے منصوبہ پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***884: محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں 2008 سے 2013 کے دور حکومت میں سستی روٹی سکیم پر اربوں روپے خرچ کئے گئے؟

(ب) صوبہ میں سستی روٹی سکیم میں مکینیکل تندروں اور عام تندروں پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) سستی روٹی سکیم کے منصوبے پر اور اس کی تشہیر پر کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی نیز کل کتنا خسارہ ہوا، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا حکومت سستی روٹی کے ناکام منصوبے کی منصوبہ سازی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ میں 2008 سے 2013 کے دوران سستی روٹی سکیم کے تحت محکمہ خوراک پنجاب کی طرف سے 504325 میٹرک ٹن گندم جاری ہوئی جس پر سبسڈی کی مد میں مبلغ 13.374۔ ارب روپے خرچ ہوئے۔

(ب) محکمہ خوراک سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے میرے سوال کے پہلے جز کا جواب دے دیا ہے اور باقی تین جزوں کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ یہ محکمہ سے متعلق ہی نہیں ہیں جبکہ یہ اسی محکمہ سے متعلق سوال ہے۔ میرا ناقص علم یہ کہتا ہے کہ یہ ساری جزیات اسی وزارت سے متعلقہ ہیں۔ اگر ان کے پاس جواب اس وقت تیار نہیں ہے تو یہ اس کو pending بھی کروا سکتے ہیں، یہ اس پر ٹائم لے لیں اور ہم دوبارہ اس کو ہاؤس میں لے آئیں گے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ان کے سوال کے جز (ب)، (ج) اور (د) انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے۔ یہ سستی روٹی انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو سستی روٹی فوڈ ڈیپارٹمنٹ والے handle کر رہے ہیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ان کی monitoring and handling انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کرتی رہی ہے اور فوڈ ڈیپارٹمنٹ صرف گندم دیتا رہا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، دیکھیں! اس میں سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ سستی روٹی سکیم میں 13۔ارب روپے کی سبسڈی دی گئی ہے اور اس کا پتا نہیں ہے کہ وہ رقم کیسے اور کہاں نکل گئی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ گندم تو آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی گئی ہے۔ مزید اس میں یہ ہے کہ انہوں نے سوال پوچھا ہے کہ مکینیکل تنور و عام تنوروں پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ان سب کو انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ دیکھتی رہی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! جز (ب) کو وہ دیکھ لیں گے لیکن جو آپ کی اتنی گندم گئی ہے اس کو تو آپ نے دیکھنا ہے آیا اس کا صحیح استعمال ہوا ہے یا نہیں ہوا۔

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):جناب سپیکر!صرف جز(الف) محکمہ سے متعلق بنتا ہے اور اگر آپ حکم دیں تو میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اس کو thrash out کریں اور چیک کریں۔ہم جز(الف) کو pending کرتے ہیں۔

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):جناب سپیکر!میں جز(الف) کا reply دیتا ہوں لیکن یہ انڈسٹری کے لئے fresh question دے دیں۔جز(الف) کا جواب میرے پاس ہے وہ میں جواب دے دیتا ہوں جو میرے محکمہ سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں!جو آپ کے محکمہ کے متعلقہ نہیں ہے وہ دوسرے محکمے کو دیں۔

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):جناب سپیکر!جز(الف) محکمہ خوراک سے متعلق ہے اور میں اس کا جواب دے دیتا ہوں اور باقی۔۔۔(شوروغل)

جناب سپیکر: جی،ذرا خاموشی اختیار کریں۔Please order in the House.

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):جناب سپیکر!جز(الف) یہ بالکل درست ہے کہ صوبہ میں 2008 سے 2013 کے دوران سستی روٹی سکیم کے تحت محکمہ خوراک پنجاب کی طرف سے 5,4,325 میٹرک ٹن گندم جاری ہوئی ہے اس پر سبسڈی کی مد میں 13۔ارب 3 کروڑ اور 74 لاکھ روپے خرچ ہوئے مزید باقی جواب اس محکمہ سے متعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں!یہ 13۔ارب روپے اتنی بڑی رقم ہے آپ نے اس کا آڈٹ نہیں کروایا؟

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):جناب سپیکر!اس کے سپیشل آڈٹ کا کہا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: وہ اس جواب میں آنا چاہئے تھا۔

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):جناب سپیکر!بلکہ میں اس کا forensic audit کرانے جا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کا کب تک آڈٹ ہو جائے گا؟

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں کوشش کروں گا کہ اگلے اجلاس میں رپورٹ پیش کر سکوں۔

جناب سپیکر: ہم اگلے اجلاس تک اس سوال کو pending کر لیتے ہیں۔ مزید جو انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہیں وہ ان کو refer کر دیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں جی، بتائیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! یہ اگر انوسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ کا بھی کام ہے تو یہ انوسٹی گیشن ہمارے منسٹر صاحب کروائیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ اتنا بڑا بجٹ ہے اس پر کوئی کمیٹی بنا دیں جو اس کو peruse کرتی رہے اور دیکھتی رہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر اتنے سالوں میں اس کا کوئی حساب کتاب نہیں ہے اور کسی کو پتا نہیں ہے کہ یہ اتنے پیسے کہاں گئے؟ ابھی بھی وہ clear نہیں ہے کہ آگے کیا کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ہر چیز پر کمیٹی نہیں بن سکتی۔ یہ ڈیپارٹمنٹ نے ہی کام کرنا ہے۔ منسٹر صاحب! آپ نے اس کے آڈٹ کرنے کے کب آرڈر کئے ہیں؟

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! دیانتداری کی بات یہ ہے کہ میں نے کافی پہلے سے یہ کہا ہوا ہے۔ اسے expedite کروانے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس پر کوئی time limit کریں۔

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میری کوشش اس میں یہ تھی کہ میں اس کا forensic audit کراؤں تاکہ یہ پتا چل سکے کہ اس میں کتنی لوٹ مار ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اگلے اجلاس میں یہ آڈٹ رپورٹ پیش کریں تاکہ پتا چلے کہ یہ آڈٹ رپورٹ کیا کہتی ہے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! اسے expedite کروانے کی ضرورت ہے وہ میں کرواتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 899 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نارووال: کوٹ نیناں میں مراکز خرید گندم سے متعلقہ تفصیلات

***899: جناب منان خان:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوٹ نیناں ضلع نارووال میں محکمہ خوراک کا پروکیورمنٹ سنٹر (مرکز خرید گندم) تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سنٹر ختم کر دیا گیا ہے اگر ہاں تو اس سنٹر کو ختم کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت یہ سنٹر دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔ اس ضمن میں تفصیلی وجوہات درج ذیل ہیں۔

1. یہ کہ کوٹ نیناں محکمہ خوراک کا عارضی مرکز خرید گندم رہا ہے۔ سکیم سال 2003-04 سنٹر ہذا کا ٹارگٹ برائے خرید گندم 70,000 بوری تھا جس میں سے 54032 بوری گندم خرید ہوئی جو کہ 14 عدد گنجیوں اور ایک عدد ٹین شیڈ گودام میں ذخیرہ ہوئی۔ تمام گندم مختلف مراکز کو ترسیل ہوئی۔ گنجیوں میں ذخیرہ شدہ گندم موسمی حالات کی وجہ سے خراب ہوئی۔ ترسیل ہونے کے بعد 1407 بوری گندم اور 4493 بوری باردانہ اے کلاس خراب ہو گیا جس کی ریکوری متعلقہ سٹاف پر مبلغ۔/3663566 روپے ڈال دی گئی۔ دوران سکیم 2003-04 میں کوٹ نیناں کے زمینداران اور کاشتکاران متعلقہ سنٹر سٹاف سے گن پوائنٹ پر 23801 بوری باردانہ اے کلاس لے گئے لیکن آج تک کسی بھی زمیندار / کاشتکار

نے باردانہ واپس نہ کیا ہے۔ مذکورہ باردانے کی ریکوری بھی متعلقہ سٹاف پر ڈالی گئی۔

2. سکیم04-2003میں سٹاف سے ہونے والی زیادتیوں کی وجہ سے کوٹ نیناں سنٹر بند کر دیا گیا۔ کوٹ نیناں کا علاقہ انتہائی نشیبی ہے ایک طرف دریائے راوی اور دوسری طرف سیلابی نالہ بئیں ہے۔ جس کی بناء پر سٹاک گندم غیر محفوظ رہتا ہے۔

3. یہ کہ کوٹ نیناں سنٹر کو بند کر کے علاقہ کو مرکز خرید گندم شکر گڑھ کے ساتھ منسلک کر دیا گیا جو کہ کوٹ نیناں سے صرف 11 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

4. یہ کہ سیاسی دباؤ کی وجہ سے کوٹ نیناں سنٹر کو سکیم10-2009میں دوبارہ کھولا گیا لیکن علاقہ کے لوگوں کی روش نہ بدلی۔ مختلف ہتھکنڈوں سے متعلقہ سٹاف کو ہراساں کیا گیا اس کے علاوہ محکمہ مال کے افسران / تحصیلدار کو بھی ہراساں کیا گیا۔ سکیم سال 10-2009میں بھی محکمہ خوراک کے افسران پر ایف آئی آر درج کروادی گئی۔ جس کی وجہ سے محکمہ مال اور محکمہ خوراک کے افسران کو گرفتار کروادیا گیا اور خرید شدہ گندم کو مقامی انتظامیہ کے ساتھ مل کر گوجرانوالہ ترسیل کروایا گیا۔

5. یہ کہ سکیم سال04-2003اور10-2009میں محکمہ مال اور محکمہ خوراک کے عملہ کے ساتھ ہونے والی سخت زیادتیوں کی وجہ سے کوٹ نیناں سنٹر پھر بند کر دیا گیا۔کوٹ نیناں کے بدلے تحصیل شکر گڑھ میں منڈی خیل سنٹر سکیم 11-2010میں کھولا گیا۔ کوٹ نیناں کا کچھ علاقہ شکر گڑھ کے ساتھ اور کچھ علاقہ منڈی خیل کے ساتھ منسلک کر دیا گیا۔ اُس وقت سے اب تک سات سال کا عرصہ گزر چکا ہے اس دوران منڈی خیل سنٹر کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ جہاں پر گورنمنٹ کا کبھی ایک دانہ گندم کا بھی نقصان نہ ہوا ہے۔ بمطابق catchment area قانونگوئی کوٹ نیناں کو شکر گڑھ کے ساتھ اور دوسری قانونگوئی بارہ منگا کو منڈی خیل کے ساتھ attach کر دیا گیا ہے۔ جس کی بناء پر کوٹ نیناں کے زمینداران بغیر کسی شکایت کے ان مراکز پر بآسانی اپنی گندم لا کر محکمہ کو ہر سال فروخت کرتے ہیں اور کسی قسم کا انتظامی نقطہ نظر سے کوئی ناخوشگوار واقعہ ان سات سالوں میں رونمانہ ہوا ہے۔

6. یہ کہ کوٹ نیناں مرکز خرید گندم اس لحاظ سے بھی غیر موزوں ہے کہ یہ پاکستان اور انڈیا کی سرحد سے چند فرلانگ کے فاصلے پر ہے۔ آئے دن انڈین آرمی کی بلا اشتعال فائرنگ اور گولہ باری سے کئی گردونواح کے دیہات میں بے گناہ انسانی قیمتی جانوں اور مویشیوں کا زیاں معمول کی کارروائی ہوتی رہتی ہے۔ اس علاقہ میں کڑوروں روپے کی گورنمنٹ کی گندم کو ذخیرہ کرنا کسی بھی خطرے سے خالی نہ ہے کوٹ نیناں کی خوفناک تاریخ اور وہاں پیدا ہونے والے لاء اینڈ آرڈر کے مسائل کو دیکھتے ہوئے کوئی بھی اہلکار وہاں تعینات ہونے کو تیار نہ ہے۔

7. یہ کہ کوٹ نیناں کے مقام پر سرکاری گندم کو ذخیرہ کرنے کے لئے کوئی سٹوریج رہائش دستیاب نہ ہے اگر گنجیوں کی صورت میں ذخیرہ کیا جائے تو زیادہ بارشوں کا علاقہ ہونے کی بناء پر گورنمنٹ کا سٹاکس کو کروڑوں کا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ جیسا کہ ماضی میں ہوتا رہا ہے۔ اگر یہاں سے خرید کردہ گندم کو دوسرے اضلاع میں شفٹ کیا جائے تو transportation کی مد میں گورنمنٹ کو لاکھوں روپے ادا کرنے پڑیں گے۔ اس کے برعکس شکر گڑھ اور منڈی خیل میں سٹوریج رہائش میسر ہے اور یہ دونوں مراکز بارشوں / سیلاب کے خطرات سے بھی محفوظ ہیں۔

(ج) جی، نہیں۔ اس سلسلہ میں جناب سیکرٹری فوڈ، پنجاب نے مورخہ 02.08.2016 کو ایک high power کمیٹی بنائی ۔ جو کہ ڈی سی او، نارووال، ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ، گوجرانوالہ ڈویژن اور اسسٹنٹ کمشنر، شکر گڑھ پر مشتمل تھی۔ ڈی سی او، نارووال نے جناب سیکرٹری فوڈ، پنجاب کو مورخہ 08.09.2016 کو تفصیلی رپورٹ ارسال کی جس میں انہوں نے تحریر کیا کہ:

"Reopening of kot nainan centre is not recommended."

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) میں لکھا ہے کہ کوٹ نیناں میں مرکز خرید گندم تھا، ہمارا ضلع نارووال 1990 میں بنا تھا اور یہ سنٹر اس سے پہلے موجود تھا۔ یہاں محکمہ اور آڑھتیوں کی ملی بھگت پکڑی گئی تھی جس کی وجہ سے ان پر ایف آئی آرز ہوئیں اور انہوں نے اس کا

حل یہ نکالا ہے کہ وہ سنٹر ہی ختم کر دیا ہے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا رٹ قائم کرنا حکومت کا کام نہیں ہے؟ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سنٹر ہی ختم کر دیا جائے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ہم یہی تو عرض کر رہے ہیں کہ جب یہ سنٹر بند ہوئے تھے اس وقت کے حکمرانوں کی writ نہیں تھی۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کا جواب پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جواب کافی لمبا ہے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ہم سنٹرز بنانے کی طرف جا رہے ہیں۔ میں معزز ممبر کے ساتھ بیٹھ کر ان کے علاقے میں کوٹ نیناں سنٹر کے حوالے سے بھی بات کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جواب میں صاف لکھا ہے کہ کوٹ نیناں مرکز خرید گندم اس لحاظ سے بھی غیر موزوں ہے کہ یہ پاکستان اور انڈیا کے بارڈر پر چند فرلانگ کے فاصلے پر ہے اور وہاں انڈین آرمی کی طرف سے شیلنگ ہوتی ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! یہ غلط ہے۔

جناب سپیکر: جو لکھا ہوا ہے وہ سن لیں۔ یہ کہتے ہیں کہ سکیورٹی issue ہے اور سٹوریج کی accommodation بھی نہیں ہے۔ منسٹر صاحب! یہی بات ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! جی۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ یہاں شیلنگ ہوتی ہے لیکن یہ انٹر نیشنل باؤنڈری ہے اور یہاں پر شیلنگ نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! وہ دوسرا ایریا ہے لہٰذا ان کا جواب جھوٹ پر مبنی ہے۔ یہ پرانا سنٹر تھا میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ سرحدی علاقے کے کسانوں کے مسائل اور بھی زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر: جناب منان خان! یہ بتائیں کہ اس کے قریب ترین کون سا سنٹر ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! انہوں شکر گڑھ سٹی میں منڈی خیل میں سنٹر بنایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: شکر گڑھ سٹی اور اس کا کتنا فاصلہ ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! تقریباً 20 کلو میٹر کا فاصلہ ہے۔ یہ سرحدی ایریا ہے یہاں کے لوگوں کے پہلے ہی بہت سارے مسائل ہیں ہماری ڈیفنس کی فورسز تو ان کو اپنی زمینوں سے مٹی تک نہیں اٹھانے دیتیں۔ یہاں سے سنٹر ختم کرکے ان لوگوں کے لئے اور مسائل پیدا کئے گئے ہیں لہٰذا میری گزارش ہو گی کہ اس سنٹر کو بحال کیا جائے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! اُس وقت کی حکومت نے غلط کیا تھا لیکن میں معزز ممبر کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں اور اس کا بہتر solution نکال لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کے درمیان کوئی ایسی جگہ دیکھ لیں جہاں آپ کا concern بھی ٹھیک ہو اور ان کا بھی ٹھیک ہو جائے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے لیکن یہ بات کہ اس جگہ شیلنگ نہیں ہوتی۔ یہ انڈیا سے کیا توقع رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں ہے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! کیا انڈیا معاف کرے گا، کیا انڈیا چھوڑے گا، انڈیا تو نہتے کشمیریوں کو معاف نہیں کر رہا ہے۔ انڈیا تو کوئی موقع نہیں جانے دیتا۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب commitment دے دیں کہ یہ سنٹر بحال کر دیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ آپ کے ساتھ بیٹھ کر اس سنٹر اور دوسرے کے درمیان کوئی موزوں جگہ طے کرکے بنا دیں گے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔ یہ سنٹر پولیس سٹیشن کے بالکل ساتھ تھا۔

جناب سپیکر: چلیں کوئی بات نہیں اب یہ amicably طے ہو جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سوال نمبر975 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں شوگر کین کرشنگ کے حوالہ سے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***975: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) نومبر/ دسمبر کے مہینوں میں شوگر کین کی کرشنگ کے حوالے سے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے؟

(ب) کسانوں کو شوگر مل مالکان سے گنے کا کیا معاوضہ طے پایا اس معاوضے کی وصولی یقینی بنائی گئی اگر نہیں تو حکومت اس سلسلے میں کیا اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا تمام شوگر مل مالکان نے کسانوں کے پچھلے سال کے تمام بقایا جات ادا کر دیئے تھے اگر نہیں تو کسانوں کی دادرسی کا کیا طریق کار وضع کیا گیا ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) نومبر/ دسمبر کے مہینوں میں کسانوں کی شکایات کے فوری ازالے کے لئے پنجاب حکومت کی طرف سے صوبائی وزیر خوراک کی سربراہی میں کابینہ کمیٹی قائم کی گئی۔ مزید برآں کابینہ کمیٹی اور پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن کی میٹنگز منعقد ہوئیں جس میں پنجاب گورنمنٹ کی کاوشوں سے پنجاب کی تمام شوگر ملز نے کرشنگ کا آغاز کر دیا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ 23۔ نومبر کو حکومتِ پنجاب کی جانب سے دفعہ 144 کا نفاذ کیا گیا جس کی روح سے شوگر ملوں کو CPR کے اجراء، کسانوں کو تاخیر سے ادائیگی اور وزن میں کٹوتی کے سلسلے میں پابند کیا گیا۔ اسی طرح غیر قانونی کنڈا جات کو بھی غیر قانونی قرار دیا گیا۔

ہر شوگر مل کے اندر متعلقہ ڈپٹی کمشنر کی جانب سے ایک شکایت سیل بنایا گیا نیز محکمہ انڈسٹریز کے نمائندگان کو ملز کے اوزان کی 24 گھنٹے کی بنیادوں پر جانچ پڑتال کے لئے پابند کیا گیا۔

حکومتِ پنجاب کی ہدایت پر حساس اداروں کو گنے کی خریداری کے نظام کی مؤثر مانیٹرنگ کے لئے پابند کیا گیا جن کی رپورٹ روزانہ کی بنیاد پر کابینہ کمیٹی اور شوگر سیکٹر کے سامنے پیش ہوتی رہی اور جس کی بنیاد پر کابینہ کمیٹی کی ہفتہ وار میٹنگز میں ان کا جائزہ لیا جاتا تھا اور جہاں جہاں ضروری کارروائی کی ضرورت پیش آتی رہی، متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو ہدایات جاری کی جاتی رہیں۔کسانوں کی سہولت کے لئے محکمہ خوراک نے پنجاب کی سطح پر ایک کال فری نمبر 080013505 مہیا کیا گیا۔

اسی طرح یہاں یہ بات بھی مناسب ہوگی کہ پنجاب کی 10 شوگر ملوں کو مبلغ 45 لاکھ روپے جرمانہ کیا گیا۔ غیر قانونی کنڈاجات کے خلاف 727 ایف آئی آرز کا اندراج کیا گیا اور مبلغ 51 لاکھ 98 ہزار جرمانہ عائد کیا گیا۔

پنجاب کی تمام 41 شوگر ملز کے خلاف پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت کارروائی کی گئی۔

(ب) پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق 16(1) کے تحت ہر سال کرشنگ سیزن شروع ہونے سے پہلے گنے کی کم سے کم قیمت مقرر کرنے کے لئے شوگر کین کنٹرول بورڈ کی میٹنگ منعقد کی جاتی ہے جس میں شوگر ملوں اور کسان کے نمائندے بھی شرکت کرتے ہیں۔امسال بھی مورخہ 04.10.2018 اور 25.10.2018 کو کین کمشنر کی سربراہی میں کنٹرول بورڈ کی میٹنگز منعقد کی گئیں اور شوگر ملوں اور کسان کے نمائندوں کی باہمی مشاورت کے بعد گنے کی کم سے کم قیمت۔/180 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کی گئی اور اس کی وصولی کو یقینی بنایا جارہا ہے۔

حساس اداروں کی رپورٹس کے مطابق پنجاب کی تمام فنکشنل شوگر ملز 180 روپے فی 40 کلوگرام کے حساب سے ادائیگی کر رہی ہیں بلکہ چند شوگر ملز 190 اور 195 روپے فی 40 کلوگرام کے حساب سے بھی خریداری کر رہی ہیں۔

(ج) کاشتکاروں کی گزشتہ سال کی رقم جو کہ تقریباً177۔ارب تھی،اس کا97فیصد حصہ 30۔جولائی2018تک ادا کیا گیا تھا جبکہ 5۔ارب64 کروڑ روپے یکم اگست 2018کو قابلِ ادائیگی تھے۔موجودہ حکومت مروجہ قوانین کے مطابق تمام نادہندہ شوگر ملز کے خلاف حسبِ ضابطہ کارروائی کی اور کسانوں کی ڈوبی ہوئی رقم میں5۔ارب روپے کسانوں کو ادا کروائے۔

اس طرح گزشتہ سال کی قابلِ ادائیگی رقم کا99.60فیصد حصہ کسانوں کو ادا کر دیا گیا ہے۔63کروڑ80لاکھ روپے کی رقم ابھی بھی قابلِ ادائیگی ہے۔شوگر ملوں کی چینی اور زمین کی قرقی کر کے ریکوری کروانے کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں تاکہ کاشتکاروں کی100فیصد ادائیگی ہو سکے۔

مزید برآں گنے کے کاشتکاروں کے مسائل کے مستقل بنیادوں پر حل کے لئے حکومتِ پنجاب بہت جلد بین الاقوامی طرز کے قوانین وضوابط لانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر:کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار:جناب سپیکر!منسٹر صاحب نے میرے سوال کا بہت اچھا اور تفصیل کے ساتھ تسلی بخش جواب دیا ہے۔میں صرف جز(ج)کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں انہوں نے کہا ہے کہ یکم اگست 2018کو 5۔ارب64 کروڑ روپے واجب الادا تھے ان میں سے 5۔ارب دلوا دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر:محترمہ!آپ جواب نہ پڑھیں بلکہ بتائیں کہ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار:جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال ہے کہ 63 کروڑ80لاکھ روپے ابھی قابل ادا ہیں---

(اذان ظہر)

جناب سپیکر:جی، محترمہ کاردار اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار:جناب سپیکر!اگر آپ کی اجازت ہو تو میں ضمنی سوال پوچھ لوں؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کے سوال کا پورا جواب آگیا ہے کہ جو بقایا رقم ہے اس پر انہوں نے already action لیا ہوا ہے اور recovery کے احکامات بھی جاری کئے ہوئے ہیں پھر آپ کا کیا ضمنی سوال بنتا ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! ابھی جو 63 کروڑ 80 لاکھ روپے بقایا ہیں۔ وہ کون سی ملز کے ذمہ ہیں ان کے نام بتا دیں۔ جب وہ ملز والے ادائیگی کریں گے تو رولز اور قوانین کے مطابق جو ایک سال کا interest دینا پڑتا ہے کیا وہ بھی ان سے لیا جائے گا یا نہیں لیا جائے گا؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں پہلے تو یہ بات واضح کر دوں کہ جو 63 کروڑ روپیہ باقی ہے۔

جناب سپیکر: اس کا تفصیل کے ساتھ جواب آگیا ہے۔ محترمہ! جن ملوں کے ذمہ بقایا جات ہیں ان کی recovery کے آرڈر ہو چکے ہیں جو ٹھیک ہوئے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 990 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کیمیکلز ملے دودھ کی سپلائی کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

***990: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، ملتان اور گجرات میں کھاد، سرف و دیگر کیمیکلز ملے دودھ کی سپلائی جاری ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ نے سال 18-2017 سے آج تک مذکورہ دودھ کی سپلائی اور تیاری روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، اس کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) جی، نہیں۔یہ درست نہ ہے کہ لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، ملتان اور گجرات میں کھاد، سرف اور دیگر کیمیکل ملے دودھ کی سپلائی جاری ہے سوائے چند عناصر کے جو اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث ہیں اور ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاچکی ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، ملتان اور گجرات کے شہریوں کو خالص اور تازہ دودھ کی فراہمی کے لئے کوشاں ہے اور اس ضمن میں فوڈ سیفٹی وڈیری سیفٹی ٹیمیں دودھ کی دکانوں اور ڈیری پروڈکٹس تیار کرنے والے احاطوں کو باقاعدگی سے چیک کرتی ہیں اور شہر کے داخلی راستوں پر ناکے لگا کر دودھ کی چیکنگ کرتی ہیں۔

سال18-2017 میں مندرج شہروں میں فوڈ سیفٹی و ڈیری سیفٹی ٹیموں نے 11,610 دودھ والی گاڑیوں کو چیک کیا جن میں سے195,470 لیٹر دودھ غیر معیاری وملاوٹ زدہ ہونے کی بناء پر تلف کیا گیا۔سال18-2017 میں فوڈ سیفٹی وڈیری سیفٹی ٹیموں نے 11,135 دودھ کی دکانوں / احاطوں کو چیک کیا جن میں سے182 دکانوں کو سیل کیا، 7511 کو اصلاحی نوٹس جاری کئے گئے، 6,788,300روپے جرمانہ عائد کیا گیا، سات افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی گئی اور پانچ کو گرفتار کروایا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جواب کے جز (الف) کے حوالے سے ہے۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ action is being taken against those people یعنی جنہوں نے دودھ میں preservative add کئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ لاہور میں دودھ outskirt area یعنی اوکاڑہ اور ساہیوال سے آتا ہے۔ دودھ کی 5:00 بجے milking ہوتی ہے اور لاہور تقریباً 10:00 سے 11:00 بجے پہنچتا ہے۔اگر دودھ میں preservative add ہو رہے ہیں اور recent report بھی یہ آئی ہے کہ preservatives add ہوتے ہیں تو اس سے بچوں کی صحت خراب ہوتی

ہے، حاملہ عورتیں affect ہوتی ہیں اور عورتوں کے facial متاثر ہوتے ہیں۔ بہت اچھی بات ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اب اس کا جواب لے لیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن لوگوں کے خلاف ایکشن لیا گیا ہے وہ ہمیں verify کریں اور اس کے against کیا steps لئے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! ذرا آگے پڑھیں تو لکھا ہوا ہے کہ سات افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی اور پانچ کو گرفتار کیا گیا ہے۔ منسٹر صاحب! باقی آپ بتا دیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! پنجاب فوڈ اتھارٹی لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، ملتان اور گجرات کے شہریوں کو خالص اور تازہ دودھ کی فراہمی کے لئے کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے اس ضمن میں فوڈ سیفٹی اور ڈیری سیفٹی ٹیمیں دودھ کی دکانوں اور ڈیری پروڈکٹس تیار کرنے والے احاطوں کو باقاعدگی سے چیک کر رہی ہیں اور شہر کے داخلی راستوں پر ناکے لگا کر دودھ کی چیکنگ کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! سال 18-2017 میں ان شہروں میں فوڈ سیفٹی،ڈیری سیفٹی ٹیموں نے 11610 دودھ والی گاڑیوں کو چیک کیا جن میں سے 195470 لیٹر دودھ غیر معیاری وملاوٹ زدہ ہونے کی بنیاد پر تلف کیا گیا پھر 18-2017 میں ہی فوڈ سیفٹی اور ڈیری سیفٹی ٹیموں نے 11135 دکانوں / احاطوں کو چیک کیا۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ جواب آ گیا ہے۔ آپ مختصر یہ بتا دیں کہ آئے روز اخبارات میں آتا ہے کہ آپ ان چیزوں پر action لے رہے ہیں۔ محترمہ کا مقصد ہے کہ ان چیزوں کو اور زیادہ forcefully tackle کریں اور اس پر سزائیں دلوائی جائیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جی، بالکل۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! 12۔جنوری کو وزیراعظم نے وزیر لائیو سٹاک کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنا دی ہے جو دودھ کو pasteurized کرنے کی حکمت عملی تیار کر کے لائے گی۔ ایک good news یہ ہے کہ ہم اس پر مزید کڑی نظر رکھیں گے اور 2022

کے بعد کھلا دودھ مارکیٹ میں available نہیں ہو گا بلکہ pasteurized دودھ پیکنگ میں available ہو گا۔

جناب سپیکر: پنجاب فوڈ اتھارٹی آپ کے ہی دور میں بنی تھی وہ اچھا ادارہ بن گیا تھا اب انہوں نے بھی اچھا کام کیا ہے یہ اسے آگے بڑھا رہے ہیں اور یہ forcefully ہو رہا ہے اس ادارے میں جتنی بہتری لائی جائے وہ کم ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جی، بالکل پنجاب فوڈ اتھارٹی نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ میں منسٹر صاحب سے صرف یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ اگر action لیا جا رہا ہے تو what is the action اور اگر دودھ میں preservatives add ہیں تو ہم اس کے against اور کیا steps لے سکتے ہیں تاکہ ہمارے لوگوں کی صحت خراب نہ ہو؟

جناب سپیکر: وہ تو کر رہے ہیں۔ پرچے بھی ہو رہے ہیں اور دوسری کارروائی بھی ہو رہی ہے۔ اب اگلے سوال کو take up کرتے ہیں۔ اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 991 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: مراکز خرید گندم اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

***991: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں گندم کی خرید کے کتنے مستقل اور کتنے عارضی مراکز قائم کئے گئے؟

(ب) ان مراکز پر کتنے ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں اور کسانوں کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ج) حکومت کی جانب سے گندم کا سرکاری نرخ کیا مقرر کیا گیا ہے کیا مقرر کردہ نرخوں سے زائد نرخ وصول کرنے کی شکایات موصول ہوئیں اگر جواب ہاں ہے تو ایسی شکایات کا ازالہ کرنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) ان مراکز پر اس وقت کتنی گندم کس کس سال کی موجود ہے اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) لاہور شہر میں دو مستقل اور دو عارضی مراکز خرید قائم کئے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. رائیونڈ۔ مستقل مرکز خرید گندم
2. رکھ چھبیل۔ مستقل مرکز خرید گندم
3. برکی۔ عارضی مرکز خرید گندم
4. کاہنہ۔ عارضی مرکز خرید گندم

(ب) ان مراکز خرید پر مندرجہ ذیل ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں:

نمبر شمار	نام مرکز	تعداد اہلکار تعینات
1۔	رائیونڈ	11
2۔	رکھ چھبیل	10
3۔	برکی	9
4۔	کاہنہ	6

کسانوں کی سہولت کے لئے ان مراکز متعلقہ مارکیٹ کمیٹی کی مدد سے گرمی سے بچاؤ کے لئے ٹینٹ، پنکھے / ائر کولر بیٹھنے کے لئے کرسیاں، میزیں اور پینے کے لئے ٹھنڈا پانی فراہم کیا جاتا ہے۔

(ج) سال سکیم 2018-19 میں خریداری گندم ریٹ مبلغ۔/1300 روپے فی چالیس کلوگرام مقرر کیا گیا تھا اور حالیہ سکیم 2019-20 کے لئے گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق مقرر کردہ ریٹ کا اعلان کیا جائے گا اور سال 2018-19 میں مقرر کردہ نرخوں سے زائد وصولی کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی۔

(د) ان مراکز پر ذخیرہ کردہ گندم کی سکیم وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام مرکز	سال سکیم	مقدار گندم میٹرک ٹن
1۔	رائیونڈ	2017-18	2196.469
		2018-19	1245.350
2۔	رکھ چھبیل	2017-18	17140.013
		2018-19	5291.043
3۔	مغلپورہ	2017-18	20904.369
		2018-19	38464.525
		میزان گندم	85241.769

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں جز(ج) کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ سال 19-2018 میں خریداری گندم ریٹ مبلغ/1300 روپے فی چالیس کلو گرام مقرر کیا گیا تھا لیکن میڈیا نیوز کے مطابق گندم -/1500 روپے فی چالیس کلو گرام فروخت ہوتی رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں جز(د) کے حوالے سے ضمنی سوال پوچھنا چاہتی ہوں۔ جز(د) کے جواب میں ایک table provide کیا گیا ہے جس کے مطابق 85241.769 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کی گئی ہے۔ اگر آپ کے پاس اتنی زیادہ گندم پہلے سے ذخیرہ شُدہ موجود ہے تو پھر آٹے کی اتنی زیادہ قیمت کیوں ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! محترمہ نے آٹے کی قیمت کے حوالے سے ضمنی سوال پوچھا ہے جو کہ انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔ قیمتوں کا تعین انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے اور یہ محکمہ خوراک کے purview میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میں نے پہلے بھی اس جانب آپ اور محکمہ خوراک کی توجہ دلائی تھی۔ بد قسمتی سے پچھلی حکومت کی negligence اور نالائقی کی وجہ سے اتنی زیادہ گندم اکٹھی ہو گئی۔ میں نے چار پانچ ماہ قبل کہا تھا کہ اس ذخیرہ شُدہ گندم کو release کریں۔

میں نے اس وقت کہا تھا کہ خُدا کے لئے اس گندم کو نکالیں، جتنی exportہو سکتی ہے وہ exportکر دیں لیکن یہ گندم ہر صورت گوداموں سے نکالیں تاکہ گودام خالی ہو سکیں، اگلی فصل کو ذخیرہ کرنے کی تیاری کی جا سکے اور کسانوں کا نقصان نہ ہونے پائے۔اب ہوا کیا ہے؟

میں آپ کوlatest reportدے رہا ہوں کہ انہوں نے اس ذخیرہ شُدہ گندم کو release کرنے میں تاخیر کی، پہلے پاسکو نے کہا تھا کہ ہم یہ گندمexportکر دیں گے لیکن ایسا نہ ہو سکا اور اب بیرون ممالک کی مارکیٹ میں گندم کاrateکم ہو گیا ہے لہٰذا اب گندمexportنہیں ہو سکے گی۔چونکہ اب گندمexportنہیں ہو سکے گی تو آپ اس گندم کو سارے صوبے کے اندر releaseکریں تاکہ گودام خالی ہو سکیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اس بارے میں تھوڑی سی تفصیل بتانا چاہتا ہوں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مجھے آپ نے صحافی حضرات کے ساتھ بات کرنے کے لئے بھجوایا تھا۔ان کے نمائندوں سے تفصیلاً بات چیت ہوئی ہے اور ان کی باتیں بڑی جائز ہیں۔وہ کہہ رہے ہیں کہ میڈیا مالکان کی طرف سے ہمیں راتوں رات نوٹس ملتا ہے کہ کل سے فلاں فلاں نوکری سے فارغ ہیں۔

جناب سپیکر! تمام چینلز کے اندر چینل مالکان چالیس فیصدdownsizingکر رہے ہیں۔صحافی حضرات یہ کہہ رہے تھے کہ ہم بالکل بے آسرا ہیں اور ہمارے تمام ورکرز کے اندر سخت مایوسی و اضطراب پایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر!PEMRA RulesاورLabour Lawsکے تحت ایسا نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی شخص آپ کا کئی سالوں سے ملازم ہے، وہ آپ کے ادارے کے لئے محنت کر رہا ہے اور آپ راتوں رات اسے چٹھی پکڑا دیں کہ آپ نوکری سے فارغ ہیں تو یہ ایک انتہائی ظالمانہ عمل ہے۔

جناب سپیکر!میں نے اپنے صحافی بھائیوں کو مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ ہم دو تین parliamentarians پر مشتمل ایک sub-committee بنا دیتے ہیں جو کہ صحافی حضرات کی leadership کے ساتھ بیٹھ کر اس بابت غور وخوض کرنے کے بعد ٹھوس قسم کی تجاویز مرتب کر کے وفاقی حکومت کو ارسال کرے۔

جناب سپیکر!وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ یہاں پر صحافی حضرات کے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے اسے ختم ہونا چاہئے۔میں صحافی حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری اس تجویز کو تسلیم کیا ہے۔

جناب سپیکر!اب میری آپ سے درخواست ہے کہ اس بارے میں ایک کمیٹی تشکیل فرمادیں تاکہ ہم اس مسئلے کو اچھے طریقے سے solve کر سکیں۔

جناب سپیکر: یہ بڑی اچھی تجویز ہے۔جناب محمد بشارت راجا!ایک ایسی کمیٹی بنائیں جو کہ صحافی حضرات کے مسائل کو حل کرنے کے حوالے سے ٹھوس تجاویز مرتب کرے۔اس کمیٹی میں وزیر اطلاعات جناب فیاض الحسن چوہان کو ضرور شامل کریں۔وہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور میں میڈیا کے حضرات سے گزارش کروں گا کہ جناب فیاض الحسن چوہان بھی یہی چاہتے ہیں کہ صحافیوں کی دادرسی ہونی چاہئے لہٰذا جناب فیاض الحسن چوہان کے حوالے سے آپ اپنے دلوں میں کوئی خلش نہ رکھیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر!آپ کی اجازت سے میں جناب محمد بشارت راجا سے پہلے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر!کل جناب محمد بشارت راجا کی سربراہی میں ایک میٹنگ ہوئی تھی اور میں بھی اس میں موجود تھا۔ایک بڑی اچھی تجویز اس وقت miss ہو رہی ہے جسے میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! کل یہ تجویز دی گئی تھی کہ گورنمنٹ کی طرف سے اشتہارات کی شکل میں اخبارات کو جو subsidy دی جاتی ہے وہ اس لئے دی جاتی ہے تاکہ اخبارات یا میڈیا کے ملازمین کو تنخواہیں دی جا سکیں۔ وہ اخبارات جو کہ ایک ظالمانہ طریقے سے downsizing کر رہے ہیں ان کے اشتہارات میں کمی کی جائے۔ اخبارات کو اشتہارات کی شکل میں اس لئے سبسڈی دی جاتی ہے تاکہ وہ صحافی حضرات اور ورکرز کو تنخواہیں دے سکیں۔ جب وہ تنخواہیں نہیں دے رہے اور downsizing کر رہے ہیں تو پھر ان کو اشتہارات کم دیئے جائیں۔

جناب سپیکر! کل جناب محمد بشارت راجا کی موجودگی میں یہ تجویز دی گئی تھی جو کہ میں نے آپ کے گوش گزار کر دی ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد بشارت راجا!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کل پنجاب اسمبلی پریس گیلری کے نمائندوں اور لاہور پریس کلب کے عہدیداران سے میری میٹنگ ہوئی تھی۔ آپ کو یاد ہوگا کہ آج سے کچھ عرصہ قبل پریس کے معزز ممبران یہاں سے واک آؤٹ کر گئے تھے اور ان کی یہ demand تھی کہ پنجاب اسمبلی کی طرف سے ایک قرارداد ان کے مطالبات کے حق میں پیش کی جائے۔ ہم نے وہ قرارداد پیش کر دی تھی اور اسے ہاؤس نے منظور بھی کیا تھا لیکن اس قرارداد پر عملدرآمد نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر! کل میں نے پریس کے نمائندوں کو یہ تجویز دی تھی کہ ہم مزید ایک قرارداد لے کر آتے ہیں جس میں میڈیا مالکان کو categorically تنبیہہ کی جائے کہ اگر وہ کارکنوں کو تنخواہیں نہیں دیں گے تو انہیں سرکاری اشتہارات جاری نہیں کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! یہ قرارداد والا کام نہیں ہے۔ میاں محمود الرشید نے کمیٹی بنانے کی جو تجویز دی ہے وہ زیادہ بہتر ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ہم اس کے لئے کمیٹی بنا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ہاں۔ آپ کمیٹی بنا دیں۔ کمیٹی اپنی رپورٹ پیش کرے گی اور اس پر ہاؤس کی consent لے کر فیصلہ کیا جائے گا۔ آپ اس بابت ایک کمیٹی بنا دیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔ ہم کمیٹی بنا دیتے ہیں۔ یہ کمیٹی صحافی حضرات کے نمائندوں کے ساتھ مذاکرات کرنے کے بعد ایک joint مؤقف پیش کرے گی اور پھر اس کی ہاؤس سے approval لے لیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! کیا آپ بھی اس بارے میں کچھ کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہی بات کرنا چاہتی تھی جو کہ جناب محمد بشارت راجا نے کر دی ہے کہ اس ہاؤس کی طرف سے قرار داد کے ذریعے وفاقی حکومت کو message دیا جائے کہ صحافی حضرات اور ورکرز کا استحصال ہو رہا ہے۔ صحافت اور آزادی اظہار رائے پر قدغن لگائی جا رہی ہے یعنی جس آدمی کی آواز پسند نہیں آتی اسے ملازمت سے فارغ کر دیا جاتا ہے۔ حکومت اور جمہوریت کے لئے یہ ایک بہت بڑا challenge ہے۔ اگر ہم نے اس پر آج بات نہ کی تو پھر حالات مزید خراب ہو جائیں گے اس لئے میری گزارش ہے کہ اس ہاؤس کی طرف سے وفاقی حکومت کو ایک قرارداد ضرور جانی چاہئے۔

جناب سپیکر: محترمہ! قرارداد کا کوئی فائدہ نہیں۔ آپ اس حوالے سے ٹھوس اور عملی اقدام اُٹھائیں جس سے صحافی حضرات کو فائدہ پہنچ سکے۔ ہاؤس کی یہ کمیٹی بااختیار ہو گی۔ اس کمیٹی میں وزیر اطلاعات جناب فیاض الحسن چوہان شامل ہوں گے۔ اس کمیٹی میں حزب اختلاف کا ایک نمائندہ بھی ضرور شامل کیا جائے اور اس کے علاوہ صحافی یونین کے تین چار نمائندے شامل کئے جائیں۔ یہ سب حضرات مل بیٹھ کر اس معاملے کو حل کرنے کے لئے ٹھوس تجاویز مرتب کریں اور پھر یہ کمیٹی اپنی رپورٹ ہاؤس میں پیش کرے۔

وزیر خوراک سوال نمبر 991 کے حوالے سے بات کر رہے تھے لیکن ان کی بات مکمل نہیں ہو سکی تھی۔ جی، جناب سمیع اللہ چودھری!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب ہم حکومت میں آئے تو ہماری گردن پر گندم کا ایک بڑا ذخیرہ لاد دیا گیا تھا۔ جب ہم حکومت میں آئے تھے تو اُس وقت ½72 لاکھ میٹرک ٹن ذخیرہ شُدہ گندم موجود تھی۔ ہم نے گندم release کرنا شروع کی اور آج ہمارے پاس 31 لاکھ میٹرک ٹن ذخیرہ شُدہ گندم موجود ہے۔ ہمارے پاس اتنا وقت ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ export کئے بغیر اس گندم کے سٹاک کو release کر لیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ ذخیرہ شُدہ گندم آرام سے release نہیں ہو سکے گی بلکہ اسے آپ ہنگامی بنیادوں پر release کریں کیونکہ وقت کم ہے اور گندم کا سٹاک بہت زیادہ ہے۔ اس میں کوئی disparity نہیں ہونی چاہئے۔ آپ ساؤتھ، سنٹرل یا اپر پنجاب کا فرق نہ رکھیں بلکہ پورے پنجاب میں یہ ذخیرہ شُدہ گندم release کی جائے تاکہ گوداموں سے ساری گندم نکل جائے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ٹھیک ہے ہم کوشش کریں گے انشاء اللہ ساری گندم نکل جائے گی۔

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! میں ایک بہت ضروری بات کرنا چاہ رہا ہوں لہٰذا آپ کو مجھے تھوڑا سا ٹائم دینا پڑے گا۔ میرے والد محترم چودھری عبدالوکیل خان اس ہاؤس کے ممبر رہے ہیں اور آپ کے ساتھی رہے ہیں۔ میرے بھائی چودھری شمشاد احمد خان اس ہاؤس کے ممبر تھے اور آپ کے ساتھی تھے۔ آپ کے علم میں ہے کہ چودھری شمشاد احمد خان، اُس کے بیٹے اور اُس کے دوست کو انتہائی بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا تھا۔ اس کیس کے بہت سارے ملزم ابھی تک اشتہاری ہیں اور جو ملزمان پکڑے گئے تھے وہ ہمارے ناکارہ سسٹم کی وجہ سے رہا ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اس وقت میں اس اہم مسئلے پر بات کرنے کے لئے پوری اسمبلی کا ٹائم لے رہا ہوں اور میں پارٹی سے ہٹ کر یہ بات کر رہا ہوں۔ آپ یہ نہ سوچیں کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا کوئی ایم پی اے آپ کے ساتھ بات کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ آپ کے ہاؤس کا ایک ممبر آپ سے مخاطب ہے۔اس اسمبلی کے وزیر باؤ رضوان میرے بھائی کے قاتلوں کے ساتھ مل کر میرے خلاف سازش کر رہے ہیں، اُن کی مالی امداد کر رہے ہیں۔ بعد میں یہ بات ہوتی ہے کہ اگر سازش کا پہلے پتا چل گیا تھا تو کیوں نہیں بتایا گیا؟ اس سے پہلے کہ یہاں ہاؤس میں فاتحہ کی جائے، آپ لوگ یہاں سے فاتحہ کے لئے جائیں میں اسمبلی کے ریکارڈ پر یہ بات لا رہا ہوں کہ میری سکیورٹی کا بندوبست کیا جائے اور اس وزیر کو بلا کر اُس سے بات کی جائے اور اگر آپ حکم کریں گے تو میں بھی آپ کے چیمبر میں آجاؤں گا۔

جناب سپیکر! اُس وزیر کو سمجھایا جائے کہ اس نظریے کا خاتمہ ہو جانا چاہئے کہ اگر کوئی کسی کو پسند نہیں کرتا تو اُس کو قتل یا شہید کر کے اس کی جگہ پر ضمنی الیکشن کرا کر کسی اور کو منتخب کرا لیا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ پورا ہاؤس میری اس بات کی ضرور تائید کرے گا اور بے شک آپ اس مسئلے پر کوئی کمیٹی بنا دیں یا جیسے مناسب سمجھتے ہیں اس بات کا نوٹس لیں اور یہ بات ریکارڈ کا حصہ بن چکی ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ رانا شمشاد احمد خان اس اسمبلی کے صرف ممبر نہیں تھے بلکہ وہ میرے دور میں وزیر بھی تھے اور وہ بالکل میرے سگے بھائیوں کی طرح تھے اور اُن کا خاندان آج بھی میرے لئے وہی احترام رکھتا ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ میں خود بھی اُن کی فاتحہ خوانی کے لئے گیا تھا اور مجھے آج بھی اُن کی شہادت پر دُکھ ہے۔ اگر اُن کے قاتل دندناتے پھر رہے ہیں تو ہمارے بس میں جو ہو اانشاء اللہ ہم وہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

میں وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا)،وزیر پراسیکیوشن(چودھری ظہیر الدین خان)اور آپ کو بلا کر باؤ رضوان سے خود بات کروں گا۔ ہم یہ بات سوموار کو کریں گے لیکن تب تک جناب محمد بشارت راجا اور چودھری ظہیر الدین معزز ممبر کے سکیورٹی کے حوالے سے خدشات دور کریں۔ رانا صاحب!ہم انشاء اللہ آپ کی بات پر پورا پہرا دیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب منیر مسیح کھوکھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب منیر مسیح کھوکھر! پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

کرسمس کے موقع پر تمام مسیحیوں کو مساوی فنڈز کی تقسیم کا مطالبہ

جناب منیر مسیح کھوکھر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اس سال بھی مسیحیوں کے لئے کرسمس کے موقع پر مالی امداد کا اعلان کیا گیا، کروڑوں روپے allocate کئے گئے لیکن بدقسمتی سے وزیر اقلیتی امور و انسانی حقوق نے پورے پنجاب کے تمام ڈی سی او صاحبان کو لیٹر لکھ دیا اور ٹیلیفون کر دیا ہے کہ کرسمس پر مالی امداد صرف اور صرف پی ٹی آئی کے ایم پی ایز جناب ہارُون گل، جناب پیٹر گل، محترمہ شُنیلا رُوت اور جناب اعجاز عالم کے لوگوں کو پیسے دیئے جائیں۔ یہ بڑی زیادتی ہوئی ہے کیونکہ ہر پارٹی میں غریب، مستحق اور لاچار لوگ موجود ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے میں سمجھ گیا ہوں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں گزشتہ پانچ سال وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور رہا ہوں اُس tenure میں حزب اختلاف کی ہماری بہن محترمہ شُنیلا رُوت تھیں جنہیں ہم نے پورے پانچ سال ترقیاتی فنڈز بھی دیئے اور کرسمس کا package بھی دیا اور یہ روایت تھی۔ یہاں پر میاں محمود الرشید بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے مجھے حکم دیا تھا اور بعد میں وزیر اعلیٰ سے بھی بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ آپ ان کو فنڈز دیں۔

جناب سپیکر! جناب منیر مسیح کھوکھر نے اسی حوالے سے بات کی ہے کیونکہ یہ روایت already چل رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور! آپ نے حکومت یا حزب اختلاف کو نہیں دیکھنا بلکہ آپ اس معاملے کو انصاف کے ساتھ take up کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب اعجاز مسیح): جناب سپیکر! کرسمس گرانٹ مختلف اضلاع میں جاتی ہے اور متعلقہ ڈپٹی کمشنرز کمیٹیاں بناتے ہیں اور اُسی طریقے سے ان اضلاع میں ہوا ہے۔ ڈپٹی کمشنرز اقلیتوں کے ایم این ایز اور ایم پی ایز کو بھی بلاتے ہیں اور اُس کے مطابق یہ گرانٹ تقسیم ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! ہاؤس میں ایک issue raise ہوا ہے تو آپ اس کو ensure کریں اور پھر اس معزز ہاؤس کو بتائیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب اعجاز مسیح): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

جناب سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس لیتے ہیں۔ سب سے پہلے مسودہ قانون پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر 2019 لیتے ہیں۔

مسودہ قانون پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019. Minister for Law may introduce the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019.

MR SPEAKER: The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019 has been introduced in the House and is referred to the concerned Standing Committee for report within two months.

مسودہ قانون ملازمین صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019. Minister for Law may introduce the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019.

MR SPEAKER: The Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019 has been introduced in the House and is referred to the concerned Standing Committee for report within one week.

مسودات قانون
(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب 2018

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

SYED HASSAN MURTAZA: Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ بل جب کمیٹی میں پیش ہوا تو اس میں پاکستان پیپلز پارٹی کو on board لیا گیا اور نہ ہی ہمیں اس discussion میں شامل کیا گیا اس لئے میرا اس پر اختلاف موجود ہے لیکن آپ نے چیمبر میں کہا کہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! انشاءاللہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔

Now, the question is:

"That the Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

That in Clause 3 of the Bill, in sub-Clause (4), for para (b), the following be substituted:

"(b) the other member of the Commission shall be a person having expertise and experience of not less than ten years in financial management."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (4), for para (b), the following be substituted:

"(b) the other member of the Commission shall be a person having expertise and experience of not less than ten years in financial management. "

(The motion was carried unanimously.)

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 4 to 10

MR SPEAKER: Now, Clauses 4 to 10 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 4 to 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

That in Clause 11 of the Bill, after sub-clause (2), the following new sub-clause (3), be added:

"(3) the Commission may impose a penalty which may extend to rupees five hundred thousand upon a person who makes a false, frivolous or vexatious application under subsection (1)."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

That in Clause 11 of the Bill, after sub-clause (2), the following new sub- clause (3), be added:

"(3) the Commission may impose a penalty which may extend to rupees five hundred thousand upon a person who makes a false, frivolous or vexatious application under subsection (1)."

(The motion was carried unanimously.)

Now, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 12 to 25

MR SPEAKER: Now, Clauses 12 to 25 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 12 to 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

That in Clause 2 of the Bill:

(a) in para (f), the expression", dependent children of spouse" be omitted;

(b) in para (m), sub-para (i) be omitted; and

(c) in para (m), in sub-para (ii), the words and commas "Speaker of the Assembly, Deputy Speaker of the Assembly," be omitted.

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

That in Clause 2 of the Bill:

(a) in para (f), the expression" , dependent children of spouse" be omitted;

(b) in para (m), sub-para (i) be omitted; and

(c) in para (m), in sub-para (ii), the words and commas "Speaker of the Assembly, Deputy Speaker of the Assembly, "be omitted.

(The motion was carried unanimously.)

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018, as amended, be passed."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018, as amended, be passed. "

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

Applause!

مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Skills Development Authority Bill 2018. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Skills Development Authority Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Skills Development Authority Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

There is an amendment to this motion. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Sami Ullah Khan, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Ch Mazher Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mrs Raheela Naeem, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Ms Tahia Noon, Mr Khalil Tahir Sindhu, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Mr Ghazanfar Ali Khan, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Skills Development Authority Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019."

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Mirza Javed

4. Mr Muhammad Naeem Safdar
5. Malik Ahmad Saeed Khan
6. Malik Muhammad Ahmad Khan
7. Sheikh Alla-ud-Din
8. Rana Mohammad Iqbal Khan
9. Mr Muhammad Ilyas Khan
10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Skills Development Authority Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019."

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Mirza Javed
4. Mr Muhammad Naeem Safdar
5. Malik Ahmad Saeed Khan
6. Malik Muhammad Ahmad Khan
7. Sheikh Alla-ud-Din
8. Rana Mohammad Iqbal Khan
9. Mr Muhammad Ilyas Khan
10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو بل پیش کیا گیا ہے اس میں بہت سے flaws ہیں۔ آج کل کے دور میں ہم democratic norms develop کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں قومی اسمبلی کے حوالے سے میں بات کروں گا کہ وہاں ایم این ایز کو powers دی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں دیکھ رہا ہوں کہ کسی بھی ایم پی اے کو چاہے وہ حکومتی بنچز سے ہی ہوں کسی کو بھی composition of authority میں role نہیں دیا گیا چاہے آپ یہ بل پڑھ کے دیکھ لیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Members please be seated.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس جانب دلواؤں گا کہ انہوں نے اس میں ایک بہت ہی ridiculous Clause ڈالی ہے۔ No act or proceedings of the Authority shall be invalid merely by reason of any vacancy یہ چیز یہاں تک تو ٹھیک ہے کہ اگر کوئی vacancy نہیں تو جو بھی ہو گا وہ invalid نہیں ہے لیکن آگے جو انہوں نے لکھا ہے کہ or defect in the constitution of the Authority جب authority defective ہے تو اس کا ایکٹ کس طرح valid ہو سکتا ہے لہٰذا اس کا act valid ہو ہی نہیں سکتا تو یہ چیز میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ کمیٹی کی نظر سے یہ پوائنٹ کیوں نہیں گزرا؟ اس طرح کی اور بھی اس میں کئی چیزیں ہیں functions of the authority اس میں بھی بے شمار ایسی چیزیں ہیں جن کے بارے میں ہمیں دوبارہ contemplate کرنا اور سوچنا چاہئے اور اس کو دوبارہ سلیکٹ کمیٹی میں بھیجیں کیونکہ ہمیں اس پر ضد بازی نہیں کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں اسی طرح delegation of powers کے حوالے سے آپ کے توسط سے وزیر قانون سے بات کروں گا کہ یہ کہتے ہیں کہ:

> "The Authority may, subject to such conditions and limitations as it may deem fit to impose, delegate any of its powers or functions to the Chairperson, Director

General, a committee constituted by it, a member or employee, except the powers to."

جناب سپیکر! یہ تو ایک arbitrary system بن گیا اور ایک آمرانہ چیز بن گئی کہ ساری powers ایک چیئرمین کو یا ڈائریکٹر جنرل کو دے دی جائیں گی تو پھر یہ آرٹیکل 10 سے 25 تک clear cut آپ کے natural justice کی violation ہے تو اس میں بے شمار flaws ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر قانون سے یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے آخر میں penalty ڈالی ہے تو میں یہ نہیں کہتا کہ آپ اپوزیشن کے ممبران کو سکل ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں ڈالیں آپ حکومتی ممبران کو اس میں شامل کریں وہ ادھر کیوں بیٹھے ہوئے ہیں، oversight ہونا چاہئے ایک ہماری طرف سے oversight ہو اور ایک اسمبلی کی طرف سے oversight ہو کیونکہ اسمبلی اس بل کو پاس کر رہی ہے تو کم از کم ایک ممبر کو اس میں شامل کریں۔ اسی طرح انہوں نے جو یہ penalty کی کلاز ڈالی ہے اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ:

"Any person, institute, public or private technical education and vocational training body, assessment agency or organization engaged in any technical education and vocational training sector service delivery that contravenes the provisions of section 13 of the Act shall be liable to punishment which may extend to six month but which shall not be less than fifteen days..."

جناب سپیکر! یہ کیا ہے اور اس کو ten lac fine کر دیا ہے یہ victimization کا نیا سلسلہ شروع ہو رہا ہے اس سے ادارے victimize ہوں گے۔ ہم کو یہ سوچنا چاہئے کہ ہم نے سدا حکومتی بنچز پر نہیں بیٹھے رہنا کیونکہ پرسوں ہم ادھر تھے کل وہ ادھر ہوں گے تو یہ بات صریحاً بالکل unjustifiable ہے اور natural justice کے خلاف ہے۔

جناب سپیکر! میں ان معروضات کے ساتھ جناب محمد بشارت راجا سے یہ عرض کروں گا کہ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کریں اور اس پر دوبارہ سوچیں کیونکہ اس میں بہت سےflaws ہیں۔ یہ بہت اچھا ہوا ہے کہ ہمارے دوست کوconflict of interestمیں confidence میں لے لیا مجھے تو نہیں پتا کیا ہے حالانکہ اس بل پر میں خاموش ہو کر بیٹھ گیا لیکن conflict of interest میں میری سمجھ کے مطابق بہت کچھ کرنا ابھی باقی تھا لہٰذا اس پر ہماری طرف سے کچھ نہیں کیا گیا لیکن میں خاموش رہا لیکن اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کریں تا کہ وہ اس کو دوبارہ سے دیکھے۔ شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں صرف اس ترمیم پر بات کروں گی کیونکہ اس سے اگلی ترمیم کو مجھے present بھی کرنا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ conflict of interestکے بل کے حوالے سے اگر وزیر قانون clarify کر سکیں تو سپیکر صاحب نے یہی رولنگ دی تھی کہ domestic workers and conflict of interest Billsپر جو کمیٹی بنائی گئی تھی اُس میں ہم discuss کریں گے لیکن ایسا نہیں ہو سکا جو آپ کی مرضی ہے لیکن میں یہ بات ریکارڈ پر ضرور لانا چاہتی تھی کہ یہ بات اس طرح سے ہوئی تھی۔

جناب سپیکر! اس بل کے حوالے سے جب سے یہ گورنمنٹ آئی ہے تو اتفاق سے میاں محمود الرشید یہاں پر موجود نہیں ہیں جبکہ محترمہ سعدیہ سہیل رانا یہاں پر موجود ہیں اور مجھے یاد ہے کہ پچھلے پانچ سال جب ہم مختلف اتھارٹیوں یا کمپنیوں کے حوالے سے بل لے کر آتے تھے تو یہی پی ٹی آئی گورنمنٹ کے ممبران بہت criticize کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اتھارٹیاں بنا رہے ہیں کیونکہ اتھارٹیاں بنانا حقوق سلب کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! جب سے یہ حکومت آئی ہے تو ٹاسک فورسز بن رہی ہیں یا اتھارٹیاں بن رہی ہیں۔ ابھی ان کا جتنا بھی term ہے اُس میں دیکھیں گے کہ ان کی اتھارٹیوں کی تعداد کتنی ہو گی جو کل تک دوسروں کو criticize کرتے تھے۔ اس اتھارٹی کے حوالے سے بہت ساری چیزیں ہیں

جس کوdiscussاور اس پر بات کی جانی چاہئے اس لئے میں گزارش کروں گی کہ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جس طرح معزز ممبر جناب محمد وارث شاد اور محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے یہ فرمایا کہ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تو میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ اس بل کوalready ایک کمیٹی نے پاس کیا ہے جس میں ہمارے اپوزیشن کے معزز ممبران موجود تھے۔ آج سپیکر صاحب کے چیمبر میں آپ کی موجودگی میں میٹنگ ہو رہی تھی تو میں نے وہاں پر بھی یہ گزارش کی تھی کہ پارلیمنٹری پریکٹس میں ایک طریق کار ہوتا ہے اور ایسا نہیں کیا جا سکتا کہ اس معزز ایوان کے ہر ممبر کوconfidence میں لیا جائے۔

جناب سپیکر! طریق کار یہ ہوتا ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے جو لوگ نمائندگی کر رہے ہوتے ہیں.They are deem to be representative of the oppositionاسی طرح جو حکومتی بنچوں کی طرف سے نمائندگی کر رہے ہوتے ہیں وہ تمام حکومتی بنچوں کی طرف سے نمائندہ تصور کئے جاتے ہیں۔ اُن کا جو بھی فیصلہ ہوتا ہے وہ مجموعی طور پر اپوزیشن اور حکومتی بنچوں پر لاگو ہوتا ہے اور اس کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ بہرحال میں اس کے باوجود یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اپوزیشن کا کسی بھی بل میں ترمیم دینا ایک بنیادی حق ہے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر جناب محمد وارث شاد نے پہلے سلیکٹ کمیٹی کے متعلق ترمیم پر فرمایا جس کو میںoppose کر رہا ہوں۔ اسی طرح انہوں نے بے شمار اعتراضات اپنیpersonal capacity میں بتائے لیکن اگر ان کو کسی بھی کلاز پر اعتراض تھا تو اس میں یہ ترمیم لا سکتے تھے۔

(اس مرحلہ پر معزز حکومتی ممبر جناب عبدالعلیم خان ایوان میں تشریف لائے اور ممبران نے ڈیسک بجا کر ان کوwelcome کیا)

MR DEPUTY SPEAKER: Welcome back.

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!میں جناب عبدالعلیم خان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ اگر ان کی طرف سے ترامیم آجاتیں تواُن ترامیم پر اس معزز ایوان میں بحث ہو سکتی تھی۔ ان کی جو ترامیم ہیں ان پر بحث کریں گے، اِن سے input بھی لیں گے اور اگر وہ اس قابل ہوئیں کہ انہیں adopt کیا جا سکتا ہے تو اس میں کوئی hard and fast rule نہیں ہے لہٰذا میری جناب سے استدعا ہو گی کہ اس کو take up for consideration کیا جائے۔ چونکہ یہ پہلے ہی ایک کمیٹی سے پاس ہو کر آیا ہے اس لئے سلیکٹ کمیٹی کا کوئی جواز نہیں بنتا لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کی طرف سے یہ اعتراض بلاجواز ہے۔ شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

> "That the Punjab Skills Development Authority Bill 2018, as recommended by Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019:
>
> 1. Mr Akhtar Hussain
> 2. Rana Muhammad Tariq
> 3. Mr Muhammad Mirza Javed
> 4. Mr Muhammad Naeem Safdar
> 5. Malik Ahmad Saeed Khan
> 6. Malik Muhammad Ahmad Khan
> 7. Sheikh Alla-ud-Din
> 8. Rana Mohammad Iqbal Khan
> 9. Mr Muhammad Ilyas Khan
> 10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
> 11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
> 12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Skills Development Authority Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

(The motion was carried)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now we take up the Bill Clause by Clause. Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 4 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The First amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Muhammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Ch Mazher Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mrs Raheela Naeem, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Ms Tahia Noon, Mr Khalil Tahir Sindhu, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmad, Mr Mumtaz Ali, Mr Ghazanfar Ali Khan, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MS AZMA ZAHID BOKHARI: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 4 of the Bill, in sub-clause (1), for the word "seven", the word "nine", be substituted and the following be added at the end:

"and shall also include two members of Provincial Assembly of the Punjab, one from the treasury benches to be nominated by the Government and one from the opposition to be nominated by leader of the opposition. "

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 4 of the Bill, in sub-clause (1), for the word "seven", the word "nine", be substituted and the following be added at the end:

"and shall also include two members of Provincial Assembly of the Punjab, one from the treasury benches to be nominated by the Government and one from the opposition to be nominated by leader of the opposition. "

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (**Mr Muhammad Basharat Raja**): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ابھی وزیر قانون نے کہا کہ اگر ترامیم reasonable ہوں گی تو incorporate کی جا سکتی ہیں لیکن مجھے نہیں پتا کہ قابلیت کا معیار کیا ہوگا؟

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ خاص طور پر ایسی اتھارٹیاں یا جو semi-autonomous bodies بنتی ہیں اُن پر چیک اینڈ بیلنس کا ہونا بہت ضروری ہے۔ چونکہ اس میں public exchequer کا فنڈ استعمال ہوتا ہے اس لئے اسمبلی ممبران کے ذریعے اگر اس پر چیک اینڈ بیلنس رکھا جائے تو یقیناً اسمبلی کے ساتھ ایک connect رہے گا اور دوسرا وہاں پر بیٹھ کر جو خود سے فیصلے ہوتے ہیں وہ ہمارے علم میں ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں بڑا specifically کہنا چاہتی ہوں کیونکہ مجھے لگ رہا ہے کہ کسی ایک خاص آدمی کو دماغ میں رکھ کر اس اتھارٹی کا چیئرپرسن بنانا ہے اُس کے مطابق یہ تمام چیزیں develop کی گئی ہیں۔ آگے ہم نے چیئرپرسن اور ممبران کی qualification پر جو ترمیم

دی ہے اُس پر میں بات کروں گی۔ گورنمنٹ کا یہ اختیار ہے کہ اتھارٹی بنا سکتی ہے لیکن کل تک جو اتھارٹیاں بُری تھیں وہ آج حلال ہیں۔

جناب سپیکر! اتھارٹی میں اسمبلی کے ممبران شامل ہو جانے سے اس میں اسمبلی کا connect رہے گا، دوسرا جتنا فنڈ استعمال کیا جائے گا یا جو فیصلے لئے جائیں گے اُس میں بہتری بھی آئے گی اور ایک input بھی شامل ہو گی۔

جناب سپیکر! اگر آپ دیکھیں تو اس کی composition بنیادی طور پر پرائیویٹ سیکٹر کے ذریعے ہے کیونکہ پرائیویٹ سیکٹر کے لوگ اس کے اندر شامل ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ پرائیویٹ سیکٹر کے لوگوں کے ساتھ ساتھ سیاسی لوگوں پر اعتبار کرنا سیکھیں۔ مجھے آج اس ہاؤس کے اندر 16 سال ہو گئے ہیں اور میں اس phenomena کے خلاف ہمیشہ رہی ہوں کیونکہ ہم سیاسی لوگوں کو خود سیاسی لوگ ہی discredit کرتے ہیں۔ ہم خود ہی دوسرے سیاسی آدمی کو discredit کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے اسی لئے آج شاید ہمارا public perception اتنا بہتر نہیں ہوتا جتنا باقی اداروں کے لوگوں کا بہتر ہوتا ہے کیونکہ وہ خود ایک دوسرے کی پگڑیاں نہیں اچھال رہے ہوتے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اگر یہ phenomena کہ پرائیویٹ سیکٹر سے لوگ جن کو لاکھوں روپے ماہانہ تنخواہ پر لائیں گے وہ عقل کُل ہیں، وہ سب سے اچھا پنجاب چلا سکتے ہیں اور اُن کے پاس زیادہ specialties ہیں تو میں اس بات کے بالکل خلاف ہوں۔ جب ہماری پارلیمنٹری سیکرٹریز کی بات چل رہی تھی تب بھی میں نے کہا اور آج بھی سمجھتی ہوں کہ ہمارے دونوں بنچوں پر بہت سارے capable ممبران موجود ہیں جو اچھی input دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر مقصد یہ ہے کہ ہم نے کچھ بہتری کرنی ہے اور اس صوبے کے بچوں کو skills کے ذریعے skilled کر دینا ہے تاکہ انہیں روزگار کا مسئلہ نہ بنے۔ چونکہ سرکاری ملازمت ہر وقت میسر نہیں ہوتی تو پرائیویٹ سیکٹر کے اندر skills کے ذریعے ملازمتیں مل سکیں۔

جناب سپیکر! یہ بڑی اہم بات ہے کہ ہماری population کی dynamics کیا ہیں تو اس وقت youth ہمیں 60 فیصد کے قریب lead کر رہی ہے۔ اس ملک کے اندر youth کو سرکاری نوکری کی بجائے skill دینا ایک اہم initiative ہے جو پچھلی گورنمنٹ نے لیا اور مجھے

خوشی ہے کہ اس initiative کو آگے لے جانے کی بات ہو رہی ہے۔ اگر آپ بہت ساری چیزوں کو اکٹھا کر کے ایک اتھارٹی بنانا چاہتے ہیں تو مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے لیکن یہ اعتراض ضرور ہے کہ کل جب اتھارٹی بن رہی تھی تو آپ کو اختلاف تھا اور آج یہ اتھارٹی جائز ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اگر پنجاب اسمبلی کے دونوں بنچوں سے ایک ایک ممبر کو اس اتھارٹی میں nomination دے دی جائے اور وہاں ہمارے ممبران کی participation ہو تو بہتر input بھی آ سکے گی اور ہمیں بھی معلوم ہو گا کہ اس اتھارٹی کے اندر کیا ہو رہا ہے۔ عموماً ہوتا یہ ہے کہ سال کے بعد ایک چھپی چھپائی رپورٹ آتی ہے جس کو زیادہ تر لوگ پڑھتے ہی نہیں جو یہاں پر رکھ دی جاتی ہے۔ وزیر صاحب کہہ دیں گے کہ رپورٹ پیش ہوئی جس کے بعد بات ختم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ skill کے حوالے سے بہت سارا کام کرنے کی ضرورت ہے۔ TEVTA کے through جو ہمارے skilled لوگ یہاں سے جاتے ہیں، بہت سارے کام پہلے ہوئے لیکن ان کی certification کے حوالے سے issues ہے کہ ہمارے پنجاب کے اور پاکستان کے لوگ جب Internationally یا وہ کہیں job کے لئے جاتے ہیں تو انہیں certification میں بہت سارے issues آتے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ اس اتھارٹی کو بنا کر اس certification کے issues کو دیکھا جائے، ان کے merit اور qualification کو دیکھا جائے تو بہتر results آسکتے ہیں اور عام آدمی کی یہ empowerment ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ خاص طور پر جو بچیاں ہیں اور جو لڑکیاں ہیں جو اس ملک کی پچاس فیصد of the population ہیں جن میں بہت skill ہے، جو گھر میں بیٹھ کر بھی ایک لڑکی، ایک بچی اور ایک خاتون کام کر سکتی ہے تو اگر ہم ان کو skilled کر دیں تو وہ اپنا بھی بوجھ اٹھا سکتی ہے، خاندان کا بوجھ بھی اٹھا سکتی ہے اور پاکستان کے لئے بھی ایک بہتر asset ثابت ہو سکتی ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ اس اتھارٹی کے اندر دو ممبران صوبائی اسمبلی کو شامل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے جب گفتگو کا آغاز فرمایا تو انہوں نے categorically مجھے point out کرکے ایک بات کہی کہ:

"اگر اپوزیشن کی طرف سے کوئی اچھی بات آئے گی تو اسے ہم تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

جناب سپیکر! میں اپوزیشن سے ہمیشہ اس بات کی توقع کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے conduct سے اس ہاؤس میں یہ بات ثابت بھی ہوئی ہوگی کہ ہم نے ہمیشہ افہام وتفہیم سے معاملات کو آگے لے کر چلنے کی کوشش کی ہے تو میں پھر اپنی اس بات کو دہراتا ہوں کہ اگر اپوزیشن کی طرف سے اچھی بات آئے گی تو ہم اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس ہاؤس میں چونکہ ابھی میں نے اس ترمیم کو oppose کیا تھا لیکن ایک اچھی بات ہے کہ representation اس ہاؤس کی آ رہی ہے کہ اس سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں ایک اچھی تجویز آئی ہے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اس لئے میں اس ترمیم کو oppose نہیں کرتا۔ ایک ٹریژری بنچز سے ممبر لے لیں اور ایک ممبر اپوزیشن بنچز سے لے لیں اور consensus کے ساتھ اس بل کو پاس کر لیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That in Clause 4 of the Bill, in sub-clause (1), for the word "seven" the word "nine", be substituted and the following be added at the end:

"and shall also include two members of Provincial Assembly of the Punjab, one from the treasury benches to be nominated by the Government and one from the opposition to be nominated by leader of the opposition."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: The second amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That in Clause 4 of the Bill, (a) for sub-clause (4), the following be substituted:

"(4) The Minister for Industries, Commerce and Investment, Punjab shall be the Chairperson of the Authority, and the Government shall appoint the non-official members of the Authority on such terms and conditions as may be prescribed and until so prescribed as the Government may determine."

(b) in sub-clause (5), the words "Chairperson and" be omitted.(c) for sub-clause (6), the following be substituted:

"(6) The non-official members shall serve during the pleasure of the Government and the Government may, at any time, appoint another person as the non-official member for the remaining term of the outgoing member."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That in Clause 4 of the Bill,(a) for sub-clause (4), the following be substituted:

"(4) The Minister for Industries, Commerce and Investment, Punjab shall be the Chairperson of the Authority, and the Government shall appoint the non-official members of the Authority on such terms and conditions as may be prescribed and until so prescribed as the Government may determine."

(b) in sub-clause (5), the words "Chairperson and" be omitted.(c) for sub-clause (6), the following be substituted:"

(6) The non-official members shall serve during the pleasure of the Government and the Government may, at any time, appoint another person as the non-official member for the remaining term of the outgoing member."

(The motion was carried.)

Now, the question is:

That Clause 4 of the Bill, as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

INSERTION OF NEW CLAUSE 4A.

MR DEPUTY SPEAKER: There is an amendment for insertion of a New Clause 4-A on the Bill. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Sami Ullah Khan, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Ch Mazher Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mrs Raheela Naeem, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Ms Tahia Noon, Mr Khalil Tahir Sindhu, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Mr Ghazanfar Ali Khan and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MS AZMA ZAHID BOKHARI: Mr Speaker! I move:

"That after Clause 4, the following new Clause 4-A, be inserted:

"4-A Qualification of the Chairperson and Members.

(1) Chairperson shall have 15 years of experience in the relevant field and generally enjoys good reputation and is known to be a non-partisan

(2) Non-official members shall have 10 years of relevant experience and generally enjoy good reputation."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That after Clause 4, the following new Clause 4-A, be inserted:

"4-A Qualification of the Chairperson and Members.

(1) Chairperson shall have 15 years of experience in the relevant field and generally enjoys good reputation and is known to be a non-partisan.

(2) Non-official members shall have 10 years of relevant experience and generally enjoy good reputation."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ پہلے تو میں وزیر قانون کی شکر گزار ہوں کہ ہماری ایک اچھی ترمیم کو انہوں نے incorporate کیا اور میری اس ترمیم میں یہ گزارش ہے کہ اگر آپ بل کی composition of authority کے اندر دیکھیں کہ ممبر ہو یا چیئر پرسن ہو، کسی کے بارے میں کوئی specific qualification نہیں دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ لگ یہ رہا ہے کہ اس حکومت کی جو پالیسی ہے کہ جتنے ہارے ہوئے لوگ ہیں یا جتنے لوگوں کو accommodate کرنا ہے، کہیں نہ کہیں ان کے لئے جگہ تلاش کی جا رہی ہے اور اوپر دی گئی composition کو اگر as it is دیکھا جائے تو یہ بھی ایسے ہی لگتا ہے کہ جیسے کسی ایک خاص specific individual کے لئے اتھارٹی بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حکومت کی intention کو، چلیں میں غلط نہیں کہتی اور میں سوال نہیں کرتی لیکن اگر غلط نہیں ہے تو پھر qualification اور میں سمجھتی ہوں کہ جتنے Laws آتے ہیں یا اس ہاؤس میں introduce ہوتے ہیں تو کبھی نہیں ہوتا کہ چیئر پرسن یا ممبران کے لئے کوئی specific qualification نہ دی جائے یا اس کے لئے specifically جیسے میں نے پہلے

کہا تھا کہ اگر ایک اتھارٹی بنانے جارہے ہیں اور ہمارا مقصد یہ ہے کہ یہ اتھارٹی اچھا کام کرے تو پھر آپ چیئرپرسن کوئی بھی لگا دیں اور اس کے بعد ابھی جو اس کے اندر ترامیم آئی ہیں کہ جب حکومت کا دل چاہے گا اور جس کو چاہے اسے فارغ کر دیا جائے گا تو ایسے معاملات نہیں چلا کرتے۔

جناب سپیکر!چیئرپرسن ایک اہم آدمی ہو گا یا خاتون ہوں گی جس نے اس اتھارٹی کو چلانا ہے، جس نے پورے پنجاب کی 12 کروڑ عوام کو skilled کرنا ہے اور اس skill کو آگے polish کرنا ہے۔ اس کے اوپر چیئرپرسن کے لئے 15 years اور ممبران کے لئے 10 years میں نے recommend کیا ہے تو اگر وزیر قانون اس میں کوئی کمی کرنا چاہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ اسے بھی welcome کیا جا سکتا ہے چونکہ ہم بھی کوئی اس کے اوپر rigid opinion نہیں لینا چاہتے لیکن میں پھر بھی کہنا چاہتی ہوں کہ کوئی نہ کوئی qualification ضرور ہونی چاہئے۔ ایسے randomly کسی کو بھی اٹھا کر چیئرپرسن یا ممبر نہیں بنا سکتے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ پھر وہ جو ہارے ہوئے لوگ ہیں، انہیں place کرنے کے لئے آپ یہ اتھارٹی بنائیں تو پھر یہ اتھارٹی کام نہیں کر پائے گی۔ ہمیں اس اتھارٹی کو چلانے کے لئے یہاں پر specifically, professional اور technocrat لوگوں کی ضرورت پڑے گی جس کے لئے میں سمجھتی ہوں کہ ایک relevant experience بھی ہونا بہت ضروری ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!شکریہ۔ محترمہ نے Qualification of Chairperson and Members کے متعلق ترمیم دی ہے۔ اگر آپ اس بل میں دیکھیں تو ہم نے qualifications نہیں دی تھیں جو کہ ایک مقصد کے تحت نہیں دی تھیں جبکہ اس سے اگلی کلاز 5 جو ہے وہ disqualification of the Chairperson and Members کے لئے ہے۔ ہم نے disqualification دے دی ہے اور qualification اس لئے نہیں دی کہ اگر آپ پچھلی کلاز جو کہ ہم پاس کر چکے ہیں کو دیکھیں کہ:

> The Minister for Industries, Commerce and Investment, Punjab shall be the Chairperson.

جناب سپیکر! چونکہ اس کا چیئرپرسن منسٹر نے ہونا ہے تو منسٹر کے لئے ہمیں یہ قدغن لگانا کہ اس کی qualification کیا ہو گی وہ مناسب نہیں تھا اس لئے ہم نے وہ نہیں دی لہذا محترمہ سے میری گزارش ہو گی کہ وہ اپنی اس ترمیم کو press نہ کریں We have already taken care of it. کہ disqualification ضروری تھی جو ہم نے دے دی اور qualification اس لئے نہیں دی کہ جو بھی elected Minister ہو گا جسے عوام نے منتخب کیا ہو گا تو وہ qualify کرتا ہے اس لئے ہم نے اس کی qualification یہاں پر نہیں دی تھی۔ منسٹر کے لئے باقاعدہ Clause already approved کر چکے ہیں۔ شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! منسٹر کو disqualify کیسے کیا جا سکتا ہے؟ میرا مطلب ہے کہ ایک منسٹر صاحب جب تک سیٹ پر موجود ہیں بقول آپ کے وہ qualified بھی ہیں تو پھر وہ disqualified کیسے ہو جائیں گے؟

جناب سپیکر! دوسری بات چلیں میں یہ مان لیتی ہوں یہاں میں concede کرتی ہوں کہ چیئرپرسن آپ منسٹر صاحب کو بنا رہے ہیں چلیں مجھے بھی منسٹر صاحب کی بہت ساری qualifications پر اعتراض ہے لیکن مان لیتے ہیں کہ وہ چیئر پرسن آپ کے بڑے competent ہوں لیکن پھر ممبرز کے حوالے سے جیسے پہلے میں نے خود ہی کہا تھا کہ ہمیں سیاسی لوگوں کو ایک دوسرے کو discredit نہیں کرنا چاہیئے۔

جناب سپیکر! میں مان لیتی ہوں کہ ہمارے منسٹر صاحب بہت competent ہوں گے، وہ چیئرپرسن ہوں گے، بہت اچھا چلائیں گے تو پھر بھی ممبرز کے لئے ٹیکنیکل اور ٹیکنوکریٹ کی شرط ہو گی کیونکہ ہمارے ہاں یہ ہوتا ہے کہ ministers بناتے ہوئے بھی یہ دیکھا نہیں جاتا کہ کسی کا کیا experience ہے اور کون کس منسٹری کو کیسے چلا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! اب جناب محمد بشارت راجا لاء منسٹری چلا سکتے ہیں ان کو ہیلتھ منسٹری دے دیں یہ نہیں چلا پائیں گے۔ مان لیا چیئرپرسن بہت qualified آدمی ہوں گے لیکن اُن کو پھر بھی ٹیکنیکل اور ٹیکنوکریٹ لوگوں کی ضرورت پڑے گی جو ممبرز ہوں گے تو ممبرز کے اندر

qualification ضرور ہونی چاہئے اگر ہم نے اپنے منسٹر صاحب کی qualification نہیں رکھنی ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That after Clause 4, the following new Clause 4-A, be inserted:

"4-A Qualification of the Chairperson and Members.

(1) Chairperson shall have 15 years of experience in the relevant field and generally enjoys good reputation and is known to be a non-partisan.

(2) Non-official members shall have 10 years of relevant experience and generally enjoy good reputation."

(The motion was lost.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it; the amendment is from the Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That in Clause 5 of the Bill:

کورم کی نشاندہی

محترمہ زیب النسا: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! محترمہ! کوئی اور کام کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے۔ کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پندرہ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 2 بج کر 57 منٹ پر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران سے درخواست ہے کہ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں تا کہ گنتی کی جاسکے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس مورخہ 21۔ فروری 2019 بروز جمعرات بوقت صبح 11:30 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

جمعرات،21۔فروری2019

(یوم الخمیس،15۔جمادی الثانی1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7:شمارہ 2

75

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21۔ فروری 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 31 بابت 2018)

مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018 پر (ضمن 5 سے) ضمن وار غور وخوض

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 32 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

76

3۔ مسودہ قانون(ترمیم)بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب2018

(مسودہ قانون نمبر33بابت2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر1نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018منظور کیا جائے۔

(بی)عام بحث

پری بجٹ بحث

77

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

جمعرات،21۔فروری2019

(یوم الخمیس،15۔جمادی الثانی1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12بج کر43منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
سُنَّةَ مَن قَدْ أَرْسَلْنَا
قَبْلَكَ مِن رُّسُلِنَا ۖ وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ﴿٧٧﴾ أَقِمِ
الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ ۖ
إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ﴿٧٨﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ
بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ﴿٧٩﴾
وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ
وَاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا ﴿٨٠﴾ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ
الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ﴿٨١﴾ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ
شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾

سورۃ بنی اسرائیل آیات 77 تا 82

جو پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے تھے ان کا (اور ان کے بارے میں ہمارا یہی) طریق رہا ہے اور تم ہمارے طریق میں تغیر و تبدل نہ پاؤ گے (77) (اے محمدؐ) سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک (ظہر، عصر، مغرب، عشا کی) نمازیں اور صبح کو قرآن پڑھا کرو۔ کیوں صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا موجب حضور (ملائکہ) ہے (78) اور بعض حصہ شب میں بیدار ہوا کرو (اور تہجد کی نماز پڑھا کرو)۔ (یہ شب خیزی) تمہاری لئے (سبب) زیادت ہے (ثواب اور نماز تہجد تم کو نفل) ہے قریب ہے کہ اللہ تم کو مقام محمود میں داخل کرے (79) اور کہو کہ اے پروردگار مجھے (مدینے میں) اچھی طرح داخل کیجیو اور (مکے سے) اچھی طرح نکالیو۔ اور اپنے ہاں سے زور و قوت کو میرا مددگار بنائیو (80) اور کہہ دو کہ حق آگیا اور باطل نابود ہو گیا۔ بے شک باطل نابود ہونے والا ہے (81) اور ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے اور ظالموں کے حق میں تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے (82)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرا پیمبر عظیم تر ہے
کمال خلاق ذات اُس کی جمال ہستی حیات اُس کی
بشر نہیں عظمت بشر ہے میرا پیمبر عظیم تر ہے
وہ شرحِ احکام حق تعالیٰ وہ خود ہی قانون خود حوالہ
وہ خود ہی قرآن خود ہی قاری وہ آپ مہتاب آپ ہالہ
وہ عکس بھی اور آئینہ بھی وہ نقطہ خط بھی دائرہ بھی
وہ نظارہ ہے خود نظر ہے میرا پیمبر عظیم تر ہے
شعور لایا کتاب لایا وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نصاب اُس نے
اور آپ ہی انقلاب لایا وہ علم کی اور عمل کی حد بھی
ازل بھی اُس کا اور ابد بھی اُس کا وہ ہر زمانے کا رہبر ہے
میرا پیمبر عظیم تر ہے
وہ آدمؑ و نوحؑ سے زیادہ بلند ہمت بلند ارادہ
وہ زُہد عیسیٰؑ سے کوسوں آگے جو سب کی منزل وہ اُس کا جادہ
ہر اک پیمبر نہاں ہے اُس میں ہجوم پیغمبراں ہے اُس میں
وہ جس طرف ہے خدا اُدھر ہے میرا پیمبر عظیم تر ہے

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

اعلان

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! تشریف رکھیں ایک important announcement کر لوں پھر اُس کے بعد آپ بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

نیب کی جانب سے معزز ممبر جناب عبدالعلیم خان کی گرفتاری کے بارے میں جناب ڈپٹی سپیکر کا اعلان

MR DEPUTY SPEAKER: Mr Muhammad Mazhar Javid Additional Director Office of Director General NAB Lahore with his letter dated 19th February 2019 has communicated intimation about arrest of Mr Abdul Aleem Khan MPA (PP-158). As required under rule 77 of Rules of Procedure of Provincial Assembly of Punjab 1997. The intimation is as under:-

> "It is apprised that inquiry against Mr Abdul Aleem Khan, politician owner of Hexam Investment Overseas Limited and others is under process in this bureau duly authorized by the competent authority under the provision of National Accountability Ordinance 1999. The competent authority has issued warrant of arrest in respect of Mr Abdul Aleem Khan Son of Mr Abdul Raheem Khan, Member of the Provincial Assembly of Punjab in the subject case. It is intimated that the NAB Lahore has executed the said warrant of arrest and has arrested Mr Abdul Aleem Khan on 6th February, 2019."

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! معزز ممبر جناب عبدالعلیم خان کے پروڈکشن آرڈر جاری ہوئے تھے وہ آج یہاں نہیں ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ آئے ہوئے ہیں۔جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ پچھلے چند مہینوں میں اس ملک کے اندر احتساب کے نام پر جو انتقام شروع ہوا ہے ہم ہرگز یہ نہیں کہتے کہ احتساب نہیں ہونا چاہئے، ہم کہتے ہیں کہ احتساب سب کا ہونا چاہئے اور شفاف ہونا چاہئے۔اس احتساب اور انتقام کے درمیان ایک باریک لائن ہے جو محسوس نہیں ہوتی لیکن انسان انتقام کی طرف چلا جاتا ہے۔ہمیں ہمیشہ یہ جواب ملتا ہے کہ شاید یہ ڈاکو ہیں، چور ہیں تو اس لئے یہ اپنی چوری چھپانے کے لئے بات کرتے ہیں۔ہم نے نہ کبھی کسی کی چوری کے لئے پردہ پوشی کرنے کی کوشش کی ہے اور نہ ہی ہم کسی کو سپورٹ کرتے ہیں لیکن ہماری یہ گزارش ہے کہ جو اداروں کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے جو اداروں کا تقدس پامال کیا جا رہا ہے یہ ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! یہ کل کی بات ہے سپیکر سندھ اسمبلی کو گرفتار کیا گیا میرا ایک سوال ہے ایک Custodian of the House ہے، ایک اسمبلی کا سپیکر ہے اور وہ اپنے پرائیویٹ visit پر اسلام آباد آتا ہے کیا ضرورت تھی اُسے وہاں گرفتار کرنے کی، وہ کیا message دینا چاہتے تھے کہ انہیں اسلام آباد کے اندر arrest کیا گیا؟ کیا انہوں نے کراچی واپس نہیں جانا تھا، کیا انہوں نے بھاگ جانا تھا، کیا انہوں نے چھپ جانا تھا، انہیں گرفتار نہیں کیا جا سکتا تھا، کیا انہیں نوٹس کیا جاتا تو وہ عدالت میں یا اپنے I.O کے سامنے پیش نہ ہوتے؟

جناب سپیکر! میں قطعاً یہ نہیں کہتا کہ اُن کی کرپشن ہوگی یا نہیں ہوگی اس سے قطع نظر میری صرف یہ گزارش ہے کہ کیا ایک انکوائری کے بدلے میں ایک Custodian of the House کو اس طرح سے اسلام آباد سے گرفتار کرنا، ہوٹل سے پکڑ کر دھکے دے کر لے جانا اور چار دیواری کے تقدس کو پامال کرنا میں پوچھتا ہوں کہ کون سا آئین، کون سا قانون اور کون سا مذہب اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ گھر میں اگر کوئی male member نہ ہو اور رات 12:30،

ایک بجے تک نیب کے افسران کسی شریف آدمی کے گھر میں گھسے رہیں؟ یہ کام جس طرف چل پڑا ہے وہ کہتے ہیں کہ:

چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے

جناب سپیکر! مجھے یہ لگتا ہے کہ یہ تانے بانے شاید یہاں بھی آ پہنچے۔ اگر انکوائریوں پر ہی گرفتاریاں مقصود ہیں تو پھر وزیراعظم پاکستان کے خلاف بھی انکوائری ہے، وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا، کے خلاف بھی انکوائری ہے، ہمارے ڈیفنس منسٹر بھی اس کی زد میں ہیں اور بابر اعوان کے خلاف بھی ریفرنس ہے لیکن ان کی کوئی گرفتاری نہیں ہو رہی ہے۔ یہ ہمارے ساتھ جو آج ہو رہا ہے یہ کل کو کہیں اور بھی ہو سکتا ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ احتساب ہو، ہر صورت ہو لیکن احتساب کے نام پر کسی پارلیمنٹیرین کی بے عزتی، کسی ادارے کی تضحیک، کسی چیئر کی تضحیک اور کسی چیئر کے تقدس کی تضحیک ہرگز برداشت نہیں ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم چھوٹے صوبوں کو کیا message دے رہے ہیں؟ لیاقت علی خان کو جڑواں شہروں میں قتل کیا جاتا ہے۔ جب محترمہ بے نظیر بھٹو کی خون میں لت پت لاش سندھ بھیجی جاتی ہے تو سندھ والے اس پر بھی "کھپے پاکستان" کا نعرہ لگاتے ہیں۔ ہم کیا message دیتے ہیں کہ جب شہید ذوالفقار علی بھٹو کا عدالتی قتل بھی اسی جڑواں شہر میں ہوتا ہے تو پھر بھی سندھ والے "جئے پاکستان" کا نعرے لگاتے ہیں۔ ہم یہ بات کرتے ہیں اور دوسری طرف سے ہمیں جواب ملتا ہے کہ یہ صوبائیت کو ہوا دے رہے ہیں اور کرپشن کو چھپانے کی باتیں کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! خدا شاہد ہے اور میں اس ہاؤس کے تقدس کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ جب کوئی شخص کرپشن کرے گا تو سید حسن مرتضیٰ اس کے خلاف کھڑا ہو گا لیکن کرپشن کے نام پر اگر کسی کی پگڑی اچھالی گئی تو وہ بھی پہلا بندہ سید حسن مرتضیٰ ہی ہو گا جو اس کے خلاف آواز اٹھائے گا۔ بناؤ یہ جیلیں، لگا دو چیئرنگ کراس پر پھانسی گھاٹ اور جتنے کرپٹ لوگ آپ کو ملتے ہیں ان سب کو لٹکا دو۔ 65 فیصد کا صوبہ اپنے چھوٹے صوبوں کے ساتھ جو روّیہ روا رکھے ہوئے ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ آپ کون سی فیڈریشن کو مضبوط کر رہے ہیں، آپ کس فیڈریشن کی بات کر رہے ہیں؟ ہم نے ہمیشہ اس فیڈریشن کو مضبوط کرنے کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ ہم نے ہمیشہ ساری اکائیوں کو ساتھ لے کر چلنے کی کوشش کی ہے۔

جناب سپیکر!میری لڑائی صرف اور صرف اس چیئر کے تقدس کی لڑائی ہے۔میں کسی کی کرپشن کی بات نہیں کرتا لیکن اگر اس چیئر کے تقدس کو پامال کیا گیا تو میں ضرور سراپا احتجاج ہوں گا۔میں اس ہاؤس سے واک آؤٹ کرتا ہوں، احتجاج کرتا ہوں اور فیصلہ آپ کے پاس چھوڑ کر جاتا ہوں کہ آپ نے اس چیئر کے تقدس کو بحال کرنا ہے، اس پارلیمنٹ کی supremacy کا مقدمہ لڑنا ہے یہ میں آپ پر چھوڑ کر جاتا ہوں۔بہت شکریہ

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر!میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر!نیب والوں نے جو انتہائی بھونڈا طریقہ اختیار کیا ہے جس پر سید حسن مرتضیٰ نے کہا کہ وہ واک آؤٹ کرنا چاہتے ہیں تو ہم بھی ان کے ساتھ واک آؤٹ کرنا چاہتے ہیں۔شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ
کرکے ہاؤس سے باہر تشریف لے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں جناب محمد سبطین خان، چودھری ظہیرالدین، میاں محمد اسلم اقبال اور میاں محمود الرشید کو کہوں گا کہ وہ اپوزیشن کے معزز ممبران کو منا کر لائیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!پہلے معزز ممبران تشریف لے آئیں پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیرالدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر!نہایت ہی مہربانی فرماتے ہوئے جناب اپوزیشن لیڈر رانا محمد اقبال خان، سید حسن مرتضیٰ اور دوسرے ساتھی ہاؤس میں تشریف لے آئے ہیں۔ان کا ایک چیز پر مطالبہ ہے کہ ان کے ایک دو ساتھی اس پر گفتگو کریں گے تو میرا خیال ہے کہ اگر اس پر وہ اپنا اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں تو وقت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے وہ بات کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر!۔۔۔(شور وغل)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Please! Order in the House. جناب خلیل طاہر سندھو! Please be seated. میاں محمد اسلم اقبال بات کر لیں پھر اس کے بعد آپ بات کر لینا۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہم نے معزز ممبران سے request کی ہے، انہوں نے بڑی مہربانی کی ہے اور وہ بائیکاٹ ختم کر کے ہاؤس میں واپس تشریف لے آئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے ان کی بات رکھ دیتا ہوں، بالکل ہمارے حکومتی بنچز بھی اس کو support کریں گے اور وہ اس پر دو تین دوست بات کرنا چاہ رہے ہیں تو میری آپ سے request ہو گی کہ جو دوست اس پر بات کرنا چاہتے ہیں آپ اپوزیشن لیڈر سے پوچھ کر اور پارلیمانی پارٹیوں کے جو سربراہان بیٹھے ہیں ان سے نام لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ نام دے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہم نام دے دیتے ہیں لیکن میری عرض تھی کہ اگر کوئی بھی بات کرنا چاہتا ہے تو بات کرنے دیں اس میں نام کی کیا ضرورت ہے۔ ہم کسی کرپشن کے تحفظ کی بات نہیں کرتے، ہم نے قرارداد بھی دینی ہے اور وہ چیئر کے حوالے سے دینی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! جناب خلیل طاہر سندھو بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی، ہمارے چودھری ظہیر الدین، میاں محمود الرشید اور میاں محمد اسلم اقبال قابل احترام ہیں۔ ہماری ان کے سامنے ڈیمانڈ تو یہ تھی کہ جناب عبد العلیم خان ہمیں باہر منانے آئیں لیکن انہوں نے ہماری بات نہیں مانی۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میری آپ سے humble submission ہے کہ ہم اپنی بات کرتے ہیں لیکن آپ شفقت فرمادیں کہ جناب عبدالعلیم خان اپنے چیمبر میں ہیں اور وہ کم از کم یہاں تشریف لے آئیں۔

اینی وتھ نہ پایئے کل نوں رَل کے بیٹھ نہ سکیئے
اک دوجے نوں اپنے دل دی گل وی کہہ نہ سکیئے
ایہہ تیرا میرا جھگڑا خواب کسے دا کرنہ دیوے پورا
ایہہ ناں ہووے اس دھرتی تے دونویں رہ نہ سکیئے

جناب سپیکر! کل معزز سپیکر کو جس طریقے سے گرفتار کیا گیا اس کی سب نے مذمت کی لیکن اس سے بڑھ کر ایک اور seen چلا، I belong to the Christian community اور یہ تمام مذاہب میں ہے کہ عورت، چادر اور چاردیواری کا تحفظ سب کی ذمہ داری ہے اور آئین پاکستان بھی fundamental rights کی گارنٹی دیتا ہے۔ الہامی کتابوں کے بعد اگر کوئی چیز الہامی کتاب ہے تو وہ غریب کی روٹی اور fundamental rights ہیں۔ ان کے گھر میں دو خواتین تھی جب محترمہ شہلا رضا کی ان سے بات ہوئی۔

جناب سپیکر! انہوں نے بتایا کہ انہوں نے جو روّیہ اختیار کیا ہوا ہے، جو بولتا ہے اس کے خلاف assets beyond means کبھی کچھ، ابھی بات آئے گی، جناب محمد بشارت راجا کہیں گے اور فرمائیں گے کہ آپ کے پاس دس سال تھے آپ نے یہ نہیں کیا اور وہ نہیں کیا۔ اب آپ اس چیز سے نکل آئیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری غلطی ہے اور ہمیں ایسے کالے قوانین کو تبدیل کرنا چاہیئے تھا لیکن نہیں ہوا، اب تو ایک موقع ہے اور جس طریقے سے رات کو ان کے بنیادی اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی گئی، بات پھر وہی آتی ہے کہ پوری دنیا میں جس سیٹ پر آپ بیٹھے ہیں یہ قسمت والوں کو نصیب ہوتی ہے اور یہ بڑی مقدس چیئر ہے۔

جناب سپیکر!اس پر ایک دفعہ کوئی یہاں پر تاریخی بددیانتی ہوئی تھی، یہاں پر ایک ہمارے معزز ممبر چودھری فضل حسین راہی مرحوم تھے اور چودھری ظہیرالدین اسے جانتے ہیں۔

جناب سپیکر!انہوں نے کہا تھا کہ پہلے اس سیٹ کو دھلوایا جائے چونکہ کوئی اور شخص یہاں پر بیٹھ کے تقریر کر گیا تھا۔ ہم آج بھی کہتے ہیں کہ ہم اپنی پگڑیاں خود اچھال رہے ہیں۔

جناب سپیکر!میں بڑے وثوق سے کہتا ہوں کہ ہم جناب عبدالعلیم خان کی گرفتاری کی پُرزور مذمت کرتے ہیں اور ان کی گرفتاری کی اطلاع بھی پہلے وزیراعظم کو تھی اور آغا سراج درانی کی گرفتاری کی اطلاع بھی وزیراعظم کو تھی۔ اگر احتساب کرنا ہے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے جس کا مرضی احتساب کریں میرا کریں یا سید حسن مرتضیٰ کا کریں بلکہ جس کا مرضی احتساب کریں لیکن at least اس چیئر کی تو عزت کریں۔ اگر یہ ایوان ہی نہ رہا، اگر ہم آج نہ رہے تو کل کو کوئی اور یہاں پر آجائے گا لیکن یہ روایات ہی ختم ہو گئیں۔ کچھ روایات ہوتی تھیں اور یہاں پر کھڑے ہو کر رانا پھول محمد خان ایک cut motion پر تین تین دن بولتے تھے، ایک عزت اور احترام کا رشتہ ہوتا تھا اور آج ہم ایک دوسرے کو کیا سبق دے رہے ہیں؟ جناب عبدالعلیم خان کے جو باقی ساتھی ہیں ابھی ان کو بھی نوٹسز دیئے جا رہے ہیں۔ اس طرح آغا سراج درانی کے ساتھ جو ہوا ہے اور پتا نہیں کہ آگے کس کس کی باری آنی ہے لیکن یہ بہت غلط message جا رہا ہے۔ اگر آج اس کو نہ روکا گیا تو یہ جو خاموشی ہے یہ کسی طوفان کا پیش خیمہ ہو گی۔

جناب سپیکر!سید حسن مرتضیٰ نے درست فرمایا کہ ہم سندھ کو کیا message دے رہے ہیں۔ ایک چھوٹا صوبہ اور بہت ساری چیزوں سے محروم صوبہ ہے۔ ہم نے وہاں ہمیشہ even بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ بھی۔۔۔

جناب عبدالعلیم خان تشریف لے آئے ہیں ان کا بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب عبدالعلیم خان ایوان میں تشریف لائے)

جناب سپیکر!جس طرح ابھی جناب عبدالعلیم خان تشریف لائے ہیں تو ہم نے ان کی گرفتاری کی بھی مذمت کی ہے اور ہم اس بات کی بھی مذمت کرتے ہیں کہ ان کے partners یا ان کے ساتھ کوئی بزنس کرتا ہے تو ان کو بھی نوٹسز دیئے جا رہے ہیں۔ ہمیں یہ سارا پتا ہے، ان کے

گورنر صاحب ہیں جو تسلّی صاحب ہیں وہ بھی کہتے ہیں کہ جناب عبدالعلیم خان آپ بے فکر رہیں،15 تاریخ کو آپ کو clean چٹ مل جائے گی اور آپ گھر آجائیں گے۔ وہ ٹیلیفون کر کے کہتے ہیں اور ہمیں بہت ساری ایسی باتوں کا پتا ہے لیکن یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں on oath یہ کہنے کو تیار ہوں کہ وزیر اعظم کے نوٹس میں تھا کہ جناب عبدالعلیم خان کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں on oath کہنے کو تیار ہوں کہ وزیر اعظم کو بتایا گیا کہ آغا سراج درانی کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ ہم oath نہیں اٹھاتے لیکن چونکہ مجھے اندر کی بہت ساری چیزوں کا علم ہے اس حوالے سے یہ کہنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میری صرف اتنی گزارش ہے کہ خدا کے لئے اس ایوان کی عزت بچائیں۔ کل آپ میں سے کوئی گرفتار ہو گا تو انشاء اللہ ہم آپ کے لئے بھی ایسے ہی بولیں گے آپ بے فکر رہیں لیکن میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مہربانی فرما کر کوئی اچھی روایات پیدا کریں اور آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:

کس کس کی زبان روکنے جاؤں تیری خاطر
کس کس کی تباہی میں تیرا ہاتھ نہیں ہے
بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اس ملک میں پچھلے ستر سال سے احتساب ہو رہا ہے اور ایک یہی narrative ہے کہ سیاستدان کرپٹ ہوتے ہیں اور ان کا احتساب ہونا چاہئے اور پاکستان 70 سال سے یہ narrative لے کر آگے چل رہا ہے۔ 70 سال سے مختلف NABs بنے مختلف لوگوں نے attempts کیں، سیاستدانوں کو اندر بھی ڈالا گیا ان پر سالہا سال مقدمے بھی چلے لیکن میرا سوال یہ ہے کہ پھر اس ملک سے کرپشن ختم کیوں نہیں ہوئی؟

جناب سپیکر! اگر صرف سیاستدان کو پکڑ کر، اسے malign کر کے اس ملک سے کرپشن ختم ہو سکتی ہوتی تو میں بالکل volunteer تیار ہوں کہ ہم سب کو گرفتار کریں اور ہم سب کو پھانسی چڑھا دیں۔ یہ بات سوچنے کی ہے اور لمحہ فکریہ ہے کہ ہر ادارے نے accountability کا اپنا اپنا rule رکھا ہوا ہے، پارلیمنٹ کے علاوہ ہماری ریاست کے جو باقی ستون ہیں، جو باقی مختلف ادارے کام کرتے ہیں چاہے وہ ججز ہوں، جنرل ہوں، بیورکریٹس ہوں یا کوئی بھی ہو ہر ایک نے اپنے اپنے احتساب کا ایک mechanism develop کیا ہوا ہے اور اس mechanism کے اندر کیا ہوتا ہے وہ آج تک کسی کو پتا نہیں چلا۔ بہت ساری چیزیں under the pocket چلی جاتی ہیں ہمیں نہیں معلوم کہ آج تک فوج کے اندر کتنے جنرلوں کو کرپشن پر سزا دی گئی ہے، ان کی کرپشن کا mechanism کیا ہے اور ان کے احتساب کا mechanism کیا ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سپریم جوڈیشل کونسل کے اندر جتنی شکایات جاتی ہیں ان میں 90 فیصد جج حضرات خود ریٹائرمنٹ لے لیتے ہیں یا وہ under the pocket فارغ کر دی جاتی ہیں۔ اس ملک میں صرف سیاستدان ہی ایسی مخلوق کیوں ہے کہ جس کا میڈیا ٹرائل بھی کرنا ہے، جس کو سزائیں بھی دینی ہیں اور جس کو جیلوں میں بھی ڈالنا ہے لیکن پھر بات وہیں کی وہیں ہے کہ اس ملک سے کرپشن ختم کیوں نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! میں یہ بالکل categorically کہنا چاہتی ہوں کہ اس ملک میں تضحیک کرنے کے لئے، اس ملک میں accountability کرنے کے لئے، اس ملک میں Character assassination کرنے کے لئے سیاستدان سب سے آسان ہدف ہے۔

جناب سپیکر! آپ جو مرضی اسے کہہ لیں اس کے ساتھی بھی اس کے لئے بات نہیں کریں گے بلکہ کہیں گے کہ اس کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے وہ بہت اچھا ہو رہا ہے۔ یہ بھی ان آنکھوں نے دیکھا ہے اور پاکستان کی تاریخ میں پڑھا ہے کہ ایک وقت میں ایک لاڈلا ہوتا ہے لیکن جب حالات پلٹا کھاتے ہیں تو پھر وہ لاڈلا دوسری طرف جاتا ہے تو پھر بہت کچھ نکل کر آتا ہے۔ اگر مجھے کوئی یہ کہے کہ اس ملک میں کوئی دودھ کا دھلا ہے اس کے خاندان پر کوئی الزام نہیں ہے تو میں نہیں مانتی۔

جناب سپیکر! Assets beyond means کا کیا مطلب ہے؟ میں چیلنج کر رہی ہوں کہ اس ملک میں کوئی ایک شخص دکھا دیجئے جس کو Assets beyond means میں trial نہیں کیا جا سکتا۔ کسی کو بھی Assets beyond means پر trial کیا جا سکتا ہے، Assets beyond means بہت بڑا phrase ہے۔

جناب سپیکر! میرا ایک سوال ہے کہ اس دفعہ ہمارے نگران وزیر اعظم بہت معزز جج صاحب تھے جب انہوں نے اپنے assets declare کئے تو مجھے بڑی حیرت ہوئی چونکہ ان کے بھی assets declare کرنے کا کوئی mechanism نہیں ہے صرف سیاستدان ہیں جنہیں assets declare کرنے ہوتے ہیں اور وہ اپنے assets declare کرتے ہیں اس کے علاوہ کسی اور پر یہ شق نہیں ہے کہ وہ اپنے assets declare کرے۔ جب نگران وزیر اعظم نے اپنی اندرون ملک اور بیرون ملک جائیدادیں show کیں تو میں بھی سوچنے پر مجبور ہوئی کہ ہم سے تو پوچھتے ہیں، جی ہم سے سو دفعہ پوچھئے کہ ہماری money trail کہاں ہے، ہمیں پوچھ لیجئے کہ ہمارے Assets beyond means کیا ہیں؟ باقی کچھ لوگ بھی تنخواہ دار ہیں باقی کچھ لوگوں کی بھی تنخواہیں ہیں جو exchequer سے جاتی ہیں ان کی تنخواہوں کا حساب کتاب ہے انہیں کیوں نہ پوچھا جائے کہ آپ کے Assets beyond means کیسے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! ان سے کون پوچھے گا کہ آپ کے بچے باہر کیسے پڑھتے ہیں؟ ان سے کیسے نہیں پوچھا جائے گا کہ آپ کی جو شادیاں ہو رہی ہیں آپ کی شادیوں پر جو زیورات پہنے جا رہے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!۔۔۔

MR. DEPUTY SPEAKER: No cross talk. Please be seated. This is very wrong. Order in the Hose. Please carry on.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھ سے میری money trail پوچھئے میں بتاؤں گی لیکن باقیوں سے بھی پوچھیں۔ تنخواہ دار آدمی کی بیگمات کے پاس زیورات کہاں سے آ رہے ہیں ان کی شادیوں پر کروڑ ہا روپیہ کہاں سے لگ رہا ہے۔ یہ کوئی پوچھنے کے لئے تیار کیوں نہیں ہے؟ اب تو

ہمارے ملک میں سلائی مشینیں اتنی importantہیں، سلائی مشینوں کی اتنی کارکردگی ہے اور اتنی آمدن ہے کہ اس سے باہر کے ملک میں فلیٹ بن جاتے ہیں۔

جناب سپیکر!میں نے تو ایک قرارداد بھی دی تھی کہ ہم سب کو بھی ایک ایک سلائی مشین عطا کیجئے چونکہ ہم بھی اس سے ترقی کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر!میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ "اپنی پاکی دامن کی اتنی بات مت کر" ورنہ زکوٰۃ کے پیسے، خیرات کے پیسے، چندے کے پیسے ہر ایک کا حساب ہونا چاہئے، ہر ایک کا حساب کیوں نہ ہو۔پی ٹی آئی کی اپنی جماعت کے اندرforeign fundingکا کیس ہے اس کا جواب کیوں نہیں دیا جاتا،اس پر بات کیوں نہیں کی جاتی؟ ایک بندہ گرفتار ہو تو وزیراعظم بہت خوش ہوتے ہیں وہ دھمال ڈالتے ہیں۔

جناب سپیکر!میرا سوال ہے کہ ان کے وزراء کو کیسے پتا چل جاتا ہے کہ مارچ تک جھاڑو پھر جائے گا، ان کے وزراء کو کون بتاتا ہے کیا وہ فائلیں دیکھ کر آتے ہیں تب وہ آکر کہتے ہیں کہ مارچ تک جھاڑو پھر جائے گا اور چالیس اندر جانے والے ہیں۔کیا ان کو الہام ہوتا ہے یا یہ کہیں بیٹھ کر میٹنگ فرماتے ہیں تو ان کو پتا ہوتا ہے کہ لسٹ میں کون کون شامل ہے۔اس طرح نہیں چلے گا اگر نیب اور حکومت کا کوئی گٹھ جوڑ نہیں ہے تو آغا سراج درانی کی گرفتاری پر وزیراعظم کے خوش ہونے اور سیاسی بیانات دینے کا کیا مطلب ہے اور وہ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر!خاص طور پر چادر اور چاردیواری کے خلاف جو کیا گیا ہے، ہر ایک کے گھر کی چادر اور چاردیواری ہے۔ آج ایک کے گھر کے اندر گھسے ہیں تو کل کسی اور کے گھر کے اندر بھی گھسیں گے۔ ہمیں اپنے سپیکر صاحب کی بھی بڑی فکر ہے، ہمیں قومی اسمبلی کے سپیکر کی بھی بڑی فکر ہے، ہمیں خیبر پختونخوا کے سپیکر کی بھی بڑی فکر ہے جن کے خلاف انکوائریاں چل رہی ہیں۔

جناب سپیکر!میںcategorically ایک بات کہنا چاہتی ہوں کہ ایکruleبنا لیجئے کہ انکوائری کیstageپر سب گرفتار ہوں گے تو کر دیجئے مجھے اعتراض نہیں ہے لیکن یہ نہیں ہوگا کہ آپ انکوائری کیstageپر اپوزیشن والوں کو اندر کر دیں اور باقیوں کی انکوائریاں ختم نہیں ہوتیں، باقیوں کےMLAsکے جواب نہیں آتے، ایسے نہیں چلے گا۔

جناب سپیکر! میں سب سے زیادہ condemn کرنا چاہتی ہوں آغا سراج درانی نیب کے پاس ہے وہ جو پوچھنا چاہتے ہیں جو investigate کرنا چاہتے ہیں کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! Wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں wind up کر رہی ہوں لیکن ان کے گھر کے اندر گھسنا، عورتوں کے ساتھ بدتمیزی کرنا اور انہیں سات گھنٹے تک یرغمال بنانا کون سا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر! مجھے بتائیے کہ کیا نیب کے پاس اس قانون کی کوئی گنجائش موجود ہے کہ وہ گھروں میں لوگوں کو harass کریں یا ان کی عورتوں کو یرغمال بنائیں۔

جناب سپیکر! ہمیں دیکھنا چاہئے کہ وقت ایک سا نہیں رہتا ہم دس سال وہاں بیٹھے ہیں آج ہمیں کسی نہ کسی طرح یہاں پہنچا دیا گیا لیکن یہ وقت بھی نہیں رہتا یہاں پہنچ کر وہاں بھی پہنچا جا سکتا ہے اس میں بھی زیادہ ٹائم نہیں لگتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کا point آ گیا ہے۔جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! مجھے بھی بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔جی، سید عثمان محمود! آپ بات کریں۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House. محترمہ! Please be seated. جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! یہی بات ہوئی تھی کہ اپوزیشن ممبران بات کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میری صرف یہ request ہے کہ اپوزیشن کے ممبران اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں دو تین ممبران ادھر سے بات کر لیں اور آپ ادھر سے بھی ایک دو ممبران کو بات کرنے کا موقع دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، پہلے حزب اختلاف کا point of view سُن لیں پھر اس کے بعد حزب اقتدار کے معزز ممبران کو بھی موقع دیا جائے گا۔ جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ اس مقدس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام ممبران چاہے ان کا تعلق حزب اختلاف یا حزب اقتدار سے ہے ہم سب کو ایک دوسرے کا احترام اور عزت کرنی چاہئے۔ محترم جناب عبدالعلیم خان اور آغا سراج درانی کے ساتھ جو کچھ ہوا ہمیں اس پر افسوس ہے۔ پاکستان کی 70 سالہ تاریخ میں کبھی بھی کسی اسمبلی کے سپیکر کے ساتھ ایسا سلوک اور برتاؤ نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! جناب عبدالعلیم خان یا آغا سراج درانی کی بات نہیں بلکہ اس ایوان کے تقدس کو پامال کرنے کی بات ہے۔ آج صبح میں ٹیلیویژن پر قومی اسمبلی میں ہونے والی debate دیکھ رہا تھا۔ پی ٹی آئی سے تعلق رکھنے والے ایک وفاقی وزیر نے فرمایا ہے کہ:

> NAB does not come under the government jurisdiction. So, is he trying to say that NAB as an organization, as an institution has more solidarity, has more supremacy over the parliament?

اس ایوان سے لوگوں کو اُٹھا لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ ہمارے ملک اور تمام صوبوں میں white collar crime investigation کے حوالے سے reforms لانے کی ضرورت ہے۔ How can you keep a person behind the bars till he is not convicted? اس بات پر وضاحت ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام ممبران کو مل جُل کر اس ایوان کی مضبوطی، solidarity اور آئین پاکستان کی supremacy کے لئے قانون سازی کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کے اختتام پر ایک quotation پڑھنا چاہوں گا۔ دوسری جنگ عظیم کے موقع پر جرمنی میں ایک چرچ کے پادری Martin نے فرمایا تھا کہ:

> First they came for the communists, and I did not speak out because I was not a communist. Then they came for the socialists and I did not speak out because I was not a socialist. Then they came for the trade unionists and I did not speak out because I was not a trade unionist. Then they came for me and there was no one left to speak out for me.

جناب سپیکر! اگر آج آغا سراج درانی صاحب کو اُٹھا لیا گیا ہے تو ہو سکتا ہے کہ کل سپیکر پنجاب اسمبلی کو بھی اُٹھا لیا جائے۔ ہمیں مل بیٹھ کر ان قوانین کو ٹھیک کرنا چاہئے، ایک دوسرے کے اُوپر mudslinging کئے بغیر اور ماضی کی غلطیاں یاد دلائے بغیر ہمیں ان قوانین کو ٹھیک کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! پچھلے پانچ سال مسلم لیگ (ن) کی حکومت تھی اور اس سے پہلے پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت تھی اگر انہوں نے ان قوانین میں ترامیم نہیں کیں تو

You do the honour and we will stand by you. Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مہربانی۔ اب خواجہ سلمان رفیق بات کریں گے۔ جی، خواجہ سلمان رفیق!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے موقع دیا۔ آغا سراج درانی کی گرفتاری بہت ہی افسوسناک ہے اور مجھے اس کا بہت دُکھ ہوا ہے۔ وہ سندھ اسمبلی کے کسٹوڈین ہیں اور ہمارے لئے ہر اسمبلی کے سپیکر بے پناہ قابل عزت ہیں۔ ان کے گھر میں نیب کی طرف سے جو رویّہ اختیار کیا گیا وہ بھی ناقابل برداشت ہے۔

جناب سپیکر! چونکہ میں خود بھی نیب کیس کو face کر رہا ہوں اس لئے میں اپنے اور نہ ہی اپنے بھائی کے کیس کی بات کروں گا۔ یہاں پر balance کرنے کے لئے جناب عبدالعلیم خان کو پکڑ لیا گیا ہے۔ سیاسی جماعتیں مذاق نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میری بہن محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے بالکل ٹھیک بات کہی ہے کہ یہاں پر پاکستان مسلم لیگ(ن)، پاکستان پیپلز پارٹی، مسلم لیگ(ق)، پاکستان تحریک انصاف اور کچھ دوسری جماعتوں سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران تشریف فرما ہیں۔ یہ سب struggle کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم تو اپنے امتحان سے گزر جائیں گے اور ہم سب تو انشاءاللہ تعالیٰ اس آزمائش میں کامیاب ہوں گے۔ میں اس وقت نیب قوانین کے حوالے سے human rights کی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ اس اسمبلی کے مقدس ایوان سے پورے ملک کو یہ پیغام جائے کہ یہاں پر جو سیاستدان بیٹھے ہوئے ہیں وہ اپنی ذات کو بچانے کے لئے قانون سازی کی بات نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر! میں اس بات کا بھی اعتراف کرتا ہوں کہ پچھلے دس سالوں میں میری جماعت پاکستان مسلم لیگ(ن) اور پاکستان پیپلز پارٹی کو اس حوالے سے قانون سازی کرنی چاہئے تھی لیکن اگر کسی وجہ سے نہیں ہو سکی تو اب ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو کیسز کا حوالہ دیتا ہوں۔ نعیم اختر باجوہ ایڈووکیٹ ساڑھے چار ماہ نیب کی حراست میں رہے۔ 9-C کے تحت ان کو بے گناہ کیا گیا۔ ساڑھے چار ماہ وہ شخص حراست میں رہنے کے بعد بے گناہ ہو کر رہا ہوا۔ اس کے یہ ساڑھے چار ماہ کون واپس کرے گا؟ جب اس کی رہائی کی گئی تو اس سے لکھوایا گیا کہ آپ ہمارے خلاف کارروائی نہیں کرو گے۔ میں جس بیرک میں ہوں وہاں پر ہم دو سیاستدان اور کل تقریباً 225 لوگ ہیں۔ وہاں پر کلرک اور نائب قاصد بھی زیر حراست ہیں جنہوں نے نوکری لگنے کے لئے پیسے دیئے تھے۔ میں ان کی بات کرنا چاہوں گا۔ یہ چودہ یا پندرہ لوگ ہیں۔

جناب سپیکر!اب میرا سوال یہ ہے کہ وہ کہاں سے وکیلوں کی فیسیں دیں گے ؟اس کیس میں تو ضمانت ہی نہیں ہے۔آپ کو ضمانت کے لئے ہائی کورٹ میں رٹ کرنی پڑتی ہے یعنی human rightsکے تحت اپیل کرنی ہوتی ہے۔دو تین ماہ بعد اپیل لگے گی اور ظاہر ہے کہ آپ اس کے لئے وکیل کو پیسے دیں گے تو ایک غریب آدمی کہاں سے وکیل کی فیس کے پیسے دے گا؟غریب آدمیوں کی بہت بڑی تعداد نیب کیسز میں جیلوں میں ہے تو وہ انصاف کا حصول کیسے کریں گے ؟

جناب سپیکر!جب ہم قانون سازی کی بات کرتے ہیں تو یہ requestکرتے ہیں کہ احتساب عدالتوں کو مضبوط کیا جائے۔اس وقتdiscretion Investigation Officerکے پاس ہے۔90دنوں کا ریمانڈ ہوتا ہے اور 90دنوں میں انسان گدھا اور گدھا انسان بن جاتا ہے۔وہاں پر آئی او کی مرضی چلتی ہے۔یہ وہ باتیں ہیں جو کہ میں نیب آفیسرز کے منہ پر بھی کرتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر!اس وقت میںhuman rightsکے حوالے سے قانون سازی کی بات کر رہا ہوں۔کتنے پیسوں کیassessmentکرنی ہے اور کتنیpre-bargainingکرنی ہے یہ سب آئی او کا اختیار ہے۔اگر آپ آئی او کی بات نہیں مانیں گے تو پھر آپ کی فیملی اور دوستوں کو بھی گرفتار کیا جائے گا۔ان کو نوٹس دیئے جائیں گے اور پھر وعدہ معاف بنانے کے لئے آپ پر دباؤ ڈالا جائے گا۔

جناب سپیکر!میں کسی کی ذات کے خلاف بات نہیں کرتا بلکہ میں تو قومی اداروں کی مضبوطی کی بات کر رہا ہوں۔قومی اداروں کا یہ کام نہیں ہوتا کہ آپ وہاں پر اغواء برائے تاوان کی صورتحال پیدا کر دیں لہٰذا احتساب عدالتوں کو مضبوط کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر!میری درخواست ہے کہ اس معزز ایوان کی طرف سے کوئی قرارداد، کوئی submission قومی اسمبلی اور وزیر اعظم کو جانی چاہئے اور ان سے یہ گزارش کی جائے کہ نیب قوانین میں ترامیم کی جائیں۔

جناب سپیکر! میرے لئے، آغا سراج درانی، جناب عبدالعلیم خان یا میاں محمد شہباز شریف کے لئے نہیں بلکہ غریب لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کریں۔ قمرالاسلام راجہ سات ماہ جیل میں رہے۔ ان کے حوالے سے آپ ہائی کورٹ کا آرڈر پڑھ لیں۔ جسٹس ثاقب نثار صاحب نے بھی اس پر نوٹس لیا تھا۔

جناب سپیکر! یہاں صاف پانی کے حوالے سے بہت سی باتیں کی گئیں۔ اب میڈیا اس پر talk shows کر رہا ہے اور comparison ہمارے سامنے آرہا ہے۔ ایسے سب کیسز کا یہی نتیجہ نکلنا ہے لہٰذا میری درخواست ہے کہ نیب قوانین میں ترامیم کی جائیں اگر کسی وجہ سے پچھلے دس سالوں میں ایسا نہیں ہو سکا تو یہ کام اب کر لیا جائے تاکہ عام آدمی جو کہ سینکڑوں کی تعداد میں نیب کی حراست میں ہیں ان کو relief مل سکے۔ ان میں سے جو گنہگار ہیں ان کو convict ہونا چاہئے اور جو بے گناہ ہیں انہیں رہا کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اسمبلیوں میں بھی روّیوں کا فرق ہے۔ اس اسمبلی میں جناب عبدالعلیم خان کا پروڈکشن آرڈر جاری ہوا اور میرا بھی فوری جاری ہو گیا جبکہ اسی کیس میں میرا بھائی جیل میں ہے لیکن اس کا پروڈکشن آرڈر جاری نہیں ہوا۔ جب ایاز صادق صاحب اور رانا ثناءاللہ خان نے جناب سپیکر قومی اسمبلی سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مجھے جناب عمران خان نے منع کیا ہوا ہے۔ اب ایک ہاؤس میں ایک روّیہ اور دوسرے ہاؤس میں مختلف روّیہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ میری درخواست ہے کہ تمام سیاسی جماعتوں کو قومی issues پر ایک ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! قانون سازی میں ایک ہونا چاہئے کیونکہ یہ issue کسی کی ذات کا نہیں ہے۔ ابھی مزید لوگوں کو گرفتار کرنے کا عندیہ دیا جا رہا ہے، سیاسی پارٹیوں کو malign اور target کیا جا رہا ہے۔ کرپشن کے حق میں کوئی بھی سیاسی جماعت نہیں ہے لیکن لوگوں کو انصاف ملنا چاہئے۔ مجھے انصاف ملے یا نہ ملے لیکن ایک عام آدمی کو لازماً انصاف ملنا چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محترمہ ذکیہ خان بات کریں گی۔

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! اس موضوع پر بہت سی باتیں ہو چکی ہیں مگر میں یہ ضرور کہوں گی کہ سندھ، بلوچستان، خیبر پختونخوا اور پنجاب سب کی مائیں بہنیں ایک ہیں اور ریاست پاکستان کا فرض ہے کہ ان کی عزت و حفاظت کی جائے۔ پاکستان ہماری ماؤں، بہنوں اور لوگوں کی حفاظت کے لئے بنا ہے۔ آغا سراج درانی کی فیملی کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا گیا وہ انتہائی نامناسب ہے۔ ان کو چھ گھنٹے تک کیوں محبوس رکھا گیا اور ہراساں کیا گیا ہے؟ There should have been no harassment. اگر نیب کے لوگوں کو کسی evidence کے حوالے سے search کرنی تھی تو کر لیتے لیکن ان کی فیملی کو چھ گھنٹے تک کیوں محبوس رکھا گیا؟

جناب سپیکر! جناب عبدالعلیم خان ہمارے بھائی ہیں اور ان کی گرفتاری پر ہمیں دُکھ ہوا ہے۔ تمام سیاسی پارٹیوں سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران اور ورکرز کے بچے اور families ہیں۔ نیب انوسٹی گیشن کئے بغیر لوگوں کو گرفتار کر رہا ہے جس کی وجہ سے ان کی families suffer کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! کاش! نیب کے کسی آفیسر کے ساتھ ایسا ہو، وہ گرفتار ہوں تو پھر انہیں احساس ہو گا کہ جن لوگوں کو انوسٹی گیشن کے بغیر گرفتار کیا جاتا ہے ان کی families کس طرح suffer کرتی ہیں۔ نیب کا جب دل چاہتا ہے کسی کو 30,60 یا 90 دنوں کے لئے گرفتار کر لیتا ہے۔ اس حوالے سے نیب والوں کی کوئی accountability نہیں ہے۔ ہم سب کی تو accountability ہو رہی ہے لیکن نیب کی کون accountability کر رہا ہے کہ آیا یہ ادارہ صحیح perform کر رہا ہے یا نہیں؟ مجھے بھی نیب نے ایک کیس میں بُلایا تھا۔

جناب سپیکر! میں نے پوچھا کہ مجھے کیوں بُلایا گیا ہے تو انہوں نے کہا کہ آپ نے کسی کو نوکری دی تھی۔ میں نے کہا کہ وہ نوکری تو بورڈ نے دی تھی۔ اس بورڈ میں جناب عبدالرزاق داؤد اور دوسرے ممبران شامل تھے۔ یہ نوکری CEO نے دی تھی اور جس نے نوکری دی تھی اُس نے پیسے بھی واپس کر دیئے تھے اور

Mr Speaker! She said, look! Take this money, I work for multi-national companies and I don't want any stigma on my name. She returned everything but

جناب سپیکر! اُس کے باوجود ہم نے بورڈ کو بلایا اور میں نے اُن کو بتایا کہ:

You are getting a bad name by calling anybody you want to call.

جناب سپیکر! دیکھیں، ایک شریف آدمی کو نیب بلائے یا پولیس سٹیشن بلائے اُس کے لئے مر جانے کی بات ہے۔ جب تک proof نہیں ہوتا۔

Mr Speaker! How do you know that Aleem Khan Sahib is a thief or not a thief. The court has to prove it and if not proven then his family is suffering.

جناب سپیکر! خواجہ سلمان رفیق اور اُن کی فیملی بھی suffer کر رہی ہے تو اس کا کون ذمہ وار ہے The government is responsible to do accountability but on some principles. اصولوں کو نہ توڑیں، کوئی rules and regulations ہوں تا کہ دنیا مانے کہ accountability ہوئی ہے، vindictiveness نہیں ہونی چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! آج اس ایوان کے اندر ہر جماعت کی طرف سے بارہا دفعہ احتساب کے اس عمل پر تقاریر کی جا رہی ہیں۔ پہلے تو یہ بات واضح کر لی جائے کہ اِس طرف بیٹھے ہوئے ارکان اور ہمارے سامنے بیٹھے ہوئے دوست کوئی بھی احتساب کے خلاف نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے اس ملک کے اندر احتساب کے ادارے کی بنیاد رکھی اور اُس کو پاکستان پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ق) اور تمام جماعتوں نے face کیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ احتساب سے نہیں بلکہ اس احتساب گردی کے خلاف اس ایوان کے اندر آج ہر دوست سراپا احتجاج بنا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! وہ احتساب گردی کہ ایک ایسا ادارہ کہ آپ کو کسی کا چہرہ اچھا نہیں لگتا، کسی کی سیاست اچھی نہیں لگتی تو کہیں سے ایک خاص انداز میں ڈوری ہلائی جاتی ہے اور بندے کو وہاں پر بٹھا لیا جاتا ہے یا گھر سے اُٹھا لیا جاتا ہے اور پھر بات یہاں پر ہی ختم نہیں ہوتی اُس کے بعد ٹی وی پر باقاعدہ ticker چلائے جاتے ہیں جتنا بڑا سیاسی نام ہو گا اُتنی ہی اُس کی سیاست کو مسخ کرنے کے لئے ٹی وی پر اُس کے خلاف بیان چلائے جائیں گے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ بتائیں کہ نو نو سال کیس چلیں اور جناب عبدالعلیم خان کی مثال آپ کے سامنے ہے نو سال کیس چلتا ہے کوئی چیز نہیں نکلتی اور جس دن جناب عبدالعلیم خان وزیر اعلیٰ کے candidate بنتے ہیں پہلا نوٹس اُس دن serve ہوتا ہے کہ "آ جاؤ جی، تہانوں بُلاوا آ گیا اے۔" پھر اپوزیشن سے تقاریر کی جاتی ہیں تو کہا جاتا ہے یار! کچھ بیلنس کر لیں۔ بیلنس کرنے کے لئے پھر ان کو بٹھا لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے تو اب یہ شک ہے کہ آج ہم یہ تقاریر کر رہے ہیں تو کہیں بیلنس کرنے کے لئے کسی اور صوبے کے کسی سپیکر کی باری نہ آئے کہ اس کو بیلنس کرنے کے لئے اُن کو بھی بٹھا لیا جائے۔ جناب پرویز الٰہی کا گیارہ سال سے کیس چل رہا ہے لیکن کچھ نہیں ہوا، ایک ہفتہ پہلے کہہ دیا کہ: "ان کا نام بھی ذرا اندر ڈال لیا جائے۔"

جناب سپیکر! اسی طرح میاں محمد حمزہ شہباز شریف اور خواجہ سعد رفیق کے بارے میں سارے شہر کو پتا ہے جو سیاست میں آ کر عوام کے لئے بات کرتے ہیں اُن کا چہرہ مسخ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور میں گزارش کرتا چلوں کہ جب ایک سیاستدان کا چہرہ مسخ ہوتا ہے وہ کسی ایک کا چہرہ مسخ نہیں ہوتا وہ پاکستان تحریک انصاف کا بھی ہے، پاکستان مسلم لیگ (ن) کا بھی ہے اور وہ پاکستان پیپلز پارٹی کا بھی ہے اور اس ملک کے اندر جان بوجھ کر سیاست اور سیاست کے اداروں کو تباہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، اُن کے چہروں پر سیاہی ملنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ بتائیں کہ اس ملک کے اندر سینکڑوں سیاستدانوں کو پکڑا گیا جب اُن پر کچھ ثابت نہ ہوا تو آخر میں ایک ہی بات بنتی ہے assets beyond means کا کیس ڈال دیں کیونکہ کچھ بھی نہیں ملا۔

جناب سپیکر! یہ بتائیں کہ چھ چھ مہینے اور چھ چھ سال اُن کا جو میڈیا ٹرائل کیا گیا ہے اُن کے حلقے کے اندر لوگ اُن کی ہر خبر کو دیکھتے ہیں اُن کے خلاف نیب ہر روز tickers چلاتی ہے اُس کا حساب کس نے دینا ہے؟

جناب سپیکر!میری یہ گزارش ہے کہ احتساب کے نام پر ہم نے جو احتساب ڈرامہ شروع کر دیا ہے جس کے اندر احتساب نہیں، حساب کرو قسم کا پروگرام جو چلا ہوا ہے میری یہ گزارش ہے کہ ہم سب کو مل کر اس پر سوچنا ہو گا اور گریڈ18 & 17 کے افسران جو سپیکر سندھ اسمبلی کے گھر میں گھسے ہیں اُن پر ایف آئی آر ہونی چاہئے کہ انہوں نے چادر اور چار دیواری کے تحفظ کو کس طرح پامال کیا ہے؟ پاکستان کے اندر نیب کا کردار ایک ڈائن جیسا بنتا جا رہا ہے۔ یہ وہ ڈائن ہے کہ جب بھی اس کا پیٹ خالی ہوتا ہے یہ اپنے ہی بچے کھا جاتی ہے۔ کسی نہ کسی سیاستدان کو پکڑ لیتی ہے اور یہ تحقیق کی بنیاد پر لوگوں کے خلاف کام نہیں کرتی بلکہ یہ اخباری خبروں کے مطابق لوگوں کو اُٹھاتے ہیں اور سیاست کے اندر حساب برابر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر!میں گزارش کروں گا کہ ہمارے اس ایوان کی آج کی کارروائی کو باضابطہ طور پر ایک قرارداد کی شکل دے کر فیڈرل گورنمنٹ کو بھیجا جائے اوراس پر قانون سازی اور ترامیم کے حوالے سےdemand کی جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر:جناب محمد ندیم قریشی!

جناب محمد ندیم قریشی:اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر!بہت شکریہ۔ میں آج کے اس موقع کی مناسبت سے چند لمحوں میں اپنی بات ختم کروں گا۔ کل سے جب یہ واقعہ میڈیا میں چلا اور قومی اسمبلی میں جو ہوا ہمارے حزب اختلاف کے دوستوں کی جانب سے اس واقعہ کو جس طرح سےpaint کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!میں آپ کے توسط سے اور اس معزز ایوان کے توسط سے اپنے ان دوستوں سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ واقعہ اس طرح کا نہیں ہے کہ خدانخواستہ اسلام آباد میں کوئی انوسٹی گیشن ہوگئی ہے تو ہم اس کو فیڈریشن کے خلاف کوئی سازش قرار دیں۔

جناب سپیکر!میں بطور ایک پاکستانی اور بطور ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب یہ سمجھتا ہوں کہ نیب قوانین میں بہت کچھ ایسا ہے جو ٹھیک ہونا چاہئے۔ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو لوگوں کے لئے مسائل کھڑے کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر!میں نے نیب کے قوانین کو جتنا پڑھا ہے تو ہمیں یہ چیزیں تب دیکھنی چاہئیں تھیں جب اس ملک میں پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کی joint government تھی۔ 1989 میں "احتساب الرحمٰن" کے نام سے یہ سارا سلسلہ شروع ہوا تو ہمیں چاہئے تھا کہ ہم یہ ساری باتیں اُس وقت کرتے لیکن آج جب حزب اختلاف کے دوستوں کو کوئی tough time آتا ہے تو یہ جب جناب عبدالعلیم خان کے کیس کو match کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو مجھ جیسا پاکستانی مطمئن نہیں ہوتا۔ جناب عبدالعلیم خان کا کیس بالکل different ہے اور جب یہ ہمدردیاں سمیٹنے کے لئے بات کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگوں کو confuse کر رہے ہیں۔ وہ شاعر نے کہا تھا کہ:

رُتوں پہ بس نہ چلا ورنہ
یہ وطن والے ملال رنگ و بُو کرتے

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے حزب اختلاف کے دوستوں کو اس issue کو صرف political point scoring کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ اگر یہ سنجیدہ ہیں تو ان کو چاہئے کہ آگے بڑھیں۔ آج یہ سیاستدانوں کی عزت اور وقار کے حوالے سے جو بات کرنا چاہ رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ سیاستدان بہت سارے معاملات میں اپنی عزت اور وقار کے خود دشمن ہیں۔ آج پاکستان آگے بڑھ رہا ہے اور یہ بار بار حوالے دے رہے ہیں کہ 70 سال میں پہلی بار ایسا ہوا تو میں ان سے کہنا چاہوں گا کہ ان کو یہ confirm ہے کہ نیب حکومت پاکستان کے under نہیں ہے۔

جناب سپیکر!نیب اپنے ضابطہ کار کے مطابق انوسٹی گیشن کرتی ہے اگر یہ چاہتے ہیں تو اس پر بیٹھ کر بات کریں لیکن ابھی محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کے حوالے سے فرما رہی تھیں کہ انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ جناب عمران خان تو شروع دن سے یہ کہہ رہے ہیں اور انہوں نے پاکستان تحریک انصاف بائیس سال پہلے اسی بنیاد پر بنائی تھی کہ پاکستان کے ہر شہری کو انصاف ملنا چاہئے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ اقتدار میں بیٹھا ہوا کوئی شخص اس قانون سے بالاتر ہے، اقتدار میں بیٹھا ہوا کوئی شخص کچھ بھی کرے تو اُس کو کوئی سرٹیفکیٹ

دے دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو مل کر اس بات پر ضرور غور کرنا چاہئے کہ نیب کے قوانین کو دیکھنا چاہئے کہ کیا صورتحال ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ چیزوں کو mix کر کے قوم کو confuse کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

جناب سپیکر! ہم سب یہ سمجھتے ہیں کہ آج جو شخص کسی منصب اور عہدے پر بیٹھا ہے تو اُس پر ذمہ داری زیادہ بڑھ جاتی ہے، اُس کو احتساب کے عمل سے زیادہ گزرنا پڑتا ہے۔ آج سیاستدان malign ہو رہا ہے، آج سیاستدان کے اوپر جو کیچڑ اُچھالا جا رہا ہے اُس کی وجہ خود سیاستدان ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عُظمیٰ کاردار!

محترمہ عُظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ حزب اختلاف کو بہت پریشانی ہے لیکن بات یہ ہے کہ ان کی ساری شکایات حکومت سے نہیں ہیں بلکہ ان کی ساری شکایات نیب سے ہیں اور یہ نیب کے قوانین کو کالے قوانین کہہ رہے ہیں تو بات یہ ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے دَورِ حکومت میں اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پانچ سالوں میں بھی نیب کے یہی قوانین تھے اور ان کو متعدد بار کہا گیا کہ آئیں بیٹھیں اور نیب کے قوانین میں reforms کریں۔

جناب سپیکر! میں تو صرف ان سے یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ جو پیچھے گزرے ہیں تو یہ قانون مشرف کا بنایا ہوا تھا۔ آپ کی دونوں پارٹیوں کو علیحدہ علیحدہ پانچ سال ملے تو آپ کیوں نہیں بیٹھے؟ آپ کو چاہئے تھا کہ نیب کے قوانین کو ٹھیک کرتے اور fundamental rights پر encroachment نہ ہوتی۔ اس حکومت کا تو ایک ہی کام ہے کہ انہوں نے اداروں کو independently کام کرنے کی اجازت دی ہے کیونکہ وزیر اعظم جناب عمران خان کی پہلی priority تھی کہ جب تک آپ کے ادارے مضبوط نہیں ہوں گے آپ کا ملک progress نہیں کر سکے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ سوال بھی اپوزیشن سے کرنا چاہوں گی کہ اس وقت جناب محمد حمزہ شہباز شریف، عبدالعلیم خان یا خواجہ سلمان رفیق جو یہاں بیٹھے ہیں تو کیا پچھلے دس سالوں میں انہوں نے پنجاب اسمبلی میں کوئی ایسا rule بنایا تھا کہ کوئی پروڈکشن آرڈر پر اسمبلی میں آ سکتا

تھا۔ یہ تو پاکستان تحریک انصاف کی حکومت اور ہمارے سپیکر کی صوابدید تھی کہ انہوں نے آپ کی request پر یہ rule بنایا آپ نے کیا سوچ کر دس سال گزار دیئے تھے کہ یہاں پر کسی کو کوئی problem نہیں ہو گا اور کسی کو پروڈکشن آرڈر کی ضرورت نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر! محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری میری بہن ہیں انہوں نے کہا کہ assets beyond means بہت vide term ہے۔ بائیس کروڑ عوام کو ان کے حقوق کون دلوائے گا۔ آپ کا لیڈر نااہل سپریم کورٹ سے ہوا اسے ایک ادارے نے نااہل کیا۔ اگر وہ وزیراعظم تھے اور ان کی عوام میں حیثیت تھی تو وہ جوابدہ تھے۔ وہ قوم کے پیسے کے امانت دار تھے ان کو بتانا چاہئے تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ شاہدہ احمد!

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں نے ابھی اپوزیشن کی تقاریر سنی ہیں۔ محترمہ ذکیہ خان جو بہت پرانی پارلیمنٹیرین ہیں انہوں نے بڑے آرام سے کہہ دیا کہ تھانہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں پر شریف آدمیوں کے جانے پر افسوس ہے۔ ان کو یہ سمجھنا چاہئے کہ ہماری پولیس اور تھانہ کلچر بالکل بھی بُرا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! وہ سمجھتے ہیں کہ اچھے انسان اور شریف آدمی کی کیا جگہ ہوتی ہے اور چور ڈاکو کی کیا جگہ ہوتی ہے۔ یہاں یہ کہہ دینا کہ تھانے میں شریف آدمی نہیں جاتا یہ اچھی بات نہیں ہے۔ آپ نے پولیس کے حوالے سے بہت بُرا تاثر دیا ہے۔

جناب سپیکر! ابھی محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری جو اپوزیشن کی خواتین کی لیڈر ہیں انہوں نے بھی بڑے آرام سے کہہ دیا کہ پاکستان کی پوری کی پوری عوام ہی corrupt ہے۔ یہ کہہ دینا بڑا آسان ہے اس کو justify کرنا بڑا مشکل ہے۔ آپ میرا احتساب کیجئے میں اپنے آپ کو پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! میں بھی اس ایوان کا حصہ ہوں میرا احتساب کیجئے۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ آپ یہاں بیٹھ کر دھڑلے سے بول دیں کہ پاکستان کی پوری عوام corrupt ہے تو میں یہ کہتی ہوں کہ پاکستان کی عوام corrupt نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتی ہوں کہ جو بُرے ہیں وہ اپنے گریبان میں جھانکیں۔ محترمہ عظمیٰ بخاری کا یہ قصور نہیں ہے بلکہ وہ جن لوگوں میں بیٹھتی ہیں وہ لوگ corrupt ہیں جو ان کے ارد گرد گھومتے ہیں۔ بہت شکریہ

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ہم نے پہلے کبھی ایسا نہیں سنا کہ عظمیٰ کا قصور نہیں ہے بلکہ یہ جن لوگوں کے درمیان بیٹھی ہیں وہ بُرے اور corrupt ہیں۔ یہاں 70، 80 لوگ بیٹھے ہیں جن میں عبدالرؤف ہیں مجھے تو وہ کہیں سے corrupt نہیں لگتے، شیخ علاؤالدین بیٹھے ہیں جو مجھے بالکل corrupt نہیں لگتے۔ جناب محمد وارث شاد! بیٹھے ہیں ان پر مجھے تھوڑا سا کرپشن کا شبہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! مجھے آپ بھی نہیں لگتے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں وہاں نہیں بیٹھا ہوا بلکہ اِدھر بیٹھا ہوا ہوں۔ یہ وہ ہیں جہاں عظمیٰ بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان میں طاہر خلیل سندھو بھی ہیں جو مجھے ضرور corrupt لگتے ہیں۔ (قہقہہ) ان سے ذرا حساب پوچھیں۔ یہ تو کمال ہی ہو گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب عبدالعلیم خان!

جناب عبدالعلیم خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں سپیکر پنجاب اسمبلی جناب پرویز الٰہی کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے پروڈکشن آرڈر جاری کئے۔

جناب سپیکر! میں سارے ایوان کا خاص طور پر محترمہ ذکیہ خان آپا کا اور تمام بہنوں بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں پہلی بار 2003 میں اس اسمبلی میں آیا تھا۔ یہاں بہت سے ایسے دوست بیٹھے ہیں جو اس زمانے میں میرے colleague تھے۔ میں 2003 سے نومبر 2007 تک اس مقدس ایوان کا ممبر تھا۔ اس وقت بہت سے دوست (ن) لیگ، پیپلز پارٹی اور (ق) لیگ میں تھے جو آج یہاں پر مختلف جماعتوں میں مختلف بنچوں پر بیٹھے نظر آتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو پوری ایمانداری سے کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے بطور ایم پی اے اور صوبائی وزیر اپنی پوری ایمانداری سے کوشش کی کہ اپنے ملک اور قوم کے لئے ایک نیک جذبے کے ساتھ محنت کر سکوں۔

جناب سپیکر! میں جب وزیر تھا تو میرے سارے بھائی اور بہنیں گواہ ہیں جو اس وقت اپوزیشن میں تھے جانتے ہیں کہ میں نے ایمانداری سے کام کیا۔

جناب سپیکر! میں حلفاً کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ عبدالعلیم خان کے خلاف اگر کسی نے یہ بات سنی ہو کہ میں نے کبھی اپنے اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہو۔ میں نے اپنے آپ کو فائدہ دینے کے لئے کبھی اپنے منصب کو استعمال نہیں کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے اپنے اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں کبھی ایک روپیہ رشوت کا نہیں لیا۔ میں نے کبھی ایک روپے کی کسی ٹھیکے میں، نہ کسی نوکری میں یا کسی قسم کے کام میں بے ایمانی کی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ جس جذبے کے تحت میں سیاست میں آیا تھا اور میں نے پوری ایمانداری سے کوشش کی ہے کہ میں اپنے ملک کی خدمت کروں اور اس ملک کے لئے اپنا حصہ ڈالوں۔ اس ملک میں عام آدمی کا جو حال ہے اس کو بہتر بنانے کے لئے محنت کروں لیکن آج جب میں نیب کی سلاخوں کے پیچھے ہوں تو مجھے افسوس ضرور ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں چار سال بطور وزیر اور پانچ سال کا بطور ایم پی اے وقت یاد آتا ہے تو مجھے کوئی ایک ایسا دن یاد نہیں آتا کہ میں نے کبھی کسی ایم پی اے کے ساتھ زیادتی کی ہو یا کسی کارکن چاہے وہ اپوزیشن کا ہو اس کے ساتھ زیادتی کی ہو حتی کہ میں نے اپنے حلقہ میں بھی اپوزیشن کے کسی کارکن کے ساتھ زیادتی نہیں کی۔ میں نے کبھی کسی بھی تھانے میں کسی کے خلاف پرچہ درج نہیں کروایا میں نے آج تک کسی کو اٹھوا کر مار نہیں پڑوائی، میں نے کبھی کسی کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی اور اس کا گواہ میرا اللہ ہے۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان میں ممبر کا حلف اٹھانے کے بعد پانچ دفعہ نیب گیا۔ مجھے ہر تین دن کے بعد نیب کا نوٹس آجاتا تھا۔ میں جو چیزیں انھیں دے کر آتا تھا تو وہ اگلی دفعہ انہی میں سے نئی چیزیں نکال کر سوال پوچھتے تھے۔

جناب سپیکر! میں حلفاً کہتا ہوں اور میں نے انہیں بھی کہا تھا کہ میں نے آج تک اس ملک کو اپنے گھر سے زیادہ مقدس سمجھا ہے۔ میں نے اس ملک میں رہنے والوں کو اپنے خاندان سے زیادہ مقدس سمجھا ہے۔ میں جتنا اپنے گھر کے لئے سوچ سکتا ہوں شاید اس سے زیادہ اس ملک کے لئے سوچتا ہوں اور پوری ایمانداری سے سوچتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھ پر جو بھی الزامات ہیں اس بات کا اللہ گواہ ہے، میں جب بھی اللہ کے سامنے سجدہ کرتا ہوں تو مجھے آج تک ایسی کوئی چیز یاد نہیں آئی کہ میں نے کبھی کسی شخص کے ساتھ زیادتی کی ہو، کسی کو جان بوجھ کر تنگ کرنے کی کوشش کی ہو خواہ میں اپوزیشن میں تھا یا حکومت میں تھا۔ میں 2007 سے 2018 تک اپوزیشن میں تھا۔

جناب سپیکر! میں دس سال اپوزیشن میں کھڑا رہا۔ یہاں پر مسلم لیگ (ن) کے میرے دوست، بہن اور بھائی بیٹھے ہیں آپ ان سے پوچھ لیں کہ جب یہ حکومت میں تھے اُس وقت میں نے ڈٹ کر اپوزیشن کی ہے اور لاہور میں کوئی جلسہ، جلوس، ریلی اور احتجاج ایسا نہیں تھا جس کی میں سربراہی نہیں کرتا تھا۔ اسی طرح جو پنجاب میں ذمہ داری دی گئی وہ بھی میں نے نبھائی ہے۔

جناب سپیکر! میرا نئے پاکستان اور اپنے قائد جناب عمران خان کے لئے جو جذبہ تھا اس جذبے سے کبھی میں ایک قدم پیچھے نہیں ہٹا بلکہ ہر چیز میں آگے آگے رہا۔ میں کاروباری انسان تھا اور میرے دوست مجھے کہا کرتے تھے کہ عبدالعلیم خان یہ کام نہ کر کیونکہ تو کاروبار کرتا ہے اور لوگ تجھے تنگ کریں گے تو میں ان کو کہتا تھا کہ میرا رازق میرا اللہ ہے۔

جناب سپیکر! میرا ایمان اس بات پر ہے کہ مجھے رزق صرف میرے خدا نے دینا ہے تو مجھے کسی انسان سے کیا ڈر ہے؟ آج میرے دوست یہاں پر گواہ ہیں اور میں پوری ایمانداری کے ساتھ یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ back channel میں کسی کے ساتھ مل کر میں نے اپنے لئے کسی قسم کی کوئی آسانی مانگی ہو یا ان کو کہا ہو کہ مجھے بھی کسی سے ملوا دیں تاکہ میں بھی اپنا کام سیدھا کر لوں یا صبح یہاں پر تقریر کر کے شام کو جا کر ملاقات کر لوں تو میں نے کبھی ایسا کام نہیں کیا۔

جناب سپیکر! میں نے پوری ایمانداری کے ساتھ دس سال تک اپنے قائد کا ساتھ دیا ہے اور اس پر میرا اللہ میرا گواہ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج میں آپ سب کے سامنے یہ کہنا چاہتا ہوں اور اپنی قوم کے سامنے یہ وعدہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں آپ سب کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ میں کبھی آپ کا سر جھکنے نہیں دوں گا۔ میں کبھی ایسا وقت نہیں آنے دوں گا جب آپ کہیں کہ عبدالعلیم خان نے اسمبلی میں کھڑے ہو کر تقریر کی تھی اور اس پر آج ایک روپے کی کرپشن ثابت ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں زندگی میں سر اٹھا کر چلا ہوں اور میں نے سر اٹھا کر سیاست اور کاروبار کیا ہے۔ میں نے ہر شخص کے لئے ہمیشہ اچھا سوچا ہے اور اس کے ساتھ نیک نیت رہا ہوں۔

جناب سپیکر! مجھے امید ہے کہ میرا اللہ میرا ضامن ہے ہر ایک کے ساتھ جھوٹ بولا جا سکتا ہے لیکن اپنے خدا سے جھوٹ نہیں بولا جا سکتا اور میں پوری ایمانداری کے ساتھ آپ کو کہہ رہا ہوں کہ جب میں اللہ کے حضور جاتا ہوں تو پوری نیک نیتی کے ساتھ اللہ کے سامنے سجدہ کرتا ہوں تو مجھے اس بات کا اطمینان ہوتا ہے کہ میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا اور میں آج سب کے سامنے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ میری وجہ سے آپ کا اور اس مقدس ایوان کا سر بلند ہو گا اور کبھی اس کا سر جھکنے نہیں دوں گا۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اسلام آباد میں ایک واقعہ رونما ہوا ہے اور اس پر معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے نیب کے اور اس کی highhandedness کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے اور اسلام آباد میں نیب کی کارروائیوں سے متعلق یا نیب کے جو اقدامات ہیں ان پر پارلیمنٹیرین بالعموم چاہے ان کا تعلق سینیٹ یا قومی اسمبلی سے ہو وہ وہاں پر اپنے تحفظات کا اظہار کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جس طرح یہاں پر کہا گیا ہے کہ حکومتی ممبران ہمارے وزراء بھی ہمیشہ یہ بات کرتے رہے ہیں اور آج بھی کر رہے ہیں کہ نیب کے قوانین کو revisit کرنے کی ضرورت ہے۔ ہماری ایک خاتون ممبر نے ابھی یہاں کھڑے ہو کر کہا کہ گزشتہ دس سالوں کے دوران دیکھیں تو یہ قانون کوئی آج تحریک انصاف کی گورنمنٹ کا قانون نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں کسی تنقید کے حوالے سے یہ بات نہیں کر رہا بلکہ میں اپنی سیاستدانوں کی برادری کی کوتاہ اندیشیوں کی طرف اشارہ کر رہا ہوں۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) پانچ سال برسر اقتدار رہی اور پاکستان پیپلز پارٹی بھی برسر اقتدار رہی تو کیا بہتر نہ ہوتا کہ اگر یہ اتنا ہی draconian Law ہے تو اس کو دس سالوں میں revisit کر لیا جاتا اور اس میں ترمیم کے لئے کوئی بات کر لی جاتی۔

جناب سپیکر! آج بھی بحیثیت ایک سیاسی کارکن کے میں آپ کے سامنے اس بات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ آج بھی ہم سیاستدانوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں اور وفاقی سطح پر جن کے متعلقہ یہ معاملہ ہے ہمیں وہاں پر ایک consensus develop کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جب گورنمنٹ یہ چاہتی ہے کہ ہم ان قوانین کو revisit کرنا چاہتے ہیں، ان کو بہتر بنانا چاہتے ہیں اور ان کی خامیوں کی نشاندہی جو ہو رہی ہے ان کو دور کرنا چاہتے ہیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے بھائی جو یہاں پر موجود ہیں ان کو اپنی جماعتیں جن کی representation نیشنل اسمبلی اور سینیٹ میں موجود ہے اُن سے کہنا چاہئے کہ وفاقی حکومت کے ساتھ تعاون کریں اور ان قوانین کو revisit کرنے کے لئے حکومت کے ہاتھ مضبوط کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ آج نیب کے متاثرین میں صرف مسلم لیگ (ن) یا پاکستان پیپلز پارٹی نہیں بلکہ آج نیب کے متاثرین میں پاکستان تحریک انصاف بھی ہے اور ہمارے ممبران کے خلاف بھی کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ ابھی آپ کے سامنے جناب عبدالعلیم خان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا یہ بھی نیب سے متاثرہ ہیں لہٰذا یہ کہنا کہ یہ گورنمنٹ کی وجہ سے ہو رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاثر غلط ہے اور تاثر نہیں ہونا چاہئے جبکہ حکومتی ممبران بھی براہ راست نیب کی کارروائیوں سے متاثر ہو رہے ہیں لیکن فرق صرف اتنا

ہے کہ ہمارے ممبران اپنے آپ کو جس طرح ابھی جناب عبدالعلیم خان نے کہا کہ وہ عدالت کے رحم و کرم پر چھوڑ رہے ہیں تو عدالت جو بھی فیصلے کرے گی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ان کا ضمیر مطمئن ہے اور جس طرح انہوں نے اپنے عزم کا اظہار کیا ہے تو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور اس بات کی ضرور امید رکھنی چاہئے کہ انشاءاللہ تعالیٰ یہ سرخرو ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اسی طرح ہم اگر عدالتوں پر بھی انگلی اٹھائیں گے تو پھر اس سے معاملات مزید الجھنا شروع ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بعض اوقات ہم سیاستدان جذبات میں بہت آگے نکل جاتے ہیں جیسا کہ ابھی محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے بات کرتے ہوئے کہا کہ فوج اور عدلیہ کا احتساب نہیں ہوتا تو ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ ان دونوں اداروں میں ان کا اپنا احتساب کا ایک نظام موجود ہے اور میں زیادہ پرانی بات نہیں کرتا میں near past کی بات کرتا ہوں کہ فوج میں inbuilt accountability کا ایک mechanism ہے اس کے تحت اتنے بڑے لیول پر سزائیں دی گئیں جس کا ہم سیاستدان شاید تصور بھی نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! صرف فرق اتنا ہے کہ ہم سیاستدان اپنے اندر accountability کا کوئی نظام پیدا نہیں کرنا چاہتے۔ اگر ہماری خود احتسابی کے لئے اسی ہاؤس کی کمیٹی بن جائے اور ہم اپنی خود احتسابی خود کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ شاید باہر سے کسی کو آکر ہماری خود احتسابی کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ اسی طرح عدلیہ میں بھی ان کا اپنا ایک نظام موجود ہے اور وہ اس کے تحت کام کرتے ہیں لیکن ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہم سیاستدان اپنی accountability کے بارے میں سوچتے ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ ابھی یہاں پر ایک مثال دی گئی کہ جناب عمران خان نے یہ کیا اور وہ کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے اپوزیشن کے اور حکومتی ممبران سیاستدانوں میں خود احتسابی کا نظام ہے تو میں ان کی یادداشت کے لئے اور یادداشت کو درست کرنے کے لئے اگر ہمارا کوئی بھائی بھولا ہوا ہے تو میں ان کو ایک مثال دینا چاہتا ہوں کہ ہم

سیاستدانوں میں سے ہی جن کا تعلق مسلم لیگ سے ہی تھا محمد خان جونیجو نے اپنے اندر، اپنی صفوں میں احتساب کا نظام قائم کیا تھا اور ان کا نام آج تک زندہ ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے اپنے وفاقی وزیر کو کرپشن کے سبب علیحدہ کیا تھا تو آج بھی ان کا نام قدر کی نگاہ سے لیا جاتا ہے۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ محمد خان جونیجو کے بعد عمران خان واحد قومی لیڈر ہیں جنہوں نے اپنی صفوں کے اندر کم از کم یہ اصول ضرور طے کر دیا ہے کہ اگر کسی پر الزام بھی ہے تو وہ استعفیٰ دے کر اپنے عہدے سے علیحدہ ہو جائے۔ جناب عبدالعلیم خان ابھی ریمانڈ پر ہیں لیکن استعفیٰ دے کر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ جن کے چالان عدالتوں میں پیش ہو رہے ہیں وہ دندناتے پھر رہے ہیں لیکن وہ استعفیٰ کیوں نہیں دیتے؟ وجہ یہ ہے کہ جب سیاستدان عہدے سے چپٹا رہے گا، اپنے احتساب کو نظر انداز اور اپنی جان بچانے کے لئے یہ کہے گا کہ میں عہدے سے چپٹا رہوں تو پھر بیرونی قوتیں آپ کا احتساب کرنے کے لئے آئیں گی۔

جناب سپیکر! ہم اپنے آپ کو خود احتساب کے لئے پیش کریں اور جو روایت پاکستان تحریک انصاف نے ڈالی ہے جیسے بابر اعوان نے الزام پر ہی استعفیٰ دے دیا اور ابھی جناب عبدالعلیم خان ریمانڈ پر ہیں پھر بھی استعفیٰ دے دیا لیکن جن لوگوں کے چالان عدالتوں میں ہیں وہ استعفیٰ کیوں نہیں دیتے حالانکہ اُن کو سب سے پہلے استعفیٰ دینا چاہئے تھا۔ ہم اپنے عہدوں کے پیچھے چھپ کر اپنا defense چاہتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہی وجہ ہے کہ سیاستدان بدنام ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپوزیشن کے ممبران سے یہ التماس کروں گا کہ آئیں اور سیاستدانوں کے اندر ہم خود اپنی خود احتسابی کا نظام پیدا کریں تاکہ باہر سے آپ پر کوئی انگلی نہ اٹھا سکے۔ شکریہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بزنس بھی شروع کرنا ہے۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! آپ نے مجھے وقت دینے کا کہا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات کر لیں۔

ملک محمد وحید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ابھی میرے بزرگ میرے بھائی نے یہ بات باور کرائی ہے حالانکہ ہم تو پہلے ہی کہتے تھے کہ جس شاخ پر بیٹھ کر آج اس کو کاٹا جا رہا ہے کل آپ بھی اسی شاخ کی سواری ہیں اور کل آپ بھی گریں گے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج تمام وزراء فرنٹ بنچوں پر بیٹھ کر خوش ہوتے ہیں، خوشیاں مناتے ہیں اور دیکھتے بھی ہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talks.

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! یہ میری بات سن لیں۔ آج یہ خوشیاں تو مناتے ہیں اور جس شاخ پر بیٹھ کر انہوں نے آری کے ساتھ شاخ کو کاٹا ہے تو کل یہ وزیر بھی روتے ہوئے نظر آئیں گے۔ آج حکومتی بنچوں سے صرف ایک قطرہ گرا ہے جن کا نام جناب عبدالعلیم خان ہے لیکن ہم اُن کے لئے چور اور ڈکیت کے نعرے بالکل نہیں لگائیں گے اور انہیں یہ کہہ کر نہیں پکاریں گے بلکہ ہم انہیں یہ کھٹکا دیں گے کہ اگر وہ تمام تر معاملات کا مقابلہ کرتے ہوئے سرخرو بھی ہو جاتے ہیں تو آخر پر اِن کو یہ کہہ دیا جائے گا کہ آپ کی آمدن آپ کے اثاثوں کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی لہٰذا آپ پھر بھی چور ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایوان میں بیٹھے تمام وزیر، مشیر، پارلیمانی سیکرٹریز اور تمام تر ایم پی ایز اپنی آمدن اور اثاثوں کا جواب نہیں دے سکتے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میری اب یہ بات سنیں اور بات مکمل ہونے دیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talks.

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! ابھی ڈاکٹر عبدالصمد گرفتار ہوا اور آپ سے لے کر جناب عمران خان کی چیخیں نکل گئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد وحید! پلیز wind up کریں۔

ملک محمد وحید: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ابھی کس کس کو گرفتار ہونا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ wind up کریں۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! کبھی پیپلز پارٹی کی چیخیں نکلیں گی، کبھی (ن) لیگ کی اور کبھی پی ٹی آئی کی چیخیں نکلیں گی لیکن ہمیں نیب کے قوانین میں ترمیم کرنے کے لئے سر جوڑنا پڑے گا۔ اگر انہوں نے سر نہ جوڑا تو بار بار روتے نظر آئیں گے۔ کبھی ہم روئیں گے تو کبھی آپ روئیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! صرف آدھا منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! وقفہ سوالات شروع کرنا ہے۔ آپ کا پہلے point of view آ گیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! مجھے مختصر بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع کرنے لگے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! صرف آدھا منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! میں نے آپ کو پہلے بھی بات کرنے کا موقع دیا ہے۔

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔ آج محکمہ داخلہ کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 678 جناب نصیر احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

میں ایک اہم اعلان کرنا چاہ رہا ہوں۔

Parliamentary delegation from Senate, National Assembly and three of the Assemblies they are here and we welcome you to the Punjab Assembly.

(اس مرحلہ پر پارلیمنٹری وفد کی آمد پر پورے ایوان نے ڈیسک بجا کر اُن کو خوش آمدید کہا)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! وقفہ سوالات ہے۔ اگلا سوال نمبر717 جناب علی اختر۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے رولز معطل کروا کر ایک قرارداد پیش کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! وقفہ سوالات کے بعد کر لیں گے۔ پہلے بزنس پورا ہونے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

SYED USMAN MEHMOOD: Mr Speaker! Question No. 732 and kindly consider the question as read.

MR DEPUTY SPEAKER: Answer but not the question.

SYED USMAN MEHMOOD: Mr Speaker! I am not going to repeat the question.

MR DEPUTY SPEAKER: You are confused.

SYED USMAN MEHMOOD: Mr Speaker! If you want may I repeat the question.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا پہلا سوال تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ موجود نہیں تھے اور میں نے باقاعدہ announcement کی تھی۔ آپ کا سوال dispose of کر دیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! آپ take up کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں۔ سید عثمان محمود! آپ کے سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: پی پی264 میں تھانہ جات
اور چوکیوں کی عمارات کے کرایہ سے متعلقہ تفصیلات

*732: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان میں کل کتنے تھانہ جات اور چوکیاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) کس کس تھانہ جات اور چوکیوں کی عمارات کرایہ پر ہیں ان کے نام اور ماہانہ کرایہ کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان تھانہ جات اور چوکیوں کے لئے عمارات کرایہ پر لینے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ان تھانہ جات اور چوکیوں کی عمارات کی تعمیر و مرمت پر سال18-2017 سے آج تک سالانہ کتنی رقم خرچ کی گئی، تفصیل تھانہ اور چوکی وار بتائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) حلقہ پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان میں چار تھانہ جات اور تین چوکیاں ہیں۔

تھانہ صدر صادق آباد تھانہ آباد پور
تھانہ اقبال آباد تھانہ بھونگ
چوکی راجن پور کلاں
چوکی بہادر پور
چوکی جمال دین والی

(ب) تھانہ اقبال آباد کی بلڈنگ کرایہ پر تھی جس کا ماہانہ کرایہ مبلغ-/40,000 روپے تھا جو کہ اب مورخہ 01.11.2018 سے سرکاری عمارت میں شفٹ ہو چکا ہے۔

(ج) سال 2007 میں تھانہ صدر رحیم یار خان کی bifurcation سے تھانہ اقبال آباد بنایا گیا تھا جس کی بلڈنگ نہ تھی جس وجہ سے کرایہ کی بلڈنگ میں تھانہ ہذا کام کر تا رہا ہے۔

(د) مالی سال 18-2017 میں مبلغ-/20,000 روپے سالانہ فی تھانہ کی مرمت پر خرچ کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں نے اپنے حلقہ پی پی۔264 میں موجود تھانوں اور اُن کے اخراجات کے حوالے سے سوال کیا تھا جس کا مجھے جواب دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ایک ضمنی سوال یہ put کرنا چاہوں گا کہ ہمارے حلقہ پی پی۔264 کو چار پولیس سٹیشن تھانہ بھونگ، تھانہ آباد پور، تھانہ اقبال آباد اور تھانہ صدر صادق آباد لگتے ہیں اور تین چوکیاں لگتی ہیں جن کا نام چوکی راجن پور کلاں، چوکی بہادر پور اور چوکی جمال دین والی ہے چونکہ geographically میرا اور آپ کا حلقہ neighbouring ہے اس لئے آپ کا تھانہ بنگلہ اِچھا اور چوکی سون میانی بھی ہم share کرتے ہیں۔ یہ لگ بھگ پانچ تھانے اور چار چوکیاں ہیں جس کے باوجود پچھلے چار ماہ میں تھانہ آباد پور کی حدود موضع مسلم آباد سے گھولا برادری اور بٹوانی برادری کے پانچ لوگ اغواء کر لئے گئے جو تاوان دے کر واپس ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! آپ ضمنی سوال کر لیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! اگر دو منٹ اجازت دیں تو میں وزیر قانون سے ہی سوال کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ سوال کریں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! چوکی جمال دین والی کی حدود سے نواز ماٹا نامی ایک آدمی اغواء ہوا جو 15 لاکھ روپے تاوان دے کر واپس ہوا۔ آپ کے تھانہ بنگلا اِچھا کی حدود سے غلام فرید جھلن اغواء ہوا جو 20 لاکھ روپے تاوان دے کر واپس ہوا۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کی جو depleting situation ہے کیا یہ نئے پاکستان اور پولیس reforms کی عکاسی کرتی ہے یا ساہیوال میں جو واقعہ ہوا ہے وہ نئے پاکستان اور پولیس reforms کی عکاسی کرتی ہے؟

جناب سپیکر! میرا یہ سوال وزیر قانون سے ہے اور میں اِن سے وضاحت چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ میرے عزیز ہیں لیکن اِن کا سوال کچھ اور ہے۔ انہوں نے اصل میں جو سوال پوچھا تھا میں اُس کو repeat کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! انہوں نے جز(الف) میں پوچھا کہ حلقہ پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان میں کل کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں جس کا میں نے جواب دے دیا۔

جناب سپیکر! جز(ب) میں پوچھا کہ کس کس تھانہ جات اور چوکیوں کی عمارات کرایہ پر ہیں ان کے نام اور ماہانہ کرایہ کی تفصیل بتائیں جس کا جواب میں نے دے دیا۔

جناب سپیکر! پھر انہوں نے جز(ج) میں پوچھا کہ ان تھانہ جات اور چوکیوں کے لئے عمارات کرایہ پر لینے کی کیا وجوہات ہیں جس کا جواب بھی دے دیا۔ اگلے جز میں انہوں نے پوچھا کہ ان تھانہ جات اور چوکیوں کی عمارات کی تعمیر و مرمت پر سال 18-2017 سے آج تک سالانہ کتنی رقم خرچ کی گئی۔ اس کا بھی میں نے جواب دے دیا۔

جناب سپیکر! اب اگر یہ crime situation کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں تو fresh question دیں انشاء اللہ تعالیٰ میں اس کا جواب دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! Fresh question اس حوالے سے ڈال دیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ضلع کی تحصیل صادق آباد میں اے ایس پی ڈاکٹر حفیظ بگٹی posted ہیں، وزیر قانون ٹھیک فرما رہے ہیں کہ میں نے تھانوں کے خرچ اور عمارتوں کے متعلق یہ سوال پوچھا تھا کیونکہ مجھے یہ تشویش تھی کہ اگر دن میں پندرہ بندے اغواء ہو رہے ہیں تو شاید تھانوں کی عمارتیں ہی نہ ہوں؟ اگر وہاں پر پانچ تھانے اور پانچ چوکیاں ہیں تو اس کے باوجود آپ کے "نئے پاکستان" میں دن دہاڑے پندرہ، پندرہ بندے اغواء ہو جاتے ہیں اور آپ کے posted ASPs یہ بات on record ہے کہ اس حکومت کی طرف سے post کئے گئے ASPs کچے کے علاقے میں جا کر ڈکیتوں سے ملتے ہیں تو کیا وزیر قانون کو اس بات کی انفارمیشن ہے؟ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سید عثمان محمود کے جو خدشات crime کے حوالے سے ہیں تو میں ان متعلقہ تھانہ جات جن کا ذکر انہوں نے فرمایا ہے، اس حوالے سے انشاء اللہ تعالیٰ پچھلے چھ ماہ کا ٹوٹل کرائم ریکارڈ انہیں پیش کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! ان کا ایک اور سوال بھی تھا کہ اے ایس پی صاحب جا کر کچے کے علاقہ میں ڈکیتوں سے ملتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر موصوف حکم دیں گے اور آپ حکم دیتے ہیں تو میں متعلقہ اے ایس پی کو یہاں بلا کر ان سے ان کی ملاقات کروا دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل انہیں یہاں بلوا کر ان سے بات کروائیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں یہی عرض کروں گا کہ متعلقہ اے ایس پی صاحب کو بلایا جائے اور ان سے وضاحت طلب کی جائے کہ Under what circumstances did you go to kucha area to meet the dacoits چودھری شفیق معزز ممبر جن کا تعلق صادق آباد سٹی سے ہے جو کہ یہاں موجود ہیں، ہمارے اے ایس پی shared ہیں اور آپ ان سے بھی پوچھ لیں کہ وہاں پر ابھی کیا حالات ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! چودھری شفیق کی بات ہو چکی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل جناب محمد شفیق کی جناب سپیکر کے ساتھ ملاقات ہوئی تھی اور ان کے چیمبر میں یہ طے ہوا تھا کہ رحیم یار خان کے متعلقہ پولیس حکام کو کل 10:00 بجے بلایا ہوا ہے۔ جناب محمد شفیق کا بھی مسئلہ اس ملاقات میں ہم نے حل کرنا ہے اور اگر معزز ممبر بھی آنا چاہیں تو آجائیں اور ان کی موجودگی میں بات ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! آپ بھی کل صبح آ جائیں کیونکہ اے ایس پی صاحب کل 10:00 بجے آرہے ہیں تو جناب محمد شفیق! Kindly آپ اور سید عثمان محمود وزیر قانون کے ساتھ بیٹھ جائیں جو آپ کی reservations کو دور کریں گے۔

چودھری محمد شفیق انور: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا اور سپیکر صاحب کا میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بڑے تحمل اور بردباری کے ساتھ ہمارے ساتھ بات کی ہے۔ Actually ہمارا کسی کے ساتھ کوئی ذاتی اختلاف یا جھگڑا نہیں ہے بلکہ بات صرف یہ ہے کہ اگر سیاسی طور پر یا انتقامی طور پر کسی کے خلاف چرس کے تین تین، چار چار، پانچ پانچ کلوگرام کے پرچے کاٹ دیئے جائیں تو ان بچوں کا بھی کوئی محافظ ہو گا؟

جناب سپیکر! مجھے ابھی اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے رات بھی ماشاء اللہ جب انہیں اطلاع دی گئی ہے تو اس کے بعد انہوں نے جو threatening وہاں پر شروع کی ہے وہ بھی ہمارے سامنے آئی ہے اور جو ان کے بچوں کو threat کیا گیا ہے کہ ہمیں واپس آلینے دیں تو ہم آپ سے مل لیں گے تو یہ بھی قابل افسوس بات ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ میرے علم میں یہ بات بھی آئی ہے کہ جناب محمد بشارت راجا! شاید وہ کل نہیں آرہے اور آپ اس کو ذرا reconfirm کر لیں کیونکہ ہم نے جن کے ساتھ بات کرنی ہے تو اس حساب سے ہم آئیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 750 ہے، جواب پڑھا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب صہیب احمد ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: ریسکیو 1122 سنٹر بھیرہ کی بلڈنگ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***750: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ریسکیو 1122 سنٹر تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے اس کی تعمیر کے لئے موجودہ مالی سال 19-2018 میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا اور عمارت کی تعمیر کب سے روک دی گئی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس عمارت کو جلد از جلد مکمل کرنے، ایمبولینس اور عملہ ودیگر متعلقہ سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے کہ ریسکیو1122 تحصیل بھیرہ کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے اور اب تک بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ نے اس کی تعمیر پر ایک کروڑ چوون لاکھ روپے خرچ کئے جبکہ باقی ماندہ کام بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے فنڈز کی ضرورت کے مطابق جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

(ب) جی ہاں!حکومت اس عمارت کا باقی ماندہ کام مکمل کر کے جلد ہی تمام سہولیات فراہم کرنے کا مکمل ارادہ رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!سوال میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ ریسکیو 1122 سنٹر تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے؟ اس کی تعمیر کے لئے موجودہ مالی سال 19-2018 میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

جناب سپیکر!جواب میں ہے کہ اب تک بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ نے اس کی تعمیر پر ایک کروڑ 54 لاکھ روپے خرچ کئے یعنی ریسکیو 1122 سے پوچھا یہ گیا کہ 19-2018 میں جو بجٹ مختص کیا گیا وہ amount بتائیں اور ماشاء اللہ جواب وہ دے رہے ہیں کہ اب تک یعنی فرض کریں کہ وہ تین سال سے کام ہو رہا ہے تو انہوں نے تین سال میں جو خرچ ہوا ہے وہ ایک کروڑ 54 لاکھ روپے بتا دیا اور افسوس یہی ہے کہ معزز ممبران چاہے وہ حکومت سے ہوں یا اپوزیشن سے، بڑی محنت سے سوالات تیار کرتے ہیں لیکن محکمہ ان کو جس طرح سے treat کرتا ہے یہ بڑی باریکی سے اس کی ایک مثال ہے کہ اتنی زحمت گوارہ نہیں کرتے کہ 19-2018 کی figure لکھ دیتے۔

جناب سپیکر! تین سال کی بتانے کی ضرورت نہیں تھی 19-2018 کی figure آ جاتی اور معزز ممبر کی تسلی ہو جاتی اور پھر یہ بھی پتا چل جاتا کہ اس سنٹر کی تعمیر روک دی گئی ہے۔ اب چونکہ مجھے پتا نہیں ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ 19-2018 میں کوئی بجٹ مختص نہ کیا گیا ہے جو کہ مفروضے پر بات کر رہا ہوں۔ اگر 19-2018 میں کوئی بجٹ نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس سنٹر کی تعمیر رُک گئی ہے اور اگر کوئی بجٹ ہے تو ہم analysis کر سکیں کہ پچھلے دو سالوں میں یا ایک سال میں کتنا بجٹ خرچ ہوا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! بہت relevant question ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر کی observations درست ہیں۔ 19-2018 کے متعلق انہوں نے پوچھا تھا تو ہمیں اس کے exact figures دینے چاہئیں تھے لیکن انہوں نے خود ہی فرمایا اور کہا کہ مفروضہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شاید nil ہو تو آپ کا وہ مفروضہ درست ہے کہ اس سال allocation نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چونکہ میرا حلقہ نہیں ہے معزز ممبر جن کا یہ حلقہ ہے تو ان کا یہ سوال بہت اہم ہے اور میں اب Chair سے مخاطب ہوں کہ میں پچھلے چھ ماہ سے دیکھ رہا ہوں کہ جناب سپیکر جناب پرویز الہیٰ اور یہاں پر کچھ وہ ممبران جو اس دور میں ق لیگ میں شامل تھے کہ چھ ماہ سے ریسکیو 1122 کی بات کرتے ہیں اور ان کا credit درست ہے۔

جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ درست ہے لیکن چھ ماہ سے جب بھی کوئی بات ہوتی ہے تو وہ ریسکیو 1122 کا credit لینے کے لئے بات کرتے ہیں تو میں کہوں گا کہ out of proportion بھی بعض دفعہ اس کی بات کرتے ہیں لیکن اب یہ بھیرہ کے سنٹر کے ساتھ پنجاب حکومت نے یہ کیا ہے کہ اس کے لئے 19-2018 کے بجٹ میں zero allocation رکھی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس علاقہ کے لوگوں کے لئے بھی قابل افسوس بات ہے اور جو pioneer ہیں ان کے لئے بھی۔ اگر یہاں جناب پرویز الہیٰ ہوتے تو شاید میرا سوال اور طرح سے

ہوتا لیکن چونکہ وہ یہاں پر موجود نہیں ہیں تو میں صرف اس پر افسوس کا اظہار ہی کر سکتا ہوں اور پنجاب حکومت کی اس پالیسی کی نرم الفاظ میں مذمت ہی کر سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ مجھ سے بہتر یہ بات سمجھتے ہیں کہ موجودہ حکومت نے آٹھ ماہ کا بجٹ دیا ہے کیونکہ چار ماہ کا پہلا بجٹ نگران حکومت نے دیا تھا تو محدود وسائل ہونے کے باعث ہم اس سال allocation نہیں کر سکے لیکن میرے قابل احترام بھائی نے جو فرمایا اس پر سوالیہ نشان یہ آتا ہے کہ یہ عمارت پچھلے تین یا چھ مہینے میں شروع نہیں کی گئی بلکہ یہ آپ کے دور میں شروع ہوئی تھی اور آپ کے دور میں اس کو مکمل ہونا تھا چونکہ دوسری گورنمنٹ جس طرح آپ نے خود فرمایا کہ جناب پرویز الٰہی کا یہ initiative تھا تو اس initiative کو آپ اس طرح آگے لے کر نہیں چلنا چاہ رہے تھے کہ جس طرح اس کو آگے چلنا چاہئے تاکہ ماضی میں اس کی allocation کم رہیں اور آپ کی حکومت اس کو کم پیسے دیتی رہی لیکن I assured you کہ بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے اور ہم نے صرف اس کو functional کرنا ہے تو انشاء اللہ اگلے مالی سال میں یہ functional ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! آپ اس کا credit جلد از جلد لے لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، انشاء اللہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وزیر اطلاعات وفاقی حکومت کا ہو یا پنجاب حکومت کا اسے ہم اپوزیشن عموماً "وزیر غلط بیانیہ" بھی کہتے ہیں لیکن مجھے آج افسوس ہے کہ وزیر قانون کو مجھے "غلط بیانیہ" کا لقب دینا پڑ رہا ہے کہ جناب پرویز الٰہی نے اس ریسکیو 1122 کو شروع کیا ابھی کل میں وزیر قانون کی خدمت میں facts and figure پیش کروں گا کہ اُس کے بعد جب ہماری حکومت آئی میں facts کے ساتھ کل بتاؤں گا اگر آپ نے اجازت دی کہ جب جناب پرویز الٰہی کی حکومت ختم ہوئی تو ریسکیو 1122 کے کتنے سنٹرز تھے اور میاں محمد شہباز شریف کی حکومت نے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سوال ڈال دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں ویسے ہی بتا دوں گا تو وزیر قانون نے انتہائی غلط بیانی سے کام لیا ہے کہ اُس کے بعد ہم نے اُس پر کوئی کام نہیں کیا۔ ہم نے پنجاب کے جو 122 تحصیل سنٹرز ہیں ہر تحصیل کے اندر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سوال ڈال دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آخری سوال کر لیں اور آپ جو بتا رہے ہیں اُس پر سوال ڈال دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے جب اس کے اوپر وزیر قانون نے یہ مان لیا کہ 2018-19 میں اس کی zero allocation تھی تو جب zero allocation ہو تو کام رُک جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اب یہ میرا آخری سوال ہے کہ سوال کے جز (الف) میں ہے کہ عمارت کی تعمیر کب روک دی گئی؟ اب اس کا جواب ذرا پڑھ لیں۔ اس کا جواب ہاں میں نہیں ہے کہ روک دی گئی بلکہ وہی گول مول جواب کہ مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جلد مکمل کر لیا جائے گا۔ یہ بڑا specific سوال ہے کہ یہ کب روک دی گئی۔ اس سوال کا جواب یہاں نہیں دیا گیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ انہوں نے لفظ غلط بیانی کا استعمال کیا میں اس میں کہنا نہیں چاہ رہا اس میں ان کا اپنا ظرف ہے لیکن میں نے categorically کہا ہے کہ اس سال allocation نہیں تھی، بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے liabilities clear ہونے ہیں، ہم اُس کی liabilities clear کر دیں گے لیکن میں تھوڑا سا یہ زور دے کر کہنا چاہوں گا کہ بیگانی شادی

میں عبداللہ دیوانہ یہ سوال کسی کا تھا آپ کو پورا علم نہیں تھا کیونکہ آپ اپنا سوال تو کرتے نہیں ،لوگوں کے سوالوں پر آپ on his behalf شروع کر دیتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا وزیر قانون کے ساتھ ساتھ پارلیمانی منسٹر امور کے منسٹر بھی ہیں لیکن ان کو پارلیمانی روایات کا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ان کے حلقے سے متعلقہ سوال نہیں ہے۔۔۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ تشریف رکھیں محترمہ کو بات کر لینے دیں۔ وہ بھی آپ کی پارٹی سے ہیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ بیٹھ جائیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے جواب دینے دیں یہ قانون و پارلیمانی امور کے منسٹر ہیں لیکن انہیں پارلیمانی روایات کا پتا نہیں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اصل میں حقیقت یہ ہے کہ اسی جگہ میں دو terms ایسے ہیں جو میں اپوزیشن میں گزار چکا ہوں اور سوال کی spirit کو سمجھتا بھی ہوں اور میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جو معزز ممبر اپنے حلقے کا سوال کرنے والا ہوتا ہے اُس کو اُس معاملے کا صحیح پتا ہوتا ہے اور یہ جو ایک قِسم ہے کہ on his behalf خود کوئی کام نہیں کرنا، کوئی research نہیں کرنی بغیر تیاری آکر ان کو کیا پتا، جس نے اُس حلقے کا سوال کیا ہے وہ صحیح ضمنی سوال کرتا ہے یہ جو on his behalf یہاں پر class پیدا ہوئی ہے، یہ on his behalf، یہ on his behalf۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ بات کر لیں۔

MS USWAH AFTAB: Mr Speaker! Thank you, thank you.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے ایک بات کر لینے دیں۔ یہ سب سے تجربہ کار سینئر ممبر کا یہ حال ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! اب آپ تشریف رکھیں! وہ محترمہ بہت دیر سے کھڑی ہوئی ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس معزز ممبر کو آپ اجازت دے رہے ہیں کہ اُس کا یہ حال ہے سب سے سینئر ممبر نے ان سے سرٹیفکیٹ لینا ہے۔ آپ کے ہاتھ میں سرٹیفکیٹ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گی وہ ڈاکٹر رضوان بیٹھے ہیں I have been working with the government for the past two years میں آپ سے ہی بات کروں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! تشریف رکھیں۔ بہت مہربانی

MS USWAH AFTAB: Mr Speaker! Every project has stages to it and budgets to it.

جناب سپیکر! اس قسم کے vague سوالوں کے vague جوابات ہم میں سے کسی کو بھی منظور نہیں ہے وہ ڈاکٹر بیٹھا ہے He has been taking care of the projects since Parvez Elhai Sahib tenure اور ہم نے کتنا add کیا اور کتنا نہیں کیا وہ سب کچھ available ہے اگر آپ کہیں تو ہم دوبارہ اس کو بہتر سوال کے طور پر ڈال دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے جناب سمیع اللہ خان کو یہی کہا ہے کہ آپ ایک سوال put کر دیں اور سوال کا جواب آجائے گا اور اگر ضمنی سوال کرنا چاہیں تو کر لیجئے گا۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر! perfect لیکن اتنے vague جواب This is a not acceptable.

MR DEPUTY SPEAKER: That is the way. You should put a fresh question.

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر! لیکن بڑے vague جوابات آتے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: We will take it before.

MS USWAH AFTAB: Mr Speaker! It doesn't work like that.

MR DEPUTY SPEAKER: We make sure that we will take it before.

جی، اگلا سوال چودھری افتخار حسین کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سوال نمبر 752 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: بصیر پور منڈی احمد آباد اور حویلی لکھا میں ریسکیو 1122 سروس کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*752: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بصیر پور، منڈی احمد آباد اور حویلی لکھا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں ریسکیو 1122 ایمبولینس سروس نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کسی بھی حادثہ یا ایمرجنسی کی صورت میں 80 کلو میٹر دور اوکاڑہ یا دیپالپور جانا پڑتا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ شہروں کو ریسکیو 1122 ایمبولینس سروس فراہم کرنے اور دفاتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) جی نہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔

تحصیل دیپالپور میں باقاعدہ ریسکیو1122 ایمبولینس سروس موجود ہے جبکہ بصیرپور، منڈی احمد آباد اور حویلی لکھا میں ریسکیو1122 کی پیشنٹ ٹرانسفر ایمبولینس سروس موجود ہے۔

(ب) جی، نہیں۔ یہ درست نہیں ہے کیونکہ مذکورہ بالا شہروں میں پیشنٹ ٹرانسفر ایمبولینس سروس مہیا کی جارہی ہے جس سے کسی بھی حادثہ یا ایمرجنسی کو ڈیل کیا جاتا ہے۔

(ج) جی ہاں! حکومت حویلی لکھا میں ریسکیو1122 کا دفتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلے میں ایک منصوبہ اگلے مالی سال میں شامل کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا آپ کی اجازت سے جز (الف) ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کا جواب totally غلط دیا گیا ہے لیکن میں ضمنی سوال میں کہتا ہوں کہ مجھے بتا دیں گے کہ بصیرپور منڈی احمد آباد اور حویلی لکھا میں ریسکیو1122 کے دفاتر کس کس جگہ پر موجود ہیں یا عملہ کس جگہ پر بیٹھ کر کام کر رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! تحصیل دیپالپور میں باقاعدہ ریسکیو1122 ایمبولینس سروس موجود ہے لیکن بصیرپور، منڈی احمد آباد اور حویلی لکھا پر patient transfer کی سہولت موجود ہے جس کا جواب دے دیا گیا ہے وہاں پر دفاتر نہیں ہیں بلکہ patient transfer کی سہولت دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! No! میں ابھی clear نہیں ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ بصیرپور، منڈی احمد آباد اور حویلی لکھا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں ریسکیو1122 ایمبولینس سروس نہ ہے؟

جناب سپیکر! یہ میرا سوال ہے اور اس کا جواب ہے۔ جی، نہیں یہ درست نہیں ہے تو میری گزارش یہ ہے واقع ہی ریسکیو 1122 کی وہاں پر دفاتر بلڈنگ عملہ یا سروس موجود نہیں ہے جس کا ذکر وزیر قانون کر رہے ہیں یہ اُن کا partial portion ہے۔ Patient کو شفٹ کرنے کا اعزاز بھی سابقہ وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو جاتا ہے کہ جو سرکاری ہسپتالوں کی ایمبولینسز تھیں اُن کو ریسکیو 1122 کے under لا کے اُس کے through کام کیا جا رہا ہے اس میں کہوں گا کہ ڈیپارٹمنٹ نے وزیر قانون کو غلط گائیڈ کیا ہے وہاں پر سروس ہے، دفاتر ہیں اور نہ ہی عملہ ہے اس پر مجھے clear کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/ داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں پہلے بھی وضاحت کر چکا ہوں کہ وہاں پر ریسکیو 1122 کی ایمبولینس سروس نہیں ہے patient transfer service موجود ہے میں نے بھی وہی کہا ہے جو معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ وہاں پر ریسکیو 1122 کی ایمبولینس سروس نہیں ہے patient transfer service کی اضافی سہولت وہاں پر فراہم کی جا رہی ہیں اور وہی ہم نے جواب میں تحریر کیا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ جو بات معزز منسٹر صاحب on the floor of the House کہہ رہے ہیں یا وہ ٹھیک ہے جو آپ نے مجھے لکھ کر دے دیا ہے یہ ٹھیک ہے دونوں میں سے ایک بات ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر! بات وہ ٹھیک ہے جو آپ on the floor of the House کہہ رہے ہیں اور مجھے جو تحریری طور پر دیا گیا ہے وہ بات غلط لکھی ہوئی ہے لیکن میں آپ کی بات مان لیتا ہوں میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا آئندہ مالی سال جو next ADP میں بصیر پور جو کہ central place ہے موجودہ حکومت وہاں ریسکیو 1122 کی باقاعدہ سروس کے آغاز کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس سلسلے میں ابھی فیصلہ نہیں ہوا لیکن یہ تجویز زیر غور ضرور ہے لیکن ابھی حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اسی سوال پر؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جی، یہ اسی سے متعلقہ ہے۔ پچھلے اجلاس میں یہ میرا سوال تھا اور منسٹر صاحب نے on the floor of the House commitment کی تھی۔ ہر وقت تو سوال نہیں دیا جا سکتا۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ویلکم۔ میرا آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ پچھلے اجلاس میں منسٹر صاحب نے on the floor of the House وعدہ کیا تھا کہ ریسکیو 1122 کمیر کا PC-1 approved ہے۔

جناب چیئرمین! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس کو شامل کر لیا گیا ہے اور کب تک وہ مکمل کر دیں گے؟

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ اس کا fresh question کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرا پچھلی دفعہ یہ سوال تھا اور منسٹر صاحب نے اس پر commitment کی تھی۔

جناب چیئرمین: وہ تو پچھلی دفعہ سوال تھا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! وہ میرا سوال تھا۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! جس سوال کا میں جواب دے رہا تھا وہ ضلع اوکاڑہ سے متعلق تھا اور وہ معزز ممبر چودھری افتخار چھچھر حسین کا تھا۔ میرے محترم بھائی ساہیوال کا پوچھ رہے تھے تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ یہ اگلی ADP میں شامل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: اب اگلا سوال لیا جاتا ہے۔۔۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میرا ایک اہم پوائنٹ ریسکیو1122 کے بارے میں ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ وقفہ سوالات کے بعد کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! پھر ریسکیو1122 کے افسران چلے جائیں گے اور میرا ان سے متعلق ہی مسئلہ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ریسکیو1122 کے افسران کو روک لیا جائے کہ وہ وقفہ سوالات کے بعد نہ جائیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! ریسکیو1122 کے افسران نہیں جائیں گے آپ وقفہ سوالات کے بعد بات کر لیں۔ اگلا سوال نمبر753 جناب غلام رضا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب عطاء الرحمٰن کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب عطاء الرحمٰن: جناب چیئرمین! سوال نمبر760 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانیوال: ریسکیو1122 سنٹر جہانیاں
میں سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***760: جناب عطاء الرحمٰن:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جہانیاں (ضلع خانیوال) میں ریسکیو 1122 کا سنٹر 7 کروڑ روپے کی لاگت سے بنایا گیا ہے یہ سنٹرل پوائنٹ پر واقع ہے جو کہ تین اضلاع ملتان، وہاڑی اور خانیوال کو سہولیات فراہم کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ خطیر رقم سے تعمیر کردہ سنٹر کے باوجود یہاں پر عارضی طور پر ایمبولینس خانیوال سے بھجوائی گئی ہے اسی طرح عملہ اور دیگر اشیاء فراہم نہیں کی گئیں اس سنٹر کے لئے ابھی تک کوئی ایمبولینس اور دیگر سامان خرید نہیں کیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت یہاں پر مستقل طور پر ایمبولینس مع عملہ اور دیگر ضروری سامان فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) جی ہاں! یہ ردست ہے کہ ریسکیو 1122 جہانیاں سنٹرل پوائنٹ پر واقع ہے لیکن اس کی تعمیر پر سات کروڑ کی بجائے ایک کروڑ سولہ لاکھ پچاس ہزار روپے کی لاگت آئی ہے جس کا منصوبہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے بنایا اور منظور کیا تھا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ عملہ و سامان نہ ہونے کی وجہ سے ریسکیو 1122 نے اپنے وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اس سٹیشن کو عارضی طور پر فنکشنل کیا چونکہ مذکورہ بالا سنٹر میں ایمبولینس، عملہ اور دیگر سامان سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی جانب سے فراہم نہ کیا گیا۔

(ج) جی ہاں! حکومت یہاں مستقل طور پر ایمبولینس مع عملہ اور دیگر سامان فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کے لئے منصوبہ بندی کے تحت موجودہ سالانہ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت جلد ہی ایمبولینس اور دیگر سامان فراہم کر دیا جائے گا جبکہ عملہ اپنی ایمرجنسی ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد پہلے ہی اس علاقے میں اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب عطاء الرحمٰن: جناب چیئرمین! انہوں نے کہا ہے کہ 7 کروڑ کی بجائے یہ ایک کروڑ16 لاکھ روپے کا منصوبہ تھا جبکہ یہ منصوبہ 7 کروڑ روپے کا ہی تھا، بلڈنگ کا ایک کروڑ اور کچھ لاکھ روپے کا تھا۔ باقی اس کے لئے ایمبولینس، فائر بریگیڈ وغیرہ کے پیسے تھے جو ابھی تک نہیں آئے۔

جناب چیئرمین! میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کب تک مکمل ہو گا یہ اس کا time limit دے دیں کیونکہ already پیسے ان کے پاس جا چکے ہیں؟ یہ ایک میگا پراجیکٹ تھا جو ابھی تک incomplete پڑا ہوا ہے یہ ہمارا بہت بڑا مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ یہ منصوبہ سٹی ڈسٹرکٹ نے بنایا تھا جس کی لاگت ایک کروڑ16 لاکھ 50 ہزار روپے تھی۔ یہ رقم اس پر خرچ ہوئی ہے، حکومت اس کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کو مکمل کیا جائے گا۔

جناب عطاالرحمٰن: جناب چیئرمین! یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا منصوبہ نہیں تھا بلکہ پنجاب گورنمنٹ کا منصوبہ تھا۔ یہ تحصیل جہانیاں کے لئے میگا پراجیکٹ تھا لہٰذا یہ اس کی انفارمیشن ٹھیک کروالیں۔

جناب چیئرمین: وزیر قانون کی طرف سے assurance آگئی ہے کہ یہ منصوبہ مکمل جائے ہو گا۔

جناب عطاء الرحمٰن: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب سے کوئی time frame تو لے دیں کہ یہ کب تک مکمل ہو گا؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! اس علاقے میں صورتحال یہ ہے کہ ایمبولینس سروس اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہے لیکن یہ جو particular منصوبے کا پوچھ رہے ہیں میں اِس وقت time frame نہیں دے سکتا لیکن انشاء اللہ تعالیٰ اسی مالی سال میں اس کو مکمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اگر کوئی

فرق رہایا مزید رقم اس کے لئے درکار ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ مالی سال میں اس کو مکمل کرلیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال جناب محمد وارث شاد کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! سوال نمبر810 ہے، جواب پڑھا تصور ہوا کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب: ریسکیو1122 کے سنٹرز کی تعداد اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

***810: جناب محمد وارث شاد:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع خوشاب میں ریسکیو1122 کے کتنے سنٹر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) اس ضلع میں کتنے ملازمین کام کررہے ہیں ان میں سے کتنے مستقل اور کتنے کنٹریکٹ پر کام کررہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ خوشاب کے علاوہ صوبہ کے دیگر اضلاع میں اس سروس کے ملازمین کو مستقل کردیا گیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت ضلع خوشاب میں ریسکیو1122 کے عارضی/کنٹریکٹ ملازمین کو بھی جلد از جلد مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) ضلع خوشاب میں ریسکیو1122 کا ایک ہی سنٹر قائم ہے جو کہ خوشاب سٹی میں واقع ہے۔

(ب) ضلع خوشاب میں اس وقت 172 ملازمین کام کررہے ہیں جن میں سے 64 مستقل ہیں جبکہ 108 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کررہے ہیں۔

(ج) پنجاب گورنمنٹ کے نوٹیفکیشن مورخہ 2009-10-14 کے مطابق پنجاب ایمرجنسی سروس کے تمام ملازمین جو کہ اس وقت سروس میں موجود تھے کو مستقل کر دیا گیا تھا۔ باقی ملازمین بشمول ضلع خوشاب کے ملازمین کو مستقل کرنے کا معاملہ محکمہ داخلہ میں زیر تکمیل ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں وزیر قانون سے یہ عرض کروں گا، یہاں ریسکیو1122 کا سٹاف بھی بیٹھا ہے میں نے ریسکیو1122 کے جوابات دیکھیں ہیں انہوں نے یہ سارے کے سارے جوابات غلط دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میری بات سن لیں۔ میرا سوال یہ تھا کہ ضلع خوشاب میں ریسکیو1122 کے کتنے سنٹرز کہاں کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا ہے کہ ضلع خوشاب میں ریسکیو1122 کا ایک ہی سنٹر قائم ہے جو کہ خوشاب سٹی میں واقع ہے۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں یہ عرض کردوں کہ خوشاب سٹی کا سنٹر اور ریسکیو1122 یہ ایسا منصوبہ تھا جس کو ہماری قیادت نے day one سے appreciate کیا تھا اور اس کو آگے لے کر چلے تھے۔ ہمارے ہاں خوشاب میں اس وقت چار سنٹر complete ہیں۔ خوشاب سٹی، نوشہرہ، قائد آباد اور نور پور تھل جو میری تحصیل ہے۔

جناب چیئرمین! ان چاروں سنٹرز میں اس وقت arrangements ہو رہی ہیں اور ملازمین ڈیوٹی بھی دے رہے ہیں۔ یہاں محکمے کے لوگ بیٹھے ہیں اور میں حیران ہوں کہ جو پچھلے سوالوں کی طرح جوابات دیئے گئے اس سوال میں بھی وہی حشر کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ سارے کا سارا سنٹر۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! آپ سوال کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں سوال کرتا ہوں، ذرا آرام سے، کوئی بات نہیں ہے۔ ابھی آپ تشریف لائے ہیں ابھی بڑا لمبا ٹائم ہے۔

جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب کے گوشگزار کرنا چاہتا ہوں کہ یہ وزیراعلیٰ کا ڈیپارٹمنٹ ہے تو اس کو نوٹس کریں کہ یہ اس قسم کے جوابات کیوں دے رہے ہیں؟

جناب چیئرمین! انہوں نے کہا ہے کہ اس وقت 172 ملازمین کام کر رہے ہیں جن میں سے 64 مستقل ہیں اور 108 ملازمین contract پر کام کر رہے ہیں۔ اگلے جز میں انہوں نے کہا کہ 14-10-2009 میں کچھ ملازمین regularize ہو گئے اور بقایا اسی طرح کنٹریکٹ پر چل رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میرا اگلا سول یہ ہے کہ یہ لوگ بڑا اچھا کام کر رہے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ ریسکیو 1122 جو ہے، یہاں اگر چودھری صاحب بیٹھے ہوتے کیونکہ یہ ڈیپارٹمنٹ ان کا baby ہے تو ہم زیادہ comfortable ہوتے لیکن مجھے امید ہے کہ آپ بھی کوئی احکامات صادر کریں گے کیونکہ یہ پورے پنجاب میں بڑا کامیاب گیا ہے تو اس میں میرا سوال یہ ہے کہ۔۔

جناب چیئرمین: سوال ابھی تک نہیں آ رہا ہے۔ Please come to the question

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں سوال کی طرف ہی تو آ رہا ہوں اور کدھر جا رہا ہوں؟ آپ پریشان ہو جاتے ہیں۔ یہ ملازمین جو 2009 میں regularize ہو گئے ہیں بقایا ملازمین کو کب تک regularize کر دیا جائے گا؟ اس میں کوئی financial aspect بھی اس طرح نہیں ہے یہ already کام کر رہے ہیں اور ان کو regularize کرنے کے لئے یہاں منسٹر صاحب commitment دے دیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! ان کو regularize کیا جائے گا اور already ہوم ڈیپارٹمنٹ میں اس پر consideration ہو رہی ہے۔ اس کا time frame تو نہیں ہے لیکن یہ ensured ہے کہ ان کو regularize کیا جائے گا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! 2009 بلکہ اس سے پہلے سے ملازمین کام کر رہے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! کیا آپ ضمنی سوال کر رہے ہیں؟

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! یہ میرا ضمنی سوال ہے اس پر جواب تو صحیح آنے دیں۔ مجھے اس کا جواب چاہئے۔ نو دس سال ہوگئے وہاں ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں اور منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم وعدہ نہیں کر سکتے کہ ان کو کب permanent کریں گے۔

جناب سپیکر! یہ یہاں commitment کریں کیونکہ contract پر کام کرتے ہوئے لوگوں کو دس سال ہوگئے ہیں یہ تو against natural justice ہے کہ وہ نو، دس سالوں سے کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔ کنٹریکٹ ملازمین کو تو کسی وقت بھی kick out کیا جا سکتا ہے۔ جن لوگوں نے نو، دس سال کام کیا ہے ان کے بارے میں منسٹر صاحب یہاں categorically statement دیں کہ ہم فلاں تاریخ تک ان کو regularize کر کے اسمبلی میں پیش کریں گے۔ آپ اس پر رولنگ دیں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! ان کو regularize کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: وزیر قانون کی طرف سے assurance آگئی ہے۔ شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ فردوس رعنا کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں!

محترمہ فردوس رعنا: جناب چیئرمین! سوال نمبر 820 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو
کی زیر تعمیر عمارت اور بچوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*820: **محترمہ فردوس رعنا:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو فیصل آباد میں بچوں کی تعداد اور ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو فیصل آباد کی عمارت جو کہ زیر تعمیر ہے اس کی صورتحال کیا ہے اور کب تک مکمل ہو جائے گی؟

(ج) میس چلانے کا طریق کار کیا ہے؟

(د) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو فیصل آباد کی موجودہ عمارت کا کتنا کرایہ ہے اور کون ادا کر رہا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو فیصل آباد میں بچوں کی تعداد 53 ہے جس میں روزانہ کی بنیاد پر اضافہ اور کمی ہوتی رہتی ہے کیونکہ ریسکیو اور reunification کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور ملازمین کی تعداد 56 ہے جو کہ بچوں کے ساتھ مختلف شفٹوں میں اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو فیصل آباد کی عمارت کے لئے کل 198.547 ملین کی رقم مختص ہے۔ اب تک 92 ملین کی رقم جاری کی گئی ہے اور تمام 92 ملین استعمال ہو چکا ہے۔ اس وقت ادارے کا ایڈمن بلاک، سکول بلاک، ایک ہاسٹل، اور رہائشی بلاک کے ڈھانچہ کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ فنڈز کی دستیابی کے بعد سکیم کے مکمل ہونے کی تفصیلات بتائی جا سکتی ہیں۔

(ج) رہائش پذیر بچوں کا میس مینیو نیشنل انسٹیٹیوٹ آف فوڈ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی فیصل آباد سے پنجاب کے تمام چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے لئے تیار کروایا ہے جو کہ ابھی ٹرائل کی بنیاد پر لاگو کر رہے ہیں اور اس مینیو کے مطابق چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو میں موجود باورچی رہائش پذیر بچوں کے لئے کھانا تیار کرتے ہیں۔

(د) اس وقت چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو فیصل آباد کی عمارت کا کرایہ 375,100 روپے ماہانہ ہے۔ جو کہ بلڈنگ اسیسمنٹ کے بعد طے کیا گیا ہے اور یہ حکومت پنجاب ادا کرتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فردوس رعنا: جناب چیئرمین! میرے ایک دو ضمنی سوالات ہیں جو میں منسٹر صاحب سے کرنا چاہتی ہوں۔ میں اس جواب سے بڑی satisfied ہوں۔ میں فیصل آباد سے belong کرتی ہوں میں پوچھنا چاہوں گی کہ اس چائلڈ پروٹیکشن بیورو کو وہاں کون monitor کرتا ہے؟

جناب چیئرمین! دوسرا سوال یہ ہے کہ وہاں بچوں کی تعداد 53 ہے جبکہ ملازمین 56 ہیں اس variation کا مجھے پتا بھی ہے لیکن میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس کی monitoring کیسے ہوتی ہے اور کب کی جاتی ہے؟

جناب چیئرمین! ایک اور میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو بلڈنگ ہے جس کا کرایہ پنجاب حکومت دے رہی ہے وہ بلڈنگ کب تک complete ہو جائے گی تاکہ اس کرایہ سے چھٹکارہ حاصل ہو؟ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/ داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! چائلڈ پروٹیکشن بیورو فیصل آباد میں بچوں کی تعداد بڑھتی اور کم ہوتی رہتی ہے بلکہ سارے اداروں میں ایسا ہوتا ہے کہ کہیں پر بچے بعض اوقات زیادہ آجاتے ہیں اور بعض اوقات بچے وہاں سے نکل بھی جاتے ہیں تو اس لئے اس تعداد میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہاں پر بلڈنگ incomplete ہے تو اس کی تفصیل بتا دی ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس بلڈنگ کو complete کیا جائے چونکہ ہم مراحلہ وار ان کرائے کی عمارتوں سے نکلنا چاہتے ہیں اس لئے اس بلڈنگ کو مکمل کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں، جہاں تک کھانے کے متعلق کہا گیا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ آج تک ہمیں کوئی complaint موصول نہیں ہوئی کہ وہاں پر غیر معیاری کھانا دیا جاتا ہے یہ نہ صرف فیصل آباد بلکہ کہیں سے بھی اس بارے میں کبھی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ بلڈنگ کی assessment اور جو انہوں نے کرایہ کا فرمایا تھا اس کی بھی تفصیل دے دی گئی ہے لیکن میں محترمہ کو یقین دلاتا ہوں کہ ابھی حال ہی میں محکمہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں نئی تعیناتی بھی ہو رہی ہیں اور گورنمنٹ کا بھی یہ concern ہے کہ اس

ادارے کو جس مقصد کے تحت قائم کیا گیا تھا اس سے بہتر نتائج ملنے چاہئیں۔انشاء اللہ اس کی بہتری کے لئے مزید اقدامات کئے جائیں گے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: ابھی وقفہ سوالات چل رہا ہے اس کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔جی، محترمہ! سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! شکریہ۔سوال نمبر 837 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ریسکیو1122 کے ملازمین کا سروس سٹرکچر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*837: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2004 میں ریسکیو1122 کی بہترین سروس کی بنیاد رکھی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سروس کے ملازمین کا service structure نہ ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ریسکیو 1122 کے ملازمین کا سروس سٹرکچر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) 18-2017 تک ریسکیو1122 کو فنڈنگ کہاں سے ہو رہی تھی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) یہ درست ہے کہ ریسکیو1122 کا آغاز 2004 میں صوبائی دار لحکومت لاہور شہر سے ہوا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پنجاب ایمر جنسی سروس کا سروس سٹرکچر تکمیل کے مراحل میں ہے اور اس وقت پنجاب ایمر جنسی کونسل میٹنگ کے ایجنڈا میں شامل ہے اور جیسے ہی وزیر اعلیٰ پنجاب جو کہ پنجاب ایمر جنسی کونسل کے چیئرمین بھی ہیں کونسل کی میٹنگ کا اجلاس طلب کر کے اس کی منظوری دیں گے تو تمام ملازمین کا سروس سٹرکچر نافذ کر دیا جائے گا۔

(ج) جی ہاں!حکومت ریسکیو 1122 کے ملازمین کا سروس سٹرکچر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور پنجاب ایمرجنسی کونسل سے منظوری کے فوری بعد تمام ملازمین کا سروس سٹرکچر نافذ کر دیا جائے گا۔

(د) پنجاب ایمرجنسی سروس کو سال 18-2017 میں حکومت پنجاب کی طرف سے مجوزہ قواعد وضوابط کے تحت فنڈنگ مختص کی گئی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! میرے اس سوال کے جز(ب اور ج) کا جواب یہ ملا ہے، مطلب ابھی تک آپ کو پتا ہے کہ ریسکیو 1122 کو بنے ہوئے 14 سال ہو گئے ہیں اور آج تک اس کا service structure نہیں بنایا گیا اور حیران کن بات یہ ہے کہ 14 سالوں میں کسی کو بھی یہ خیال نہیں آیا کہ اس کا service structure ہونا چاہئے اور اللہ کا شکر ہے کہ تحریک انصاف کو یہ اعزاز حاصل ہو گا اور اب اس سال اس کا service structure بنایا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب چونکہ ریسکیو 1122 کے جو ملازمین ہیں وہ یونیفارمز پہنتے ہیں تو کیا ان کی پرموشن سکیل وار کریں گے یا ranking wise کریں گے؟ آپ ان کی پروموشن کا کیا معیار بنائیں گے؟

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ بھی ہے کہ ہمارے جو بھی ملازمین ہیں، ریسکیو 1122 کے مختلف شعبے ہیں جیسا کہ خوطہ خور ہے، کلیریکل سٹاف ہے اور ان میں first aid والا ڈیپارٹمنٹ الگ ہے تو ان کے ڈیپارٹمنٹ کے حساب سے ان سب چیزوں کو کیسے adjust کریں گے؟

جناب چیئرمین! مجھے آپ سے یہ بھی پوچھنا ہے کہ جو لوگ جن کی نوکریوں کو دس دس، بارہ بارہ سال یا آٹھ آٹھ سال ہو چکے ہیں ان لوگوں کی ranking یا سکیل کو کیسے asses کریں گے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں اس سے پہلے معزز ممبر جناب محمد وارث شاد کے سوال کے جواب میں یہ بات کہہ چکا ہوں کہ ان ملازمین کو مستقل کرنے کے لئے بھی اقدامات کئے جارہے ہیں اور اس ڈیپارٹمنٹ کے service structure کو قائم کرنے کے لئے اقدامات کئے جارہے ہیں۔ پنجاب ایمرجنسی کونسل کی میٹنگ ہونی ہے اس میں سے اس کی approval لے کر انشاءاللہ تعالیٰ یہ service structure آجائے گا اور جس طرح محترمہ نے فرمایا کہ اس کی بنیادیں کیا ہوں گی تو جو structure میٹنگ میں واضح کیا جائے گا اس کے مطابق انشاءاللہ تعالیٰ ان کی پروموشن ہوں گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ جیسے سوال میں میری بہن نے بتایا کہ 14 سال میں وہ گورنمنٹ کام نہ کرسکی جو تحریک انصاف کی گورنمنٹ کام کرنے جاری ہے تو وزیر صاحب بیٹھے ہیں اور ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر رضوان نصیر بھی بیٹھے ہیں تو میں آپ کے توسط سے ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو ریاست مدینہ ہے---

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! یہ ضمنی سوال کریں---

MR CHAIRMAN: Please come to the supplementary question.

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! چودھری ظہیر الدین حوصلہ بھی کیا کریں۔

MR CHAIRMAN: No, Address the Chair and come to the question, please.

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ جو ریاست مدینہ میں تحریک انصاف کی گورنمنٹ ہے اور service structure کی بات ہورہی ہے جو ساہیوال ضلع میں بندہ چوتھے گریڈ کا بھرتی ہوا اسے تین دفعہ ڈی جی خان اور فیصل آباد ٹرانسفر کررہے ہیں۔ بارہویں گریڈ کا افسر جو ایک چھوٹا سا ملازم ہوتا ہے انہوں نے اس کا تین دفعہ دو مہینے میں تبادلہ کیا ہے۔ میری بات سن لیں---

جناب چیئرمین: جی، سوال کی طرف آئیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا بیٹھے ہیں۔انہوں نے intervene کیا اور وہ تبادلہ کینسل کروایا اس کے بعد پھر تبادلہ کر دیا گیا تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ریاست مدینہ ہے ؟ ایک ڈرائیور، کانسٹیبل اور چھوٹے گریڈ کے ملازموں کا گھر سے دُور ٹرانسفر کر رہے ہیں تو کیا یہ نیا پاکستان بنائیں گے اور اس طرح ڈی جی خان اور فیصل آباد جا کر نیا پاکستان بنے گا۔۔۔

جناب چیئرمین: چلیں، اب آپ تشریف رکھیں۔بہت شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! آپ بڑی مہربانی فرماتے ہیں، اجازت دے دیتے ہیں اور یہ ضمنی سوال پر سیاسی تقریریں شروع کر دیتے ہیں۔اس میں ضمنی سوال کون سا آتا ہے ؟ یہاں کوئی رولز ہیں اور ہاؤس کے decorum کا level ہوتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ہم بھی سارے رولز جانتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ مسرت جمشید کا ہے۔سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین! سوال نمبر 961 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے زیر انتظام اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*961: **محترمہ مسرت جمشید:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے زیر انتظام مختلف شہروں میں ادارے موجود ہیں اگر جواب ہاں میں ہے تو ان اداروں کی مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) بیورو نے جو ادارے بنائے ہیں ان کے لئے زمین خریدی گئی یا مخیر حضرات نے امداد کے طور پر دی یا حکومت نے فراہم کی ہے، تفصیل علیحدہ علیحدہ ادارے کے مطابق تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے لئے مالی سال14۔2013 تا18۔2017 کے بجٹ میں مختص رقم کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بیورو کے لئے اندرون ملک اور بیرون ملک سے مالی امداد ملتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو اب تک کتنی مالی امداد ملی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) جی ہاں! ان اداروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

- **چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ لاہور:** سرکاری عمارت بمقام انگوری سکیم لنک شالیمار روڈ میں موجود ہے یہاں 369 بچے رہائش پذیر ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر کم یا زیادہ ہوتے رہتے ہیں۔
- **چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ فیصل آباد:** کرایہ کی عمارت بمقام مکان نمبر 15 گلی نمبر 2، ضیاء ٹاؤن نزد کشمیر پل کینال روڈ میں موجود ہے یہاں 53 بچے رہائش پذیر ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر کم یا زیادہ ہوتے رہتے ہیں۔
- **چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ گوجرانوالہ:** سرکاری عمارت بمقام کینال ویو ریسٹ ہاؤس میں موجود ہے یہاں 107 بچے رہائش پذیر ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر کم یا زیادہ ہوتے رہتے ہیں۔
- **چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ سیالکوٹ:** سرکاری عمارت بمقام حسن پورہ میانہ پورہ مشرقی کیپٹل روڈ میں موجود ہے یہاں 45 بچے رہائش پذیر ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر کم یا زیادہ ہوتے رہتے ہیں۔
- **چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ راولپنڈی:** کرایہ کی عمارت بمقام مکان نمبر 123، مارکیٹ روڈ عقب ریسٹورنٹ مری روڈ لنک میں موجود ہے یہاں 51 بچے رہائش پذیر ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر کم یا زیادہ ہوتے رہتے ہیں۔
- **چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ ملتان:** کرایہ کی عمارت بمقام مکان نمبر 1۔A گلی نمبر 6، نیو شالیمار کالونی بوسن روڈ میں موجود ہے یہاں 41 بچے رہائش پذیر ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر کم یا زیادہ ہوتے رہتے ہیں۔

- چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ بہاولپور: سرکاری عمارت چک نمبر84بی سی میں موجود ہے یہاں50بچے رہائش پذیر ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر کم یا زیادہ ہوتے رہتے ہیں۔
- چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ رحیم یار خان: سرکاری عمارت بمقام منٹھار روڈ علی پور چک نمبر112 تحصیل و ضلع رحیم یار خان میں موجود ہے یہاں45بچے رہائش پذیر ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر کم یا زیادہ ہوتے رہتے ہیں۔
- چائلڈ پروٹیکشن یونٹ قصور: سرکاری عمارت بمقامDC کمپلیکس میں موجود ہے۔
- چائلڈ پروٹیکشن یونٹ ساہیوال: سرکاری عمارت بمقام مین فرید ٹاون روڈ نزد ہائی سکیورٹی جیل خانہ جات میں موجود ہے۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن بیورو کی عمارات لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، بہاولپور اور رحیم یار خان میں مکمل ہیں اور زیرِ استعمال ہیں جبکہ سرگودھا، فیصل آباد، ساہیوال اور ڈیرہ غازی خان میں عمارات زیرِ تعمیر ہیں۔لاہور کی عمارت محکمہ اوقاف سےleaseپر لی گئی ہے جبکہ گوجرانوالہ، سیالکوٹ، بہاولپور، رحیم یار خان، سرگودھا، فیصل آباد، ساہیوال اور ڈیرہ غازی خان کی تعمیر حکومتِ پنجاب کی زمین پر جاری ہے۔فیصل آباد، راولپنڈی اور ملتان میں ادارہ کرایہ کی عمارات میں کام کر رہا ہے۔

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے مختلف مالی سال کے بجٹ میں درج ذیل رقوم مختص کی گئی ہے۔

Budget Detail	2013-14	2014-15	2015-16	2016-17	2017-18	2018-19
Allocation	367.615	868.576	529.463	406.000	446.500	590.626
Supplementary	-	-	0.019	-	90.405	-
Total	367.615	868.576	529.482	406.000	536.905	590.626

(د) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب کو اندرونِ ملک یا بیرونِ ملک سے کوئی امداد نہیں ملتی۔ بیورو حکومتِ پنجاب کے فنڈز استعمال کرتا ہے البتہ مخیر حضرات اپنی خوشی سے کبھی کبھار بیورو کے بچوں کو تحائف یا کچھ نقدی بیورو کے ڈونیشن اکاؤنٹ میں جمع کروا دیتے ہیں، اس اکاؤنٹ کا موجودہ بیلنس319,980ہے جبکہ مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

دورانیہ	Debit	Credit
18.02.19-01.02.18	370,348	678,636

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئر مین! actually میں نے اس کا جواب پڑھا ہے۔

I am satisfied so I don't need to ask any supplementary question.

MR CHAIRMAN: Thank you very much. Question Hour is over now.

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور میں ڈولفن فورس اہلکاروں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*678: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اگست 2018 سے آج تک لاہور میں ڈولفن فورس کے جوانوں کی جانب سے بے گناہ شہریوں پر فائرنگ کے کتنے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں؟

(ب) ذمہ داروں کے خلاف اب تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) تمام ڈویژنل DSPs ڈولفن اسکواڈ لاہور سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے۔اس کے مطابق ماہ اگست 2018 سے لے کر آج تک کسی بھی بے گناہ شہری پر ڈولفن سکواڈ لاہور کی جانب سے فائرنگ کرنے کا کوئی بھی وقوعہ رپورٹ نہ ہوا ہے البتہ مورخہ 03.11.2018 کو ڈولفن ٹیم نمبر 115 نے PPIC3 کی جانب سے نوٹ کروائی گئی 15 کی کال آئی کہ ایک نامعلوم شخص وحشیانہ انداز میں اپنے دستی چھرے سے حملہ کر رہا ہے اور بیچ بچاؤ کرنے والے افراد کو بھی اپنے چھرے سے زخمی کر رہا ہے متذکرہ بالا ٹیم موقع پر پہنچی تو مشیر ولد ندیم قوم جٹ سکنہ مکان نمبر 91/M سبزہ زار سکیم ملاجو

شدید مضروب تھا، نے بتایا کہ نامعلوم حملہ آور اس کو اور کئی دوسرے لوگوں کو شدید زخمی کر چکا ہے حملہ آور کا پیچھا کرنے پر اس نے بلا اشتعال کانسٹیبل مبشر علی ولد فقیر محمد پر اپنے دستی چُھرے سے جان سے مار دینے کی نیت سے حملہ کر دیا جس سے مذکورہ کانسٹیبل شدید مضروب ہو گیا تب اس نے حملہ آور کو روکنے کے لئے زمین پر فائر کئے جس سے نامعلوم حملہ آور اپنا دستی چُھرا لہراتا ہوا لیاقت چوک کی جانب بھاگ کھڑا ہوا۔ڈولفن ٹیم نمبر 115 نے اس کو قابو کرنے کی نیت سے اس کے پیچھے دوڑ لگا دی کانسٹیبل مبشر شدید مضروب ہونے کے باوجود، اس کے پیچھے پیچھے تھا کہ اچانک اس نامعلوم حملہ آور نے اپنے دستی چُھرا سے کانسٹیبل مبشر پر دوبارہ حملہ آور ہونے کی کوشش کی تب مذکورہ کانسٹیبل نے اپنی جان بچانے کی غرض سے اپنے حق حفاظت خود اختیاری کے تحت اپنے سرکاری پسٹل سے حملہ آور مذکور پر فائر کئے جس سے وہ مضروب ہو کر گر پڑا اور موقع پر جاں بحق ہو گیا جس کے خلاف کانسٹیبل مبشر کی مدعیت میں مقدمہ نمبر 1243/18 مورخہ 03.11.2018 بجرم 324/186/353 ت پ تھانہ نواں کوٹ ضلع لاہور درج ہوا اور مورخہ 03.01.2019 کو ساقط چالان مرتب کیا گیا۔

(ب) کوئی وقوعہ نہ ہوا ہے اس لئے کسی کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی ہے۔

فیصل آباد ریجن میں اشتہاری ملزمان کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*717: **جناب علی اختر:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد ریجن میں اشتہاری ملزمان کی تعداد کیا ہے؟

(ب) موجودہ RPO اور موجودہ CPO فیصل آباد کی تعیناتی کے دوران ضلع فیصل آباد میں کتنے اشتہاری ملزمان گرفتار ہوئے؟

(ج) موجودہ RPO فیصل آباد نے ریجن فیصل آباد کے مختلف اضلاع کے کتنے دورے کئے اور کتنی کھلی کچہریاں لگائیں؟

(د) موجودہCPOفیصل آباد کی تعیناتی کے دوران ضلع فیصل آباد میں گریڈ سترہ اور اس کے اوپر کے پولیس افسران نے سرکاری گاڑیوں میں پٹرول کی مد میں کتنے روپے خرچ کئے؟

(ہ) ہر گاڑی کی لاگ بک کے حساب سے پٹرول کی مد میں خرچ رقم کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائی جائے؟

(و) موجودہ RPOاور CPOکی تعیناتی کے دوران پولیس پٹرول پمپ پر تعینات پولیس ملازمین کے نام بتائیں؟

(ز) موجودہRPOاورCPOکی تعیناتی کے دوران پولیس پٹرول پمپ فیصل آباد کے لئے خریدے ہوئے پٹرول کی مقدار کیا ہے اورPSOسے خریدے گئے پٹرول کی مقدار کیا ہے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) 18460اشتہاری ملزمان ہیں۔

(ب) 3643اشتہاری ملزمان گرفتار ہوئے۔

(ج) 40دورے کئے اور چار کھلی کچہریاں لگائیں۔

(د) -/1,09,87,371روپے خرچ ہوئے

(ہ) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) سب انسپکٹر فیاض حسین (انچارج)، کانسٹیبل یاسر عباس 5273(نائب)۔

(ز) 475,000لیٹر پٹرول، 415,000لیٹر ڈیزل890,000لیٹر صرف PSO سے ہی خریدا گیا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: اڈانول پلاٹ میں ریسکیو1122سنٹر کی بحالی سے متعلقہ تفصیلات

***753: جناب غلام رضا:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اڈانول پلاٹ ضلع اوکاڑہ میں ریسکیو 1122 کا سنٹر تھا جو کہ بند کر دیا گیا ہے جبکہ اس جگہ سے ہسپتال اور بنیادی مراکز صحت کافی دور ہیں جس کی وجہ سے اس علاقہ کے مکینوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سنٹر کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) جی، نہیں۔یہ درست نہیں ہے۔

اڈانول پلاٹ ضلع اوکاڑہ میں ریسکیو 1122 کا سنٹر موجود ہے جو کہ نومبر 2017 سے آپریشنل ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت مذکورہ بالا سنٹر کو مستقل بنیاد پر آپریشنل رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ بھر میں پولیس ملازمین کا عورتوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے واقعات سے متعلقہ تفصیلات

279: جناب نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اگست 2018 سے لے کر اب تک صوبہ بھر کے اندر پولیس ملازمین کے عورتوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور ہراساں کرنے کے کتنے واقعات رپورٹ ہوئے؟

(ب) اب تک کتنے مجرموں کو سزا دلوائی جا چکی ہے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) اگست 2018 سے لے کر اب تک صوبہ بھر میں پولیس ملازمین کے عورتوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور ہراساں کرنے کے کل تین مقدمات (دو ضلع خانیوال، ایک ضلع اوکاڑہ) درج ہوئے ہیں جن میں سے ایک مقدمہ خارج ہوا، ایک مقدمہ میں ملزم کو گرفتار کر کے چالان عدالت کیا گیا جو کہ زیر سماعت عدالت ہے جبکہ ایک مقدمہ زیر تفتیش ہے جس میں ملزم مورخہ 07.12.18 تک بر ضمانت عبوری ہے۔

(ب) اب تک کسی ملزم کو سزا نہ ہوئی ہے۔

لاہور میں غیرت کے نام پر عورتوں کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

280:جناب نصیر احمد: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اگست 2018 سے اب تک لاہور میں غیرت کے نام پر عورتوں کے قتل کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) اب تک کتنے مقدمات کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) بروئے رپورٹ اے ایس آئی سیف اللہ انچارج ہومی سائیڈ انویسٹی گیشن ہیڈ کوارٹر لاہور تحریر ہے کہ ضلع لاہور میں اگست 2018 سے اب تک غیرت کے نام پر عورتوں کے قتل کے کل چھ مقدمات درج رجسٹر ہونا پائے گئے ہیں

(ب) اب تک چھ مقدمات میں سے دو مقدمات چالان ہو چکے ہیں جبکہ چار مقدمات زیر تفتیش ہیں۔

اوکاڑہ کے مختلف شہروں میں پٹرولنگ پوسٹ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

304:چودھری افتخار حسین چھچھر: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بصیرپور تا کنگن پور، بصیرپور تا محمد نگر براستہ کوٹ شیر خان، بصیرپور تا روہیلہ، بصیرپور تا ہیڈ سلیمانکی براستہ جمال کوٹ، بصیرپور تا دیپالپور مین روڈ براستہ دھرمہ۔ بصیرپور تا حویلی لکھا براستہ ریلوے کی تمام سڑکوں پر پٹرولنگ چیک پوسٹ نہ ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں تو کیا حکومت مذکورہ تمام سڑکوں پر پٹرولنگ چیک پوسٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) **بصیر پور تا کنگن پور:** اس روڈ پر پٹرولنگ پوسٹ موجود نہ ہے جبکہ اس روڈ پر پٹرولنگ پوسٹ قلعہ سدا سنگھ P/S منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ، بننے کے لئے منظور ہے اور تخمینہ لاگت ADP 2019-20 میں شامل ہے۔

بصیر پور تا محمد نگر براستہ کوٹ شیر خان: اس روڈ پر کوئی پٹرولنگ پوسٹ موجود ہے اور نہ ہی حکومت کے کسی منصوبہ میں شامل ہے تاہم اگر 15-2 کنال جگہ فراہم کر دی جائے تو پٹرولنگ پوسٹ کو ADP, up-comming سکیم میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

بصیر پور تا روہیلہ: اس روڈ پر کوئی پٹرولنگ پوسٹ موجود ہے اور نہ ہی حکومت کے کسی منصوبہ میں شامل ہے تاہم اگر 15-2 کنال جگہ فراہم کر دی جائے تو پٹرولنگ پوسٹ کو AD, up-comming سکیم میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

بصیر پور تا ہیڈ سلیمانکی براستہ جمال کوٹ: اس روڈ پر پٹرولنگ پوسٹ موجود نہ ہے جبکہ اس روڈ پر پٹرولنگ پوسٹ موضع جوڑے کوٹ کی جگہ موجود ہے اور اس کا تخمینہ لاگت ADP 2019-20 میں شامل ہے۔

بصیر پور تا دیپالپور مین روڈ براستہ دھرمہ: اس روڈ پر پٹرولنگ پوسٹ بونگہ صالح حال ہی میں آپریشنل ہو چکی ہے جہاں پر 24 گھنٹے پٹرولنگ ڈیوٹی سر انجام دی جا رہی ہے۔

بصیر پور تا حویلی لکھا براستہ ریلوے لائن: اس روڈ پر پٹرولنگ پوسٹ بونگہ صالح حال ہی میں آپریشنل ہو چکی ہے، جہاں پر 24 گھنٹے پٹرولنگ ڈیوٹی سر انجام دی جا رہی ہے۔

(ب) جن روڈ پر پٹرونگ پوسٹ کی تعمیر حکومتی منصوبہ میں شامل ہیں ان کا تخمینہ لاگت برائے منظوری دفتر جناب آئی جی پنجاب بھجوایا گیا ہے۔

پٹرولنگ پوسٹ کی تعمیر باقاعدہ سروے کے بعد اور متعلقہ ڈی پی او سے کرائم کی شرح کے متعلق رپورٹ اور عوام کی سکیورٹی کو مد نظر رکھ کر منظور کی جاتی ہیں جبکہ جن روڈ پر پٹرولنگ پوسٹیں حکومتی منصوبہ میں شامل نہ ہیں ان پر اگر 15-2 کنال جگہ فراہم کر دی جائے تو پٹرولنگ پوسٹ کو ADP, up-comming سکیم میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

گجرات کے تھانہ جات میں تشدد سے ہلاک ہونے والے افراد اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

322: چودھری اشرف علی: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات کے تھانہ جات میں جنوری 2016 سے آج تک کتنے ملزم / افراد کو تشدد کر کے ہلاک کیا گیا ان کے نام و پتا جات کی تفصیل تھانہ وار فراہم کریں؟

(ب) جن پولیس افسران و اہلکاران کے تشدد سے ہلاکتیں ہوئیں، ان کے نام، عہدہ اور ان کے خلاف کی گئی کارروائی سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ اضلاع کے تھانہ جات میں ملزمان / افراد پر تشدد روکنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) ضلع ہذا میں جنوری 2016 سے آج تک کوئی بھی ملزم / افراد کی پولیس تشدد سے ہلاکت نہ ہوئی ہے تاہم مسمی افتخار بٹ ولد محمد انور سکنہ شاہ فیصل گیٹ گجرات مقدمہ نمبر 204 مورخہ 24.04.2014 جرم 337-A1/395 ت پ تھانہ ککرالی میں گرفتار ہو کر بند حوالات تھانہ گلیانہ تھا۔ اس نے مورخہ 01.08.14 کو دوران حراست حوالات میں خودکشی کر لی۔ علاقہ مجسٹریٹ کھاریاں نے جوڈیشل انکوائری کی جو ملزم کی خودکشی ثابت ہوئی اور پوسٹ مارٹم رپورٹ میں بھی خودکشی کرنا ثابت ہوا۔

(ب) عرصہ دو سال کے بعد متوفی کی ہمشیرہ روبینہ کوثر کی رٹ پٹیشن پر ہائیکورٹ کے حکم کے تحت مقدمہ نمبر 102 مورخہ 05.04.16 جرم 149/147/302 ت پ تھانہ گلیانہ برخلاف۔

1. انسپکٹر محمد ریاض کدھر SHO ککرالی۔
2. امیر عباس تھانہ ککرالی۔
3. SI مشتاق احمد۔

4. صفدر حسین قریشی مع دو کس نامعلوم ملازمان کے خلاف درج رجسٹر ہوا، دوران تفتیش یہ بات سامنے آئی کہ افتخار عرف بھولا نے دوران حراست خودکشی کی تھی اور اس بات کی تصدیق میڈیکل بورڈ نے بھی کی۔ دوران تفتیش مدعیہ مقدمہ اور گواہان نے اپنے بیان حلفی دیئے کہ ہماری تسلی ہوگئی ہے کہ افتخار عرف بھولا نے خودکشی ہی کی ہے جس کی روشنی میں رپورٹ اخراج مرتب ہوئی جو SP/inv گجرات نے بھی اخراج رپورٹ کی تصدیق کی اور رپورٹ اخراج بغرض سماعت علاقہ مجسٹریٹ کھاریاں کو بھجوائی گئی۔ مورخہ 16.06.16 کو علاقہ مجسٹریٹ کھاریاں نے مدعی اور گواہان کو طلب کر کے دریافت کرنے کے بعد رپورٹ اخراج سے اتفاق کرتے ہوئے داخل دفتر فرمائی۔

(ج) ضلع ہذا میں ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے اخلاقیات اور بہتر روّیے کے حوالے سے سپیشل کورس کروائے جارہے ہیں علاوہ ازیں جدید سائنسی طریق کار کے مطابق تفتیش عمل میں لانے کے بارے میں بھی ریفریشر کورسز کروائے جارہے ہیں۔ تھانہ کی سطح پر بذریعہ سپیشل ٹیمز گاہے بگاہے سرپرائز چیکنگ کی جاتی ہے تاکہ اس قسم کا کوئی واقعہ رونما نہ ہوسکے۔

فیصل آباد: تھانہ فیکٹری ایریا کے ملازمین اور مقدمہ جات سے متعلقہ تفصیلات

332: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ فیکٹری ایریا فیصل آباد میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) تھانہ ہذا میں 15۔ اگست 2018 سے 14۔ نومبر 2018 تک چوری، ڈکیتی، راہ زنی اور گاڑی چوری کی کتنی ایف آئی آر درج ہوئیں؟

(ج) ان میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اور کتنے ابھی تک مفرور ہیں؟

(د) کتنے مقدمہ جات کا چوری / مال مسروقہ برآمد ہو چکا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس تھانہ میں بڑھتی ہوئی وارداتوں پر کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) تھانہ فیکٹری ایریا میں کل 63 ملازمین تعینات ہیں تفصیل FC/41, HC/5, ASI/12, SI/5

(ب) تھانہ ہذا میں 15۔اگست 2018 سے 14۔نومبر 2018 تک چوری کے تین مقدمات درج رجسٹر ہوئے، ڈکیتی کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔ راہ زنی کے چار مقدمات درج رجسٹر ہوئے گاڑی چوری کے 13 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔ کل بیس مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔

(ج) کل 16 ملزمان کی گرفتاری عمل میں لائی گئی اور 16 ملزمان کی گرفتاری بقایا ہے۔

(د) کل مال مسروقہ -/1614200 ہوا۔ برآمدگی مال مسروقہ -/775000 روپے ہوئی۔

(ہ) علاقہ تھانہ میں واردات کنٹرول کرنے کے لئے موبائل گشت اور ایگل سکواڈ اور ڈولفن سکواڈ متحرک کیا گیا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین: اب محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے پوائنٹ آف آرڈر لینا تھا۔

سوالات اسمبلی میں پیش ہونے سے قبل ان کے ٹیلیویژن پر ٹکرز کا چلنا

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں ایک اہم واقعہ کی طرف وزیر قانون کی توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ کل شام کوئی 6:00 بجے کے قریب جیو ٹیلیویژن پر ترجمان ریسکیو 1122 کے حوالے سے مختلف tickers چل رہے تھے اور انہوں نے ان tickers کے اندر پنجاب اسمبلی میں آنے والے سوالات سے متعلق کچھ وضاحتیں پیش کرنے کی کوشش کی اور یقیناً وہ پریس ریلیز ہوگی۔

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے اور میرا سوال یہ ہے کہ جب تک سوالات ہاؤس میں پیش نہ کر دیئے جائیں، جب تک ہاؤس میں present نہ ہوں تب تک وہ سوالات خفیہ ہوتے ہیں۔ ان پر اس طرح سے کسی محکمہ کا سوالات کو put ہونے سے پہلے اس کی پریس ریلیز جاری کرنا

اوراس کو میڈیا پرticker دینے کی کیا ضرورت تھی؟وہtickers کیا تھے کہ ملازمین کی تقرری کے حوالے سے میرٹ پر دھیان رکھا جاتا ہے اور جو بھی وہ کہنا چاہتے تھے وہ انہوں نے کہا لیکن میں سمجھتی ہوں کہ یہ محکمہ کےbehalf پر ایکmisconduct ہے جب تک سوالات ہاؤس میں presentنہ ہو جائیں اس پر میڈیا پر جانا اور خود محکمہ کا اپنے طور پر جانا یہmisconduct ہے۔

جناب چیئرمین! میری وزیر قانون سے گزارش ہے کہ اس کا نوٹس لیں،اس پر ہاؤس کو ضرورapprise کریں اور محکمہ کو یہinstructionsضرور جانی چاہئیں کہ یہ اس ہاؤس کیinsult ہے اور ایسا ہو نہیں سکتا،میرا نہیں خیال کہ آج سے پہلے یہ کبھی ہوا ہے کہ کسی محکمہ نے ہاؤس کے اندر ایک سوال آنے سے پہلے اپنی وضاحتیں میڈیا پر نشر کرانی شروع کر دیں۔

جناب چیئرمین! اس حوالے سے یہ میراserious concern ہے۔

جناب چیئرمین: جی،یہpractice نہیں ہونی چاہئے۔جناب سمیع اللہ خان! آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی،وزیر قانون! آپ بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! محترمہ کیobservation بالکل درست ہے۔جب کسی بھی محکمہ کا سوال بھیج دیا جاتا ہے تو پھر اس کا جواب ایوان میں ہی دینا چاہئے اور کسی افسر کو اس بات کی اجازت نہیں ہونی چاہئے کہ وہ منسٹر کے جواب دینے سے پہلے وہ اپنے طور پر ٹی وی پر پریس کانفرنس کرے یاticker چلوائے۔

جناب چیئرمین! اس بات کی قطعی طور پر اجازت نہیں دی جائے گی اور جو آپ نے ایکspecific incident quote کیا ہے انشاءاللہ تعالیٰ میں اس کوpersonally دیکھوں گا،I assure you انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ نہیں ہوگا نہ صرف ریسکیو1122 بلکہ کسی بھی محکمہ کی طرف سے یہ بات آئندہ نہیں ہوگی۔

جناب چیئرمین: جناب سمیع اللہ خان! آپ نے کوئی پوائنٹ آف آرڈر لینا تھا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے پوائنٹ آف آرڈر لینا تھا۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! اس وقت جب محترمہ مسرت جمشید نے سوال کیا تھا تو میں اس وقت ہاؤس میں یہ تجویز دینا چاہ رہا تھا کہ یہاں پر چائلڈ پروٹیکشن بیورو بھی کام کر رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ Orphan Houses بھی کام کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ دانش سکول اتھارٹی بھی کام کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین! ان تینوں اداروں کا مقصد صرف ایک ہی ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ جو low income لوگ ہیں جن کے ذرائع آمدن کم ہیں اور جو چائلڈ پروٹیکشن بیورو بچے adopt کر رہی ہے وہ بھی ایسے لوگوں کے بچے ہیں جن کے والدین اپنے بچوں کو پڑھا نہیں سکتے، کوئی چائلڈ لیبر کر رہا ہے اور کوئی کہیں گھر سے نکلا ہوا ہے تو ان کو ادارہ پکڑ تا ہے اور آکر اپنے ادارے میں جمع کرا دیتا ہے۔ Orphan Houses بھی اسی طرح کام کر رہے ہیں۔ جن کا کوئی والی وارث نہیں ہے ان کو state کر رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دانش سکولوں میں بھی ایسے لوگوں کے بچے ہیں جن کے ذرائع آمدن دس ہزار یا سات ہزار سے کم ہیں اور کئی ایسے ہیں جو Orphan ہیں۔ یہ overlapping ہو رہی ہے اس سے حکومتی اخراجات بڑھائے جا رہے ہیں اس لئے میری تجویز ہے کہ کیوں نہ Orphan houses کے بچے اور چائلڈ پروٹیکشن کے بچے سیدھا دانش میں جائیں چونکہ وہاں اچھا environment ہے اور وہاں بہتر تعلیم و تربیت دی جا رہی ہے، وہاں نصابی اور غیر نصابی سرگرمیاں بھی بہتر طریقے سے فراہم کی جا رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ کی اچھی تجویز ہے۔ جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! میں ایک تو محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری والی بات کرنا چاہتا تھا جس کا وزیر قانون نے جواب دیا ہے۔ یہ نہایت serious matter ہے کہ سوال اسمبلی ممبران نے کئے ہیں جن کا محکمے نے جواب دینا ہے اور متعلقہ منسٹر نے یہاں ایوان میں انہیں handle کرنا ہے اور ان کے جوابات دینے ہیں لیکن اس سے پہلے محکمہ اپنی وضاحتیں کرے کہ ہم بہت کمال کے لوگ ہیں اور ہم سارا کچھ میرٹ پر کر رہے ہیں۔ آیا متعلقہ منسٹر کو میرٹ کا پتا نہیں یا وہ اس ادارے

کا head نہیں ہے؟ آیا وہ یہاں آکر گورنمنٹ کو بہتر پراجیکٹ نہیں کر سکتا یا اس کی بہتر نمائندگی نہیں کر سکتا؟

جناب چیئرمین! جناب محمد وارث شاد کے سوال کے جواب میں بھی ایک serious matter ہے میں نے اس وقت اس لئے point raise نہیں کیا چونکہ آپ فرمارہے تھے کہ وقفہ سوالات کے بعد بات کریں۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر نے بہت محنت کی ہوگی اس کا بہت بڑا right ہے اس لئے اس کا سوال ایوان میں آجانا چاہئے۔ یہ نہایت ہی serious معاملہ ہے کہ اگر کوئی معزز ممبر کسی محکمے سے سوال کرتا ہے لیکن محکمہ لاپروائی سے اس کا جواب دیتا ہے تو موجودہ گورنمنٹ کے تمام ذمہ داران کو اس کا نوٹس لینا چاہئے۔

جناب چیئرمین! جناب محمد وارث شاد نے کہا کہ ضلع خوشاب میں ریسکیو 1122 کے کتنے سنٹرز کہاں کہاں ہیں تو محکمہ نے کہا کہ ضلع خوشاب میں ریسکیو 1122 کا ایک ہی سنٹر قائم ہے جو خوشاب سٹی میں ہے۔

جناب چیئرمین! جناب محمد وارث شاد نے اس کی مثال دی کہ ہمارے ضلع میں چار سنٹرز ہیں۔ یہ اہمیت کی بات ہے کہ جن افسروں نے یہ جواب لکھا یا جواب دیا انہوں نے اس ممبر کے سوال کو کتنی اہمیت دی یا اس ہاؤس کے تقدس کا کتنا خیال رکھا۔

جناب چیئرمین! انہوں نے کہا کہ سٹی میں ایک سنٹر ہے یا تو اس سوال کو چیلنج کیا جائے کہ جناب محمد وارث شاد کو غلط فہمی ہے اس لئے انہوں نے چار سنٹر کہے ہیں یا پھر محکمہ غلط جواب دے رہا ہے چونکہ یہ نہایت اہمیت کی حامل بات ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ کوئی محکمہ بھی جب اس ایوان میں جواب دے تو وہ اپنی پوری ذمہ داری سے اس ہاؤس کے تقدس اور اہمیت کو مد نظر رکھے۔ یہ نہیں ہے کہ جو نیچے سے کلرک نے کہہ دیا اسے جواب میں لکھ دیا اور اس کی کوئی تصدیق نہ کرے۔

جناب چیئرمین! ممبران سوالوں پر بہت ہی محنت کرتے ہیں اور انہیں اپنے سوال کے پورے مقصد کا پتا ہوتا ہے لیکن جب ممبر جواب کو غلط کہتے ہیں تو مجھے یقین ہے وہ ٹھیک کہتے ہیں چونکہ وہ اس علاقے کی ہر بات کو جانتے ہیں اس لئے یہاں Chair سے کوئی direction جانی

چاہئے کہ آئندہ اس طرح کی غلطی نہ ہو۔ محترمہ نے جو بات کی ہے وہ نہایت serious ہے اور مجھے یقین ہے کہ جناب محمد بشارت راجا ضرور اس کا نوٹس لیں گے۔

جناب چیئرمین! میں تو یہ بھی کہوں گا کہ جناب محمد بشارت راجا جو ایکشن لیں اس بارے میں اس ایوان کو بھی بتائیں کہ ایوان میں ایک point raise ہوا جسے انہوں نے enquire کیا اس میں کیا پس منظر تھا اگر وہ صحیح تھا جو لوگوں نے کلپس چلتے دیکھے تو اس پر انہوں نے کیا ایکشن لیا۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جناب محمد بشارت راجا! یہ serious matter ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! جہاں تک ٹکرز کا تعلق ہے میں اس پر پہلے کہہ چکا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس پر کارروائی کی جائے گی۔ جہاں تک جناب محمد وارث شاد کے سوال کا تعلق ہے۔

جناب چیئرمین! اس سلسلے میں confusion صرف یہ ہے کہ انہوں نے ضلع خوشاب کے متعلق پوچھا لیکن محکمے نے صرف خوشاب سٹی کے متعلق جواب دیا ہے لیکن اس کے باوجود میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں معزز ممبر کے ساتھ بیٹھ کر اور محکمہ کو بٹھا کر اس بات کو طے کریں گے کہ اگر deliberately غلط جواب دیا گیا ہے تو میں on the floor of the House یہ commit کرتا ہوں کہ متعلقہ اہلکاران کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! جو debate چل رہی ہے اس سلسلے میں انکوائری کرائی جائے اگر محکمے نے غلط جواب دیا ہے تو Head of the department کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔ یہ کون سا طریقہ ہے کہ محکمے کے ڈی جی کو بٹھا لو اور ممبر کو بھی بٹھا کر ان کی گفتگو سنو۔ آپ انکوائری کرائیں اگر یہ کچھ ہوا ہے تو یہ نہیں ہونا چاہئے۔ یہ تو ہاؤس کا مذاق اڑانے والی بات ہے۔ یہ پڑھے لکھے لوگ سمجھتے ہیں کہ اسمبلیوں میں بیٹھے ہوئے جاہل لوگ ہیں انہیں کسی چیز کا پتا نہیں ہے۔ انہیں کام کرنا نہیں آتا۔ یہ اپنی قابلیت کا اسمبلی کے ممبران سے بدلہ لیتے ہیں۔ یہ ہمیں کیا

message دینا چاہتے ہیں؟ جس آدمی نے غلط کیا ہے اسے سزا ہونی چاہئے لیکن کسی ممبر نے چیمبر میں جا کر بات نہیں کرنی بلکہ جو بھی بات ہو وہ ہاؤس میں ہونی چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اس میں تھوڑی confusion ہے۔ وزیر قانون نے assurance دی ہے وہ انشاءاللہ اس confusion کو دُور کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے قطعی طور پر چیمبر کی بات نہیں کی ہے۔

جناب چیئرمین! میں اپنی بات دہرانا چاہتا ہوں کہ جس افسر نے بھی غلط جواب دیا ہے اس کے خلاف کارروائی کر کے معزز ایوان کو مطلع کیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان! This should be last one! اس کے بعد توجہ دلاؤ نوٹس لیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! کچھ دیر پہلے پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر سید حسن مرتضیٰ ایک قرارداد پیش کرنا چاہتے تھے وہ اس سلسلے میں وزیر قانون سے بھی ملے ہیں۔ اس قرارداد میں مسلم لیگ (ن) کی حمایت بھی شامل ہے، وزیر قانون نے کہا کہ ہم اسے دیکھیں گے چونکہ وہ ہماری مشترکہ قرارداد ہے اس لئے میری تجویز ہے کہ متعلقہ رولز معطل کر کے گیلانی صاحب کو وہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف چلتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پہلے میری بات کا جواب تو دیں۔

جناب چیئرمین: بزنس ختم کر کے اسے دیکھتے ہیں۔

سید علی حیدر گیلانی: جناب چیئرمین! آپ مجھ سے وعدہ کر رہے ہیں کہ آپ مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔

سید علی حیدر گیلانی: جناب چیئرمین! آپ مجھ سے اس بات کی commitment کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ بزنس ختم کرنے کے بعد اسے دیکھتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: جی، اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر93 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

فیصل آباد: شفاقت عرف پپو بٹ کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

93: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "نئی بات" مورخہ 24۔جنوری 2019 کی خبر کے مطابق فیصل آباد تھانہ سمن آباد میں ڈاکوؤں نے فائرنگ کر کے شفاقت عرف پپو بٹ کو قتل کر دیا۔

(ب) اس واقعہ کا مقدمہ کس تھانے میں درج ہوا، تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری میں کیا پیشرفت ہوئی۔ مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) یہ درست ہے کہ مورخہ 22۔جنوری 2019 کو مقدمہ نمبر 19/48 بجرم 302,392ت پ تھانہ سمن آباد درج ہوا۔ اس کی ایف آئی آر میرے پاس موجود ہے۔

(ب) یہاں میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس مقدمہ میں ٹوٹل تین لوگوں کو nominate کیا گیا تھا جن میں سے دو گرفتار ہو چکے ہیں اور اب ان کی شناخت پریڈ کے لئے 27.02.2019 مقرر ہے۔ فی الحال ایک ملزم کو گرفتار نہیں کیا جا سکا۔ ہم نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی ہے کہ اسے بھی جلد گرفتار کیا جائے اور انشاءاللہ اس کی جلد گرفتاری ہو جائے گی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ اس واقعے کا ایک aspect یہ بھی ہے کہ یہ ایک politically motivated murder ہے۔ شفاقت عرف پپو بٹ مسلم لیگ(ن) کے رہنما تھے اور ان کے قتل کے اندر ایک political motive بھی نظر آتا ہے۔ ابھی تک جو ملزم گرفتار نہیں ہوا وہی مرکزی ملزم ہے۔

جناب چیئرمین! میں کوئی الزام نہیں لگانا چاہتی لیکن میری اطلاع کے مطابق شاید حکومت اس ملزم کی سرپرستی کرنا چاہتی ہے جو کہ ابھی تک گرفتار نہیں ہو سکا۔

جناب چیئرمین! میں وزیر قانون سے assurance چاہتی ہوں کہ اس مقدمہ میں کسی کی سرپرستی نہیں کی جائے گی، کوئی ملزم سرکاری سرپرستی میں نہیں لیا جائے گا اور مرکزی ملزم کو گرفتار کرنے کے لئے تمام طریقے بروئے کار لائے جائیں گے اور اس ملزم کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں دو باتوں کی وضاحت کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین! پہلی بات یہ ہے کہ یہ کوئی politically motivated murder نہیں ہے کیونکہ اس مقدمہ کی ایف آئی آر میرے پاس موجود ہے۔

جناب چیئرمین! اگر آپ ملاحظہ فرمانا چاہیں تو میں اسے آپ کی خدمت میں پیش بھی کر دوں گا۔ اس ایف آئی آر میں کسی سیاسی مخالفت یا عناد کا ذکر نہیں ہے۔ بہر حال اس کے باوجود میں آپ کی وساطت سے محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کو یقین دلاتا ہوں کہ جن افراد کا نام ایف آئی آر میں درج ہے انشاء اللہ تعالیٰ بلا امتیاز و تفریق ان کو گرفتار کیا جائے گا اور قانون کے مطابق ان کے خلاف چالان عدالت میں submit کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! محترمہ نے یہ فرمایا ہے کہ ابھی تک مرکزی ملزم گرفتار نہیں ہوا جبکہ ایف آئی آر کے مطابق اصل ملزم وہی ہے کہ جس نے فائر کیا تھا اور وہ گرفتار ہو چکا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! وزیر قانون نے assurance دے دی ہے لیکن میں جس کو مرکزی ملزم کہہ رہی ہوں وہ حالات و واقعات کی بناء پر کہہ رہی ہوں۔ شفاقت عرف پپو بٹ کو جس آدمی نے قتل کروایا ہے اور جو اس کا مرکزی کردار ہے اسے گرفتار کرنا بھی انتہائی ضروری ہے لہٰذا اسے بھی فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر99 جناب محمد افضل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ توجہ دلاؤ نوٹس ختم ہو گئے ہیں لہٰذا اب ہماری قرارداد take up کر لی جائے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ جب توجہ دلاؤ نوٹس ختم ہوں گے تو آپ کی قرارداد take up کر لی جائے گی۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! میں نے یہ کہا تھا کہ بزنس ختم ہونے کے بعد آپ کی قرارداد کو take up کیا جائے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! کیا سارا سرکاری بزنس ختم ہونے کے بعد آپ ہماری قرارداد کو take up کریں گے؟

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! تھوڑا سا بزنس رہ گیا ہے اس کو ختم کر لینے دیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر71 چودھری اشرف علی کی ہے۔ جی، اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

گوجرانوالہ ریجن میں قائم سینکڑوں فیکٹریوں میں خطرناک بوائلرز نصب ہونے کا انکشاف

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔

مسئلہ یہ ہے کہ گوجرانوالہ ریجن بھر کی فیکٹریوں میں 366 کے قریب خطرناک بوائلرز نصب ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ جس کے باعث لاکھوں مزدوروں اور شہریوں کے سر پر موت کے سائے منڈلا رہے ہیں۔ انسپکشن کے لئے صرف دو انسپکٹرز ہیں اور کئی دہائیوں سے خستہ حال بوائلرز کی فٹنس ہی چیک نہیں کی جا سکی۔ ایک سو کے قریب بوائلرز کی مدت ہی ختم ہو چکی ہے۔ تین سالوں میں بوائلر پھٹنے کے واقعات میں چالیس کے قریب افراد جاں بحق جبکہ 175 زخمی ہو چکے ہیں۔ گوجرانوالہ ملک کا پانچواں بڑا صنعتی شہر ہے، جہاں ہزاروں کی تعداد میں کارخانے اور فیکٹریاں ہیں اور لاکھوں مزدور مختلف پیشوں سے منسلک ہیں۔ اسی طرح ریجن بھر میں کپڑے سمیت مختلف بڑی فیکٹریوں میں 366 کے قریب بوائلرز یونٹ لگے ہوئے ہیں، جنہیں تین کیٹیگریز اے، بی اور سی میں تقسیم کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری طرف چھ اضلاع میں دو بوائلر انسپکٹرز فیکٹریوں میں نصب بوائلرز کی مانیٹرنگ کرتے ہیں۔ جن کی ذمہ داری ہے کہ ہر فیکٹری میں بوائلر کی تنصیب کے لئے جانچ پڑتال کر کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کریں لیکن صورتحال اس کے برعکس ہے۔ ڈویژن بھر میں لگے ہوئے بوائلرز میں سے 100 ایسے ہیں جن کی مدت ختم ہو چکی ہے۔ گوجرانوالہ میں ایسی فیکٹریاں بھی ہیں جن میں 1903 میں بوائلر نصب ہوئے تھے اور ابھی بھی انہیں استعمال کیا جا رہا ہے جبکہ ایک بوائلر کی عمر تقریباً 60 سال تک ہوتی ہے لیکن حکام اور متعلقہ ادارے اس طرف کوئی توجہ نہیں دے رہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! اس وقت ایوان میں اس تحریک التوائے کار سے متعلقہ وزیر تشریف نہیں رکھتے اس لئے میں گزارش کروں گا کہ اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کو ہاؤس کے تقدس اور رولز کا خیال نہیں کیونکہ وہ ایوان میں اپنے موبائل سے کھیل رہی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئر مین! محترمہ عظمیٰ کاردار! مجھے آپ سے زیادہ ہاؤس کے رولز اور تقدس کا علم ہے۔

جناب چیئر مین: Please no cross talk. اگر کسی نے کوئی بات کرنی ہے تو وہ Chair کو address کرے۔ Order please. Order in the House.

اگلی تحریک التوائے کار نمبر19/73 جناب غضنفر عباس کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر19/75 جناب محمد لطاسب ستّی کی ہے۔

جناب محمد لطاسب ستی: جناب چیئر مین! میری اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں۔

جناب چیئر مین: ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر19/76 جناب محمد افضل کی ہے اور اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر19/80 محترمہ مومنہ وحید کی ہے۔جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

راولپنڈی میں ڈکیتی، قتل، اغواء اور بچوں سے زیادتی کے واقعات میں اضافہ

محترمہ مومنہ وحید: جناب چیئر مین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے ساتھ سوشل میڈیا پر ایک خبر شیئر کی گئی ہے کہ سٹی پولیس آفیسر کے پبلک انفارمیشن آفیسر کی جانب سے ایک سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ جولائی2018 سے جنوری2019 کے درمیان راولپنڈی میں ڈکیتی کی 473، قتل148، اغواء281، غیرت کے نام پر تین قتل اور بچوں سے زیادتی کے پندرہ مقدمات درج ہوئے۔اس خبر نے نہ صرف مجھے بلکہ راولپنڈی کے عوام کو امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے باعث پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے۔ صوبہ پنجاب میں پولیس کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے حکومت پنجاب بے شمار اقدامات کر رہی ہے لیکن جرائم کی شرح میں کمی واقع نہیں ہو رہی۔راولپنڈی میں بڑھتے ہوئے جرائم کے پیش نظر راولپنڈی کے عوام میں خصوصی طور پر اور صوبہ پنجاب کے عوام میں عمومی طور پر اضطراب اور بے چینی پائی جاتی ہے

لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! یہ درست ہے کہ اس حوالے سے خبر اخبارات میں آئی تھی لیکن figures کے حوالے سے میں اتفاق کرتا ہوں اور نہ ہی اختلاف کرتا ہوں کیونکہ یہ ایک اخباری خبر تھی۔ ممکن ہے کہ یہ figures درست نہ ہوں لیکن راولپنڈی میں امن و امان کی صورتحال کے حوالے سے محترمہ مومنہ وحید کا concern درست ہے کیونکہ ایک upward trend ضرور پایا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! اس خبر کے بعد آئی جی پنجاب خود راولپنڈی تشریف لے گئے اور انہوں نے وہاں پر Law Enforcing Agencies، محکمہ پولیس اور دیگر اداروں کے ساتھ میٹنگ کی تھی۔ انہوں نے راولپنڈی پولیس میں جو اہم اسامیاں خالی تھیں، جو سٹاف کی کمی تھی اسے دُور کرنے کے لئے اہم احکامات دیئے کیونکہ کافی عرصہ سے وہاں پر بہت سے پولیس آفیسر posted نہیں تھے۔

جناب چیئرمین! راولپنڈی میں انتہائی اہم پوسٹوں پر پولیس آفیسرز تعینات نہیں تھے لیکن اب ان کی تعیناتی ہو گئی ہے اور آئی جی صاحب کے بعد گزشتہ ہفتے میں نے بھی وہاں پر ایک میٹنگ لی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ اب اس سلسلے میں حالات میں تھوڑی سی بہتری آ رہی ہے لیکن ان کا concern بالکل درست تھا۔

جناب چیئرمین! میں محترمہ سے یہ گزارش کروں گا کہ آئی جی صاحب نے اس وقت جو اقدامات لئے ہیں جن کے تحت وہاں پر جو نئی postings ہوئی ہیں اُن کو تھوڑا سا کام کرنے کا موقع دیں انشاءاللہ تعالیٰ صورتحال تھوڑی سی مزید بہتر ہو جائے گی۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/83 محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/85 جناب سمیع اللہ خان کی ہے۔۔۔ موجود

نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/86 جناب امان اللہ وڑائچ کی ہے۔جی،اسے پیش کریں۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول لدھیوالہ (گوجرانوالہ) کی زمین پر ناجائز قبضے کا انکشاف

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب چیئرمین!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول لدھیوالہ وڑائچ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ کا کل رقبہ بارہ کنال اراضی پر مشتمل ہے۔ سکول کی دو کنال اراضی پر ناجائز قابضین عرصہ دراز سے قابض ہیں۔ جس کی نشاندہی رپورٹ بھی لف ہے۔ اس جگہ پر کوڑا کرکٹ کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں جو بیماری کا سبب بن رہے ہیں۔ نیز بچیوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی،وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین!کل اس تحریک التوائے کار کا جواب آ جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی،اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔جی،سید علی حیدر گیلانی!

قواعد کی معطلی کی تحریک

سید علی حیدر گیلانی: جناب چیئرمین!شکریہ۔میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سپیکر سندھ اسمبلی کی گرفتاری کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سپیکر سندھ اسمبلی کی گرفتاری کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/ HOME (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it, sir.

جناب چیئرمین: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سپیکر سندھ اسمبلی کی گرفتاری کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

کورم کی نشاندہی

محترمہ زیب النساء: جناب چیئرمین! کورم نہیں ہے، گنتی کرائی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، کورم point out کیا گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے، پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب چیئرمین: کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 22۔فروری 2019 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعتہ المبارک، 22۔فروری 2019

(یوم الجمع، 16۔جمادی الثانی 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7: شمارہ 3

167

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ22۔فروری2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی ڈویلپمنٹ اتھارٹیوں

کی سالانہ رپورٹوں برائے سال13-2012پر بحث

ایک وزیر راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی ڈویلپمنٹ اتھارٹیوں کی سالانہ رپورٹوں برائے سال13-2012پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

169

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 22۔ فروری 2019

(یوم الجمع، 16۔ جمادی الثانی 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

وَٱلضُّحَىٰ ١ وَٱلَّيۡلِ إِذَا سَجَىٰ ٢ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ٣

وَلَلۡأٓخِرَةُ خَيۡرٞ لَّكَ مِنَ ٱلۡأُولَىٰ ٤ وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيكَ رَبُّكَ

فَتَرۡضَىٰٓ ٥ أَلَمۡ يَجِدۡكَ يَتِيمٗا فَـَٔاوَىٰ ٦ وَوَجَدَكَ ضَآلّٗا فَهَدَىٰ

٧ وَوَجَدَكَ عَآئِلٗا فَأَغۡنَىٰ ٨ فَأَمَّا ٱلۡيَتِيمَ فَلَا تَقۡهَرۡ ٩

وَأَمَّا ٱلسَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡ ١٠ وَأَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ١١

سورۃ الضحیٰ آیات 1 تا 11

آفتاب کی روشنی کی قسم (1) اور رات (کی تاریکی) کی جب چھا جائے (2) کہ (اے محمدؐ) تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑا اور نہ (تم سے) ناراض ہوا (3) اور آخرت تمہارے لئے پہلی (حالت یعنی دنیا) سے کہیں بہتر ہے (4) اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے (5) بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی (بے شک دی) (6) اور رستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا رستہ دکھایا (7) اور تنگ دست پایا تو غنی کر دیا (8) تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا (9) اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا (10) اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بیان کرتے رہنا (11)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کرم کے آشیانے کی کیا بات ہے
آپؐ کے آستانے کی کیا بات ہے
لاکھوں نانے بھی ہیں اور نواسے بھی ہیں
ابنِ حیدرؓ کے ناناؐ کی کیا بات ہے
فاطمہؓ و علیؓ پھر حسنؓ اور حسینؓ
مصطفیٰؐ کے گھرانے کی کیا بات ہے
تک کے بولے نکیرینِ حاکم مجھے
مصطفیٰؐ کے دیوانے کی کیا بات ہے

جناب چیئرمین: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

تعزیت

سابق وزیر جناب ارشد خان لودھی اور گوجرانوالہ کے سکول کی چھت گرنے سے استانی مع بچہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ہمارے سابق وزیر جناب ارشد خان لودھی وفات پا گئے ہیں اُن کی مغفرت کے لئے فاتحہ خوانی کرائی جائے۔

محترمہ شاہین رضا: جناب چیئرمین!میں آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ گوجرانوالہ اُروپ میں ہماری ایک بہترین اُستانی ایلیمنٹری سکول کی چھت گرنے سے اپنے new baby سمیت شہید ہو گئی ہیں اُن کے لئے دعائے خیر کی جائے اور میں نے اس حوالے سے تحریک التوائے کار بھی جمع کروائی ہوئی ہے میں اُس پر بھی بحث کروں گی۔

جناب چیئرمین: جی، فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کرائی گئی)

رانا منور حسین: جناب چیئرمین!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! اس رواں اجلاس کا جو ایجنڈا جاری ہوا ہے اُس میں محکمہ مائنزومنرلز کو شامل نہیں کیا گیا۔مذکورہ محکمہ سے متعلق میرے بڑے اہم سوالات ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس محکمہ کے حوالے سے بہت ضروری معاملات ہیں جو اسمبلی میں آنے چاہئیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس محکمے کے سوالات کو رواں اجلاس کے ایجنڈے میں شامل کیوں نہیں کیا گیا؟ اگر غلطی ہو گئی ہے تو اُس غلطی کو درست کر کے اس محکمے کے سوالات کوscheduleمیں ضرور شامل کریں۔

جناب چیئرمین: جی، انشاء اللہ اس محکمے کے سوالات کوscheduleمیں شامل کریں گے۔

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد وارث شاد کا ہے۔ جی، اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 811 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب: گرلز و بوائز ہائی سکولوں میں
ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*811: **جناب محمد وارث شاد:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خوشاب میں کتنے گرلز و بوائز ہائی سکول ہیں؟

(ب) کتنے سکولوں میں عارضی ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس کام کر رہے ہیں اور کن سکولوں میں مستقل ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت تمام بوائز و گرلز ہائی سکولوں میں مستقل ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع خوشاب میں 59 گرلز ہائی سکولز اور 76 بوائز ہائی سکولز ہیں۔

(ب) ضلع خوشاب کے 26 بوائز ہائی سکولوں میں عارضی ہیڈ ماسٹرز کام کر رہے ہیں جبکہ 41 گرلز ہائی سکولوں میں عارضی ہیڈ مسٹریس تعینات ہیں۔ جن سکولوں میں مستقل ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریس تعینات ہیں اُن کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریس کی بھرتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ضروری کارروائی کے بعد عنقریب کیس بھیجا جا رہا ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی جانب سے ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریس کی بھرتی کی سفارشات موصول ہونے پر ضلع خوشاب کے بوائز و گرلز ہائی سکولوں میں مستقل ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریس تعینات کر دیئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو عارضی ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریس لگائی ہوئی ہیں یہ عارضی لوگ کتنے عرصے سے وہاں کام کر رہے ہیں؟ جب کوئی ہیڈ ماسٹرز / مسٹریس عارضی طور پر کام کر رہا ہوتا ہے تو اس کی acceptability and admissibility اس سکول کے اساتذہ میں نہیں ہوتی اور وہ command نہیں کر سکتے۔ اس سلسلہ میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس طرح کتنے عرصہ سے کام چلایا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! یہاں پر لوگ سالوں سے لگے ہوئے ہیں ان کو ایڈیشنل چارج ملا ہوا ہے اس کے لئے اب ہم نے کیا کیا ہے اور کیا کرنے جا رہے ہیں وہ میں اس ایوان میں بتانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین! یہاں ہمارے فاضل ممبران جاننا چاہتے ہیں کہ اس مسئلہ کا حل کیا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ ضلع خوشاب کے 26 بوائز ہائی سکولوں میں عارضی ہیڈ ماسٹرز کام کر رہے ہیں جبکہ 41 گرلز ہائی سکولوں میں عارضی ہیڈ مسٹریس تعینات ہیں۔ جن سکولوں میں مستقل ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریس تعینات ہیں۔ اس وقت پچاس بوائز سکولوں میں مستقل ہیڈ ماسٹر اور اٹھارہ گرلز سکولوں میں مستقل ہیڈ مسٹریس کام کر رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! ہم نے 24۔ نومبر 2018 کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کو لکھا تھا کہ ہمیں ہیڈ ماسٹرز لگانے ہیں، وہاں سے اعتراضات لگائے گئے تو اس وقت ان اعتراضات کو ختم کیا جا رہا ہے اور ہم ان کے پاس واپس بھیج رہے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ اگلے چھ ماہ میں وہاں پر ہیڈ ماسٹرز لگ جائیں۔

جناب چیئرمین! ہمیں پچھلے چھ ماہ سے جب سے ہمیں ذمہ داری ملی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ سکولوں کے لئے ہیڈ ماسٹرز سے زیادہ ضروری کوئی چیز نہیں ہے۔ جہاں پر ہیڈ ماسٹرز ٹھیک ہیں وہاں 90 فیصد مشکلات ختم ہو جاتی ہیں کیونکہ اچھا ہیڈ ماسٹر سکول کے مسائل حل کرنے میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے اس لئے ہماری کوشش ہے کہ چھ ماہ کے اندر اندر اس مسئلہ کو حل کیا جائے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! جناب مراد راس نے categorically چھ ماہ کا کہا ہے کہ یہ معاملہ حل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو عارضی ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریس لگائی جاتی ہیں۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ منسٹر صاحب نے تسلیم کیا ہے اور ظاہر ہے کہ ہم نے ایسے ہی نظام کو لے کر چلنا ہے لیکن جب مستقل ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریس نہیں ہوتی تو اس سکول کے ماحول، بچوں کی تعلیم اور نتائج پر بہت فرق پڑتا ہے۔ ایسا command نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ جو عارضی ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریس لگائی گئی ہیں وہ کس معیار پر لگائے گئے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! معیار بہت سادہ ہے کہ وہاں جو سب سے سینئر ٹیچر ہوتا ہے اس کو ایڈیشنل چارج کی ذمہ داری دی جاتی ہے۔ اس کی پالیسی یہ ہے کہ جہاں پر ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل نہیں ہے وہاں سب سے سینئر ٹیچر کو ایڈیشنل چارج دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! اب آپ کا آخری سوال ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں یہاں categorically پورے پنجاب کی بات نہیں کر سکتا لیکن میں اپنے ضلع کی بات کرتا ہوں کہ کئی جگہوں پر سب سے سینئر ٹیچر کو چارج نہیں دیا گیا لہٰذا منسٹر صاحب نے جیسے پہلے سوال پر commitment دی ہے کیا منسٹر صاحب اس سوال پر commitment دیں گے کہ آج کے بعد وہ working کر کے جو بھی سب سے سینئر ٹیچر اس سکول میں موجود ہے اس کو چارج دلوا دیں گے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! پالیسی یہی ہے لیکن کئی دفعہ ایسا بھی ہوا ہے جب آپ سب سے سینئر ٹیچر کو چارج لینے کا کہتے ہیں تو وہ انکار کر دیتے ہیں اس کے بعد آپ دوسرے نمبر پر اور کئی دفعہ تیسرے نمبر کے سینئر ٹیچر کو دیکھنا پڑتا ہے۔ اگر سب سے سینئر ٹیچر انکار کر دے تو ہم زبردستی کسی کو ان کی مرضی کے خلاف نہیں لگا سکتے۔

جناب چیئرمین! اگر معزز ممبر نشاندہی کر دیں کہ کہاں کہاں ایسا نہیں ہوا وہاں میں خود check کروا لوں گا اور جہاں پر کوئی problem ہوگی وہ حل کروا دی جائے گی۔ یہ کوئی issue نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں نے دو ضمنی سوال کئے ہیں ابھی میرا ایک سوال رہتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! سب سے سینئر ٹیچر کبھی یہ نہیں کہہ سکتا، جیسے اگر سینئر ٹیچر کہے کہ میں نہیں پڑھاتا تو کیا یہ اس سے زبردستی پڑھوا نہیں سکتے۔ یہ کیا جواب ہوا؟

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! آپ سوال کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! جب اصول ہے تو اس کے مطابق کام کیا جانا چاہئے۔ اگر سب سے سینئر ٹیچر موجود ہے تو پھر اسے ہیڈ ٹیچر کا ایڈیشنل چارج دیا جانا چاہئے۔ اگر کسی نے چوتھے نمبر کے ٹیچر کو لگانا ہے تو پہلے تین کا کہا جاتا ہے کہ ان تینوں نے تو ایڈیشنل چارج لینے سے جواب دے دیا ہے۔ کیا ایک استانی کی جرأت ہو سکتی ہے کہ وہ confront کرے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! آپ کا سوال کیا ہے۔ آپ سوال کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! آپ کو سمجھ نہیں آئی تو میں دوبارہ کروں۔

جناب چیئرمین: نہیں، مجھے سمجھ آ رہی ہے۔ بہت شکریہ

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! یہ صرف میڈیا کے لئے کھیل رہے ہیں کیونکہ یہ اوپر دیکھ رہے ہیں کہ میڈیا بھی ان کو دیکھ رہا ہے یا نہیں۔ مجھے ان کی سمجھ آ گئی ہے۔

جناب چیئرمین: اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! ابھی میرا سوال رہتا ہے۔

MR CHAIRMAN: You should be serious in the House.

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میرا ایک ضمنی سوال رہتا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! آپ کو serious ہونا چاہئے۔

You are making fun of the Chair. I am sorry you are making fun of the Chair, That's not a good way.

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! پہلے سوال پر ہی آپ temper loose کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، یہ درست نہیں ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! ایسے نہیں چلے گا۔ آپ first time ادھر تشریف لائے ہیں۔ آپ میرے لئے محترم ہیں کیونکہ جس Chair پر آپ بیٹھے ہیں، آپ لوگ مانیں یا نہ مانیں ہم اس Chair کی عزت اور وقار کو جانتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں آپ کو بتاتا ہوں کیونکہ ان کو کیمرے کا شوق ہے کہ وہ کیمرے کے سامنے رہیں اور تقریر کریں۔ اس کا جواب بڑا سادہ سا ہے کہ سب سے سینئر بندہ جب کام کرنا ہی نہیں چاہ رہا اور وہ کہہ دیتا ہے کہ میں ہیڈ ماسٹر نہیں لگنا چاہتا تو اسے نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ 90 فیصد لوگ ہیڈ ماسٹر نہیں لگنا چاہتے۔ (قطع کلامیاں)

MR CHAIRMAN: No cross talks.

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! تقریباً 90 فیصد لوگ ہیڈ ماسٹر کیوں نہیں لگنا چاہتے وہ اس لئے کیونکہ responsibility بڑھ جاتی ہے لیکن باقی چیزیں وہیں ہوتی ہیں۔

جناب چیئرمین! وہ کہتے ہیں کہ ہم extra responsibility کیوں لیں۔ ہم اس کا حل یہ ڈھونڈ رہے ہیں کہ ہم لوگوں کو کم از کم کوئی incentives دیں۔ ہم نے ٹیچرز کا سروے کروایا کہ وہ ہیڈ ماسٹر کیوں نہیں لگنا چاہ رہے تو مختلف چیزیں سامنے آئیں لیکن سروے میں سب سے زیادہ اُن کا جواب یہ تھا کہ ہماری pay increase کی جائے تب ہم ہیڈ ماسٹر لگنے کے لئے تیار ہوں گے۔ جب تک ہم اُن کو extra benefit نہیں دیں گے وہ ہیڈ ماسٹر کی extra responsibility لینے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ most senior تیار نہیں ہوتا تب ہی ہم سیکنڈ یا تھرڈ ٹیچر کو دیکھتے ہیں کیونکہ آپ رضامندی کے بغیر ہیڈ ماسٹر لگا ہی نہیں سکتے۔ کم از کم وہ ہیڈ ماسٹر لگائیں جو رضامند ہوں۔ اگر میں کسی کو زبردستی لگا دوں تو ادارے کی تباہی ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین!جناب مراد راس نے میرا ٹائم ضائع کیا ہے۔اِن کو اپنا کوئی problem ہو گا۔ان کو یہ کیمرے چاہئیں ہوں گے اور اِن کو attract کرتے ہوں گے لیکن مجھے نہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد!شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین!یہ میری چوتھی اسمبلی ہے اور یہ ابھی نئے نئے آئے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، سید عثمان محمود!سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین!سوال نمبر 813 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔264 کے سکولوں میں سہولیات کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*813: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013 تا 2018 حلقہ پی پی۔264 رحیم یار خان میں کتنے سکولز کو اپ گریڈ کیا گیا تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) سال 2013 تا 2018 کے دوران حلقہ ہذا کے کتنے سکولوں کو missing facilities کی مد میں کتنے فنڈز جاری کئے گئے؟

(ج) اس حلقہ کے کون سے ایسے سکولز ہیں جن میں مزید کمروں کی ضرورت ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) سال 2013 تا 2018 حلقہ پی پی۔264 رحیم یار خان میں کوئی بھی سکول اپ گریڈ نہیں کیا گیا۔

(ب) سال 2013 تا 2018 کے دوران حلقہ ہذا کے 86 سکولوں میں بنیادی سہولیات کی مد میں 110 ملین روپے جاری کئے گئے۔

(ج) مذکورہ حلقہ کے سکولوں میں کمرے ضرورت کے مطابق ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میرا معزز منسٹر صاحب سے سوال تھا کہ سال 2013 سے 2018 تک حلقہ پی پی۔ 264 رحیم یار خان میں کتنے سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا، تفصیل سے آگاہ کریں؟

جناب چیئرمین! اس کا جواب ملا کہ 2013 سے 2018 تک حلقہ پی پی۔264 رحیم یار خان میں کوئی بھی سکول اپ گریڈ نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین! میرا اس پر ضمنی سوال یہ ہے کہ جس طرح پچھلے پانچ سالوں میں ہمارے علاقے جنوبی پنجاب کو basic facilities سے محروم رکھا گیا تو کیا اب بھی ہم موجودہ حکومت سے یہی توقع رکھیں کہ اگلے پانچ سال بھی میرے اس محروم حلقے میں کسی بھی سکول کو اپ گریڈ نہیں کیا جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں اپنے فاضل ممبر کو یہ گارنٹی دلانا چاہتا ہوں کہ یہ مجھ سے آکر ملیں یا میں اِن کے پاس آجاتا ہوں، میرے پاس بیٹھ کر مجھ سے details share کریں تو انشاءاللہ تعالیٰ coming 2019-20 کے بجٹ میں یہ کام ضرور کروں گا۔

جناب چیئرمین! پچھلے پانچ سال آپ کو پتا ہے کہ کن کی حکومت تھی اور میں یہ feel کرتا ہوں جو انہوں نے آپ کے ساتھ کیا ہے اس لئے وہ آج اُدھر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو انہوں نے آپ کے ساتھ کیا ہے اُس کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے لے لیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب Chair کو address کریں۔

MR CHAIRMAN: Minister Sahib! Address the Chair please. Order in the House.

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں ان کو بتاتا ہوں کہ یہ میرے ساتھ share کریں تو انشاءاللہ تعالیٰ ہم مکمل cooperate کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میرا دوسرا جزیہ تھا کہ سال 2013 تا 2018 کے دوران حلقہ ہذا کے کتنے سکولوں کو missing facilities کی مد میں کتنے فنڈز جاری کئے گئے؟ اس کا جواب ملا کہ 2013 سے 2018 کے دوران حلقے میں 86 سکولوں کو بنیادی سہولیات کی مد میں 110 ملین روپے جاری کئے گئے۔ میں تھوڑا confused ہوں کیونکہ موجودہ حلقہ delimitation کے بعد تکمیل میں آیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے گزارش کرتے ہوئے پوچھوں گا کہ یہ 86 سکول کون کون سے ہیں کیونکہ پی پی۔264 کا حلقہ delimitation کے بعد بنا تھا اور 2013 سے 2018 تک سابقہ حلقے 292 اور 295 تھے؟

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کو request کروں گا کہ ان 86 سکولوں اور 110 ملین روپے کی تفصیل سے اسمبلی کو آگاہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں پہلے یہ بتاؤں گا کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں کچھ ایسے لوگ ہیں۔۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! میں آپ کو interrupt کر رہا ہوں۔

I welcome the CPA UK delegation in the Speaker box of the Punjab Assembly. Please welcome them.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران نے ڈیسک بجا کر CPA UK delegation کا خیر مقدم کیا)

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Chairman! On behalf of the Opposition as well as the Leader of Opposition, Mr Muhammad Hamza Shahbaz Sharif, I also whole heartedly welcome Madam Sayeeda Hussain Warsi and the entire delegation for the deep interest in Pakistan. Thank you very much.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! جیسے میں آپ کو بتا رہا تھا کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں کچھ لوگ ہیں جو ہمیں ابھی بھی صحیح numbers نہیں دے رہے مگر ہم ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں کیونکہ ہم نے ان لوگوں کو یہاں پر نہیں رہنے دینا۔ آپ کے 86 سکولز درحقیقت 45 سکولز ہیں لہٰذا 45 سکولوں کے اندر 110 ملین روپے لگے ہیں۔

جناب چیئرمین! معزز ممبر کو اگر ساری details چاہئیں تو ہر سکول کی تفصیل میرے پاس موجود ہے لہٰذا یہ آ جائیں تو میں ان کو بتا دیتا ہوں۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! معزز منسٹر صاحب اور میں ایک ہی fraternity سے ہیں، we belong to the same school اور یہ میرے سینئر ہیں۔ I have utmost faith in this man اور انشاء اللہ مجھے امید ہے کہ میرے حلقے کے ایجوکیشن کے مسائل حل ہوں گے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، انشاء اللہ۔ اگلا سوال نمبر 833 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے لیکن اُن کی request آئی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

MS AZMA ZAHID BOKHARI: Mr Speaker! On her behalf.

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! آپ on her behalf نہیں کر سکتیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! پھر رولز change کر لیں۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ گلناز شہزادی کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میں on her behalf لینا چاہ رہی ہوں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! اُن کی request آئی ہے لہٰذا ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، محترمہ گلناز شہزادی!

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سوال نمبر 842 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ: محکمہ سکولز ایجوکیشن کے دفاتر اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*842: **محترمہ گلناز شہزادی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ سکولز ایجوکیشن کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں، ان میں تعینات ملازمین کی تفصیل عہدہ وار بتائیں نیز ان کا عرصہ تعیناتی بھی بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ سکولز ایجوکیشن کے کُل دفاتر کی تعداد 13 ہے۔ جن میں سات دفاتر یعنی دفتر چیف ایگزیکٹو آفیسر (DEA)، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (SE)، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (M-EE)، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر لٹریسی، ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (M/W) تحصیل سیالکوٹ گورنمنٹ جامع ہائی سکول سیالکوٹ میں ہیں جبکہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (W-EE) کا آفس جامع سکول کے ساتھ واقع ہے۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (M/W) تحصیل ڈسکہ گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ سیالکوٹ میں واقع ہے۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (M/W) تحصیل پسرور گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 1 پسرور میں واقع ہے۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (M/W) تحصیل سمبڑیال کچہری کمپلیکس میں واقع ہے۔

(ب) ضلع سیالکوٹ کے تعلیمی دفاتر کی اسامیوں اور ملازمین کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین!انہوں نے جواب میں مجھے ڈسٹرکٹ سیالکوٹ میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی تفصیل مہیا کی ہے تو میں اس حوالے سے کہنا چاہوں گی کہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کے دفاتر نے پورے ضلع کی مانیٹرنگ بھی کرنی ہوتی ہے،ایجوکیشن پالیسی کو implement کروانا ہوتا ہے اور ساتھ ساتھ قواعد وضوابط کی implementation، ٹریننگ اور بہت سی responsibilities ہوتی ہیں۔ اگر وہاں اسامیاں خالی رہیں تو میرا نہیں خیال کہ وہ اپنی ذمہ داری کو اچھے طریقے سے ادا کر پائیں گے۔ جو تفصیل میرے پاس آئی ہے اس میں بہت سی اہم جگہوں پر سیٹیں still vacant ہیں۔

جناب چیئرمین!میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ vacant posts کو کب تک fill up کر دیا جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین!سب سے پہلے دفاتر کا پوچھا گیا ہے تو ہم سے پہلے والی حکومت نے کمپلیکس بنائے ہی نہیں تھے۔ یہ دفاتر مختلف جگہوں پر ہاسٹلز کے اندر کھولے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین!پہلی چیز یہ کہ جو پیسے انہوں نے چوری کئے تھے اگر وہ واپس دے دیں تو ہم فوراً کمپلیکس بنا دیں گے۔

جناب چیئرمین!دوسری چیز یہ کہ ہم یہ اسامیاں کب پُر کر دیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ 2019 کے اندر تمام خالی اسامیوں کو ہم پُر کریں گے کیونکہ یہ ہمارے back bone ہیں and it is the back bone of our society اس لئے ہم سکولوں کی اسامیوں کو پُر کریں گے جو بہت تھوڑی ہیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین!ایک اور ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! بتائیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین! میں ان کے جواب سے satisfy نہیں ہو پائی۔ انہوں نے ابھی ایجوکیشن کمپلیکس بنا کر دینے کی جو بات کی ہے تو میرا خیال ہے کہ زکوۃ اور چندے کے پیسے بھی چوری نہ ہوتے تو بہت کچھ کیا جا سکتا تھا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین! میں ضمنی سوال یہی کرنا چاہوں گی کہ ایک tradition ہوتی ہے۔ یہ comparisons کی بات کرتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اقتدار سید یاور عباس بخاری اور محترمہ گلناز شہزادی
کے درمیان تلخ جملوں کا تبادلہ ہوا)

جناب چیئرمین: جی، معزز ممبران تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! یہ بیٹھ کر بدتمیزی کرتے رہتے ہیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین! دیکھیں، معزز ممبران کو یہ باتیں suit نہیں کرتیں جبکہ منسٹر صاحب ایک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو ہیڈ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! پلیز ایسے نہیں کرتے۔

MRS GULNAZ SHEHZADI: Mr Chairman! You keep your mouth shut.

MR CHAIRMAN: No cross talks please. Order in the House.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! اِن کو تمیز سے بات کرنی چاہئے۔ ان کو تمیز نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! ذرا خیال کیا کریں۔ جی، منسٹر صاحب!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے اپنی نشستوں
کے سامنے کھڑے ہو کر احتجاج کیا اور ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ دیں)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں نے سچ بولا ہے تو اتنا درد ہو رہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب سے کہیں کہ یہ اپنا روّیہ سنجیدہ رکھیں۔ جو ان کے پاس چوری شدہ پیسے ہیں وہ بھی واپس دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس طرح نہیں کہنا۔Please come to the question

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! یہ پیسے واپس دے دیں تو میں آج شروع کروادوں گا۔ انہوں نے تو سارے پیسے چوری کر لئے ہیں تو کہاں سے construction بنوائیں؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! ان کو بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! ان کے روّیے پر ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! سچ بولنے کا یہ جواب ملتا ہے۔ دیکھیں، ان کو سچ بولنے کی کتنی تکلیف ہے۔ یہ ابھی پیسے دے دیں جو چوری کئے ہیں تو میں آپ کو گارنٹی دیتا ہوں کہ کل ہی ان complexes کی بنیادیں ڈلوادوں گا۔

جناب چیئرمین: میاں محمد اسلم اقبال (وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری)، جناب سمیع اللہ چودھری (وزیر خوراک)، محترمہ آشفہ ریاض (وزیر وومن ڈویلپمنٹ) اور محترمہ عائشہ اقبال سے request ہے کہ وہ اپوزیشن کو منا کر اس معزز ایوان میں واپس لائیں۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کورم point out ہوا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی ہو سکے۔جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(قطع کلامیاں)

جی، گنتی کی گئی ہے کورم پورا ہے لہٰذا اب کارروائی شروع کی جاتی ہے۔جی، میاں محمد اسلم اقبال!

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال):جناب چیئرمین!میں اور وزیر خوراک جناب سمیع اللہ چودھری اور ہماری بڑی بہن وزیر ترقی خواتین محترمہ آشفہ ریاض ہم اپوزیشن کے پاس گئے تھے ہم نے جا کرrequestکی انہوں نے مہربانی کی ہے وہ بائیکاٹ ختم کر کے ہاؤس میں تشریف لے آئے ہیں لیکن ہاؤس کے اندر میں ایکrequestکروں گا کہ خواتین کے حوالے سے ایک روایات رہی کہ ہم میل ممبرز آپس میں شاید جملہ بازی کر لیتے ہیں وہ بھی کسی معزز ممبر کی کسی کے ساتھunderstandingہوتی ہے لیکن کبھی خواتین کے حوالے سے اس ہاؤس کی روایت رہی ہے کہ اس طرح کی کبھی بات نہیں ہوئی توunfortunatelyحکومتی بنچز سے ہماری بہن کے الفاظ کے اوپر انہوں نے کوئیcommentsکئے ہیں وہ کوئی مناسب چیز نہیں تھی۔

جناب چیئرمین!میں نے جو متعلقہ ہمارے معزز ممبر سید یاور عباس بخاری ہیں اُن سے بھیrequestکی ہے کہ ہاؤس کے اندر جو خواتین کا احترام ہے وہ اپنی جگہ پر ہے ہماری کوئی چھوٹی بہنیں ہیں، کوئی بڑی ہیں تو اس حوالے سے میریrequestہو گی۔

جناب چیئرمین!آپ کے توسط سے اپنے فاضل ممبر سے کہ اگر ہماری بہن کی دل آزاری ہوئی ہے اور تمام بہنوں کی تو اس حوالے سے انہیں معذرت کرنی چاہئے اور اپنے الفاظ واپس لینے چاہئیں مجھے امید ہے کہ سید یاور عباس بخاری میری بات کی لاج بھی رکھیں گے اور اس حوالے سے ہاؤس کی کارروائی چلانے کے لئے جو الفاظ آپ کی طرف سے جانے انجانے ہو گئے ہیں توrequestہے اُن کوwithdrawکیا جائے، الفاظ واپس لئے جائیں اور معذرت کی جائے۔

MR CHAIRMAN: We have lot of respect for women.

سید یاور عباس بخاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الھم صلے علی محمد و علی آلہ محمد واصحابہ وازواجہ۔

جناب چیئر مین! میں بڑے عرصے سے یہ چیز دیکھ رہا ہوں ہم پارٹیز کی طرف سے electہو کر آئے ہیں، selectہو کر آئے ہیں، ہم لوگ بارہ کروڑ عوام کے لیڈرز ہیں جس قسم کے ہم لوگ remarksدیتے ہیں، جس قسم کی ہم لوگ باتیں کرتے ہیں۔

جناب چیئر مین! خدا کی قسم مجھے دوسری کلاس کے اوپر سے بچے نظر نہیں آتے۔ یہاں پر ہم لوگ اس nationکو groomکرنے کے لئے بھی electہوئے ہیں selectہوئے ہیں ہم لوگوں نے examples setکرنے ہیں مفروضوں کے اوپر باتیں ہم نے نہیں کرنی ہیں ان کو تو اس بات کے اوپر یہ اعتراض ہے اور میں صرف ان سے نہیں میں پورے ہاؤس سے معذرت کرتا ہوں ٹریژری سے پہلے کیونکہ

> I let them down with whatever I sad and I apologize form the opposition is well.

جناب چیئر مین: جی، بہت شکریہ

سید یاور عباس بخاری: جناب چیئر مین! لیکن میں ایک چھوٹی سی بات کروں گا۔

جناب چیئر مین: جی، بہت شکریہ

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئر مین! جس طرح آپ نے حکم کیا تھا اُس کے مطابق سلسلہ ہو گیا ہے ہاؤس کی کارروائی کو اب مزید آگے چلنا چاہیئے۔

جناب چیئر مین: جی، اگلا سوال جناب محمد معاویہ کا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئر مین! میری معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو سے requestہے کہ ہماری بہن معزز ممبر محترمہ گلناز شہزادی ایوان سے باہر چلی گئی ہیں انہیں جا کر ہاؤس میں لے آئیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب خلیل طاہر سندھو! آپ جائیں۔ جی، اگلا سوال جناب محمد معاویہ کا ہے۔ وہ تشریف فرما ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری (جناب شہباز احمد): جناب چیئرمین! on his behalf

جناب چیئرمین: آپ on his behalf لے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری (جناب شہباز احمد): جناب چیئرمین! جی، سوال نمبر 847 ہے۔

جناب چیئرمین: جناب شہباز احمد! آپ پارلیمانی سیکرٹری ہیں۔ آپ کے اوپر کچھ پابندیاں ہیں۔ آپ سوال نہیں کر سکتے۔

پارلیمانی سیکرٹری (جناب شہباز احمد): جناب چیئرمین! ابھی ہمارے نوٹیفکیشن نہیں ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، نوٹیفکیشن ہو گئے ہیں. I am sorry اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔ Order in the House

جناب منان خان: جناب چیئرمین! سوال نمبر 907 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نارووال: گورنمنٹ بوائز ہائی سکول دودھو چک کی زیر تکمیل بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*907: **جناب منان خان:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول دودھو چک ضلع نارووال کی بلڈنگ کی تعمیر خطرناک ہونے کی بناء پر از سر نو شروع کی گئی تھی؟

(ب) ان سکولوں کی کتنی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہیں، کتنی بقایا ہیں، کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور مزید کتنی رقم بلڈنگ کی بقایا تعمیر کے لئے درکار ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بلڈنگ مکمل تعمیر نہ ہوئی ہے اس کی وجہ سے طالب علم مختلف جگہوں پر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں؟

(د) کیا حکومت اس سکول کی بقایا بلڈنگ تعمیر کرنے کے لئے جلد از جلد فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) درست ہے۔ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول دودھو چک تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال کی بلڈنگ خطرناک تھی جس کی از سر نو تعمیر اے ڈی پی نمبر 459 کے تحت مالی سال 2017-18 میں شروع کی گئی تھی۔

(ب) گورنمنٹ بوائز ہائی سکول دودھو چک تحصیل شکر گڑھ کی بلڈنگ چھت تک مکمل ہو چکی ہے جس کے سامنے والے حصے میں فرش بھی ڈال دیا گیا ہے جبکہ دیواروں کا پلستر، کھڑکیاں، دروازے، بجلی اور رنگ و روغن کا کام ہونا باقی ہے۔ سکول ہذا کی نئی عمارت کے لئے کُل 22.401 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔

جس میں سے 30۔جون 2018 تک 8.827 ملین رقم خرچ ہو چکی ہے۔ بقایا 13.574 ملین روپے میں سے مالی سال 2018-19 کے دوران 6.014 ملین روپے کی منظوری ہوئی ہے جو کہ رواں ماہ میں مذکورہ سکول کی عمارت کے بقایا کام کی تکمیل کے لئے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کو جاری کر دی گئی ہے۔

(ج) درست ہے۔ مذکورہ سکول کی عمارت کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ سکول کے طلباء بنیادی مرکز صحت دودھو چک کی عمارت میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو کہ خالی تھی اور استعمال میں نہ تھی۔

(د) جواب جز (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز (الف) کا جواب دیا ہے کہ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول دودھو چک تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال کی بلڈنگ خطرناک تھی جس کی از سر نو تعمیر ہو رہی ہے تو میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ جب dangerous بلڈنگ قرار دی جاتی ہے تو اُس سکول کے بچے کیونکہ سکول چل رہا ہوتا ہے نیا سکول نہیں ہے تو وہ بلڈنگ

ہنگامی بنیادوں پر بنانی چاہئے تاکہ بچوں کو دوبارہ اِدھر اُدھر خوار نہ ہونا پڑے۔ وہاں بالکل slow, slowکام ہو رہا ہے بلکہ کافی عرصہ سے کام بند پڑا ہے۔انہوں نے جو 13 ملین روپے رکھے ہیں۔

جناب چیئرمین!جز (ب) میں کہا ہے کہ ہم نے 6 ملین منظور کئے ہیں۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ pleaseاس کو fully fundedکرکے بلڈنگ کو مکمل کیا جائے۔

جناب چیئرمین: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب منان خان: جناب چیئرمین!میں نے آپ کو بتایا ہے کہ یہ ایک خطرناک بلڈنگ تھی جب یہ دوبارہ بن رہی تھی تو اس کو مکمل کیوں نہیں کیا جارہا ہے اور دوسرا سوال یہ ہے کہ اس کے لئے پیسے تھوڑے کیوں رکھے گئے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین!اس بلڈنگ کے لئے کل 22.4 ملین روپے رکھے گئے ہیں، بلڈنگ کو demolishکرکے نیا بنایا گیا اور 2017-18 میں جب ان کی حکومت تھی تب ہی یہ کام شروع کیا گیا تھا۔ جنوری2019میں 6 ملین روپےreleaseکئے گئے، 7 ملین روپے پڑے ہوئے ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے بجٹ2019-20 میں release ہو جائیں گے۔ وہاں دیواریں کھڑی ہو چکی ہیں اور لینٹر ڈلنا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ بچے قریب والے سکول میں جارہے ہیں۔

جناب چیئرمین!میں آپ کو یہ بتادوں کہ اس سکول کا فاصلہ زیادہ سے زیادہ دس منٹ کی پیدل مسافت پر ہے اور یہ سکولunder constructionہے۔

جناب چیئرمین!میں آپ کو یہاں پر بہت زبردست بات بتانا چاہتا ہوں کہ چار کنال پر جہاں یہ سکول بنایا جارہا ہے اور اس کی اٹھارہ کنال گراؤنڈ ہے وہ کچھ فرلانگ دور بنائی گئی ہے۔

جناب چیئرمین!مجھے ابھی تک یہ سمجھ نہیں آئی کہ اس کو کس نے approve کیا تھا کہ سکول کی بلڈنگ چار کنال میں گاؤں کے اندر بنادی اور play groundکچھ فرلانگ دور اٹھارہ کنال میں بنادیا۔ سکول اٹھارہ کنال کے اندر کیوں نہیں بنایا گیا جہاں پر جگہ پوری available تھی؟

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ سوال کر رہے ہیں یا جواب دے رہے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں ان کو انفارمیشن دے رہا ہوں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ کس قسم کا mind set تھا کہ دو فرلانگ دور اٹھارہ کنال پر سکول نہیں بنایا اور چار کنال پر بنا کر کہا کہ بچے اس تنگ راستے سے play ground جائیں اور وہاں جا کر کھیلیں۔ یہ اُس وقت mind set تھا لیکن مجھے نہیں پتا کہ اس کے پیچھے کیا پلان تھا مگر میرے خیال میں تو وہ کوئی چور پلان تھا۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب کی بات کا جواب ایسے دینا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کالج لاہور کی گراؤنڈ کہاں ہے اور گورنمنٹ کالج لاہور کہاں ہے۔ یہاں اگر بچے کھیلنے کے لئے دور play ground جاسکتے ہیں تو وہاں بھی جاسکتے ہیں اور اس وقت پڑھنے کے لئے یہ جگہ کافی تھی جب اس کو بنایا گیا۔ اس طرح کی باتیں کرنے سے اچھا تاثر نہیں آتا بلکہ آپ اس طرح کہیں کہ ہم اس کو بنانا چاہتے ہیں، اس میں جگہ تھوڑی ہے۔ اگر آپ کو جگہ کی ضرورت ہے تو وہاں مزید جگہ لے سکتے ہیں ہمیں کیا اعتراض ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں رانا محمد اقبال خان کی بہت عزت کرتا ہوں۔ یہاں سکول کو demolish کیا گیا۔ جب ایک چیز demolish کر کے نئی بنائی جارہی ہے تو اس کو بڑی جگہ پر بنانا چاہئے۔ یا تو وہاں پر پرانا سکول ہوتا اور اس کو addition کر رہے ہوتے پھر تو بات سمجھ میں آتی ہے لیکن جب ایک چیز demolish کر دی ہے پھر صحیح جگہ پر کیوں نہیں بنائی گئی جو قریب ہی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جی، جناب منان خان!

جناب منان خان: جناب چیئرمین! میں الجھنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ جو انہوں نے جز(ج) میں جواب دیا ہے اس پر میں بعد میں آؤں گا پہلے اس کا بتائیں۔ آج میں یہ سوال بھی نہ کرتا اصل میں یہ نیا علاقہ شامل ہوا تھا اور نئی حلقہ بندی ہوئی تھی۔

جناب چیئرمین! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جناب مراد راس اس وقت سیاست میں ہوں گے اور نہ ہی میں پیدا ہوا ہوں گا جب سے یہ سکول وہاں موجود ہے۔ یہ سکول1970 سے بنا ہوا ہے اور آج پتا نہیں یہ بات کس طرف لے کر جا رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جناب منان خان، پلیز! ضمنی سوال کریں۔

جناب منان خان: جناب چیئرمین! پہلے مجھے یہ بتائیں کہ انہوں نے یہ سوال کیوں اٹھایا کہ یہ سکول چار کنال میں کس طرح بنایا گیا؟ یہ اسے خود چیک کریں کہ یہ سکول کس زمانے میں بنا تھا یہاں اس طرح کے سوال کرنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: انہوں نے موقع کی مناسبت سے define کیا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میرا صرف یہ پوائنٹ تھا کہ جب ایک چیز demolish ہو گئی ہے اگر اس میں addition ہو رہی ہوتی تو سمجھ آتی تھی جب وہ demolish ہو گئی تو ساتھ ہی بہتر جگہ تھی وہاں اسے کیوں نہیں بنایا گیا؟

جناب چیئرمین: آپ نے define کر دیا ہے بہت شکریہ۔ جناب منان خان! آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب منان خان: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب جز(ج) پڑھ کر سنا دیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! جز(ج) پڑھ دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! جز(ج) میں لکھا ہے کہ مذکورہ سکول کی عمارت کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ سکول کے طلباء بنیادی مرکز صحت دودھو چک کی عمارت میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو کہ خالی تھی اور استعمال میں نہ تھی۔

جناب منان خان: جناب چیئرمین! پہلی بات یہ ہے کہ جو انہوں نے جواب دیا ہے وہاں دودھو چک کے نام سے کوئی مرکز صحت ہے ہی نہیں۔ وہاں پر کوئی ایسا BHU ہے ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! دوسرا یہ ہے کہ جہاں پر وہ پڑھ رہے ہیں وہ دوسرا گاؤں ہے اس کا نام "گولیاں" ہے اور وہ دو تین کلو میٹر فاصلے پر ہے بچوں نے پیدل جانا ہوتا ہے۔ یہ جواب بالکل ہی جھوٹ پر مبنی ہے اور یہ ایوان کی تضحیک کی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں ان کے ساتھ کسی کو بھجوا دیتا ہوں وہ خالی بلڈنگ ہے اور BHU کے لئے بنی تھی وہ کبھی استعمال نہیں ہوئی یہ وہاں پر بند پڑی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! پھر میں پچھلی حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ BHU کی بلڈنگ بنا کر خالی بند کی ہوئی تھی۔ وہاں پر temporary طور پر بچوں کو پڑھایا جارہا ہے جیسے ہی اس سال سکول تیار ہو جائے گا بچے واپس شفٹ ہو جائیں گے۔ چونکہ وہ جگہ دو حصوں میں تقسیم ہے بچے پڑھیں گے اُدھر اور کھیلیں گے کہیں اور جا کر۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب منان خان! آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب منان خان: جناب چیئرمین! آپ کمیٹی بنا دیں، اس کی انکوائری ہو جائے کہ کیا سچ ہے وہاں پر ہسپتال چل رہا ہے یا نہیں؟ میری انفارمیشن کے مطابق یہ کہیں اور چل رہا ہے BHU میں نہیں چل رہا ہے۔ جو انہوں نے دودھو چک کا نام لکھا ہے میں چیلنج کرتا ہوں کہ یہ جھوٹ ہے اس پر کمیٹی بنا کر انکوائری کروائی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! کیا آپ انکوائری کی assurance دیتے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں کہہ رہا ہوں کہ یہ میرے پاس آئیں وہاں چلتے ہیں اور میں ان کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ کا بندہ بھیجتا ہوں ان ساری چیزوں کو verify کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین! میں کہہ رہا ہوں کہ اس کو verify کریں یہ ان کا حلقہ ہے میں بالکل کہہ رہا ہوں۔ اگر یہاں ڈیپارٹمنٹ کی کوئی غلطی ہے یا کوئی غلط انفارمیشن ہے تو میں بالکل ماننے کے لئے تیار ہوں۔ اگر غلط ہے تو یہ میرے پاس آئیں اور اس کو بیٹھ کر حل کر لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب منان خان! منسٹر صاحب نے assurance دے دی ہے۔

جناب منان خان: جناب چیئرمین! اس پر کمیٹی بنائی جائے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! اس پر کمیٹی بنانے کی کیا ضرورت ہے؟

جناب چیئرمین: اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

جناب منان خان: جناب چیئرمین! آپ پہلے اس کو تو settle کریں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب نے آپ کو assurance دے دی ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 930 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔264 میں
بوائز و گرلز سکولوں کی تعداد اور اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*930: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔264 رحیم یار خان میں بوائز و گرلز سکول کتنے ہیں نیز کتنے پرائمری اور ہائی سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس حلقہ میں بوائز و گرلز سکولوں کی تعداد بہت کم ہے کیا حکومت مزید سکولز خصوصاً گرلز سکولز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی۔264رحیم یار خان میں 112 بوائز اور 79 گرلز سکولز ہیں۔ حلقہ ہذا میں آبادی کے لحاظ سے پہلے ہی سکولز اپ گریڈ ہیں اور کسی سکول کو اپ گریڈ نہیں کیا گیا۔

(ب) درست نہ ہے۔حلقہ ہذا میں 191 گرلز و بوائز سکولز ہیں جو کہ آبادی کے لحاظ سے کافی ہیں۔ البتہ بڑھتی ہوئی آبادی کو مد نظر رکھتے ہوئے مزید سکول بھی بنائے جاسکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میری جتنی بھی reservations تھیں اور جو سوالات سکول اپ گریڈیشن کے حوالے سے تھے وہ جناب منسٹر صاحب نے address کر دیئے ہیں۔ جو میرا اگلا سوال تھا وہ relevant to that انشاءاللہ

I will sit with the Minister and resolve the issue. Thank you.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال جناب خالد محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! سوال نمبر 935 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل بورے والا پی پی۔230 میں
گرلز اور بوائز سکولوں کی تعداد اور اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*935: **جناب خالد محمود:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل بورے والا کے حلقہ پی پی۔230 میں کتنے گرلز اور بوائز ہائی سکول ہیں؟

(ب) اس حلقہ کے دیہی علاقہ میں موجود گرلز اور بوائز ہائی سکولوں کو حکومت اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) تحصیل بورے والا کے حلقہ پی پی۔230 میں چار گرلز اور بیس بوائز ہائی سکولز ہیں۔

(ب) مالی سال 19-2018 کے دوران صوبہ بھر میں اپ گریڈیشن کی کوئی سکیم شامل نہ کی گئی ہے۔ تاہم محکمہ سکولز ایجوکیشن کی جانب سے رواں ماہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو تجاویز بھیجی جا رہی ہیں۔ جس میں آئندہ مالی سال 20-2019 میں سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے رقم کی استدعا کی گئی ہے۔ رقم کی منظوری کے بعد مذکورہ حلقہ میں اپ گریڈیشن کی جملہ شرائط پر پورا اترنے والے سکولوں کو اپ گریڈ کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! میں نے تحصیل بورے والا کے حلقہ پی پی۔230 کے گرلز اور بوائز ہائی سکول کی تعداد پوچھی تھی تو اس کا جواب آیا ہے کہ گرلز ہائی سکول چار اور بوائز ہائی سکولز بیس ہیں۔ یہ جواب سرے سے ہی غلط ہے۔ اتنی بڑی constituency میں نہ تو گرلز کے چار سکول ہیں وہ اس سے زیادہ ہیں اور بوائز کے تو بیس ہے ہی نہیں۔

جناب چیئرمین! منسٹر صاحب اس کی تفصیلات بتا دیں کہ وہ بیس بوائز ہائی سکول کہاں ہیں اور چار گرلز ہائی سکول پی پی۔230 میں کہاں کہاں ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! جناب خالد محمود بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کیونکہ اس کی correction میرے پاس آئی تھی۔ سی ای او غلام مصطفیٰ برجیس نے جو

انفارمیشن لاکر دی ہے اس کو ہم نے correct کروایا ہے اور اس پر ہم ان کے خلاف ایکشن لے رہے ہیں۔ بوائز کے کل سکول بارہ ہیں اور گرلز کے 13 ہیں۔ جواب میں جو چار اور بیس لکھا ہوا ہے وہ دونوں نمبر غلط ہیں۔

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! بوائز کے وہاں پر گیارہ سکولز ہیں، وہ بارہ سکولز نہیں ہیں اور اگر بارھواں بنوادیں گے تو گنتی پوری ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین! دوسرا میرا اسی سوال میں جز(ب) تھا کہ کیا ان سکولز کو گورنمنٹ اپ گریڈیشن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر ارادہ رکھتی تو کب تک اور نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ وہ منسٹر صاحب نے بتایا، آج ابھی ہائر ایجوکیشن کمیٹی کی میٹنگ تھی جو چیئرپرسن صاحبہ بنی تو ہم نے ان کو بھی مبارکباد دی اور ان کی یہ wording تھی کہ گورنمنٹ کی priority ہے لیکن اس میں تو کہیں پر priority نظر نہیں آئی اور 19-2018 میں اپ گریڈیشن کے لئے فنڈز ہی نہیں رکھے گئے۔

جناب چیئرمین! آج سے ایک ہفتہ پہلے تقریباً 15 تاریخ کو وزیراعلیٰ کی "دنیا" ٹی وی پر statement چل رہی تھی کہ ہم نے پنجاب میں 2 ہزار سکولوں کو اپ گریڈ کیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، please آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! میں ضمنی سوال ہی کرنے لگا ہوں کہ وزیراعلیٰ نے کہا ہے کہ 2 ہزار سکولز کو اپ گریڈ کیا ہے جبکہ منسٹر صاحب ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ جواب دے رہے ہیں کہ 19-2018 میں اپ گریڈیشن کے لئے فنڈز ہی نہیں رکھے گئے اور آنے والے بجٹ میں فنڈز رکھیں گے تو پھر سکولوں کو اپ گریڈ کریں گے۔

جناب چیئرمین! اب پتا نہیں کہ ڈیپارٹمنٹ غلط بول رہا ہے یا وزیراعلیٰ غلط کہہ رہے ہیں۔ منسٹر صاحب یہ تعین کر دیں کہ اس میں کس کی statement غلط ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں سب سے پہلی چیز ان کو یہ بتا دوں کہ تین سکولز اس وقت اپ گریڈ ہو رہے ہیں جہاں پر construction بھی ہو رہی ہے:

1. گورنمنٹ گرلز ہائی سکول441EB ہے جو ہائی سکول سے ہائر سیکنڈری سکول اپ گریڈ ہو رہا ہے۔
2. گورنمنٹ گرلز ہائی سکول505EB ہے جو ہائی سکول سے ہائر سیکنڈری سکول اپ گریڈ ہو رہا ہے۔
3. بوائز ہائی سکول بھی اپ گریڈ ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات میں اپنے فاضل ممبر کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری number one priority ہے کہ ہر یونین کونسل کے اندر گرلز ہائی سکول ہونا چاہئے اور جو یونین کونسل رہ گئی ہیں 2019-20 کے بجٹ میں انشاءاللہ تعالیٰ ان ہر یونین کونسل کے اندر لڑکیوں کے لئے گرلز ہائی سکول بنائے جائیں گے اور اس پر کام شروع کیا جائے گا اس لئے میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرے پاس آجائیں اور اگر ان کے پاس اور کوئی سکولز ہیں وہ نشاندہی کریں تو ہم بالکل ان پر کام کریں گے۔

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! میں ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول EB/505 اور انہوں نے جو 261 میں سکولز کا ذکر کیا وہ دو سال پہلے سے بلڈنگ بن رہی تھیں اور وہ near completion ہیں مگر اس وقت ان کے کام بند ہیں کہ وہاں پر کنٹریکٹر یا ڈیپارٹمنٹ کے پاس فنڈز نہیں ہیں تو یہی منسٹر صاحب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ان پر توجہ دیں اور ان کو complete کریں جب تک اگلا بجٹ آئے گا تب پہلے والی بلڈنگ گرنے کے قابل ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین! باقی میں ان سے مل بھی لوں گا، ان سے گزارش بھی کر لوں گا اور ان سے توقع رکھوں گا کہ انشاءاللہ ہر یونین کونسل میں ایک ایک گرلز ہائی سکول یا ہائی سکول کو اپ گریڈ کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ مالی سال 2018-19 کے دوران صوبہ بھر میں اپ گریڈیشن کی کوئی سکیم شامل نہ کی گئی ہے تو میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو اس سے پہلے کی ongoing schemes ہیں،

وہ 80فیصد سے 90فیصد مکمل ہیں اور ان میں زیادہ تر 100فیصد بھی مکمل ہیں لیکن وہاں پر کلاسز شروع نہیں ہو سکیں تو کیا منسٹر صاحب یہ assure کرواتے ہیں کہ وہ پورے صوبہ میں جس جس ضلع میں ongoing schemes ہیں ان میں بقایا فنڈز دیں گے جہاں پر above 60 percent funding ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین! secondly جہاں پر 90فیصد سے 100فیصد کام مکمل ہے اور کلاسیں شروع نہیں ہو سکیں تو کیا وہ وہاں پر کلاسیں شروع کروادیں گے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! جہاں پر بھی پچاس فیصد سے اوپر کام ہو چکا ہے انشاءاللہ تعالیٰ وہاں پر اسی سال کلاسیں شروع بھی ہو جائیں گی اور اس سوال کے اندر جو سکولز اس علاقے کے آئے ہوئے ہیں یہ میرے پاس آ کر جن جن کی نشاندہی کریں گے۔

جناب چیئرمین! میں آفس بیٹھا ہوں یہ میرے پاس آئیں تو میں ابھی اس پر details لے لیتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ سوال نہیں صوبے کی بات ہو رہی ہے اور آپ نے صوبے کی بات کی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! .Address the Chair

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں کہہ رہا ہوں کہ آپ میرے پاس آئیں۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ سکولز سوال میں شامل نہیں، یہ صوبے کی بات کیوں شامل نہیں ہو سکتی۔۔۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں پی پی۔30 کی بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: انہوں نے آپ کو assurance دی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Chairman! I could not understand this serious ministry of honourable Minister Sahib.

جناب چیئرمین! ایک طرف انہوں نے جواب دیا ہے کہ سال2018-19 میں اپ گریڈیشن کی کوئی سکیم شامل نہ کی گئی ہےHe is very respectable for me and he is a competent man.، ابھی منسٹر صاحب فرمارہے ہیں کہ تین سکولوں کی اپ گریڈیشن ہو رہی ہے تو کس بات کو درست سمجھیں، ہم اس جواب کو درست سمجھیں یا منسٹر صاحب نے جو اپنی statement دی ہے اس کو درست سمجھیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں نے شروع میں کہا تھا کہ جس بندے نے یہ جواب بھیجا ہے ہم نے اس کے خلاف کارروائی شروع کی ہے اور میں اس کے جواب کو ہی درست کرکے بتا رہا تھا، so that is the reason why جہاں سے غلط جواب آیا ہے ان کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے اور جو correction تھی وہ میں نے کر دی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ صدیقہ صاحبداد خان کا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! On her behalf.

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان! on her behalf پر ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! سوال نمبر1010 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ صدیقہ صاحبداد خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری سکولوں کی بہتری سے متعلقہ تفصیلات

*1010: **محترمہ صدیقہ صاحبداد خان:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا حکومت سرکاری سکولوں کی بہتری، اساتذہ کی ٹریننگ اور سکولوں کے طالب علموں کے لئے ٹرانسپورٹ کا بندوبست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

حکومت سرکاری سکولوں کی بہتری کے لئے ہمہ وقت کوشاں اور متحرک ہے۔ حکومتی کاوشوں کی بدولت پنجاب کے سرکاری سکولوں کا معیار تعلیم بلند ہوا ہے اور بہتر تعلیمی نتائج سامنے آئے ہیں جس کے باعث سرکاری تعلیمی اداروں اور اُن پر عوام کے اعتماد میں اضافہ بھی ہوا ہے۔ سرکاری سکولوں میں بنیادی سہولیات (ٹائلٹ، پینے کا صاف پانی، باؤنڈری وال، بجلی، فرنیچر) کی فراہمی کے لئے مسلسل کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اساتذہ کرام کی حاضری اور اُن کی تدریسی کارکردگی کی نگرانی کے لئے ایک مربوط نظام قائم ہے۔

حکومت سرکاری سکولوں کے اساتذہ کی مسلسل پیشہ ورانہ تربیت کے لئے انتظامات مکمل کر چکی ہے۔ مذکورہ تربیت کے لئے پنجاب بھر میں ضلع سطح پر 43ادارے جبکہ مرکز کی سطح پر 2000تربیتی ادارے قائم کئے گئے ہیں۔ ان تربیتی اداروں میں 14,432پیشہ ورانہ تربیت کار تیار کئے جا چکے ہیں۔

مزید برآں مرکز کی سطح پر 3269اے ای اوز تعینات کئے گئے ہیں۔ جو سکولوں کا ماہانہ دورہ کریں گے اور پرائمری کے اساتذہ کی مسلسل رہنمائی کریں گے۔ حکومت تمام ایلیمنٹری اور سیکنڈری سکولوں کے سربراہان کی عالمی معیار پر 28روزہ تربیت برٹش کونسل کے تعاون سے کروا رہی ہے۔ جہاں تک سرکاری سکولوں کے طلباء کو ٹرانسپورٹ مہیا کرنے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں گزارش ہے کہ موجودہ مالی سال میں ایسی کوئی سکیم شامل نہ کی گئی ہے تاہم حکومت کی جانب سے منظوری اور مطلوبہ رقم کی

فراہمی پر محکمہ سرکاری سکولوں کے طلباء کو ٹرانسپورٹ مہیا کرنے کے لئے ضروری کارروائی عمل میں لائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بھی ضمنی سوال کر لیجئے گا۔ اب ان کو موقع دے دیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال دو لائن کا ہے اور اس جواب کے پہلے حصے کی تیسری لائن میں چوتھا جملہ ہے کہ سکولوں کا معیار تعلیم بلند ہوا ہے اور بہتر تعلیمی نتائج سامنے آئے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو بہتر نتائج سامنے آئے ہیں یہ اس سال یعنی یہی سال جس میں ہم کھڑے ہیں اور 19-2018 کے کن امتحانات کے متعلق ہے اگر تو ان بہتر نتائج میں، students کے رزلٹ میں ان کی ratio بہتر ہوئی ہے یا first class زیادہ آئی ہیں یا اس ٹریننگ کے نتیجے میں کوئی 60 percent and above marks زیادہ آئے ہیں اس ضمن میں بات ہو رہی ہے یا overall سکولز کی کارکردگی بہتر ہوئی ہے اور یہ کس سال کے متعلق بات کی جا رہی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! یہ ایک بڑا اچھا سوال کیا گیا ہے کیونکہ یہ ایک generalized statement دی گئی ہے کہ in the past six months جو efforts کی جا رہی ہیں، ہمیں اس کے رزلٹ میں جو چیزیں بہتر نظر آ رہی ہیں اور جو ان کی details ہیں وہ میرے پاس پڑی ہیں۔

جناب چیئرمین! میرے فاضل ممبر میرے پاس آئیں اور میں اس سوال کے اندر جن چیزوں کی بات کر رہا ہوں وہ میں انہیں دکھا دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! اب میں جواب پڑھ دیتا ہوں اور جواب میں لکھا یہ گیا ہے کہ حکومت سرکاری سکولوں کی بہتری کے لئے ہمہ وقت کوشاں اور متحرک ہے۔ حکومتی کاوشوں کی بدولت پنجاب کے سرکاری سکولوں کا معیار تعلیم بلند ہوا ہے اور بہتر تعلیمی نتائج سامنے آئے ہیں جس کے باعث سرکاری تعلیمی اداروں اور اُن پر عوام کے اعتماد میں اضافہ بھی ہوا ہے۔ سرکاری سکولوں میں بنیادی سہولیات (ٹائلٹ، پینے کا صاف پانی، باؤنڈری وال، بجلی، فرنیچر) کی فراہمی کے لئے مسلسل کوششیں کی جارہی ہیں تو میرا ضمنی سوال ہے کہ پنجاب میں لگ بھگ 54000ہزار کے قریب سکولز ہیں، یہ چھ ماہ کے اندر تو ہو نہیں سکتا تھا، یہ جو پچھلا سالانہ رزلٹ ہے اور مئی 2018 کے بعد کوئی سالانہ امتحان بھی نہیں ہوا، جو سرکاری نتائج تھے وہ بھی پچھلے سال کی کارکردگی کی بنیاد پر تھے۔ شکریہ

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! ایک جو کوشش کی جارہی ہے اور ہم جن کوششوں میں لگے ہوئے ہیں، ہم جو چیزیں کررہے ہیں اور جو changes لانے میں آج سے چھ مہینے پہلے شروع ہوئے تھے، جو نتائج ہمارے پاس آرہے ہیں اور جو انفارمیشن ان کو چاہئے، جو رزلٹ ہم دیکھ رہے ہیں، جو ہم اپنے سروے کرواکر دیکھ رہے ہیں اور ہم نے جو پالیسیاں change کی ہیں ان کی وجہ سے وہ رزلٹ ہمارے سامنے آرہے ہیں۔ اگر وہ ان کو چاہئیں تو یہ میرے پاس آئیں اور میں ان کو دکھا دیتا ہوں۔

محترمہ شاہین رضا: جناب چیئرمین! میں صدیقہ آپا کے ایماء پر ایک ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے سوال کیا تھا کہ بچوں کے لئے ٹرانسپورٹ ہونی چاہئے لیکن محکمے نے جواب دیا ہے کہ یہ پالیسی میں نہیں ہے۔ ابھی بھی کئی علاقے کے سکولوں میں ٹائلٹ کی کمی ہے، وہ کسی بڑے پراجیکٹ کو اپنے ساتھ ملاکر سکولوں میں ٹائلٹ پر بھی کام کرنا چاہ رہی ہیں۔ آپ نے ایک بہت اچھا کام کرکے تعلیم کی ایک مربوط پالیسی بنائی ہے۔

جناب چیئرمین! میری استدعا ہے کہ آپ وہ پالیسی سب کو circulate کردیں۔

(اذان جمعتہ المبارک)

جناب چیئرمین: وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جھنگ: پی پی۔126 میں پرائمری، ایلیمنٹری اور ہائی سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*843: **جناب محمد معاویہ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔126 ضلع جھنگ میں کتنے پرائمری، ایلیمنٹری اور ہائی سکول ہیں؟

(ب) کتنے نئے سکولز کی تعمیر جاری ہے؟

(ج) کیا تمام سکولز میں پینے کے صاف پانی اور واش رومز کی سہولیات موجود ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پی پی۔126 ضلع جھنگ میں 16 ہائی وہائر، 16 ایلیمنٹری اور 45 پرائمری سکولز ہیں۔

(ب) مذکورہ حلقہ میں کوئی نیا سکول زیر تعمیر نہ ہے۔

(ج) پی پی۔126 کے تمام سکولوں میں پینے کا صاف پانی اور واش رومز کی سہولت موجود ہے۔

صوبہ میں گرلز سکولز کی تعداد اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*1034: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں اس وقت کتنے گرلز سکولز قائم ہیں؟

(ب) کیا ان تمام گرلز سکولوں میں ٹائلٹ کی سہولت میسر ہے؟

(ج) صوبہ کے جن گرلز سکولوں میں ٹائلٹ نہ ہیں کیا حکومت ٹائلٹ بنوانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت 27,734 گرلز سکولز قائم ہیں۔

(ب) 27,705 گرلز سکولوں میں ٹائلٹ کی سہولت میسر ہے جبکہ 29 گرلز سکولوں میں ٹائلٹ کی سہولت میسر نہ ہے۔

(ج) صوبہ کے جن گرلز سکولوں میں ٹائلٹ موجود نہ ہے وہاں ٹائلٹ کی تعمیر کے لئے آئندہ ترقیاتی منصوبہ 20-2019 میں رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی کتابوں کی پرنٹنگ سے متعلقہ تفصیلات

35: چودھری اشرف علی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کس کس جماعت کے لئے کتابیں تیار کرواتا ہے، کلاس کے مطابق تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 2011 میں پنجاب کریکولم اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے سلیبس کو مرتب کرنا اور revise کرنا اب کریکولم اتھارٹی کی ذمہ داری ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب کریکولم اتھارٹی کا ایک ریسرچ ونگ بھی کام کر رہا ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ اتھارٹی نے اب تک کس جماعت کے سلیبس کو کتنی مرتبہ revise کیا ہے؟

(و) مذکورہ اتھارٹی کا دفتر کہاں واقع ہے اور یہ کن کن افسران و ماہرین پر مشتمل ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، جماعت ادنیٰ (کچی) یعنی Pre-One سمیت اوّل تا بارہویں جماعت تک کی لازمی و اختیاری درسی کتب مروّجہ طریق کار کے مطابق تیار اور شائع کرتا ہے۔ ان درسی کتب کی جماعت وار مکمل تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 30۔جولائی 2012 کو "پنجاب کریکولم اتھارٹی ایکٹ 2012 منظور کیا۔ Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس ایکٹ کے تحت اگست 2012 میں پنجاب کریکولم اتھارٹی کا قیام عمل میں آیا جس کا دفتر وحدت کالونی، لنک وحدت روڈ، لاہور پر واقع تھا۔ حکومت پنجاب نے 19۔ستمبر 2014 کو "پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ آرڈیننس 2014 جاری کیا Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس کے تحت پنجاب کریکولم اتھارٹی اور پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، دونوں ادارے ختم ہو گئے اور ان دونوں مذکورہ اداروں کو باہم ضم کر کے ایک نئے ادارے "پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ" کا قیام عمل میں لایا گیا۔
بعد ازاں پنجاب اسمبلی نے اس آرڈیننس کی منظوری بطور "پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ ایکٹ 2015 دی۔

(ج) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ ایکٹ 2015 کے تحت، ابتدائے بچپن کی تعلیم (ECE) سے لے کر انٹرمیڈیٹ کی سطح تک کے نصاب کو مرتب کرنے / نظر ثانی کرنے کی ذمّہ داری، اب پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کی ہے۔

(د) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کا ادارہ، وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظور کردہ ایک اعلیٰ سطحی بورڈ آف گورنرز کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے، جس میں حکومت پنجاب کے چار مختلف محکموں کے سیکرٹری صاحبان، متعلقہ تعلیمی و انتظامی اداروں کے سربراہان اور تجربہ کار و ممتاز تعلیمی ماہرین شامل ہیں۔ بورڈ آف گورنرز کے چیئرمین جنرل (ریٹائرڈ)

محمد اکرم خان ہیں جبکہ ادارے کی سربراہی حکومت پنجاب کے تعینات کردہ مینجنگ ڈائریکٹر کرتے ہیں۔ ایکٹ کے مطابق اس ادارے کے درج ذیل پانچ شعبے ہیں:

1 کریکولم ونگ 4 ایڈمنسٹریشن ونگ
2 مینوسکرپٹ 5 فنانس ونگ
3 پروڈکشن ونگ

ہر شعبے کا سربراہ ڈائریکٹر ہوتا ہے۔ اس ادارے میں کوئی مخصوص ریسرچ ونگ تو نہیں ہے، تاہم نصاب اور کتاب کے مواد میں تبدیلی ریسرچ کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

(ہ) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ نے اپنے قیام 2015 سے لے کر اب تک جماعت اوّل تا جماعت دہم تک کے تمام لازمی مضامین (ماسوائے اسلامیات) کے نصاب کو بورڈ آف گورنرز کی منظوری سے بتدریج revise کیا ہے۔

(و) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کا مرکزی دفتر 21-E-II گلبرگ-III میں واقع ہے جبکہ اس کا کریکولم ونگ وحدت کالونی، لنک وحدت روڈ پر واقع ہے۔

نصاب سے متعلقہ اُمور، شعبہ نصاب کی ذمّہ داری ہے۔ اس شعبے میں ایک مینجنگ ڈائریکٹر، ایک ایڈیشنل ڈائریکٹر اور چھ ڈپٹی ڈائریکٹرز کام کر رہے ہیں۔ شعبہ کریکولم میں کام کرنے والے ماہرین کی تفصیل-Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ: پی پی-57 میں (بوائز و گرلز) پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز کی تعداد اور مسنگ فیسلٹیز سے متعلقہ تفصیلات

36: چودھری اشرف علی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی-57 گوجرانوالہ میں کتنے (بوائز و گرلز) پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ سکولز میں کون کون سی missing facilities اور ان کو کب تک پورا کر دیا جائے گا؟

(ج) مذکورہ سکولز میں سے کس کس سکول کی بلڈنگ dangerous ہے اور کس کس سکول کی بلڈنگ طلباء اور طالبات کی تعداد کے لحاظ سے ناکافی ہے؟

(د) مذکورہ سکولز میں سے کس کس سکول کے معاملات کس کس معزز عدالت میں زیر سماعت ہیں؟

(ہ) مذکورہ سکولز میں سے کون کون سے شیلٹر لیس سکولز ہیں؟

(و) حکومت سال2018-19 میں کس کس سکول کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ز) مذکورہ حلقہ میں کون سے سکولز ہیں جن کی عمارت از سر نو تعمیر کی گئی اور اب ان کا موجودہ status کیا ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی۔57 گوجرانوالہ میں 17 پرائمری، چھ مڈل اور 23 ہائی (گرلز و بوائز) سکولز ہیں۔ ان تمام سکولوں کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ حلقہ میں سات سکولز ایسے ہیں جن میں بنیادی سہولیات کی کمی ہے لسٹ Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈی ای اے) گوجرانوالہ کی جانب سے موصول شدہ مراسلہ میں فنڈز منظور کرنے کی استدعا کی گئی ہے۔

موجودہ مالی سال2018-19 کے دوران بنیادی سہولیات کی مد میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے تاہم آئندہ مالی سال2019-20 میں سرکاری سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے رقم مختص کی جائے گی جس سے مذکورہ حلقہ کے سکولوں میں بنیادی سہولیات کی کمی پوری ہو جائے گی۔

(ج) جن سکولوں کی عمارات خطرناک اور اُن سکولوں میں جہاں عمارات طلباء و طالبات کی تعداد کے لحاظ سے ناکافی ہیں اُن کی تفصیل۔Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ حلقہ کے جن سکولوں کے معاملات مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ اُن کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ حلقہ میں کوئی بھی سکول شیلٹر لیس نہ ہے۔

(و) حکومت سال 19-2018 میں گورنمنٹ FD ماڈل ایلیمنٹری سکول چراغ نگر گوجرانوالہ کو اپ گریڈ کر دے گی۔

(ز) مذکورہ حلقہ کے سکولوں کی از سرِ نو تعمیر شدہ عمارات اور اُن کے موجودہ status کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور شہر میں گرلز ہائی سکولوں میں

بنیادی سہولتوں کی محرومی اور اساتذہ کی کمی سے متعلقہ تفصیلات

132: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں کتنے گرلز ہائی سکول کی چار دیواری نہ ہے؟

(ب) کتنے گرلز ہائی سکول میں لیٹرین کی سہولت نہ ہے؟

(ج) کتنے گرلز ہائی سکول میں خواتین اساتذہ کی کمی ہے اور یہ کمی کب تک پوری کر دی جائے گی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے اکثر گرلز پرائمری سکولوں میں ہیڈ مسٹریس نہ ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان پرائمری و گرلز سکولوں میں بچیوں کے لئے کھیلوں کی سہولیات نہیں ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں نیز حکومت اس بارے میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع لاہور کا کوئی بھی سرکاری گرلز ہائی سکول چار دیواری کے بغیر نہ ہے۔

(ب) تمام گرلز ہائی سکولوں میں لیٹرین کی سہولت موجود ہے۔

(ج) ضلع لاہور کے 199 گرلز ہائی سکولوں میں اساتذہ کی کمی ہے۔ اساتذہ کی کمی کو بہت جلد نئی بھرتی / بین الاضلاعی تبادلوں کے ذریعے پُر کر دیا جائے گا۔

(د) درست نہ ہے۔ ضلع لاہور کے تمام گرلز پرائمری سکولوں میں ہیڈ مسٹریس موجود ہیں۔

(ہ) درست نہ ہے۔ پرائمری گرلز سکولوں میں بچیوں کے لئے اِن ڈور کھیلوں کی سہولیات موجود ہیں۔

لاہور شہر میں کرائے کی بلڈنگ میں چلنے والے پرائمری سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

133: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں کتنے پرائمری سکول کرائے کی عمارتوں میں چل رہے ہیں اور کرائے کی مد میں سالانہ کتنی ادائیگی کی جارہی ہے؟

(ب) جو سکول کرائے کی عمارتوں میں چل رہے ہیں حکومت ان کی اپنی عمارت کب تک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) لاہور شہر کے کتنے ہائی سکولوں میں لیٹرین کی سہولت موجود نہ ہے؟

(د) کتنے سکولوں میں پانی کی سہولت نہ ہے؟

(ہ) لاہور شہر کے کتنے ہائی سکولوں میں طلباء کی تعداد کے مطابق کمرے نہ ہیں یہ کب تک کمرہ جات کی کمی پوری کر دی جائے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع لاہور میں سات بوائز پرائمری سکول کرائے کی بلڈنگ میں چل رہے ہیں اور کرائے کی مد میں سالانہ کرایہ مبلغ-/ 18,76,368 روپے ادائیگی کی جارہی ہے۔

(ب) محکمہ سکولز ایجوکیشن نے بحوالہ چھٹی نمبر SO(ADP-I) Release-420/2018-19 مورخہ 03-01-2019 ADP-Schemes 2018-19 کے تحت ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی لاہور کو فنڈز جاری کر دیئے ہیں Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے لہٰذا جو سکول کرائے کی عمارتوں میں چل رہے ہیں ان کی اپنی عمارات مالی سال 2018-19 میں تعمیر کر دی جائیں گی۔

(ج) ضلع لاہور کے تمام ہائی سکولز میں لیٹرین کی سہولت موجود ہے۔

(د) تمام سکولز میں پانی کی سہولت موجود ہے۔

(ہ) لاہور شہر کے 144 ہائی سکولز میں طلباء کی تعداد کے مطابق کمرے نہ ہیں البتہ ان سکولز میں کمرہ جات کی کمی مالی سال 19-2018 میں پوری کر دی جائے گی۔ اس ضمن میں محکمہ کی جانب سے بحوالہ چھٹی نمبر SO(ADP-I)Release-420/2018-19 مورخہ 03-01-2019 ADP-Schemes 2018-19 کے تحت ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی لاہور کو فنڈز جاری کر دیئے گئے ہیں۔ Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی پی۔120 میں گرلز و بوائز پرائمری ایلیمنٹری کی تعداد اور ان کو اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

147: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔120 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے گرلز و بوائز پرائمری، ایلیمنٹری، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول کہاں کہاں پر ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا مذکورہ حلقہ میں یونین کونسل کی سطح پر گرلز و بوائز ہائی سکول موجود ہیں اگر نہیں تو کیا حکومت ہر یونین کونسل میں گرلز و بوائز ہائی سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ چک 269/G B کوٹ کھیتران کافی آبادی پر مشتمل ہے لیکن وہاں گرلز ہائی سکول نہ ہونے کی وجہ سے بچیاں پرائمری سطح سے آگے نہیں پڑھ سکتیں؟

(د) کیا محکمہ درج بالا چک کے گرلز پرائمری سکول کو فوری طور پر ایلیمنٹری یا ہائی سکول میں اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پی پی۔120 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جو سکول کام کر رہے ہیں ان کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جہاں جہاں یہ سکول کام کر رہے ہیں اُن کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے:

کیٹیگری آف سکولز	گرلز سکولوں کی تعداد	بوائز سکولز کی تعداد	میزان
گورنمنٹ پرائمری سکول	65	60	125
گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول	35	29	64
گورنمنٹ ہائی سکول	26	18	44
گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول	04	01	05
میزان	130	108	238

(ب) مذکورہ حلقہ میں یونین کونسل کی کل تعداد 20 ہے۔ حلقہ ہذا میں 30 گرلز ہائی و ہائر سیکنڈری سکولز اور اُنیس بوائز ہائی و ہائر سیکنڈری سکولز کام کر رہے ہیں جبکہ درج ذیل آٹھ یونین کونسل کی سطح پر ہائی سکول نہیں ہیں۔ حکومت مرحلہ وار ایسی یونین کونسلز جن میں ہائی سکول نہیں۔Left Over یونین کونسلز پالیسی کے تحت ہائی سکول بنارہی ہے۔

نمبر شمار	نام یونین کونسل	یونین کونسل نمبر	سکول	ریمارکس
1	چک نمبر290ج ب	33	گرلز و بوائز ہائی سکول	چک نمبر294ج ب میں گرلز ہائی سکول کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے۔
2	چک نمبر186گ ب	42	گرلز ہائی سکول	
3	چک نمبر189گ ب	43	بوائز سکول	
4	چک نمبر269گ ب	44	گرلز ہائی سکول	
5	چک نمبر262گ ب	45	گرلز ہائی سکول	
6	چک نمبر291گ ب	48	بوائز سکول	
7	چک نمبر296گ ب	51	بوائز سکول	
8	چک نمبر350گ ب	52	گرلز ہائی سکول	چک نمبر348گ ب ڈھیری میں گرلز ہائی سکول کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے۔

(ج) درست ہے۔ چک نمبر GB/269 کوٹ کھیتران کافی آبادی پر مشتمل ہے لیکن وہاں گرلز ہائی سکول نہ ہے کیونکہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 269 گ ب کوٹ کھیتران کا رقبہ صرف ایک کنال دو مرلے ہے اور سکول ہذا کا رقبہ ایلیمنٹری سطح کی عمارت کے لئے ناکافی ہے اس گاؤں میں state land موجود نہ ہونے کی وجہ بھی ہائی

سکول کے قیام کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ تاہم مخیر حضرات کے تعاون سے سکول کے لئے مطلوبہ رقبہ کے حصول کے لئے کاوش جاری ہے۔ مطلوبہ رقبہ مہیا ہونے پر سکول کو اپ گریڈ کر دیا جائے گا۔

(د) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 269گ ب کوٹ کھیتران کا رقبہ 1کنال 2مرلے ہے اور اس میں ایلیمنٹری سطح کی عمارت کی تعمیر کے لئے مطلوبہ رقبہ موجود نہ ہے لہٰذا یہ سکول مطلوبہ رقبہ کے حصول تک اپ گریڈ نہیں کیا جاسکتا۔

محکمہ سکولز ایجوکیشن میں ٹیچروں کی ترقیوں کی پالیسی سے متعلقہ تفصیلات

178: جناب نصیر احمد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ میں سکول ٹیچروں کی اگلے سکیلوں میں ترقیوں کے لئے کوئی پالیسی موجود ہے، تفصیلاً بیان فرمائیں؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو اس پالیسی کے مطابق کتنی سروس کے بعد ایک ٹیچر اگلے سکیل میں ترقی کا اہل قرار پاتا ہے؟

(ج) محکمہ میں اس وقت ٹیچروں کی کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں، سکیل وار تفصیل مہیا کی جائے؟

(د) کیا حکومت ان خالی اسامیوں پر ٹیچروں کی ترقیاں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) محکمہ میں سکول ٹیچروں کی اگلے سکیلوں میں ترقیوں کے لئے پروموشن پالیسی لاگو ہے۔
اس پالیسی کے تحت اساتذہ کی ترقی کے لئے مندرجہ ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے:

(i) سنیارٹی پوزیشن

(ii) پروبیشن پیریڈ کا مکمل ہونا

(iii) سروس رولز میں درج کی گئی اہلیت اور تجربے کا ہونا

Punjab Civil Servants (Minimum Length of Service for Promotion (vi) Rules, 2003 کے مطابق سروس کا دورانیہ ہونا

(iv) سروس ریکارڈ اور Personal Evaluation Reports

(v) ٹریننگ / محکمانہ امتحان پاس کرنا

(ب) استاد کی اگلے سکیل میں ترقی کے لئے دو سالہ Probation Period مکمل ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اس کے بعد سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سروسز رولز 2014 کے مطابق Cum Fitness Seniority کا معیار ملحوظِ خاطر رکھا جاتا ہے۔

(ج) محکمہ میں اس وقت سالانہ سکول شماری 19-2018 کے مطابق صوبہ میں اساتذہ کی 37,741 اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ ان خالی اسامیوں کی سکیل وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تمام خالی اسامیاں پروموشن کوٹا کی نہ ہیں۔ پروموشن کا عمل جاری ہے اور ہر ماہ ضلع اور محکمہ کی سطح پر پروموشن کی میٹنگز ہوتی رہتی ہیں جبکہ ابتدائی بھرتی کی اسامیوں پر کنٹریکٹ بھرتی کی جاتی ہے۔

نارووال: پی پی۔48 میں گرلز و بوائز سکولز کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

224: جناب منان خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع نارووال پی پی۔48 میں کتنے (گرلز و بوائز) سکولز ہیں اور ان میں کتنے طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں، بیان فرمائیں؟

(ب) ضلع نارووال پی پی۔48 کے (گرلز و بوائز) سکولز میں کتنے اساتذہ فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور اساتذہ کی کتنی اسامیاں خالی ہیں نیز حکومت کب تک، ان اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) نارووال حلقہ پی پی۔48 میں محکمہ سکولز ایجوکیشن میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کب تک ان کو پُر کیا جائے گا بشمول اساتذہ اور دیگر سٹاف سے متعلقہ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پی پی۔48 ضلع نارووال میں گرلز و بوائز سکولوں کی تعداد اور زیر تعلیم طلباء اور طالبات کی تعداد درج ذیل ہے:

بوائز سکولز کی تعداد	:	114
گرلز سکولز کی تعداد	:	183
ٹوٹل	:	297
طلباء کی تعداد	:	22569
طالبات کی تعداد	:	25113
ٹوٹل	:	47,682

(ب) پی پی۔48 ضلع نارووال میں گرلز و بوائز سکولوں میں تعینات اساتذہ کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تعینات اساتذہ کی تعداد	:	1688
خالی اسامیوں کی تعداد	:	179

محکمہ کی جانب سے صوبہ بھر میں ریشنلائزیشن کے حوالے سے اعداد و شمار اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔ جس کا بنیادی مقصد طلباء کی تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اساتذہ کی تعیناتی کرنا ہے۔ ریشنلائزیشن کا عمل مکمل ہونے پر پی پی۔48 ضلع نارووال میں خالی اسامیوں پر ترجیحی بنیادوں پر اساتذہ تعینات کر دیئے جائیں گے۔

مزید بر آں حکومت کی جانب سے اساتذہ کی بھرتی منظور ہونے پر بھی مذکورہ حلقہ میں خالی اسامیوں پر اساتذہ کو تعینات کر دیا جائے گا۔

(ج) پی پی۔48 ضلع نارووال میں اساتذہ اور دیگر سٹاف کی خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تعداد	:	179

سٹاف کی خالی اسامیوں کی تعداد : 176

اساتذہ کی خالی اسامیاں پُر کرنے کے متعلق وضاحت جواب جز(ب)میں کر دی گئی ہے۔ جہاں تک دیگر سٹاف کی تعیناتی کا تعلق ہے تو اس ضمن میں گزارش ہے کہ اس وقت حکومت کی طرف سے بھرتی پر پابندی عائد ہے۔ حکومت کی جانب سے بھرتی پر پابندی اُٹھائے جانے کے بعد پی پی۔48 ضلع نارووال میں ضروری سٹاف تعینات کر دیا جائے گا۔

لاہور: حلقہ پی پی۔154 میں حکومت کے پرائمری سکولوں کی تعداد اور کرایہ کی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

235: چودھری اختر علی: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔154 لاہور میں حکومت کے کتنے پرائمری سکول کس کس علاقہ میں ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان میں زیادہ تر سکول کرایہ کی بلڈنگ میں ہیں، ان کے ماہانہ کرایہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ حلقہ کے کس کس پرائمری سکول کی بلڈنگ کتنے رقبہ میں بنائی گئی ہیں ہر سکول کے علیٰحدہ علیٰحدہ رقبہ کی تفصیل بیان فرمائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پی پی۔154 لاہور میں حکومت کے تین پرائمری سکول موجود ہیں۔ جن کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ پی پی۔154 لاہور میں کوئی ایسا سکول نہ ہے جو کرایہ کی عمارت میں چل رہا ہو۔

(ج) پی پی۔154 لاہور میں حکومت کے تین پرائمری سکول موجود ہیں۔ جن کی سکول و رقبہ وار تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور:حلقہ پی پی۔153 کے پرائمری سکولوں میں
سٹاف کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

236:چودھری اختر علی: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔153 لاہور کے پرائمری سکول میں کل کتنا سٹاف ہے، ہر سکول کے اسٹاف کی تفصیل سکیل وار علیٰحدہ علیٰحدہ بیان فرمائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان سکولوں میں اساتذہ کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹیچر اکثر سکولوں سے غائب رہتے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان سکولوں میں اسٹاف کی کمی کو پورا کرنے اور ان ٹیچروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو اکثر سکول سے غائب رہتے ہیں تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی۔153 لاہور کے پرائمری سکولوں میں اساتذہ کی تعداد 47 لسٹ سکیل وار Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ان سکولوں میں طلباء کی تعداد کے مطابق اساتذہ کی تعداد پوری ہے۔

(ج) درست نہ ہے ۔ کوئی استاد سکول اوقات میں غائب نہیں رہتا۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈی ای اے لاہور کے افسران، عملہ اور مانیٹرنگ سیل کے ذریعے سکولوں کی نگرانی کی جاتی ہے اور اس حوالے سے باقاعدہ رپورٹ مرتب کی جاتی ہے۔کسی شکایت کی صورت میں فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(د) جوابات (ب اور ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

بہاولپور کے علاقہ چولستان میں (گرلز و بوائز) پرائمری، مڈل،
ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

266:جناب ظہیر اقبال: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولپور کے علاقہ چولستان میں کتنے (گرلز و بوائز) پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول ہیں؟

(ب) کتنے سکولوں کی بلڈنگ ہیں اور کتنے سکولوں کی بلڈنگ نہ ہیں، ان کے نام اور ان میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد بتائیں؟

(ج) کیا حکومت ان سکولوں کی بلڈنگ تعمیر کرنے اور ان میں ٹیچرز کی خالی اسامیاں پر کرنے نیز دیگر missing سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع بہاولپور کے علاقہ چولستان میں سرکاری پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری (گرلز و بوائز) سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سکول لیول	بوائز سکولز	گرلز سکولز	کُل سکولز
پرائمری سکولز	39	06	45
مڈل سکولز	07	10	17
ہائی سکولز	07	05	12
ہائر سیکنڈری سکولز	02	01	03
ٹوٹل سکولز	55	22	77

(ب) ضلع بہاولپور کے علاقہ چولستان کے بلڈنگ اور بغیر بلڈنگ والے سرکاری سکولوں کی تعداد اور اُن میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد درج ذیل ہے:

سکول وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سکول مع بلڈنگ	سکول بغیر بلڈنگ	بلڈنگ والے سکولز کے طلباء کی تعداد	بغیر بلڈنگ والے سکولز کے طلباء کی تعداد
66	11	8121	1129

(ج) ضلع بہاولپور کے علاقہ چولستان کے سکولوں کو ADP سکیم سال 19-2018 میں شامل کر دیا گیا ہے۔ محکمہ سکولز ایجوکیشن کی جانب سے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی بہاول پور کو مورخہ 02.01.2019 کو اپ گریڈیشن، خستہ سکولز عمارات، بنیادی سہولیات اور

آئی ٹی لیب کی مد میں 25.743ملین جاری کئے گئے جو ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی بہاولپور کی جانب سے Executing Agencies کو جاری کر دیئے گئے ہیں۔ مزید انفرادی سکیم کی مد میں 9.460ملین روپے بھی جاری کئے گئے وہ بھی چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈی ای اے) بہاولپور نے جاری کر دیئے ہیں تاکہ سکیمیں بر وقت مکمل ہو سکیں۔

لاہور: اساتذہ کو کمپیوٹرز فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

277: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سکولوں میں بچوں کے لئے غذا کی فراہمی اور جدید طرز تدریس کے فروغ کے لئے اساتذہ کو ٹیبلٹ / کمپیوٹرز فراہم کرنے کا کیا تعلق ہے؟

(ب) اساتذہ کو ٹیبلٹ / کمپیوٹر فراہم کرنے کے لئے مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور ضلع لاہور میں کتنے اساتذہ کو یہ سہولت فراہم کی جائے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) سکولوں میں اب تک گورنمنٹ کی طرف سے اساتذہ کو ٹیبلٹ / کمپیوٹر فراہم نہیں کئے گئے صرف وہ سکول جہاں ECE روم بنائے گئے ہیں۔ وہاں بچوں کی جدید تعلیم کی آگاہی کے لئے ٹیبلٹ موجود ہیں جو بچے استعمال کر رہے ہیں۔

(ب) اساتذہ کو ٹیبلٹ / کمپیوٹر فراہم کرنے کے لئے مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں ابھی تک کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ ابھی وزیر موصوف ایوان میں موجود ہیں کل گوجرانوالہ میں ایک بڑا unfortunate واقعہ ہوا ہے۔ وہاں ایک سکول کی چھت گر گئی جس میں ایک سکول ٹیچر جو ڈیوٹی پر تھی وہ جاں بحق ہو گئی اور ہیڈ ماسٹر زخمی ہو گئے۔

جناب چیئرمین: اس واقعہ کا ذکر ہو گیا ہے اور ہم نے ان کے لئے فاتحہ خوانی بھی کی ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئر مین! میں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہاں ایسا صرف ایک ہی سکول نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے بھی ایسے واقعات رونما ہو چکے ہیں۔

جناب چیئر مین: آپ اس پر کوئی تحریک لے آئیں۔ جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئر مین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ بہر حال آج مجھے موقع دیا گیا ہے لیکن میں ایک بات آپ کے علم میں ضرور لانا چاہتا ہوں کہ ایجنڈے پر جو اہم معاملات ہوتے ہیں، جو burning issues ہوتے ہیں وہ نہیں آ رہے۔ جس معزز ممبر کی بھی کوئی کاوش مشکل سے floor پر آ بھی جاتی ہے تو وہ زیر بحث نہیں آتی۔

جناب چیئر مین! وزیر قانون موجود ہیں پچھلے چھ ماہ میں اگر میرے معاملات بہت زیادہ فلٹر ہو کر بھی آئے ہیں اس میں زیرو آر نوٹس اور تحاریک التوائے کار بھی ہیں لیکن آج تک floor پر کسی کا کوئی جواب نہیں دیا گیا اور تمام کے تمام burning issues ہیں۔ آج خوش قسمتی سے وزیر تعلیم موجود ہیں ابھی بہت تعریف کی جا رہی تھی کہ اب سکولوں کے حالات بہت اچھے ہو گئے ہیں۔

جناب چیئر مین! میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ exams season کے اندر جبکہ تمام صوبے میں امتحان شروع ہو گئے ہیں یا ہونے والے ہیں لیکن بچوں کو پی ایس ایل میچز کے اندر لگا دیا گیا ہے۔ آپ اندازہ لگایئے کہ بچے کیسے پڑھیں گے اور اس ملک کا سٹینڈرڈ کیسے up ہو گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئر مین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 88 شیخ علاؤالدین کی ہے۔ جی، شیخ علاؤالدین! آپ اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئر مین! میں ایک بات کرنے کے بعد تحریک کی طرف ہی آ جاؤں گا۔ کل ہمارے ڈویلپمنٹ فنڈز پر جو analysis آئے ہیں اندازہ لگائیں کہ ڈویلپمنٹ کے لئے کوئی پیسا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شیخ علاؤالدین !یہ تو لمبی بحث ہو جائے گی پلیز آپ اپنی تحریک التوائے کار کی طرف آئیں۔

اوکاڑہ کے گرلز اور بوائز ہائی سکولوں
کو کئی ایکڑ اراضی سے محروم کرنے کا انکشاف

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین !میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اوکاڑہ کے گرلز اور بوائز ہائی سکولز جن میں طلباء و طالبات کی تعداد 4550 ہے کو تقریباً چوبیس ایکڑ زمین جس میں سکول کی بلڈنگ، پلے گراؤنڈ اور 72 رہائشی کوارٹرز سے محروم کیا جارہا ہے۔ اوکاڑہ ٹیکسٹائل مل کے مالکان نے یہ چوبیس ایکڑ زمین مع تمام سکول کی بلڈنگ کے ساتھ 53 کروڑ روپے کرایہ اور سود کی مد میں سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے مطالبہ کیا ہے۔ جس کی بنیاد Enemy Property Act کے تحت صرف چالیس لاکھ روپے میں یہ اربوں کی پراپرٹی کا مالک ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے۔

جناب چیئرمین! محرک حیران ہے کہ یہ تمام پراپرٹی مفاد عامہ کے لئے آج تک Acquisition Act 1894 کے تحت کیوں نہ acquire کی گئی۔ علاقے کی آبادی تقریباً اڑھائی لاکھ افراد پر مشتمل ہے اور ان دو سکولوں کے علاوہ کوئی اور سکول نہ ہے۔ ہزاروں بچوں اور اساتذہ کا مستقبل کیا ہو گا اور ان کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات کئے جائیں گے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین! صرف ایک example کے لئے عرض کرتا ہوں کہ کسی بھی تحریک پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے تاکہ پتا لگے کہ ground realities کیا ہیں؟ مجھے 99 فیصد یقین ہے کہ اس کا جواب بھی نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! پھر آپ ان چیزوں کو ایجنڈے پر ہی نہ لائیں۔ پچھلے پانچ چھ مہینوں کے اندر ایک چیز کا بھی جواب نہیں آیا ایک بھی زیرو آر کا جواب نہیں آیا۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے وزیر قانون کو بتادوں کہ پہلے ایسا ہوتا تھا کہ the moment میں تحریک التوائے کار move کرتا تھا تو محکمہ alert ہو جاتا تھا اور اس پر کچھ نہ کچھ کام شروع ہوتا تھا لیکن اب میں نے جتنی بھی تحاریک التوائے کار اور زیرو آرز نوٹس دیئے میں ایک ہی مثال دوں گا کہ آج بھی لارنس گارڈن میں اسی طرح گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں پھر رہی ہیں۔ ہم تو اپنے ان اثاثوں کو نہیں سنبھال سکے، ہمارا کیا بنے گا؟ اور یہاں جان بوجھ کر جواب نہیں دیا جاتا۔

جناب چیئرمین: اگلی تحریک التوائے کار محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں نے جو بات کی ہے اس پر تو کوئی رولنگ دیں۔

جناب چیئرمین: آپ کی تحریک التوائے کار pending کر دی گئی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آئے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! یقیناً آپ کا اختیار ہے آپ اسے pending کر لیں لیکن پہلے متعلقہ منسٹر کھڑے ہو کر اس پر اپنا نقطہ نظر ایوان کے سامنے پیش کریں۔ اس کے بعد آپ کی رولنگ یقیناً final ہو گی۔

جناب چیئرمین: اسی لئے تحریک التوائے کار pending کی ہے تاکہ منسٹر صاحب اس کی تیاری کر کے آئیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! متعلقہ منسٹر کھڑے ہو کر یہاں کوئی سٹیٹمنٹ تو دیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! آپ نے کس کے کہنے پر یہ تحریک التوائے کار pending کی ہے؟ کسی منسٹر نے تو own نہیں کیا۔ جب وہ own نہیں کریں گے، یہ نہیں کہیں

گے کہ یہ تحریک میرے متعلقہ ہے لیکن ابھی اس کا جواب محکمے سے نہیں آیا لہٰذا میری request پر pending کر دیں۔

جناب چیئرمین: میں نے منسٹر کی request پر یہ تحریک التوائے کار pending کی ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! میں نے تو نہیں دیکھا کہ کوئی منسٹر اٹھ کر کھڑا ہوا ہو اور pending کرنے کے لئے کہا ہو۔ آپ اس طرح نہ کریں۔

جناب چیئرمین! میں معذرت کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ آپ ہاؤس کو کسی decorum کے ساتھ چلنے دیں آپ کسی سیکرٹری کے کہنے پر pending نہیں کر سکتے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! آج یہ سارے ادھر کھڑے ہو کر بڑے ہیرو بن رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: اس طرح نہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں آپ کو یہ بتا دوں کہ ہم پچھلے پانچ سال وہاں اپوزیشن میں بیٹھے ہوتے تھے۔ جب سپیکر نے کوئی معاملہ pending کر دیا تو آج تک کبھی نہیں کہا گیا کہ منسٹر کھڑے ہو کر pending کرائے۔ انہوں نے پانچ سال ہمارے ساتھ یہ کیا اور آج ان کو بہت تکلیف ہو رہی۔

MR CHAIRMAN: The House is adjourned to meet on Monday the 25^{th} February, 2019 at 3.00 pm. Thank you very much.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سوموار،25۔فروری2019

(یوم الاثنین،19۔جمادی الثانی1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7:شمارہ 4

227

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 25۔ فروری 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر اور سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غوروخوض اور ان کی منظوری

1۔ **مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 31 بابت 2018)**

مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018 پر (ضمن 5 سے) ضمن وار غوروخوض

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

2۔ **مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018**

(مسودہ قانون نمبر 32 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

228

3۔ **مسودہ قانون(ترمیم)بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب2018(مسودہ قانون نمبر33بابت2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018 جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

229

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

سوموار،25۔فروری2019

(یوم الاثنین،19۔جمادی الثانی1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر20منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّهُۥ لَقُرْءَانٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾ فِى كِتَـٰبٍ مَّكْنُونٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهُۥٓ إِلَّا
ٱلْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ ﴿٨٠﴾ أَفَبِهَـٰذَا ٱلْحَدِيثِ
أَنتُم مُّدْهِنُونَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَآ
إِذَا بَلَغَتِ ٱلْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ أَقْرَبُ
إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَـٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ﴿٨٥﴾

سورۃ الواقعۃ آیات 77تا85

کہ یہ بڑے رُتبے کا قرآن ہے(77)(جو)کتاب محفوظ میں (لکھا ہوا ہے)(78)اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں(79)پروردگار عالم کی طرف سے اُتارا گیا ہے(80)کیا تم اس کلام سے انکار کرتے ہو؟(81)اور اپنا وظیفہ یہ بناتے ہو کہ اسے جھٹلاتے ہو(82)بھلا جب رُوح گلے میں آ پہنچتی ہے(83)اور تم اس وقت (کی حالت کو) دیکھا کرتے ہو(84)اور ہم اس (مرنے والے) سے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم کو نظر نہیں آتے(85)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کاش وہ چہرہ میری آنکھ نے دیکھا ہوتا
مجھ کو تقدیر نے اس دَور میں لکھا ہوتا
باتیں سنتا میں کبھی پوچھتا معنی ان کے
آپؐ کے سامنے اصحابؓ میں بیٹھا ہوتا
فخری جب مسجد نبویؐ میں اذانیں ہوتیں
میں مدینے سے گزرتا ہوا جھونکا ہوتا
وہؐ میرے ساتھ ہیں فخری میری ہر مشکل میں
میں تو مَر جاتا اگر میں یہاں تنہا ہوتا

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ہمارے دو معزز ممبران جو اس ہاؤس کے ممبر رہ چکے ہیں۔۔۔

(اذانِ عصر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان!

تعزیت

سابق اپوزیشن لیڈر رانا شوکت محمود اور سابق معزز ممبر اسمبلی رانا تجمل حسین کی وفات پر دعائے مغفرت

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ایک تو رانا شوکت محمود جو کہ 1988 سے 1992 تک لیڈر آف دی اپوزیشن رہے ہیں اور دوسرے سابق معزز ممبر اسمبلی رانا تجمل حسین ہمارے ساتھ ایم پی اے رہے ہیں، وفات پا گئے ہیں ان کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ اس کے بعد میں ایک قرارداد آپ کی اجازت سے پیش کرنا چاہوں گا اور وزیر قانون سے بھی میری درخواست ہے کہ رولز suspend کر کے مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اس قرارداد کو پاس بھی کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مرحومین کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر سابق اپوزیشن لیڈر رانا شوکت محمود اور سابق معزز ممبر اسمبلی رانا تجمل حسین (مرحومین) کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب امین اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امین اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ محکمہ انٹی کرپشن نے خاص طور پر سرگودھا ڈویژن کے اندر لوگوں کو پریشان کرنے کے لئے سکولوں، دکانوں اور گاؤں کے ہوٹلوں پر بھی ٹیکس لگانا شروع کر دیا ہے۔ ان دیہاتی ہوٹلوں کی کتنی کمائی ہو گی؟ انٹی کرپشن والے لوگ وہاں پر جا کر ان کو seal کر رہے ہیں اور کسی کی بات نہیں سنتے بلکہ الٹا جو کوئی کسی کی بات کرنے کے لئے انہیں کہتا ہے تو یہ ضد میں آ کر کہتے ہیں کہ اس جگہ کو تو گرانا ہی گرانا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ روڈز کی side پر چھابے وغیرہ لگے ہوتے ہیں تو انہیں بھی انہوں نے گرانا شروع کر دیا ہے۔ وزیر قانون بیٹھے ہیں یا جو بھی concerned ہیں تو میری درخواست ہے کہ اس پر کچھ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب محمد بشارت راجا نے اسے نوٹ کر لیا ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب امین اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! شکریہ

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Before we go to the Question Hour ایک رپورٹ lay ہونی ہے تو محترمہ زینب عمیر رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون ملازمین صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ 2019 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ زینب عمیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ رپورٹ پیش کرتی ہوں کہ:

The Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019 (Bill No 5 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

سوالات

(محکمہ جات پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد منیب سلطان چیمہ کا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 631 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب محمد منیب سلطان چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جنرل ہسپتال میں مریضوں کی تعداد اور وینٹی لیٹر سے متعلقہ تفصیلات

*631: **جناب محمد منیب سلطان چیمہ**: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جنرل ہسپتال لاہور میں روزانہ کتنے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے اور ہسپتال میں وینٹی لیٹرز کی تعداد کتنی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا حکومت بڑھتی ہوئی مریضوں کی تعداد کے پیش نظر بروقت علاج کے لئے وینٹی لیٹرز کی تعداد کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جنرل ہسپتال لاہور میں روزانہ کی بنیاد پر تقریباً7459 مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے اور ہسپتال ہذا میں62 وینٹی لیٹرز موجود ہیں۔

(ب) جی ہاں! حکومت مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر بروقت علاج کے لئے وینٹی لیٹرز کی تعداد بڑھانے کے لئے پہلے ہی اقدامات کر رہی ہے۔ اس ضمن میں ایک سکیم

Purchase of Ventilators and ICU Beds with Basic Allied Equipment in all teaching Hospitals in Punjab .

12۔دسمبر 2017 کو 778.210 ملین روپے کی لاگت سے PDWP سے منظور ہو چکی ہے۔ جس کے تحت کل 279 وینٹی لیٹرز خریدے جا رہے ہیں جس میں لاہور جنرل ہسپتال لاہور کو اس سال28 وینٹی لیٹرز فراہم کئے جائیں گے۔

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت پنجاب نے 778.210 ملین روپے جاری کر دیئے ہیں۔Purchase Process مکمل ہونے کے بعد LC کھول دی جائے گی اور LC کھلنے کے 90 دن بعد وینٹی لیٹرز فراہم ہو جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال تھا کہ جنرل ہسپتال کے اندر وینٹی لیٹر کی تعداد بتائی جائے اور اس کی ضرورت کے حوالے سے بتایا جائے تو جواب میں ہے کہ 62 وینٹی لیٹرز وہاں پر ہیں اور تقریباً ساڑھے سات ہزار مریض وہاں پر آتے ہیں۔ 280 وینٹی لیٹرز وہاں پر ہونے چاہئیں جن کے خریدنے کے لئے ڈیڑھ سال پہلے حکومت بجٹ دے چکی ہے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ تقریباً 280 وینٹی لیٹرز کی requirement ہے اور ڈیڑھ سال گزر چکا ہے لیکن اس کے باوجود ابھی تک وہاں پر وینٹی لیٹرز provide نہیں کئے گئے تو کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ معزز ممبر جو وینٹی لیٹرز کی خریداری کی بات کر رہے ہیں تو جب ان کی حکومت تھی تو last January سے اس کی purchase کا کام شروع ہوا تھا اور اس کے لئے sanctioned amount 77 crore and 8 Lac روپے تھی the whole thing got delayed and it came up to July 2017 وہ delay خود کرتے رہے اور پہلے تو اس کی procurement policy کے اندر delay ہوا till it came into July اور پھر جب یہ سب کچھ تیار ہوا تو اس وقت سیکرٹری صاحب جو بھی وہاں اس سیٹ پر موجود تھے انہوں نے sign نہیں کئے اور therefore, the Ventilators کی purchase کا کام شروع نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! اس کے بعد چیف جسٹس صاحب نے جنوری میں نوٹس لیا تھا اور جون تک یہ delay ہوا اور پھر اس کے بعد نگران حکومت آئی تو اس حکومت نے بھی اپنی مدت کے اندر مزید تین مہینے delay کیا اور delay کر کے they did not go around procuring it ہمارا بجٹ announce ہونے کے بعد we started the process اب اس وقت process تقریباً مکمل ہو چکا ہے LC وغیرہ اب کھولنی ہے اور اس کے بعد procurement کرنے لگے ہیں۔

جناب سپیکر! وینٹی لیٹرز 279 ہیں they should be clear انہوں نے

Numbers of Ventilators which are being purchased are 279 and not seven hundred by any chance. The total number of Ventilators present is about 789 in all the hospitals

جناب سپیکر! انہوں نے سوال پوچھا تھا کہ LGH میں کتنے وینٹی لیٹرز ہیں، اس بارے میں بتا دیا ہے کہ 62 وینٹی لیٹرز ہیں۔ Requirement جو ہے کہ کتنے مریض آتے ہیں they did not specify کہ وینٹی لیٹرز کے لئے کتنے مریض آتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ بتایا ہے کہ this is number of patients who come with these problems لیکن میں آپ کو یہ بتاتی چلی جاؤں کہ جب یہ وینٹی لیٹرز آئیں گے اس میں نمبر بھی لکھ دیا ہے کہ 28 وینٹی لیٹرز لاہور کے جنرل ہسپتال کو دے دیئے جائیں گے اور انشاء اللہ

Within this fiscal year we will complete it.

جناب ڈپٹی سپیکر: یعنی before ore June?

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! انشاء اللہ پیسے وغیرہ سب دے دیئے ہیں اور نکال دیئے ہیں۔ اس کا procedure تقریباً مکمل ہو چکا ہے اور already فائل وغیرہ sign ہو گئی ہے۔

We have done it already

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! ٹھیک ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے خود ہی اس بات پر توجہ دے دی چونکہ میرے حلقے کے اندر ہے اور محترمہ نے اشارہ کیا ہے کہ وہ تمام delay اور جو بھی چیزیں ہوتی رہیں چونکہ اس میں اس سال کا mention کیا گیا تھا تو اس سال میں جو جناب نے فرمایا کہ اس کا مطلب جون ہے کہ جون سے پہلے یہ وینٹی لیٹرز فراہم کر دیئے جائیں گے کیونکہ اب بھی وہاں پر ہزاروں patients ایسے ہیں، سینکڑوں کی تعداد میں ایسے ہیں جن کو موقع پر یہ وینٹی لیٹرز نہیں مل پاتے پھر وہاں سے اُن کو ایمبولینسز میں کہیں اور لے جانا پڑتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بات relevant ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! جو انہوں نے فرمایا ہے کہ جون سے پہلے 28 وینٹی لیٹرز وہاں پر مہیا کئے جائیں گے یا ان کی تعداد زیادہ ہے جو وہاں پر مہیا کئے جانے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! 279 وینٹی لیٹرز سارے پنجاب کے لئے آرہے ہیں

They have to be distributed equally and therefore, 28 Ventilators will be provided. At the end of the day the number of patients who require all these Ventilators is a very large number. It would be humanly impossible even if you spent all the budget of the government on buying Ventilators and do nothing else, we still will not be able to cope up with the number of patients who come and require a Ventilator.

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بتا رہی ہوں کہ naturally جو بہت سے seriously sick patients ہوتے ہیں اُن کو وینٹی لیٹرز پر ڈالا جاتا ہے اور مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ وینٹی لیٹرز سے جب تک وہ wean off نہ ہوں یعنی جب ایک بندے کو وینٹی لیٹرز پر ڈالا اور وہ چھ یا سات دن وینٹی لیٹر پر ہے تو آپ جب تک wean off نہیں کرتے تو that Ventilator cannot be utilized for anybody else, naturally because until and unless the patient recovers یا spontaneous breathing پر جائے یا God forbid he does not survive تب ہی وہ Ventilator spare ہوتا ہے تو اس وجہ سے میں یہ بتا رہی ہوں کہ بہت بڑا مسئلہ ہے اس لئے سب چیزوں کو cope کرنا دنیا کا مشکل ترین کام ہوگا۔

جناب سپیکر! However private sector کے اندر یہ بہت ساری سہولیات ہیں اب ہم نے ہیلتھ کارڈز کا اجراء کرنا شروع کر دیا ہے جس کی وجہ سے in future وہ ہسپتال جن کو in panel لا رہے ہیں وہ وینٹی لیٹرز بھی غریب آدمی جا کر استعمال کر سکے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں try your best کوشش کریں جتنے بھی ہو جائیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس سے پچھلے اجلاس میں منسٹر صاحبہ نے ہم سے ایک وعدہ کیا تھا کہ سیشن سے پہلے راولپنڈی کے ایم ایس کے حوالے سے ایک رپورٹ پیش کرنی تھی کہ جناب نے جو حکم فرمایا تھا اور میں اُس پر آپ کو مبارکباد بھی دینا چاہتا ہوں کہ آپ نے ہاؤس کی عزت بھی رکھی اور جس ایم ایس نے ایک غلط حرکت کی تھی اُس کے خلاف ایکشن بھی لیا گیا لیکن جو کمیٹی بنی تھی اُس نے جو رپورٹ پیش کرنی تھی منسٹر صاحبہ وہ بھی بتادیں حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اجلاس start ہونے سے پہلے رپورٹ دی جاتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! یہ relevant ہی نہیں ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! it's not relevant لیکن اجلاس کے بعد بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! آپ بیٹھ کر بات کر لیں۔ This is not relevant

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! اس ہاؤس کے اندر کہا گیا تھا بتائیں گے۔ مجھے ابھی جواب نہ دیں وقفہ سوالات ختم ہو گا اُس کے بعد بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! آپ اُن کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں۔ جی، اگلا سوال محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہینہ کریم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 718 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

718*: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ صحت نے منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن کا کوئی طریق کار وضع کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 1997 کے انسداد منشیات ایکٹ کے آرٹیکل 52/53 کے تحت منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن اور بحالی صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے؟

(ج) کیا صوبہ کے تمام ڈی ایچ کیو ہسپتالوں خاص طور پر ڈیرہ غازی خان کے ہسپتالوں میں منشیات کے عادی افراد کی بحالی کے لئے کوئی وارڈز یا بیڈز مختص کئے گئے ہیں اگر ہاں تو تفصیل ڈیرہ غازی خان کے ہسپتالوں کی فراہم کی جائے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن کا طریق کار Control of Narcotics Substances Act 1997 میں وضع کیا گیا ہے۔ اس ایکٹ کے سیکشن 52 کے تحت منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔ تاہم منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن کے کام کا آغاز نہیں ہو سکا۔ اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن نے تمام متعلقہ محکموں سے تین میٹنگز میں مشاورت کی ہے۔ جلد ہی تمام متعلقہ محکموں پر مشتمل ایک صوبائی ٹاسک فورس قائم کر دی جائے گی۔ جہاں تک رجسٹریشن کی ذمہ داری کا تعلق ہے اس سلسلے میں تمام محکموں سے مشاورت کے بعد طے کر لیا جائے گا کہ آیا محکمہ سوشل ویلفیئر کو یہ ذمہ داری تفویض کی جاتی ہے یا کہ محکمہ صحت اس کام کو انجام دے گا۔

(ب) یہ درست ہے کہ 1997 کے انسداد منشیات ایکٹ کے آرٹیکل 53/52 کے تحت منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن اور بحالی صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔ تاہم اس ایکٹ کے تحت منشیات کے عادی افراد کی پہلی مرتبہ detoxification کے اخراجات وفاقی حکومت نے برداشت کرنے ہیں۔ اسی ایکٹ کے تحت منشیات کے عادی افراد کے علاج اور بحالی کے مراکز قائم کرنے کی ذمہ داری صوبائی حکومتوں کی ہے۔ پنجاب مینٹل ہیلتھ ایکٹ 2014 کے سیکشن 6(3) کے تحت بھی منشیات کے عادی افراد کے علاج اور بحالی کے مراکز قائم کرنے کا کام صوبائی حکومت کا ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب کے تمام ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتالوں میں منشیات کے عادی افراد کے علاج کے لئے دس بیڈز مختص ہیں۔ ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں بھی دس بیڈز مختص ہیں۔ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے اپنے ماتحت ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں منشیات کے عادی افراد کے لئے پانچ بیڈز مختص کر دیئے ہیں۔ اس وقت پنجاب

انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ میں منشیات کے عادی افراد کے علاج اور بحالی کے لئے 100بیڈز پر مشتمل سنٹر قائم ہے جو فروری کے آغاز میں مکمل فعال ہو جائے گا۔منشیات کے عادی افراد کا علاج اور بحالی ایک سپیشلائزڈ شعبہ ہے اس میں ڈاکٹرز ، نرسز ، پیرامیڈیکس اور سائیکالوجسٹ کی ٹریننگ درکار ہے۔پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ میں منشیات کے علاج کے سنٹر میں ہمارے ڈاکٹر ، سائیکالوجسٹ ، نرسز وغیرہ ٹریننگ حاصل کریں گے۔اس سنٹر کے تجربات سے سبق حاصل کرنے کے بعد صوبہ پنجاب میں منشیات کے عادی افراد کے علاج اور بحالی کے لئے ڈویژن لیول پر آٹھ مزید سنٹرز قائم کئے جائیں گے۔

منشیات کے عادی افراد کو دیگر بیماریاں بھی لاحق ہو جاتی ہیں جیسے کہ ہیپاٹائٹس، ایڈز، جلد کی بیماریاں اور دل کی بیماریاں ان بیماریوں کے علاج کی سہولیات پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ میں موجود نہ ہیں۔پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ کے مریضوں کے میڈیکل، سرجیکل اور دیگر شعبوں سے متعلقہ سہولتیں مہیا کرنے کے لئے اس ادارہ کو سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز سے منسلک کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر!سوال منشیات کے عادی افراد کے متعلق تھا میں بہت مشکور ہوں ہیلتھ منسٹر صاحبہ کی اور اپنے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی کہ انہوں نے مجھے تفصیلی جواب فراہم کیا لیکن میرا سوال یہ ہے کہ ہر ڈی ایچ کیو میں دس بیڈز allocate کئے گئے تو لاکھوں کی آبادی کے لئے کیا دس بیڈز کافی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!میں یہ بتانا چاہتی ہوں اس سے پہلے تو کبھی کوئی بیڈز they were not specified اور اس سے پہلے کوئی ایسا پروگرام نہیں تھا جہاں آپ drugs addicts کی treatment کی which is detoxifying, drugs addicts detoxifications کے لئے this is

the first timeکہ ہم نے باقاعدہ ایک نوٹس کے تحت انہیں کہا ہے کہ آپ ڈی ایچ کیو پر دس بیڈز اور پانچ بیڈز ٹی ایچ کیوز میں مختص کریں۔

جناب سپیکر! محترمہ شاہینہ کریم کو یہ بتانا چاہتی ہوںto deal with detoxifying of addicts is a specialized jobاُس کے سلسلے کے اندر ہم نے یہاں مینٹل ہسپتال کے اندر100بیڈز کا ایک پورا نیا ڈیپارٹمنٹ تیار کیا ہےunder the SIMS which being inaugurated next weekجس کاpurposeیہ ہو گاto train doctors how to deal with detoxification is a very very sophisticated processاس میں patientsمر سکتے ہیں۔While they are being detoxifiedتو ہم جب تک proper trainingنہیں کریں گے۔Just allocating beds is not enough۔ہم اس کے ساتھ سٹاف کوtrainکر کے باقاعدہdistrictsمیں بھی تعینات کر رہے ہیں اور انشاءاللہ تحصیل ہیڈکوارٹر لیول پر بھی تعینات کریں گے۔For the time being ten and five beds basically for detoxification purposesجو ہیں وہallocateضرور کر دیئے ہیں مگرmain detoxification processجو ہے وہ مینٹل ہسپتال کے اندر الگ ایک hundred beddedڈیپارٹمنٹ ہم شروع کر رہے ہیںand this is starting form next weekانشاءاللہ اُس کیinaugurationکر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کب تک یہ ہو جائے گا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اگلے ہفتے اُس کیinaugurationہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: You will spread yourself to Punjab تو وہ کب تک ہو گا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ یہspecially trainedلوگ ہوں گے تو ہم نے میڈیکل آفیسرز پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر والوں کو کہا ہے کہ آپallocateکر دیں کہ جو

میڈیکل آفیسرز ہم نے لئے ہیں، جن کی training ہم نے کروائی ہے ایک دفعہ جب یہ centre set up ہو جائے گا۔

Mr Speaker! These people will come here for training and they require a period of two weeks to be trained.

MR DEPUTY SPEAKER: Any specific time?

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، انشاءاللہ within next two months.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، next two months، ٹھیک ہے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں سوال نہیں کر رہا میں اپنی بہن کو بتانا چاہ رہا ہوں کہ 24 کروڑ روپے کی لاگت سے 100 بیڈز کا یہ ڈیپارٹمنٹ مکمل کیا تھا 31۔ مئی 2018 کو 70 لاکھ روپیہ چاہئے تھا جو committed works تھے جنریٹر اور باقی کام مکمل کرنا تھا اور جب سابقہ چیف جسٹس ثاقب نثار صاحب نے مینٹل ہسپتال کا visit کیا میں نے اُنہیں بھی یہ بات بتائی تھی اور اُس وقت آرڈر میں بھی لکھا تھا تو میری منسٹر صاحبہ سے گزارش یہ ہے کہ آپ اس کو خود monitor کر لیں۔

جناب سپیکر! افسوس اس بات کا ہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے چھ ماہ بعد بھی 70 لاکھ روپیہ release نہیں کیا اس کو اگر منسٹر صاحبہ خود monitor کر لیں گی، آپ کا ایڈیشنل سیکرٹری ڈویلپمنٹ اس کو monitor کرلے گا وہاں پر صرف ایک جنریٹر کا issue ہے اور تھوڑا سا کام ہے تو یہ فوراً functional ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میں personally اس کو monitor کر رہی ہوں میں بجٹ کا تھوڑا سا clear کرتی جاؤں کہ جب آپ detoxification کا process شروع کرتے ہیں۔

Mr Speaker! you require specialized health which is particularly from internal medicine people, from Psychiatrists
because of this اور آپ کو help چاہئے ہوتی ہے کارڈیالوجی اور یورولوجی کے علاج کی detoxification process آپ مختلف organs کو فیل کر سکتے ہیں۔اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے چیف جسٹس صاحب کے کہنے کی وجہ سے اب ہم نے SIMS کو attach کیا ہے تو میں یہ بات clear کرنا چاہتی ہوں اپنے بھائی صاحب کو کہ جب تک یہ سارا specialized process نہیں ہوگا یہ کہنا کہ ہم detoxify کر سکیں No, it is not possible اس وجہ سے کہ جب آپ کسی کو wean off کرتے ہیں کسی بھی drugs سے تو اُس کے بڑے strong side effects ہوتے اور اُن strong side effects کے لئے آپ کو multiple disciplines کی پوری support چاہئے ہوتی ہے So we have already attached it to SIMS اور انشاءاللہ we will start working on it.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) کے حوالے سے ہے یہ درست ہے کہ 1997 کے انسداد منشیات ایکٹ کے آرٹیکل 53/52 کے تحت منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن اور بحالی صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔ تاہم اس ایکٹ کے تحت منشیات کے عادی افراد کی پہلی مرتبہ detoxification کے اخراجات وفاقی حکومت نے برداشت کرنے ہیں۔

جناب سپیکر! اسی ایکٹ کے تحت منشیات کے عادی افراد کے علاج اور بحالی کے مراکز قائم کرنے کی ذمہ داری صوبائی حکومتوں کی ہے۔ جب وفاقی حکومت نے اتنے بڑے اخراجات جو پہلی بار اُس کی detoxification ہوتی ہے وہ کرنے ہیں اور بحالی سنٹر بنانے کی ذمہ داری جو ہے وہ صوبائی حکومتوں کی ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ اسلام آباد کے اندر وہاں جو منشیات کے عادی افراد

ہوں گے چونکہ پچھلے دنوں شہریار آفریدی نے بھی ایکstatementدی تھی کہ وہاں سکول اور کالجز کے 70 فیصد بچے آئس نامی کسی منشیات کے عادی بنتے جارہے ہیں اور پھر وہاں اسلام آباد میں چرس اور "coceene" کے بھی عادی افراد کافی تعداد میں موجود ہیں تو اسلام آباد کے اندر جب کوئی آئس کا، چرس کا "coceene" کا مریض سامنے آئے گا تو وہاں پر اسلام آباد کے اندر کوئی بحالی سنٹر ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر! میں جو تینcategoriesگن رہا ہوں ان کا علاج کیا وہ پنجاب کے اندر آکر کرائیں گے حالانکہ وفاقی حکومت بہت سارا پیسا اب اس کے اوپر خرچ کر رہی ہے تو بالخصوص "coceene" کے عادی افراد کی بحالی جو ہے یہ اسلام آباد کے اندر ہو گی یا پنجاب کے اندر؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان!it's not "coceene" its cocaine!اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں دس بار کہنے کو تیار ہوں۔ میریcorrectionکروائیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! تشریف رکھیں بہت شکریہ۔

Order in the House. Let her respond.

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں بات کروں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ سب سےimportantہے۔

I can answer for my own government and the work that I am doing here in Punjab.

جناب سپیکر! میں آپ کو دوسری بات بتاتی چلوں کہ اگر انہوں نے مزید اس سوال کے جواب کو پڑھا ہوتا تو پھر ان کو پتا ہونا چاہئے کہ اس میں چارdisciplinesہیں۔ اس میں پرائمری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، کالج ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ اور

آبکاری و محصولات ڈیپارٹمنٹ شامل ہیں۔ ہم تمام نے already تین میٹنگز کر لی ہیں where all the Ministers were sitting. You must understand کہ جب آپ ڈرگ کی بات کرتے ہیں تو اس میں سب سے اہم چیز prevention ہوتی ہے کہ ہم کیسے prevent کریں؟ The main sale points are colleges and schools

جناب سپیکر! ہم نے سب سے important کام یہ کیا ہے کہ ہم نے ان کو کہا کہ آپ اپنی strategy خود بنائیں اس کے لئے ٹاسک فورس بنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا کام detoxify کرنا ہے جب ایک دفعہ addict detoxify ہو جائے گا تو اس کی rehabilitation کا کام سوشل ڈیپارٹمنٹ کے ذمے لگایا ہے۔ میں تو آپ کو اپنے محکمے کا جواب دے سکتی ہوں اور اگر ضرورت پڑی تو کوئی بات نہیں اسلام آباد کون سا ہندوستان ہے وہاں سے لوگوں کو لے آئیں گے، ان کا treatment کر دیں گے یہ تو اچھی بات ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

Please this add that "prevention is better than cure."

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اگر اسلام آباد میں جن کو واقعی بحالی سنٹر میں جانے کی ضرورت ہے تو کیا پنجاب حکومت کا وہاں کوئی بحالی سنٹر ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! وہ تو فیڈرل گورنمنٹ کا ہو گا It has nothing to do with the Punjab government. پنجاب گورنمنٹ کا پنجاب میں ہی ہو گا۔ اگلا سوال بھی محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! سوال نمبر 719 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بریسٹ کینسرز سے آگاہی کے حکومتی اقدامات

*719: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چند کینسرز خاص طور پر بریسٹ اور سروائیکل کینسر خواتین کی جان کے بڑے دشمن ہیں؟

(ب) کیا بریسٹ کینسر سے آگاہی کے لئے حکومتی اقدام اٹھائے جا رہے ہیں مزید یہ کہ صوبہ کے تمام ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں میں پنک کاؤنٹر (جس میں خواتین کا معائنہ کیا جائے، انہیں خود معائنہ سکھایا جائے اور خود معائنہ کی اہمیت بتائی جائے کا قیام اور میمو گرافی کی سہولت فراہم کرنا حکومتی ترجیح میں شامل ہے؟

(ج) کیا حکومت سروائیکل کینسر کی سکرینگ پروگرام (Pap Smear) کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تمام کینسرز بشمول چھاتی اور بچہ دانی کے کینسرز جان لیوا ہو سکتے ہیں۔ تاہم بروقت تشخیص پر ان کا موثر علاج بھی ممکن ہے۔

(ب) بریسٹ کینسرز سے آگاہی کے لئے حکومت اقدام اٹھا رہی ہے۔ صوبے کے تمام تدریسی ہسپتالوں میں بریسٹ کلینکس قائم ہیں۔ جہاں رجسٹریشن کاؤنٹر موجود ہیں۔ جہاں روزانہ کی بنیاد پر تقریباً 70-80 بریسٹ سے متعلقہ مریضوں کا سینئر ڈاکٹر معائنہ کرتی ہیں اور مریضوں کو خود معائنہ کرنے کا طریقہ بتایا جاتا ہے۔ بریسٹ کینسرز سے متعلق آگاہی واکس اور لیکچرز دیئے جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں ان تدریسی ہسپتالوں میں میمو گرافی کی سہولیات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔ ان ہسپتالوں میں سروائیکل کینسر کے لئے Pap Smear سکرینگ کی سہولیات بھی موجود ہیں۔ تاہم وہ ڈی ایچ کیو ہسپتال جو کہ محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے ماتحت ہیں ان میں یہ سہولیات موجود نہ ہیں۔ تاہم اس سلسلہ میں قائم کردہ ٹیکنیکل ورکنگ گروپ برائے (Non-Communicable Diseases(NCD اپنی سفارشات مرتب

کر رہی ہے۔ جن کی روشنی میں ان ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں متعلقہ سہولیات مرحلہ وار فراہم کر دی جائیں گی۔

(ج) یہ سہولت پہلے سے ہی تدریسی ہسپتالوں میں مہیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال breast cancer اور cervical cancer کی prevention کے لئے پوچھا تھا۔ مجھے جواب تو ماشاء اللہ ٹھیک مل گیا but I want to ask کہ جب ہمیں یہ پتا لگ گیا ہے کہ بروقت تشخیص ہی ہمارا مؤثر علاج ہے اور ہمارے تشخیص کے طریق کار میں میموگرافی اور self-examination ہے۔ ہم self-examination کو BHU میں بھی سکھا سکتے ہیں اور RHC میں بھی کر سکتے ہیں۔ کیا ہمیں اس کو وہاں نہیں لے کر جانا چاہئے؟ میموگرافی ہر ڈی ایچ کیو میں بھی نہیں ہے۔ اس سے جتنی آبادی متاثر ہو رہی ہے تو کیا اس کو ہر ڈی ایچ کیو پر نہیں ہونا چاہئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! محترمہ شاہینہ کریم نے جو سوال پوچھا ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بہت important ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، یہ بہت اہم ہے۔

Breast Cancer is one of the leading causes of death of women in Pakistan along with the Cervical Cancer. Cervical Cancer, comparatively, at the moment, is still very rare.

جناب سپیکر! جہاں تک ان کی screening کا part ہے۔ میں بتانا یہ چاہتی ہوں کہ along with mammography ایک اور طریقہ ہے جس کو ultrasonography کہتے ہیں۔ Breast ultrasonography is now the marked way of picking up early elusions آپ الٹرا ساؤنڈ پر بھی allusions pick کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اب جو follow protocol ہوتا ہے پہلے آپ الٹرا ساؤنڈ کرتے ہیں اگر آپ allusions pick کر لیتے ہیں تو پھر آپ اس کی mammography کرواتے ہیں اس لئے میں ان کو بتانا چاہ رہی ہوں کہ اب ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو کے level پر ultrasound machines are already available. جو important چیز ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں خواتین میں awareness create کرنی ہے کہ ان کو self-examination کا طریقہ آنا چاہئے اور اگر ان کو گلٹی محسوس ہو تو they should immediately refer themselves to the hospital اور پہلا step الٹرا ساؤنڈ کا ہوگا اور دوسرے step پر میموگرافی ہو کر confirm کیا جاتا ہے۔ Biopsy کے علاوہ کوئی اور طریقہ نہیں ہے کہ ہم اس کو confirm کریں۔

> Therefore biopsy has to be done by a surgeon. Therefore, it is extremely important that it has to be done under surgical procedure.

جناب سپیکر! جہاں تک Pap Smear کا تعلق ہے میں بتانا چاہ رہی ہوں کہ ہم نے cervical cancer کی vaccination already شروع کر دی ہے۔ Cervical cancer کے لئے vaccine آگئی ہے کیونکہ we are now trying to now vaccinate against Human Papilloma virus اور اب Tertiary Care Hospitals میں یہ vaccine استعمال ہو رہی ہے۔ ہم اس کو زیادہ استعمال کریں گے لیکن میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ we are doing everything on it. ان کا کہنا بالکل صحیح ہے کہ ہمارے دیہی علاقے میں بہت بڑی آبادی رہتی ہے۔

جناب سپیکر! میں بتانا چاہتی ہوں کہ ہم دیہی علاقے کی آبادی کے لئے بہتر سے بہتر سہولتیں دینے لگے ہیں۔ اس وقت تمام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کی revamping ہو رہی ہے اس میں ہم ensure کریں گے کہ اگر ڈی ایچ کیو میں CT Scan is available now انشاءاللہ اگر ایسی ضرورت پڑی تو وہاں سٹی سکین بھی ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال یہ تھا کہ Pap Smear جو cervical screening کا ٹیسٹ ہے اس میں ہم انٹرنیشنل سٹینڈرڈ سے کتنا پیچھے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ ہم کافی حد تک انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے ساتھ ہیں۔ میں آپ کو بتاتی جاؤں کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! Are you sure?

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! I am telling you with full reassurance because for a simple reason

کہ آپ کا جو protocols of treatment ہے وہ آپ کے تمام ڈاکٹروں کو پڑھایا جاتا ہے، سارے postgraduate surgeons کو پڑھایا جاتا ہے، تمام Oncology کے یونٹس میں they all know how to use that protocol اس وقت پاکستان میں بریسٹ کینسر کا علاج ہر Oncology Unit کر رہی ہے with proper protocol جو protocol دنیا میں کہیں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جب آپ بریسٹ کینسر کا علاج کرتے ہیں تو protocol ہوتا ہے وہ protocol can be followed by any trained surgeon and a trained oncologist. اور وہ ہمارے پاس available ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں ڈاکٹر صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جو cervical cancer ہے جس کی vaccine internationally بھی mandatory کر دی گئی ہے خاص طور پر unmarried بچیوں کے لئے۔ ابھی منسٹر صاحبہ نے کہا کہ وہ تمام Tertiary Cares میں موجود ہے میرا سوال یہ ہے کہ کیا وہ free of cost مہیا کی جاتی ہے؟

جناب سپیکر! دوسری بات یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا سکول اور کالج کے level پر کوئی ایسی تجویز زیر عمل ہے کہ تمام بچیوں کی cervical cancer کی vaccination mandatory کر دی جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! I just like to say that pre-disposable factors of cervical cancer or the factors that result in it, comparatively

جناب سپیکر! پاکستان میں ان کا بہت کم rate ہے۔ جہاں تک vaccination کا تعلق ہے انہوں نے بڑی اچھی تجویز دی ہے We will float this idea. Cervical cancer پر ایک ٹاسک فورس بنی ہوئی ہے۔ ان کے سامنے ہم یہ float کر دیں گے We will take recommendation from them اگر وہ کہیں گے تو انشاءاللہ because we need to have technical recommendation on it. اگر وہ کہیں تو We will start giving vaccines to the young ladies also.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ آئیڈیا مجھے قطعی طور پر سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر تعداد بڑھ جائے گی تو پھر ہم کریں گے۔ جب ہماری بہت ساری بچیاں اس کینسر میں مبتلا ہو جائیں گی تو کیا پھر یہ اُس وقت ہو گا؟ میں نے بھی ایک ریسرچ پڑھی ہے۔ بہت ساری جگہوں پر خاص طور پر ایشیا کے جتنے بھی under developed countries میں ایک threat دی جا رہی ہے اور محسوس

کیا جا رہا ہے کہ cervical cancer بہت ساری کھاد اور دوسری چیزوں کی وجہ سے بڑھ رہی ہے اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ حفاظتی اقدامات کے طور پر اگر اس cervical cancer کو ابھی سے کیونکہ اب بریسٹ کینسر بہت بڑھ گیا ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ اگر cervical cancer کی vaccination موجود ہے، میں نے اپنی بیٹی کو vaccination کرا دی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ تمام ماؤں، بیٹیوں کو اور یہ حکومت کا فرض ہے کہ free of cost تمام بچیوں کے لئے cervical cancer کی vaccination ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کا پوائنٹ بہت important ہے۔جی، منسٹر صاحبہ!

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! We've heard that

میں نے یہی بات کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ کی good suggestion ہے۔

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! I never disagreed. I said I will go back. I will go and get an opinion on it. This is all very technical.

جناب سپیکر! میں نے کب disagree کیا ہے؟ We will have to find out

how can we organize it for all the girls. We will work on it. میں ان کو پوری تسلی دے رہی ہوں کہ we will start working on it from today.

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! ان کی بہت positive تجویز ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 749 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بھیرہ میں سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*749: **جناب صہیب احمد ملک:** کیاوزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بھیرہ ضلع سرگودھا کب بنایا گیا تھا؟

(ب) اس ہسپتال میں کتنے ڈاکٹرزاور دیگر سٹاف کی اسامیاں خالی ہیں اوران پر کب تک تعیناتی ہو گی؟

(ج) اس ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری موجود ہے، کتنی چالو حالت میں اور کون کون سی کب سے خراب پڑی ہے اور کس کس مشینری کی مزید ضرورت ہے؟

(د) کیا حکومت اس ٹی ایچ کیو ہسپتال میں خالی اسامیاں پُر کرنے اور دیگر ضروری سہولیات مع مشینری فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بھیرہ ضلع سرگودھا کو مورخہ 01-07-2015 کو40بیڈز کا تحصیل ہیڈکوارٹر کادرجہ ملا۔

(ب) اس وقت ہسپتال بھیرہ منظور شدہ اسامیوں کی تعداد146 ہے جن میں 61 پُر ہیں اور 85 خالی ہیں مزید برآں ہر منگل کو ایڈہاک ڈاکٹرز کے واک ان انٹرویو کے تحت بھرتی جاری ہے۔ جیسے ہی اہل اُمیدوار دستیاب ہوں گے تعینات کر دیئے جائیں گے۔ جلد ہی ڈاکٹرز کی کمی پوری ہو جائے گی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہسپتال میں ضروری طبی مشینری موجود ہے ایکسرے،ڈینٹل یونٹ، انیستھزیا مشین، ای سی جی مشین،، الٹرا ساونڈ مشین، کیمسٹری اینالائزر لیبارٹری چالو حالت میں ہے۔ جو مشینری درکار ہے اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے "Revamping of THQ Bhera Sargodha" کے نام سے ایک سکیم منظور کی ہے جس کی کل مالیت 20.9 کڑور (209 ملین) ہے جس میں سے تقریباً 5 کڑور (49.5 ملین) کے آلات میڈیکل اور نان میڈیکل شامل ہے۔ جن کی تفصیل (الف) پر موجود ہے مزید برآں مختلف آلات جن کی تفصیل (ب) پر موجود ہے۔ ہسپتال کو فراہم کر دی ہے۔ حکومت پنجاب باقی کے آلات اگلے مالی سال میں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جز (ب) میں منسٹر صاحبہ نے جواب دیا ہے کہ اس وقت بھیرہ ہسپتال میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 146 ہے جن میں سے 61 پُر ہیں اور 85 خالی ہیں۔ مزید برآں ہر منگل کو ایڈہاک ڈاکٹرز کے واک ان انٹرویو کے تحت بھرتی جاری ہے۔ جیسے ہی اہل امیدوار دستیاب ہوں گے تعینات کر دیئے جائیں گے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ ضمنی سوال کر لیں کیونکہ یہ taken as read ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! دوسری لائن میں ہے کہ کچھ ایسے ڈاکٹرز ہیں جو اپنا واک ان انٹرویو دے رہے ہیں لیکن جو ہمارے سرگودھا کے متعلقہ سی او صاحب ہیں وہ اس کو فائل پر نہیں آنے دے رہے ہیں۔ ایک دفعہ نہیں بلکہ تین چار دفعہ وہ ڈاکٹر جا چکے ہیں۔

جناب سپیکر! سب سے اہم بات یہ ہے کہ Paeds اور گائناکالوجسٹ، جو تحصیل بھیرہ کے بچے پیدا ہو رہے ہیں ان کو LHVs اور midwives handle کر رہی ہیں۔ آپ نے اپنے hundred days کے پلان میں بھی یہ چیز دی تھی اس لئے ہمیں بتائیں کہ گائناکالوجسٹ اور Paeds کی ڈاکٹر جن کی تین تین اسامیاں خالی ہیں کیا یہ ان کے لئے مہربانی کر سکتی ہیں اور کب تک؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میں نے بڑا detailed answer دیا ہوا ہے میرا خیال ہے کہ آپ نے ضرور پڑھ لیا ہو گا۔ اس کے اندر جو ٹوٹل منظور شدہ اسامیاں ہیں وہ 146 ہیں اور میں یہ بتانے لگی ہوں کہ اس میں 61 ڈاکٹرز already کام کر رہے ہیں اور باقی تعینات کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پوری تسلی سے ان کو کہہ رہی ہوں اور ہم ہر طریقے سے کوشش کر رہے ہیں کہ ڈاکٹرز تعینات ہو جائیں۔ یہاں پر problem یہ ہوتا ہے کہ کچھ ڈاکٹرز جن کو ابھی according to the Public Service Commission لیا ہے جو کہ میڈیکل آفیسرز ہیں ان میں سے بہت سارے بچوں نے پارٹ ۔I کا exam دیا ہوا ہے جب انہوں نے پارٹ ون کا امتحان دیا ہوا ہے تو ان کی پارٹ ۔II کی training کے لئے They have to be attached to teaching Hospitals. جب ہم نے ان کو teaching Hospital میں repatriate کیا تو جو خالی اسامیاں ہیں ہم ان کے لئے walk in interview کر رہے ہیں اور ہم next advertisement بھی دے رہے ہیں تا کہ آپ کے ڈاکٹرز کی تعیناتی مکمل ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ کتنے دن میں مکمل ہو جائے گا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! in the next two month میں مکمل کر دیں گے۔ ان کو بھی پتا ہے کہ اس وقت ڈاکٹر بھی چلا گیا ہے، آپ ان سے پوچھیں کہ آپ کے بھیرہ کے ہسپتال میں ڈاکٹرز آ گئے ہیں یا نہیں آئے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ two month کی assurance دے رہی ہیں۔

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! I assure you.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے on the floor of the House assurance دی ہے۔ انشاءاللہ we will make sure کہ آپ کے ڈاکٹرز پورے ہو جائیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، دوسرا ضمنی سوال۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے معزز وزیر صاحبہ کو جو ہماری X-Ray dental unit machinery کے بارے میں بتایا ہے اس میں سب سے important چیز یہ ہے کہ ہماری وہاں سرجری ہو رہی ہیں لیکن اس کی انیستھیزیا مشین کام نہیں کر رہی تو kindly ایک تو انہوں نے آپ کو جواب بالکل غلط دیا ہے کیونکہ last time سیکرٹری صحت وہاں پر visit کر کے گئے تھے تو انہوں نے خود اس چیز پر احتجاج کیا تھا کہ آپ کی انیستھیزیا مشین کام ہی نہیں کر رہی چونکہ میرے بڑے بھائی last term میں منسٹر تھے تو آپ نے جو revamping والا بیان دیا ہے وہ اس گورنمنٹ کا نہیں ہے بلکہ وہ ہماری last government کا ہے۔

جناب سپیکر! مزید یہ کہ تحصیل بھیرہ میں اس کی مشینری بھی ٹوٹل آچکی ہوئی ہے تو kindly میری آپ سے یہ request ہے کہ ہم نے اس ساری مشینری کو لگا کر استعمال کرنا ہے یا کیا وہ ساری مشینری ڈاکٹر کی غیر موجودگی میں ان boxes کے اندر ہی رہے گی؟ kindly اس پر کچھ کریں تو .I shall be very grateful to you

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ! .This is very important

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! Most of the machinery is already sent

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس کو دیکھ لیں اور وہاں مشینری کو functional کرا دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! وہاں already functional ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! مشینری تو تب functional ہو گی، جیسے اس Chair پر معزز سپیکر صاحب تب بیٹھیں گے جب سپیکر صاحب موجود ہوں گے تو Chair کون کرے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ٹھیک، آپ نے بہت سمجھداری کی بات ہے۔ (قہقہے)

Any way آپ کوشش کریں کہ ان کے تحفظات دور ہوں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میں صرف یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ جہاں تک anesthetist کا تعلق ہے یہ صرف پاکستان میں نہیں بلکہ ساری دنیا کے اندر anesthetist کی کمی بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلی دفعہ بھی یہی بات detail میں کی تھی۔ ہم anesthetist کے لئے نیا packge لے کر آرہے ہیں۔ انیستھیزیا مشین جو اب نئی ہیں اور وہ expensive machines بھی ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ proper trained anesthetist سے پہلے اس کو کوئی handle نہ کرے تاکہ وہ مشینری خراب نہ ہو۔

جناب سپیکر! اس وقت میں آپ کو بتاتی ہوں کہ 348 ڈاکٹرز نے اپنی grievances پیش کی تھیں کہ ہمارے لئے BHU میں کام کرنا مشکل ہے۔ اس وقت ہم نے ان سب کو teaching Hospital کے ساتھ attach کر دیا ہے تاکہ وہ انیستھیزیا پر trained ہوں اور اس کے علاوہ 152 ڈاکٹرز who have already taken the training اور ہم ان کو اس کام کے لئے بھجوا رہے ہیں انشاءاللہ I assure you within the next couple of days ہو جائے گا یعنی میں دو دن کا کہہ رہی ہوں اور I am not taking about months.

MR DEPUTY SPEAKER: Malik Shaib! Are you satisfied now?

MR SOHAIB AHMAD MALIK: Mr Speaker! Couple of days means forty eight hours.

میری تو بڑی بہن بھی ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! اس طرح کریں کہ آپ جمعہ کو مجھے مل لیجئے گا۔

MR DEPUTY SPEAKER: Malik Shaib! Couple of days.

MR SOHAIB AHMAD MALIK: Mr Speaker! and the couple of months you are going to appoint the gynecologist doctors.

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! دیکھیں! میں آپ کو ایک important چیز بتا دیتی ہوں it is not appointing a

ہم یہ پوری کوشش کر رہے gynecologist, a gynecologist cannot work 24/7 ہیں کہ جن ڈاکٹرز نے کام کرنا ہے اس کے ساتھ چار چار کے گروپ میڈیکل آفیسرز attach کر رہے ہیں کیونکہ وہ ڈاکٹرز انسان ہیں اور حیوان تو نہیں ہیں کہ آپ ان سے 24 گھنٹے کام کرائیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Malik Shaib! We will see your reservations.

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): میں آپ کو روسٹر دے دوں گی۔ آپ کو تو روسٹر کی سمجھ ہے کیونکہ آپ کے گھر والے تو ہسپتال چلاتے ہیں. You know and I give you rooster.

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے جو آخر میں جواب دیا ہے کہ revamping of THQ بھیرہ سرگودھا کے نام سے سکیم منظور کی ہے تو وہ آپ کو غلط advise کر رہے ہیں۔ میری معزز وزیر صاحبہ سے request ہے کہ یہ سکیم last government میں منظور ہوئی تھی kindly اس کو دیکھیں۔۔۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں کب انکار کر رہی ہوں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! 19-2018 میں اس کو کتنا بجٹ دیں گے۔ kindly وہ بتا دیں؟ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ اس کے لئے fresh question دیں۔ So that اس میں details آجائیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں revamping کے حوالے سے کہوں گی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بس ہو گیا۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ضمنی سوال۔

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحبہ سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ PPSC کے ذریعے جو ڈاکٹرز THQ یا DHQ میں appoint کئے جا رہے ہیں وہ وہاں جا کر دو سال کی long leave لیتے ہیں اور واپس آ جاتے ہیں تو اس کی وجہ سے وہاں پر کام disturb ہوتا ہے، جو وہاں پر adhoc base پر ڈاکٹرز لگے ہوئے ہیں وہ بھی replace ہو جاتے ہیں اور آگے سے تین تین، چار چار مہینے تک نئے ایڈہاک ڈاکٹرز نہیں بھجوائے جا رہے تو kindly منسٹر صاحبہ اس کو دیکھیں اور کوشش کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ اس کے relevant نہیں ہے۔ آپ کا point بہت اہم ہے۔ میں ذرا گزارش کروں کہ یہ ہر جگہ پر ایسے ہوتا ہے، ڈاکٹرز آتے ہیں اور وہ ٹرانسفر کرا کر کہیں اور چلے جاتے ہیں۔ This is very important. They should make a policy on it.

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سوال کریں۔ آپ تجویز دے رہے ہیں یا سوال کر رہے ہیں۔

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! میں ان سے کہہ رہا ہوں کہ PPSC کے through جو ڈاکٹرز وہاں پر جاتے ہیں اور جب یہ ان کو long leave دیتے ہیں تو kindly یا تو ان کو یہیں سے long leave دے دی جائے تاکہ وہاں پر موجود ایڈہاک ڈاکٹرز disturb نہ ہوں۔

جناب سپیکر! میری یہ request اور تجویز ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 775 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان میں ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*775: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان کی 50لاکھ کی آبادی کے لئے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں روزانہ تقریباً 8ہزار کے قریب مریض علاج معالجہ کے لئے آتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 1995میں شیخ زید میڈیکل کالج کا قیام عمل میں آیا تو سول ہسپتال رحیم یار خان المعروف شیخ زید ہسپتال کو شیخ زید میڈیکل کالج و ہسپتال میں ضم کر دیا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ 23سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال رحیم یار خان نہ بن سکا ہے؟

(ہ) اگر جزہائے کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک بہاولپور کی طرح رحیم یار خان میں بھی ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کا قیام عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان کی 50لاکھ کی آبادی کے لئے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال نہ ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ہ) شیخ زید ہسپتال تقریباً954بیڈز پر مشتمل ہے۔ابھی تک کوئی سکیم ڈی ایچ کیو ہسپتال کے لئے منظور نہ ہوئی ہے۔تاہم پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ نے ڈی ایچ کیو ہسپتال کی فزیبلٹی رپورٹ پر کام شروع کر دیا ہے اور حتمی فیصلہ فزیبلٹی رپورٹ آنے کے بعد کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر!جز(الف)کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان کی50لاکھ کی آبادی کے لئے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہ ہے اور مجھے جواب یہ دیا گیا ہے کہ جی،ہاں یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان کی50لاکھ کی آبادی کے لئے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہ ہے تو میر امعزز ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے یہ ضمنی سوال ہے کہ ایک ایسا ضلع جو چار تحصیلوں پر مشتمل ہو،48 square kilometerکلو میٹر اس کاcovered areaہو،164یونین کونسلز پر مشتمل ہو اور سات میونسپل کمیٹیز پر مشتمل جو ضلع ہو تو کیا ہم اس وجہ سے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سے محروم ہیں کیونکہ ہمارا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ میرے خیال میں یہ ضلع کافی عرصہ سے موجود ہے،یہ پچھلے چھ مہینے سے تو نہیں بنا اور ہم نے آتے ہی پہلا یہ کام کیا کہ وہاں پر جو ڈاکٹرز کم تھے ہم نے ان سارے ڈاکٹروں کو بھجوانے کی پوری کوشش کی۔

جناب سپیکر!میں آپ کو یہ بتاتی چلی جاؤں کہ میں آج سے تین دن پہلے رحیم یار خان میں تھی اور سارا ہسپتال دیکھنے کے بعد ہم نے وہاں announce کر دیا ہے کہ شیخ زید-II ہسپتال بنے گا۔

جناب سپیکر!یہ میں اس وجہ سے بتا رہی ہوں کہ وہاں80ایکڑ جگہ موجود ہے جہاں ہم ایک نیا ہسپتال بنانے جا رہے ہیں اور میں نے ان کو کہا کہ آپ ہمیں PC-I بھجوا دیجئے۔I realize کہ وہاں بلوچستان اور اپر سندھ کے بھی مریض آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بیس فیصد مریض آتے ہیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی ہاں! میں نے ان سے یہی کہا کہ آپ مہربانی کرکے PC-I تیار کرلیجئے، پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر والوں کو already کہہ دیا ہے کہ آپ جگہ ڈھونڈنا شروع کر دیں تاکہ allocation کرکے کسی ہائی وے کے قریب ہسپتال بنائیں گے تاکہ وہ ڈی ایچ کیو کے ساتھ ٹراما کے معاملات کا خیال بھی کر سکے۔ So we have already announce that.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! معزز ہیلتھ منسٹر صاحبہ کے بارے میں میں نے پہلے بھی فرمایا تھا کہ

Mr Speaker! We know that she is a woman who has all the expertise to serve in this department.

MR DEPUTY SPEAKER: She is very hardworking.

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں روزانہ تقریباً 8 ہزار کے قریب مریض علاج معالجہ کے لئے آتے ہیں؟ اور جواب تھا کہ جی، ہاں آتے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایک proposal report منسٹری کو submit کی گئی ہے جو کہ میڈم فرما رہی تھیں۔ اس میں ایک 20 ایکڑ کی لینڈ شہباز پور locality میں موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں شہباز پور کو stress اس وجہ سے کر رہا ہوں کیونکہ وہ آپ کا اور میرا ملحقہ علاقہ ہے اور ڈسٹرکٹ رحیم یار خان پر جو patient load ہے وہ outside districts چالیس فیصد سے زیادہ ہے۔ خصوصی طور پر راجن پور، کشمور، گھوٹکی اور ڈیرہ بگٹی سے مریضوں کا pressure ہے۔ ہماری طرف سے ایک request forward کی گئی ہے کہ شہباز پور میں جو 20 ایکڑ محکمہ اوقاف کی لینڈ ہے اگر معزز ہیلتھ صاحبہ consider کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! اوقاف والے زمین نہیں دیں گے ان کے تو پہلے بھی بہت زیادہ مسئلے ہیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! ہم ان سے بھی request کر لیں گے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر ہو سکے تو it is possible

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! ماشاء اللہ آپ کے پاس بہت زمین ہے آپ کچھ زمین دے دیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ مجھ سے جتنی زمین چاہیے میں دیتا ہوں۔ میرے پاس آئیں جتنی زمین چاہئے میں دیتا ہوں وہاں ہسپتال بنا دیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے on the floor of the House بات کی ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں ایک اور بات کی وضاحت کر دوں کہ محترمہ ہیلتھ منسٹر صاحبہ ضلع رحیم یار خان گئی ہیں اور وہاں پر محمود سٹیڈیم دیکھ کر آئی ہیں وہ زمین بھی ہم نے donate کی تھی، شیخ زید ہسپتال بنا اس کے لئے بھی ہم نے زمین donate کی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں ابھی بھی donate کر دیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! رحیم یار خان کی تاریخ میں جتنی بھی اینٹیں لگی ہوئی نظر آئیں گی ان میں ہمارے گھرانے کی خدمات نظر آئیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ابھی بھی کوئی بیس پچیس ایکڑ donate کر دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اتنی بھی نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں جی، دس ایکڑ کر دیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! دس نہیں بلکہ پندرہ ایکڑ زمین حاضر ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

MR DEPUTY SPEAKER: Syed Usman Mehmood Shaib! I appreciate.

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! سید عثمان محمود میرے چھوٹے بھائی ہیں یہ بالکل صحیح فرما رہے ہیں کہ رحیم یار خان پر بہت pressure ہے راجن پور اور کشمور سے بھی مریض آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! بھائی نہیں بلکہ مجھ سے بھی عمر میں بہت چھوٹے ہیں۔ آپ انہیں اپنا بیٹا کہیں۔ آپ نے مجھے اپنا بیٹا بنایا ہوا ہے تو ان کو بھی اپنا بیٹا بنائیں چونکہ وہ تو مجھ سے بھی دس سال چھوٹے ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! دراصل ہم اپوزیشن والوں کو اپنا بڑا ہی سمجھتے ہیں۔ میں آپ کو یہ بتاتی چلوں کہ keeping this point in view ان کے پاس راجن پور کا بھی بہت بڑا pressure آتا ہے۔ جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ ہم نے already راجن پور میں 200 bedded hospital announce کر دیا ہے اور انشاء اللہ اس پر جلد از جلد کام شروع کرنے لگے ہیں۔ معزز ممبر سید عثمان محمود بالکل صحیح فرما رہے ہیں میں ان کی کسی بات سے disagree نہیں کر رہی لیکن ہم اس پر کام کر رہے ہیں آپ فکر نہ کریں آپ ہمیں جتنی زمین دیں گے ہم اس پر ہسپتال بنائیں گے اور جو پہلے ہے وہ بھی بنائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود ہسپتال کے لئے پندرہ ایکڑ زمین دے رہے ہیں۔ سید عثمان محمود آپ پندرہ ایکڑ زمین دے رہے ہیں؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! زمین کی commitment ہو گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ادھر سے فارغ ہو کر میرے آفس میں تشریف لائیں وہاں بیٹھ کر آپ سے agreement کرتے ہیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! آپ جمال دین والی کے پٹواری کو طلب کر لیں اور معزز وزیر صاحبہ کو بھی بلا لیں تو میں زمین کا انتقال دے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اپنے سٹاف سے کہہ کر agreement تیار کروا رہا ہوں۔ منسٹر صاحبہ! آپ بھی بطور گواہ آ جائیں۔

چودھری محمد شفیق انور: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحبہ سے request کرتا ہوں جیسے معزز ممبر سید عثمان محمود نے بتایا ہے کہ ضلع رحیم یار خان کے ہسپتال میں صرف ضلع رحیم یار خان کے مریض نہیں ہیں بلکہ بلوچستان اور صوبہ سندھ سے بھی آتے ہیں کیونکہ سندھ میں اوباڑو سے لے کر حیدر آباد کے درمیان کوئی بڑا ہسپتال نہیں ہے اس لئے اس کا تقریباً 35 فیصد pressure ہمارے شیخ زید ہسپتال پر ہیں۔ اس کے ساتھ ہی next تحصیل صادق آباد ہے جہاں ٹی ایچ کیو ہسپتال ہے وہ پچھلے عرصے میں پورے پنجاب میں پہلے نمبر پر آتا رہا ہے لیکن بدقسمتی یہ

ہے کہ اس وقت وہاں کوئی میڈیسن نہیں ہے۔انہوں نےADP میں پیسے بھی رکھے ہوئے ہیں لیکن بجٹrelease نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ!اس کانوٹس لیں۔ It is very important

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!جی، ٹھیک ہے۔

چودھری محمد شفیق انور: جناب سپیکر!میں ایک اور گزارش کروں گا کہ وہاں کارڈیالوجی سنٹر بیس بیڈ کے ہسپتال کی بلڈنگ مکمل ہے،ADP میں اس کے پیسے بھی رکھے ہوئے ہیں لیکن وہrelease نہیں ہوئے لہٰذامہربانی کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!بالکل صادق آباد کی بہت آبادی ہےThat is very important آپ کوشش کریں اور آج ان سے رپورٹ لے لیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود!آپ پہلے زمین دے دیں اس کے بعد سوال جواب کریں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر!زمین آپ سے پیاری نہیں ہے۔ میں نے زمین دے دی ہے۔ میں میڈم منسٹر صاحبہ سے ایک اور گزارش کرنا چاہوں گا کہ میاں شفیع محمد پی ٹی آئی کے ہی منتخب ایم پی اے ہیں انہوں نے ہیلتھ منسٹر صاحبہ سےrequest کی تھی کہ

Rahim Yar Khan is lacking vaccines for anti-venom and anti-rabies

اگر محترمہ مہربانی فرماکر

If you could get the vaccines delivered to Rahim Yar Khan, thank you.

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!اگر میں اپنا موبائل اندر لے آتی تو میاں شفیع محمد نے جو مجھے شکریہ کا پیغام بھیجا ہے وہ آپ کو دکھا سکتی جسwe have already airlifted thirty thousand doses

میں fifteen thousand doses جنوبی پنجاب کے علاقے میں distribute کی ہیں۔اس وقت message چل رہا ہے اور ٹکر بھی چل رہے ہیں کہ anti-rabies and anti-snake venom کی میڈیسن

Will be available at DHQ THQ and all over south of Punjab we have ensured that.

MR DEPUTY SPEAKER: Well done.

چودھری مظہر اقبال:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر:چودھری مظہر اقبال بہت زیادہ سوال ہو گئے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال:جناب سپیکر!میں صرف ایک سوال پوچھنا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی، لیکن only one question چونکہ بہت زیادہ ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال:جناب سپیکر!صرف ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ ایک سوال پوچھ لیں۔

چودھری مظہر اقبال:جناب سپیکر!ابھی ذکر ہو رہا تھا کہ رحیم یار خان نہ صرف پنجاب بلکہ سندھ اور بلوچستان کے مریضوں کو بھی cater کرتا ہے اور وہاں پر زیادہ load ان مریضوں کا ہے۔

جناب سپیکر!میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہوں گا کہ پنجاب پر دوسرے صوبوں کا جو یہ extra burden ہے کیا اس میں ہمیں فیڈرل گورنمنٹ سے معاونت نہیں لینا چاہئے کہ بارڈر پر منسٹر آف ہیلتھ ریگولیشن کے تحت جو ہسپتال ہیں جیسے ہم نے شیخ زید لاہور کو دے دیا ہے اسی طرح کراچی میں بھی ان کے ہسپتال انہیں واپس کئے ہیں۔بجائے اس کے کہ پنجاب حکومت پر وہ سارا extra burden پڑے وہاں بارڈر پر ان کی معاونت اور financial aid نہیں لے سکتے۔ہم ان کے تعاون سے ہسپتال بنائیں تاکہ وہ سارے صوبوں کو cater کر سکیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: I think Punjab Health Ministry should write a letter to Balochistan and Sindh.

اگر ان کے ایریاز میں بہتر سہولیات ہو جائیں گی تو ادھر لوڈ کم ہو جائے گا اور پنجاب کے لوگوں کو زیادہ سہولت ملے گی this is very relevant اگر آپ ان سے کوئی بات کر لیں تو بہتر ہو گا۔

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! I will do it.

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرا تعلق اوکاڑہ سے ہے۔ وہاں بھی same یہی problem ہے وہاں پر بھی گزشتہ چھ ماہ سے vaccines available نہیں ہے اور یہ گورنمنٹ ہی سپلائی کرتی ہے لیکن ابھی تک ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ میں یہ available نہیں ہے لہٰذا منسٹر صاحبہ اس بارے بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! معزز ممبر بتا رہے ہیں کہ اوکاڑہ میں anti-venom and anti-rabies vaccines نہیں ہیں لہٰذا آپ اس معاملے کو دیکھ لیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس وقت Thirty thousand doses were obtained

MR DEPUTY SPEAKER: All over the Punjab?

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، all over Punjab پندرہ ہزار doses جنوبی پنجاب میں بھیجی گئیں۔ They are available in all the DHQs and all the THQs ہم بار بار لوگوں کو اس لئے کہہ رہے ہیں کہ کسی اور جگہ نہ جائے بلکہ یہ ویکسینیشن DHQs اور THQs پر available ہوں گی۔ اگر خدانخواستہ کسی مریض کو کوئی problem ہو تو 080099000 پر فوری طور پر رپورٹ کریں۔

جناب سپیکر! میں ایوان کو یقین دہانی کراتی ہوں کہ:

We ensure that they will get the vaccine.

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منیب الحق! آپ دیکھ لیں اگر نہیں تو پھر بتائیں۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد جاوید کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد جاوید:بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔سوال نمبر 779ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال خان پور کڈنی سنٹر، آرتھوپیڈک وارڈ میں مشینری اور سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*779:**جناب محمد ارشد جاوید:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال خان پور ضلع رحیم یار خان کی سال 2013 میں 35 لاکھ روپے کی لاگت سے کڈنی سنٹر کی بلڈنگ اور آرتھوپیڈک وارڈ کی تعمیر ہوئی تھی؟

(ب) کیا کڈنی سنٹر / آرتھوپیڈک وارڈ میں مشینری اور سٹاف تعینات کر دیا گیا ہے اگر نہیں کیا گیا تو کب تک کیا جائے گا کیونکہ یہ علاقہ چولستان میں فعال کرتا ہے اور زیر زمین پانی کڑوا ہے جس کی وجہ سے کڈنی کے مریض بہت زیادہ ہیں؟

(ج) حکومت کب تک تمام سہولیات / ڈاکٹرز و دیگر خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال خان پور ضلع رحیم یار خان کی سال 2013 میں 35 لاکھ روپے کی لاگت سے ڈائیلسز کی بلڈنگ اور آرتھوپیڈک وارڈ کی تعمیر ہوئی تھی۔

(ب) کڈنی سنٹر / آرتھوپیڈک وارڈ کی سکیم پاس کی گئی ہے جو کہ Revamping Programme Phase-II میں شامل ہے۔ تاہم محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ اس ہسپتال میں جدید میشنری مہیا کرنے کے لئے Revamping of THQ Hospital Khanpur کے نام سے سکیم پاس کی گئی ہے جس کی کل مالیت

238.496 ملین ہے۔اس سکیم کے تحت اس ہسپتال میں پانچ ڈائیلسز مشینیں مہیا کی جائیں گی جن کی مالیت5.250 ملین ہے اور اس کے ساتھ ہی آر تھوپیڈک وارڈ کے equipment جن کی مالیت0.276 ملین ہے۔

(ج) حکومت 2019 میں تمام سہولیات فراہم کرنے اور خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال تھا کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال خان پور ضلع رحیم یار خان کی سال 2013 میں کڈنی سنٹر کی بلڈنگ اور آر تھوپیڈک وارڈ کی تعمیر ہوئی تھی لیکن وہاں ڈائیلسز کی مشینیں نہیں دی گئیں۔ محکمے نے جواب میں بھی تسلیم کیا ہے کہ 2013 میں 35 لاکھ روپے کی لاگت سے ڈائیلسز بلڈنگ اور آر تھوپیڈک وارڈ کی تعمیر ہوئی تھی۔ کڈنی سنٹر / آر تھوپیڈک وارڈ کی سکیم پاس کی گئی ہے جو کہ Revamping Programme Phase-II میں شامل ہے۔

جناب سپیکر! تاہم محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ نے اس ہسپتال میں جدید مشینری مہیا کرنے کے لئے Revamping of THQ Hospital Khan Pur کے نام سے سکیم پاس کی ہے جس کی کل مالیت 238.496 ملین ہے۔اس سکیم کے تحت اس ہسپتال میں پانچ ڈائیلسز مشینیں مہیا کی جائیں گی جن کی مالیت5.250 ملین ہے اور اس کے ساتھ ہی آر تھوپیڈک وارڈ کے equipment جن کی مالیت0.276 ملین ہے۔

جناب سپیکر! حکومت 2019 میں تمام سہولیات فراہم کرنے اور خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ہماری تحصیل خانپور سارا چولستان کا ایریا ہے یہاں پانی کڑوا ہونے کی وجہ سے کڈنی کے بے تحاشا مریض ہیں۔ محکمے نے کہا ہے کہ یہ 2019 میں مکمل ہو جائے گا کیا منسٹر صاحبہ اس کے لئے کوئی تاریخ بتا دیں گی؟

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ جنوبی پنجاب کی اس پسماندہ تحصیل کو مد نظر رکھتے ہوئے ٹی ایچ کیو ہسپتال خان پور میں علاج معالجہ کی تمام سہولتیں مہیا کی جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبر کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ desert areas کے سارے مریض بھی اسی ہسپتال میں علاج معالجہ کے لئے آتے ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اس ہسپتال کا visit کرکے آئی ہوں اور معزز ممبر بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کہ سال 2013 میں اس ہسپتال کی عمارت مکمل ہوئی تھی لیکن پانچ سال تک وہاں پر کچھ مہیا نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! اب میں آپ کو یقین دہانی کراتی ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہم آئندہ دسمبر 2019 تک اس ہسپتال کو چالو کر دیں گے۔ آپ نے پہلے پانچ سال انتظار کیا ہے اور اب صرف چھ ماہ مزید انتظار کر لیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ چھ ماہ کے اندر اس ہسپتال میں علاج معالجہ کی تمام سہولتیں مہیا کر دی جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد جاوید! جہاں آپ نے پانچ سال انتظار کیا ہے وہاں چھ ماہ مزید انتظار کر لیں۔ منسٹر صاحبہ نے on the floor of the House commit کیا ہے کہ وہ دسمبر 2019 تک اس ہسپتال کو functional کروا دیں گی۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب سپیکر! میں وزیر صاحبہ کی طرف سے تسلی دینے پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہماری تحصیل خان پور میں آوارہ کتّے کے کاٹنے کے دو واقعات ہو چکے ہیں اور جس کی وجہ سے دو بچوں کی اموات بھی ہو چکی ہیں۔ جب لوگ ہسپتال میں جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس اس کی vaccine موجود نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی منسٹر صاحبہ نے کہا ہے کہ آج پورے پنجاب کے ہسپتالوں میں anti-rabies vaccine کی 30 ہزار doses مہیا کر دی گئی ہیں۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب سپیکر! اللہ کرے کہ یہ anti-rabies vaccine ہمارے خان پور ہسپتال میں بھی پہنچ جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم انشاءاللہ تعالیٰ make sure کریں گے کہ تحصیل خان پور کے ہسپتال میں بھی یہ anti-rabies vaccine پہنچ جائے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اسمبلی قواعد کے مطابق کسی ممبر کے دو سے زیادہ سوالات ایک دن میں نہیں آسکتے جبکہ محترمہ شاہینہ کریم کے آج تین سوالات آئے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان اصل میں ان کا ایک سوال پچھلے ایجنڈے سے pending کیا گیا تھا جو کہ آج کے سوالات میں شامل ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! سوال نمبر 791 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

***791: محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سرکاری ہسپتالوں میں ادویات خریدنے کی کیا پالیسی ہے؟

(ب) کیا اس پالیسی میں کسی بورڈ کی تشکیل شامل ہے جس میں اچھی شہرت کے حامل لوکل ڈاکٹرز اور ایم پی اے شامل ہوں؟

(ج) اگر اس طرح کی کوئی پالیسی نہیں تو کیا محکمہ ایسا کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی خریداری پیپرا رولز 2014 کے تحت کی جاتی ہے۔ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اپنے ذیلی ہسپتالوں کو جو کہ دی پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشنز ایکٹ 2003 کے تحت خود مختار ادارے ہیں کو بجٹ مختص کرتا ہے اور تمام ادارے اپنے بجٹ اور ضرورت کے مطابق ادویات کی خریداری پیپرا رولز کے تحت کرتے ہیں۔

ہر ادارہ / ہسپتال پیپرا قانون کے تحت اپنے تئیں مختلف کمیٹیوں کا نوٹیفکیشن کرتا ہے۔ ان کمیٹیوں میں اس ادارے سے تعلق رکھنے والے متعلقہ ماہرین شامل کئے جاتے ہیں

(ب) حکومت سرکاری ہسپتالوں / اداروں کی کارکردگی کی نگرانی کے لئے دی پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشنز ایکٹ 2003 کے تحت بورڈ آف مینجمنٹ / انتظامی کمیٹیوں کی تشکیل کرتی ہے جس میں صحت اور انتظامی امور کا تجربہ رکھنے والے سرکاری اور نجی شعبے کے ماہرین موجود ہوتے ہیں۔

(ج) (الف اور ب) میں بیان کئے گئے انتظام کے تحت سرکاری ہسپتالوں کا انتظام چلایا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی خریداری کے حوالے سے سوال دیا تھا۔ ہم سب جانتے ہیں کہ پچھلی دہائیوں میں ادویات کی purchase کے ساتھ جو کھلواڑ کیا گیا وہ ناقابل بیان ہے۔ کرپشن کے ساتھ ساتھ mismanagement بھی بہت زیادہ ہوئی ہے۔ ادویات کی local and bulk purchase کی جاتی ہے اور local purchase individualize ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے دور حکومت میں local purchase کا اختیار متعلقہ ایم ایس کو دیا گیا تھا جس کی وجہ سے یہ ادویات زیادہ تر اقرباء پروری میں استعمال ہوئی ہیں اور غریب مریضوں تک یہ نہیں پہنچ سکیں۔ ہم ادویات کے local purchase system کو زیادہ بہتر کر سکتے ہیں اگر 30 یا 40 فیصد بجٹ Head of the Department کو دے دیا جائے۔ وہ specialist ہوتے ہیں، مریض کے problems کو جانتے ہیں اور میرے خیال میں وہ زیادہ بہتر طریقے سے local purchase کے بجٹ کو استعمال کریں گے۔ اسی طرح جو ادویات bulk purchase کی جاتی ہیں اس کے لئے کوئی کمیٹی بنا دی جائے تا کہ وہ ایسی ادویات خریدیں کہ جن کی ضرورت ہو اور وہ expired نہ ہوں۔

جناب سپیکر! پچھلی حکومت میں ایسی ادویات خریدی جاتی تھیں کہ جن کی ضرورت نہیں ہوتی تھی، وہ پڑی پڑی expire ہو جاتی تھیں اور مریض ضرورت کی ادویات کے لئے ترستے رہتے تھے تو کیا ہم کوئی ایسی کمیٹی بنا سکتے ہیں جس میں کسی کو responsible ٹھہرایا جا سکے، وہ صرف ضرورت کے مطابق ادویات خریدیں جو کہ expired نہ ہوں اور اگر یہ ادویات expire ہو جائیں تو خریدنے والے اس کے ذمہ دار ہوں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ادویات کی خریداری according to PEPRA Rules and Regulations کی جاتی ہے۔ ادویات کا ایک certain percent آپ local purchase کے ذریعے لے سکتے ہیں اور ہم PEPRA Rules سے ہٹ کر ادویات کی خریداری نہیں کر سکتے۔ جتنا بجٹ ہوتا ہے اس کے ایک certain part سے ہم local purchase کرتے ہیں اور باقی ادویات کی خریداری کے لئے PEPRA Rules کے مطابق پہلے فرموں کو prequalify کیا جاتا ہے، اس کے بعد ٹینڈر دیا جاتا ہے، bid ہوتی ہے اور پھر ادویات خریدی جاتی ہیں۔

Mr Speaker! You have to follow the whole procedure. We cannot go against the PEPRA Rules and Regulations.

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ادویات کی فراہمی کا مسئلہ کافی سنگین نوعیت اختیار کرتا جارہا ہے کیونکہ موجودہ حکومت کے آنے کے بعد سپلائی chain میں کافی disturbance ہوئی ہے، ادویات کی فراہمی میں break آئی ہے اور ابھی تک THQs اور BHUs میں ادویات نہیں پہنچ رہیں۔ اس ایوان کے معزز ممبران کو بھی ادویات مہیا نہیں ہو سکیں۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے آپ نے direction دی تھی لیکن اس کے باوجود بھی بہت سارے ممبران کو ادویات نہیں مل سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! میرے پاس کچھ معزز ممبران تشریف لائے تھے اور انہوں نے یہی بات کی ہے کہ ہمیں پنجاب اسمبلی کی ڈسپنسری سے ادویات نہیں مل رہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! موجودہ اسمبلی وجود میں آنے کے بعد سے لے کر اب تک دو کروڑ روپے کی ادویات local purchase کے ذریعے مہیا کی جاچکی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا یہ دو کروڑ روپے کی ادویات پنجاب اسمبلی کی ڈسپنسری کے لئے خریدی گئی ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی ہاں! میں اس کی تفصیل بھی مہیا کر سکتی ہوں۔ مجھے اس حوالے سے شکایت ملی تھی کہ معزز ممبران کو ادویات نہیں مل رہیں تو میں نے خصوصی طور پر سروسز ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سے ساری details منگوائی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ kindly اس کو دوبارہ چیک کر لیں کیونکہ مجھے آج ہی معزز ممبران کی طرف سے شکایت ملی ہے کہ انہیں ادویات مہیا نہیں کی جارہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبران کو ادویات مہیا نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ فکر نہ کریں۔ میں اس معاملے کو ذاتی طور پر take up کروں گا۔ آج ہی کچھ معزز ممبران میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ ہمیں ادویات نہیں مل رہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی سرکاری ادویات کی خریداری کی پالیسی کے بارے میں سوال پوچھا گیا ہے۔ میں ایک specific بات کرنا چاہتا ہوں کہ میرے پاس دو تین مرتبہ ایسے لوگ آئے کہ جنہیں کتّے نے کاٹ لیا تھا اور میں نے ان کی vaccination کے لئے ڈسٹرکٹ ہسپتال ساہیوال کے ایم ایس کو فون کیا تو انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس anti-rabies vaccine available نہیں ہے۔ یہ بڑی تشویشناک صورتحال ہے۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ میرے لئے بڑی قابل احترام ہیں تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ اس جانب خصوصی توجہ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ اکثر معزز ممبران کی طرف سے یہ شکایت آ رہی ہے تو میں منسٹر صاحبہ سے کہتا ہوں کہ آپ make sure کریں کہ پنجاب کے تمام ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں anti-rabies vaccine مہیا ہو گئی ہے اور کل ایوان میں اس بارے میں بتائیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں ذرا وضاحت کر دوں کیونکہ ایوان کے اندر ایک دفعہ پہلے بھی اس بابت بات ہو چکی ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ anti-rabies vaccine انڈیا اور چائنا والے produce کرتے ہیں۔ انڈیا نے پاکستان کو anti-rabies vaccine export کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! انڈیا نے کہا کہ ہمارے پاس اضافی anti-rabies vaccine میسر نہیں ہے اور چائنا کی دو کمپنیوں پر کچھ اعتراضات اُٹھائے گئے تھے۔ اسی وجہ سے anti-rabies vaccine کی فراہمی میں delay ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! آپ سب کو علم ہو گا کہ anti-rabies vaccine صرف Drug Regulatory Authority of Pakistan والے منگوا سکتے ہیں۔ میں ذاتی طور پر راولپنڈی گئی ہوں اور DRAP والوں کے ساتھ بیٹھ کر اس حوالے سے بات چیت کی ہے، ان کو باور کروایا ہے کہ ہمیں anti-rabies vaccine کی اشد ضرورت ہے کیونکہ آج کل کے موسم میں کتے کاٹ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری ذاتی کوششوں سے DRAP والوں نے 30 ہزار doses منگوائی گئی ہیں۔ ہم نے anti-rabies vaccine کی یہ 30 ہزار doses تمام ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو میں divide کر دی ہیں۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے باقاعدہ الیکٹرانک میڈیا پر tickers بھی چل رہے ہیں۔ اس کے باوجود اگر anti-rabies vaccine کی فراہمی کے حوالے سے کوئی مسئلہ درپیش ہو تو میرا موبائل نمبر حاضر ہے آپ مجھے فون کریں تو ہمارا آدمی متاثرہ مریض کے گھر پر جا کر anti-rabies vaccine کا انجکشن لگا دے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ فکر نہ کریں منسٹر صاحبہ نے یقین دہانی کروائی ہے کہ وہanti-rabies vaccineکی فراہمی کو یقینی بنائیں گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!منسٹر صاحبہ نےon the floor of the Housestatementدی ہے کہ انڈیا نےanti-rabies vaccineپاکستان کو مہیا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔کیا منسٹر صاحبہ ہمیں اس حوالے سے کوئیdocumentمہیا کر سکتی ہیں کہ جس سے ثابت ہو سکے کہ انڈیا نے یہvaccineپاکستان کو فراہم کرنے سے انکار کر دیا ہے؟

جناب سپیکر!منسٹر صاحبہ ہمیں اس بارے میں کوئیdocumentمہیا کر دیں تاکہ ہم لوگوں کو بتا سکیں۔میرے خیال میں ایسا ممکن نہیں ہے کہ انڈیاanti-rabies vaccineمہیا کرنے سے انکار کر دے اگر ایسا ہوا ہے تو ہمیں اس کا ثبوت مہیا کریں۔

جناب سپیکر!دوسرا منسٹر صاحبہ بتا دیں کہ کب تک یہanti-rabies vaccineہسپتالوں میںprovideکر دی جائے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ نے بتایا ہے کہ پنجاب کے تمام ہسپتالوں کوanti-rabies vaccineمہیا کر دی گئی ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!میں نےanti-rabies vaccineکے حوالے سے ایوان میں جوstatementدی ہے وہ کسی جگہ سے بھیverifyکی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر!میں آپ کو بتا دوں کہanti-rabies vaccineکی فراہمی کے حوالے سےDRAPکی طرف سے بھی تین مرتبہ اخبار میں بیان شائع ہو چکا ہے۔میں نے آپ کو اصل صورتحال سے آگاہ کیا ہے کہanti-rabies vaccineدو ملکوں یعنی انڈیا اور چائنا میںproduceہوتی ہے۔انڈیا نے ہمیں یہvaccineدینے سے انکار کر دیا اور چائنا کی دو کمپنیوں پر کچھ اعتراضات لگائے گئے تھے۔جب یہ اعتراضاتremoveہوئے تو پھر ہم نےanti-rabies vaccineکیimportشروع کی ہے اور اب یہvaccineپورے پنجاب کے ہسپتالوں میں مہیا کر دی گئی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ WTO کے تحت انڈیا کسی صورت بھی انکار نہیں کر سکتا۔ اگر ان کے پاس کوئی written چیز ہے تو ہاؤس کو دکھائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! They said they do not have enough vaccine for their own country they further on are not ready to export.

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میرا تعلق ضلع بہاولپور سے ہے۔ میں ایک بڑے issue کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں میں نے on the floor of the House وزیر صاحبہ سے گزارش کی تھی کہ نواب آف بہاولپور سر صادق محمد خان عباسی نے بہاولپور میں بہاول وکٹوریہ ہسپتال 1881 میں تعمیر کرایا تھا۔

جناب سپیکر! پچھلے پانچ چھ مہینے سے اس ہسپتال کے سینئر ڈاکٹرز کا تین مہینے کے لئے ڈیرہ غازی خان ٹرانسفر کر دیا تو وزیر صاحبہ نے on the floor of the House وعدہ فرمایا تھا کہ یہ temporary transfers ہیں تو دو تین مہینے بعد یہ ڈاکٹرز واپس آ جائیں گے۔ بہاولپور کے کارڈیک سنٹر کے سینئر ڈاکٹر بلال احسن قریشی کو بھی ڈیرہ غازی خان ٹرانسفر کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ظہیر اقبال! یہ fresh question بنتا ہے لیکن آپ منسٹر صاحبہ کے پاس بیٹھ کر اپنے problems discuss کر لیں وہ آپ کی reservations دُور کر دیں گی۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 789 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور میں ہسپتالوں کی تعداد اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*789: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں کتنے سرکاری ہسپتال ہیں کیا ان میں ادویات کی سہولت موجود ہے؟

(ب) کیا ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور کی ایمرجنسی میں کتے اور سانپ کے کاٹنے کی ویکسین کی سہولت ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) تحصیل جام پور میں بی ایچ یوز کتنے ہیں کیا ان میں ادویات کی سہولت موجود ہے؟

(د) کیا ضلع راجن پور کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں پینے کے صاف پانی کی سہولت موجود ہے اگر نہیں تو کیا حکومت ان ہسپتالوں میں صاف پانی کی سہولت مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! ہسپتالوں کی تعداد 70 ہے۔ ادویات کی سہولیات موجود ہیں

(ب) جی ہاں! ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور کی ایمرجنسی میں کتے اور سانپ کے کاٹنے کی ویکسین کی سہولیات موجود ہیں۔

(ج) تحصیل جام پور میں بی ایچ یوز کی تعداد 13 ہے اور ان میں ادویات کی سہولت موجود ہے۔ بی ایچ یوز کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	تل شمالی	2۔	سلیم آباد
3۔	کوٹلہ مغلان	4۔	بخارہ شریف
5۔	برڑے ولا	6۔	تتاروالا
7۔	سلام پور	8۔	ماڑی
9۔	درگھڑی	10۔	ٹبی لنڈان
11۔	کوٹلہ دیوان	12۔	کوٹ طاہر
13۔	دراگل		

(د) جی ہاں! ضلع راجن پور کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں پینے کے صاف پانی کی سہولت موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ضلع راجن پور میں سرکاری ہسپتالوں کی تعداد 70 ہے اور میڈیسن کے حوالے سے جواب دیا گیا ہے کہ جی ہاں! ادویات کی سہولت موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں ہاؤس کے سامنے یہ بتانا چاہوں گی کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور میں اس وقت جو میڈیسن موجود ہیں اور عرصہ دراز سے یہ مسئلہ چلا آرہا ہے کہ وہاں پر صرف چار قسم کی tablets available ہیں جن میں Amoxil, Panadol, Flagyl and CPM ہے۔ اس کے علاوہ وہاں ہسپتال میں کوئی tablet نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! میں کئی دفعہ وہاں گئی ہوں کیونکہ میں خود اُس طبقے سے تعلق رکھتی ہوں کہ میں سرکاری ہسپتال سے ہی علاج کرواتی ہوں۔ وہاں پر ڈاکٹر صاحبان مجھے بتاتے ہیں کہ ہم جن مریضوں کو میڈیسن نہیں دے سکتے اور اُنہیں بتاتے ہیں کہ آپ باہر سے جاکر میڈیسن لیں وہ پرچیاں پھاڑ کر ہمارے منہ کے اوپر مار کے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر میڈیسن موجود نہیں ہیں اس لئے ہم اُنہیں خوش کرنے کے لئے مجبوراً Flagyl or Panadol لکھ کر وہیں سے available tablets دے دیتے ہیں لیکن بغیر کسی تحقیق کے ہاؤس میں اس طرح کا جواب کیوں دیا گیا کہ وہاں پر میڈیسن موجود ہیں جبکہ یہ صورتحال ایک عرصہ دراز سے چلی آرہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اپنی بہن کی بہت شکر گزار ہوں۔ اگر انہیں یاد ہو تو ان کی اور میری ملاقات راجن پور میں ہوئی تھیں میں نے انہیں بتایا تھا کہ میں اس وقت ہسپتال سے آرہی ہوں اور میں نے کہا تھا کہ چھت تک دوائیاں لگی تھیں اور میں اگلی دفعہ تصویر بھی پیش کر دوں گی۔

جناب سپیکر! میں نے یہ بتایا تھا کہ راجن پور کے ہسپتالوں میں enough medicine are available ہیں۔ میں نے ان کو جو تین سپیشلسٹ دیئے وہ تینوں میرے ہی students ہیں جو وہاں پر کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری بہن بالکل فکر نہ کرے میڈیسن کی کوئی کمی نہیں ہے بس تھوڑی سی سمجھنے کی کوشش کریں۔ Antibiotics آپ کی essential drugs ہیں You require antibiotics, you require pain killers, you require drips جو آپ کی essential drugs ہیں وہ ساری available ہیں اور پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کو already instructions دے دی گئی ہیں کیونکہ ڈی ایچ کیو ہسپتال میں وافر ادویات موجود ہیں تو میں نے اُنہیں کہا ہے کہ آپ لکھ کر اُدھر سے منگوا لیا کریں اور میں خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آئی ہوں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! محترمہ وہاں پر ادویات ضرور دیکھ کر آئی ہوں گی لیکن میں جام پور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی بات کر رہی ہوں۔ میں وہیں کی رہائشی ہوں اور میں آج صبح یہاں پہنچی ہوں۔

جناب سپیکر! محترمہ وزیر صاحبہ راجن پور ہسپتال میں ادویات ضرور دیکھ کر آئی ہوں گی لیکن میں ہاؤس کے سامنے چیلنج کرتی ہوں کہ جام پور ہسپتال میں ان چار کے علاوہ کوئی میڈیسن نہیں ملتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ چیلنج نہ کریں انشاء اللہ منسٹر صاحبہ! آپ کی ادویات پوری کر دیں گی۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

بہاولپور میں ہسپتال بنانے اور دیگر شہروں میں ہسپتالوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*858: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کوریا کی مدد سے بہاولپور میں ہسپتال بنانے کی منظوری ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے اٹک، میانوالی، بہاولپور، لیہ اور راجن پور میں 200بیڈز پر مشتملchild hospitals & motherبنانے کے لئے فنڈز مختص کئے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ہسپتالوں کی تعمیر کا تخمینہ لاگت، رقبہ اور مدت تکمیل کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست ہے کہ کوریا کی مدد سے بہاولپور میں چلڈرن ہسپتال بنانے کی منظوری Executive Council of National Economic Committeeسے ہو چکی ہے۔ جس کی کل لاگت5008.376 ملین روپے ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ حکومت پنجاب اٹک، بہاولپور، میانوالی، لیہ اور راجن پور میں200بیڈز پر مشتملchild hospitals & motherبنارہی ہے اور اس کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے2018-19کے تحت ہر سکیم کے لئے ڈیڑھ کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

مزید یہ کہ حکومت پنجاب ان ہسپتالوں کے ساتھ منسلک نرسنگ کالج بنانے کا ارادہ بھی رکھتی ہے۔

(ج) مذکورہ ہسپتالوں کے PC-I اس وقت تیاری کے مراحل میں ہیں اور مجوزہ تخمینہ لاگت تقریباً 3۔ارب فی ہسپتال ہے۔
مزید بر آں ہر ہسپتال کے لئے لگ بھگ 200 کنال اراضی مختص کی گئی ہے جبکہ یہ ہسپتال تقریباً دو سال کے دورانیہ میں مکمل کئے جائیں گے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں ذہنی اور نشہ کے مریضوں کے علاج کے لئے ہسپتالوں سے متعلقہ تفصیلات

*827: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا کی تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں ذہنی امراض اور نشہ کے مریضوں کے علاج معالجہ کی حکومت کے زیر اہتمام کن کن ہسپتالوں میں سہولت موجود ہے کیا ان امراض کے لئے علیٰحدہ سے مخصوص ہسپتال بنانے کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے؟

(ب) حکومت نے ذہنی اور نشہ میں مبتلا مریضوں کی بحالی کے لئے کتنے سائیکاٹرسٹ متعین کئے ہیں اور آئندہ سال میں مزید کتنے سائیکاٹرسٹ کا تقرر کیا جائے گا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع سرگودھا کی تمام تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتالوں میں ذہنی امراض اور نشہ آور افراد کے علاج معالجہ کے لئے علیٰحدہ رجسٹریشن کاونٹر بنائے گئے ہیں۔ جہاں پر ذہنی امراض اور نشہ آور افراد کو رجسٹر کیا جاتا ہے اور ان کا علاج کیا جاتا ہے زیادہ سنجیدہ مریضوں کو ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں ریفر کیا جاتا ہے۔ فی الوقت علیٰحدہ سے مخصوص ہسپتال بنانے کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور نہیں ہے۔

(ب) حکومتی پالیسی کے مطابق تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں سائیکاٹرسٹ کی اسامی منظور شدہ نہیں ہے۔ذہنی اور نشہ میں مبتلا مریضوں کی بحالی کے لئے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں سائیکاٹرسٹ کی سیٹ منظور شدہ ہے۔اسامی تاحال خالی ہے۔

لاہور: چلڈرن ہسپتال میں
ماہر امراض اطفال سرجنز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*861: **جناب نصیر احمد**: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور میں پیڈیاٹرک سرجنز کی کتنی اسامیاں ہیں؟

(ب) ہسپتال ہذا میں اس وقت کتنے پیڈیاٹرک سرجنز فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ج) حکومت نے اگست 2018 کے بعد کتنے نئے پیڈیاٹرک سرجنز اس ہسپتال میں تعینات کئے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور میں 25 پیڈیاٹرک سرجنز کی اسامیاں ہیں۔

(ب) چلڈرن ہسپتال لاہور میں سات پیڈیاٹرک سرجنز فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) حکومت نے اگست 2018 کے بعد دو نئے پیڈیاٹرک سرجنز اس ہسپتال میں تعینات کئے ہیں۔

مزید برآں حکومت نے پیڈیاٹرک سرجری کے ایسوسی ایٹ پروفیسر کے لئے دو، اسسٹنٹ پروفیسر 13 اور سینئر رجسٹرار 26 خالی پوسٹوں پر بھرتی کے لئے PPSC کو requisition بھیجی جس کے برخلاف گیارہ اسسٹنٹ پروفیسر اور صرف پانچ سینئر رجسٹرار کی بھرتی عمل میں آئی جبکہ باقی خالی پوسٹوں پر بھرتی کے لئے دوبارہ PPSC کو requisitions بھیجی جارہی ہیں اور مزید بھرتی پر چلڈرن ہسپتال میں پیڈیاٹرک سرجن کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

فیصل آباد: ٹی ایچ کیو ہسپتال تاندلیانوالہ میں اسامیاں، اپ گریڈیشن اور سپیشلسٹ ڈاکٹر سے متعلقہ تفصیلات

*875: **جناب جعفر علی:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں کل کتنی اسامیاں پُر اور کتنی خالی ہیں؟

(ب) کتنے MOs، سپیشلسٹ اور ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں

(ج) مذکورہ ہسپتال کی اپ گریڈیشن کب ہوئی تھی، اس پر کتنی لاگت آئی تھی اور اس کی بلڈنگ کب مکمل ہوئی تھی SNE کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال کی missing facilities کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تاندلیانوالہ میں کل 172 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 109 اسامیاں پُر اور 63 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تاندلیانوالہ میں چھ میڈیکل آفیسرز اور پانچ سپیشلسٹ کام کر رہے ہیں اور ان کے علاوہ اکیس ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔ اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تاندلیانوالہ کی سکیم 05-11-2015 کو منظور ہوئی جس کی لاگت 140.982 ملین تھی۔ جس میں 55.591 ملین بلڈنگ کے لئے اور 85.391 ملین مشینری کی خریداری کے لئے رکھے گئے تھے۔ اس سکیم پر مالی سال 2015-16 میں کام شروع ہوا جو کہ اب تکمیل کے مراحل میں ہے محکمہ بلڈنگ نے اس سکیم کا ترمیم شدہ تخمینہ لاگت بھجوایا ہے جس سکیم کی ترمیم شدہ لاگت 155.224 ملین جس میں بلڈنگ کے لئے 65.796 ملین ہے اور مشینری کی ترمیم شدہ لاگت 89.444 ملین ہے۔ یہ منصوبہ اس سال 30-06-19 کو مکمل ہونے کا امکان ہیں۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تاندلیانوالہ میں کل 172 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 109 اسامیاں پُر

اور 63اسامیاں خالی ہیں جبکہ اپ گریڈیشن کے مطابق مزید 147 اسامیاں درکار ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال تاندلیانوالہ کیmissing facilities مکمل ہو چکی ہیں۔

بہاولنگر: تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ہارون آباد میں طبی سہولیات، ڈاکٹر کی تعداد، کارڈیک سنٹر، ٹراما سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

***879: چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ہارون آباد بہاولنگر کتنے بستروں پر مشتمل ہے اور اس میں کیا کیا سہولیات ہیں؟

(ب) اس میں موجود سپیشلسٹ و دیگر ڈاکٹرز کی تعداد کتنی ہے اور کتنی اسامیاں خالی ہیں کیا یہ چھ لاکھ آبادی کے لئے کافی ہے؟

(ج) کیا اس میں بے ہوشی کے ڈاکٹر کی سہولیات میسر ہے اور آپریشن کے تمام انتظامات موجود ہیں؟

(د) اس میں آرتھوپیڈک سرجری، گائنی، OBS، آنکھوں اور جنرل سرجری کے کتنے آپریشن ماہانہ ہو رہے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس ہسپتال کی اپ گریڈیشن کا منصوبہ رکھتی ہے نیز کارڈیک سنٹر اور ٹراما سنٹر بھی بنانے کا ارادہ ہے تو کب تک، یہ سہولیات فراہم کی دی جائیں گی؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ہارون آباد بہاولنگر 60 بستروں پر مشتمل ہے۔

اس میں آؤٹ ڈور، ان ڈور، ایمرجنسی، جنرل سرجری، گائنی، آئی سرجری، ڈینٹل، ایکسرے، الٹرا ساؤنڈ، لیب ٹیسٹ، NCD کلینک، Hepatitis کلینک، TB کلینک، Dialysis اور EPI کی سہولیات میسر ہیں۔

(ب) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ہارون آباد میں سپیشلسٹ کی 20 اسامیاں ہیں جس میں درج ذیل پانچ سپیشلسٹ کام کر رہے ہیں۔ آئی سرجن، ای این ٹی سرجن، گائناکالوجسٹ، آرتھوپیڈک سرجن اور ماہر امراض اطفال اور ہسپتال ہذا میں دیگر کنسلٹنٹ کی پندرہ اسامیاں خالی ہیں۔ ڈاکٹرز کی کل 37 اسامیاں ہیں جن میں 29 اسامیوں پر ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں اور آٹھ اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) مجموعی طور پر صوبہ میں بے ہوشی کے ڈاکٹرز کی کمی ہے لیکن محکمہ صحت نے عارضی طور پر ڈاکٹر امیر عبدالرحمٰن کی ڈیوٹی لگائی ہے جو کہ ہفتہ میں تین دن، سوموار، بدھ اور جمعتہ المبارک ہسپتال میں ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ مزید یہ کہ ہسپتال ہذا میں آپریشن تھیٹر کے انتظامات موجود ہیں۔

(د) اس ہسپتال میں گائنی کے اوسطاً 50 اور جنرل سرجری کے 60 اور آئی سرجری کے ماہانہ اوسطاً 50 آپریشن ہو رہے ہیں۔

(ہ) حکومت اس ہسپتال کی اپ گریڈیشن کا منصوبہ رکھتی ہے۔ کارڈیک اور ٹراما سنٹر بھی زیر غور ہیں۔

بہاولپور: پی پی۔251 میں ہسپتالوں کو فراہم کردہ بجٹ اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*888: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔251 بہاولپور میں کتنے ہسپتال اور RHCs کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کے سال 19-2018 کے بجٹ کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(ج) ان میں کس کس کی بلڈنگ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(د) ان میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) کیا ان میں ادویات مریضوں کی تعداد کے مطابق فراہم کی جاتی ہیں؟

(و) حکومت ان کی missing facilities کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پی پی۔251 بہاولپور میں ایک RHC اور دس BHUs ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

دیہی مرکز صحت:

1۔مبارک پور (یونین کونسل مبارک پور)

بنیادی مراکز صحت:

1۔ علی کھاڑک یونین کونسل علی کھاڑک	2۔ چک لوہاراں، یونین کونسل نوشہرہ جدید
3۔ ہتھیجی، یونین کونسل ہتھیجی	4۔ عالی واہن، یونین کونسل ماند ھل
5۔ جانووالہ، یونین کونسل جانووالہ	6۔ پپلی راجن، یونین کونسل نوشہرہ جدید
7۔ بہاولپور گھلواں، یونین کونسل بہاولپور	8۔ کوٹلہ موسی خان، یونین کونسل کوٹلہ موسی خان
9۔ نوناری، یونین کونسل نوناری	10۔ خیر پور ڈاہا، یونین کونسل خیر پور ڈاہا

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) دیہی مرکز صحت مبارک پور، بی ایچ یو نوناری، بی ایچ یو علی کھاڑک، بی ایچ یو چک لوہاراں اور بی ایچ یو عالی واہن کی مین بلڈنگ کی مرمت ہونے کی ضرورت ہے جبکہ دیہی مرکز صحت مبارکپور، بی ایچ یو کوٹلہ موسیٰ خان، نوناری، پپلی راجن کی چار دیواری کی مرمت ہونی ہے۔ تمام ہسپتالوں کے رہائشی کوارٹروں کی مرمت درکار ہے

(د) دیہی مرکز صحت مبارک پور میں ڈاکٹرز کی کوئی اسامی خالی نہیں ہے جبکہ چارج نرس کی منظور شدہ چھ اسامیوں میں سے ایک اسامی پُر ہے اور پانچ اسامیاں خالی ہیں۔ میڈیکل ٹیکنیشن کی چار منظور شدہ اسامیوں میں سے تین پُر ہیں اور ایک اسامی خالی ہے۔

(ہ) جی ہاں!

(و) حکومت پنجاب نے بنیادی مراکز صحت اور دیہی مراکز صحت کی مرحلہ وار revamping کی سکیم اگلے سالانہ ترقیاتی بجٹ 20-2019 میں شامل کی ہے۔ ان کی مالیت تقریباً 50،50 کڑور (ایک ارب) ہے۔ ان منصوبوں کے تحت صوبہ بھر کے تمام بنیادی مراکز صحت اور دیہی مراکز صحت کی حالت کو بہتر بنایا جاہے گا اور تمام missing equipment فراہم کی جائے گی۔

بہاولپور: پی پی۔251 میں بی ایچ یوز میں ڈاکٹر، پیرامیڈیکل سٹاف اور مسنگ فسلیٹیز سے متعلقہ تفصیلات

*892: **ملک خالد محمود بابر**: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔251 بہاولپور میں کتنے بی ایچ یو کس کس موضع، قصبہ / چک میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا ان میں ڈاکٹر، پیرامیڈیکل سٹاف اور دیگر اسامیاں پر ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا ان میں ایکسرے مشین اور ایمبولینس کی سہولت میسر ہے؟

(د) کیا ان میں 24 گھنٹے کی سروس مہیا کی جاتی ہے؟

(ہ) کیا ان میں تمام بنیادی سہولیات میسر ہیں؟

(و) جن میں missing facilities ہیں ان کو کب تک یہ سہولیات فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پی پی۔251 میں دس بنیادی مراکز صحت کام کر رہے ہیں جو کہ نیچے دیئے گئے موضع، قصبہ میں واقع ہیں۔

1۔ علی کھاڑک	2۔ چک لوہاراں،
3۔ ہتھیجی	4۔ عالی واہن
5۔ جانووالہ	6۔ پیلی راجن
7۔ بہاولپور گھلواں	8۔ کوٹلہ موسیٰ خان
9۔ نوناری	10۔ خیر پور ڈاہا

(ب) ان میں زیادہ تر اسامیاں پُر ہیں صرف چند اسامیاں خالی ہیں اور یہ اسامیاں ملازمین کے ریٹائرڈ ہونے یا ٹرانسفر ہونے کی وجہ سے خالی ہوئیں ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان میں ایکسرے مشین کی سہولت میسر نہیں ہے۔ صرف ڈلیوری کے لئے چار بنیادی مراکز صحت، علی کھاڑک، چک لوہاراں، ہتھیجی اور کوٹلہ موسیٰ خان پر ایمبولینس کی سہولت میسر ہے۔

(د) جی ہاں! چار بنیادی مراکز صحت، علی کھاڑک، چک لوہاراں، ہتھیجی اور کوٹلہ موسیٰ خان پر 24 گھنٹے ڈلیوری کی سہولت میسر ہے جس کے لئے عملہ موجود اور تعینات ہے۔

(ہ) جی ہاں! ان میں تمام بنیادی سہولیات میسر ہیں۔

(و) حکومت پنجاب نے بنیادی مراکز صحت کی مرحلہ وار revamping کی سکیم اگلے سالانہ ترقیاتی بجٹ 19-2018 میں شامل کی ہے۔ اس کی مالیت تقریباً 50 کروڑ (500 ملین) ہے۔ اس منصوبہ کے تحت صوبہ بھر کے تمام بنیادی مراکز صحت کی حالت کو بہتر بنایا جائے گا اور تمام missing equipment فراہم کی جائے گی۔

نارووال: پی پی۔48 میں بنیادی مراکز صحت میں بجلی و دیگر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***908: جناب منان خان:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔48 نارووال میں کتنے بی ایچ یو کہاں کہاں ہیں؟

(ب) کتنے بی ایچ یو میں بجلی کی سہولت دستیاب ہے اور کتنے میں یہ سہولت نہ ہے؟

(ج) کتنے بی ایچ یو کے ٹرانسفارمر خراب یا چوری ہو چکے ہیں؟

(د) کیا جو ٹرانسفارمر چوری ہو چکے ہیں یا خراب ہیں، ان کے متبادل فراہم کرنے کی ذمہ داری کس کی ہے؟

(ہ) کیا CEO صحت نارووال ان بی ایچ یوز کے مسائل حل کرانے اور ٹرانسفارمر لگانے کو تیار ہیں تو کب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پی پی-48 نارووال میں بی ایچ یوز کی تعداد 14 ہے جو کہ مندرجہ ذیل دیہات میں واقع ہیں اور انہی کے نام سے منسوب ہیں:-

1- گمٹالہ (یونین کونسل گمٹالہ)
2- کنگراں (یونین کونسل گوارلہ)
3- ڈیرہ افغاناں (یونین کونسل لنگاہ)
4- میر پور گجراں (یونین کونسل گلہ)
5- ملہہ (یونین کونسل ملہہ)
6- ملک پور (یونین کونسل ملک پور)
7- بوعہ (یونین کونسل بوعہ)
8- بارہ منگاہ (یونین کونسل بارہ منگاہ)
9- کوہلیاں (یونین کونسل دودھوچک)
10- ببرال (یونین کونسل ببرال)
11- فتح پور افغاناں (یونین کونسل فتح پور افغاناں)
12- کنجروڑ (یونین کونسل کنجروڑ)
13- ولی پور بورا (یونین کونسل ولی پور بورا)
14- منڈیالی (یونین کونسل لنگاہ)

(ب) بارہ بی ایچ یوز میں بجلی کی سہولت دستیاب ہے۔
دو بی ایچ یوز (فتح پور افغاناں اور ملہہ) میں بجلی کی سہولت نہ ہے۔

(ج) بی ایچ یو فتح پور افغاناں کا ٹرانسفارمر چوری ہو چکا ہے۔ ایف آئی آر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
تین بی ایچ یوز (بوعہ، میر پور گجراں اور ملہہ) کے ٹرانسفارمرز خراب ہو چکے ہیں۔

(د) چوری / خراب ٹرانسفارمر کی بحالی / انسٹالیشن کے لئے واپڈا / گیپکو کے مطلوبہ ڈیمانڈ نوٹسز کی ادائیگی محکمہ صحت کے ذمہ ہے جو کہ پوری کر دی گئی ہے اب ان بی ایچ یوز میں ٹرانسفارمر مہیا کرنے کی ذمہ داری واپڈا / گیپکو کی ہے جو کہ اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر رہے۔

(ہ) بی ایچ یوز کے ٹرانسفارمرز کے مسائل حل کرنے کی ذمہ داری CEO صحت نارووال کی تھی۔
ڈیمانڈ نوٹسز کی ادائیگی کر کے محکمہ صحت نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے تاحال بار بار یاددہانی کے باوجود واپڈا / گیپکو کی جانب سے ٹرانسفارمر نہیں لگائے جا رہے ہیں۔

صوبہ میں تمام ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں ڈائیلسز سنٹر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*911: **جناب افتخار احمد خان:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے تمام ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں ڈائیلسز سنٹر کی سہولت موجود نہ ہے نیز ڈائیلسز سنٹر بنانے کے لئے صوبہ بھر میں کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال تحصیل فتح جنگ میں ڈائیلسز سنٹر کی سہولت کے لئے مالی سال 2018-19 کے بجٹ میں رقم مختص کی گئی ہے تو کتنی رقم مختص ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تحصیل فتح جنگ کے ٹی ایچ کیو ہسپتال میں ڈائیلسز سنٹر بنانے، missing facilities پوری کرنے اور صوبہ کے تمام ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں ڈائیلسز سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی کے مطابق حکومت پنجاب نے پہلے مرحلہ میں تمام ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ڈائیلسز سنٹر کی سہولتیں مہیا کی تھیں۔ تاہم تحصیل کی سطح پر تحصیل ہسپتالوں میں جو کہ نفرولوجسٹ اور ٹرینڈ ٹیکنیشن کی عدم دستیابی کی وجہ سے جدید ڈائیلسز سنٹر چلانا مشکل ہے اس لئے تمام ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں یہ سہولت مہیا نہ کی گئی ہے۔ تاہم صوبہ بھر میں موجود ڈائیلسز سنٹر کو چلانے کے لئے مالی سال 2018-19 میں 841.881 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال فتح جنگ میں اس وقت ڈائیلسز سنٹر کی سہولت موجود نہ ہے۔ تاہم محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ اس ہسپتال میں جدید مشینری مہیا کرنے کے لئے Revamping of THQ Hospital, Fateh Jhang District Attock کے نام سے سکیم پاس کی ہے۔ جس کی کل مالیت 216.684 ملین ہے۔ اس سکیم کے تحت اس ہسپتال میں پانچ ڈائیلسز مشینیں مہیا کی جائیں گی، جن کی مالیت 5.250 ملین ہے۔

(ج) اس سوال کا جواب جز(ب) میں دے دیا گیا ہے۔

ضلع راجن پور کے سرکاری ہسپتالوں میں برن یونٹ اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*921: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں کتنے سرکاری ہسپتال ہیں؟

(ب) کون کون سے سرکاری ہسپتالوں میں برن یونٹ موجود ہیں ان میں بستروں کی تعداد کی علیٰحدہ علیٰحدہ فہرست فراہم کی جائے؟

(ج) ان ہسپتالوں میں جلے ہوئے مریضوں کے داخلے کی اوسط تعداد کیا ہے؟

(د) جلے ہوئے مریضوں کو علاج کے حوالے سے کیا کیا سہولیات ان ہسپتالوں میں فراہم کی جا رہی ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع راجن پور میں (1) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال، (2) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، جام پور اور روجھان، (1) سول ہسپتال شاہ والی، (7) دیہی مراکز صحت، (33) بنیادی مراکز صحت، (15) سول ڈسپنسریز، (10) ضلعی سول ڈسپنسریز اور (1) ایم سی ایچ سنٹر ہے۔

(ب) ضلع راجن پور میں صرف ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ایک برن یونٹ قائم ہے جو کہ چار بستروں پر مشتمل ہے۔

(ج) Indoor =06 per Month
Outdoor = 12 per Month

(د) 25 فیصد جلے ہوئے مریضوں کو علاج کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ 25 فیصد سے زیادہ جلے ہوئے مریضوں کو ٹرشری کیئر ہسپتالوں میں ریفر کیا جاتا ہے۔

سہولیات:

1۔ فرسٹ ایڈResuscitation + Vital Monitoring
2۔ پانی کی کمی کو پورا کرنا(Parkland Formula)
3۔ زخم کی دیکھ بھالEarly Cooling
4۔ مردہ بافتوں کو ہٹانا
5۔ ادویات(Pain Killer + Antibiotic)
6۔ سرجری(زخم کی صفائی)(Wound Debridement)

حاصل پور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال میں ٹراما اور کارڈیک سنٹر کے فنکشنل، بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*927: **جناب محمد افضل گل:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال حاصل پور میں ٹراما اور کارڈیک سنٹر کب تک فنکشنل ہوں گے؟

(ب) تحصیل حاصل پور میں کل کتنے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز ہیں۔ کون کون سے فنکشنل ہیں، یہاں آنے والے مریضوں کی کل تعداد کتنی ہے اور مریضوں کے لئے کیا سہولیات میسر ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال حاصل پور میں ٹراما اور کارڈیک سنٹرز کی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے ٹراما اور کارڈیک سنٹرز جون 2019 تک فنکشنل ہو جائیں گے۔

(ب) تحصیل حاصل پور میں کل گیارہ بی ایچ یوز اور دو آر ایچ سیز ہیں اور تمام بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز فنکشنل ہیں۔ بی ایچ یوز میں دیکھے جانے والے آؤٹ ڈور مریضوں کی تعداد ایک ماہ میں تقریباً1000 سے 1200 ہے اور آر ایچ سی میں دیکھے جانے والے ان ڈور اور آؤٹ ڈور مریضوں کی تعداد ایک ماہ میں تقریباً9500 ہے۔

بی ایچ یوز میں مریضوں کو دی جانے والی سہولیات

1۔ او پی ڈی مریضوں کا معائنہ
2۔ ایکسیڈنٹ اینڈ ایمرجنسی کی صورت میں فرسٹ ایڈ کی سہولت
3۔ ڈلیوری کی 24 گھنٹے مفت سہولت جس کے لئے بہترین لیبر روم کی سہولت
4۔ حاملہ عورت کا مکمل معائنہ
5۔ فیملی پلاننگ کی سہولت
6۔ حاملہ عورت کو ہیلتھ سنٹر پر لانے کے لئے ایمبولینس کی فری سہولت
7۔ بچوں کو مہلک بیماریوں سے بچاؤ کے لئے دی جانے والی دس قسم کی ویکسینیشن
8۔ ہیپاٹائٹس بی اینڈ سی،HB،شوگر، یورن، حمل کے ٹیسٹ کی فری سہولت
9۔ ہیلتھ ایجوکیشن
10۔ ٹی بی کے مریضوں کو مفت ادویات کی سہولت
11۔ غذائی قلت کے بچوں کو سپلیمنٹ کی فراہمی
12۔ جنسی امراض سے مکمل تدارک
13۔ متعدی وغیر متعدی بیماریوں کی جانچ
14۔ بی ایچ یو سے ملحقہ علاقہ کو دی جانے والے سہولیات (لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام)
15۔ سکولوں کو صحت کی سہولیات سے آگاہی
16۔ متعدی ووبائی امراض سے بچاؤ کی روک تھام
17۔ ماں اور بچے کی صحت کی بنیادی سہولیات
18۔ سانس ودمہ کے مریضوں کے لئے نیبولائزیشن

آر ایچ سی میں مریضوں کو دی جانے والی سہولیات

1۔ او پی ڈی مریضوں کا معائنہ (میل فی میل ڈاکٹرز کی سہولت)
2۔ ان ڈور مریضوں کے لئے 20 بیڈز پر مشتمل مردانہ وزنانہ وارڈ
3۔ ایکسیڈنٹ اینڈ ایمرجنسی کی صورت میں فرسٹ ایڈ کی سہولت
4۔ ڈلیوری کی 24 گھنٹے مفت سہولت جس کے لئے بہترین لیبر روم کی سہولت
5۔ حاملہ عورت کا مکمل معائنہ
6۔ فیملی پلاننگ کی سہولت
7۔ حاملہ عورت کو ہیلتھ سنٹر پر لانے کے لئے ایمبولینس کی فری سہولت
8۔ الٹراساؤنڈ
9۔ مکمل کلینیکل لیبارٹری

10۔ ایکسرے
11۔ ڈینٹل سرجن مع مکمل ڈینٹل یونٹ
12۔ بچوں کو مہلک بیماریوں سے بچاؤ کے لئے دی جانے والی دس قسم کی ویکسینیشن
13۔ ہیپاٹائٹس بی اینڈ سی،HB،شوگر،یورن، حمل کے ٹیسٹ کی فری سہولت
14۔ ہیلتھ ایجوکیشن
15۔ ٹی بی کے مریضوں کو مفت ادویات کی سہولت
16۔ ٹی بی ڈاٹ
17۔ جنسی امراض سے مکمل تدارک
18۔ متعدی وغیر متعدی بیماریوں کی جانچ
19۔ دیہی مراکز صحت سے ملحقہ علاقہ کو دی جانے والی سہولیات (لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام)
20۔ سکولوں کو صحت کی سہولیات سے آگاہی
21۔ متعدی و وبائی امراض سے بچاؤ کی روک تھام
22۔ ماں اور بچے کی صحت کی بنیادی سہولیات
23۔ غذائی قلت کے بچوں کو سپلیمنٹری کی فراہمی
24۔ سانس و دمہ کے مریضوں کے لئے نیبولائزیشن

صوبہ میں ایڈز اور ہیپاٹائٹس کے
مرض سے افراد کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات

***1043: محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں سال 2014 سے 2018 تک ایڈز اور ہیپاٹائٹس کے مرض سے کتنے افراد جاں بحق ہوئے؟

(ب) کیا ایڈز اور ایچ آئی وی کے مریضوں کا علاج سرکاری ہسپتالوں میں مفت کیا جاتا ہے؟

(ج) ایڈز کے مریضوں کی نشاندہی کا کیا طریق کار ہے، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیرپرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) صوبہ پنجاب میں سال2014سے2018تک ایڈز اور ہیپاٹائٹس کے مرض کی تشخیص کی گئی۔ ایچ آئی وی / ایڈز انسان کے مدافعتی نظام کو متاثر کرتا ہے جس کی وجہ سے جان لیوا بیماریاں اموات کا سبب بنتی ہیں۔ ان بیماریوں میں بلڈ پریشر، ذیابیطس، ٹی بی، ہیپاٹائٹس، دل کے عوارض اور دیگر متعدی اور غیر متعدی بیماریاں شامل ہیں۔ پنجاب میں سال2014سے2018کے دوران ایچ آئی وی / ایڈز کے رجسٹرڈ مریضوں میں سے437مریضوں کی اموات رپورٹ ہوئیں۔ یہ مریض ایچ آئی وی / ایڈز کے ساتھ ساتھ دیگر بیماریوں میں بھی مبتلا تھے۔

(ب) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام ایڈز اور ایچ آئی وی کے مریضوں کے ابتدائی ٹیسٹوں کے علاوہ PCR، CD4 اور ایچ آئی وی کے دیگر ٹیسٹوں کی مفت سہولیات بھی فراہم کرتا ہے۔ مزید برآں پروگرام مریضوں کو مفت علاج، ادویات اور مشاورت کی سہولیات فراہم کرتا ہے۔

(ج) مریضوں کی تشخیص کے لئے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام ہائی رسک گروپس اور عوام الناس کے لئے مخصوص سنٹرز اور خصوصی کیمپس کے ذریعے مفت ٹیسٹ کی سہولیات فراہم کرتا ہے۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام صوبہ بھر میں38علاج معالجے، مشاورتی اور والدین سے بچوں کو منتقلی سے بچاؤ کے مراکز کے ذریعے مفت تشخیص، ادویات اور مشاورت کی خدمات فراہم کر رہا ہے۔

مزید برآں پروگرام پنجاب بھر کی38جیلوں میں بھی مفت ٹیسٹ اور ادویات کی سہولیات فراہم کر رہا ہے جہاں قیدیوں کے مفت ایچ آئی وی، ہیپاٹائٹس بی، سی، سفلس اور دیگر ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اور ان کے ادویات دی جاتی ہیں۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے پنجاب کے مختلف اضلاع میں پنجاب گڈز ٹرانسپورٹ ایسوسی ایشن کے اشتراک سے مفت کیمپ قائم کئے ہیں جہاں بس / ٹرک ڈرائیورز کو ایچ آئی وی، ہیپاٹائٹس بی، سی، سفلس اور شوگر کی مفت تشخیص کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں اور ان

کا علاج بھی کیا جاتا ہے۔ ہیلتھ ویک2016میں250,000سے زائد عوام الناس کے ٹیسٹ کئے گئے جبکہ ہیلتھ ویک18-2017 میں650,000سے زائد عوام الناس کے ٹیسٹ کئے گئے۔ ابتدائی ٹیسٹ مثبت آنے پر مریض کے تفصیلی ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اور اس کے بعد اس کو خصوصی نمبر الاٹ کیا جاتا ہے اور اس کو بیماری سے متعلقہ ادویات مفت فراہم کر دی جاتی ہیں۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ عالمی ادارہ صحت کے ضابطوں کے مطابق ایچ آئی وی کے ٹیسٹ رضاکارانہ ہوتے ہیں اور کسی کو بھی ٹیسٹ کروانے کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

صوبہ میں ادویہ ساز فیکٹریوں کے قیام اوران کی انسپکشن سے متعلقہ تفصیلات

*1046: **جناب محمد افضل**: کیاوزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں کل کتنی ادویہ ساز فیکٹریاں ہیں، کیا تمام لائسنس یافتہ ہیں اور قانون کے مطابق قائم کی گئی ہیں؟

(ب) کیا متعلقہ حکومتی ادارے ان فیکٹریوں کی باقاعدہ انسپکشن کرتے ہیں اور ادویات کے نمونے حاصل کر کے ان کی ڈرگ ٹیسٹنگ کروائی جاتی ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جائے کہ متعلقہ ادویات معیاری ہیں؟

(ج) کیاوہ ادویات جو بیرونی ممالک سے منگوائی جاتی ہیں اور جن کی صرف پیکنگ پاکستان میں کی جاتی ہے ان کو بھی ڈرگ ٹیسٹنگ کے عمل سے گزارا جاتا ہے؟

(د) ادویات کی خوردہ قیمتوں کا تعین کون سی مجاز اتھارٹی کرتی ہے اور کیا قیمتوں کے تعین میں حکومت کا عمل دخل ہوتا ہے، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت ٹوٹل "270"لائسنس یافتہ ایلو پیتھک ادویہ ساز فیکٹریاں کام کر رہی ہیں اور یہ تمام قانون کے مطابق قائم کی گئی ہیں۔

ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی پاکستان(DRAP)وفاقی حکومت کا قائم کردہ ادارہ ہے جو کہ ادویات کی رجسٹریشن،licensing، مینو فیکچرنگ، امپورٹ اورpricingکا ذمہ دار ہے اور ان کے صوبائی دفتر لاہور میں موجود فیڈرل ڈرگ انسپکٹرز باقاعدگی سے ان مینو فیکچرنگ یونٹ کا معائنہ کرتے ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ معیاری ادویات کی ترسیل کو ہمہ وقت جاری رکھا جائے،ادویات کی تیاری بے شک وفاقی حکومت کے دائرہ کار میں ہے لیکن حکومتِ پنجاب نے معیاری ادویات کی تیاری کو ممکن بنانے کے لئے صوبہ بھر میں ٹوٹل گیارہ،DI Industriesتعینات کئے ہوئے ہیں جو کہ ادویہ ساز فیکٹریوں کی good manufacturing practices(GMP)انسپکشن کرتے ہیں اور اس انسپکشن کے دوران یہ انسپکٹرز ادویہ ساز فیکٹریوں کا بغور جائزہ لیتے ہیں اور اس بات کو بھی یقینی بنانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ ادویات کی تیاریGMPکے اصولوں کے مطابق ہوں اور جہاں کہیں ادویات کی تیاریGMPکے اصولوں کے مطابق نہ ہوں تو اس ادویہ ساز فیکٹری کو سیل کر دیا جاتا ہے یا اس کے لائسنس کو معطل کرنے کی سفارشDRAPکو بھیج دی جاتی ہے۔

علاوہ ازیں یہ انسپکٹرز ادویہ ساز فیکٹریوں سے مختلف ادویات کے نمونے لے کرDTL کو بھیجتے ہیں۔ادویات غیر معیاری ہونے کی صورت میں ان کے خلاف ڈرگ ایکٹ 1976 کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔مزید برآںPQCBجب کبھی کسی کیس میں محسوس کرتا ہے کہ کسی خاص ادویہ ساز فیکٹری کیGMPانسپکشن ہونی چاہئے تو PQCBاپنے ممبران کو اورDI industries کو ہدایات جاری کرتا ہے کہ وہ ادویہ ساز فیکٹری کا معائنہ کرکےPQCBکو جمع کروائے۔

(ج) جو ادویات بیرون ملک سے منگوائی جاتی ہیں ان کی ملک آمد پر اس کی باقاعدہ اطلاع DRAPکے دفتر کے متعلقہAssistant Director Import/Exportکو دی جاتی ہے جو کہ باقاعدہ طور پر تمام کاغذاتManufacturing Licenseاور

certificate of Analysis(COA) کی جانچ پڑتال کرتے ہیں اور اگر ضرورت محسوس ہو تو ادویات کے نمونہ جات لے کر ڈرگ ٹیسٹنگ لیب میں بھیجے جاتے ہیں۔

(د) ڈرگ ایکٹ1976 کے سیکشن12 کے تحت ادویات کی قیمتوں کا تعین کرنا وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے۔DRAP نے Drug Pricing Policy 2015 بنائی ہے جو کہ 2018 میں سپریم کورٹ کے حکم پر دوبارہ جاری کی گئی، جس کے تحت ادویات کی قیمتوں میں اضافے کا تعین کیا جاتا ہے۔

پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ حکومتِ پنجاب نے ڈرگ انسپکٹر کو ہدایات جاری کر دی ہوئی ہیں کہ ڈرگ مارکیٹ پر نظر رکھیں اور جہاں کہیں بھی سٹورز،ڈسٹری بیوٹرز یا کمپنی غیر قانونی طور پر ادویات کی خود ساختہ یا زائد قیمت وصول کرتے ہیں تو DRAP ایکٹ2012 کے تحت ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

شیخوپورہ: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں ڈاکٹرز کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1047: **میاں جلیل احمد:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال شیخوپورہ میں anesthesiologist کی کتنی ان اسامیوں پر کتنے ڈاکٹر تعینات ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) اگر مذکورہ ہسپتال میں یہ اسامیاں خالی ہیں تو حکومت کب تک ان اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال شیخوپورہ میں anesthesiologist کی چھ اسامیاں ہیں اور ایک ڈاکٹر تعینات ہے باقی پانچ اسامیاں خالی ہیں۔

مزید برآں عرض ہے کہ ایک anesthesiologist ڈاکٹر ٹی ایچ کیو ہسپتال مرید کے سے ڈی ایچ کیو ہسپتال شیخوپورہ میں ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے۔

مزید یہ کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال شیخوپورہ میں چھ ڈاکٹرز anesthesiologist کی ٹریننگ مکمل کر کے جائن کر چکے ہیں اور مستقل anesthesiologists ڈاکٹرز کی supervision میں کام کر رہے ہیں۔ان کا امتحان ہو چکا ہے رزلٹ آتے ہی independent anesthesia دیں گے۔

(ب) گورنمنٹ آف دی پنجاب پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ لاہور خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ایڈہاک ڈاکٹروں کے interview کر رہی ہے اور یہ process جلد مکمل ہو جائے گا۔

صوبہ کے ہسپتالوں کے فضلہ کو ٹھکانے لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*1065: **چودھری اشرف علی**: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے ڈی ایچ کیو لیول اور ٹی ایچ کیو لیول ہسپتالوں میں فضلہ تلف کرنے کے لئے incinerator نصب نہ کئے گئے ہیں اور صوبہ بھر میں ہسپتالوں کے خطرناک فضلہ کو تلف کرنے کا کوئی مناسب بندوبست بھی نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتالوں کے فضلہ میں ایڈز، ہیپاٹائٹس سی، ٹی بی و دیگر خطرناک اور جان لیوا بیماریوں کے جراثیم ہوتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتالوں میں علاج معالجہ کے لئے آنے والے مریضوں کے ساتھ ساتھ ان کے attendant بھی وائرس زدہ ماحول سے بیمار پڑ جاتے ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت صوبہ کے ڈی ایچ کیو لیول اور ٹی ایچ کیو لیول ہسپتالوں میں incinerator نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ حکومت پنجاب نے اس خطرناک مسئلے کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے ہسپتالوں کے خطرناک متعدی کوڑے کو جدید اور سائنسی بنیادوں پر ٹھکانے لگانے کے لئے انفیکشن کنٹرول پروگرام پنجاب کے نام سے ایک جامع منصوبہ ترتیب دیا ہے۔

یہ منصوبہ ہاسپیٹل ویسٹ مینجمنٹ قوانین 2014 کو مد نظر رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے جس کے لئے تقریباً 3۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔اس منصوبے کے تحت پنجاب کے ستائیس اضلاع میں خطرناک متعدی کوڑے کو تلف کرنے کے لئے جدید ٹیکنالوجی کے حامل ماحول دوست ستائیس incinerators نصب کئے جا رہے ہیں جن میں سے چھبیس incinerators کی تنصیب کا کام مکمل کر لیا گیا ہے۔

حکومت باقی 9 اضلاع میں incinerators نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے ہسپتالوں کا خطرناک متعدی کوڑا جو کہ متعدد موذی امراض کا موجب بنتا ہے مثلاً ہیپاٹائٹس، ایڈز، ٹی بی اور دیگر متعدد امراض کا باعث بن سکتا ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ہسپتالوں کا خطرناک متعدی کوڑا جو کہ متعدد موذی امراض کا موجب بنتا ہے مثلاً ہیپاٹائٹس، ایڈز، ٹی بی اور دیگر متعدد امراض کا باعث بن سکتا ہے۔ اس خطرناک متعدی کوڑے کو درست طریقہ سے ٹھکانے نہ لگانے کی صورت میں نہ صرف مریض بلکہ ان کے ساتھ آنے والے اہل و عیال بھی خطرناک بیماریوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔

(د) حکومت پنجاب نے اس خطرناک مسئلے کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے ہسپتالوں کے خطرناک متعدی کوڑے کو جدید اور سائنسی بنیادوں پر ٹھکانے لگانے کے لئے انفیکشن کنٹرول پروگرام پنجاب کے نام سے ایک جامع منصوبہ ترتیب دیا ہے۔یہ منصوبہ ہاسپیٹل ویسٹ مینجمنٹ قوانین 2014 کو مد نظر رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے جس کے لئے تقریباً 3۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس منصوبے کے تحت پنجاب کے 27 اضلاع میں خطرناک متعدی کوڑے کو تلف کرنے کے لئے جدید ٹیکنالوجی کے حامل ماحول دوست ستائیس

incinerators نصب کئے جا رہے ہیں جن میں سے 26انسی نریٹرز کی تنصیب کا کام مکمل کر لیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ صوبے بھر کے تمام اضلاع سے خطرناک متعدی کوڑے کو اکٹھا کر کے incineratorsتک پہنچانے کے لئے خصوصی طور پر تیار کردہ 37خطرناک کوڑا اکٹھا کرنے والی گاڑیاں(yellow vehicles)خرید کر تمام اضلاع میں فراہم کی گئی ہیں۔ ان گاڑیوں میں متعدی کوڑے کو محفوظ انداز میں incineratorsتک پہنچانے کے لئے8-2ڈگری سینٹی گریڈپر درجہ حرارت کو مستحکم رکھنے کے لئے نظام نصب کیا گیا ہے۔ ہسپتالوں سے خطرناک متعدی کوڑے کو محفوظ انداز سے اکٹھا کرنے اور incineratorتک پہنچا کر تلف کرنے کے لئے ٹھیکہ ایک نجی کمپنی کو دیا گیا ہے جو کہ خطرناک مواد کی ہر مرحلہ پر تمام تر تفصیلات اور گاڑیوں کی نقل و حرکت کی تمام تر معلومات لمحہ بہ لمحہ ایک آن لائن سافٹ وئیر پر مہیا کرنے کی پابند ہے۔

اس منصوبے میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ خطرناک متعدی کوڑا کسی بھی مرحلہ پر غلط ہاتھوں میں نہ جائے اور خاص طور پر استعمال شدہ سرنجیں دوبارہ غیر قانونی طور پر استعمال نہ ہو پائیں۔ اس مقصد کے لئے ہر مرحلے پر نگرانی کا مربوط اور مؤثر نظام واضح کیا گیا ہے۔ پہلے مرحلے میں ان سروسز کا دائرہ کار صوبے کے تمام اضلاع اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں تک پھیلا دیا گیا ہے۔ یوں انفیکشن سے پاک پنجاب کی جانب ایک اہم سنگِ میل عبور کر لیا گیا ہے۔

اگلے مرحلے میں ان سروسز کا دائرہ کار صوبے کے 315دیہی مراکز صحت تک پھیلانے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ صوبے کے 155ڈسٹرکٹ اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں سے ابھی تک 12لاکھ چورانوے ہزار کلو سے زائد متعدی کوڑا بشمول استعمال شدہ سرنجیں محفوظ طریقہ سے اکٹھا کر کے ماحول دوست طریقہ سے تلف کر دیا گیا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ بھر کے ضلعی ہسپتالوں میں ماہر امراض اطفال سرجن اور سرجری کی دیگر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

391:جناب نصیر احمد: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا صوبہ بھر کے ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں پیڈیاٹرک سرجری کی سہولت موجود ہے؟

(ب) کس کس ہسپتال میں پیڈیاٹرک سرجن موجود ہے؟

(ج) پیڈیاٹرک سرجری کی سہولت کو ضلعی سطح پر مہیا کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے دائرہ اختیار میں کام کرنے والے ضلعی ہسپتال درج ذیل ہے:

1۔ گورنمنٹ میاں منشی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال،لاہور
2۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کواٹر ہسپتال،فیصل آباد
3۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کواٹر ہسپتال، گوجرانوالہ
4۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال،راولپنڈی
5۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کواٹر ہسپتال، سرگودھا
6۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال،ساہیوال
7۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال،ڈیرہ غازی خان

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ساہیوال میں پیڈیاٹرک سرجری کی سہولت موجود ہے جبکہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ، ڈیرہ غازی خان میں پیڈیاٹرک سرجری کی سہولت کی فراہمی کا کام آخری مراحل میں ہے اور یہاں جلد سرجری شروع ہو جائے گی۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ساہیوال اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال،ڈیرہ غازی خان میں پیڈیاٹرک سرجن موجود ہیں۔

(ج) محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن میں نئے نئے پروگرام متعارف کروائے جاتے ہیں اورPMDCکی واضح کردہ قوانین کے مطابق نئے پروگراموںPeads Specialitiesمیں ڈاکٹروں کو اعلیٰ تعلیم کے مواقع فراہم کرتا رہتا ہے۔

اس ضمن میں محکمہ صحت کی کامیاب Central Induction Policyکے تحت ڈاکٹروں کو اعلیٰ تعلیم کے مواقع فراہم کئے جارہے ہیں۔

ان میںLevel-3اور(Level-4(Super Specialtyمیں داخلے دیئے جا رہے ہیں اور ڈاکٹروں کو پیڈیاٹرک سرجن بننے کے مواقع فراہم کئے گئے ہیں کیونکہ پنجاب میں پیڈز سرجن کی کمی ہے اس لئےPeads Specialtyکو ضروری کردیا گیا ہے اور داخلوں کے لئے سیٹوں کی تعداد دُگنا کردی گئی ہے۔

بہاولنگر: تحصیل ہارون آباد پی پی۔243میں رورل ہیلتھ سنٹرز کی تعداد اور میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

398:چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل ہارون آباد (بہاولنگر) پی پی۔243میں کتنے RHCsہیں کیا وہ فل capacityمیں کام رہے ہیں؟

(ب) کیا ہارون آباد تحصیل پی پی۔243جو کہ وسیع رقبہ پر محیط ہے کیا اس کے لئے یہ کافی ہیں نیز کیا کوئیRHCsکی تعمیر اس حلقہ میں حکومت کے زیر غور ہے؟

(ج) موجودہ RHCsمیں کیا تمام سہولیات موجود ہیں اور کیا ان میں مزید سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) حکومت کی دیہی علاقوں اور پسماندہ علاقوں میں صحت کی سہولیات پہنچانے کی کیا پالیسی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہارون آباد ضلع بہاولنگر پی پی-243 میں دو RHCs ہیں:

1- دیہی مرکز صحت فقیر والی 2- دیہی مرکز صحت کھچی والا

اور وہ فل capacity میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) تحصیل ہارون آباد پی پی-243 میں RHCs کافی ہیں اور ان کے علاوہ کسی RHC کی تعمیر اس حلقہ میں زیر غور نہیں۔

(ج) موجودہ RHCs میں وہ تمام سہولیات موجود ہیں جو کہ ایک RHC میں ہوتی ہیں۔

(د) حکومت کی دیہی علاقوں اور پسماندہ علاقوں میں صحت کی سہولیات پہنچانے کی کیا پالیسی ہے۔ پی پی-243 میں محکمہ صحت کے اداروں کی تفصیل درج ذیل ہے جو دیہی علاقوں اور پسماندہ علاقوں میں صحت کی سہولیات پہنچا رہے ہیں:

1- 21 BHUs 2- 02 RHCs

بہاولنگر: تحصیل ہارون آباد میں بی ایچ یوز سے متعلقہ تفصیلات

399: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل ہارون آباد (ضلع بہاولنگر) پی پی-243 میں کتنے بی ایچ یوز ہیں اور ایک بی ایچ یوز کتنے گاؤں و اضافی بستیوں کو طبی سہولت فراہم کر رہا ہے؟

(ب) ان بی ایچ یوز کی حالت زار کیسی ہے کیا حکومت ان کی تعمیر و ترقی اور ان میں مزید سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہارون آباد (ضلع بہاولنگر) پی پی-243 میں 21 بی ایچ یوز ہیں اور ایک بی ایچ یو 8-10 موضع جات مع اضافی بستیوں کو طبی سہولت فراہم کر رہا ہے۔ بی ایچ یو کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان بی ایچ یوز کی حالت تسلی بخش ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال احمد پور شرقیہ میں علاج معالجہ کی سہولیات، فراہم کردہ بجٹ اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

400: ملک خالد محمود بابر: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال احمد پور شرقیہ (بہاولپور) میں کس کس مرض کا علاج کیا جاتا ہے اور اس کی بلڈنگ کتنے بلاکس / بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں کتنی ایمبولینس، ایکسرے مشین اور دیگر طبی مشینری ہے؟

(ج) اس کا مالی سال 2018-19 کا بجٹ مدوار کتنا ہے؟

(د) کیا اس میں تمام اسامیاں پرُ ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز خالی اسامیاں کس عہدہ اور گریڈ کی ہیں؟

(ہ) اس میں آپریشن تھیٹر کتنے ہیں اور کیا اس میں میجر آپریشن کی سہولت موجود ہے؟

(و) اس میں تعینات گائنی وارڈ کے ڈاکٹر کے نام اور عہدہ بتائیں نیز کیا یہ اس ہسپتال میں فرائض دیتے ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ 92 بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں مندرجہ ذیل شعبہ جات کام کررہے ہیں۔

1۔ شعبہ جات برائے بیرونی مریضاں (OPD) گائنی OPD۔ پیڈز OPD۔ آپتھلمالوجی OPD۔ ڈینٹل OPD۔ میڈیکل OPD۔ سرجیکل OPD۔ ای پی آئی اینڈ فیملی پلاننگ OPD۔ ٹی بی ڈاٹس۔ این سی ڈی کلینک ۔ فزیو تھراپی OPD۔ OPD فارمیسی ۔ لیبارٹری ۔ ایکسرے۔ طب OPD۔ ہومیو OPD۔ کارڈیالوجی OPD۔

2۔ بلڈ بنک۔

3۔ ہیپاٹائٹس کلینک۔

4۔ ہیومن ریسورس ڈیپارٹمنٹ۔

5۔ جنیٹوریل سروسز (کنسول آؤٹ سورس کمپنی)

6۔ لانڈری سروسز (جی میڈ آؤٹ سورس کمپنی)

7۔ شعبہ برائے اندرونی مریضاں(INDOOR)

گائنی ڈیپارٹمنٹ۔سرجیکل ڈیپارٹمنٹ۔آپتھلمالوجی ڈیپارٹمنٹ۔میڈیکل ڈیپارٹمنٹ۔ پیڈزڈیپارٹمنٹ۔لیبر روم24/7۔کارڈیالوجی(سی سی یو)انیستھیزیاڈیپارٹمنٹ۔سنٹرل سٹرلائزیشن ڈیپارٹمنٹ

8۔ ڈائیلسزڈیپارٹمنٹ۔

9۔ ایکسیڈنٹ اینڈایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ(24/7)

10۔ فارمیسی سروسز

11۔ میڈکولیگل سروسز

تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال احمدپور شرقیہ میں میڈیکل کے درج بالا شعبہ جات میں آنے والے تمام مریضوں کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ میں تین نئی ایمبولینسز موجود تھیں جو کہ حکومت پنجاب کے احکامات کی روشنی میں ایمرجنسی اینڈ ایکسیڈنٹل سروسز ڈیپارٹمنٹ ریسکیو 1122 کو تقریباً ایک سال قبل حوالے کر دی گئی تھیں۔ اب تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ میں ایمبولینس موجود نہ ہے۔

ایکسرے مشین۔

دو عدد ایکسرے مشین۔ ایک عدد ڈینٹل ایکسرے مشین۔ ایک عدد موبائل ایکسرے مشین اوردیگر تمام طبی مشینری کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ کا 19-2018 کا بجٹ مندرجہ ذیل ہے:

Pay & Allowances	=	174,280,594/-
Contigence & Others	=	22,500,000/-
For Purchase of Medicines	=	17,500,000/-
For Purchase of Dialysis Medicines	=	3,000,000/-
	Total	217,280,594/-

(د) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ میں کچھ اسامیاں خالی ہیں۔ جو کہ آفیسران / آفیشلز کے ریٹائرڈ ہونے یا محکمہ چھوڑ جانے کی وجہ سے خالی ہوتی ہیں یا خالی سیٹوں پر امیدوار میسر نہ ہوتے ہیں۔ مزید خالی اسامیوں پر تعیناتی محکمہ کے حکام بالا کی طرف سے عمل میں لائی جاتی ہے۔ خالی اسامیوں، عہدے اور گریڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ میں آپریشن تھیٹر کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

1۔	گائنی آپریشن تھیٹر	=	01
2۔	جنرل سرجری آپریشن تھیٹر	=	01
3۔	آرتھوپیڈک آپریشن تھیٹر	=	01
	کل	=	03

ان آپریشن تھیٹرز میں میجر آپریشنز کی سہولت موجود ہے۔تاہم آرتھوپیڈک سرجن کی اسامیاں اس وقت خالی ہیں۔

(و) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ میں گائناکالوجسٹ کی منظور شدہ تین اسامیاں ہیں۔ان میں سے دو پر گائناکالوجسٹ تعینات ہیں۔ایک اسامی خالی ہے۔

1۔ ڈاکٹر آصفہ شکرانی کنسلٹنٹ گائناکالوجسٹ
2۔ ڈاکٹر پروین اختر کنسلٹنٹ گائناکالوجسٹ

یہ دونوں گائناکالوجسٹس شفٹ وار 24/7 کام کر رہی ہیں اور آپریشن / سرجری سرانجام دے رہی ہیں۔

آر ایچ سی ایاز آباد قصبہ مڑل ملتان میں
ڈاکٹرز کی تعداد اور دیگر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

420: محترمہ سبین گل خان: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) آر ایچ سی ایاز آباد قصبہ مڑل ملتان میں کتنے ڈاکٹرز،لیڈی ڈاکٹرز،نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، کتنی اسامیاں خالی ہیں اور اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سنٹر کی سٹاف نرسز کا نرسنگ الاؤنس کے بقایاجات تاحال ادا نہیں کئے گئے،اس کی کیا وجوہات ہیں نیز حکومت کب تک ان کو بقایاجات ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل سے بیان کریں؟

(ج) اس ہسپتال میں مریضوں کی سہولت کے لئے کتنی ایمبولینس،ایکسرے مشین اور دیگر طبی سہولتیں ہیں؟

(د) اس ہسپتال کا موجودہ مالی سال19۔2018کا بجٹ مدوار بیان کریں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) آر ایچ سی ایاز آباد مڑل ملتان میں (1) سینئر میڈیکل آفیسر (3)میڈیکل آفیسرز اور (1) لیڈی ڈاکٹر کام کر رہے ہیں جبکہ چارج نرسز کی(6) منظور شدہ اسامیوں پر (4)چارج نرسز کام کر رہی ہیں جبکہ 2اسامیاں خالی ہیں۔

پیرامیڈیکل کی منظور شدہ تعداد18 ہے اور 13کام کر رہے ہیں اور 5 اسامیاں خالی ہیں بوجہ گورنمنٹ پابندی۔

(ب) جی نہیں! یہ بات درست نہیں ہے۔ تمام نرسز کو نرسنگ الاؤنس مل رہا ہے کسی کا کوئی بقایہ جات نہیں ہے۔

(ج) گورنمنٹ کی طرف سے ایمبولینس سروس ریسکیو1122 کو دے دی گئی ہے اور وہ ایمبولینس یہاں پر موجود ہے۔ جبکہ ایکسرے مشین اور دیگر طبی سہولتیں موجود ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ ایکسرے مشین، ایک عدد	2۔ ای سی جی مشین، تین عدد،
3۔ نیبولائزر، دوعدد	4۔ الٹراساؤنڈ دوعدد،

(د) موجودہ مالی سال بجٹ19-2018 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اوکاڑہ دریائے ستلج کے کنارے آباد
آبادی کے لئے ہسپتال بنانے سے متعلقہ تفصیلات

434:چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع کاونی، موضع ہٹھار، موضع مجاہد کا اور صدر بالا موضع وغیرہ ضلع اوکاڑہ دریائے ستلج کے کنارے پر آباد ہیں اور شہر سے 25/20 کلومیٹر دور ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ پی پی۔185 اوکاڑہ میں دریائے ستلج کے دونوں اطراف رہنے والے لوگوں کو صحت کی سہولت فراہم کرنے کا کوئی طبی مرکز یا سرکاری ڈسپنسری نہ ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت عوام کے لئے یہاں کوئی ڈسپنسری قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) درست ہے کہ موضع کاونی، موضع ہٹھار، موضع مجاہد کا اور صدر بالا موضع وغیرہ ضلع اوکاڑہ دریائے ستلج کے کنارے پر آباد ہیں۔

درست نہیں ہے۔ درج بالا تمام گاؤں کا فاصلہ منڈی احمد آباد شہر سے 15 / 12 کلومیٹر ہے۔

(ب) درست نہیں ہے۔ دریائے ستلج کے دونوں اطراف رہنے والے لوگ آر ایچ سی منڈی احمد آباد اور بی ایچ یو اٹاری جو کہ مندرجہ بالا گاؤں سے 4 / 5 کلومیٹر کے فاصلہ پر موجود عوام کو طبی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(ج) بی ایچ یو اٹاری جو کہ مندرجہ بالا گاؤں سے 5 / 4 کلومیٹر کے فاصلہ پر موجود عوام کو طبی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔103 چک نمبر 400 گ،ب میں بی ایچ یو کی اپ گریڈیشن تخمینہ لاگت، سٹاف اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

447: جناب جعفر علی: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔103 فیصل آباد کے چک نمبر 400 گ ب میں بی ایچ یو کو کب اپ گریڈ کیا گیا اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

(ب) مذکورہ بی ایچ یو کی اپ گریڈیشن کے بعد کون سا سٹاف فراہم کیا گیا ہے اور کون سے گریڈ کی اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس سنٹر کی خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

الف) بی ایچ یو چک نمبر 400 گ ب تحصیل تاندلیانوالہ فیصل آباد کو اپ گریڈ کر کے RHC بنانے کی سکیم مالی سال 16-2015 میں منظور ہوئی تھی جس کی کل لاگت 87.575 ملین روپے تھی۔

(ب) سکیم کے مکمل ہونے پر اس ادارے میں RHC کی سطح کا عملہ مہیا کیا جائے گا۔ جیسے ہی نئی اسامیاں آتی ہیں ان پر نیا عملہ اور ڈاکٹر بھرتی کئے جائیں گے۔

(ج) جز(ج) کا جواب (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

ضلع نارووال میں ادویات کی چیکنگ اورڈی ای او (پریونٹیو) کی اسامی سے متعلقہ تفصیلات

449: جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع نارووال میں ادویات کی چیکنگ کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں۔ ان کے نام اور عہدہ مع عرصہ تعیناتی بتائیں؟

(ب) ڈی ای او (پریونٹیو) نارووال کی اسامی کس سکیل میں ہے اور اس پر تعیناتی کے لئے کتنی تعلیم اور تجربہ مع سکیل ہونا ضروری ہے؟

(ج) کیا موجودہ تعینات افسر مطلوبہ تعلیم مع تجربہ اور سکیل کا حامل ہے۔ اگر نہیں تو پھر اس کو تعینات کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع نارووال میں ادویات کی چیکنگ کے لئے پراونشل انسپکٹر آف ڈرگز تعینات ہے۔
تفصیل درج ذیل ہے:

نام	:	خواجہ زریاب زکریا،عہدہ:پراونشل انسپکٹر آف ڈرگز
تاریخ تعیناتی	:	07-06-2014

(ب) سکیل18/19
مطلوبہ تعلیم: MBBS

(ج) جی ہاں!موجودہ تعینات آفیسر مطلوبہ تعلیم، تجربہ اور سکیل کا حامل ہے۔

رحیم یار خان:پی پی۔264کے ہسپتالوں و مراکز صحت سے متعلقہ تفصیلات

458:سید عثمان محمود: کیاوزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔264رحیم یار خان میں کتنی BHUs اور RHCs ڈسپنسریاں کہاں کہاں چل رہی ہیں؟

(ب) مراکز صحت وڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز ودیگر سٹاف کی کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کیاحلقہ پی پی۔264کی تمام یوسی میں مراکز صحت ہسپتال کام کررہے ہیں اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ حلقہ کے مراکز صحت وہسپتالوں کی خالی اسامیاں پُر کرنے اور نئے ہسپتال وڈسپنسریاں قائم کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حلقہ پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان میں دوRHCs،چارBHUsاور سات رورل ڈسپنسریاں موجود ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی۔264ضلع رحیم یارخان میں موجودہ دیہی مراکز صحت، بنیادی مراکز صحت اور رورل ڈسپنسریوں پر ڈاکٹرز اور ڈسپنسر موجود ہیں۔ البتہ رورل ڈسپنسری محمد پور، دولت پور اور حسن فارم پر ڈسپنسر کی نشستیں خالی ہیں

(ج) حلقہ پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان میں موجود تمام دیہی مراکز صحت اور بنیادی مراکز صحت کام کر رہے ہیں۔

(د) جی ہاں! حکومت مذکورہ حلقہ کے مراکز صحت و ہسپتالوں کی خالی اسامیاں کو پُر کرنے اور نئے ہسپتال وڈسپنسریاں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے

اوکاڑہ: پی پی۔185 میں سرکاری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی عمارات کی خستہ حالی اور ادویات سے متعلقہ تفصیلات

465: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ میں کل کتنے سرکاری ہسپتال اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔185 اوکاڑہ میں موجود ہسپتال اور ڈسپنسریوں میں عملہ کی تعداد اور ادویات نہ ہونے کے برابر ہیں، عمارتیں مکمل طور پر خستہ حال ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت / محکمہ ان کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اگر نہیں تو مکمل تفصیل بیاں فرمائی جائے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حلقہ پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ میں 3 آر ایچ سی، 16 بی ایچ یوز، اور 2 ڈسپنسریاں موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

دیہی مراکز صحت:

آر ایچ سی بصیر پور، آر ایچ سی منڈی احمد آباد، آر ایچ سی بٹک

بنیادی مراکز صحت:

بی ایچ یو کانی پور، بی ایچ یو چشتی قطب دین، بی ایچ یو معروف، بی ایچ یو روحیلہ تیجکا، بی ایچ یو فیض آباد، بی ایچ یو محمد نگر، بی ایچ یو رکن پورہ، بی ایچ یو اٹاری، بی ایچ یو بھیلا گلاب سنگھ، بی ایچ یو گدڑ ملکانہ، بی ایچ یو قادر آباد، بی ایچ یو پھلاں تولی، بی ایچ یو بدری داس، بی ایچ یو حنیف نگر، بی ایچ یو جندراں کلاں، بی ایچ یو راجوال

رورل ڈسپنسری:

بصیرپور، ڈھلیانہ

(ب) درست نہ ہے۔ تمام آر ایچ سیز، بی ایچ یوز اور ڈسپنسریوں میں سٹاف اور ادویات موجود ہیں اور عوام تمام سہولیات سے مستفید ہو رہی ہے اور تمام آر ایچ سیز، بی ایچ یوز اور ڈسپنسریوں کی مین بلڈنگ بالکل ٹھیک ہیں۔

(ج) تمام آر ایچ سیز، بی ایچ یوز اور ڈسپنسریوں میں سٹاف اور ادویات موجود ہیں اور حکومت پی پی۔185 تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں موجود آر ایچ سیز، بی ایچ یوز اور ڈسپنسریوں کی بہترین کارکردگی کے لئے مزید مناسب اقدامات اٹھا رہی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 104 جناب ظہیر اقبال کا ہے۔ جی، جناب ظہیر اقبال!

بہاولپور: چک نمبر 10 بی سی میں ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات

104: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 13۔فروری 2019 کو چک نمبر 10 بی سی تھانہ بغداد ضلع بہاولپور کے رہائشی محمد افضل کے گھر 5 ڈاکو آتشیں اسلحہ کے ساتھ داخل ہوئے اور گھر والوں کو رسیوں سے باندھ کر تمام سامان مع نقدی اور مویشی لے گئے۔ ان ڈاکوؤں نے اسی چک میں مزید تین چار افراد کے گھر اسی رات ایسی ہی وارداتیں کیں جن کی ایف آئی آر نمبر 19/91 تھانہ بغداد بہاولپور میں درج ہوئی ہے؟

(ب) پولیس ابھی تک ان وارداتوں کے کسی بھی ملزم کو گرفتار نہیں کر سکی جبکہ بہاولپور میں ڈکیتی کی ایسی وارداتیں روزمرہ کا معمول بن چکی ہیں۔ اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

کورم کی نشاندہی

محترمہ زیب النسا: جناب سپیکر! کورم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم point out ہو گیا ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے، پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا نہیں ہے، پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر
6 بج کر 16 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 26۔فروری 2019 دن 11:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

منگل،26۔فروری2019

(یوم الثلاثہ،20۔جمادی الثانی1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7: شمارہ 5

317

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ26۔فروری2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مواصلات وتعمیرات اور زراعت)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفادعامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 22۔جنوری2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ جناب علی اختر: ضلع فیصل آباد کو دوسرے شہروں کے ساتھ ملانے کے لئے جناب پرویزالٰہی کے دور حکومت میں دورویہ سڑکیں تعمیر کی گئی تھیں اور ان سڑکوں پر ٹال کی مد میں کوئی رقم وصول نہیں کی جاتی تھی۔ گزشتہ حکومت نے ان تمام سڑکوں پر ٹال ٹیکس لگا دیا اور عوام الناس سے ٹال کی مد میں بھاری رقم وصول کرنا شروع کر دی۔ شہر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے پر عوام کو مالی بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ ان تمام سڑکوں کو ٹال فری کیا جائے۔

2۔ جناب مناظر حسین رانجھا: اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے کئے گئے اس فیصلے پر پورے ملک کے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے جس میں نیپرا کی جانب سے مختلف بنکوں سے لئے گئے قرض کی مد میں سود جو 20۔ارب روپے ہے، کی ادائیگی کے لئے بجلی کے بلوں کی مد میں صارفین سے رقم وصول کی جائے گی۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس فیصلے کو فی الفور واپس لیا جائے۔

318

3۔ محترمہ خدیجہ عمر: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری سکولز میں بہتر تعلیمی

نتائج کے حصول کے لئے ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ 40 کی جائے تاکہ اساتذہ بہتر طریقے سے پڑھا سکیں اور بچے اچھی طرح سے پڑھ لکھ سکیں۔

4۔ محترمہ سیمی حیات ملک: اس ایوان کی رائے ہے کہ پی ایم ڈی سی میں ڈاکٹرز کی فیس بہت زیادہ ہے لہٰذا ان ڈاکٹرز کو پابند کیا جائے کہ وہ سرکاری ہسپتالوں میں ہی لوگوں کا علاج کریں اور جب تک سرکاری ہسپتالوں کی حالت بہتر نہیں کی جاتی، ان ڈاکٹرز کی فیسوں کو فکس کیا جائے۔

5۔ محترمہ شعوانہ بشیر: اس ایوان کی رائے ہے کہ کلام اقبالؒ کو تعلیمی نصاب کا لازمی جز قرار دیا جائے۔

6۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام گرلز سکولز و کالجز جن میں ڈے کیئر سنٹرز قائم نہ ہیں، ان میں شادی شدہ خواتین اساتذہ کو اپنے نومولود دودھ پیتے بچوں کو اپنے ساتھ لانے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ اپنی ڈیوٹی بھی احسن طریقے سے سرانجام دے سکیں۔

7۔ جناب محمد صفدر شاکر: اس ایوان کی رائے ہے کہ 90 ہزار آبادی پر مشتمل میونسپل کمیٹی ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) میں علاج معالجہ کی فراہمی کے لئے جدید سہولتوں سے آراستہ جدید ہسپتال قائم کیا جائے۔

8۔ سیدہ زہرا نقوی: ہمارے ملک میں حکومتی سطح پر مناسب کیریئر کاؤنسلنگ نہ ہونے کے باعث بہت سے طلباء و طالبات یونیورسٹی میں داخلے کے وقت اپنی صلاحیت اور ذوق کے مطابق مناسب تعلیمی شعبہ منتخب نہیں کر پاتے، جس سے نہ صرف نوجوان نسل کی صلاحیتیں ضائع ہوتی ہیں بلکہ وہ ملکی ترقی و استحکام کے لئے خاطر خواہ خدمات سرانجام نہیں دے پاتے۔ اس طرح بہت سے اہم شعبے ماہرین سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ بالعموم لوگوں کی توجہ چند خاص شعبوں پر مرکوز ہو جاتی ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومتی سطح پر اس حوالے سے ٹھوس اقدامات کئے جائیں تاکہ ملکی ضروریات کے مطابق قوم کے معماروں کو راہنمائی فراہم کی جائے۔

319

(موجودہ قراردادیں)

1۔ محترمہ شاہدہ احمد: اس ایوان کی رائے ہے کہ 65 سال اور زائد عمر کے بزرگ شہریوں کو تمام سرکاری ٹرانسپورٹ (ٹرین، بسیں، میٹرو بس، سپیڈو بس) میں کرایہ سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

2۔ محترمہ مسرت جمشید: اس ایوان کی رائے ہے کہ اشیائے خورد و نوش کے لئے پلاسٹک شاپنگ بیگز کا استعمال مضر صحت اور ماحولیاتی آلودگی میں اضافے کا باعث ہے لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں خود بخود تلف ہونے والے پلاسٹک شاپنگ بیگز کی تیاری کے لئے آکسو بائیوڈی گریڈ ایبل کی درآمد کو ڈیوٹی فری قرار دیا جائے۔

3۔ محترمہ خدیجہ عمر: اس ایوان کی رائے ہے کہ لاہور سمیت آٹھ شہروں میں پولیو کے وائرس کی تصدیق ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ پاکستان ان تین ممالک میں شامل ہے جہاں پولیو کا مرض ابھی تک ختم نہیں کیا جا سکا۔ یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ انسداد پولیو کے لئے فوری سنجیدہ اقدامات کئے جائیں۔

4۔ **جناب محمد صفدر شاکر:** یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں معاشی ترقی کے لئے زرعی اور صنعتی شعبے کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کی جائیں۔

5۔ **محترمہ حنا پرویز بٹ:** اس ایوان کی رائے ہے کہ سرکاری و نجی تعلیمی اداروں اور ہاسٹلز میں منشیات کا کھلے عام استعمال ہو رہا ہے۔ یہ ہماری آنے والی نسلوں کو تباہ کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔ اس میں بیرونی قوتیں یقینی طور پر ملوث ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس حوالے سے ڈرگ ایکٹ میں ترمیم کی جائے۔ منشیات کی سمگلنگ روکنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ منشیات فروشی پر سزائے موت دی جائے یا کم از کم 20 سال سزا مقرر کی جائے۔ اس سے ملک کا مستقبل تباہ ہونے سے بچ سکتا ہے۔

321

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

منگل، 26- فروری 2019

(یوم الثلاثہ، 20- جمادی الثانی 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 39 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الٓمٓ ١ تِلۡكَ ءَايَٰتُ ٱلۡكِتَٰبِ ٱلۡحَكِيمِ ٢ هُدٗى وَرَحۡمَةٗ
لِّلۡمُحۡسِنِينَ ٣ ٱلَّذِينَ يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤۡتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُم
بِٱلۡأٓخِرَةِ هُمۡ يُوقِنُونَ ٤ أُوْلَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدٗى مِّن رَّبِّهِمۡۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ
هُمُ ٱلۡمُفۡلِحُونَ ٥ وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَشۡتَرِي لَهۡوَ ٱلۡحَدِيثِ
لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٖ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًاۚ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمۡ
عَذَابٞ مُّهِينٞ ٦

سورۃ لقمان آیات 1 تا 6

الٓمٓ (1) یہ حکمت کی (بھری ہوئی) کتاب کی آیتیں ہیں (2) نیکوکاروں کے لئے ہدایت اور رحمت (3) جو نماز کی پابندی کرتے اور زکوٰۃ دیتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں (4) یہی اپنے پروردگار (کی طرف) سے ہدایت پر ہیں اور یہی نجات پانے والے ہیں (5) اور لوگوں میں بعض ایسا ہے جو بیہودہ حکایتیں خریدتا ہے تاکہ (لوگوں کو) بے سمجھے اللہ کے رستے سے گمراہ کرے اور اس سے استہزاء کرے یہی لوگ ہیں جن کو ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا (6)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَولَانَا مُحَمَّدٍ
وَ عَلٰی آلہٖ وَ صَحَابِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَولَانَا مُحَمَّدٍ
لم یَاتِ نَظِیرُکَ فِی نَظَر مِثلِ تُو نہ شُد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا
البحرُ عَلٰی والموجَ طُغٰی من بے کس و طوفاں ہوش رُبا
منجدھار میں ہُوں بگڑی ہے ہوا موری نیّا پار لگا جانا
الرُوح فِداک فزِد حرقا یک شعلہ دِگر برزن عشقاء
موراتن من دھن سب پُھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا
انا فی عطش وّ سخَاکَ اَتَم اے گیسوئے پاک اے ابرِ کرم
برسن ہارے رِم جھم رِم جھم دو بُوند اِدھر بھی گِرا جانا
لم یَاتِ نَظِیرُکَ فِی نَظَر مِثلِ تو نہ شُد پیدا جانا

سوالات

(محکمہ جات مواصلات و تعمیرات اور زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات مواصلات و تعمیرات اور زراعت سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔سب سے پہلا سوال جناب محمد ایوب خان کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! سوال نمبر298 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی پی۔120 میں کچی سڑکوں کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***298: جناب محمد ایوب خان:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔120 ٹوبہ ٹیک سنگھ سے دو کچی سڑکیں نکلتی ہیں جو direct کمالیہ شوگر مل سے ملتی ہیں؟

(ب) کیا حکومت کاشتکاروں کی سہولت کے لئے دونوں کچی سڑکوں کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک ہی شوگر مل ہونے کی وجہ سے شوگر سیس کی مد میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے حصہ میں بہت کم فنڈز آتے ہیں لہٰذا ان نئی سڑکات کی تعمیری لاگت زیادہ اور فنڈز کم ہونے کی وجہ سے تعمیر ممکن نہ ہے۔

کم فنڈز ہونے کی وجہ سے شوگر سیس ڈویلپمنٹ کمیٹی پہلے سے موجودہ سڑکوں کی ضروری مرمت کو ترجیح دیتی ہے اور محکمہ اُس کے مطابق کام کرواتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میں نے سوال کیا تھا کہ کمالیہ شوگر مل جو کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع میں ہے اور پورے ضلع میں ایک ہی شوگر مل ہے جس کا main راستہ جو کہ main road چیچہ وطنی سے جھنگ۔۔۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے یہی آپ نے کہا ہے ناں؟

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میں اس میں ضمنی سوال کر رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے سوال کے حوالے سے بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میں اسی سوال کے حوالے سے ضمنی سوال کر رہا ہوں۔ اگر آپ دو منٹ مجھے سن لیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! سیزن کے دوران وہ main road بالکل block ہو جاتی ہے۔ شوگر مل کے ساتھ دو کچی روڈز جو ہیں نہ وہ connect کرتی ہیں تو میرا سوال یہ تھا کہ وہ کچی روڈ جو ہیں اگر ان کو بھی شوگر سیس سے پختہ کر دیا جائے تو کسانوں کو بھی آسانی ہو گی اور blockage بھی ختم ہو گی جس کے جواب میں کہا ہے کہ شوگر سیس میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا فنڈ بہت کم ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ موجودہ مالی سال میں شوگر سیس کے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کتنے فنڈز تھے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! شوگر سیس کے فنڈز کمشنر کے پاس ہوتے ہیں ہمارے پاس شوگر سیس کے فنڈز نہیں ہوتے۔ وہ بتاتے ہیں کہ کتنے فنڈز allocate ہوئے ہیں کمیٹی میں دو ممبرز ہوتے ہیں، ایم پی ایز ہوتے ہیں کمیٹی کے ممبرز تجویز پیش کرتے ہیں اور ہمیں کہتے ہیں تو ہم سڑکیں بناتے ہیں۔ اُس فنڈز میں ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے ہمیں allocation ملتی ہے تو ہم کوئی کام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ فنڈز کا تعلق تو فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا بنتا ہے اس لئے یہ معلومات تو فوڈ ڈیپارٹمنٹ والے دے سکتے ہیں۔

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میں نے بڑا آسان سا ضمنی سوال کیا تھا کہ شوگر سیس کے جو پیسے ہوتے ہیں وہ شوگر مل اور کسان ادا کرتا ہے گورنمنٹ کا اُس میں کوئی پیسا نہیں ہوتا، کسان کا پیسا ہوتا ہے یا مل کا پیسا ہوتا ہے اُس کو اصولاً وہاں لگنا چاہئے جدھر شوگر کین جاتا ہے اُس کی آسانی کے لئے کسان کی فلاح کے لئے لگنا چاہئے، اس میں کمیٹی بنتی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن وہ فنڈز ہر ضلع میں distribute ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں موجودہ مالی سال میں کتنے فنڈز distribute ہوئے ہیں اور اُس کی detail کیا ہے مجھے اتنا بتا دیا جائے؟

جناب سپیکر: اُس کا جواب یہ منسٹر صاحب نہیں دے سکتے اُس کا جواب فوڈ ڈیپارٹمنٹ والے دے سکتے ہیں۔ جی، اگلا سوال۔۔۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

انڈیا کی طرف سے جارحیت اور ہرزہ سرائی پر
ایوان میں بحث کرنے لئے وقفہ سوالات کو ختم کرنے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مہربانی کر کے وقفہ سوالات نہ کیا جائے اور انڈیا کی جو جارحیت ہے ساری قوم دیکھ رہی ہے اور اُن کا میڈیا صبح سے ہرزہ سرائی کر رہا ہے تو ہم بھی آج اپنی پاک فوج کے ساتھ کھڑے ہیں ہم سارے اس issue پر اکٹھے ہیں اور ہمیں یہ کرنا چاہئے بجائے کہ وقفہ سوالات کریں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! اس وقفہ سوالات کو پھر pending کر دیں۔ سید حسن مرتضیٰ! آپ کی تجویز ٹھیک ہے وزیر قانون کا بھی یہی خیال ہے اب ہم ایک اور سوال لے لیتے ہیں اُس کے بعد بقیہ سوالات table ہو جائیں گے۔ جی، اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

چودھری اشرف علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: چودھری اشرف! آپ سوال نمبر بول دیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(۔۔۔جاری)

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 771 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کسانوں کو زرعی اجناس کے بیج کی مفت فراہمی اور سبسڈی سے متعلقہ تفصیلات

*771: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت صوبہ کے کسانوں کو ریلیف دینے اور بہتر پیداوار کی خاطر کن کن اجناس کے بیج مفت فراہم کر رہی ہے اور کن اجناس کے بیجوں پر سبسڈی دی جاتی ہے؟

(ب) حکومت نے مفت بیج فراہم کرنے اور بیجوں پر سبسڈی دینے کی خاطر سال 2017-18 سے آج تک کتنی رقم خرچ کی؟

(ج) کسانوں کو صحت مند اور معیاری بیج فراہم کرنے کے لئے محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) محکمہ زراعت حکومت پنجاب کسانوں کو کسی جنس / فصل کا مفت بیج نہیں دے رہا بلکہ تیل دار اجناس اور کپاس کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے سورج مکھی اور کپاس کا بیج سبسڈی پر فراہم کر رہا ہے۔

(ب) محکمہ زراعت نے مفت بیج فراہم کرنے اور بیجوں پر سبسڈی کی مد میں سال 18-2017 سے آج تک کل ایک ارب 74 کروڑ 24 لاکھ 12 ہزار روپے خرچ کئے ہیں۔

(ج) ادارہ کے محدود وسائل کی بدولت ترقی ادارہ اقسام کا بیج پنجاب کے تمام کسانوں تک پہنچانا ناممکن ہے۔ جس کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے پلانٹ بریڈنگ رائٹ ایکٹ 2016 اور سیڈ ایمنڈمنٹ ایکٹ 2015 کے نافذ العمل ہونے کے بعد بیجوں کی نیلامی (Seed Auction System) کا طریق کار منظور کیا ہے جس کا مقصد پبلک پرائیویٹ اشتراک کو فروغ دینا ہے۔ اس طریق کار کے ذریعے پری کوالیفائیڈ کمپنیاں منظور شدہ بیجوں کو بڑے پیمانے پر پیدا کریں گی تاکہ منظور شدہ بیج پنجاب کے کسانوں کو فراہم کیا جا سکے۔

اس ضمن میں اب تک 26 رجسٹرڈ کمپنیوں کو پری کوالیفائیڈ کیا گیا ہے۔ اس نظام سے نہ صرف پرائیویٹ اداروں کو فروغ ملے گا بلکہ منظور شدہ بیج پنجاب کے کسانوں کو دستیاب ہو گا جس کی بدولت غیر تصدیق شدہ اور ملاوٹ شدہ بیج کی فروخت و ترسیل میں کمی آئے گی اور ملکی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ممکن ہو گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (الف) کا جو جواب ہے اُس میں یہ ہے کہ محکمہ زراعت حکومت پنجاب کسانوں کو کسی جنس یا فصل کا مفت بیج نہیں دے رہا بلکہ تیل دار اجناس اور کپاس کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے صرف سورج مکھی اور کپاس کا بیج سبسڈی پر فراہم کیا جا رہا ہے تو میرا اس حوالے سے ضمنی سوال یہ ہے کہ جس طرح یہاں پر یہ ذکر کیا گیا ہے کہ صرف تیل دار اجناس اور

کپاس کی اہمیت کو مد نظر رکھا ہے۔ ہر جنس کی اپنی ایک اہمیت ہے rice، wheat اور دیگر جو فصلیں ہیں سب کی ایک اہمیت ہے تو کیا ایسا کوئی پلان ہے کہ موجودہ مالی سال میں یا اگلے مالی سال میں جو دیگر اجناس ہیں اُن کے بیجوں پر بھی کسانوں کو سبسڈی فراہم کی جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ کپاس ہماری سب سے اہم فصل ہے اور پچھلے دس پندرہ سالوں سے اس میں زمینداروں کو بے حد نقصانات ہوئے ہیں اور اُس کے revival کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارا پہلے کپاس کا 60 لاکھ ایکڑ رقبہ ہوتا تھا اب وہ کم ہو کر 48 لاکھ ایکڑ ہو گیا ہے اور اُس پر بھی کسان خوش نہیں ہیں کہ کپاس کاشت کی جائے تو اس پر ہماری حکومت نے کپاس پر سپیشل سبسڈی کا پروگرام بنایا ہے۔ ابھی ہم ایک لاکھ ایکڑ پر بیج کے لئے سبسڈی دینا چاہ رہے ہیں اور ابھی ہماری میٹنگ چل رہی ہے ہو سکتا ہے ہم اس کو بڑھا کر تقریباً 2 سے 3 لاکھ ایکڑ پر چلے جائیں اور اُس میں ہمارا پچاس لاکھ ایکڑ کا ہدف ہے۔ سورج مکھی کی سبسڈی دینے کا مقصد ہے ہم 3½-ارب روپے کا edible oil باہر کے ممالک سے import کرتے ہیں اُس کو کم کرنے کے لئے زرمبادلہ بچانے کے لئے ہم oil seed crops کو بھی ترجیح دے رہے ہیں باقی اگر کوئی ایسی فصل میرے بھائی بتا سکتے ہیں جس میں ہم خود کفیل نہیں ہیں اور اُس پر ہمیں سبسڈی دینی چاہئے تو میں اُن کا مشورہ سن لوں گا۔

جناب سپیکر: کپاس کے حوالے سے ایک جو خرابی ہوئی ہے وہ خاص طور پر پچھلے دس سالوں میں اس کو بالکل ignore کیا گیا ہے اور ریسرچ کے اوپر کوئی کام نہیں ہوا اور اسی وجہ سے پاکستان جو کبھی سب سے زیادہ کپاس export کرتا تھا آج ہم خود باہر سے کپاس منگوا رہے ہیں۔ یہ دس سال میں بڑا unfortunate ہوا ہے اس کے اوپر اچھی بات ہے کہ حکومت کو پوری طرح اس کی طرف توجہ دینی چاہئے اور اس حوالے سے بہت کام کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ پچھلے سالوں میں بڑا ہی unfortunate ہوا ہے۔ جی، چودھری صاحب! آپ کچھ اور فصل کے حوالے سے کہنا چاہتے ہیں؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جس طرح معزز منسٹر صاحب نے یہاں پر فرمایا ہے کہ پہلے 60لاکھ ایکڑ پر کپاس کی فصل کاشت کی جاتی تھی جو کم ہو کر اب 48لاکھ ایکڑ پر آ گئی ہے تو میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سبسڈی بھی دی جا رہی ہے تو پھر یہ 60لاکھ ایکڑ تک بڑھنا چاہئے تھا تو یہ سبسڈی دینے کے باوجود یہ کاشت بڑھنے کی بجائے کم ہوئی ہے تو جو اب تک اقدامات اُٹھائے گئے ہیں اُن کی روشنی میں ہاؤس کو بتایا جائے کہ وہ کون سی وجوہات ہیں کہ سبسڈی دینے کے باوجود کاشت بڑھنے کی بجائے کم ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میرے معزز بھائی نے اب یہ کہا ہے کہ سبسڈی دینے سے اس کی پیداوار کو بڑھنا چاہئے تھا کم کیوں ہوئی ہے تو انہوں نے میرا جواب نہیں سنا ہے۔ پچھلے دس سالوں میں ساٹھ لاکھ ایکڑ سے کم ہو کر 48 لاکھ ایکڑ ہو گئی تو اب ہم اُس کو promote کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں کہ پھر 60لاکھ سے 65لاکھ ایکڑ پر چلی جائے تو اس دفعہ ہم نے cotton seed پر سبسڈی دینے کا یہ initiative لیا ہے اور میں نے عرض کی ہے کہ انشاءاللہ ہمارے وزیر اعلیٰ کا پروگرام ہے کہ اس ایک لاکھ ایکڑ کو ہم تین لاکھ ایکڑ پر لے جائیں۔ ہمارا جو بجٹ ہے اس کو دیکھ کر ہم اس پر کوشش کریں گے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں ملا۔ میرا سوال یہ تھا کہ یہ کاشت بڑھنے کی بجائے کم ہوئی ہے تو منسٹر صاحب نے جو فرمایا ہے کہ پچھلے دس سالوں میں یہ کم ہوئی ہے حالانکہ جو سوال کا جز (ب) ہے اُس میں انہوں نے خود فرمایا ہے کہ سال 18-2017 سے آج تک کل ایک ارب 74 کروڑ 24لاکھ 12 ہزار روپے خرچ کئے ہیں یعنی یہ ڈیڑھ پونے دو سال میں ایک ارب 74 کروڑ روپے تقریباً 175۔ ارب روپے سبسڈی دی جا چکی ہے تو یہ کریڈٹ تو سابقہ حکومت کو جاتا ہے کہ انہوں نے کسان کو facilitate کیا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ اس کی کاشت میں اضافہ ہونا چاہئے تھا جو کہ unfortunately کم ہوا ہے تو میں وہ وجوہات جاننا چاہتا ہوں کہ وہ وجوہات کیا ہیں کہ سبسڈی دینے کے باوجود کاشت بڑھنے کی بجائے کم ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میرے کولیگ کو سمجھ کیوں نہیں آرہی ہے کہ یہ پچھلے دس سالوں میں کم ہوئی ہے ان کو میں کس طرح سمجھاؤں کہ ان کی بہت زیادہ دلچسپی تھی ان کا کاٹن پر بہت زیادہ focus تھا، ان کو یہ بھی پتا تھا کہ ہماری cotton short ہو رہی ہے۔ ہم cotton import کر رہے ہیں لیکن باوجود اس کے وہ بار بار ایک ہی سوال کر رہے ہیں کہ بڑھنی چاہئے تھی کم کیوں ہوئی ہے تو کم میرے بھائی آپ کی حکومت کی پالیسیوں کی وجہ سے ہوئی۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہو گیا ہے اب یہ سوالات ختم ہو گئے ہیں بقیہ سوالات پڑھے ہوئے تصور کئے جائیں گے۔ معزز منسٹر صاحبان ان کو table کر دیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ cotton کے area میں جب یہاں سے دو شوگر ملیں حکمرانوں کی ٹرانسفر کی گئیں تو عدلیہ نے آکر اُن کو بند کیا تو وہ چلنی بند ہوئیں جب cotton کے areas میں شوگر ملیں لگائی جائیں گی تو لا محالہ کاٹن کی growth کم ہو جائے گی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

اوکاڑہ: بصیر پور تا محمد نگر روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*554: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بصیر پور تا محمد نگر براستہ کوٹ شیر خان کے پی آر آر پروگرام کے تحت نئی سڑک بنائی گئی ہے اگر ہاں تو مذکورہ سڑک کی لمبائی اور تعمیر کردہ کمپنی کا نام بتائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ کی دونوں سائیڈوں پر دو دو فٹ پتھر ڈالنا تھا جو کہ آج تک نہیں ڈالا گیا؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر میں ناقص میٹریل استعمال کرنے والے ٹھیکیداروں اور ذمہ دار سرکاری ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) درست ہے۔ سڑک بصیر پور تا محمد نگر براستہ کوٹ شیر خان کے پی آر آر پروگرام فیز5 ضلع اوکاڑہ کے تحت تعمیر کی گئی ہے۔ سڑک مذکورہ کی لمبائی14 کلومیٹر ہے جس کی تعمیر کا کام میسرز ریلائبل انجینئرنگ سروسز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور نے کیا ہے۔

(ب) سڑک مذکورہ کی دونوں سائیڈوں پر دو فٹ پتھر ڈالنے کی کوئی منظوری نہ ہوئی تھی جبکہ موجودہ دس فٹ چوڑی سڑک کو بارہ فٹ کشادہ و تعمیر کرنے کی منظوری دی گئی جو کہ موقع پر تعمیر کر دی گئی ہے۔

(ج) سڑک مذکورہ کی تعمیر محکمہ پنجاب ہائی وے کے مقررہ معیار کے مطابق کی گئی ہے جس میں کسی قسم کا ناقص میٹریل استعمال نہیں ہوا کوالٹی کے معیار کو برقرار رکھنے کے لئے سڑک مذکورہ پر استعمال ہونے والے میٹریل اور کام کی مکمل ٹیسٹنگ حکومت پنجاب کی جانب سے مقرر کردہ کنسلٹنٹ اور تھرڈ پارٹی سے کروائی گئی ہے۔

مزید برآں سڑک مذکورہ تعمیر کے بعد سے اب تک ہر قسم کی ٹریفک کے زیر استعمال ہے اور کسی قسم کا کوئی بھی نقص سامنے نہ آیا ہے۔

صوبہ میں میکانی فارمنگ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*974: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت نے mechanized farming کے لئے کیا اقدام اٹھائے ہیں؟

(ب) کیا بیرون ممالک سے اس مقصد کے لئے مشینری منگوائی گئی ہے اگر ہاں تو کسانوں کو کن شرائط اور اقساط پر دی گئی؟

(ج) کیا کسانوں کو اس مشینری کے استعمال کے لئے ٹریننگ کا اہتمام کیا گیا تھا تو تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) محکمہ زراعت کا ایک تحقیقی ادارہ Agricultural Mechanization Research Institute(AMRI) ملتان میں کام کر رہا ہے جس کو مزید فعال کیا گیا ہے تا کہ وہ زرعی مشینری پر تحقیق کے ساتھ ساتھ کاشتکاروں کو mechanized farming کی طرف راغب کرے۔

(ب) محکمہ زراعت نے مختلف اقسام کی زرعی مشینری بیرون ممالک سے درآمد کی ہے جو کہ ریورس انجینئرنگ کے ذریعے مقامی سطح پر سستی مشینری بنا کر شرائط اور اقساط پر نہیں بلکہ سبسڈی پر کسانوں کو فراہم کی جاتی ہے۔

(ج) تربیتی ادارہ برائے اصلاح آبپاشی رینالہ خورد، ضلع اوکاڑہ، تحصیل / ضلع کی سطح پر مختلف تربیتی کورسوں کا انعقاد کرتا ہے جس میں کسانوں کو اصلاح آبپاشی کے مختلف پہلوؤں پر تربیت دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں جیسا کہ جز(الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ تحقیقاتی ادارہAMRI بھی زرعی مشینوں کے استعمال کے بارے میں کاشتکاروں کی تربیت کرتا ہے۔

اوکاڑہ: حویلی لکھا تا ہیڈ گل شیر سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*588: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حویلی لکھا تا ہیڈ گل شیر براستہ سہاگ نہر سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ مذکورہ سڑک کب اور کتنی لاگت سے بنائی گئی، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب سے یہ سڑک تعمیر ہوئی ہے اس کی کوئی مرمت نہیں کی گئی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نیز موجودہ مالی سال19-2018 کے بجٹ میں اس سڑک کی تعمیر و مرمت کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حویلی لکھا تا ہیڈ گل شیر براستہ سہاگ نہر سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ مذکورہ سڑک ہائی ویز(R&M) ڈیپارٹمنٹ کے قائم ہونے سے پہلے (جو کہ 01.01.2017کو قائم ہوا) تعمیر کی گئی ہے۔ یہ سڑک پراجیکٹ انجینئرنگ سیل نے تقریباً اٹھارہ سال پہلے تعمیر کی تھی۔ یہ سڑک تین حصوں میں تعمیر کی گئی اس کی تعمیر پر جتنی لاگت آئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

پارٹ	ٹھیکیدار کا نام	لمبائی(کلومیٹر)	تعمیری لاگت (ملین)	تاریخ تکمیل
1	غلام رسول اینڈ کمپنی	13.881	27.207	15.06.2001
2	غلام حبیب	14.277	26.970	15.06.2001
3	غلام رسول اینڈ کمپنی	16.150	28.142	31.03.2000
	ٹوٹل	44.308	82.319	

(ب) ہائی ویز(R&M)ڈویژن، ساہیوال نے 01.01.2017سے لے کر اب تک فنڈز کی کمی کی وجہ سے اس سڑک کی کوئی مرمت نہ کی ہے۔اس سے پہلے ہونے والی مرمت کی تفصیل دفتر ہذا کے پاس نہ ہے۔

(ج) جی ہاں! فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار مذکورہ سڑک کی مرمت کر دی جائے گی چونکہ سڑکات کی مرمت کے لئے فنڈز بلاک ایلوکیشن کی شکل میں ریلیز ہوتے ہیں لہٰذا مالی سال19-2018 کے بجٹ میں بطورِ خاص اس سڑک کی مرمت کے لئے کوئی فنڈز مختص نہ کئے گئے ہیں۔

لاہور کے علاقہ لکھوڈیر میں سبزی منڈی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*989: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت لاہور کے علاقہ لکھوڈیر میں سبزی منڈی بنارہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ابھی تک اس منصوبے پر پیشرفت نہیں ہو سکی، اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) اس منڈی کے قیام کے لئے کتنے ایکڑ زمین خریدی گئی اور زمین مالکان کو کس ریٹ کے مطابق رقم ادا کی گئی، اس منصوبے کے لئے کتنا فنڈز رکھا گیا۔اس کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) یہ بات درست نہیں ہے بلکہ اس منصوبہ کا مکمل پی سی ون (PC-I) تیار ہو چکا ہے اور پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں منظوری کے مراحل میں ہے۔

(ج) اس سبزی و پھل منڈی کے قیام کے لئے کل 1646 کنال میں سے 1079 کنال زمین خریدی جا چکی ہے جبکہ بقایا 567 کنال زمین ایکوائر کرنے کے لئے نوٹیفکیشن ہو چکا ہے۔ زمین کے مالکان کو درج ذیل ریٹ / ایوارڈ کے مطابق ادائیگی کر دی گئی ہے۔

	موضع		رقبہ	ریٹ / ایوارڈ فی مرلہ
(1)	لکھوڈیر	(i)	32 کنال 13 مرلہ	-/40,000 روپے
		(ii)	804 کنال 11 مرلہ	-/11,250 روپے
(2)	موضع ہانڈو گجراں		242 کنال 5 مرلہ	-/11,250 روپے

اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے حکومت پنجاب نے مبلغ 7۔ ارب 17 کروڑ 51 لاکھ 30 ہزار روپے کی رقم مختص کی تھی جس میں سے مبلغ 30 کروڑ 57 لاکھ 23 ہزار روپے بابت خریداری زمین مالکان کو ادائیگی کر دی گئی ہے۔

چکوال شہر کے لئے رنگ روڈ منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*668: **محترمہ آسیہ امجد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چکوال شہر کے لئے رنگ روڈ کا منصوبہ زیر غور ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو چکوال شہر کے رنگ روڈ کا منصوبہ کب شروع کیا جائے گا اوراس کی تکمیل کب ہو گی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست نہیں ہے چکوال شہر کے لئے رنگ روڈ کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

(ب) اس قسم کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

رحیم یار خان: سنجر پور تا ولہار روڈ
صادق آباد کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*675: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سنجر پور تا ولہار روڈ صادق آباد ضلع رحیم یار خان عرصہ 30 سال قبل تعمیر کی گئی تھی۔ اس روڈ کی مرمت نہ ہونے کی وجہ سے جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور گڑھے بنے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ کی مرمت کا ٹینڈر مالی سال 18-2017 میں منظور ہوا اگر ٹینڈر منظور ہوا تو کام نہ مکمل ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس روڈ کی تعمیر جلد از جلد شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) درست ہے

(ب) درست ہے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 میں سکیم دوبارہ تعمیر از سنجر پور تا ماچھی گوٹھ براستہ ولہار، لمبائی 14.22 کلومیٹر ضلع رحیم یار خان جنرل سیریل نمبر 7065 پر شائع کی گئی جس میں صرف 28.00 ملین فنڈز مختص کئے گئے۔ سکیم کی منظوری 131.979 ملین کی مورخہ 21.07.2017 کو ہوئی۔ فنڈز کی کمی کو مد نظر رکھتے ہوئے 14.22 کلومیٹر لمبائی کی بجائے 4.50 کلومیٹر لمبائی کا ٹینڈر لگایا گیا اور کام ٹھیکیدار کو آلاٹ کر دیا گیا۔ سال 18-2017 میں 28.00 ملین فنڈز موصول ہوئے جو کہ خرچ کر لئے گئے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 میں سکیم جنرل سیریل نمبر 4904 پر شائع ہوئی ہے۔ 4.243 ملین فنڈز موصول ہوئے ہیں جو کہ خرچ کر لئے گئے ہیں۔ 4.50 کلومیٹر لمبائی کا کام مکمل کرنے کے لئے 25.850 ملین فنڈز درکار ہیں۔

(ج) حکومت سکیم کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ 4.50 کلومیٹر لمبائی کو مکمل کرنے کے لئے 25.850 ملین فنڈز درکار ہیں جبکہ بقایا لمبائی 9.72 کلومیٹر کو شروع کرنے کے لئے مزید 73.970 ملین فنڈز درکار ہیں۔ 99.820 ملین فنڈز کی مکمل دستیابی پر کام مکمل کر دیا جائے گا۔

راجن پور: بستی ملک پیر بخش وڈیرہ بنگلہ اچھا روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*713: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بستی ملک پیر بخش وڈیرہ بنگلہ اچھا ضلع راجن پور کی اکلوتی روڈ کب بنائی گئی؟

(ب) اس روڈ کو بنے کتنا عرصہ ہو گیا ہے اور تعمیر سے اب تک اس روڈ کی کتنی بار مرمت کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ 2018 کے سیلاب میں علاقہ کی یہ روڈ بھی شدید متاثر ہوئی اور آٹھ سال کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی اس کی مرمت نہ کی گئی اور نہ ہی اس کے لئے کوئی فنڈ مختص کیا گیا؟

(د) مذکورہ روڈ کی تعمیر و مرمت کا حکومت کب تک ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ سڑک تقریباً عرصہ 20 سال پہلے بنائی گئی تھی۔

(ب) یہ سڑک عرصہ 20 سال سے بنی ہے اور فنڈز کی کمی کی وجہ سے اس کی مرمت نہ ہو سکی۔

(ج) یہ درست ہے کہ 2010 کے سیلاب میں روڈ متاثر ہوا ہے فنڈز کی کمی سے روڈ مرمت نہ ہو سکا۔

(د) سڑکوں کی مرمت کا سالانہ پروگرام میں حلقہ وار حصہ نہیں ہوتا فنڈز کی کمی کی وجہ سے ہر جگہ مرمت کا کام نہیں ہو سکتا۔ مناسب فنڈز کی دستیابی پر حلقہ میں مرحلہ وار مرمت کا کام کیا جائے گا۔

تحصیل گوجر خان میں محکمہ بلڈنگ
کی سکولز اور بی ایچ یوز کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*849: **جناب جاوید کوثر**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ بلڈنگ تحصیل گوجر خان میں کس کس سکول اور BHUs کی بلڈنگ تعمیر کر رہا ہے؟

(ب) یہ بلڈنگز کب تک مکمل تعمیر ہو جائیں گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) تحصیل گوجر خان میں محکمہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی اور محکمہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کی سکیموں پر بلڈنگ ڈویژن نمبر 2 راولپنڈی کے زیر نگرانی کام جاری ہیں۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ سکول ایجوکیشن کی سکیمیں جو کہ سیریل نمبر1 تا 39 تک درج کی گئی ہیں، 30۔جون2018 کے بعد سے لے کر ابھی تک ان سکیموں کے فنڈز ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی راولپنڈی نے ٹرانسفر نہیں کئے ہیں۔ جوں ہی یہ فنڈز بلڈنگ ڈویژن نمبر 2 راولپنڈی کو موصول ہوں گے، ان کو موجودہ مالی سال19۔2018 کے دوران مکمل کر دیا جائے گا اور محکمہ ہیلتھ اتھارٹی نے BHU بیول کے فنڈز 5.611 ملین روپے ماہ جنوری2019 کو جاری کئے ہیں۔ اس سکیم پر کام جاری ہے۔ اس سکیم کو موجودہ مالی سال19۔2018 میں مکمل کر لیا جائے گا۔

ساہیوال: بونگہ حیات روڈ کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*917: **جناب خضر حیات**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بونگہ حیات روڈ تین اضلاع ساہیوال، اوکاڑہ اور پاکپتن کو آپس میں ملاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر ہیوی ٹریفک چلتی ہے اور یہ بہت ہی مصروف روڈ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس کی حالت انتہائی خستہ ہے، جس کی وجہ سے آئے روز اس روڈ پر حادثات رونما ہوتے ہیں مزید بر آں روڈ خراب ہونے کی وجہ سے اس پر ڈکیتیوں کی وارداتیں بھی ہوتی ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات ہے تو حکومت اس روڈ کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک تین اضلاع ساہیوال، اوکاڑہ اور پاکپتن کو آپس میں ملاتی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک پر ہیوی ٹریفک چلتی ہے اور یہ بہت مصروف روڈ ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے تاہم اس کی حالت اتنی خستہ نہ ہے کہ جس کی وجہ سے حادثات، ڈکیتیاں اور وارداتیں ہوں۔

(د) جی ہاں! مذکورہ سڑک کی مرمت کے لئے اپنے دستیاب وسائل کے اندر فنڈز جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار مذکورہ سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

لاہور: رائیونڈ روڈ پر واقع علی رضا آباد کے مقام پر اوور ہیڈ برج بنانے سے متعلقہ تفصیلات

926*: سیدہ زہرا نقوی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رائیونڈ روڈ لاہور پر واقع علی رضا آباد کے مقام پر اوور ہیڈ برج کی ضرورت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک کی ایک جانب سکول ہیں اور بچوں کو سڑک کراس کرنے میں مشکلات درپیش آتی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مقام پر کئی حادثات رونما ہوئے ہیں؟

(د) اگر جوابات اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس مقام پر اوورہیڈ برج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) اس مقام پر اوورہیڈ برج کی ضرورت نہ ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ اس سڑک کی ایک جانب سکول ہیں اور بچوں کو سڑک کراس کرنے میں مشکلات درپیش آتی ہیں۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔

(د) تاحال اس مقام پر اوورہیڈ برج بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

شیخوپورہ گوجرانوالہ روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1007: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخوپورہ گوجرانوالہ روڈ عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس روڈ پر گڑھے پڑے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک پر فیصل آباد، ننکانہ صاحب، شیخوپورہ اور گوجرانوالہ سے راولپنڈی جانے والی ٹریفک گزرتی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس روڈ کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے کیا موجودہ مالی سال 19-2018 میں اس کے لئے کوئی فنڈز رکھے گئے ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ شیخوپورہ گوجرانوالہ روڈ عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس روڈ پر گڑھے پڑے ہوئے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس سڑک پر فیصل آباد، ننکانہ صاحب، شیخوپورہ اور گوجرانوالہ کو جانے والی ٹریفک گزرتی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ اس سڑک کی دورویہ تعمیر کی منظوری ہو چکی ہے اور اس کی تعمیر PPP Mode پر ہونی ہے۔ ٹھیکیدار نے سڑک کو اپنے خرچہ پر تعمیر کرنا اور پچیس سال تک Maintain/Operate بھی کرنا ہے۔ اس سڑک پر اضافی زمین کے حصول اور یوٹیلٹی سروسز کی شفٹنگ پنجاب حکومت کر رہی ہے جس کی مد میں 1386 ملین روپے منظور کئے گئے ہیں جس میں 1158 ملین روپے پچھلے مالی سال میں مختلف محکموں کو جمع کرائے گئے موجودہ مالی سال میں 186 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس سڑک پر زمین کی ایکوزیشن اور مختلف محکموں کی یوٹیلٹی سروسز کی ری لوکیشن پر کام جاری ہے۔ جونہی شفٹنگ کا کام مکمل ہو گا تو اسی مالی سال میں سڑک کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ڈیرہ غازی خان: پی پی۔290 میں روڈز کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

313: سردار احمد علی خان دریشک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔290 ڈیرہ غازی خان میں سال 19-2018 میں کون کون سی نئی روڈ تعمیر کی جارہی ہیں اور کن کن روڈ کی مرمت، توسیع کی جارہی ہے؟

(ب) حلقہ ہذا کی روڈز کی تعمیر و مرمت کے لئے حکومت مزید کیا اقدامات اٹھانا چاہتی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) مالی سال 19-2018 میں اس حلقہ میں نہ ہی کوئی سڑک تعمیر ہو رہی ہے اور نہ ہی ابھی تک کسی سڑک کی مرمت کی گئی ہے۔

(ب) سڑکوں کی مرمت کا سالانہ پروگرام میں حلقہ وار حصہ نہیں ہوتا۔ فنڈز کی کمی کی وجہ سے ہر جگہ مرمت کا کام نہیں ہو سکتا۔ مناسب فنڈز کی دستیابی پر حلقہ میں مرحلہ وار مرمت کا کام کیا جائے گا۔

گندم کی کاشت کے لئے کسانوں کو مفت بیج کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

396: جناب نصیر احمد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حالیہ سال 2018 میں گندم کی کاشت کے لئے صوبہ بھر میں کل کتنے کسانوں کو حکومت کی جانب سے مفت بیج فراہم کیا گیا؟

(ب) ایک کسان کو زیادہ سے زیادہ کتنا بیج فراہم کیا گیا؟

(ج) حکومت نے کل کتنے کلوگرام بیج مفت تقسیم کیا ہے؟

وزیرزراعت(ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) سال 2018 میں گندم کی کاشت کے لئے صوبہ بھر میں کسی بھی کسان کو حکومت کی جانب سے مفت بیج فراہم نہیں کیا گیا۔

(ب) اس جز کا جواب جز(الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) اس جز کا جواب بھی جز(الف) میں دے دیا گیا ہے۔

سیالکوٹ پسرور روڈ کی از سر نو تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

404:رانا محمد افضل: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ پسرور روڈ انتہائی ناگفتہ بہ حالت میں ہے جس کی وجہ سے اس پر ٹریفک نہ چل سکتی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سڑک کو از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقا حکومت نے اس کو از سر نو تعمیر کرنے کے لئے فنڈز جاری کئے تھے موجودہ حکومت نے منصوبہ کو ختم کر دیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔ حکومت پنجاب اس منصوبہ کو جلد از جلد شروع کروا کر مکمل کرانا چاہتی ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت کے مطابق سڑک متذکرہ کا خصوصی مرمت و بحالی کا تخمینہ لاگت مالیتی 742.071 ملین روپے جناب سیکرٹری مواصلات و تعمیرات پنجاب لاہور نے بذریعہ چٹھی نمبر SOH-IV(C&W)1-5/2018(Sialkot) مورخہ 18.01.2019 پلاننگ اینڈ دویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور کو برائے (Sharing With National Disaster Risk Management Fund) ارسال کیا جا چکا ہے۔

(ج) حقیقت پر مبنی نہ ہے کہ اس منصوبہ کے لئے سابقا حکومت نے کوئی فنڈز جاری کئے تھے۔

پنجاب میں ہائی وے ایم اینڈ آر کو فراہم کردہ بجٹ،
منظور شدہ سکیمیں اور سڑکوں کی تعمیر ومرمت سے متعلقہ تفصیلات

405:رانا محمد افضل: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میںR&Mکا موجودہ مالی سال19۔2018 کا کتنا بجٹ ہے اور محکمہ مواصلات نے کتنی سکیمیں منظور کی ہیں؟

(ب) ضلع سیالکوٹ میںR&Mکے تحت کون سی سڑکیں تعمیر ومرمت کی جائیں گی؟

وزیر مواصلات وتعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):

(الف) صوبہ پنجاب میں ہائی وے ایم اینڈ آر میں موجودہ مالی سال 19-2018 کا بجٹ -/5,500ملین روپے ہے ۔تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ہائی وے ایم اینڈ آر ڈیپارٹمنٹ میں سکیمیں منظور نہیں کی جاتی مہیا کردہ بلاک فنڈز میں سے ضرورت اور اہمیت کے مطابق کام کیاجاتا ہے۔

(ب)

(i) ضلع سیالکوٹ میں ہائی وے ایم اینڈ آر کے تحت مندرجہ ذیل سڑکات پر مرمت کاکام ہورہاہے۔

1. تعمیر ومرمت روڈ پنو وال تا رنگ پور سروچاں بذریعہ وزیر چک، پنڈی پنجوراں لمبائی:3.80کلومیٹر۔
2. تعمیر ومرمت روڈ موضع سیر تا کالیاں،پُل باجواں بذریعہ دیوراں، صدر پور، پوخلیاں، چک سنتھل، چک نو لمبائی:14.40کلومیٹر۔
3. تعمیر و مرمت سیالکوٹ۔وزیر آباد روڈ کلو میٹر نمبر 17.75 تا 20.60لمبائی:2.85کلومیٹر۔
4. تعمیر ومرمت سبز پیر تاچاروہ لمبائی:6.05کلومیٹر۔
5. تعمیر و مرمت گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ روڈ (سیکشن ڈسکہ۔رنجائی) نالہ لمبائی:2.10کلومیٹر۔
6. تعمیر ومرمت پسرور ناروال روڈکلومیٹر نمبر3 تاکمال پور چشتیاں تا نالہ ڈیگ لمبائی:4.10کلومیٹر۔

7. تعمیر ومرمت پسرور ڈوڈا کلو میٹر نمبر 5۔(تعمیرِ نَو)۔
8. تعمیر ومرمت لپے والی اور درکالی جاجو پور روڈ(تعمیرِ نَو)۔
9. تعمیر ومرمت پسرور ڈوڈا روڈ تا دھاریوال پہاڑنگ روڈ(تعمیرِ نَو)۔
10. تعمیر ومرمت پسرور ڈوڈا تا کوٹ پُولا' واگہ(تعمیرِ نَو)۔

(ii) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ ہائی وے ایم اینڈ آر کے تحت مالی سال2018-19میں مندرجہ ذیل سڑکات پر کام کیا جائے گا۔

1. تعمیر ومرمت سیالکوٹ ایمن آباد روڈ اڈا بھلو والی لمبائی525فٹ۔
2. تعمیر ومرمت سیالکوٹ وزیر آباد روڈ تا منڈیر کوٹھے لمبائی:0.80کلو میٹر۔
3. تعمیر ومرمت سڑک اڈہ کمال پور تا لکڑ اکلاں لمبائی:2300فٹ۔

نارووال میں خادم اعلیٰ رورل روڈز پروگرام کے تحت بنائی گئی سڑکوں سے متعلقہ تفصیلات

407: جناب منان خان: کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع نارووال میں سال2016-17اور2017-18کے دوران کتنی سڑکیں خادم اعلیٰ رورل روڈز پروگرام کے تحت بنائی گئی یا شروع کی گئی تھیں، ان کے نام، تخمینہ لاگت بھی بتائیں۔کل سکیمیں کتنی ہیں جب سے شروع کی گئی ہیں؟

(ب) اس وقت کتنی سڑکیں زیر تعمیر ہیں ان کے نام، تخمینہ لاگت بتائیں، ان پر کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ج) ان میں سے کتنی سڑکوں کے لئے سال2018-19 میں فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ تفصیل سڑک وار بتائیں؟

(د) کیا حکومت زیر تکمیل سڑکیں جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ہ) پی پی۔48 ضلع نارروال کی کتنی سڑکیں ADP میں شامل ہیں ان کے لئے کتنی رقم مختص ہے اور یہ on going ہیں اور ان کی تعمیر کب تک مکمل ہو گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ضلع نارووال میں خادم اعلیٰ رورل روڈز پروگرام کے تحت سال17-2016 اور 18-2017 میں چار سکیمیں ہیں جو شروع کی گئیں اور مکمل کر دی گئی ہیں۔

ضلع نارووال میں خادم اعلیٰ رورل روڈز پروگرام کے تحت سال 17-2016 میں دو سڑکیں بنائی گئیں جو کہ 01.02.2017 کو شروع کی گئی اور 31.07.2017 کو مکمل کر دی گئی۔ ان کے نام اور تخمینہ درج ذیل ہیں:

1. بحالی و کشادگی روڈ از نارووال مرید کے روڈ ڈھلی برج تا ننگل شاہو براستہ خانہ میاں والی اور کوٹ باجوہ (لمبائی= 8.61 کلومیٹر) تخمینہ 114.316 ملین روپے۔
2. بحالی و کشادگی روڈ از اڈا ابستان تا نور کوٹ براستہ ساتووال، پنواں، چک بہاؤالدین اور بجنا (لمبائی=18.00 کلومیٹر) تخمینہ 222.071 ملین روپے۔

ضلع نارووال میں خادم اعلیٰ رورل روڈز پروگرام کے تحت سال18-2017 میں دو سڑکیں بنائی گئیں جو کہ 31.08.2017 کو شروع کی گئی اور 28.02.2018 کو مکمل کر دی گئی ان کے نام اور تخمینہ درج ذیل ہے:

1. بحالی وروڈ از سرکلر روڈ صدیق پورہ براستہ ننگل، تھلے کلاں، تا سہارن تا چندر کے روڈ، تا لنک گاؤں گیاس پور (لمبائی=15.00 کلومیٹر) تخمینہ 231.538 ملین روپے۔
2. بحالی و کشادگی روڈ از درمان تا ڈہلرہ براستہ ہڑر خورد (لمبائی=10.50 کلومیٹر) تخمینہ 148.935 ملین روپے۔

(ب) اس وقت 57 سڑکیں زیر تعمیر ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) زیر تعمیر تمام 57 سڑکوں کے فنڈز 19-2018 میں مختص کئے گئے ہیں جن کی سکیم وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مکمل فنڈز مہیا ہونے کے صورت میں تمام کام جلد از جلد مکمل کر دیئے جائیں گے۔

(ہ) پی پی۔48 ضلع نارووال میں بارہ سکیمیں ADP کے تحت زیر تعمیر ہیں ان کے لئے 155.576 ملین رقم مختص کی گئی ہے اور یہ on going ہیں۔ ان میں سے Nos دو سکیمز مختص کئے گئے سکوپ آف ورک کے مطابق مکمل ہو چکی ہیں اور بقیہ سکیمز مکمل فنڈز مہیا ہونے کی صورت میں جلد از جلد مکمل کر دی جائیں گی جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع اٹک: تحصیل فتح جنگ کا بائی پاس روڈ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

412: جناب افتخار احمد خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل فتح جنگ شہر ضلع اٹک کی تین تحصیلوں کا جنکشن پوائنٹ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع اٹک کی تینوں تحصیلوں کی ٹریفک کی آمد و رفت براستہ فتح جنگ ہوتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ فتح جنگ شہر کا بائی پاس نہ ہونے کی وجہ سے ٹریفک اکثر بلاک رہتی ہے جس کی وجہ سے مریضوں کو پنڈی اور اسلام آباد کے ہسپتالوں میں لے کر جانے میں نہایت ہی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت فتح جنگ کا بائی پاس جلد از جلد بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) کسی حد تک درست ہے۔ اکثر اوقات ٹریفک رواں دواں ہوتی ہے۔

(د) حکومتی پالیسی کے متعلقہ ہے۔

سرگودھا تا میانوالی روڈ کی تعمیر اور لاگت سے متعلقہ تفصیلات

467: جناب محمد وارث شاد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرگودھا تا میانوالی روڈ آخری مرتبہ کب تعمیر کی گئی تھی اس پر کتنی لاگت آئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ روڈ dual carriage way نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک کے dual carriage way نہ ہونے کی وجہ سے روزانہ اس پر حادثات ہو رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت اس سڑک کو dual carriage way بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) سرگودھا تا میانوالی روڈ کی کل لمبائی 127.00 کلو میٹر ہے۔ یہ سڑک تین اضلاع سرگودھا، خوشاب اور میانوالی کو ملاتی ہے۔ سرگودھا تا خوشاب 43.60 کلو میٹر سڑک سال 2008 میں 3576.000 ملین لاگت سے انجینئرنگ سیل نے تعمیر کی۔ ضلع خوشاب میں واقع 52.77 کلو میٹر سڑک کی تعمیر (45.12 کلو میٹر سال 11-2010 اور 7.65 کلو میٹر سال 16-2015 میں) بالترتیب 333.000 ملین روپے اور 429.00 ملین روپے کی لاگت سے ہوئی میانوالی ضلع میں واقع 30.43 کلو میٹر سڑک آخری مرتبہ سال 06-2005 میں 129.583 ملین روپے کی لاگت سے تعمیر کی گئی۔

(ب) یہ سڑک مندرجہ ذیل دو حصوں کے علاوہ دورویہ (dual carriage way) نہ ہے۔

(i) سرگودھا شہر میں واقع 1.20 کلو میٹر دورویہ (dual carriage way) ہے۔

(ii) خوشاب اور جوہر آباد کے درمیان 11 کلو میٹر دورویہ (dual carriage way) ہے۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے کہ اس سڑک کے dual carriage way نہ ہونے کی وجہ سے روزانہ اس پر حادثات ہو رہے ہیں۔ تاہم اس سڑک کے مختلف سیکشنز پر کبھی کبھار ڈرائیورز کی غفلت کی وجہ سے حادثات پیش آتے رہتے ہیں۔

(د) جی ہاں! حکومت اس سڑک کو dual carriage way کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور سی پیک کے حوالے سے اس کی فزیبلٹی کا جائزہ لیا جارہا ہے تاکہ اس کو جلد از جلد شروع کیا جاسکے۔

شیخوپورہ: ماڈل فروٹ سبزی منڈی کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

481: چودھری اشرف علی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخوپورہ میں ماڈل فروٹ، سبزی منڈی کی تعمیر چار برس قبل شروع کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے لئے فنڈز بھی جاری ہو چکے تھے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فروٹ و سبزی منڈی کی تعمیر اب تک مکمل نہ ہو سکی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ منڈی کا تخمینہ لاگت، مدت تکمیل اور رقبہ نیز اب تک تعمیر نہ ہونے کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) محکمہ زراعت، حکومتِ پنجاب نے سبزی و پھل منڈی کی منظوری مورخہ 10.03.2003 کو بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری PD/X-4/81-III دی۔ الاٹمنٹ و آکشن کمیٹی برائے سبزی و پھل منڈی نے اپنے اجلاس مورخہ 20.11.2012 میں کئے گئے فیصلہ کے مطابق منڈی میں ابتدائی کام شروع کروایا۔

(ب) منڈی میں ترقیاتی کاموں کا تخمینہ سال 2014 میں -/16,73,00,600 روپے تھا۔ مارکیٹ کمیٹی شیخوپورہ نے اب تک مبلغ -/3,87,06,515 روپے کے ترقیاتی کام جن میں پانی کی نکاسی کے لئے نالے، اپروچ روڈ اور آکشن یارڈ کا کچھ کام مکمل کروایا ہے۔

(ج) آڑھتی حضرات کی جانب سے پلاٹ کی اقساط جمع نہ کروانے پر ترقیاتی کاموں کے لئے مطلوبہ رقم فراہم نہ ہو سکی جس کی وجہ سے اب تک منڈی کی تعمیر مکمل نہ ہو سکی۔

(د) مارکیٹ کمیٹی ایک خود مختار ادارہ ہے۔ سبزی و پھل منڈی شیخوپورہ زیر دفعہ 67 پنجاب زرعی پیداوار منڈیاں قانون1979 کے تحت بن رہی ہے۔ کمرشل پلاٹوں کی الاٹمنٹ / آکشن سے حاصل ہونے والی رقم سے منڈی میں ترقیاتی کام کروائے جاتے ہیں۔ آڑھتیان / الاٹی حضرات نے اپنے پلاٹس کی اقساط بروقت جمع نہ کروائیں جس کی وجہ سے منڈی میں تعمیر اور منتقلی کا کام التواء کا شکار رہا۔ منڈی میں ترقیاتی کاموں کا تخمینہ سال2014 میں-/16,73,00,600 روپے تھا۔

الاٹی حضرات کو الاٹمنٹ کوٹا کے 99 پلاٹ کی الاٹمنٹ مورخہ 2011-05-17 کو ہوئی اور صرف 32 الاٹی حضرات نے سات سال میں صرف ایک قسط مبلغ تین لاکھ روپے ادا کی جبکہ باقی الاٹیوں نے کوئی قسط ادا نہ کی جبکہ شرائط الاٹمنٹ کے مطابق الاٹی حضرات نے پلاٹ کی کل قیمت13,67,100 روپے ایک سال میں تین مساوی اقساط میں ادا کرنی تھی۔ سال2018 میں آڑھتی حضرات نے ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ کی تحریک پر دوبارہ اقساط کی ادائیگی شروع کی ہے اور92 الاٹیوں نے ایک قسط ادا کر دی ہے اور ان سے بقایا اقساط بھی شرائط کے مطابق وصول کی جائیں گی اس سے ترقیاتی کاموں کے لئے مطلوبہ رقم فراہم ہو جائے گی۔ امید ہے کہ رواں سال میں منڈی میں ترقیاتی کام مکمل کر لئے جائیں گے۔

صوبہ میں کپاس کی پیداوار اور دیگر عوامل سے متعلقہ تفصیلات

488: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گزشتہ دس سالوں میں صوبہ میں کپاس کی کتنی پیداوار ہوئی نیز صوبہ کے کن علاقوں میں کپاس کی پیداوار ہوتی ہے، تفصیل سال وار فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کپاس کی چنائی اور اسے محفوظ بنانے کے لئے کوئی مؤثر انتظام موجود نہیں ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کپاس کو گلابی سنڈی سے محفوظ بنانے کے لئے کسی بھی سطح پر انتظام نہیں کیا گیا، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) صوبہ پنجاب میں گزشتہ دس سال میں کپاس کی پیداوار درج ذیل ہے:

سال	پیداوار (گانٹھوں میں)
2008-09	87,50,000
2009-10	85,52,000
2010-11	78,54,000
2011-12	1,11,29,000
2012-13	95,26,000
2013-14	91,45,000
2014-15	1,02,77,000
2015-16	63,43000
2016-17	69,78,000
2017-18	80,77,000

مزید برآں درج ذیل اضلاع میں کپاس کی پیداوار ہوتی ہے۔

ملتان، لودھراں، خانیوال، وہاڑی، مظفر گڑھ، لیہ، ڈیرہ غازی خان، راجن پور، بہاولپور، رحیم یار خان، بہاولنگر، سرگودھا، خوشاب، میانوالی، بھکر، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، چنیوٹ، منڈی بہاؤالدین، قصور، اوکاڑہ، ساہیوال، پاکپتن،

(ب) یہ درست نہ ہے۔ کپاس کی چنائی کرنے اور اسے محفوظ بنانے کے لئے کپاس کے اضلاع میں ماسٹر ٹرینرز کی ٹریننگ کروائی جاتی ہے جو اپنے اپنے اضلاع کے ٹیکنیکل سٹاف کو کپاس کی چنائی اور اسے محفوظ بنانے کے لئے مکمل تربیت فراہم کرتے ہیں۔

محکمہ زراعت (توسیع) کا ٹیکنیکل سٹاف کپاس کی چنائی کے بارے میں کاشتکاروں کو فارمر ٹریننگ پروگرام کے تحت تربیت فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ لیڈی زراعت آفیسرز / کاٹن انسپکٹرز کپاس کی چنائی کرنے والی خواتین کو کپاس کی صاف چنائی کرنے اور ذخیرہ کرنے کے بارے میں مزید معلومات اور تربیت فراہم کرتی ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

- گلابی سنڈی کے کنٹرول کے لئے ایک منصوبہ جاری ہے جس کے تحت کپاس کاشت کرنے والے اضلاع کی 54 تحصیلوں میں 50,50ایکڑ کے نمائشی بلاکس میں جنسی پھندے لگائے جاتے ہیں۔
- کپاس کاشت کرنے والے اضلاع کی ہر یونین کونسل میں سیکس فیرومون ٹریپس گلابی سنڈی کی مانیٹرنگ کے لئے بھی لگائے جاتے ہیں۔
- پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈز پنجاب نے گزشتہ سال کپاس کے 53,911 کسانوں کے کھیتوں کا معائنہ کر کے گلابی سنڈی، سفید مکھی اور دیگر کیڑوں کا سروے کر کے ان کا انسداد تجویز کیا۔
- ادارہ ہذا کپاس کی گلابی سنڈی کے غیر موسمی تدارک کی مربوط کوششوں میں دن رات مصروفِ عمل ہے۔ پچھلے دو سالوں سے اب تک کسانوں کے 38,338 کپاس کی چھڑیوں کے ڈھیر کی پیسٹ سکاؤٹنگ کی گئی، جن میں موجود سرمائی نیند سوئے ہوئے گلابی سنڈی کے لاروواؤں کی تلفی کے لئے کاشتکاروں کو موقع پر ہدایات جاری کی گئیں۔
- علاوہ ازیں 3615 جننگ فیکٹریز کو چیک کیا گیا، جہاں پر موجود 12,22,052 کلوگرام کچرا پایا گیا جس کو تلف کراوایا گیا۔
- کسانوں کو گلابی سنڈی کے حملہ کی پہچان اور تدارک کے متعلق محکمہ کی جانب سے تربیت دینے کا عمل بھی جاری رہتا ہے اور تحصیل اور ضلع کی سطح پر محکمہ کا عملہ ہمہ وقت کسانوں کی راہنمائی اور مدد کے لئے مصروف رہتا ہے۔

محکمہ زراعت پنجاب کے سوشل میڈیا سیل سے متعلقہ تفصیلات

490: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا محکمہ زراعت پنجاب کا سوشل میڈیا سیل موجود ہے اگر یہ سیل موجود ہے تو یہ کہاں کام کر رہا ہے اس سیل کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا محکمہ زراعت جدید تحقیق اور اپنی سرگرمیوں پر مبنی تفصیل سوشل میڈیا پر جاری کرتا ہے؟

(ج) اگر کوئی اپنی تحقیق سوشل میڈیا پر جاری کرنا چاہتا ہے تو اسے کہاں رابطہ کرنا ہو گا؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) محکمہ زراعت پنجاب کا باقاعدہ کوئی سوشل میڈیا سیل نہیں ہے لیکن نظامت زرعی اطلاعات محکمہ زراعت پنجاب واقع 21ڈیوس روڈ لاہور کی طرف سے فیس بک پیج (www.facebook.com/AgriDepartment)، ویب سائٹ (www.agripunjab.gov.pk) اور یوٹیوب کو زرعی معلومات کے ابلاغ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

(ب) تمام اہم فصلوں کے پیداواری منصوبے/جدید پیداواری ٹیکنالوجی اور محکمانہ سرگرمیوں پر مشتمل معلومات جز(الف) میں درج ویب سائٹ اور فیس بک پیج پر باقاعدگی سے اپ لوڈ کی جاتی ہیں۔

(ج) محکمہ زراعت پنجاب کی ویب سائٹ اور فیس بک پیج پر کاشتکاروں کے لئے منظور شدہ ٹیکنالوجی پر مبنی معلومات کو جاری/اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ کسی انفرادی تحقیق سے متعلق معلومات نہ تو جاری/اپ لوڈ کی جاتی ہیں اور نہ ہی ان کی سفارش کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اب ہم ایک قرارداد لیتے ہیں۔ وزیر قانون اور جناب عبدالعلیم خان، ایم پی اے حالیہ بھارتی جارحیت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس قرارداد کو متفقہ طور پر کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اس قرارداد کو متفقہ طور پر ہی کریں گے۔ آئندہ اس کو "متفقہ" لکھ بھی لیا کریں۔ جی، جناب عبدالعلیم خان!

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب عبدالعلیم خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے حالیہ بھارتی جارحیت کے حوالے سے ایک متفقہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے حالیہ بھارتی جارحیت کے حوالے سے ایک متفقہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے حالیہ بھارتی جارحیت کے حوالے سے ایک متفقہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

مظفر آباد سیکٹر میں بھارتی دراندازی کی پُرزور مذمت اور پاکستانی شاہینوں کی بروقت کارروائی کرنے پر افواج پاکستان کو زبردست خراج تحسین کا پیش کیا جانا

جناب عبدالعلیم خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان جنگی جنون میں مبتلا بھارت کی جانب سے گزشتہ رات مظفر آباد سیکٹر میں بھارتی طیاروں کی دراندازی کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ رات کے اندھیرے میں بزدلانہ حملے کرنا ہمارے دشمن کا پرانا وتیرا ہے۔ بھارتی طیاروں کی سرحدی خلاف ورزی پر پاکستانی شاہینوں نے

فوری جوابی کارروائی کی اور بھارتی طیاروں کو دُم دبا کر فرار کرنے پر مجبور کر دیا۔

یہ ایوان بروقت کارروائی کرنے پر افواج پاکستان کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ ہمیں اپنی مسلح افواج کی دفاعی صلاحیتوں پر بھرپور اعتماد ہے اور انہیں یقین دلاتے ہیں کہ وطن کی حفاظت کے لئے پوری قوم ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ بھارتی حکومت آئندہ انتخابات جیتنے کے لئے ہر قسم کا ناجائز حربہ استعمال کر رہی ہے جس کی ایک مثال پلوامہ واقعہ ہے جس کی نہ صرف پاک افواج اور حکومت پاکستان سختی سے تردید کر چکی ہے بلکہ خود بھارتی مقتدر حلقوں کی جانب سے اس واقعہ کو بھارتی حکومت کی اپنی کارروائی قرار دیا جا رہا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بھارت کے اس جارحانہ اقدامات پر عالمی برادری سے نوٹس لینے کے لئے اس معاملے کو متعلقہ فورم پر اٹھایا جائے اور بھارت کا مکروہ چہرہ بے نقاب کیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان جنگی جنون میں مبتلا بھارت کی جانب سے گزشتہ رات مظفر آباد سیکٹر میں بھارتی طیاروں کی دراندازی کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ رات کے اندھیرے میں بزدلانہ حملے کرنا ہمارے دشمن کا پرانا وتیرا ہے۔ بھارتی طیاروں کی سرحدی خلاف ورزی پر پاکستانی شاہینوں نے فوری جوابی کارروائی کی اور بھارتی طیاروں کو دُم دبا کر فرار کرنے پر مجبور کر دیا۔

یہ ایوان بروقت کارروائی کرنے پر افواج پاکستان کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ ہمیں اپنی مسلح افواج کی دفاعی صلاحیتوں پر بھرپور اعتماد ہے

اور انہیں یقین دلاتے ہیں کہ وطن کی حفاظت کے لئے پوری قوم ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ بھارتی حکومت آئندہ انتخابات جیتنے کے لئے ہر قسم کا ناجائز حربہ استعمال کر رہی ہے جس کی ایک مثال پلوامہ واقعہ ہے جس کی نہ صرف پاک افواج اور حکومت پاکستان سختی سے تردید کر چکی ہے بلکہ خود بھارتی مقتدر حلقوں کی جانب سے اس واقعہ کو بھارتی حکومت کی اپنی کارروائی قرار دیا جارہا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بھارت کے اس جارحانہ اقدامات پر عالمی برادری سے نوٹس لینے کے لئے اس معاملے کو متعلقہ فورم پر اٹھایا جائے اور بھارت کا مکروہ چہرہ بے نقاب کیا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان جنگی جنون میں مبتلا بھارت کی جانب سے گزشتہ رات مظفر آباد سیکٹر میں بھارتی طیاروں کی دراندازی کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ رات کے اندھیرے میں بزدلانہ حملے کرنا ہمارے دشمن کا پرانا وتیرا ہے۔ بھارتی طیاروں کی سرحدی خلاف ورزی پر پاکستانی شاہینوں نے فوری جوابی کارروائی کی اور بھارتی طیاروں کو دُم دبا کر فرار کرنے پر مجبور کر دیا۔

یہ ایوان بروقت کارروائی کرنے پر افواج پاکستان کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ ہمیں اپنی مسلح افواج کی دفاعی صلاحیتوں پر بھرپور اعتماد ہے اور انہیں یقین دلاتے ہیں کہ وطن کی حفاظت کے لئے پوری قوم ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ بھارتی حکومت آئندہ انتخابات جیتنے کے لئے ہر قسم کا ناجائز حربہ استعمال کر رہی ہے جس کی ایک مثال پلوامہ واقعہ ہے جس کی نہ صرف پاک افواج اور حکومت پاکستان سختی سے تردید کر چکی ہے بلکہ

خود بھارتی مقتدر حلقوں کی جانب سے اس واقعہ کو بھارتی حکومت کی اپنی کارروائی قرار دیا جارہا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بھارت کے اس جارحانہ اقدامات پر عالمی برادری سے نوٹس لینے کے لئے اس معاملے کو متعلقہ فورم پر اٹھایا جائے اور بھارت کا مکروہ چہرہ بے نقاب کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگر کوئی اس قرارداد پر بات کرنا چاہتا ہے تو کر سکتا ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس سے قبل کہ تقاریر کا آغاز ہو ہم سب نے مل کر کل ایک تحریک پیش کی تھی۔ دو معزز ممبران جو اس ہاؤس کے ممبر رہ چکے ہیں ان میں سے ایک لیڈر آف دی اپوزیشن بھی رہ چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے اس حوالے سے کل منسٹر صاحب سے رولز کی suspension کے لئے بات کی تھی تو انہوں نے بھی میرے ساتھ اتفاق کیا تھا۔ اگر مجھے اجازت ملے تو میں وہ تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا، رانا محمد اقبال خان، جناب سمیع اللہ خان، میاں ثاقب خورشید، سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ عنیزہ فاطمہ ایم پی ایز دو سابق ممبران پنجاب اسمبلی راناشوکت محمود اور رانا تجمل حسین کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کرکے دو سابق ممبران پنجاب

اسمبلی رانا شوکت محمود(مرحوم)اور رانا تجمل حسین کی وفات پر تعزیتی
قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ234کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کرکے دو سابق ممبران پنجاب اسمبلی رانا شوکت محمود(مرحوم)اور رانا تجمل حسین کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ234کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کرکے دو سابق ممبران پنجاب اسمبلی رانا شوکت محمود(مرحوم)اور رانا تجمل حسین کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

سابق قائد حزب اختلاف رانا شوکت محمود اور سابق معزز ممبر رانا تجمل حسین کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صوبائی اسمبلی پنجاب کے دو سابق ممبران رانا شوکت محمود(مرحوم)اور رانا تجمل حسین(مرحوم) کی وفات پر گہرے

رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔رانا شوکت محمود (مرحوم) تین مرتبہ 1970، 1977اور1988 میں پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔

مرحوم پنجاب کابینہ کا حصہ بھی رہے اور 1988 کی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف بھی رہے۔ مرحوم رانا تجمل حسین بھی تین مرتبہ2002، 2008اور2013 میں اس اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔

دونوں مرحوم ممبران اسمبلی انتہائی شریف النفس انسان، مخلص سیاسی کارکن اور تجربہ کار پارلیمنٹیرین تھے۔ مرحومین اصولوں کی سیاست، جمہوری اقدار اور خدمت خلق پر یقین رکھتے تھے اسی لئے دونوں اپنے حلقے میں ہر دلعزیز شخصیت تھے۔

یہ ایوان دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صوبائی اسمبلی پنجاب کے دو سابق ممبران رانا شوکت محمود (مرحوم) اور رانا تجمل حسین (مرحوم) کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔رانا شوکت محمود (مرحوم) تین مرتبہ 1970، 1977اور1988 میں پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔

مرحوم پنجاب کابینہ کا حصہ بھی رہے اور 1988 کی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف بھی رہے۔مرحوم رانا تجمل حسین بھی تین مرتبہ 2002، 2008اور2013 میں اس اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔

دونوں مرحوم ممبران اسمبلی انتہائی شریف النفس انسان، مخلص سیاسی کارکن اور تجربہ کار پارلیمنٹیرین تھے۔ مرحومین اصولوں کی سیاست،

جمہوری اقدار اور خدمت خلق پر یقین رکھتے تھے اسی لئے دونوں اپنے اپنے حلقے میں ہر دلعزیز شخصیت تھے۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صوبائی اسمبلی پنجاب کے دو سابق ممبران رانا شوکت محمود (مرحوم) اور رانا تجمل حسین (مرحوم) کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ رانا شوکت محمود (مرحوم) تین مرتبہ 1970، 1977 اور 1988 میں پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔

مرحوم پنجاب کابینہ کا حصہ بھی رہے اور 1988 کی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف بھی رہے۔ مرحوم رانا تجمل حسین بھی تین مرتبہ 2002، 2008 اور 2013 میں اس اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔

دونوں مرحوم ممبران اسمبلی انتہائی شریف النفس انسان، مخلص سیاسی کارکن اور تجربہ کار پارلیمنٹیرین تھے۔ مرحومین اصولوں کی سیاست، جمہوری اقدار اور خدمت خلق پر یقین رکھتے تھے اسی لئے دونوں اپنے اپنے حلقے میں ہر دلعزیز شخصیت تھے۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور کی ہوئی)

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! اس تحریک سے پہلے جو فورسز کے بارے میں بات کی گئی اس میں ایک correction چاہئے تھی جو شہریوں نے دفاع کیا تو وہاں پر شہری سو رہے تھے، ائرفورس کے جیالوں اور شاہینوں نے ان کے attack کو پسپا کیا تو شہریوں کے بجائے ائرفورس کا نام لکھ دیا جائے تو زیادہ مناسب ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ لکھا ہوا ہے، شاہین ائرفورس کو کہتے ہیں۔

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! لیکن شاہین اور ائرفورس کا نام ذرا highlight کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ایک ہی بات ہے۔ چلیں، ٹھیک ہے۔ جی، کوئی اور بات کرنا چاہتا ہے؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! کل بھارت نے جو بزدلانہ کوشش کی ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پاکستان کی قوم متحد ہے اور پاکستانی افواج کے ساتھ ہے۔ انشاءاللہ اگر ضرورت پیش آئے گی، اگر وہ چاہیں گے تو پاکستانی عوام فوج کے ساتھ انڈیا دشمن کے مقابلے میں لڑے گی۔

جناب سپیکر! ہمیں اس میں کسی قسم کی پرواہ نہیں ہے، اللہ کے فضل و کرم سے اس معاملے پر تمام قوم یکجا ہے۔ اللہ تعالیٰ کامیابی دے گا اور ہمیں گھبرانے کی ضرورت ہے اور نہ ہی وہ اس سے زیادہ اور کچھ کر سکتے ہیں۔ وہ بم پھینک کر چلے گئے ہیں ان سے کچھ کام نہ ہو گا کیونکہ انہوں نے 1965 میں اسی طرح سرگودھا شہر پر بم گرانے کی کوشش کی تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے شاہینوں نے ان کو ناکوں چنے چبوائے جو آج تک وہ یاد رکھیں گے۔

جناب سپیکر! انشاءاللہ آئندہ ان میں ایسی ہمت نہیں ہو گی کہ وہ پاکستان پر کبھی بھی حملہ کرنے کی کوشش کریں۔ 1965 میں وہ بم جو گرا کر گئے وہ کالج روڈ پر گرا کر گئے تھے اور بم پھٹا بھی نہیں تھا۔ اگر وہ ایسی بزدلانہ حرکت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ساری قوم سیسہ پلائی دیوار کی طرح فوج کے ساتھ ان کے سامنے کھڑی ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، چودھری ظہیرالدین ! ایک منٹ ذرا جناب طاہر خلیل سندھو کو بات کرنے دیں۔جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔آپ کی بہت مہربانی کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔

بے عمل دل ہو تو جذبات سے کیا ہوتا ہے
دھرتی بنجر ہو تو برسات سے کیا ہوتا ہے
ہے عمل لازمی تکمیل تمنا کے لئے
ورنہ رنگین خیالات سے کیا ہوتا ہے

جناب سپیکر! آج ایک مرتبہ پھر جب international level پر globally بھارت کا مکروچہرہ unveil ہوا ہے یعنی بے نقاب ہوا ہے اب اگر باہر سے کوئی گولی آتی ہے تو اس کے سامنے کوئی مسلم ہے، کوئی Christian ہے، ہندو ہے اور نہ ہی کوئی سکھ ہے۔اس کے سامنے ایک پاکستانی ہے تو جتنی اکٹھا ہونے اور اکٹھ کرنے کی آج ضرورت ہے تو ہم پاکستان کی تمام اقلیتیں انٹرنیشنل لیول پر اس بات کو پہلے بھی اٹھارہے ہیں، پھر بھی اٹھائیں گے اور ہر جگہ پر۔۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں صرف آخری بات کرنا چاہتا ہوں کہ گروپ کیپٹن CECIL سیسل چودھری کی طرح ہم پوری قوم اپنی پاک افواج کے ساتھ کھڑے ہیں اور ہم نہ صرف بھارت کی مذمت لفظوں سے کریں گے بلکہ پاک فوج کے ساتھ کھڑے ہو کر اس کی مرمت بھی کریں گے۔

جناب سپیکر! انشاءاللہ آج ہم پوری قوم کو جس اتحاد اور یکجہتی کی ضرورت ہے، میری اپنے حکومتی بنچوں سے بھی گزارش ہو گی کہ ابھی ہم دس سال کی جدال کو بھول جائیں، آج وقت اور آگیا ہے، بڑا sensitive وقت ہے اور آج ہمیں ایک اتحاد اور ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا ہونا ہو گا۔شکریہ

جناب سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پر اسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ ابھی جو قرارداد پیش ہوئی ہے ہم اس میں روایتی طور پر اپنے الفاظ استعمال نہیں کر رہے، آپ کے یہاں پر Custodian of House ہونے کے حوالے سے آپ کے ساتھ پہلے بھی ہم نے بہت دیر کام کیا ہے جس میں پاکستان کے اندرونی اور بیرونی مسائل آپ کی قیادت میں جس طرح encounter ہو تا رہا ہے اسی طرح آج ہمارے وزیر اعظم جناب عمران خان اور ہمارے وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں چند دن پہلے اظہار ہو چکا ہے کہ اگر وہ ہم پر حملے کریں گے تو ہم سوچیں گے نہیں بلکہ جواب دیں گے۔ اس کا یہ مظہر ہوا کہ جیسے ہی انہوں نے ہمارا بارڈر کراس کیا ہے جو پٹھان کوٹ سے چار منٹ کی فلائٹ پر ہے اور گو کہ ہمارے air bases تھوڑے فاصلے پر ہیں لیکن آج اندازہ کیجئے گا اور انٹرنیشنل لیول کے بھی جو ادارے ہیں وہ اس پر غور فرما رہے ہیں اور غور کریں گے کہ ہمارا encounter کتنا sharp تھا انہیں چند کلو میٹر اندر آنے کے بعد ان کو واپس جانا پڑا، ان کی کوئی practical یا کسی قسم کی ٹیکنیکل کامیابی وہاں پر نہیں ہوئی اور وہ میدانی علاقے میں آف لوڈ کر کے چلے گئے، وہ جھوٹ بول رہے ہیں اور وہ جھوٹ ہمیشہ مودی کا الیکشن کے اوپر سامنے آتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت وہاں پر مودی الیکشن کی heat محسوس کر رہا ہے اور وہ اس heat کو ہمارے بارڈر کی طرف convert کر رہا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ بلی کے جب پاؤں جلتے ہیں تو وہ اپنے بچے بھی اپنے پاؤں کے نیچے لے لیتی ہے۔ پلوامہ کا واقعہ بالکل اسی طرح ہوا ہے اور جب وہاں پر مودی کو اپنے پاؤں جلتے نظر آئے تو انہوں نے اپنے بچوں کو پاؤں میں لے لیا اور خود وہاں پر دھماکا کرایا ہے اور وہ کوئی ثبوت نہیں دے سکے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور چند ایک تفاصل کی بات ہونا یہاں لازمی ہے کہ ہندوستان بڑے عرصہ دراز سے ہمارے ہاں دہشت گردی کو promote کر رہا ہے اور جس کو یہاں پر ہماری افواج اور ہمارے سویلین encounter کرتے ہیں، جو ہزاروں کی تعداد میں ہماری افواج اور ہمارے سویلین اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اس دہشت گردی کو تقریباً ختم کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر!اب انہوں نے دہشت گردی ہمارے بارڈر پر کی ہے۔ اس بارڈر پر جو انہوں نے دہشت گردی کی ہے ان کا مؤثر جواب دیا گیا ہے۔میں اپوزیشن اور ٹریژری بنچوں کو یہ message دینا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری قوم کی طرف سے ان کو ہر صورت میں مشترکہ جواب ملے گا اور وہ اس طرح کا ہو ا جس طریقے سے ہم نے اندرونی دہشت گردی میں ان کا مقابلہ کیا ہے، ان کی بیرونی دہشت گردی میں بھی اسی طرح مقابلہ کریں گے۔ہم پاک فوج کے ساتھ اس طرح کھڑے ہیں کہ اگر پاک فوج جب چاہے گی تو ہم نہتے بھی ان کے لئے جانیں دینے کے لئے تیار ہوں گے۔

جناب سپیکر!میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارا حتف، ہمارا غوری اور دوسرے میزائل اور ہمارا اٹامک پروگرام ہم نے شادیوں پر چلانے کے لئے نہیں رکھے ہوئے۔اگر آپ نے ہماری existence کی جنگ لڑنی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم بھرپور یہ جنگ لڑیں گے۔میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ:

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد لطاسب ستیؔ: جناب سپیکر!میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد لطاسب ستیؔ: جناب سپیکر!ابھی صبح کے ٹائم بھارتی بزدلوں نے مظفر آباد سیکٹر میں داخل ہونے کی کوشش کی تو ہماری پاک فضائیہ نے بروقت اقدام کر کے ان کو مار بھگایا۔اس واقعہ کی پورا ایوان مذمت کر چکا ہے لیکن میں اس میں اضافہ کرنا چاہ رہا ہوں کہ جب انڈیا میں الیکشن ہوتا ہے تو مودی سرکار اس طرح کے ہتھکنڈے استعمال کر کے ہمارے کشمیری بھائیوں اور باقی مسلمانوں پر ظلم و زیادتی کر کے ہندو کی sympathies gain کر کے الیکشن جیتنا چاہ رہے ہیں جسے ہم انشاء اللہ کبھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

جناب سپیکر! میں اس وقت پوری قوم میں، بچوں بوڑھوں اور جوانوں میں جو جذبہ دیکھ رہا ہوں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! مجھے یہ شرف حاصل ہے کہ میں نے 1965 کی جنگ میں چونڈہ کے محاذ پر حصہ لیا اس وقت بھی بہت جذبہ تھا لیکن آج اس سے بھی بڑھ کر جذبہ دیکھ رہا ہوں جو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ I am over seventy years now اگر اس وقت مسلح افواج نے مجھے call کیا تو میں انشاء اللہ اس عمر میں بھی بارڈر پر جا کر دل و جان سے دشمن کے ساتھ لڑنے کے لئے تیار ہوں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بھارتی جارحیت پر بات کرنے سے پہلے اس ہاؤس اور اس قوم کو جناب فاطمۃ الزہرہؓ کی آج یوم ولادت پر مبارکباد دیتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اس پر محترمہ مسرت جمشید کی قرارداد بھی آئی تھی۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میری بھی قرارداد ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ بھی آج کے دن کے حوالے سے بولنا چاہ رہی تھیں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! پہلے یہ بات کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ بات کر لیں گی میں ویسے کہہ رہا ہوں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! جی، اس کے بعد ضرور بات ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: ان کا خیال تھا کہ اس دن کو سیمینارز کے حوالے سے مقرر کیا جائے۔ جی، سید حسن مرتضٰی!

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! بھارتی جارحیت پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ جس دن سے پاکستان آزاد ہوا ہے اس دن سے بھارت کا یہ روّیہ رہا ہے۔ یہاں تک کہ جب پاکستان کو توڑا گیا اس میں بھی بھارتی کردار اور بھارتی سورماؤں کی جو پریس کانفرنسز تھیں جن میں انہوں نے یہ اعتراف بھی کیا کہ ہم نے پاکستان کو دو ٹکڑے کیا ہے۔ اس کے بعد ان کا کشمیر کے اندر جو روّیہ ہے، نہتے کشمیریوں پر جیسے گولیاں چلائی جاتی ہیں، جیسے اس وادی میں موت بانٹی جاتی ہے وہ بھی پوری دنیا کے سامنے

ہے۔جس انداز میں اس نے بلوچستان اور سرحدی علاقوں کو اپنی دہشت گردی کا نشانہ بنایا ہوا ہے۔ یہاں پر ان کے کلبھوشن جیسے کردار سامنے آنے پر پاکستان کا واضح مؤقف نہ ہونا بزدلی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں کسی ایک پارٹی کو نہیں کہہ رہا بلکہ میں across the board بات کر رہا ہوں کہ ہم نے ہمیشہ بین الاقوامی سطح پر اور سفارتی سطح پر بھی صفائیاں دی ہیں۔جب بھی بھارت کے اندر کوئی واقعہ رونما ہوتا ہے جو ان کا خود ساختہ ہوتا ہے لیکن ہم صفائیاں دینا شروع ہو جاتے ہیں کہ پلوامہ میں ہمارا کوئی عمل دخل نہیں ہے، فلاں حملے میں ہمارا کوئی عمل دخل نہیں ہے تو ہمیں اس کی صفائیاں دینے کی ضرورت نہیں ہے۔پاکستان نے ہمیشہ ہر سطح پر پُر امن جدوجہد کی بات کی ہے لیکن ہندوستان نے جب بھی اس کا جواب دیا ہے تو انہوں نے کشمیری حریت پسندوں کی جدوجہد کو دہشت گردی کے ساتھ ملانے کی ناکام کوششیں کی ہیں۔

جناب سپیکر! جب بھی کشمیر پر بات ہوتی ہے کہ آؤ ٹیبل پر بیٹھیں اور بات کریں تو اس وقت ہندوستانی راہنما کہتے ہیں کہ ہم پہلے دہشت گردی پر بات کریں گے۔کیا ہندوستان کو ہمارے بلوچستان کے اندر کی ہوئی دہشت گردی نظر نہیں آتی، انہوں نے ہماری سرحد اور مالاکنڈ میں جو حالات کئے وہ ان کو نظر نہیں آتے؟ آج ساری پاکستانی قوم اپنی افواج کے پیچھے کھڑی ہے اور اس ایک ایجنڈے پر کھڑی ہے کہ اگر بھارت ہم پر حملہ کرے گا تو پاکستان کا بچہ بچہ پاکستان کا سپاہی ہو گا اور فوجیوں کے ساتھ بارڈر پر شانہ بشانہ کوششیں کرے گا اور لڑائی بھی لڑے گا۔

جناب سپیکر! میں آج اپنی حکومت سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس قوم کو اعتماد میں لے، اپنے ان جمہوری ایوانوں کو اعتماد میں لے، قومی اسمبلی کے اندر Joint session call کیا جائے اور وہاں اپوزیشن کو بھی اپنے ساتھ ملایا جائے اور بھارت کو ایک مضبوط message جانا چاہئے کہ کشمیر اور بھارتی جارحیت پر پاکستان کا بچہ بچہ اپنی پاک فوج کے ساتھ کھڑا ہے۔میں آج اس ایوان کے اندر اپنی قیادت کو بھی خراج عقیدت پیش کروں گا کہ آج اگر بھارت لرزتا ہے تو وہ شہید ذوالفقار علی بھٹو کا وژن تھا اور وہ ایٹم بم تھا جو شہید بھٹو نے اپنی جان کی قربانی دے کر اس ملک کو تحفے میں دیا۔

جناب سپیکر! میں یہاں محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کو بھی خراج عقیدت پیش کروں گا جیسے چودھری ظہیر الدین نے ابھی اپنے میزائل گن کر بھارت کو ڈرایا وہ میزائل ٹیکنالوجی بھی شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کا اس قوم کے لئے تحفہ ہے۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ جو قیادتیں اپنی قوم کو اس قسم کے مضبوط دفاع دے کر جاتی ہیں ان قیادتوں کو بھی ہمیں متنازع نہیں بنانا چاہیئے بلکہ ان کو بھی فراخ دلی کے ساتھ خراج عقیدت پیش کرنا چاہیئے۔

جناب سپیکر! آج مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جب یہاں پر پاکستانی قوم کو یہ کہا گیا کہ پاکستانی شہریوں نے ان کو ناکام کیا اور ان کو بھاگنے پر مجبور کیا۔ یہ فوج ہماری ہے یہ پاکستانی قوم بھی ہماری ہے ہم نے یہاں پر credit نہیں لینا پاک فوج کو credit ہے، ہماری قوم کو بھی credit ہے۔ جب LOC کی خلاف ورزیاں ہوتی ہیں تو وہی نہتے شہری مرتے ہیں، ہماری شہری آبادیاں نشانہ بنتی ہیں اس لئے انہیں بھی خراج عقیدت کی ضرورت تھی۔ میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گا میں اپنی فوج کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، میں اپنی قوم کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور اس issue پر پوری قوم کو، اسمبلیوں کو اکٹھا ہونے پر بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ بہت شکریہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ عظمیٰ کاردار! پہلے بات ہو جائے اس کے بعد آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دیتے ہیں۔ جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! [******************]

جناب سپیکر: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ آج آپ یکجہتی، اتحاد اور اتفاق کی بات کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اگر آج قوم کو حقائق نہیں بتانا چاہتے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤالدین! آپ مہربانی کر کے آج اپنی کارکردگی نہ بتائیں کیونکہ اس سے یہ تاثر پیدا ہو رہا ہے کہ جیسے آپ کا کوئی علیحدہ وژن ہے۔ اس حوالے سے ساری قوم کا ایک ہی وژن ہے۔

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر368 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا ابھی یہی وژن ہے۔ میری بات سُن لیں تاکہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ میں کہنا کیا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤالدین! آپ کی اس speech کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے کیونکہ ہم afford نہیں کر سکتے کہ اس طرح کی بات کی جائے۔ آج یہاں پر متفقہ بات ہونی چاہئے۔ اب محترمہ عظمیٰ کاردار بات کریں گی۔ جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج پوری دنیا میں ہندوستان تنہا اور isolate ہو گیا ہے۔ ہندوستان کا یہ narrative کہ پاکستان دہشت گردی کو promote کرتا ہے تہس نہس ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! آج British Parliament نے کشمیر کے حوالے سے ایک قرارداد پاس کی ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں human rights کی جو violation ہو رہی ہے اس کو فوراً بند کیا جائے۔ اسی طرح یورپین پارلیمنٹ کی Human Rights Committee کی ایک میٹنگ ہوئی ہے اور اس میں بھی یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں جو ظلم ڈھائے جا رہے ہیں اور human rights کی جو violation ہو رہی ہے اسے فوراً بند کیا جائے۔

جناب سپیکر! آج امریکی صدر ٹرمپ نے ایک statement دی ہے۔ امریکہ ہمیشہ ہندوستان کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے لیکن آج وہ بھی اس کے ساتھ نہیں۔ امریکی صدر ٹرمپ نے کہا ہے کہ انڈیا ہوش کے ناخن لے اور ٹیبل پر بیٹھ کر اپنے معاملات کو sort out کرے۔

جناب سپیکر! آج امریکہ پاکستان کے ساتھ کھڑا ہے کیونکہ انڈیا طالبان سے مذاکرات کرانے میں ناکام ہو گیا۔ اب طالبان کے ساتھ پاکستان کے ذریعے امریکہ اور افغانستان کے نمائندے مذاکرات کر رہے ہیں۔ یہ پاکستان کی ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔

جناب سپیکر! آج ہندوستان نے مقبوضہ کشمیر میں مزید دس ہزار فوج بھیج دی ہے۔ تین سے چار ہزار کشمیری مسلمان مختلف مساجد میں پناہ لے چکے ہیں کیونکہ وہاں پر ظلم و ستم اور بربریت کا کبھی نہ ختم ہونے والا تماشا مزید بڑھ گیا ہے۔ اب تو وہاں سکھوں پر بھی ظلم ڈھایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! اب یہ آواز پوری دُنیا میں پہنچ رہی ہے کہ کون سا ملک امن پسند اور کون سا ملک ساؤتھ ایشیا کے خطے میں خون کی ہولی سے کھیلنا چاہتا ہے۔ امن کی بات بہادر جبکہ جنگ کی بات بزدل لوگ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! جنگ کی بات وہ لوگ کرتے ہیں کہ جن کو انسانی جان کی قدر نہیں ہے۔ ہندوستان کے حکمرانوں کو یہ علم نہیں کہ دونوں ملکوں میں غربت کے انبار لگے ہوئے ہیں، انہیں یہ علم نہیں کہ لوگوں کو تعلیم و صحت کی سہولتیں مہیا کرنا اور ان کی جان و مال کو تحفظ دینا ہے۔ ان کے ذہنوں میں صرف ایک ہی دُھن سوار ہے کہ ہم الیکشن کیسے جیت سکتے ہیں حالانکہ وہ الیکشن تو ہار چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے مودی سرکار پانچ ریاستوں میں الیکشن ہار چکی ہے اور اب باقی ریاستوں میں بھی ان کو اپنی شکست نظر آ رہی ہے۔ اسی وجہ سے اب یہ جارحیت پر اُتر آئے ہیں۔ آج پوری قوم متحد ہے اور ہم چوڑیاں پہن کر نہیں بیٹھے ہوئے۔ ہماری فوج کا شمار دنیا کی بہترین افواج میں ہوتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مودی سرکار منہ کی کھائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس پورے ایوان کی طرف سے مودی سرکار کو ایک واضح پیغام جائے گا۔

جناب سپیکر: اب محترمہ مسرت جمشید بات کریں گی۔

محترمہ مسرت جمشید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! چونکہ آج حضرت فاطمۃ الزاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یوم ولادت ہے اور میں نے اسی حوالے سے ایک قرارداد بھی دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں درخواست کرتی ہوں کہ میری اس قرارداد کو take up کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اب وقت نہیں ہے۔ آپ ایسا کریں کہ پہلے ایک منٹ حضرت فاطمۃ الزاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں بات کر لیں اور پھر اصل قرارداد کے حوالے سے مختصر بات کر لیجئے گا۔

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر! حضرت فاطمۃ الزاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہم سب خواتین کے لئے ایک role model ہیں۔ آج ان کی ولادت کا دن ہے۔ تمام امتِ مسلّمہ اور خصوصی طور پر مسلم خواتین کو علم ہے کہ ماشاءاللہ وہ ہم سب کے لئے ایک role model ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان کے pattern of life کو follow کریں۔

جناب سپیکر! میں اپنی حکومت سے درخواست کروں گی کہ خواتین کے تمام events میں حضرت فاطمۃ الزاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مثالی زندگی کو شامل کر لیا جائے تو یہ بہت اچھا ہو گا۔

جناب سپیکر! اب میں اصل قرار داد کے حوالے سے بات کروں گی۔ میری بہن عظمیٰ کاردار فرما رہی تھیں کہ انڈیا کے اندر مسلم اقلیت پر بہت ظلم ڈھائے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ہندوستان کو بتانا چاہتی ہوں کہ پاکستان انڈیا کی مسلم اقلیت نہیں بلکہ ریاست پاکستان ایک ایٹمی طاقت ہے۔

جناب سپیکر! پاکستان کی فوج ہندوستان کی فوج سے کہیں زیادہ professional اور شہادت کے جذبے سے سرشار ہے۔ مودی نے گجرات میں مسلمانوں کا قتل عام کروایا تھا اور اسی وجہ سے اسے ہندو انتہا پسندوں نے ووٹ دیئے تھے لیکن اب اگلے الیکشن میں مودی کو اپنی شکست نظر آ رہی ہے۔ اگر مودی یہ سوچ رہا ہے کہ وہ پاکستان کو دھمکیاں دے کر اور میڈیا کے ایک certain group کو خرید کر negative campaign کرے گا تو اسے ووٹ مل جائیں گے۔ یہ اس کی خام خیالی ہے۔ ایسا بالکل نہیں ہو گا بلکہ یہ طریق کار اسے بہت مہنگا پڑے گا۔

جناب سپیکر! آج نہ صرف یہ ایوان بلکہ اس ملک کے 20 سے 22 کروڑ عوام متحد ہیں اور ہم اپنی مسلح افواج کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہم ایک زندہ قوم ہیں۔ یہ ملک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نام پر بنایا گیا اور رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو معرضِ وجود میں آیا۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس مرتبہ 1965 سے زیادہ اچھی مثالیں قائم کریں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب جناب مہندر پال سنگھ! بات کریں گے۔

جناب مہندر پال سنگھ: جناب سپیکر! ہندوستان کے وزیر اعظم نے اپنے انتخابی مہم کی opening ایک دھماکا کر کے کی اور اس کا الزام پاکستان پر لگا دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کی سخت مذمت کرتا ہوں۔ میں ہندوستان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ نے تو ہمیشہ اپنی اقلیتوں پر ظلم کر کے انہیں اپنے سے دُور کیا ہے لیکن پاکستان میں رہنے والی تمام اقلیتیں آج اس موقع پر پاکستان کی فوج اور حکومت کے ساتھ کھڑی ہیں۔

جناب سپیکر! آج اس کی ایک واضح مثال یہ ہے کہ اس وقت ایوان کے اندر سکھ اور Christian Community کے حکومتی اور اپوزیشن کے ممبران اکٹھے بیٹھے ہوئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں حزب اختلاف اور حزب اقتدار سے
تعلق رکھنے والے اقلیتی ممبران اکٹھے تشریف فرما تھے)

جناب سپیکر! اگر ہماری ضرورت پڑتی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم بارڈر پر جا کر انڈیا کی اینٹ سے اینٹ بجائیں گے۔ میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی دھرتی پر بابا گرونانک دیو جی کا جنم ہوا تھا۔ اس دھرتی کا نقصان دنیا کا کوئی سکھ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر! میں انڈیا کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر انہوں نے پاکستان کو نقصان پہنچایا تو نہ صرف پاکستان کی سکھ برادری بلکہ دنیا بھر کے سکھ مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ انڈیا کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور ہندوستان کو پوری دنیا میں تنہا کر دیں گے۔ پاکستان کو نقصان پہنچانے اور دشمنی کرنے سے مودی اور اس کے ساتھیوں کو بہت بُرے حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کی طرف سے انڈیا کو بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان زندہ باد ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ زندہ باد رہے گا۔ اگر ہندوستان اپنی چالاکیوں سے باز نہ آیا تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ جس طرح 32 دانت نکلتے ہیں ہندوستان کے بھی انشاء اللہ تعالیٰ 32 ٹکڑے ہوں گے اور ایک ٹکڑا بھی ہندوستان کے نام پر نہیں رہے گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر:اب محترمہ شاہین رضا بات کریں گی۔

محترمہ شاہین رضا:بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!اللہ رب العزت کے نام کے بعد میں افواج پاکستان کو چند الفاظ میں خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گی۔

عجب ہے جوشِ نمو تمھارا
ہے تذکرہ چار سُو تمھارا
رواں گلوں میں لہو تمھارا
جامِ شہادت وضو تمھارا

جناب سپیکر!یہ بزدل ہمسایہ ہندوستان ہمیشہ اُس وقت وار کرتا ہے جب کشمیر کی بیٹیاں سوئی ہوتی ہیں۔اُس وقت وار کرتا ہے جب شہتوت کے پتّوں پر کیڑے رینگ رینگ کر امن کی وہ پاکیزہ چادر سفید بناتے ہیں جس پر کشمیر کی دُختر یہ لکھتی ہے میں غلامی کی شام نہیں، میں آزادی کی صبح ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!ہمارا ہمسایہ کیسا ہے ہم امن کی بات کرتے ہیں، وہ جنگ کی بات کرتا ہے۔ قومیں ہی جنگ جیتتی ہیں اور قومیں ہی دشمن کو ہراتی ہیں۔ہماری قوم یکجا ہے اور افواج پاکستان کے ساتھ ہے۔دشمن نے رات کو ہماری سرحدیں پار کیں اور جب ہماری فضائیہ آئی تو وہاں سے بھاگ نکلا۔ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ ابھی بھی ایم ایم عالم جیسے ہیرو ہماری فضائیہ میں موجود ہیں اگر ہمارا دشمن آزمانا چاہتا ہے تو آزمالے اور آنے والا وقت یہ بات ثابت بھی کردے گا۔

جناب سپیکر!میں آپ سے یہ درخواست کروں گی کہ ہم نے آگے کیا کرنا ہے؟ قومیں جنگیں کیسے جیتتی ہیں ہم نے اپنی قوم کو سول ڈیفنس کے لئے تیار کرنا ہے،ہم نے ہلال احمر کے لئے بھی اپنی قوم کو تیار کرنا ہے تاکہ اگر ایسا وقت آئے تو پوری قوم دشمن کے ساتھ جنگ لڑ کر جیتے۔ آج چونکہ حضرت فاطمتہ الزہرہ بتولؓ کی ولادت کا دن ہے تو ہماری کشمیری بہنیں جو اندھی ہو گئیں جنہوں نے آزادی کے نام پر اپنی جان قربان کر دی۔مقبوضہ کشمیر آزاد کشمیر کا حصہ ہے ایک بہن اِدھر ہے اور دوسری بہن مقبوضہ کشمیر میں ہے تو ایک بہن کا خون بہتا ہے تو دوسری بہن تڑپتی ہے۔ کشمیریوں کی اس تڑپ کو اگر ہم محسوس نہیں کریں گے تو کون کرے گا؟

جناب سپیکر!ہمارے وزیر اعظم محسوس کرتے ہیں کیونکہ وہ ایک دردِ دل رکھنے والے انسان ہیں انہوں نے سعودیہ سے درخواست کی کہ ہمارے قیدی چھوڑے جائیں تو سعودیہ نے وزیر اعظم کی سنجیدگی دیکھتے ہوئے ہمارے قیدی چھوڑ دیئے۔

جناب سپیکر!ہمارے وزیر اعلیٰ بھی اس کام میں ہمارے وزیر اعظم کے ساتھ ہیں۔ افواج پاکستان اور پوری قوم اُن کے ساتھ ہے۔

جناب سپیکر!میں یہاں پر گوجرانوالہ کے اُن شہداء کی بات بھی کرتی ہوں جو ابھی تھوڑی دیر پہلے بارڈر پر شہید ہوئے ہیں۔ کیا وہ ہمارے پاکستانی نہیں تھے، کیا اُن کا خون نہیں تھا، کیا اُن کا خون ایسے ہی ضائع ہونا ہے؟ ایک بچی کی ایک دن شادی ہوئی دوسرے دن اُس پر گولیاں چلائی گئیں اور وہ شہید ہو گئی۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر!بہت شکریہ۔ آج حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی طرف سے میری بہنوں نے بہت اچھی باتیں کیں۔ سب سے بڑی خوشی تو اس بات کی ہے کہ جب بات آئے قوم کی، جب بات آئے پاکستان کی تو پھر کوئی پارٹی رہتی ہے، کوئی رنگ رہتا ہے اور نہ کوئی مذہب رہتا ہے پھر ہم سب اس پرچم کے سائے تلے ایک ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر!ہم نے آج اکٹھے ہو کر اس معزز ایوان کے ذریعے انڈیا کو یہ پیغام دے دیا ہے کہ مودی سرکار!جا کر اپنا منہ دھو اگر پاکستان کی طرف دیکھو گے تو اگلے دن ہم دہلی میں ناشتہ کریں گے اور کسی غلط فہمی میں مت رہنا۔ تم اگر یہ سمجھتے ہو کہ تمہارا ایک جہاز آکر دُم دبا کر بھاگ جائے گا تو تمہاری کوئی فتح ہے تمہاری تو یہ اوقات ہے کہ تم ہمارا ایک کبوتر نہیں سنبھال سکتے۔

جناب سپیکر!ہمارا ایک کبوتر سرحد پار کر جائے تو پورا انڈیا تھر تھراجاتا ہے۔ تم اس قوم کو ٹماٹروں کی دھمکی دیتے ہو جس پر اُن کا سایہ خاص ہے جن کے نام پر یہ کائنات بنی اور اُن کی فرمائش پر بنایا ہوا یہ ملک ہے جو چھوٹی موٹی غلطیوں سے ڈرنے والا ہے، اس کے حکمران ڈرنے والے ہیں، نہ اس کی افواج ڈرنے والی ہے۔ ہماری سیاسی پارٹیوں کے آپس میں سیاسی اختلافات ہو سکتے ہیں، مذہبی اختلافات ہو سکتے ہیں لیکن جب پاکستان کی بات آتی ہے تو ہم سب ایک ہیں۔

جناب سپیکر! میں کشمیر کی بیٹی ہوں اور وہاں کشمیریوں پر مظالم ہو رہے ہیں۔ مودی نے آج بتا دیا کہ وہ خود سب سے بڑا دہشت گرد ہے اور وہ اپنا الیکشن جیتنے کے لئے ہزاروں لوگوں کی جانوں کو رسک میں ڈال سکتا ہے۔ آج اس خطے میں امن کی اشد ضرورت ہے جس کو ہمارے وزیراعظم اور ہماری افواج نے سمجھتے ہوئے تحمل مزاجی کا ثبوت دیا اور اس تحمل کو ہماری کمزوری نہ سمجھا جائے کیونکہ ہمیں دشمن کے دانت توڑنا آتے ہیں اور ہمیں دشمن کے دانت کھٹے کرنے آتے ہیں۔ دشمن 1965 کی جنگ کو نہ بھولے ہمارے پٹھان تو پتھر مار کر ان کے جہاز گرا دیا کرتے تھے یہ کس خوش فہمی میں ہیں؟ یہ بھول جائیں کیونکہ یہ پاکستان ہے کوئی مذاق نہیں ہے۔ آج ہم ساری قوم اس پرچم کے تلے اکٹھے ہیں۔ کشمیر میں جو مظالم ہو رہے ہیں اُن پر اقوام عالم سے ہمارا سوال ہے۔ ان کا ایک ریمنڈ ڈیوس آ جائے تو ان کی جان پر بن آتی ہے آج یہ کشمیریوں پر ڈھائے جانے والے مظالم پر کیوں نہیں اُٹھتے اور کیوں نہیں بات کرتے؟ ہمارا دشمن اگر جنگ کی بات کرتا ہے تو ہم جنگ سے ڈرنے والے نہیں۔

جناب سپیکر! ہم اس خطے میں امن کی بات کر رہے ہیں کیونکہ دو ایٹمی طاقتیں ہیں اس لئے یہ مذاق نہیں اور پھر جنگ سے مسائل کا کبھی حل نہیں نکلتا۔ اگر مسائل کا کبھی حل نکلا ہے تو وہ ٹیبل پر بیٹھ کر بات کرنے سے نکلا ہے لیکن اسی طرح کے جنگی، جنونی اور دہشت گرد لوگ اس دنیا پر جنگ مسلط کرتے ہیں اس سے پہلے بھی ایسے کئی نام ہیں اور شاید مودی اُنہی میں اپنا نام لکھوانا چاہتا ہے لیکن سوائے گیدڑ بھبھکیوں اور کھوکھلے نعروں کے اس کی کچھ بھی حیثیت نہیں ہے۔ ہم پاکستانی قوم اس پارلیمنٹ کے ذریعے یہ پیغام دیتی ہے کہ ہم سب متحد ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارا ایک ایک شہری سینہ سپر ہو کر یہاں پر سپاہی بن جائے گا اور ہماری مائیں بہنیں چادروں کی بجائے سینوں پر گولیاں کھانے کو تیار ہیں کیونکہ یہ زینب کو ماننے والی ہیں، یہ کربلا کے ماننے والوں میں سے ہیں جو واقعہ کربلا کو سہہ سکتا ہے وہ سب کچھ سہہ سکتا ہے کیونکہ یہ کربلا کے ماننے والوں میں سے ہیں۔ ہم کبھی ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹائیں گے اور اس ایوان کے ذریعے ہمارا یہ پیغام انڈیا تک پہنچ جائے کہ مودی دہشت گرد! تم یہ بات سمجھ لو کہ پاکستان کو مٹانا تمہارا خواب ہی ہو سکتا ہے اور اگر تم نے دوبارہ ایسا سوچا تو اس پنجاب اسمبلی کا اگلا کھانا انشاء اللہ دلی میں ہو گا۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب سپیکر: جی، جناب طارق مسیح گل!

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج اس ایوان میں انڈیا سے متعلق بات کرنے سے پہلے میں اپنے پاک وطن کی پاک دھرتی کے اندر رہنے والے ہر اُس انسان کی تندرستی و بحالی رب العالمین سے مانگتا ہوں اور اُس کے بعد میں آج اس مقدس ایوان کی وساطت سے انڈیا کے اُس سربراہ کو یہ بتانا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ جو ایک الیکشن کی جیت کے خواب دیکھنے کے لئے آج پاکستان کو للکارتا ہے میں اُس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمیں کسی نے پاکستان پلیٹ میں نہیں دیا۔ یہ پاکستان بہت ساری قربانیوں کے بعد معرض وجود میں آیا اور اس پاکستان کے حاصل کرنے میں میری ماں نے، میری بہن نے اور میری بیٹی نے اپنی جانوں کے نذرانے دیئے اور ہم نے رب العالمین سے اس پاکستان کی پاک دھرتی کو لیا۔ میں انڈیا کے مکروہ چہرے والوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم مودی کو اس انجام تک پہنچانا چاہتے ہیں کہ مودی کو اس انجام پر پہنچانا چاہتے ہیں کہ مودی! یہ بات کان کھول کر سن لو کہ پاکستان کے اندر رہنے والا ہر شخص اس پاکستان کی پاک دھرتی کے لئے اپنے خون کا ایک ایک قطرہ بہانے کے لئے تیار ہے۔ یہ پاکستان اب 1947 کا پاکستان نہیں ہے۔ 1947 میں بھی یہاں اقلیتوں نے اپنا کردار ادا کیا۔ یہاں پر ہمارے لیڈر نے آپ کے ہندو سامراج سے، آپ کے مکروہ چہرہ رکھنے والے ناتواں لوگوں نے یہ نعرہ لگایا تھا کہ:

"جو مانگے گا پاکستان اسے ملے گا قبرستان" تو میرے ایک مسیحی لیڈر نے یہ نعرہ بلند کیا تھا کہ "سینے پہ گولی کھائیں گے اور پاکستان بنائیں گے۔"

جناب سپیکر! اس پاکستان کے بنانے کے لئے ہم نے اپنے سینے کھولے تھے۔ ہم یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ اس پاکستان کی حفاظت کے لئے، اس پرچم کے لہلہانے کے لئے اور اس پاکستان کو قائم دائم رکھنے کے لئے اس دھرتی پر رہنے والا ہر وہ شخص چاہے وہ مسلمان ہے، کرسچئن ہے، ہندو ہے، سکھ ہے، بدھ ہے یا پارسی ہے جس کا تعلق پاکستان سے ہے وہ پاکستان کے لئے اپنی جان کا نذرانہ دینے کے لئے تیار ہے۔

جناب سپیکر! مودی! تمھیں منہ کی کھانی پڑے گی۔ تم رات کے اندھیرے میں آتے ہو ہم تمھیں بھاگنے نہیں دیں گے اور تم اس طرح کا خواب خیال چھوڑ دو۔ تم الیکشن جیتو یا ہارو اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن پاکستان کا ایک ایک بچہ اپنی پاک فوج کے ساتھ کھڑا ہے اور ہم لوگ پاک فوج کو طاقت دیتے ہیں کہ جہاں پر آپ کا ایک قدم نکلے گا تو پاکستان کا ہر شخص بچے سے لے کر بوڑھے تک آپ کے قدم کے ساتھ قدم ملا کر اس انڈیا کو منہ توڑ جواب دے گا اور ان کو بھاگنے پر مجبور کرے گا۔ بہت شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

جناب کاشف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب کاشف محمود!

ممبران اسمبلی کی تنخواہ کے حوالے سے جمع کروائے گئے بل کو ٹیک اپ کرنے کا مطالبہ

جناب کاشف محمود: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے عرض کرتا ہوں کہ ایک بل پنجاب اسمبلی کے ممبران کی تنخواہ کے حوالے سے جمع کرایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ وزیر قانون اس کو take up کریں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرے علم میں ہے کہ یہ بل جمع ہوا ہے۔ میں اس حوالے سے صرف آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر مجھے تھوڑی سی مہلت دے دی جائے کیونکہ ہم اس میں دیکھ رہے ہیں کہ صوبہ سندھ، خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے ممبران اسمبلی کے اعزازیہ اور پنجاب اسمبلی کے ممبران کے اعزازیہ میں بہت زیادہ تضاد ہے۔ اسی طرح اگر شیڈول دیکھا جائے تو اس میں بہت زیادہ تضاد ہے اس لئے میری یہ استدعا ہے کہ گورنمنٹ already اس کو consider کر رہی

ہے۔ اگر آپ مجھے تھوڑی سی مہلت دیں گے تو ہم گورنمنٹ کی طرف سے انشاء اللہ تعالیٰ یہ بل لے کر آئیں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! میرا خیال ہے یہ ٹھیک ہے۔ آپ اس بل کو گورنمنٹ کی طرف سے لائیں۔ بہت شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر19/72 چودھری اشرف علی کی ہے۔ جی، چودھری اشرف علی! اسے پیش کریں۔

گوجرانوالہ میں ہوٹلوں پر حرام پرندوں کے گوشت کی خرید و فروخت

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" گوجرانوالہ کی اشاعت مورخہ 18۔ جنوری 2019 کی خبر کے مطابق ہوٹلوں پر حرام پرندوں کے گوشت کی خرید و فروخت عروج پر، پکوانوں میں مصالحہ کی بجائے جنسی قوت کی ادویات بھی شامل کی جانے لگیں۔ آج کل ہوٹلوں پر بھرپور رش، شہریوں کے مختلف امراض میں مبتلا ہونے کا خدشہ۔

جناب سپیکر! تفصیلات کے مطابق گوجرانوالہ ضلعی انتظامیہ اور محکمہ وائلڈ لائف کی ملی بھگت سے چڑے، بٹیرے اور دیگر پرندوں کے شکار کا گوشت پکا کر بیچنے والے ہوٹلوں پر حرام پرندوں کی خرید و فروخت عروج پر جا پہنچی جبکہ پرندوں کے گوشت سے تیار کردہ پکوانوں میں گرم مصالحہ کے بجائے پسی ہوئی جنسی قوت کی ادویات شامل کرنے والے ہوٹل سب پر بازی لے گئے۔ پرندوں کا گوشت فروخت کرنے والے واہنڈو، وڈالہ سندھواں اور گوجرانوالہ کے مشہور ہوٹلوں پر چڑوں کی بجائے ابابیل اور سیہڑوں کا جبکہ تلیئر کے نام پر شارکوں کا گوشت اور فاختہ کے نام پر کبوتروں کا گوشت پکا کر فروخت کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح مرغابی کی بجائے بطخیں اور مگ کی بجائے راج ہنس کا گوشت پکا کر فروخت کیا جاتا ہے اور گاہکوں کے سامنے مبینہ شکار کے گوشت کی تیار کردہ

ڈشیں پیش کرنے سے قبل پکوانوں پر گرم مصالحوں اور کالی مرچوں کے نام پر ممنوعہ جنسی ادویات کا سفوف چھڑک دیا جاتا ہے اور ایسے پکوان اور کھانوں کے شوقین چونکہ مبینہ شکار کا گوشت کھانے کے بعد اپنے جسم میں واضح تحریک اور قوت محسوس کرتے ہیں اس لئے مذکورہ ہوٹلوں کے پکے گاہک بن جاتے ہیں۔ آج کل موسم سرما میں ہوٹلوں پر بھرپور رش پایا جارہا ہے اور ان مضر صحت اور حرام پرندوں کا گوشت کھانے سے شہری مختلف امراض کا شکار ہوسکتے ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس وقت وزیر خوراک موجود نہیں ہیں اس لئے میری استدعا ہو گی کہ اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ ہم پہلے مورخہ 22۔ جنوری 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد جناب علی اختر کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا۔ وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ان کی leave application آئی ہے کہ وہ ملک سے باہر ہیں اس لئے اس قرارداد کو pending کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ دوسری زیر التواء قرارداد جناب مناظر حسین رانجھا کی ہے۔ جی، رانجھا صاحب! آپ اپنی قرارداد پڑھیں۔

نیپرا کے قرض کا سود بجلی صارفین سے لینے سے
متعلق وفاقی حکومت کے فیصلے کو فی الفور واپس لینے کا مطالبہ

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ

"اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے کئے گئے اس فیصلے پر پورے ملک کے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے جس میں نیپرا کی جانب سے مختلف بنکوں سے لئے گئے قرض کی مد میں سود جو 20۔ارب روپے ہے، کی ادائیگی کے لئے بجلی کے بلوں کی مد میں صارفین سے رقم وصول کی جائے گی۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس فیصلے کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"وفاقی حکومت کی جانب سے کئے گئے اس فیصلے پر پورے ملک کے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے جس میں نیپرا کی جانب سے مختلف بنکوں سے لئے گئے قرض کی مد میں سود جو 20۔ارب روپے ہے، کی ادائیگی کے لئے بجلی کے بلوں کی مد میں صارفین سے رقم وصول کی جائے گی۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس فیصلے کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چوہدری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اس قرارداد سے متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا میری request ہو گی کہ اس قرارداد کو بھی pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ تیسری زیر التواء قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے یہ قرارداد پیش کی جا چکی ہے لہٰذا اس پر وزیر سکولز ایجوکیشن نے اپنا مؤقف پیش کرنا تھا لیکن موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں کوئی point scoring نہیں کرنا چاہتا لیکن میری آپ سے humble submission ہے کہ جو منسٹرز اپنے بزنس پر بھی نہیں آتے تو کم از کم اس کے لئے کوئی stricture pass کیا جائے کیونکہ یہ تو بہت زیادتی ہوگی کہ پورا ایوان اور اسمبلی دیکھ رہی ہے تو میں چاہوں گا کہ وزیر قانون اس بات کا جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون! آپ اس پر respond کریں ویسے it's very unfair منسٹرز کو یہاں پر موجود ہونا چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پہلے بھی جناب نے رولنگ دی میں نے اس پر concede کیا تھا اور میں نے یہ گزارش کی تھی کہ منسٹرز کا یہاں پر ہونا ضروری ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی کارروائی کو چلانے کے لئے ضروری ہے کہ جتنا بھی سخت سے سخت stricture آپ pass کرنا چاہتے ہیں کریں۔

جناب سپیکر! جو بھی قرارداد آتی ہے اس کو pending کر دیا جاتا ہے ?why اس معزز ایوان کی کارروائی سے زیادہ اہمیت کی حامل کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر کوئی منسٹر صاحب نہیں آتے تو کم از کم آپ کو انہیں تحریری طور پر آگاہ کرنا چاہئے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ میرے خیال میں اپوزیشن بنچز کی طرف سے بالکل بجا کہا گیا ہے کہ یہ منسٹرز صاحب کی ذمہ داری ہے۔ Legislation کے وقت ہمارے ذمہ داران یہاں پر موجود نہیں ہوتے تو دوسری طرف سے کورم پوائنٹ آؤٹ کر دیا جاتا ہے تو آپ کو اس بات کا نوٹس لینا چاہئے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی اور اس ہاؤس کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: We will be make sure Insha Allah کہ next time ایسا مسئلہ نہ ہو۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی اور اس ہاؤس کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ ہماری جو تحاریک التوائے کار اور قراردادیں آتی ہیں، ان کو pending کر دیا جاتا ہے تو اس کے لئے کوئی specific day بھی رکھا جائے کہ یہ دوبارہ کل یا پرسوں کس دن take up ہونی ہیں کیونکہ ہم کو پتا ہی نہیں ہوتا یہ دوبارہ کس دن آنی ہیں؟:

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! We make sure کہ next time ہم وزیر اعلیٰ بات کریں گے جو بھی منسٹر ہاؤس میں حاضر نہیں ہو گا اس کی ہم تنخواہ روک دیں گے

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! آپ کے حکم کے مطابق میں نے اپنی قرارداد پڑھی ہے اور اس قرارداد کو آپ نے بھی پڑھا ہے لیکن کسی منسٹر نے اس قرارداد کو oppose بھی نہیں کیا تو اب میرا خیال ہے کہ اس قرارداد کو پاس کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مناظر حسین رانجھا! اس قرارداد سے متعلقہ منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہوں وہ جواب دیں اس کے بعد اس کو ہم دیکھیں گے لہٰذا متعلقہ منسٹر صاحب کی عدم موجودگی کی وجہ سے اس اہم قرارداد کو ہم نے pending کر دیا ہے۔ چوتھی قرارداد محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اور اس پر متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا لیکن متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ پانچویں زیر التواء قرارداد محترمہ شعوانہ بشیر کی ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میری ایک تجویز ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ہمارے کسی بھی محترم منسٹر ساتھی نے جس دن ان کا بزنس ہو اور انہوں نے ہاؤس میں نہ آنا ہو تو وہ کم از کم وزیر قانون کو تحریری طور پر اطلاع کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیر الدین! جی، بالکل متعلقہ منسٹر کو چاہئے کہ وہ application دے دیا کرے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جی، وہ وزیر قانون کو درخواست دے دیا کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیر الدین! ابھی ہم بہت relax چل رہے ہیں لیکن next time اگر کوئی منسٹر نہ آیا تو ہم ان کی تنخواہیں بند کر دیں گے.We will do that اور جو آخری option ہو گا وہ بھی ہم open رکھیں گے۔This is not the way آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اور یہاں پر تمام ممبران بیٹھے ہوئے ہیں کیا یہ ممبران اپنا یہاں پر time ضائع کرنے کے لئے آئے ہیں؟This is not the way آخر ہم نے ہاؤس کی کارروائی چلانی ہے وزیر قانون! I think کہ وزیر اعلیٰ کو یہ message convey ہو جانا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آج ہی ان کی تنخواہیں بند کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! ہم نے منسٹر صاحبان کو last chance دے دیا ہے اور وزیر قانون نے بھی اسی بات کو endorse کیا ہے۔

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہی ہوں کہ میری یہ قرارداد تیسری مرتبہ pendingہو رہی ہے تو یہ کون سا مسئلہ کشمیر ہے جو کہ حل نہیں ہو رہا لہٰذا منسٹر صاحب کو پابند کیا جائے اور میرے مسئلے کو حل کیا جائے۔ ہم یہ چیزیں حل نہیں کریں گے تو آگے کس طرح بڑھیں گے کیونکہ ہم ایک ہی چیز پر اٹکے ہوئے ہیں؟ اگر ہم کام نہیں کریں گے تو یہ ہمارے وقت کا زیاں ہے اس طرح بات نہیں بنے گی۔Educational reforms ہو رہی ہیں تو میں نے کلام اقبال کے حوالے سے عرض کی ہے کہ اس کو باقاعدہ subject کے طور پر نصاب میں شامل کیا جائے۔ اگر یہ بات اس وقت convey نہیں ہوئی تو بعد میں اس کو کرنے کا کیا فائدہ ہے کیونکہ ابھی ایجوکیشن reforms ہو رہی ہیں تو کلام اقبال کو اس میں شامل کیا جائے لہٰذا منسٹر صاحب ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ ہم یہاں پر کس لئے آتے اور وقت دیتے ہیں۔ ہم یہاں پر بیٹھنے کے لئے نہیں آتے بلکہ کام کرنے کے لئے آتے ہیں۔ آج تیسری مرتبہ میری قرارداد کو pending کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب چھٹی زیر التواء قرارداد محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس قرارداد پر متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔ اس قرارداد سے متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں تو اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں ایجوکیشن کے حوالے سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن ایجوکیشن منسٹر صاحب یہاں پر موجود نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! جب ایجوکیشن منسٹر صاحب آجائیں تو اس وقت پھر آپ بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پھر پرائیویٹ ممبرز ڈے نہیں ہو گا تو بات کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! چلیں، آپ پیر سید ہیں تو آپ کو بات کرنے کا خصوصی موقع دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ ویسے اتنی تنخواہ میں وزیر آتے نہیں ہیں تو ان کی کچھ تنخواہ بڑھائیں کیونکہ تنخواہیں کم ہیں اور اخراجات بہت زیادہ ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ساتویں زیر التواء قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے تو اس پر متعلقہ وزیر نے اپنا حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا، متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

آج میرے خیال میں پرائیویٹ ممبرز ڈے نہیں بلکہ pending day ہے۔ آٹھویں زیر التواء قرارداد سیدہ زہرہ نقوی کی ہے یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے تو اس پر متعلقہ وزیر نے اپنا حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا اس قرارداد سے متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں تمام قراردادوں کو ایک مرتبہ ہی pending کر دیں۔

اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ شاہدہ احمد کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

65سال سے زائد بزرگ شہریوں کو تمام سرکاری ٹرانسپورٹ میں کرایہ سے مستثنیٰ قرار دینے کا مطالبہ

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ رب العالمین۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

> اس ایوان کی رائے ہے کہ 65 سال اور زائد عمر کے بزرگ شہریوں کو تمام سرکاری ٹرانسپورٹ (ٹرین، بسیں، میٹرو بس، سپیڈو بس) میں کرایہ سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> اس ایوان کی رائے ہے کہ 65 سال اور زائد عمر کے بزرگ شہریوں کو تمام سرکاری ٹرانسپورٹ (ٹرین، بسیں، میٹرو بس، سپیڈو بس) میں کرایہ سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! معزز منسٹر! موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ بہت بڑی زیادتی ہے کہ اتنی اہم کارروائی چل رہی ہے اور وزراء موجود ہی نہیں ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہاں روزانہ صرف چودھری ظہیرالدین اور جناب محمد بشارت راجا ہی آتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! تمام وزراء کی تنخواہیں چودھری ظہیرالدین اور جناب محمد بشارت راجا کو دے دی جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اگلی دفعہ انشاءاللہ آپ کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ دوسری قرارداد محترمہ مسرت جمشید کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

پلاسٹک شاپنگ بیگز کی تیاری کے لئے
آکسوبائیوڈی گریڈ ایبل کی درآمدی ڈیوٹی فری کرنے کا مطالبہ

محترمہ مسرت جمشید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ اشیائے خورد و نوش کے لئے پلاسٹک شاپنگ بیگز کا استعمال مضر صحت اور ماحولیاتی آلودگی میں اضافے کا باعث ہے لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں خود بخود تلف ہونے والے پلاسٹک شاپنگ بیگز کی تیاری کے لئے آکسوبائیوڈی گریڈیبل کی درآمد کو ڈیوٹی فری قرار دیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ اشیائے خورد و نوش کے لئے پلاسٹک شاپنگ بیگز کا استعمال مضر صحت اور ماحولیاتی آلودگی میں اضافے کا باعث ہے لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں خود بخود تلف ہونے والے پلاسٹک شاپنگ بیگز کی تیاری کے لئے آکسو بائیوڈی گریڈیبل کی درآمد کو ڈیوٹی فری قرار دیا جائے۔"

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ بہت اہم قرارداد ہے لیکن متعلقہ منسٹر! موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ چودھری ظہیر الدین! آپ کو کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں خود ہی pending کر دیا کروں گا کیونکہ کوئی منسٹر ہی نہیں ہے۔ تیسری قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ چوتھی قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

معاشی ترقی کے لئے زرعی اور صنعتی شعبے کو زیادہ سے زیادہ سہولیات دینے کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں معاشی ترقی کے لئے زرعی اور صنعتی شعبے کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کی جائیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں معاشی ترقی کے لئے زرعی اور صنعتی شعبے کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کی جائیں۔"

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! وزیر صنعت اور وزیر زراعت موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو بھی pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،اس قرارداد کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: جناب سپیکر! مجھے اس پر بولنے کے لئے اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: جناب سپیکر! میں اس قرارداد کی پُرزور حمایت کرتا ہوں کیونکہ یہ ہمارے پنجاب کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جب منسٹر صاحب آئیں گے توrespondکر دیں گے۔

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ صرف ایک منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: جناب سپیکر! ہماری 70 فیصد آبادی زراعت سے وابستہ ہے۔ زراعت میں ہمارے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہو رہی ہے کہ زمیندار/کسان اپنی محنت کر کے فصل اُگاتا ہے لیکن اس کے بعد جب فصل بیچنے کا وقت آتا ہے تو فصلوں کی صحیح قیمت نہیں ملتی۔ آج کل موجودہ مسئلہ یہ ہے کہ آلو کی فصل رُل گئی ہے اور پنجاب کا زمیندار اس پر واقعی رُل گیا ہے۔ اس پر مہربانی کر کے خصوصی توجہ دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ تشریف رکھیں اور جب یہ پیش ہو گی تو پھر آپ کی رائے لی جائے گی۔

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: جناب سپیکر! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: پانچویں قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

سرکاری و نجی تعلیمی اداروں میں
نشے کے استعمال کو روکنے کے لئے مؤثر اقدامات کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سرکاری و نجی تعلیمی اداروں اور ہاسٹلز میں منشیات کا کھلے عام استعمال ہو رہا ہے۔ یہ ہماری آنے والی نسلوں کو تباہ کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔ اس میں بیرونی قوتیں یقینی طور پر ملوث ہیں۔ لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس حوالے سے مؤثر اقدامات کئے جائیں تاکہ ہماری نئی نسل اس لعنت سے محفوظ رہ سکے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سرکاری و نجی تعلیمی اداروں اور ہاسٹلز میں منشیات کا کھلے عام استعمال ہو رہا ہے۔ یہ ہماری آنے والی نسلوں کو تباہ کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔ اس میں بیرونی قوتیں یقینی طور پر ملوث ہیں۔ لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس حوالے سے مؤثر اقدامات کئے جائیں تاکہ ہماری نئی نسل اس لعنت سے محفوظ رہ سکے۔"

جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ واحد قرارداد ہے جس کے حوالے سے میں موجود ہوں اور جواب دینا چاہتا تھا لیکن اس ایوان کا ماحول دیکھ کر میں اس قرارداد کو oppose نہیں کرتا لہٰذا اس قرارداد کو منظور کر دیا جائے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سرکاری و نجی تعلیمی اداروں اور ہاسٹلز میں منشیات کا کھلے عام استعمال ہو رہا ہے۔ یہ ہماری آنے والی نسلوں کو تباہ کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔ اس میں بیرونی قوتیں یقینی طور پر ملوث ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس حوالے سے مؤثر اقدامات کئے جائیں تاکہ ہماری نئی نسل اس لعنت سے محفوظ رہ سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ حنا پرویز بٹ! آپ کو مبارک ہو۔ You are lucky کہ منسٹر صاحب یہاں پر موجود تھے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! وزراء نہیں تھے لیکن پھر بھی جناب محمد بشارت راجا کی یہ اعلیٰ ظرفی ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The House is adjourned to meet on Wednesday the 27th February 2019 at 11.00 a.m.

INDEX

PAGE NO.

A

ABDUL ALEEM KHAN, MR.
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presetation of a resolution 353

Resolution REGARDING-
-Condemnation of Indian attempt to violate the Pakistani Air boundary and tribute to Pakistan Air Force on speedy reasponse 354

ABU HAFAS MUHAMMAD GHAYAS-UD-DIN, MR.
QUESTION regarding-
-Checking of medicine and post of EDO (Preventive) in district Narowal *(Question No. 449)* 310

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Disclosure of depriving high schools of Okara from many acres of land 220
-Illegal occupation of Government Girls High School Ladhay wala Gujranwala 162
-Increase in incidents of murder, abduction and sexual assault in Rawalpindi 161
-Installation of risky boilers in hundred of factories in Gujranwala region 159
-Sale and purchase of meat of prohibited birds in hotels of Gujranwala 377

AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-
-20th February, 2019 3
-21st February, 2019 75
-22nd February, 2019 167
-25th February, 2019 227
-26th February, 2019 317

AGRICULTURE DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Construction of model fruit and vegetable market Sheikhupura *(Question No. 481)* 349
-Establishment of vegetable market in Lakhoder, Lahore *(Question No. 989*)* 334
-Social media cell of Agriculture Department *(Question No. 490)* 352
-Step taken for mechanized farming *(Question No. 974*)* 332
-Subsidy on seed provided to the farmers *(Question No. 771*)* 326

AHMAD ALI KHAN DARISHAK, SARDAR

question REGARDING-
-Repair and construction of roads in PP-290 Dera Ghazi Khan *(Question No. 313)* 342

AKHTAR ALI, CHAUDRY

PAGE NO.

questions REGARDING- 216
-Number of employees in primary schools of PP-153 Lahore *(Question No. 236)* 216
-Number of Government schools running in rented buildings in PP-154 Lahore *(Question No. 235)*

ALLA-UD-DIN, SHEIKH
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Disclosure of depriving high schools of Okara from many acres of land 220

ALI AKHTAR, MR.
question REGARDING- 144
-Action against proclaimed offenders in Faisalabad region *(Question No. 717*)*

ALI HAIDER GILANI, SYED
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presetation of a resolution 163

AMAN ULLAH WARRAICH, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Illegal occupation of Government Girls High School Ladhay wala Gujranwala 162

ANNOUNCEMENT regarding-
-Arrest of Mr. Abdul Aleem Khan Minister for Local Government by NAB 79

ASHRAF ALI, CHOUDHARY
ADJOURNMENT MOTIONS regarding- 159
-INSTALLATION OF RISKY BOILERS IN HUNDRED OF FACTORIES IN GUJRANWALA REGION 377
-Sale and purchase of meat of prohibited birds in hotels of Gujranwala 349
questions REGARDING- 149
-Construction of model fruit and vegetable market Sheikhupura *(Question No. 481)* 299
-Death of prisoners due to torture and action against responsibles in Police Stations of Gujrat *(Question No. 322)* 280
-Disposal of waste *(Question No. 1065*)* 206
-Establishment of hospitals in Bahawalpur and other cities *(Question No. 858*)* 207
-Number of schools in PP-57 Gujranwala and missing facilities therein *(Question No. 36)* 326
-Printing of books in Punjab Text Book Board *(Question No. 35)*
-Subsidy on seed provided to the farmers *(Question No. 771*)*

ASIA AMJAD, MS.
question REGARDING- 335
-Ring Road Project for Chakwal city *(Question No. 668*)*

PAGE NO.

ATTA-UR-REHMAN, MR.

question REGARDING-

-Provision of facilities to Rescue 1122 Centre Jahanian, Khanewal *(Question No. 760*)* 128

AUTHORITIES-

-Of the House 5

AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.

BILL *(Discussed upon)*-

-The Punjab Skills Development Authority Bill 2018 57, 60, 66

Call attention Notice REGARDING- 157

-DETAILS ABOUT MURDER OF SHAFAQAT ALIAS PUPPO BUTT IN FAISALABAD

151

209

point of order REGARDING- 209

-Broadcasting of ticker about Assembly Questions on TV Channels before presentation in the House

185

questions REGARDING-

-Government schools running in rented buildings in Lahore *(Question No. 133)*

-Missing facilities and shortage of teachers in schools of Lahore *(Question No. 132)*

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 22nd February, 2019

B

BILLS-

-The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019 *(Introduced in the House)* 47

-The Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019 *(Introduced in the House)* 48

-The Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 48-52

-The Punjab Skills Development Authority Bill 2018 *(Considered in the House)* 52

PAGE NO.

C

CABINET-
-Of the Punjab 5

Call attention Notices REGARDING-
-Dacoity in Chak No. 10/BC Bahawalpur 313
-Details about murder of Shafaqat alias Puppo Butt in Faisalabad 157

COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Approved schemes and budget provided M & R Highway Department *(Question No. 405)* 344
-Construction and cost of Sargodha to Mianwali Road *(Question No. 467)* 348
-Construction and repair of Sheikhupura Gujranwala Road *(Question No. 1007*)* 340
-Construction of buildings of schools and BHUs in tehsil Gojar Khan *(Question No. 849*)* 338
-Construction of bypasss road of tehsil Fateh Jhang Attock *(Question No. 412)* 347
-Construction of metalled roads in PP-120 Toba Tek Singh *(Question No. 298*)* 323
-Construction of over head bridge over Raiwind road at Ali Raza Abad *(Question No. 926*)* 339
-Cotton production in the province *(Question No. 488)* 350
-Provision of wheat seed to the farmers free of cost *(Question No. 396)* 342
-Reconstruction of Sialkot-Pasror Road *(Question No. 404)* 343
-Repair and construction of Baseerpur to Muhammad Nagar Road Okara *(Question No. 554*)* 331
-Repair and construction of Basti Wadera Peer Bakhsh Malik Road Rajanpur *(Question No. 713*)* 337
-Repair and construction of Haweli Lakha to Head Gulsher Road Okara *(Question No. 588*)* 333
-Repair and construction of roads in PP-290 Dera Ghazi Khan *(Question No. 313)* 342
-Repair and construction of Sanjarpur to Walhar Road Sadiqabad *(Question No. 675*)* 335
-Repair of Bonga Hayat Road Sahiwal *(Question No. 917*)* 338
-Ring Road Project for Chakwal city *(Question No. 668*)* 335
-Road constructed under Khadim-e-Aala Rural Road Programme in Narowal *(Question No. 407)* 345

PAGE NO.

F

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-

-On sad demises of Mr. Muhammad Arshad Khan Lodhi (Ex Minister) and a lady teacher and a student due to falling roof of school in Gujranwala 171

-On sad demises of Rana Shoukat Mehmood Ex Opposition Leader and Rana Tajammal Hussain Ex MPA 231

FIRDOUS RAHNA, MS.

question REGARDING-

-Details about under construction building of Child Protection and Welfare Bureau office Faisalabad *(Question No. 820*)* 134

FOOD DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Expenditures upon "Sasti Roti Scheme" during 2008 to 2013 *(Question No. 884*)* 22

-Names of the sugar mills owners in district Chiniot and details about payment to sugarcane farmers *(Question No. 381*)* 17

-Sale of unhygienic milk in big cities *(Question No. 990*)* 34

-Step taken for starting sugarcane crushing *(Question No. 975*)* 31

-Wheat purchase centres in Lahore and employees therein *(Question No. 991*)* 37

-Wheat purchase centres in Kot Naina Narowal *(Question No. 899*)* 26

G

GHULAM RAZA, MR.

question REGARDING-

-Reinstatement of Rescue 1122 office in Adda Noul Plot Okara *(Question No. 753*)* 145

GULNAZ SHAHZADI, MRS.

question REGARDING-

-Offices and employees of School Education Department in Sialkot *(Question No. 842*)* 182

H

HASSAN MURTAZA, SYED

point of order REGARDING-

-Demand to suspend Question Hour and discuss Indian Violence 325

PAGE NO.

question REGARDING-

-Names of the sugar mills owners in district Chiniot and details about payment to sugarcane farmers *(Question No. 381*)* 17

HINA PERVAIZ BUTT, MS.

questions REGARDING-

-Establishment of vegetable market in Lakhoder, Lahore *(Question No. 989*)* 334

-Number of girls schools in the province and facilities provided therein *(Question No. 1034*)* 204

-Sale of unhygienic milk in big cities *(Question No. 990*)* 34

-Wheat purchase centres in Lahore and employees therein *(Question No. 991*)* 37

Resolution REGARDING-

-Demand for taking solid steps to stop drug usage in educational institutions 388

HOME DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Action against proclaimed offenders in Faisalabad region *(Question No. 717*)* 144

-Construction of building for RESCUE 1122 Centre Bhera, Sargodha *(Question No. 750*)* 117

-Death of prisoners due to torture and action against responsibles in Police Stations of Gujrat *(Question No. 322)* 149

-Details about under construction building of Child Protection and Welfare Bureau office Faisalabad *(Question No. 820*)* 134

-Employees and registered cases in Police Station Factory Area Faisalabad *(Question No. 332)* 150

-Establishment of Patrolling Posts in district Okara *(Question No. 304)* 147

-Formation of service structure of employees of Rescue 1122 *(Question No. 837*)* 137

-Honour killing of women in Lahore *(Question No. 280)* 147

-Incidents of sexual assault against women *(Question No. 279)* 146

-Institutions running under administrative control of Child Protection and Welfare Bureau *(Question No. 961*)* 140

-Inquiries against Dolphin Force officials *(Question No. 678*)* 143

-Number of Police Stations, Check Posts in PP-264 and rent of buildings thereof *(Question No. 732*)* 113

-Number of Rescue 1122 Centres in Khushab and employees therein *(Question No. 810*)* 131

-Provision of facilities to Rescue 1122 Centre Jahanian, Khanewal *(Question No. 760*)* 128

-Reinstatement of Rescue 1122 office in Adda Noul Plot Okara *(Question No. 753*)* 145

-Starting Rescue 1122 Service in Basirpur and Haveli Lakha, Okara *(Question No. 752*)* 124

PAGE NO.

I

IFTIKHAR AHMED KHAN, MR.

questions REGARDING-

-Construction of bypasss road of tehsil Fateh Jhang Attock *(Question No. 412)* 347

-Establishment of Dialysis Centres in DHQ Hospitals *(Question No. 911*)* 290

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.

questions REGARDING-

-Repair and construction of Haweli Lakha to Head Gulsher Road Okara *(Question No. 588*)* 333

-Dilapidated buildings of hospitals and dispensaries in Okara *(Question No. 465)* 312

-Establishment of hospital for the people living on bank of the Satluj River *(Question No. 434)* 308

-Establishment of Patrolling Posts in district Okara *(Question No. 304)* 147

-Repair and construction of Baseerpur to Muhammad Nagar Road Okara *(Question No. 554*)* 331

-Starting Rescue 1122 Service in Basirpur and Haveli Lakha, Okara *(Question No. 752*)* 124

IJAZ MASIH, MR. *(Minister for Human Rights & Minority Affairs)*

point of order REGARDING-

-Distribution of funds equally almost Christians on the occasion of Christmas 47

J

JAFFAR ALI, MR.

questions REGARDING-

-Staff, vacant posts and upgradation of BHU Chak No. 400/GB, PP-103 Faisalabad *(Question No. 447)* 309

-Upgradation of THQ Hospital Tandlianwala and vacant posts therein *(Question No. 875*)* 283

JALIL AHMED, MIAN

question REGARDING-

-Posts of doctors in DHQ Hospital Shekihupura *(Question No. 1047*)* 298

JAVED KAUSAR, MR.

PAGE NO.

question REGARDING- 338
-Construction of buildings of schools and BHUs in tehsil Gojar Khan *(Question No. 849*)*

K

KASHIF MEHMOOD, MR.

point of order REGARDING- 376
-Demand for bringing a bill about increasing the allowances of MPAs

KHADIJA UMER, MS.

question REGARDING-
-Deaths due to Aids and Hepatitis during 2014 to 2018 *(Question No. 1043*)* 294

KHALID MEHMOOD, MR.

question REGARDING- 195
-Upgradation of schools in PP-230 Burewala *(Question No. 935*)*

KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK

questions REGARDING-
-Doctors, Paramedical staff and missing facilities in BHUs of PP-251 *(Question No. 892*)* 287
-Vacant posts and budget allocated for hospitals in PP-251 *(Question No. 888*)* 285
-Vacant posts and budget of THQ Hospital Ahmedpur East *(Question No. 400)* 305

KHALIL TAHIR SINDHU, MR.

point of order REGARDING- 46
-Distribution of equal funds for Christians on the occasion of Christmas

KHIZER HAYAT, MR.

question REGARDING- 338
-Repair of Bonga Hayat Road Sahiwal *(Question No. 917*)*

M

MANAN KHAN, MR.
QUESTIONS regarding-
-Number of schools in PP-48 Narowal and vacant posts therein *(Question No. 224)* 214

PAGE NO.

-Provision of electricity and other facilities in BHUs of PP-48 Narowal *(Question No. 908*)* 288
-Road constructed under Khadim-e-Aala Rural Road Programme in Narowal *(Question No. 407)* 345
-Under construction building of Government Boys High School Chak Dudhu Narowal *(Question No. 907)* 188
-Wheat purchase centres in Kot Naina Narowal *(Question No. 899*)* 26

MANAZAR HUSSAIN RANJHA

Resolution REGARDING-

-Demand for withdrawal of decesion of federal government about receiving the interest upon loan of NEPRA from customers 379

MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY

questions REGARDING- 304

-Details about BHUs in Haroonabad *(Question No. 399)*
-Number of doctors, medical facilities, Cardiac Centre and Trauma Centre in THQ Hospital Haroonabad *(Question No. 879*)* 284
-Number of RHCs in PP-243 and facilities provided therein *(Question No. 398)* 303

MINISTER FOR AGRICULTURE
-See under Nauman Ahmad Langrial, Malik

MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS
-See under Muhammad Asif Nakai, Sardar

MINISTER FOR FOOD
-See under Samiullah Chaudhary, Mr.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITY AFFAIRS
-See under Ijaz Masih, Mr.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
(Was also assigned Assembly Business pertaining to Home)
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION
-See under Yasmin Rashid, Ms.

MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION
-See under Murad Raas, Mr.

MOHAMMAD IQBAL KHAN, RANA

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-

-On sad demises of Rana Shoukat Mehmood Ex Opposition Leader and Rana Tajammal Hussain Ex MPA 231

MOTION regarding-

-Suspension of rules for presetation of a resolution 357

Resolution REGARDING- 358

PAGE NO.

-Condolence on sad demises of Rana Shoukat Mehmood Ex Opposition Leader and Rana Tajammal Hussain Ex MPA

MOMINA WAHEED, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Increase in incidents of murder, abduction and sexual assault in Rawalpindi 161

QUESTION regarding-

-Expenditures upon "Sasti Roti Scheme" during 2008 to 2013 *(Question No. 884*)* 22

MOTION regarding-

-Suspension of rules for presetation of a resolution 163, 353, 357

MUHAMMAD AFZAL, MR.

question REGARDING-

-Number of medicine factories and procedure of inspection thereof *(Question No. 1046*)* 296

MUHAMMAD AFZAL, RANA

questions REGARDING-

-Approved schemes and budget provided M & R Highway Department *(Question No. 405)* 344

-Reconstruction of Sialkot-Pasror Road *(Question No. 404)* 343

MUHAMMAD AFZAL GILL, MR.

question REGARDING-

-Trauma and Cardiac Centres in THQ Hospital Hasilpur *(Question No. 927*)* 292

Muhammad Arshad Javed, Mr.

question REGARDING- 267

-Staff and machinery in Orthopedic and Kidney ward of THQ Hospital Khanpur *(Question No. 779*)*

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-

-On sad demises of Mr. Muhammad Arshad Khan Lodhi (Ex Minister) and a lady teacher and a student due to falling roof of school in Gujranwala 171

MUHAMMAD ASIF NAKAI, SARDAR *(Minister for Communication & Works)*

Answers to the questions REGARDING-

-Approved schemes and budget provided M & R Highway Department *(Question No. 405)* 344

348

-Construction and cost of Sargodha to Mianwali Road *(Question No. 467)* 340

PAGE NO.

-Construction and repair of Sheikhupura Gujranwala Road (*Question No. 1007**) 338
-Construction of buildings of schools and BHUs in tehsil Gojar Khan (*Question No. 849**) 347
-Construction of bypasss road of tehsil Fateh Jhang Attock (*Question No. 412)* 323
-Construction of metalled roads in PP-120 Toba Tek Singh (*Question No. 298**) 340
-Construction of over head bridge over Raiwind road at Ali Raza Abad (*Question No. 926**) 351
-Cotton production in the province (*Question No. 488)* 343
-Provision of wheat seed to the farmers free of cost (*Question No. 396)* 343
-Reconstruction of Sialkot-Pasror Road (*Question No. 404)* 331
-Repair and construction of Baseerpur to Muhammad Nagar Road Okara (*Question No. 554**) 337
-Repair and construction of Basti Wadera Peer Bakhsh Malik Road Rajanpur (*Question No. 713**) 333
-Repair and construction of Haweli Lakha to Head Gulsher Road Okara (*Question No. 588**) 342
-Repair and construction of roads in PP-290 Dera Ghazi Khan (*Question No. 313)* 336
-Repair and construction of Sanjarpur to Walhar Road Sadiqabad (*Question No. 675**) 339
-Repair of Bonga Hayat Road Sahiwal (*Question No. 917**) 335
-Ring Road Project for Chakwal city (*Question No. 668**) 346
-Road constructed under Khadim-e-Aala Rural Road Programme in Narowal (*Question No. 407)*

MUHAMMAD AYUB KHAN, MR.

questions REGARDING- 323

-Construction of metalled roads in PP-120 Toba Tek Singh (*Question No. 298**) 211
-Upgradation of girls schools in PP-120 Toba Tek Singh (*Question No. 147)*

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs was also assigned Assembly Business pertaining to Home)*

ADJOURNMENT MOTION regarding- 162

-INCREASE IN INCIDENTS OF MURDER, ABDUCTION AND SEXUAL ASSAULT IN RAWALPINDI 145

Answers to the questions REGARDING- 118

-Action against proclaimed offenders in Faisalabad region (*Question No. 717**) 149
-Construction of building for RESCUE 1122 Centre Bhera, Sargodha (*Question No. 750**) 135
-Death of prisoners due to torture and action against responsibles in

PAGE NO.

Police Stations of Gujrat *(Question No. 322)*
-Details about under construction building of Child Protection and Welfare Bureau office Faisalabad *(Question No. 820*)* 151
-Employees and registered cases in Police Station Factory Area Faisalabad *(Question No. 332)* 148
-Establishment of Patrolling Posts in district Okara 137
(Question No. 304) 147
-Formation of service structure of employees of Rescue 1122 146
(Question No. 837)*
-Honour killing of women in Lahore *(Question No. 280)* 141
-Incidents of sexual assault against women *(Question No. 279)* 143
-Institutions running under administrative control of Child Protection and Welfare Bureau *(Question No. 961*)* 113
-Inquiries against Dolphin Force officials *(Question No. 678*)*
-Number of Police Stations, Check Posts in PP-264 and rent of buildings thereof *(Question No. 732*)* 131
-Number of Rescue 1122 Centres in Khushab and employees therein *(Question No. 810*)* 129
-Provision of facilities to Rescue 1122 Centre Jahanian, Khanewal *(Question No. 760*)* 146
-Reinstatement of Rescue 1122 office in Adda Noul Plot Okara *(Question No. 753*)* 124
-Starting Rescue 1122 Service in Basirpur and Haveli Lakha, Okara *(Question No. 752*)* 47

BILLS *(Discussed upon)-*
-The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre 48
Bill 2019 48
-The Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019 53, 58, 64
-The Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018 157
-The Punjab Skills Development Authority Bill 2018

Call attention Notice REGARDING- 52

-DETAILS ABOUT MURDER OF SHAFAQAT ALIAS PUPPO BUTT IN FAISALABAD

point of order REGARDING-
-Broadcasting of ticker about Assembly Questions on TV Channels before presentation in the House

MUHAMMAD MOAVIA, MR.

question REGARDING-
-Details about primary and elimentary schools in PP-126 Jhang *(Question No. 843*)* 204

PAGE NO.

MUHAMMAD MUNEEB SULTAN CHEEMA, MR.

question REGARDING-

-Number of ventilators and patients in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 631*)* 234

MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.

Resolution REGARDING- 386

-Demand to facilitate more to Agriculture and Industries Departments

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.

questions REGARDING-

-Construction and repair of Sheikhupura Gujranwala Road *(Question No. 1007*)* 340

-Employees and registered cases in Police Station Factory Area Faisalabad *(Question No. 332)* 150

MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.

BILL *(Discussed upon)-*

-The Punjab Skills Development Authority Bill 2018 53, 55

questions REGARDING- 348

-Construction and cost of Sargodha to Mianwali Road *(Question No. 467)*

-Number of Rescue 1122 Centres in Khushab and employees therein *(Question No. 810*)* 131

-Posting of Headmasteres/Headmistress in schools of Khushab *(Question No. 811*)* 172

MUMTAZ ALI, MR.

question REGARDING-

-Repair and construction of Sanjarpur to Walhar Road Sadiqabad *(Question No. 675*)* 335

MUNIR MASIH KHOKHAR, MR.

point of order REGARDING- 46

-Distribution of equal funds for Christians on the occasion of Christmas

MURAD RAAS, MR. *(Minister for School Education)*

Answers to the questions REGARDING- 201

-Details about betterment of Government Schools *(Question No. 1010*)*

-Details about primary and elimentary schools in PP-126 Jhang *(Question No. 843*)* 204

-Government schools running in rented buildings in Lahore *(Question No. 133)* 210

PAGE NO.

-Missing facilities and shortage of teachers in schools of Lahore *(Question No. 132)* 209
-Number of employees in primary schools of PP-153 Lahore *(Question No. 236)* 217
-Number of girls schools in the province and facilities provided therein *(Question No. 1034*)* 204
-Number of Government schools in Cholistan Bahawalpur *(Question No. 266)* 218
-Number of Government schools running in rented buildings in PP-154 Lahore *(Question No. 235)* 216
-Number of schools in PP-57 Gujranwala and missing facilities therein *(Question No. 36)* 207
-Number of schools in PP-48 Narowal and vacant posts therein *(Question No. 224)* 214
-Offices and employees of School Education Department in Sialkot *(Question No. 842*)* 182
-Posting of Headmasteres/Headmistress in schools of Khushab *(Question No. 811*)* 173
-Printing of books in Punjab Text Book Board *(Question No. 35)* 208
-Promotion policy of teachers *(Question No. 178)* 213
-Provision of computers to teachers in Lahore *(Question No. 277)* 219
-Provision of facilities in schools of PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 813*)* 178
-Under construction building of Government Boys High School Chak Dudhu Narowal *(Question No. 907)* 189
-Upgradation of girls schools in PP-120 Toba Tek Singh *(Question No. 147)* 211
-Upgradation of schools in PP-230 Burewala *(Question No. 935*)* 196
-Upgradation of schools in PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 930*)* 195

MUSSARAT JAMSHED, MS.

question REGARDING-

-Institutions running under administrative control of Child Protection and Welfare Bureau *(Question No. 961*)* 140

Resolution REGARDING-

-Demand for making import of Oxo biodegradable plasitic,used for manufacturing hygienic shoping bags, duty free 385

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-

-20th February, 2019 14
-21st February, 2019 78
-22nd February, 2019 170
-25th February, 2019 230

PAGE NO.

-26th February, 2019 322

NASEER AHMAD, MR.

questions REGARDING- 147

-Honour killing of women in Lahore *(Question No. 280)* 146

-Incidents of sexual assault against women *(Question No. 279)* 143

-Inquiries against Dolphin Force officials *(Question No. 678*)*

-Number of Paediatric Surgeons in Children Hospital Lahore 282

(Question No. 861)* 302

-Paediatric Surgeons in DHQ hospitals *(Question No. 391)* 213

-Promotion policy of teachers *(Question No. 178)* 218

-Provision of computers to teachers in Lahore *(Question No. 277)* 342

-Provision of wheat seed to the farmers free of cost *(Question No. 396)*

NAUMAN AHMAD LANGRIAL, MALIK *(Minister for Agriculture)*

Answers to the questions REGARDING-

-Construction of model fruit and vegetable market Sheikhupura 349

(Question No. 481) 334

-Establishment of vegetable market in Lakhoder, Lahore *(Question No. 989*)* 353

-Social media cell of Agriculture Department *(Question No. 490)* 332

-Step taken for mechanized farming *(Question No. 974*)* 327

-Subsidy on seed provided to the farmers *(Question No. 771*)*

NOTIFICATION of-

-Summoning of 7th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 20th February, 2019 1

O

OATH OF OFFICE by-

-Sonia, Ms. (PP-123)

15

OFFICERS-

-Of the House

11

PAGE NO.

P

Panel of Chairmen-

-Announcement regarding Panel of Chairmen for 7^{th} session of 17^{th} Provincial Assembly of the Punjab commenced on 20^{th} February, 2019 15

Parliamentary Secretaries- 9

-OF THE PUNJAB

points of order REGARDING-

-Broadcasting of ticker about Assembly Questions on TV Channels before presentation in the House 151
-Demand for bringing a bill about increasing the allowances of MPAs 376
-Demand to suspend Question Hour and discuss Indian Violence 325
-Distribution of funds equally almost Christians on the occasion of Christmas 46

PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Burn units and other facilities in hospitals in district Rajanpur *(Question No. 921*)* 291
-Checking of medicine and post of EDO (Preventive) in district Narowal *(Question No. 449)* 310
-Deaths due to Aids and Hepatitis during 2014 to 2018 *(Question No. 1043*)* 294
-Dilapidated buildings of hospitals and dispensaries in Okara *(Question No. 465)* 312
-Details about BHUs in Haroonabad *(Question No. 399)* 304
-Disposal of waste *(Question No. 1065*)* 299
-Doctors, Paramedical staff and missing facilities in BHUs of PP-251 *(Question No. 892*)* 287
-Establishment of hospital for the people living on bank of the Satluj River *(Question No. 434)* 308
-Establishment of Dialysis Centres in DHQ Hospitals *(Question No. 911*)* 290
-Establishment of hospitals for mental and drug addicted persons in Bhera and Bhalwal *(Question No. 827*)* 281
-Hospitals and RHCs in PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 458)* 311
-Number of doctors and facilities provided in RHC Ayazabad, Maral Town Multan *(Question No. 420)* 307
-Number of doctors, medical facilities, Cardiac Centre and Trauma Centre in THQ Hospital Haroonabad *(Question No. 879*)* 284
-Number of hospitals in district Rajanpur and facilities therein 276

PAGE NO.

(Question No. 789)*
-Number of medicine factories and procedure of inspection thereof 296
(Question No. 1046)* 303
-Number of RHCs in PP-243 and facilities provided therein *(Question No. 398)* 298
-Posts of doctors in DHQ Hospital Shekihupura *(Question No. 1047*)*
-Provision of electricity and other facilities in BHUs of PP-48 288
Narowal *(Question No. 908*)* 252
-Provision of facilities in THQ Hospital Bhera, Sargodha *(Question No. 749*)*
-Staff and machinery in Orthopedic and Kidney ward of 267
THQ Hospital Khanpur *(Question No. 779*)*
-Staff, vacant posts and upgradation of BHU Chak No. 400/GB, 309
PP-103 Faisalabad *(Question No. 447)*
-Trauma and Cardiac Centres in THQ Hospital Hasilpur 292
(Question No. 927)*
-Upgradation of THQ Hospital Tandlianwala and vacant posts 283
therein *(Question No. 875*)*
-Vacant posts and budget allocated for hospitals in PP-251 285
(Question No. 888)*
-Vacant posts and budget of THQ Hospital Ahmedpur East 305
(Question No. 400)

PAGE

NO.

Q

questions REGARDING-

AGRICULTURE DEPARTMENT-

-Construction of model fruit and vegetable market Sheikhupura 349
(Question No. 481) 334
-Establishment of vegetable market in Lakhoder, Lahore *(Question No. 989*)* 352
-Social media cell of Agriculture Department *(Question No. 490)* 332
-Step taken for mechanized farming *(Question No. 974*)* 326
-Subsidy on seed provided to the farmers *(Question No. 771*)*

COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-

-Approved schemes and budget provided M & R Highway Department 344
(Question No. 405) 348
-Construction and cost of Sargodha to Mianwali Road *(Question No. 467)*
-Construction and repair of Sheikhupura Gujranwala Road 340
(Question No. 1007)*
-Construction of buildings of schools and BHUs in tehsil 338
Gojar Khan *(Questi006Fn No. 849*)*
-Construction of bypasss road of tehsil Fateh Jhang Attock 347
(Question No. 412) 323
-Construction of metalled roads in PP-120 Toba Tek Singh *(Question No. 298*)*
-Construction of over head bridge over Raiwind road at Ali Raza Abad 339
(Question No. 926)* 350
-Cotton production in the province *(Question No. 488)* 342
-Provision of wheat seed to the farmers free of cost *(Question No. 396)* 343
-Reconstruction of Sialkot-Pasror Road *(Question No. 404)*
-Repair and construction of Baseerpur to Muhammad Nagar Road 331
Okara *(Question No. 554*)*
-Repair and construction of Basti Wadera Peer Bakhsh Malik 337
Road Rajanpur *(Question No. 713*)*
-Repair and construction of Haweli Lakha to Head Gulsher Road 333
Okara *(Question No. 588*)*
-Repair and construction of roads in PP-290 Dera Ghazi Khan 342
(Question No. 313)
-Repair and construction of Sanjarpur to Walhar Road Sadiqabad 335
(Question No. 675)* 338
-Repair of Bonga Hayat Road Sahiwal *(Question No. 917*)* 335
-Ring Road Project for Chakwal city *(Question No. 668*)*
-Road constructed under Khadim-e-Aala Rural Road Programme 345
in Narowal *(Question No. 407)*

FOOD DEPARTMENT-

-Expenditures upon "Sasti Roti Scheme" during 2008 to 2013 22
(Question No. 884)*
-Names of the sugar mills owners in district Chiniot and details 17

PAGE NO.

about payment to sugarcane farmers *(Question No. 381*)* 34
-Sale of unhygienic milk in big cities *(Question No. 990*)* 31
-Step taken for starting sugarcane crushing *(Question No. 975*)* 37
-Wheat purchase centres in Lahore and employees therein *(Question No. 991*)* 26
-Wheat purchase centres in Kot Naina Narowal *(Question No. 899*)*
HOME DEPARTMENT- 144
-Action against proclaimed offenders in Faisalabad region *(Question No. 717*)*
-Construction of building for RESCUE 1122 Centre Bhera, Sargodha *(Question No. 750*)* 117
-Death of prisoners due to torture and action against responsibles in Police Stations of Gujrat *(Question No. 322)* 149

-Details about under construction building of Child Protection and Welfare Bureau office Faisalabad *(Question No. 820*)* 134
-Employees and registered cases in Police Station Factory Area Faisalabad *(Question No. 332)* 150
-Establishment of Patrolling Posts in district Okara *(Question No. 304)* 147
-Formation of service structure of employees of Rescue 1122 *(Question No. 837*)* 137
147
-Honour killing of women in Lahore *(Question No. 280)* 146
-Incidents of sexual assault against women *(Question No. 279)*
-Institutions running under administrative control of Child Protection and Welfare Bureau *(Question No. 961*)* 140
143
-Inquiries against Dolphin Force officials *(Question No. 678*)*
-Number of Police Stations, Check Posts in PP-264 and rent of buildings thereof *(Question No. 732*)* 113
-Number of Rescue 1122 Centres in Khushab and employees therein *(Question No. 810*)* 131
-Provision of facilities to Rescue 1122 Centre Jahanian, Khanewal *(Question No. 760*)* 128
-Reinstatement of Rescue 1122 office in Adda Noul Plot Okara *(Question No. 753*)* 145
-Starting Rescue 1122 Service in Basirpur and Haveli Lakha, Okara *(Question No. 752*)* 124
PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-
-Burn units and other facilities in hospitals in district Rajanpur *(Question No. 921*)* 291
-Checking of medicine and post of EDO (Preventive) in district Narowal *(Question No. 449)* 310
-Deaths due to Aids and Hepatitis during 2014 to 2018 *(Question No. 1043*)* 294
-Dilapidated buildings of hospitals and dispensaries in Okara *(Question No. 465)* 312
304
-Details about BHUs in Haroonabad *(Question No. 399)* 299

PAGE NO.

-Disposal of waste *(Question No. 1065*)*
-Doctors, Paramedical staff and missing facilities in BHUs of PP-251 *(Question No. 892*)* 287
-Establishment of hospital for the people living on bank of the Satluj River *(Question No. 434)* 308
-Establishment of Dialysis Centres in DHQ Hospital *(Question No. 911*)* 290
-Establishment of hospitals for mental and drug addicted persons 281
in Bhera and Bhalwal *(Question No. 827*)* 311
-Hospitals and RHCs in PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 458)*
-Number of doctors and facilities provided in RHC Ayazabad, Maral Town Multan *(Question No. 420)* 307

-Number of doctors, medical facilities, Cardiac Centre and Trauma Centre in THQ Hospital Haroonabad *(Question No. 879*)* 284
-Number of hospitals in district Rajanpur and facilities therein *(Question No. 789*)* 276
-Number of medicine factories and procedure of inspection thereof *(Question No. 1046*)* 296
-Number of RHCs in PP-243 and facilities provided therein 304
(Question No. 398) 298
-Posts of doctors in DHQ Hospital Shekihupura *(Question No. 1047*)*
-Provision of electricity and other facilities in BHUs of PP-48 Narowal *(Question No. 908*)* 288
-Provision of facilities in THQ Hospital Bhera, Sargodha *(Question No. 749*)* 252
-Staff and machinery in Orthopedic and Kidney ward of THQ Hospital Khanpur *(Question No. 779*)* 267
-Staff, vacant posts and upgradation of BHU Chak No. 400/GB, PP-103 Faisalabad *(Question No. 447)* 309
-Trauma and Cardiac Centres in THQ Hospital Hasilpur *(Question No. 927*)* 292
-Upgradation of THQ Hospital Tandlianwala and vacant posts therein *(Question No. 875*)* 283
-Vacant posts and budget allocated for hospitals in PP-251 *(Question No. 888*)* 285
-Vacant posts and budget of THQ Hospital Ahmedpur East *(Question No. 400)* 305

SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT- 200
-Details about betterment of Government Schools *(Question No. 1010*)*
-Details about primary and elimentary schools in PP-126 Jhang *(Question No. 843*)* 204
-Government schools running in rented buildings in Lahore *(Question No. 133)* 209
-Missing facilities and shortage of teachers in schools of Lahore *(Question No. 132)* 209

	PAGE NO.
-Number of employees in primary schools of PP-153 Lahore *(Question No. 236)*	216
-Number of girls schools in the province and facilities provided therein *(Question No. 1034*)*	204
-Number of Government schools in Cholistan Bahawalpur *(Question No. 266)*	217
-Number of Government schools running in rented buildings in PP-154 Lahore *(Question No. 235)*	216
-Number of schools in PP-57 Gujranwala and missing facilities therein *(Question No. 36)*	206
-Number of schools in PP-48 Narowal and vacant posts therein *(Question No. 224)*	214
-Offices and employees of School Education Department in Sialkot *(Question No. 842*)*	182
-Posting of Headmasteres/Headmistress in schools of Khushab *(Question No. 811*)*	172
-Printing of books in Punjab Text Book Board *(Question No. 35)*	207
-Promotion policy of teachers *(Question No. 178)*	213
-Provision of computers to teachers in Lahore *(Question No. 277)*	218
-Provision of facilities in schools of PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 813*)*	178
-Under construction building of Government Boys High School Chak Dudhu Narowal *(Question No. 907)*	188
-Upgradation of girls schools in PP-120 Toba Tek Singh *(Question No. 147)*	211
-Upgradation of schools in PP-230 Burewala *(Question No. 935*)*	195
-Upgradation of schools in PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 930*)*	194
SPECIALIZED HEALTHCARE DEPARTMENT-	
-Establishment of DHQ Hospital in Rahim Yar Khan *(Question No. 775*)*	259
-Establishment of hospitals in Bahawalpur and other cities *(Question No. 858*)*	280
-Number of Paediatric Surgeons in Children Hospital Lahore *(Question No. 861*)*	282
-Number of ventilators and patients in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 631*)*	234
-Paediatric Surgeons in DHQ hospitals *(Question No. 391)*	302
-Purchase of medicines for Government Hospitals *(Question No. 791*)*	270
-Registration of drug addicted persons *(Question No. 718*)*	238
-Steps taken for awareness about breast cancer *(Question No. 719*)*	246
QUORUM-	
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-	
-20th February, 2019	70
-21st February, 2019	164
-22nd February, 2019	185
-25th February, 2019	314

PAGE NO.

R

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-20th February, 2019 13
-21st February, 2019 77
-22nd February, 2019 169
-25th February, 2019 229
-26th February, 2019 321

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-THE PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB SECRETARIAT EMPLOYEES BILL 2019 (BILL NO. 5 OF 2019) 233

Resolutions REGARDING-
-Condemnation of Indian attempt to violate the Pakistani Air boundary and tribute to Pakistan Air Force on speedy reasponse 354
-Condolence on sad demises of Rana Shoukat Mehmood Ex Opposition Leader and Rana Tajammal Hussain Ex MPA 358
-Demand for exemption of above 65 years old citizens from fare in Government transport 384
-Demand for making import of Oxo biodegradable plasitic,used for manufacturing hygienic shoping bags, duty free 385
-Demand for taking solid steps to stop drug usage in educational institutions 388
-Demand for withdrawal of decesion of federal government about receiving the interest upon loan of NEPRA from customers 379
-Demand to facilitate more to Agriculture and Industries Departments 386

S

SABEEN GUL KHAN, MS.
QUESTION regarding-
-Number of doctors and facilities provided in RHC Ayazabad, Maral Town Multan *(Question No. 420)* 307
SADIQA SAHIBDAD KHAN, MS.
QUESTION regarding-
-Details about betterment of Government Schools *(Question No. 1010*)* 200
SAMIULLAH CHAUDHARY, MR. *(Minister for Food)*

Answers to the questions REGARDING-
-Expenditures upon "Sasti Roti Scheme" during 2008 to 2013 22

PAGE NO.

(Question No. 884)*
-Names of the sugar mills owners in district Chiniot and details 17
about payment to sugarcane farmers *(Question No. 381*)* 35
-Sale of unhygienic milk in big cities *(Question No. 990*)* 31
-Step taken for starting sugarcane crushing *(Question No. 975*)* 38
-Wheat purchase centres in Lahore and employees therein *(Question No. 991*)* 26
-Wheat purchase centres in Kot Naina Narowal *(Question No. 899*)*

SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 200

-Details about betterment of Government Schools *(Question No. 1010*)*
-Details about primary and elimentary schools in PP-126 Jhang *(Question No. 843*)* 204
-Government schools running in rented buildings in Lahore *(Question No. 133)* 209
-Missing facilities and shortage of teachers in schools of Lahore *(Question No. 132)* 209
-Number of employees in primary schools of PP-153 Lahore *(Question No. 236)* 216
-Number of girls schools in the province and facilities provided therein *(Question No. 1034*)* 204

-Number of Government schools in Cholistan Bahawalpur *(Question No. 266)* 217
-Number of Government schools running in rented buildings in PP-154 Lahore *(Question No. 235)* 216
-Number of schools in PP-57 Gujranwala and missing facilities therein *(Question No. 36)* 206
-Number of schools in PP-48 Narowal and vacant posts therein *(Question No. 224)* 214
-Offices and employees of School Education Department in Sialkot *(Question No. 842*)* 182
-Posting of Headmasteres/Headmistress in schools of Khushab *(Question No. 811*)* 172
-Printing of books in Punjab Text Book Board *(Question No. 35)* 207
-Promotion policy of teachers *(Question No. 178)* 213
-Provision of computers to teachers in Lahore *(Question No. 277)* 218
-Provision of facilities in schools of PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 813*)* 178
-Under construction building of Government Boys High School Chak Dudhu Narowal *(Question No. 907)* 188
-Upgradation of girls schools in PP-120 Toba Tek Singh *(Question No. 147)* 211
-Upgradation of schools in PP-230 Burewala *(Question No. 935*)* 195
-Upgradation of schools in PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 930*)* 194

SHAHEEN RAZA, MS.

PAGE NO.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-

-On sad demises of Mr. Muhammad Arshad Khan Lodhi (Ex Minister) and a lady teacher and a student due to falling roof of school in Gujranwala 171

SHAHEENA KARIM, MS.

questions REGARDING- 270

-Purchase of medicines for Government Hospitals *(Question No. 791*)* 238

-Registration of drug addicted persons *(Question No. 718*)* 246

-Steps taken for awareness about breast cancer *(Question No. 719*)*

SHAHIDA AHMED, MS.

question REGARDING-

-Formation of service structure of employees of Rescue 1122 *(Question No. 837*)* 137

Resolution REGARDING- 384

-Demand for exemption of above 65 years old citizens from fare in Government transport

SHAZIA ABID, MS.

questions REGARDING-

-Burn units and other facilities in hospitals in district Rajanpur *(Question No. 921*)* 291

-Number of hospitals in district Rajanpur and facilities therein *(Question No. 789*)* 276

SOHAIB AHMAD MALIK, MR.

QUESTIONS regarding-

-Construction of building for RESCUE 1122 Centre Bhera, Sargodha *(Question No. 750*)* 117

-Establishment of hospitals for mental and drug addicted persons in Bhera and Bhalwal *(Question No. 827*)* 281

-Provision of facilities in THQ Hospital Bhera, Sargodha *(Question No. 749*)* 252

SONIA, MS.

-Oath of office 15

SPECIALIZED HEALTHCARE DEPARTMENT-

questions REGARDING- 259

-Establishment of DHQ Hospital in Rahim Yar Khan *(Question No. 775*)* 280

-Establishment of hospitals in Bahawalpur and other cities *(Question No. 858*)* 282

-Number of Paediatric Surgeons in Children Hospital Lahore

PAGE NO.

(Question No. 861*) 234
-Number of ventilators and patients in Jinnah Hospital Lahore 302
(Question No. 631*) 270
-Paediatric Surgeons in DHQ hospitals (Question No. 391) 238
-Purchase of medicines for Government Hospitals (Question No. 791*) 246
-Registration of drug addicted persons (Question No. 718*)
-Steps taken for awareness about breast cancer (Question No. 719*)

SUMMONING-

-Notification of summoning of 7th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 20th February, 2019 1

U

USMAN MEHMOOD, SYED

QUESTIONS regarding-

-Establishment of DHQ Hospital in Rahim Yar Khan (Question No. 775*)
-Hospitals and RHCs in PP-264 Rahim Yar Khan (Question No. 458)
-Number of Police Stations, Check Posts in PP-264 and rent of buildings thereof (Question No. 732*) **259**
-Provision of facilities in schools of PP-264 Rahim Yar Khan (Question No. 813*) 311
-Repair and construction of Basti Wadera Peer Bakhsh Malik Road Rajanpur (Question No. 713*)
-Upgradation of schools in PP-264 Rahim Yar Khan (Question No. 930*) **113**

178

337
194

UZMA KARDAR, MS.

QUESTIONS regarding-

-Cotton production in the province (Question No. 488)
-Social media cell of Agriculture Department (Question No. 490)
-Step taken for mechanized farming (Question No. 974*)
-Step taken for starting sugarcane crushing (Question No. 975*) **350**

352

332

31

Y

YASMIN RASHID, MS. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education)*

PAGE NO.

Answers to the questions REGARDING-

-Burn units and other facilities in hospitals in district Rajanpur 291
(Question No. 921)*
-Checking of medicine and post of EDO (Preventive) in district 310
Narowal *(Question No. 449)*
-Deaths due to Aids and Hepatitis during 2014 to 2018 295
(Question No. 1043)*
-Dilapidated buildings of hospitals and dispensaries in Okara 312
(Question No. 465) 304
-Details about BHUs in Haroonabad *(Question No. 399)* 300
-Disposal of waste *(Question No. 1065*)*
-Doctors, Paramedical staff and missing facilities in BHUs of 287
PP-251 *(Question No. 892*)*
-Establishment of Dialysis Centres in DHQ Hospitals 290
(Question No. 911)* 259
-Establishment of DHQ Hospital in Rahim Yar Khan *(Question No. 775*)*
-Establishment of hospital for the people living on bank of the 309
Satluj River *(Question No. 434)*
-Establishment of hospitals for mental and drug addicted persons 281
in Bhera and Bhalwal *(Question No. 827*)*
-Establishment of hospitals in Bahawalpur and other cities 279
(Question No. 858)* 311
-Hospitals and RHCs in PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 458)*
-Number of doctors and facilities provided in RHC Ayazabad, 308
Maral Town Multan *(Question No. 420)*
-Number of doctors, medical facilities, Cardiac Centre and Trauma 284
Centre in THQ Hospital Haroonabad *(Question No. 879*)*
-Number of hospitals in district Rajanpur and facilities therein 277
(Question No. 789)*
-Number of medicine factories and procedure of inspection thereof 296
(Question No. 1046)*
-Number of Paediatric Surgeons in Children Hospital Lahore 282
(Question No. 861)*
-Number of RHCs in PP-243 and facilities provided therein 303
(Question No. 398)
-Number of ventilators and patients in Jinnah Hospital Lahore 234
(Question No. 631)* 302
-Paediatric Surgeons in DHQ hospitals *(Question No. 391)* 298
-Posts of doctors in DHQ Hospital Shekihupura *(Question No. 1047*)*
-Provision of electricity and other facilities in BHUs of PP-48 289
Narowal *(Question No. 908*)*
-Provision of facilities in THQ Hospital Bhera, Sargodha 252
(Question No. 749)* 270
-Purchase of medicines for Government Hospitals *(Question No. 791*)* 239

PAGE NO.

-Registration of drug addicted persons *(Question No. 718*)* 267
-Staff and machinery in Orthopedic and Kidney ward of THQ Hospital Khanpur *(Question No. 779*)* 310
-Staff, vacant posts and upgradation of BHU Chak No. 400/GB, PP-103 Faisalabad *(Question No. 447)* 246
-Steps taken for awareness about breast cancer *(Question No. 719*)*
-Trauma and Cardiac Centres in THQ Hospital Hasilpur *(Question No. 927*)* 292
-Upgradation of THQ Hospital Tandlianwala and vacant posts therein *(Question No. 875*)* 283
-Vacant posts and budget allocated for hospitals in PP-251 *(Question No. 888*)* 286
-Vacant posts and budget of THQ Hospital Ahmedpur East *(Question No. 400)* 305

Z

ZAHEER IQBAL, MR.

Call attention Notice REGARDING- 313
-Dacoity in Chak No. 10/BC Bahawalpur

question REGARDING- 217
-Number of Government schools in Cholistan Bahawalpur *(Question No. 266)*

ZAHRA NAQVI, SYEDA

question REGARDING-
-Construction of over head bridge over Raiwind road at Ali Raza Abad *(Question No. 926*)* 339

ZAIB-UN-NISA, MS.
QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-20th February, 2019 70
-21st February, 2019 164
- 25th February, 2019 314

ZAINAB UMAIR, MS.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019 (Bill No. 5 of 2019) 233

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

(بدھ27، جمعرات28۔ فروری، جمعتہ المبارک یکم، سوموار4، منگل5، بدھ6۔مارچ2019)

(یوم الاربعاء21، یوم الخمیس22، یوم الجمع23۔یوم الاثنین26، یوم الثلاثہ27، یوم الاربعا28۔جمادی الثانی1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد7(حصہ دوئم): شمارہ جات : 6تا11

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

ساتواں اجلاس

بدھ،27۔فروری2019

جلد 7:شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	------------	391
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	393
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	394
	سوالات(محکمہ ہاؤسنگ،شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)		
4۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	396
5۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	423
6۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	427

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار		
7۔	پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے foam packaging پر پابندی سے ہزاروں لوگ بے روزگار ہونے کا انکشاف	-----------	451
	سرکاری کارروائی		
	مسودہ قانون (جو زیر غور لائے گئے)		
8۔	مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018 (۔۔۔جاری)	-----------	453
9۔	مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018	-----------	455
10۔	مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018	-----------	462
11۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	474
12۔	مسودہ قانون صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ ملازمین 2019	-----------	474
13۔	قاعدہ 244۔اے کے تحت قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	476
14۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم کی اجازت کی تحریک	-----------	477
	پوائنٹ آف آرڈر		
15۔	جناب سپیکر کی عدم موجودگی میں پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا مطالبہ	-----------	479
16۔	مجالس قائمہ کو بااختیار بنانے کا مطالبہ	-----------	481
17۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	484
	قرارداد		
18۔	بھارتی طیاروں کی دراندازی پر پاک فوج کی جانب سے کامیاب کارروائی پر افواج پاکستان اور پاکستانی قوم کو مبارکباد کا پیش کیا جانا	-----------	485

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	جمعرات،28۔فروری2019		
	جلد 7: شمارہ 7		
19۔	ایجنڈا	----------	491
20۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	----------	493
21۔	نعت رسول مقبول ﷺ	----------	494
	سوالات (محکمہ جیل خانہ جات)		
22۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	----------	496
23۔	نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	----------	528
24۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	----------	530
25۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	----------	541
	قرارداد		
26۔	انڈس ہائی وے کشمور تا ڈیرہ اسماعیل خان تک دورویہ کرنے کا مطالبہ	----------	542
	توجہ دلاؤ نوٹس		
27۔	بہاولپور: چک نمبر 10 بی سی میں ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات	----------	544
28۔	گوجرانوالہ: سکول کی چھت گرنے سے ٹیچر کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات	----------	548
29۔	رحیم یار خان: دو افراد سے گن پوائنٹ پر ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات	----------	549
	پوائنٹ آف آرڈر		
30۔	سانحہ ساہیوال کی جے آئی ٹی رپورٹ سے ایوان کو آگاہ کرنے کا مطالبہ	----------	551

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق		
31۔	ڈی جی ہیلتھ کے آفس ڈی او 3 کا معزز ممبر اسمبلی کو زدوکوب کرنا	-----------	552
	تحاریک التوائے کار		
32۔	جعلی شیمپو اور فیس کریموں کی سر عام فروخت (۔۔۔جاری)	-----------	555
33۔	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول لدھیوالہ (گوجرانوالہ) کی زمین پر ناجائز قبضے کا انکشاف (۔۔۔جاری)	-----------	556
34۔	اوکاڑہ کے گرلز اور بوائز ہائی سکولوں کو کئی ایکڑ اراضی سے محروم کرنے کا انکشاف (۔۔۔جاری)	-----------	557
35۔	ٹی وی چینلز پر دکھائے جانے والے ڈرامے اور ڈانس سے نئی نسل کے بگاڑ کا اندیشہ	-----------	559
36۔	عطائیوں اور ضمیر فروش ڈاکٹروں کی وجہ سے اموات میں اضافہ	-----------	559
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
37۔	راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی ڈویلپمنٹ اتھارٹیوں کی سالانہ رپورٹوں برائے سال 13-2012 پر عام بحث	-----------	561
38۔	کورم کی نشاندہی	-----------	562
	جمعتہ المبارک، یکم مارچ 2019		
	جلد 7: شمارہ 8		
39۔	ایجنڈا	-----------	565
40۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	567
41۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	568

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوالات(محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)		
42۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	570
43۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	590
	رپورٹ(جو پیش ہوئی)		
44۔	مسودہ قانون میر چاکر خان رند یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی ڈیرہ غازی خان 2019 کے بارے رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	594
	تحاریک التوائے کار		
45۔	ٹی ایچ کیو ہسپتال مری کے ڈاکٹر کی غفلت سے خاتون کی دوران زچگی ہلاکت	------------	594
	پوائنٹ آف آرڈر		
46۔	محکمہ اوقاف کی طرف سے متحدہ علماء بورڈ کی تشکیل نو کے لئے جاری کئے گئے نوٹیفکیشن کو منسوخ کرنے کا مطالبہ	------------	597
47۔	ایم پی ایز کو ادویات فراہم کرنے کا مطالبہ	------------	598
	تحاریک التوائے کار(۔۔۔جاری)		
48۔	عطائیوں اور ضمیر فروش ڈاکٹروں کی وجہ سے اموات میں اضافہ(۔۔۔جاری)	------------	601
	سوموار،4۔مارچ2019		
	جلد 7:شمارہ 9		
49۔	ایجنڈا	------------	605
50۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	607

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
51۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	608
	تعزیت		
52۔	معزز ممبر محترمہ مسرت جمشید کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت	-----------	609
	پوائنٹ آف آرڈر		
53۔	پی ایس ایل کے میچز لاہور کی بجائے کراچی میں کرانے اور خوشاب میں جشن بہاراں کے میلے کو منسوخ کرنے کے فیصلے پر نظر ثانی کا مطالبہ	-----------	609
	سوالات (محکمہ جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری)		
54۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	612
55۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	627
	توجہ دلاؤ نوٹس		
56۔	لاہور: مصری شاہ میں شفیق نامی شہری کا قتل	-----------	635
57۔	ساہیوال: اڈا گیمبر میں ڈکیتی کی واردات	-----------	636
	تحاریک التوائے کار		
58۔	لاکھوں میٹرک ٹن گندم کھلے آسمان تلے پڑے ہونے کا انکشاف (۔۔۔جاری)	-----------	637
59۔	لاہور و دیگر شہروں میں پارکنگ کے نام پر ٹھیکیداروں کی لوٹ مار	-----------	641
60۔	صوبہ کے سرکاری ہسپتال فنڈز نہ ملنے پر بد ترین مالی بحران کا شکار	-----------	641
61۔	جام پور اور گوپانگ کالونی میں سیوریج سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا	-----------	644

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر		
62۔	اجلاس کے دوران آفیسرز گیلری میں متعلقہ افسران کے نہ آنے پر جناب سپیکر سے رولنگ کا مطالبہ	-----------	646
	تحاریک التوائے کار (۔۔۔جاری)		
63۔	میونسپل کمیٹی ماموں کانجن کے رورل ہیلتھ سنٹر میں ایمبولینس نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو مشکلات کا سامنا	-----------	650
64۔	گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد کی زمین کو پلاٹوں کی صورت میں نیلام اور الاٹ کرنا (۔۔۔جاری)	-----------	655
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
65۔	پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2011 پر بحث	-----------	657
66۔	کورم کی نشاندہی	-----------	659
	منگل، 5۔مارچ 2019		
	جلد 7: شمارہ 10		
67۔	ایجنڈا	-----------	663
68۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	667
69۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	668
	پوائنٹ آف آرڈر		
70۔	ممبران اسمبلی کی تنخواہ کے حوالے سے ترمیمی بل پیش کرنے کی اجازت کا مطالبہ	-----------	671

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
71۔	پاکستانی ہندوؤں کے بارے میں وزیر اطلاعات کے بیان کی پرُزور مذمت	-----------	673
	سوالات (محکمہ محنت و انسانی وسائل)		
72۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	678
73۔	غیر نشان زدہ سوال اور ان کے جواب	-----------	693
	تحاریک التوائے کار		
74۔	سمبڑیال روڈ کی تعمیر میں ناقص مٹیریل کا استعمال (---جاری)	-----------	696
75۔	مویشیوں کے لئے مضر صحت کھل بنولہ کے استعمال		
	سے دودھ کی پیداوار میں کمی	-----------	698
76۔	گندے پلاسٹک سے تیار شدہ بوتلوں کے استعمال سے		
	خطرناک بیماریوں کا پھیلنا	-----------	699
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی		
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)		
77۔	فیصل آباد کی تمام دورویہ سڑکوں کو ٹال فری کرنے کا مطالبہ (---جاری)	-----------	701
78۔	نیپرا کے قرض کا سود بجلی صارفین سے لینے سے		
	متعلق وفاقی حکومت کے فیصلے کو فی الفور واپس لینے کا مطالبہ (---جاری)	-----------	702
79۔	پلاسٹک شاپنگ بیگز کی تیاری کے لئے آکسو بائیوڈی گریڈ ایبل پلاسٹک		
	کی درآمدی ڈیوٹی فری کرنے کا مطالبہ (---جاری)	-----------	705
80۔	پولیو کی روک تھام کے لئے فوری اقدامات کرنے کا مطالبہ	-----------	706
81۔	قومی کھیل ہاکی کو زوال سے نکالنے کے لئے فنڈز کے اجراء کا مطالبہ	-----------	708
82۔	صوبائی اسمبلی پنجاب کے داخلی دروازے پر کلمہ طیبہ تحریر کرنے کا مطالبہ	-----------	909

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
83۔	پنجاب کے جن علاقوں میں موبائل کمپنیوں کی کوریج نہ ہے ان کو بھی کوریج فراہم کرنے کا مطالبہ	-----------	711
84۔	پولیو سے بچاؤ کے لئے آگاہی مہم چلانے کا مطالبہ	-----------	713
	زیرو آرنوٹس		
85۔	صوبہ کی ایپکس کمیٹی کو فعال کرنے کا مطالبہ	-----------	716
	بدھ، 6۔مارچ 2019		
	جلد 7: شمارہ 11		
86۔	ایجنڈا	-----------	721
87۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	723
88۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	724
	پوائنٹ آف آرڈر		
89۔	سابق وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کا علاج ان کے معالج سے کروانے کا مطالبہ	-----------	725
90۔	کورم کی نشاندہی	-----------	728
91۔	سابق وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کا علاج ان کے معالج سے کروانے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	-----------	728
	سوالات (محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال)		
92۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	731
93۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	737
94۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	740

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار		
95۔	علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں آٹھ سالہ ملازمہ کی تشدد سے ہلاکت	------------	743
96۔	مویشیوں کے لئے مضر صحت کھل بنولہ کے استعمال سے		
	دودھ کی پیداوار میں کمی(۔۔۔جاری)	------------	745
	سرکاری کارروائی		
	مسودہ قانون(جو زیر غور لایا گیا)		
97۔	مسودہ قانون میر چاکر خان رند یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی،		
	ڈیرہ غازی خان2019	------------	746
	زیرو آور نوٹس		
98۔	معزز ممبران اسمبلی اور ملازمین پنجاب اسمبلی		
	کو ادویات جاری کرنے کا مطالبہ	------------	753
99۔	جمبر کلاں قصور کی رہائشی طالبہ سے سکول ٹیچر کی زیادتی	------------	757
100۔	گورنمنٹ گرلز سکول شیخوپورہ کو بند کر کے شادی کی تقریب منعقد کرنا	------------	758
101۔	جام پور کے علاقے گوپانگ کالونی میں سیوریج کی ضرورت	------------	759
102۔	انڈکس		

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضورؐ ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں صرف دیکھ لُوں اک بار صبح طیبہ کو
بلا سے پھر مری دنیا میں شام ہو جائے
حضورؐ آپ جو سُن لیں تو بات بن جائے
حضورؐ آپ جو کہہ دیں تو کام ہو جائے
مزا تو جب ہے فرشتے یہ قبر میں کہہ دیں
صبیح! مدحتِ خیر الانام ہو جائے

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! کل رات کے اندھیرے میں جو بھارتی جارحیت ہوئی تھی اور آج پاکستان کی مسلح افواج نے اُس کا منہ توڑ جواب دیا ہے جس سے پوری قوم کا مورال بلند ہو گیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج بھارتی میڈیا کے اوپر سکتا طاری ہے۔ وہ کل جس طرح سے کہانیاں بنا بنا کر پوری دنیا کو دھوکا بازی سے متاثر کر رہے تھے آج انہیں سانپ سونگھ گیا ہے۔ اُن کے منہ سے کوئی بات نہیں آ رہی اور ہماری مسلح افواج نے دو طیاروں کو مار گرایا ہے اور اُن کے ایک پائلٹ کو گرفتار کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ وقفہ سوالات کے بعد پاک افواج کو appreciate کرنے کے لئے یہاں سے ایک قرارداد آنی چاہئے کہ ہماری بہادر افواج نے یہ کام کیا ہے اور پوری قوم سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح اُن کی پُشت پر کھڑی ہے۔

جناب سپیکر: میاں محمودالرشید! already قرارداد آ چکی ہے اور آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات بھی کر لی ہے تو ظاہر ہے کہ یہ جذبات ہر ایک پاکستانی کے ہیں اور ساری اسمبلیوں میں یہ قرارداد آئی ہے۔ آج ہماری افواج نے حساب برابر کیا ہے اور انشاءاللہ آئندہ بھی ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ جب قرارداد کے لئے یہ تحریک پیش کرنا چاہیں تو مہربانی فرما کر ہمارے ساتھیوں کو بھی اس میں شامل کیا جائے کیونکہ کل بھی جس طرح سے ہوا اُس کے لئے آپ نے مہربانی فرمائی لیکن ان کو چاہئے تھا کہ وہ ہمارے ساتھ بات کر کے متفقہ طور پر قرارداد لے آتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ آج بھی اگر یہ قرارداد لانا چاہتے ہیں تو ہمارے ساتھیوں کو بھی اس میں ساتھ ملائیں۔

جناب سپیکر: بالکل ٹھیک ہے ابھی دیکھ لیتے ہیں۔ جناب محمد بشارت راجا! آج کے بزنس کے بعد یہ قرارداد لے آئیں اور حزب اختلاف کو بھی اس میں شامل کریں کیونکہ یہ پوری قوم کا مسئلہ ہے اور اس معاملے میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف ایک page پر ہیں۔

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 417 جناب نصیر احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 360 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: یونین کونسل نمبر 79 کے رہائشیوں کی جانب سے ڈی جی واسا کو درخواستیں دینے والوں سے متعلقہ تفصیلات

*360: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم اگست 2018 سے اب تک ڈی جی واسا کے پاس یونین کونسل نمبر 79 کے رہائشیوں کی جانب سے کتنی درخواستیں پرانا اور ناکارہ سیوریج سسٹم تبدیل کرنے کی بابت موصول ہوئیں، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ب) ان درخواستوں میں سے کتنی پر عملدرآمد ہو چکا ہے اور کتنی درخواستوں پر ابھی ناکارہ سیوریج سسٹم تبدیل کرنا باقی ہے؟

(ج) حکومت کب تک اس علاقہ کی عوام کا یہ مسئلہ حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یکم اگست 2018 سے اب تک ڈائریکٹر گنج بخش ٹاؤن کے پاس یونین کونسل نمبر 79 کے رہائشیوں کی جانب سے پرانا اور ناکارہ سیوریج سسٹم کو تبدیل کرنے کے حوالے سے کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔ تاہم جب بھی کبھی سیور بندش کی شکایت آتی ہے تو اس کو فوری رفع کر دیا جاتا ہے۔

(ب) یکم اگست 2018 سے اب تک ڈائریکٹر گنج بخش ٹاؤن کے پاس یونین کونسل نمبر 79 کے رہائشیوں کی جانب سے پرانا اور ناکارہ سیوریج سسٹم کو تبدیل کرنے کے حوالے سے کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی البتہ پیر مکی سٹریٹ مہاجر آباد کا سیوریج سسٹم ناکارہ تھا جس کو حال ہی میں تبدیل کیا گیا ہے۔

(ج) سیوریج سسٹم کو بہتر کرنا محکمہ واسا کی اوّلین ترجیح ہے تاہم سیوریج سسٹم کو بہتر کرنے کے لئے محکمہ واسا اپنے وسائل کے مطابق کوشش بروئے کار لا رہا ہے۔ اس وقت مذکورہ علاقہ میں سیوریج کا نظام ٹھیک کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں نے اس سوال کے جز (ب) میں گزارش کی تھی کہ پیر مکی سٹریٹ، مہاجر آباد کا سیوریج سسٹم ناکارہ ہے۔ میں وزیر موصوف کی بہت شکر گزار ہوں کہ میرے سوال کے بعد اس سٹریٹ کا سیوریج سسٹم فوراً ٹھیک کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! اب صرف ایک کمی ہے جس کی میں درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ اُس سٹریٹ کی سڑک کچی ہے اگر وہ سڑک بھی پکی ہو جائے تو وہاں کے رہائشیوں کے لئے بہت سہولت ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! سیوریج کی تبدیلی اور پائپ کی repair کے بعد TEPA والے اس کو درست کر رہے ہیں۔ آئندہ چند دنوں کے اندر وہ سڑک بھی repair ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 748 جناب کاشف محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ایوب خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 757 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سپلائی ہونے والے پانی سے متعلقہ تفصیلات

757*: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پورے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ سٹی کا پانی کھارا اور کڑوا ہے سروے رپورٹس کے مطابق بھی پانی بیماریوں کا باعث بن رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دریائے چناب (تریموں ہیڈ) سے میٹھا پانی ٹوبہ ٹیک سنگھ سٹی کو پہنچانے کے لئے اربن واٹر سپلائی سکیم 2017 میں مکمل کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ عوام کو پینے کا صاف پانی مجوزہ سکیم کے تحت مئی 2018 سے نومبر 2018 تک مہیا کیا گیا اور بعد ازاں بوجہ عدم ادائیگی بجلی واجبات پانی کی سپلائی بند کر دی گئی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اربن واٹر سپلائی سکیم ابھی تک میونسپل کمیٹی کو handover نہیں کی گئی، اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) اربن واٹر سپلائی سکیم جو بند کر دی گئی ہے یہ کب تک چالو کر دی جائے گی تاکہ ٹوبہ ٹیک سنگھ سٹی کے شہری صاف پانی سے مستفید ہو سکیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) 20۔مئی 2018 سے 31۔اکتوبر 2018 تک عوام کو پانی کی فراہمی جاری رکھی گئی۔

(د) اس سلسلے میں ایڈیشنل سیکرٹری (ڈویلپمنٹ) لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی زیر صدارت مورخہ 2018-02-06 کو ہونے والی میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ میونسپل کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ بجلی کے بل ادا کرے گی اور maintenance & repair اگر کوئی ہوئی تو ایک سال میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کرے گا۔

مزید برآں پانی کے نمونہ میونسپل کمیٹی کے نمائندے کی موجودگی میں ٹیسٹ کروانے کے بعد میونسپل کمیٹی اس کو چلانا شروع کردے گی۔ پانی کے نمونے مورخہ 21۔فروری 2019 کو حاصل کرکے PCWR لیبارٹری کو بھیج دیئے گئے ہیں۔ ان کے نتائج آنے پر سکیم میونسپل کمیٹی کے حوالے کر دی جائے گی۔

(ہ) اُمید واثق ہے کہ مارچ، 2019 میں سکیم دوبارہ میونسپل کمیٹی کے زِیر انتظام چالو کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! جواب کے جز (ہ) میں کہا گیا ہے کہ "اُمید واثق ہے کہ مارچ، 2019 میں سکیم دوبارہ میونسپل کمیٹی کے زیر انتظام چالو کر دی جائے گی۔"

جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے سوال یہ ہے کہ ایک سکیم جس کو چھ ماہ چلایا گیا اور اس شہر میں نیچے پانی کھارا ہے وہاں صاف میٹھا پانی دینے کے لئے یہ سکیم تریموں ہیڈ سے لائی گئی تھی۔ اس کو چھ ماہ چلانے کے بعد بند کر دیا گیا۔ اب پھر کہا جا رہا ہے کہ اُمید واثق ہے کہ مارچ، 2019 میں سکیم دوبارہ میونسپل کمیٹی کے زِیر انتظام چالو کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے یقین دہانی چاہتا ہوں کہ کیا مارچ کے مہینے میں یہ سکیم چالو کر دی جائے گی یا نہیں اگر نہیں کی جائے گی تو اس کی وجہ کیا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جیسا کہ میرے فاضل دوست نے کہا کہ یہ سکیم بند پڑی ہے۔ یہ سکیم شروع ہوئی چھ ماہ کا آزمائشی دورانیہ ہوتا ہے۔ اس میں اصل مسئلہ Operation and Maintenance(O&M) کا تھا کہ یہ کس کی ذمہ داری ہو گی۔ یہ سکیم بن گئی اور 88 کروڑ روپے کی خطیر رقم کی لاگت سے یہ سکیم مکمل ہوئی۔ یہ سکیم جب بننے لگی تو میں انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ اس وقت یہ نہیں سوچا گیا کہ اتنی بڑی رقم لگانے کے بعد اس سکیم کو چلانے کے لئے کون ذمہ دار ہو گا۔ اس سکیم کو چلانے کی جب کسی کی ذمہ داری نہیں تھی بلکہ وہاں لوکل کمیونٹی نے اسے چلانا تھا جب انہیں بل آیا، بل کی رقم کی ادائیگی نہ ہونے کی وجہ سے واپڈا والوں نے بجلی کاٹ دی۔

جناب سپیکر! اب اس کو دوبارہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے میونسپل کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ساتھ take up کیا ہے کہ وہ اس کا بل ادا کرے گی اور اس کے بعد ہم انشاءاللہ مارچ کے آخر تک دوبارہ اس سکیم کو functional کر کے سپلائی بحال کر دیں گے۔

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید! یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ آپ کے محکمہ کے باقی منصوبوں کا بھی یہی حال ہے جو پچھلی حکومت میں بنے تھے۔

آپ کی بات بالکل صحیح ہے کہ اس وقت کوئی طریق کار طے نہیں کیا گیا تھا۔ یہاں جتنے pumping stations خراب ہیں، ان کے sewerage choke ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میونسپل کمیٹی ادائیگیاں نہیں کر رہیں۔ یہ لوگوں سے بل بھی لے رہے ہیں اور یہ شکایت ہر جگہ پر موجود ہے۔ یہ سکیم اگر ایک دفعہ چل جائے گی تو اس کے بعد پھر کسی کو پتا نہیں کہ کیا ہو گا۔

اس میں ذمہ دار کوئی نہیں ہے اور اس سسٹم یا نظام میں سے کچھ missing ہے۔ یہ بہت بڑا default ہے جسے آپ کو دیکھنا پڑے گا کہ overall اس نظام کو آپ کیسے maintain کر سکیں گے۔ صرف بنا دینا کام نہیں ہے ان کو چلانا کام ہے۔ ہماری بے شمار میونسپل کمیٹیاں ہیں اگر انہیں بھی دیکھیں تو وہاں بھی ایسا ہی حال ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس پر کافی غور و فکر کرنے کے بعد ہم یہ طے کر رہے ہیں کہ آئندہ جو ویلج کونسلز بنیں گی یا آئندہ ہم جتنی سکیمیں بنائیں گے ان کو لوکل گورنمنٹ کے نیچے جو بھی ادارہ ہے اس کے handover کیا جائے تاکہ وہ اس کے operation and maintenance کے ذمہ دار ہوں۔ اگر ہم اس کو کمیونٹی پر چھوڑ دیں تو وہ چھوٹے موٹے خرچے تو چلا لیتے ہیں لیکن جب وہاں کوئی بڑا مسئلہ آ جاتا ہے، کوئی بجلی کا failure ہو جاتا ہے، کوئی پائپ پھٹ جاتا ہے یا کوئی موٹر خراب ہو جاتی ہے تو ان کی capacity اتنی نہیں ہوتی کہ وہ لاکھوں روپے جمع کرا کر اسے دوبارہ استعمال کے قابل بنا سکیں۔ ہم یہ کر رہے ہیں کہ آئندہ لوکل گورنمنٹ کو یہ ساری سکیمیں handover کریں گے۔

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید! آپ کی یہ بات صحیح ہے کہ لوکل گورنمنٹ already ہی کئی جگہوں پر کر رہی ہے لیکن حقیقت میں وہ کچھ کر نہیں رہی۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں اور اس کے لئے کوئی علیحدہ سے نظام طے نہیں ہوا تھا۔ آپ نے تو ذمہ داری ڈال دی کہ لوکل گورنمنٹ کرے گی لیکن وہ کہتے ہیں کہ ہم کہاں سے لائیں یہ تو چلتی نہیں اور ہمارے پاس اس کی repair کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ اس حوالے سے لوگ بہت تنگ ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم جو نیا مجوزہ سسٹم لا رہے ہیں اس میں ہم سارے stakeholders کو بھی اعتماد میں لے رہے ہیں۔ وہ ایک powerful سسٹم ہو گا جس سے براہ راست ویلج کونسل کو ہر ماہ لاکھوں روپے کے فنڈز ٹرانسفر ہوں گے۔

جناب سپیکر! اب یہ جواز نہیں رہے گا جو معذرت کے ساتھ جو موجودہ لوکل گورنمنٹ سسٹم میں آئین پاکستان کی جو حقیقی روح ہے وہ آرٹیکل 148 ہے کہ administrative and financial powers اس کے پاس ہوں جو ان کے پاس نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! اس کا دارومدار یہ ہے کہ حکومت پیسے بھیج دے تو وہ چلا لیتی ہیں۔ ہم آئندہ کے لئے انتہائی بااختیار لوکل گورنمنٹ سسٹم لے کر آ رہے ہیں کہ فنڈز بھی ہوں گے اور یہ ساری چیزیں ہم اس کو handover کریں گے اور براہ راست فنڈز ویلج کونسل کو ملیں گے ان کے ذریعے سے ہی یہ سارے معاملات آگے بڑھیں گے۔

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید! میں آپ کو تجربے کی بات کر رہا ہوں کیونکہ مجھے ground reality کا پتا ہے۔ آپ ایک سیوریج کی سکیم بناتے ہیں، اس کے ساتھ pumping station بنا دیئے اور ساتھ واٹر سپلائی دی تو کام شروع ہو گیا لیکن ہوتا کیا ہے کہ وہ جا کر اپنی priorities تبدیل کر لیتے ہیں اور وہاں سے پیسے اٹھا کر نئی سکیموں پر اپنے کونسلرز کو خوش کرنے کے لئے لگا لیتے ہیں اسی لئے یہ بربادی ہو رہی ہے۔

یہاں وزیر قانون بھی بیٹھے ہوئے ہیں کہ قانون سازی ہو اور اس میں ہر سکیم کے ساتھ یہ بات شامل کر دی جائے کہ اس طرح کے کام جو ساری کمیونٹی کے کام ہیں جو کسی ایک کا کام نہیں بلکہ پورے علاقے کا کام ہے۔ آپ ایسا کام کریں کہ کسی سکیم کے فنڈز مختص کرتے وقت اس کی maintenance, repair اور functioning متعین کر دی جائے چاہے اس میں بجلی کا بل ہو یا کوئی اور چیز ہو۔ آپ ground reality دیکھیں تو افسوس ہوتا ہے کہ لوگوں سے بل بھی زبردستی وصول کئے جاتے رہے ہیں۔

ہم نے خود دیکھا ہے کہ دس سال یہی ہوتا رہا ہے۔ میں اس لئے یہ کہہ رہا ہوں کہ مجھے 1983 سے اس نظام کا پتا ہے کیونکہ میں خود کونسلر بھی رہا ہوں اور ہم نے اس میں بہت ساری چیزیں ٹھیک بھی کی تھیں۔

پچھلے دس سال میں بدقسمتی سے وہ ساری undo ہوئیں اور ان کا بیڑا غرق ہوا۔ اس وقت گراؤنڈ پر حالات بہت خراب ہیں۔ آپ کو بہت سوچ سمجھ کر نیا نظام بنانا چاہئے کہ ان کے ہاتھ میں یہ نہ رکھیں باقی ان کو اتھارٹی دیں، ہمارے دور میں بھی ان کے پاس بڑی اتھارٹی تھی لیکن یہ چیزیں اس سے علیحدہ کریں تاکہ عام آدمی کو جو فائدہ ہونا ہے وہ تو کم از کم اس تک پہنچے۔

ان کی خواہش ہوتی ہے کہ آئندہ الیکشن لڑنا ہے ممبر کا دباؤ ہوتا ہے اس کام کو اس دباؤ سے نکالنا ہے کیونکہ اس کی maintenance, repair اور functioning بہت ضروری ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ایوب خان!

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! آپ نے جس طرح مسائل کی نشاندہی کی ہے اور واقعی واٹر سپلائی سکیموں میں بہت زیادہ مسائل ہیں کہ دیہاتوں میں یہ سکیمیں کمیونٹی کے سپرد کر دی جاتی ہیں اور شہروں میں عموماً میونسپل کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔ اس سکیم کے نہ چلنے کی وجہ یہ ہے کہ میونسپل کمیٹی نے یہ سکیم نہیں لی تھی۔ اگر میونسپل کمیٹی اس سکیم کو لے لیتی اور لوگوں سے بل کے لئے کہتی تو لوگ میٹھا پانی پینے کے لئے بل دینے کو تیار تھے لیکن میونسپل کمیٹی نے یہ سکیم نہیں لی تھی۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کے حل کے لئے اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے تو مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے کہ مارچ تک یہ سکیم چل جائے گی۔ جی، جناب سعید احمد!

جناب سعید احمد: جناب سپیکر! یہ جو سکیم بنائی گئی تھی یہ میرے حلقہ پی پی۔121 میں بنائی گئی تھی۔ میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سکیم 88 کروڑ روپے کی لاگت سے بنائی گئی، جس کی اینٹی کرپشن میں آج بھی انکوائری چل رہی ہے۔ اس میں 60 کروڑ روپے کا پائپ ڈالا گیا جس کمپنی کا پائپ منظور ہوا تھا وہ نہیں ڈالا گیا۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس میں ٹوٹل کرپشن ہے۔ میونسپل کمیٹی اس کو لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ میونسپل کمیٹی بہت چھوٹی ہے اور اس کے پاس فنڈز نہیں ہیں اس کی مکمل انکوائری کروائی جائے۔ یہ سکیم صرف چھ ماہ چلی اور اب وہاں پائپ دس جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکے ہیں آپ موقع پر وزٹ کر لیں آپ کو حالات کا پتا چل جائے گا کہ وہاں پر کیا حالات

ہیں؟ یہ 88 کروڑ روپیہ گورنمنٹ اور عوام کا پیسا صرف کرپشن کی نذر ہوا ہے اس پر مکمل انکوائری ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: جناب سعید احمد! آپ کی بات آگئی ہے۔ اس پر متعلقہ منسٹر چاہیں تو خود اس کی انکوائری کرواسکتے ہیں ان کے لئے تو کوئی اس میں رکاوٹ نہیں ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! اگر میرے فاضل ممبر یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کی تعمیر میں کوئی گھپلہ بازی یا sub standered material use ہوا ہے تو ہم اس کی انکوائری کروانے کے لئے تیار ہیں میں محکمانہ طور پر انشاءاللہ اس معاملے کی انکوائری کرواکے اگلے سیشن میں اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کردوں گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جی، ٹھیک ہے۔ جناب سعید احمد! اب آپ بیٹھ جائیں آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر اس سکیم میں کوئی گھپلہ ہوا ہے تو اس کی انکوائری کروائیں۔ معزز ممبر جنہوں نے اس بات کی نشاندہی کی ہے یہ خود میرے حلقے کے ووٹر ہیں، انہوں نے دوسری جگہ سے الیکشن لڑا اور جیت گئے ہیں لیکن یہ ووٹر میرے حلقے کے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ایوب خان! چلیں، اچھا ہے کہ ایک ووٹر آپ کا بھلا کر رہا ہے۔

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! وہاں عوام کو پانی کیوں نہیں مہیا کیا جارہا؟ اگر آپ نے کوئی انکوائری کروانی ہے تو وہ بے شک آپ کروائیں لیکن عوام کو کس عذاب میں مبتلا کیا جارہا ہے لہٰذا میری آپ سے گزارش ہے کہ وہاں پر پانی چالو کیا جائے اور آپ انکوائری کرواتے رہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ایوب خان! میری بات سنیں۔ منسٹر صاحب نے یہ ensure کیا ہے کہ انشاءاللہ مارچ تک پانی چالو ہو جائے گا اور وہ خود اس کو مانیٹر بھی کریں گے، یہ بات تو on record آگئی ہے۔

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کہیں بھی میٹھا پانی دستیاب نہیں تھا تو پھر تریموں ہیڈ کا سروے کیا گیا اس کے بعد یہ بنی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں ایک بات کی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ میرے فاضل بھائی نے کہا کہ ہمیں کس بات کی سزا دی جا رہی ہے۔ 2011 میں یہ سکیم شروع ہوئی تو سات سال تک میرے بھائی کو اس چیز کا خیال نہیں آیا کہ جو اربوں، کھربوں روپے محکموں کے لوگوں پر لگتے رہے غرضیکہ پینے کا صاف پانی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں فراہم کرنے کے لئے دیئے جائیں یعنی 88 کروڑ روپیہ سات سال کے دوران وہاں پر لگا ہے۔

جناب سپیکر! اب ان کو تین ماہ بھی یہ چیز برداشت نہیں ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اس کا کوئی mechanism بنا کر کسی کو handover کریں تاکہ آئندہ اس میں اس طرح کی کوئی disturbance پیدا نہ ہو لہٰذا ہم نے water testing کے لئے لیبارٹری میں بھیجا ہے اور ہم انشاءاللہ مارچ کے آخر تک اس کو functional کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ ساری بات سامنے آگئی ہے اور منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل سے اس کا جواب دیا ہے اور پورے پنجاب کی سکیموں کے خدشات کا ذکر بھی اس میں کر دیا ہے، انہوں نے فرمایا ہے کہ اب جو بلدیات کا نظام آ رہا ہے اس کے تحت ان سکیموں کو ان کے حوالے کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش تھی کہ اگر دو سال یا دو سال تک الیکشن نہیں ہوتے یہ سکیم مارچ میں تقریباً بارہ یا چودہ ماہ تو چلے گی تو اس دوران وہاں فنڈنگ کا کیا بندوبست کیا گیا ہے لہٰذا میں پوچھنا اور گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس کے لئے کوئی بہترین نظام بنایا جائے تاکہ آئندہ اس طرح کی کوئی شکایت نہ آئے کیونکہ ہمارے ہاں بھی ایسی بہت ساری واٹر سپلائی اور سیوریج سکیمیں بنی تھیں لیکن اب وہ بالکل ختم ہو چکی ہیں کیونکہ کسی نے بھی ان کی ownership نہیں لی۔

جناب سپیکر: جناب سعید اکبر خان! یہ مسئلہ ہر جگہ پر ہے۔ منسٹر صاحب نے alreadyاس کا جواب دے دیا ہے کہ اس دوران جو وہاں سسٹم چل رہا ہے وہ تو چلتا رہے گا لیکن future کے حوالے سے آپ کی بات ٹھیک ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! اس وقت کوئی نظام چل ہی نہیں رہا۔

جناب سپیکر: جناب سعید اکبر خان! یہ تو پہلے سے ہی نظام چل رہا ہے لہٰذا یہ وقت اسی طرح ہی گزارنا پڑے گا۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! Meanwhile جو سکیمیں مکمل ہوں گی یا جو ongoing سکیمیں اس سال مکمل ہونے والی ہیں ہم محکمانہ طور پر اس پر یہ فیصلہ کر رہے ہیں جو بھی O&M کے اخراجات ہیں جب تک یہ سکیمیں handover نہیں ہو جاتیں ان کی construction cost میں O&M کو شامل کر لیں تاکہ جو بھی کنٹریکٹر چھ ماہ یا ایک سال تک ان کو بنائے اس وقت تک ہم اس طرح کا کوئی سسٹم لے آئیں۔ ہم لوکل کمیونٹی پر سب کچھ چھوڑتے ہیں تو پھر کمیونٹی بھی suffer کرتی ہے تو آئندہ جو بھی سکیم مکمل ہو اور اس سکیم کو بنانے والے کنٹریکٹر کی O&M بھی چھ ماہ یا ایک سال تک اسی کی ذمہ لگا دی جائے جب تک یہ کسی سسٹم کے handover نہیں ہوتی وہی اس کی maintenance کا ذمہ دار ہو گا۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اب اگلا سوال لیتے ہیں کیونکہ اس سوال پر بہت بات ہو گئی ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں بھی آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کو ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کا محکمہ ایک بہت بڑا محکمہ ہے تو مہربانی فرما کر آپ یہ پتا کر لیں کہ 80 فیصد سکیمیں بند پڑی ہیں تو میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ محکمہ کی ڈیوٹی لگائیں کیونکہ اگر آپ یہ کمیونٹی کو دیں گے تو یقیناً پھر وہ سکیمیں نہیں چلیں گی کیونکہ ہم نے یہ تجربہ کیا ہے اور ہمیں اس میں ناکامی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: رانا محمد اقبال خان! منسٹر صاحب نے یہی بات کی ہے کہ جب تک ہم سکیمیں مکمل کر کے handover نہیں کر دیتے اس وقت تک محکمہ ہی اس کی دیکھ بھال کرے گا اور کر رہا بھی ہے۔ اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر762 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صاف پانی کمپنی کے چیئرمین اوران کے پے پیکیج سے متعلقہ تفصیلات

***762: جناب منان خان:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

صاف پانی کمپنی" میں 2013 سے آج تک کون کون کمپنی کا چیئرمین کتنے دورانیہ کے لئے مقرر رہا اوران کو کیا ماہانہ تنخواہ پیکج یا مراعات دی گئیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

پنجاب صاف پانی کمپنی۔ساؤتھ

ڈائریکٹر فیس6۔مئی2014 سے لے کر14 اپریل2017 تک-/10,000 روپے

ڈائریکٹر فیس اپریل2017 سے جون2017 تک-/25000 روپے

ڈائریکٹر فیس جولائی2017 سے آج تک-/30,000 روپے(Till Date)

1. جناب مجتبیٰ جمال 6۔مئی2014 سے28۔جولائی2014 تک پنجاب صاف پانی کمپنی کے چیئرمین رہے۔ اس دوران انہوں نے تین میٹنگز میں شرکت کی اور ڈائریکٹر فیس کی مد میں انہیں مبلغ۔/30,000 روپے دیئے گئے۔
2. محترمہ عائشہ غوث پاشا19۔نومبر2014 سے 4۔اگست 2015 تک پنجاب صاف پانی کمپنی کی چیئرمین رہیں۔ اس دوران انہوں نے19 میٹنگز میں شرکت کی اور ڈائریکٹر فیس کی مد میں انہیں مبلغ۔/190,000 روپے دیئے گئے۔
3. جناب کاشف پڑھیار3۔ستمبر2015 سے 4۔اپریل2017 تک پنجاب صاف پانی کمپنی کے چیئرمین رہے۔ اس دوران انہوں نے32 میٹنگز میں شرکت کی اور

ڈائریکٹر فیس کی مد میں انہیں مبلغ۔/320,000روپے اور ٹریول الاؤنس کی مد میں ۔/35,000روپے دیئے گئے۔

میٹنگز میں شرکت	=	320,000 روپے
سفری اخراجات	=	35,000 روپے
کل رقم اخراجات	=	355,000 روپے

4. جناب عارف سعید 14۔اپریل2017 سے 2۔نومبر 2018 تک پنجاب صاف پانی کمپنی ساؤتھ کے چیئرمین رہے ہیں۔اس دوران انہوں نے 22 میٹنگز میں شرکت کی اور انہیں ڈائریکٹر فیس کی مد میں مبلغ۔/3,40,000روپے دیئے گئے۔

نوٹ: جناب عارف سعید نے 22 میٹنگز میں شرکت کی، مگر انہوں نے ان تمام میٹنگز میں سے صرف چند میٹنگز کے پیسے وصول کئے۔

پنجاب صاف پانی کمپنی۔نارتھ

ڈائریکٹر فیس اپریل2017 سے جون2017 تک-/25000 روپے

ڈائریکٹر فیس جولائی2017 سے آج تک-/30,000روپے(Till Date)

1. جناب میجر (ر)طاہر اقبال اپریل2017 سے اکتوبر2017 تک پنجاب صاف پانی کمپنی نارتھ کے چیئرمین رہے۔اس دوران انہوں نے 19 میٹنگز میں شرکت کی اور ڈائریکٹر فیس کی مد میں انہیں مبلغ۔/405,000روپے دیئے گئے۔

اسی عرصہ کے دوران انہوں نے 10 دفعہ ہوائی سفر کیا، اس ہوائی سفر کے مد میں مبلغ۔/349,701روپے دیئے گئے۔

میٹنگز میں شرکت	=	405,000 روپے
ہوائی سفر اخراجات	=	349,701 روپے
کل رقم اخراجات	=	754,701 روپے

2. جناب عارف سعید اپریل2017 سے یکم اکتوبر2018 تک پنجاب صاف پانی کمپنی نارتھ کے چیئرمین رہے ہیں۔اس دوران انہوں نے کسی قسم کی کوئی مراعات وصول نہیں کیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر!شکریہ۔میں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ صاف پانی کمپنی"میں 2013 سے آج تک کون کون کمپنی کا چیئرمین کتنے دورانیہ کے لئے مقرر ہوا اور ان کو کیا ماہانہ تنخواہ

پیکج یا مراعات دی گئیں؟ میں محکمے کا اور منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے تفصیلاً جواب دیا ہے اور میں ان کے جواب سے بالکل مطمئن ہوں لیکن سیریل نمبر۔1 میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ جناب مجتبیٰ جمال6۔مئی2014 سے 28۔جولائی2014 تک پنجاب صاف پانی کمپنی کے چیئرمین رہے۔ اس دوران انہوں نے تین میٹنگز میں شرکت کی اور ڈائریکٹر فیس کی مد میں انہیں مبلغ30ہزار روپے دیئے گئے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جواب عوام کے سامنے ہے صاف پانی کمپنی کے حوالے سے ان کے خاص آئٹم وزیر فیاض الحسن چوہان میڈیا پر آکر کہتے ہیں کہ جناب احسن اقبال جو کہ سابق وفاقی وزیر داخلہ تھے ان کے بھائی نے کرپشن کی، لوٹا اور پتا نہیں کیا کچھ کیا؟

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ کیا جناب فیاض الحسن چوہان پنجاب میں پگڑیاں اُچھالنے کے لئے رکھے ہوئے ہیں، یہ کتنی زیادتی کی بات ہے؟

جناب سپیکر: جناب منان خان! آج محکمہ ہاؤسنگ اور پبلک ہیلتھ سے متعلق سوالات ہیں جب ان کا محکمہ آئے گا تب آپ اس topic پر بات کر لیں ابھی آپ اسی پر رہیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جناب منان خان! اگر آپ جواب سے مطمئن ہیں تو آپ کا بہت شکریہ۔ اب اگلا سوال نمبر764 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ ان کی طرف سے درخواست آئی ہے لہٰذا ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر765 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال کے چکوک اور قصبہ جات میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*765: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کے سال 19-2018 میں کتنے چکوک، قصبوں اور آبادی کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم کی جائے گی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔72 ضلع سرگودھا کے تمام چکوک میں پانی پینے کے قابل نہ ہے جس کی وجہ سے ہیپاٹائٹس جیسی موذی امراض میں روزبروز اضافہ ہو رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب مذکورہ حلقہ کے تمام چکوک کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) تحصیل بھیرہ اور بھلوال، ضلع سرگودھا میں جو منصوبہ جات واٹر سپلائی اور سیوریج ڈرینج برائے مالی سال 19-2018 زیر تعمیر ہیں۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے

تحصیل بھیرہ	کل آبادی	تخمینہ	خرچہ	اس سال مختص کی گئی رقم
ایک واٹر سپلائی سکیم	40453	80.00 ملین روپے	34.00 ملین روپے	4.4 ملین روپے
تین سیوریج ڈرینج سکیم	40412	127.4 ملین روپے	61.9 ملین روپے	8.00 ملین روپے

تحصیل بھلوال

ایک واٹر سپلائی سکیم	2358	7.3 ملین روپے	سکیم اپروول کے مراحل میں ہے	
چار سیوریج ڈرینج سکیم	119002	308.5 ملین روپے	246.6 ملین روپے	14.9 ملین روپے

اندریں بالا سے عیاں ہے کہ 42818 نفوس کو واٹر سپلائی اور 159414 نفوس کو سیوریج ڈرینج کی سہولت تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں مہیا کر دی جائے گی بشرطیکہ حکومت پنجاب سے بقیہ ماندہ فنڈز موصول ہو جائیں۔

(ب) پی پی۔72 میں جو علاقہ دریائے جہلم کے کنارے کے نزدیک واقع ہیں ان کا پانی پینے کے قابل ہے۔وہ سویٹ زون ہے۔باقی علاقہ brakish زون میں ہے جہاں پانی پینے کے قابل نہ ہے۔

(ج) حکومت صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے ہر سال سالانہ ترقیاتی پروگرام میں دیہات میں واٹر سپلائی سکیمیں شامل کی جاتی ہیں اور فنڈز کی دستیابی کے بعد باری آنے پر ان پر کام کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! معزز منسٹر صاحب نے میرے سوال کے جواب میں کہا ہے کہ اس میں تحصیل بھیرہ کی دو سکیموں کا ذکر کیا گیا ہے لیکن معزز منسٹر صاحب نے اس بات کی وضاحت نہیں کی اس میں ایک بھیرہ، میانی اور پھلروان سٹی آتا ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے دور میں ان کے لئے 8 کروڑ روپے کی سکیمیں منظور ہوئی تھیں میں نے آپ سے سوال یہ پوچھا تھا کہ کیا ان سکیموں کے جو پیسے ہیں آپ کب تک ہمیں الاٹ کریں گے جو کام بقایا ہے وہ کب تک مکمل ہو گا اور kindly on the floor of the House یہ assure کریں کہ جو کام مکمل ہو چکا ہے اس کے pipes میونسپل کمیٹی بھیرہ اور پھلروان میں پڑے ہیں وہ کب تک install ہوں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ on going سکیم ہے۔ بھیرہ میں ڈرینج سکیم پر اب تک 58 ملین روپے اور واٹر سپلائی سکیم پر 42 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جبکہ بقایا رقم جو اس کی completion کے لئے ضروری ہے تو آئندہ بجٹ کے اندر بھی رقم رکھی جائے گی۔ البتہ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ سکیم مکمل طور پر آئندہ بجٹ میں مکمل ہو جائے گی لیکن میں یہ یقین دہانی کرواتا ہوں کہ جو maximum ہو سکا اس میں فنڈز رکھیں گے اور کوشش کریں گے کہ آئندہ مالی سال میں یہ سکیم مکمل ہو جائے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں معزز منسٹر صاحب سے request یہ کروں گا کہ جو کام چار کروڑ روپے کا ہو چکا ہے اور جو کام رُکا ہوا ہے تو ان کی priority اس پر کیا ہے؟

جناب سپیکر! میں تفصیلات کے لئے آگاہ کرتا ہوں کہ سابق چیف جسٹس آف پاکستان کو ایک درخواست دی گئی تھی جس پر اُن کا ایک حکم نامہ جاری ہوا تھا اور اس میں specifically کہا گیا تھا کہ میانی اور بھیرہ شہر کے نامکمل کام کو priority wise رکھیں۔ چونکہ ہماری حکومت ختم ہو

گئی لیکن اب آپ کی حکومت ہے لہٰذا میری آپ سے یہ request ہے کہ اس آرڈر کے پیشِ نظر جو فنڈز آپ اس کے لئے allocate کریں گے kindly منسٹر صاحب on the floor of the House بتادیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اپنے فاضل ممبر کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے ان احکامات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کوشش کریں گے کہ آئندہ مالی سال میں اس سکیم کو مکمل کیا جائے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اِن کی کوشش ہوگی جس پر بڑی مہربانی لیکن میں نے سوال یہ کیا ہے کہ کب تک مکمل کیا جائے گا اور کتنے فنڈز allocate کئے جائیں گے kindly اس پر منسٹر صاحب بتادیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے اپنے دوست سے کہہ دیا ہے کہ آئندہ مالی سال 2019-20 کے اندر انشاء اللہ اس سکیم کو مکمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کی attention کی ضرورت ہے۔ منسٹر صاحب نے assure کر دیا ہے کہ آئندہ مالی سال کے اندر کوشش کریں گے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ آدھی سکیمیں جو incomplete ہیں وہ لوگوں کے لئے problematic ہیں یعنی جو سکیمیں مکمل ہی نہیں ہوں گی تو عوام ان سے فائدہ کس طرح لے سکے گی؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے آپ کو assure کیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے assure یہ کیا ہے کہ میں اگلے سال آپ کو بتاؤں گا لیکن یہ نہیں بتا رہے کہ اگلے سال کتنے پیسے اس سکیم میں دیں گے؟ صرف چار چار ملین

رہتے ہیں لہٰذا منسٹر صاحب مہربانی کر کے on the floor of the House assure کر دیں کہ میں اگلے مالی سال میں یہ سکیم مکمل کر دوں گا۔

جناب سپیکر: اگلا سال اتنا دُور نہیں ہے اور صرف دو مہینے کی بات ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! وہ اس کی on the floor of the House assurance تو کروا دیں کہ ہم میانی، بھیرہ، بھلوال اور پھلروان کی سکیمیں مکمل کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اپنے فاضل دوست کو پہلے ہی یہ جواب دے چکا ہوں کہ اس سال واٹر سپلائی سکیم کے لئے 4.5 ملین اور سیوریج ڈرینج سکیم کے لئے 8 ملین روپے کی رقم رکھی ہوئی ہے جبکہ بقایا رقم آئندہ مالی سال میں کوشش کریں گے کہ یہ مکمل ہو جائیں۔ جب تک فنڈز کی پوزیشن ہمارے سامنے نہ ہو تو میں یہاں پر کھڑے ہو کر کیسے بتا سکتا ہوں؟ آئندہ ADP کی سکیمیں ہم نے demand کی ہوئی ہیں جس میں اس کو بھی انشاءاللہ رکھیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ سوال ہو گیا ہے اور اب اگلا سوال لے لیتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 804 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب بلال فاروق تارڑ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! سوال نمبر 847 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: گکھڑ منڈی میونسپل کمیٹی میں سیوریج کے لئے مختص کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*847:**جناب بلال فاروق تارڑ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ گکھڑ منڈی میونسپل کمیٹی میں سیوریج/ڈرینج سکیم نمبر G.S 1780 کے لئے پچھلے دو مالی سال کے دوران کتنی رقم جاری کی گئی؟

(ب) اس سکیم کے لئے موجودہ مالی سال 19-2018 میں اب تک کتنی رقم جاری کی گئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پچھلے دو مالی سالوں میں مندرجہ ذیل فنڈز جاری ہوئے۔

(i) مالی سال 17-2016 مبلغ 45.000 ملین روپے جاری ہوئے۔

(ii) مالی سال 18-2017 مبلغ 30.000 ملین روپے جاری ہوئے

(ب) مالی سال 19-2018 میں مبلغ 15.000 ملین روپے جاری ہوئے۔

اب تک 90.000 ملین جاری ہوئے جبکہ اس سکیم پر تخمینہ لاگت 194.226 ملین ہے لہٰذا اس کی تکمیل کے لئے مزید 104.226 ملین درکار ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! یہ گکھڑ منڈی کی سیوریج/ڈرینج سکیم کے حوالے سے سوال ہے۔ جز (الف) کے جواب میں لکھا ہے کہ مالی سال 17-2016 میں 45 ملین روپے جاری کئے گئے اور 18-2017 میں 30 ملین روپے جاری کئے گئے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 19-2018 میں صرف 15 ملین روپے جاری کئے گئے ہیں تو اتنی تھوڑی رقم کیوں جاری کی گئی ہے کیونکہ مالی سال اب اختتام کی طرف جا رہا ہے لہٰذا کیا حکومت کا ارادہ ہے کہ اس سکیم کے لئے مزید رقم جاری کی جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس مالی سال میں یہ سکیم مکمل نہیں ہو سکے گی البتہ آئندہ مالی سال کے اندر اس سکیم کے لئے رقم رکھیں گے۔ اس کی تفصیل آ گئی ہے تو2019-20 کے ADP میں اس کو شامل کر رہے ہیں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! اس بات کا تو مجھے بھی پتا ہے کہ اس مالی سال میں یہ سکیم مکمل نہیں ہو سکے گی۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ پچھلے دو سالوں میں اتنی زیادہ رقم جاری کی گئی ہے لیکن اس سال پچھلے سالوں کے مقابلے میں بہت ہی تھوڑی رقم رکھی گئی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پچھلے سال 30 ملین رقم اور اس سال 15 ملین روپے ہے جبکہ اس کو پھر بھی مزید 104 ملین رقم درکار ہے لہٰذا ہم اپنے صوبے کے مالی حالات اور سکیموں کی priorities کو سامنے رکھتے ہوئے جو maximum ہو سکے گا وہ انشاء اللہ ضرور کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں نے سوال کرنا ہے جو بہت اہم ہے۔

جناب سپیکر: جی، سوال نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ نے سوال دیا نہیں ہے لیکن ضمنی سوال کر سکتے ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آخری مالی سال میں جب الیکشن کا سال آیا تو سابقہ حکومت نے ایک بڑی مہربانی فرمائی کہ 10 کروڑ روپے کی سکیم approve کر کے 20 لاکھ روپے دے کر سکیم شروع کروا دی۔ اس پورے صوبے میں اتنا بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اُس

وقت انہوں نے الیکشن کی وجہ سے تمام سکیمیں جاری کروا دیں جو ہم سب کے لئے ایک بہت بڑا pressure ہے۔

جناب سپیکر! میرے اپنے حلقے میں اس طرح کی بہت سی سکیمیں ہیں جن کو تھوڑے سے پیسے دے کر شروع کروا دیا گیا۔ مجھے تو یہ لگتا ہے کہ جتنی سکیمیں انہوں نے شروع کی تھیں اگر ہماری حکومت سارے فنڈز بھی وہاں لگائے تو یہ فنڈز پورے نہیں آسکتے۔

جناب سپیکر! میرے عزیز ضمنی سوال کر رہے تھے کہ آئندہ مالی سال کے دوران ہمیں ensure کیا جائے لیکن ہمیں تو اس بات کی surety نظر نہیں آ رہی کہ اگر ہم اپنی calculation خود بھی کریں تو شاید ہی حکومت اگلے تین سال تک یہ سکیمیں مکمل کروا سکے۔

جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ پنجاب کی جتنی سکیمیں اور خاص طور پر بھکر کی سکیمیں ہیں اُن کے لئے بھی funding کا بندوبست ہو سکے گا یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ کی یہ اچھی تجویز ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! معزز ممبر جناب سعید اکبر خان نے میرا کام آسان کر دیا کہ واقعی الیکشن کے پیشِ نظر اربوں نہیں کھربوں روپے کی سکیمیں دے دی گئیں اور دس دس، بیس بیس، تیس تیس لاکھ روپے کی funding کی گئی تاکہ وہ ongoing سکیموں میں آ جائیں۔ اب وہ سکیمیں ongoing میں آ گئی ہیں اور ہمارے سارے دوست یہ expect کر رہے ہیں کہ وہ سارے فنڈز اگلے مالی سال میں دے دیں تو میں نے یہ کہا ہے کہ صوبے کی financial position اور priorities کو سامنے رکھتے ہوئے ہم کوشش کریں گے کہ جو maximum دے سکے وہ دیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 885 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*885: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں سابق دور حکومت میں صاف پانی پراجیکٹ کا آغاز کیا گیا اس پراجیکٹ پر سال وار کتنے فنڈز مختص کئے گئے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) صاف پانی پراجیکٹ کے تحت صوبہ میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ صاف پانی پراجیکٹ میں سیاستدان اور سرکاری افسران بدعنوانی گھپلے، رشوت اور غبن کے مرتکب پائے گئے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس سلسلہ میں کتنے افراد پر مقدمہ درج کیا گیا ہے ان سے کتنی ریکوری ہوئی ہے اور اس کے کل خسارے سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پنجاب صاف پانی کمپنی۔ساؤتھ

سالانہ بنیاد پر مختص کئے گئے فنڈز کی تفصیلات Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

پنجاب صاف پانی کمپنی۔نارتھ

سالانہ بنیاد پر مختص کئے گئے فنڈز کی تفصیلات Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) پنجاب صاف پانی کمپنی۔ساؤتھ

صاف پانی پراجیکٹ کے تحت صوبہ پنجاب کی پانچ تحصیلوں بشمول لودھراں، منچن آباد، خان پور، حاصل پور اور دنیا پور میں 2017-2015 کے دوران 116 واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے ہیں۔ تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب صاف پانی کمپنی۔ساؤتھ

صاف پانی پراجیکٹ کے چند سابق افسران اور ایک سیاستدان جناب قمرالاسلام کے خلاف نیب تحقیقات کر رہی ہے اس سلسلہ میں احتساب عدالت میں ریفرنس جاری ہے۔

پنجاب صاف پانی کمپنی۔نارتھ

پنجاب صاف پانی کمپنی نارتھ میں شامل کسی سرکاری افسر اور سیاستدان کا نام بدعنوانی، گھپلے، رشوت اور غبن میں ابھی تک سامنے نہیں آیا ہے۔

(د) پنجاب صاف پانی کمپنی۔ساؤتھ

کیونکہ احتساب عدالت ابھی اس ریفرنس پر مزید سماعت کر رہی ہے۔ابھی تک عدالت کی طرف سے کسی کو بھی سزا نہیں ہوئی اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی ریکوری عمل میں لائی گئی ہے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر!میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ صاف پانی کمپنی کے حوالے سے احتساب عدالت میں جو references چل رہے ہیں محکمہ وہ الزامات بتادے کہ کون کون سے ہیں اور کیا ان الزامات کی روشنی میں محکمہ بھی کوئی کارروائی کر رہا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!صاف پانی کمپنی ساؤتھ کے حوالے سے جواب میں بھی لکھا ہوا ہے کہ پنجاب کی پانچ تحصیلوں بشمول لودھراں، منچن آباد، خان پور، حاصل پور اور دنیا پور میں 116 واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے تھے جس کی تفصیل بھی موجود ہے۔اس میں بڑے پیمانے پر گھپلے تھے جس کی انکوائری نیب کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر936 جناب خالد محمود کا ہے اور ان کی request آئی ہے کہ ان کے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب بلال فاروق تارڑ کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر!سوال نمبر956 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: راہوالی کینٹ میں زیر تعمیر
سیوریج/ڈرینج سکیم کے لئے مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*956: **جناب بلال فاروق تارڑ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) راہوالی کینٹ گوجرانوالہ میں زیر تعمیر سیوریج/ڈرینج سکیم کے لئے مالی سال 18-2017کے دوران کتنی رقم جاری کی گئی؟

(ب) اس سکیم کے لئے موجودہ مالی سال19-2018میں اب تک کتنی رقم جاری کی گئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(میاں محمود الرشید):

(الف) مالی سال18-2017میں مبلغ125.00ملین روپے جاری ہوئے۔

(ب) مالی سال19-2018میں مبلغ21.218ملین روپے جاری ہوئے۔

اب تک 146.218 ملین جاری ہوئے جبکہ اس سکیم پر تخمینہ لاگت 392.400 ملین روپے ہے لہٰذا اس کی تکمیل کے لئے مزید246.182ملین روپے درکار ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! یہ سوال راہوالی ڈرینج سکیم کے حوالے سے ہے جس کے جز(الف) کے جواب میں لکھا ہے کہ پچھلے مالی سال میں جو مسلم لیگ(ن) کی حکومت تھی تو125 ملین روپے جاری کئے گئے ہیں اور موجودہ مالی سال میں صرف21ملین روپے جاری کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ عوام کی فلاح کے منصوبے ہیں اور یہ کسی ایک جماعت کے منصوبے نہیں ہیں۔ اس علاقے کے جتنے رہائشی ہیں ان سب کو ان سے فائدہ ہونا ہے تو اتنا بڑا فرق نہ ڈالا جائے کہ ایک سال125ملین روپے جاری ہو رہے ہیں اور اگلے سال صرف21ملین روپے جاری ہو رہے ہیں تو میری وزیر موصوف سے گزارش ہے کیونکہ انہوں نےprioritiesکی بات کی ہے تو یہpriorityہے کہ عوام کو سہولت فراہم کی جائے تاکہ یہ کوئیexcuseنہیں ہے کہ ہم اگلے سال پیسے دے دیں گے تو کم از کم اس کا کچھ خیال رکھا جائے کہ جتنی بڑی سکیم ہے اس حوالے سے پیسے ہر سالreleaseہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اب یہ دیکھیں کہ یہ 90 فیصد رقم ابھی جاری ہونی ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ پچھلے سال دس فیصد یا پندرہ فیصد رقم دی تو آئندہ سال باقی دے دیں تو باقی منصوبے سارے فارغ ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں نے جیسے پہلے کہا ہے کہ اس کی priorities طے کریں گے اور جہاں کسی منصوبے کے لئے across the board زیادہ ضرورت ہے جو کوئی ضروری علاقے ہوں گے جو ضروری سکیمیں ہوں گی، ان کے لئے maximum کوشش کریں گے کہ funding دیں۔ اس وقت ہم اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ اتنے زیادہ فنڈز جاری کئے جائیں۔

جناب سپیکر: جناب بلال فاروق تارڑ! اس کے اوپر پہلے کافی بات ہو چکی ہے۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! وہ بات درست ہے لیکن یہ بہت بڑا فرق ہے کہ ایک سال 125 ملین روپے اور اگلے سال 21 ملین روپے جاری ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب بلال فاروق تارڑ! ٹھیک ہے کیونکہ جو بات جناب سعید اکبر خان نے کی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! سارے علاقے ضروری ہیں کیونکہ صرف وہ علاقے ضروری نہیں ہیں جہاں تحریک انصاف کے ووٹ ہیں۔

جناب سپیکر: تارڑ صاحب! جناب سعید اکبر خان والی بات کافی valid نظر آ رہی ہے اور اس سوال میں خاص طور پر۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1008 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سینی ٹیشن سے متعلق پالیسی سے متعلقہ تفصیلات

*1008: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ کے لئے کوئی سینی ٹیشن پالیسی ہے تو اس کے خدوخال کیا ہیں؟

(ب) کیا اس کی کیبنٹ سے approvel ہو گئی ہے؟

(ج) اگر اس کی approvel نہیں ہوئی تو اس کی وجوہات کیا ہیں آئندہ اس پالیسی کے متعلق حکومت کا کیا لائحہ عمل ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پنجاب سینی ٹیشن پالیسی ڈرافٹ شکل میں ہے۔

پنجاب سینی ٹیشن پالیسی کا وژن ہے کہ پنجاب کے تمام افراد کے لئے موزوں، مساوی، اور محفوظ سینی ٹیشن کی سہولیات مہیا کی جائیں جس سے معیار زندگی بلند ہو۔ سینی ٹیشن کے دائرے میں بنیادی سہولیات تک رسائی، سیوریج کا نظام، کوڑا کرکٹ کو ٹھکانے لگانے کا نظام اور صحت وصفائی کی بہترین عادات کو اپنانا شامل ہے۔

(ب) ابھی نہیں۔

(ج) پنجاب سینی ٹیشن پالیسی کا پہلا ڈرافٹ 2010 میں تیار ہوا تھا۔ جس پر تمام متعلقہ اداروں نے اپنے تاثرات دیئے۔ اس کے بعد محکمہ ہاؤسنگ کی طرف سے کیبنٹ کی منظوری کے لئے بھیجا گیا لیکن کیبنٹ میٹنگ کے ایجنڈا میں نہ آسکی۔ سال 18-2017 میں اس کے ڈرافٹ پر نظر ثانی کی گئی تاکہ اسے Sustainable Development Goals(SDGs) کے مطابق بنایا جا سکے۔ 2018 میں محکمہ ہاؤسنگ نے اس کو محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی ہدایات کے مطابق PDWP میٹنگ سے منظوری کے لئے بھیجا۔ امید ہے PDWP میٹنگ کا انعقاد عنقریب ہو گا اور جلد ہی کیبنٹ کو منظوری کے لئے بھیجا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! جواب کے جز(ج) میں لکھا ہوا ہے کہ سینی ٹیشن پالیسی کا ڈرافٹ2010 میں تیار ہوا تھا پھر اس کے بعد 9 سال یہ ڈرافٹ لاوارث "ping pong ball" کی طرح ایک سے دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں بھیجا گیا اور آج تک کابینہ تک نہیں پہنچ سکا تو میرا ضمنی سوال ہے کہ پنجاب کا صوبہ جہاں 17 فیصد لوگوں کے پاس toilets کی سہولت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! راجن پور اور مظفر گڑھ میں 40 فیصد لوگوں کے پاس toilets کی سہولت نہیں ہے تو وزیر موصوف بتائیں گے کہ یہ جو "کلین اینڈ گرین پاکستان" اور جو sustainable development goals of Pakistan ہیں، تو یہ سینی ٹیشن پالیسی کیوں نہیں approve ہو رہی اور کیوں نہیں کابینہ کے پاس جا رہی؟ اس کی کوئی definite date دیں گے کہ وہ پالیسی آئے کیونکہ اس کے بعد ہی یہ implement ہو گی تو میں اس کے متعلق جاننا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جیسا کہ محترمہ نے کہا کہ 2010 میں سینی ٹیشن پالیسی کا پہلا ڈرافٹ تیار ہوا تھا اور پھر سالہا سال گزرنے کے باوجود اس کے اوپر کوئی پیشرفت نہیں ہو سکی۔ 18-2017 میں اس ڈرافٹ کے اوپر انہوں نے review کیا لیکن اس کے باوجود وہ آگے نہیں گیا اور اب ہماری حکومت نے اس ڈرافٹ کو نئے سرے سے revisit کیا ہے۔

جناب سپیکر! اب اس کو تیار کر کے کابینہ کی آئندہ میٹنگ میں لے کر جا رہے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ یا اس سے اگلی میٹنگ کے اندر سینی ٹیشن پالیسی باقاعدہ کابینہ سے منظور ہو جائے گی تو اس کے اوپر عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں وزیر موصوف سے یہ سوال کرنا چاہتی ہوں کیونکہ ابھی یہ فرما رہے تھے کہ priority base پر جن علاقوں میں مسائل زیادہ ہیں ان کے لئے

فنڈز allocate کئے جائیں گے تو ضلع راجن پور میں صرف 20 کے قریب ہیلتھ کارڈز تقسیم کر کے آپ واپس آ گئے ہیں جبکہ وہ پسماندہ ترین ضلع ہے اور وہاں پر کوئی اس طرح کی سکیم بھی نہیں دی گئی تو میں انتہائی ادب کے ساتھ گزارش کروں گی کہ راجن پور میں کوئی اس طرح کی سکیم یا فنڈز allocate کئے جائیں گے ؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! چونکہ یہ سوال تو relevant نہیں ہے لیکن میں پھر بھی اس کا جواب دیئے جا رہا ہوں کہ راجن پور اور اس سے ملحقہ تمام اضلاع کے اندر سینی ٹیشن اور واٹر سپلائی کی تمام ضروری سکیموں کو ہم نے take up کیا ہوا ہے جن کے فنڈز بھی جاری ہو رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ آئندہ دو تین ہفتوں میں tendering کا process ختم ہوا تو اس کے اوپر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلے دو سوالات محترمہ حنا پرویز بٹ کے ہیں جن کی طرف سے pending کی request آئی ہے تو ان کے سوالات نمبر 1035 اور 1036 کو pending کیا جاتا ہے سوالات ختم ہوئے اور اب وقفہ سوالات بھی ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

آشیانہ ہاؤسنگ سکیم میں گھروں کی تعمیر اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*417: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کب شروع کی گئی؟

(ب) اس سکیم کے تحت اب تک کتنے گھر تعمیر ہو چکے ہیں اور کتنے گھر زیر تعمیر ہیں؟

(ج) حکومت مالی سال2018-19 کے بجٹ میں مذکورہ سکیم کے لئے کتنی رقم مختص کر رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم قائد لاہور 2011 میں، آشیانہ ہاؤسنگ سکیم فیصل آباد اور ساہیوال 2012 میں، آشیانہ ہاؤسنگ سکیم اقبال لاہور 2013 میں شروع کی گئی۔

(ب) اس سکیم کے تحت گھروں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

- آشیانہ قائد لاہور1754گھر۔
- آشیانہ فیصل آباد106گھر۔
- آشیانہ ساہیوال125گھر۔
- آشیانہ اقبال لاہور میں تاحال کوئی گھر تعمیر نہیں ہوا۔

(ج) حکومت نے مالی سال2018-19 کے بجٹ میں مذکورہ سکیم کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی۔

نیو لاہور سٹی ہاؤسنگ سکیم ایل ڈی اے سے متعلقہ تفصیلات

***748: جناب کاشف محمود:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیو لاہور سٹی ہاؤسنگ سکیم ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہے اگر ہاں تو اس کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہاؤسنگ سکیم کے مالکان نے پلاٹوں کے عوض ایڈوانس اور ماہانہ اقساط لینے کے باوجود ایک بھی قرعہ اندازی نہیں کی اگر قرعہ اندازی کی گئی ہے تو کیا تمام کامیاب ممبران کو پلاٹوں کا قبضہ دیا گیا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہاؤسنگ سکیم کے مالکان اور انتظامیہ محکمہ کے افراد کے ساتھ مل کر ممبران کو پلاٹ نہیں دے رہے؟

(د) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا محکمہ مذکورہ ہاؤسنگ سکیم کے مالکان سے ممبران نیو لاہور سٹی ہاؤسنگ سکیم کو پلاٹ دلوانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) نیو لاہور سٹی ہاؤسنگ سکیم ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہے اور اس کا کل رقبہ 346.90 کنال ہے۔

(ب) پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم کے قوانین کے مطابق ہاؤسنگ سکیموں کے پلاٹوں کی خرید / فروخت میں ایل ڈی اے شامل نہ ہوتا ہے اور اس کا معاہدہ پرائیویٹ سکیم کے مالک اور پلاٹ خریدنے والے کے درمیان ہوتا ہے۔ فریقین معاہدہ کی خلاف ورزی کی صورت میں سول کورٹ اور پولیس میں معاملہ کو لے جاسکتے ہیں۔ پلاٹ کے خریدار سکیم مالکان کے ساتھ کئے گئے معاہدے ایل ڈی اے میں نہ لے کر آتے ہیں۔ اقساط پر پلاٹ کا لین دین بھی مابین فریقین ہوتا ہے۔

(ج) ایل ڈی اے کو اس کا علم نہ ہے۔ البتہ شکایت موصول ہونے پر ہاؤسنگ سکیم کے خلاف ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(د) سوال نمبر (ب) اور (ج) ایل ڈی اے کے علم میں نہ ہے۔ البتہ مالکان نیو لاہور سٹی کے خلاف کسی شخص کی طرف سے فراڈ کئے جانے کی شکایات تحریری طور پر موصول ہوئی تو ایل ڈی اے ایکٹ 1975 کے تحت متعلقہ مالکان سکیم اس معاملے کو settle کرنے کا ذمہ دار ہے اور سپانسرز کی طرف سے کی گئی commitment پورا نہ کرنے پر LDA بعد از انکوائری سائلین کی دادرسی کے لئے قانونی کارروائی کرے گا۔

اوکاڑہ: پی پی۔ 185 میں گندے پانی کے جوہڑ کو ختم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*804:**چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔185 اوکاڑہ کے کتنے دیہات میں گندے پانی کے جوہڑ موجود ہیں ان دیہات کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان گندے پانی کے جوہڑوں کی وجہ سے پی پی۔185 اوکاڑہ کے دیہات کے لوگ بے شمار بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گندے پانی کے جوہڑ ماحولیاتی آلودگی اور بے شمار بیماریوں کا سبب بن رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان جوہڑوں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) حلقہ پی پی۔185 تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ مندرجہ ذیل دیہات میں گندے پانی کے جوہڑ موجود ہیں۔ قادر آباد، آبادی رسول پور، سطان نگر، در گن، بھلا گلاب سنگھ، حاجی چاند، پانہ صاحبہ، شانہ، کلاسن پیڑا مل، موضع طارق پور، بصیر پور، شہینوں والا، محلہ ظفر پورہ، بہلول پور، کلیر کلاں، جھگیاں حاموں، چک 2 ڈی، ڈولہ مستقیم، مہروک کلاں، اٹاری، سوکھالا دھوکا، حامہ لا دھوکا، کلاسن حمید، کوٹ شیر خان، فیض آبا، گہلن، بٹک، جیٹھ پور قلعہ سدان سنگھ، شادی وال، رام پر شاد، کھجور والا، جلاں والا، جھنگ عبداللہ، گدڑ ملکانہ۔

(ب) گندے پانی کے جوہڑ مختلف بیماریوں کو جنم دینے کا باعث بنتے ہیں جس کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(د) دیہاتوں میں گندے جوہڑوں کے خاتمے اور بندوبست کا کام CD & LG ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے تاہم اگر کسی گاؤں کی جامع منصوبہ بندی برائے نکاسی آب ہو تو

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت اس کا انتظام وانصرام کرتا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

فیصل آباد: مختلف ٹاؤنز کی سڑکات کی ٹوٹ پھوٹ اور ان کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

16: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ارشاد ٹاؤن، لیاقت ٹاؤن، باؤوالا محلہ ساہیانوالہ 219، نعمت آباد، سیف آباد نمبر 2 اور پٹھان والا فیصل آباد کی آبادیوں میں سڑکیں پختہ نہ ہیں اور جو سڑکیں پختہ ہیں وہ بھی جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ آبادیاں 40 سال سے قائم ہیں اگر ایسا ہے تو پھر ان میں پختہ سڑکیں، سیوریج اور واٹر سپلائی کی سہولیات کیوں نہیں ہیں؟

(ج) حکومت کب تک ان آبادیوں میں پختہ سڑکیں بنانے، سیوریج اور واٹر سپلائی کی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

تعمیراتی فنڈز جو کہ منتخب نمائندگان کو جاری ہوتے ہیں ان کے بتائے گئے علاقہ جات میں تعمیراتی کام مختلف محکمہ جات FDA،لوکل گورنمنٹ، ہائی وے، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، میونسپل کارپوریشن سرانجام دیتے ہیں ان علاقہ جات میں سڑکات کی حالت اچھی نہ ہے اور ان کی دیکھ بھال کی ضرورت ہے جونہی فنڈز ملیں گے یا الاٹ ہونگے تو ان سڑکات کی تعمیر / مرمت کر دی جائے گی۔

(ب) واسا فیصل آباد

یہ درست نہ ہے کہ یہ آبادیاں 40سال پرانی ہیں ۔زیادہ تر آبادیاں پچھلے کچھ عرصہ میں پرائیویٹ اور غیر قانونی طور پر بغیر کسی منصوبہ بندی کے بنی ہیں۔ ڈویلپرز نے ان علاقوں میں کوئی سہولیات مہیانہ کی ہیں اور شہر کے Out Skirt میں واقع ہیں۔ واسا نے ان علاقہ جات کو سیور کی سہولت مہیا کرنے کے لئے دو عدد سیور کے ساتھ ساتھ مین لائنیں بھی لگائی ہیں۔ برانچ لائنیں مکمل کرنے کے لئے 700.00 ملین روپے درکار ہیں۔

(ج) لوکل گورنمنٹ اینڈ سٹی ڈسٹرکٹ ڈیپارٹمنٹ

جہاں تک تعمیرات اور مرمت کا تعلق ہے فنڈز فراہم ہونے پر فی الفور میونسپل کارپوریشن کام کروانا چاہتی ہے باقی واٹر سپلائی سیوریج واسا اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ مہیا کرتا ہے۔

واسا فیصل آباد

مستقبل قریب میں ان علاقوں کو ریلیف دینے کے لئے واسا کے کچھ منصوبہ جات زیر منصوبہ بندی ہیں جن کو اگلے مالی سال کے بجٹ میں حکومت پنجاب سے منظوری حاصل کرنے کے لئے پیش کیا جائے گا۔

واسا گوجرانوالہ اور جاپان کے درمیان مشینری فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

44:چودھری اشرف علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2014 میں واسا گوجرانوالہ اور جاپان کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا تھا جس کی بناء پر جاپان نے واسا گوجرانوالہ کو مختلف اقسام کی مشینری فراہم کی تھی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو جاپان نے کون کون سی مشینری واسا گوجرانوالہ کو فراہم کی تھی، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! درست ہے۔ گورنمنٹ آف پنجاب اور گورنمنٹ آف جاپان کے درمیان فروری 2014 کو معاہدہ upgradation of mechanical system for sewerage & drainage services in Gujranwala (JICA Grant in Aid) طے پایا تھا۔

(ب) گورنمنٹ آف جاپان نے واسا گوجرانوالہ کو جو مشینری فراہم کی تھی ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

Jetting Machine	2 Nos
Sucker Machine	4 Nos
Excavator	2 Nos
Clampshell	1 No
Mazda Dumper	10 Nos
Pickup Truck	3 Nos
Auto Prime Dewatering Set	15 Nos
Drainage Pumps	14 Nos
Generator	14 Nos

گوجرانوالہ واسا ملازمین کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

45: چودھری اشرف علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) واسا گوجرانوالہ میں اس وقت کتنے سیور مین کام کر رہے ہیں؟

(ب) واسا گوجرانوالہ میں اس وقت سیور مین کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور ان کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

(ج) گوجرانوالہ میں ہر یونین کونسل کی سطح پر کتنے سیور مین کام کر رہے ہیں کیا یہ تعداد آبادی اور علاقہ کے تناسب سے ناکافی نہیں ہے؟

(د) کیا حکومت ہر یونین کونسل کی سطح پر سیور مینوں کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

الف) واسا گوجرانوالہ میں اس وقت 410 سیور مین کام کر رہے ہیں۔

(ب) اس وقت واسا گوجرانوالہ میں 37 سیور مینوں کی اسامیاں خالی ہیں جونہی حکومت پنجاب بھرتی سے پاپندی اٹھالے گی ان اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(ج) اس وقت واسا گوجرانوالہ کی حدود 73 یونین کونسلوں پر مشتمل ہے جن میں سے 260 فیلڈ ڈیوٹی کرتے ہیں اور 123 سیور مین ڈسپوزل سٹیشنوں پر سکرینوں کی صفائی پر مامور ہیں۔اس طرح سیوریج سسٹم کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر یونین کونسل کے لئے تین سے چار سیور مین دستیاب ہیں۔

مزید برآں جونہی بھرتی پر پابندی ختم ہو گی باقی ماندہ خالی 37 خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔37 خالی اسامیوں پر بھرتی کے بعد سیور لائنوں کی صفائی میں مزید بہتری آجائے گی۔

(د) فی الحال سیور مینوں کی اسامیاں بڑھانے کی ضرورت نہ ہے۔

گوجرانوالہ: پی پی۔57 میں ڈسپوزل سٹیشن سے متعلقہ تفصیلات

46: چودھری اشرف علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔57 گوجرانوالہ میں کتنے ڈسپوزل سٹیشن ہیں، ان پر کتنی موٹریں لگی ہوئی ہیں، کتنی موٹریں خراب اور کتنی چالو حالت میں ہیں؟

(ب) حلقہ پی پی۔57 کے کس کس ڈسپوزل سٹیشن پر جنریٹر فراہم کئے گئے ہیں، ان میں سے کتنے جنریٹر چالو حالت اور کتنے خراب پڑے ہیں؟

(ج) مذکورہ حلقہ میں کتنے پیٹر انجن ہیں۔کتنے چالو حالت اور کتنے خراب ہیں۔ان جنریٹرز اور پیٹر انجن کو روزانہ کی بنیاد پر کتنا ڈیزل فراہم کیا جاتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ حلقہ میں ڈسپوزل سٹیشن کی تعداد آبادی کے تناسب سے کم ہونے کے ساتھ ساتھ موٹرز، جنریٹرز اور پیٹر انجن کی تعداد بھی ناکافی ہے؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ بالا حلقہ میں ڈسپوزل سٹیشن کی تعداد بڑھانے اور مزید موٹرز، جنریٹرز اور پیٹر انجنز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) حلقہ پی پی۔57 میں پانچ درج ذیل ڈسپوزل سٹیشن ہیں جن میں 9 موٹریں لگی ہوئی ہیں جو کہ چالو حالت میں ہیں۔

1. زاہد کالونی ڈسپوزل سٹیشن
2. جناح چوک ڈسپوزل سٹیشن
3. مغل پورہ ڈسپوزل سٹیشن
4. ڈپی ہاؤس لفٹ سٹیشن
5. لیاقت چوک جناح روڈ لفٹ سٹیشن

(ب) حلقہ پی پی۔57 میں زاہد کالونی، جناح چوک، اور مغلپورہ ڈسپوزل سٹیشن پر جنریٹر موجود ہیں جو کہ چالو حالت میں ہیں۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں پانچ پیٹر انجن ہیں جو کہ چالو حالت میں ہیں۔ جنریٹر اور پیٹر انجن کو روزانہ کی بنیاد پر ڈیزل فراہم نہیں کیا جاتا بلکہ بوقت ضرورت ڈیزل فراہم کیا جاتا ہے۔

(د) درست نہ ہے۔

(ہ) فی الحال ڈسپوزل سٹیشن، موٹرز، جنریٹرز اور انجنز کی تعداد میں اضافہ کی ضرورت نہ ہے۔

راجن پور شہر کو واٹر سپلائی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

136: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) راجن پور شہر کے کتنے فیصد لوگوں کو واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کی جارہی ہے؟

(ب) مذکورہ شہر میں پچھلے دو سالوں کے دوران کتنے فیصد لوگوں کو صاف پانی فراہم کرنے کے اقدامات اٹھائے گئے اور ان پر سال وار کتنے اخراجات آئے؟

(ج) حکومت اس شہر میں واٹر سپلائی کی بہتری کے لئے کوئی منصوبہ بندی کر رہی ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) راجن پور شہر کی کل آبادی 92748 نفوس پر مشتمل ہے۔اس شہر کے پچاس علاقے کا زیرِ زمین پانی پینے کے قابل نہ ہے (کڑوا ہے) جس کی آبادی 46374 نفوس بنتی ہے۔ اس آبادی میں سے 15 فیصد آبادی کو واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کی جارہی ہے اور باقی 35 فیصد آبادی واٹر سپلائی کی سہولت سے محروم ہے۔اس آبادی کو پانی مہیا کرنے کے لئے فنڈز کی دستیابی پر واٹر سپلائی کی سہولت مہیا کی جائے گی۔

(ب) مذکورہ شہر میں پچھلے دو سال کے دوران ہمارے محکمہ نے کوئی پیسا خرچ نہ کیا ہے۔

(ج) ابھی تک شہر میں واٹر سپلائی کے لئے کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

رحیم یار خان شہر کو واٹر سپلائی فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

137: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) رحیم یار خان شہر کے کتنے فیصد افراد کو واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کی جارہی ہے؟

(ب) مذکورہ شہر میں پچھلے دو سالوں کے دوران کتنے فیصد افراد کو صاف پانی فراہم کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے گئے اور ان پر سال وار کتنے اخراجات آئے؟

(ج) حکومت اس شہر میں واٹر سپلائی کی بہتری کے لئے کوئی منصوبہ بندی کر رہی ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) رحیم یار خان شہر کے 23 فیصد افراد کو واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔

(ب) مذکورہ شہر کو 18-2017 میں دو عدد نئے ٹیوب ویل نصب کرنے کی منظوری ADP No. 4937 کے تحت ہوئی جس سے تقریباً 1.50 فیصد آبادی مستفید ہو سکے گی۔ جس کی تنصیب کا کام جاری ہے۔ اس پر مالی سال 18-2017 میں مبلغ ایک کروڑ روپے خرچ ہو چکا ہے۔ اور مالی سال 19-2018 میں مبلغ دو کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں سے صرف مبلغ 33 لاکھ روپے فنڈز (صرف دو ماہ کے لئے) ریلیز ہوئے جو کہ خرچ ہو چکے ہیں اور مندرجہ بالا سکیم کو مکمل کرنے کے لئے مزید -/16700000 روپے کی ضرورت ہے جو کہ موجودہ مالی سال میں حکومتِ پنجاب مہیا کرے گی۔

(ج) حکومتِ پنجاب شہر میں لوگوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے ایشیائی ترقیاتی بنک کے تعاون سے واٹر سپلائی تعمیر کرنے کا اِرادہ رکھتی ہے۔ اس سلسلہ میں ایشیائی ترقیاتی بنک کی ٹیم، میونسپل کمیٹی کے ساتھ مل کر ایک fesibility رپورٹ تیار کر رہی ہے جس سے پورے شہر کو صاف پانی مہیا کیا جا سکے گا۔

سرگودھا شہر کو واٹر سپلائی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

143: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا کی 45 فیصد آبادی کو فراہم کردہ پینے کا پانی مضر صحت ہے؟

(ب) کیا حکومت اس شہر میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے کوئی منصوبہ بندی کر رہی ہے تو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) سرگودھا شہر کا زمینی پانی کھارا ہے جو کہ پینے کے قابل نہ ہے۔ مختلف وقتوں میں واٹر سپلائی سکیمیں (کینال سورس وٹیوب ویل سورس) بنائی گئی تھیں اور گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق میونسپل کارپوریشن سرگودھا کے حوالے کی گئی ہیں۔ میونسپل کارپوریشن سرگودھا چلا رہی ہے اور پینے کا پانی مہیا کر رہی ہے تاہم محکمہ ہذا حکومت پنجاب کی ہدایت کی روشنی میں پانی کے نمونے برائے تجزیہ لیبارٹری لے رہے ہیں اور تجزیہ کیا جا رہا ہے۔

(ب) سرگودھا شہر کو واٹر سپلائی کے لئے تین زون میں تقسیم کیا گیا ہے زون ون کی سکیم 14-2013 میں منظور ہوئی جس کا تخمینہ لاگت 268.210 ملین تھا جس پر 76 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے۔ اس سکیم کے مکمل ہونے سے شہر کے تیسرے حصے کو پینے کا صاف پانی مہیا ہو جائے گا۔ باقی زون 2 اور 3 کا تخمینہ لاگت تیار کر لیا گیا ہے۔ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق سکیمیں مکمل کی جائیں گی۔ جس سے سرگودھا شہر کے لئے پینے کے صاف پانی کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ پی پی۔120 کے چکوک اور واٹر فلٹریشن پلانٹس سے متعلقہ تفصیلات

154: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔120 ٹوبہ ٹیک سنگھ کے تمام چکوک اور قصبہ جات کا زیر زمین پانی کڑوا اور کھارا ہے جو پینے کے قابل بھی نہ ہے؟

(ب) حلقہ پی پی۔120 میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس کس کس جگہ پر نصب کئے گئے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ حلقہ کے تمام دیہات میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) حلقہ پی پی۔120 میں زیر زمین پانی کے نمونوں کے مطابق پانی میں TDS،WHO کی Limit سے زیادہ ہیں، جو کہ مضر صحت ہیں اور پانی پینے کے قابل نہ ہے۔رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔120 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے کوئی فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا تاہم اس حلقہ کے 63 دیہات میں واٹر سپلائی سکیمیں بنائی گئی ہیں جن میں سے 61 سکیمیں چل رہی ہیں انہیں گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق CBOs چلا رہی ہیں جبکہ دو سکیمیں بند پڑی ہیں جن کی rehabilitation درکار ہے۔تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ابھی تک اس سلسلے میں کوئی سکیم منظور شدہ نہ ہے۔

ہاؤسنگ سوسائٹی کی منظوری کا طریق کار اور رجسٹرڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

223: رانا منور حسین: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ہاؤسنگ سوسائٹی کی منظوری کا طریق کار کیا ہے اور ہاؤسنگ کالونیاں کیسے بنائی جاتی ہیں؟

(ب) شہری اور دیہاتی علاقے میں ہاؤسنگ سوسائٹی کیسے رجسٹرڈ ہو سکتی ہے؟

(ج) ہاؤسنگ سوسائٹیز کے By Laws پر عمل ہو رہا ہے اگر ایسا ہے تو ان کی رجسٹریاں کیوں روکی گئی ہیں؟

(د) مالکان ہاؤسنگ کالونیز کام نامکمل چھوڑ جاتے ہیں اس کا ذمہ دار کون ہوتا ہے اور محکمہ اس پر کیا کارروائی کر سکتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی

گورنمنٹ آف پنجاب کے مرتب کردہ پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم لینڈ سب ڈویژن رولز 2010 کی روشنی میں ہاؤسنگ کالونیوں کی منظوری دی جاتی ہے۔ جس کا طریق کار رولز میں واضع کیا گیا ہے۔ سکیم کی منظوری کے وقت رولز کے مطابق پلاننگ سٹینڈرڈ کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔

لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی، لاہور

ایل ڈی اے کے قاعدہ / قانون، ایل ڈی اے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم رولز 2014 کے مطابق ایک پرائیویٹ ہاؤسنگ کالونی کے لئے 100 کنال یا اس سے زیادہ کنال کا رقبہ برائے ہاؤسنگ سکیم درکار ہوتا ہے۔ 40 کنال سے کم رقبہ کی سب ڈویژن کے لئے پلاننگ پرمیشن درکار نہیں ہوتی اور سکیم پلان جمع کروایا جاتا ہے جبکہ اس سے زیادہ کے لئے پلاننگ پرمیشن درکار ہوتی ہے۔

پلاننگ پرمیشن:

پلاننگ پرمیشن کے لئے درکار ضروری کاغذات میں شناختی کارڈ بشمول ای میل ایڈریس، ضروری کاغذات ملکیت، جمع شدہ یوٹیلٹی بل کی کاپی، سوئل تحقیقاتی رپورٹ وغیرہ شامل ہیں۔ جمع شدہ کاغذات کو چیک کر کے مختلف محکموں سے این او سی لئے جاتے ہیں۔ جن میں محکمہ مال، واسا اور محکمہ انہار شامل ہیں۔ اس کے بعد کیس مکمل کر کے برائے منظوری مجاز اتھارٹی کو بھیج دیا جاتا ہے اور بعد از منظوری چھ ماہ کے لئے پلاننگ پرمیشن دے دی جاتی ہے۔ چھ ماہ کے اندر اندر سکیم کے سپانسر نے سکیم منظوری کے لئے جمع کروانی ہوتی ہے۔

منظوری سکیم:

سکیم جمع کروانے کے لئے درکار کاغذات میں لے آؤٹ پلان، سروے پلان، سروس ڈیزائن اور دیگر کاغذات شامل ہیں۔ لے آؤٹ پلان کو پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم رولز میں دیئے گئے پلاننگ سٹینڈرڈز کے مروجہ قوانین کے مطابق چیک کیا جاتا ہے۔ سپانسر سے سروسز ڈیزائن بھی لئے جاتے ہیں۔ تمام کاغذات، لے آؤٹ پلان اور دیگر فارمیلٹیز پوری کر کے اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے اور مارٹگیج اور ٹرانسفر ڈیڈ بھی لی جاتی ہے اور سکیم کی منظوری کے لئے مجوزہ فیس لے کر کیس مجاز اتھارٹی کو بھیج دیا جاتا ہے۔ سکیم منظوری کے بعد اخبار میں سکیم کے بارے میں اشتہار بھی دیا جاتا ہے۔ مزید منظور شدہ سکیم کو

ایل ڈی اے کی ویب سائٹ پر بھی رکھا جاتا ہے اور عوام الناس کی راہنمائی کے لئے ایل ڈی اے کے ون ونڈو کاؤنٹر پر شعبہ پلاننگ کا نمائندہ بھی موجود ہوتا ہے۔

فیصل آباد ترقیاتی ادارہ، فیصل آباد

گورنمنٹ آف پنجاب کے مرتب کردہ پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم اینڈ لینڈ سب ڈویژن رولز2010 کی روشنی میں ہاؤسنگ کالونیوں کی منظوری دی جاتی ہے جس کا طریق کار رولز میں واضح کیا گیا ہے۔ سکیم کی منظوری کے وقت رولز کے مطابق پلاننگ سٹینڈرڈ کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔

فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی، ڈیرہ غازی خان

فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی ذاتی نگہداشت کے منصوبوں کے رجسٹریشن کے لئے پنجاب نجی ہاؤسنگ سکیمز اور لینڈ سب ڈویژن قواعد، 2010 اختیار کر رہے ہیں۔ ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری کے لئے دو مراحل ہیں۔

1۔ ابتدائی منصوبہ بندی کی اجازت 2۔ ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری

ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری کی ضروریات کے بارے میں تفصیل باب2اور پنجاب نجی ہاؤسنگ سکیمز اور لینڈ سب ڈویژن کے قواعد، 2010 میں بیان کئے گئے ہیں۔

ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی، ملتان

پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں اور لینڈ سب ڈویژنز کی منظوری کا تفصیلی طریق کار پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز اینڈ لینڈ سب ڈویژن 2010 میں موجود ہے اور انہی رولز کے تحت ہاؤسنگ سکیمیں اور لینڈ سب ڈویژنز بنائی جاتی ہیں۔ ہاؤسنگ سکیم کی منظوری درج ذیل تین مرحلوں میں ہوتی ہے:

1. اجازت نامہ برائے ابتدائی منصوبہ بندی(Preliminary Planning Permission)
2. فنی منظوری(Technical Approval)
3. باضابطہ منظوری(Sanction)

لینڈ سب ڈویژن کی منظوری دو مراحل میں ہوتی ہے:

1. فنی منظوری(Technical Clearance)
2. باضابطہ منظوری(Formal Approval Letter)

ہاؤسنگ سکیم اور لینڈ سب ڈویژن کی باضابطہ منظوری کے بعد متعلقہ محکمہ جات سے ترقیاتی کاموں مثلاً سڑکات، واٹر سپلائی، سیوریج، بجلی و سٹریٹ لائٹ اور سوئی گیس کے سروسز ڈیزائن کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔ نیز ہاؤسنگ سکیم اور لینڈ سب ڈویژن کی باضابطہ

منظوری سے پہلے پلاٹوں کی خرید و فروخت اور موقع پر ترقیاتی کام کروانے کی قطعاً اجازت نہ ہے۔

راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی، راولپنڈی

ہاؤسنگ سوسائٹی کی منظوری پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم اور لینڈ سب ڈویژن 2010 کے تحت دی جاتی ہے۔ تفصیلات کے لئے متعلقہ باب کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ مزید مالکان زمین کی خریداری کر کے پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم اور لینڈ سب ڈویژن 2010 کے تحت منظوری لے کر ہاؤسنگ کالونیاں بناتے ہیں۔

(ب) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی

کسی بھی ضلع کے نوٹیفائیڈ پری اربن ایریا کے رہائشی بلاکس میں بمطابق پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم اور لینڈ سب ڈویژن رولز 2010 کے تحت ہاؤسنگ سوسائٹی منظور کروائی جا سکتی ہے۔

لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی، لاہور

ایل ڈی اے کے دائرہ کار (لاہور ڈویژن) میں ایل ڈی اے کے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم کے قوانین کے مطابق ہاؤسنگ سکیم کی منظوری کا وہی طریق کار ہے جو کہ سوال (الف) میں بیان کیا گیا ہے۔

فیصل آباد ترقیاتی ادارہ، فیصل آباد

فیصل آباد کی مربوط ترقی کے لئے فیصل آباد پری اربن سٹرکچر پلان 2015-2035 مرتب کیا گیا ہے۔جو .2015 -04- 25سے رائج ہے اس میں شہر کو مختلف زونز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس میں واضع کئے گئے زونز کے مطابق ہی ہاؤسنگ کالونی کی منظوری دی جاتی ہے۔

فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی، ڈیرہ غازی خان

اتھارٹی کے دائرہ کار کے اندر دیہی اور شہری دونوں علاقوں میں ہاؤسنگ کے منصوبوں کی منظوری کا طریق کار ایک ہی ہے۔ ڈویلپر، ابتدائی منصوبہ بندی کی اجازت کے لئے ترقیاتی اتھارٹی کے رہائشی ونگ میں، پنجاب نجی ہاؤسنگ سکیمز اور لینڈ سب ڈویژن کے قواعد کے سیکشن 5 میں بیان کردہ دستاویزات کے ساتھ ساتھ درخواست جمع کرتا ہے۔ ابتدائی

منصوبہ بندی کی اجازت کے بعد، ڈویلپر، ہاؤسنگ سکیم کی منظوری کے لئے اسی قانون کے سیکشن 2/9(ضمیمہ بی) میں بیان کردہ دستاویزات جمع کرتا ہے۔

ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی، ملتان

شہری اور دیہی علاقہ میں ہاؤسنگ سکیم اور لینڈ سب ڈویژن کی منظوری کا طریق کار ایک جیسا ہے۔ جو کہ سوال (الف) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے۔

راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی، راولپنڈی

شہری اور دیہی علاقے میں ہاؤسنگ سکیمز بنانے کے لئے SECP میں بطور ہاؤسنگ کمپنی رجسٹرڈ ہوتی ہے۔ تاہم محکمہ ہذا سے رجسٹرڈ ہونا لازم نہ ہے۔

(ج) **گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی**

گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم / لینڈ سب ڈویژن رولز 2010 پر عملدرآمد کر رہا ہے اور جو سکیم منظور ہو جاتی ہے۔ اس کی رجسٹریاں نہیں رد کی جاتیں۔

لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی، لاہور

جو ہاؤسنگ سوسائٹیز ایل ڈی اے کے قوانین اور بائی لاز کے مطابق بنتی ہیں ان کی رجسٹریاں نہیں روکی جاتی جبکہ جو ہاؤسنگ سوسائٹیز ایل ڈی اے سے بلا منظوری / غیر قانونی بنتی ہیں ان کی رجسٹریاں ایل ڈی اے ایکٹ کی دفعہ 14(A) کے تحت روکی جاتی ہیں۔

فیصل آباد ترقیاتی ادارہ، فیصل آباد

ایف ڈی اے پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم اینڈ لینڈ سب ڈویژن رولز 2010 پر عملدرآمد کر رہا ہے اور جو سکیم منظور ہو جاتی ہے اس کی رجسٹریوں پر کوئی بین نہ لگایا جاتا ہے۔ البتہ منظوری حاصل کئے بغیر بنائی جانے والی کالونیوں کی رجسٹریاں بین کی جاتی ہیں۔

فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی، ڈیرہ غازی خان

فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے پنجاب ہاؤسنگ سکیمز کے قواعد و ضوابط کو نافذ کیا ہے۔ کوئی ہاؤسنگ سکیم منظور شدہ یا منظوری کے مرحلے میں نہیں ہے۔

ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی، ملتان

ملتان ترقیاتی ادارہ پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز اینڈ لینڈ سب ڈویژن رولز 2010 کے تحت تمام پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں اور لینڈ سب ڈویژن کے معاملات کی نگرانی کرتا ہے اور ان رولز پر مکمل عملدرآمد کیا جاتا ہے۔ جو لوگ غیر قانونی طور پر ہاؤسنگ سکیمیں اور لینڈ سب ڈویژنز بنانے کی کوشش کرتے ہیں یا باضابطہ منظوری سے پہلے پلاٹوں کی خرید و فروخت شروع کر دیتے ہیں۔ ان کے خلاف متعلقہ قوانین کے تحت دیگر کارروائیوں کے علاوہ محکمہ مال کے توسط سے رجسٹریوں پر پابندی لگوائی جاتی ہے تاکہ ان ہاؤسنگ سکیموں اور لینڈ سب ڈویژنز کے مالکان ایم ڈی اے سے باقاعدہ منظوری حاصل کریں۔

راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی، راولپنڈی

ہاؤسنگ سوسائٹی کے Bye Laws جو کہ پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم اور لینڈ سب ڈویژن 2010 میں درج ہیں ان پر مکمل طور پر عمل ہو رہا ہے اور محکمہ کے حدود میں کسی بھی قسم کی رجسٹری کو روکنے کی کوئی بھی پابندی نہ لگائی گئی ہے۔ تاہم غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کو روکنے کے لئے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو کہا گیا ہے کہ غیر قانونی سکیموں میں رجسٹریاں نہ کریں۔

(د) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی

جو مالکان کام نامکمل چھوڑ جاتے ہیں۔ ان کے ذمہ دار مالکان ہی ہوتے ہیں البتہ مروجہ رولز کے مطابق قابل فروخت رقبہ کا 20 فیصد رقبہ رہن رکھا جاتا ہے۔ جو ترقیاتی کام مکمل ہونے پر جاری کئے جاتے ہیں۔ اگر ترقیاتی کام مکمل نہ ہوں تو 20 فیصد رہن شدہ پلاٹس فروخت کر کے ادارہ ترقیاتی کام مکمل کرواتا ہے۔

لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی، لاہور

جب سکیم منظور کی جاتی ہے تو سپانسر کو سکیم کے ترقیاتی کام مکمل کرنے کے لئے ایک مقررہ مدت (تین سے پانچ سال) دی جاتی ہے اور جب وہ مقررہ مدت میں بھی کام مکمل نہیں کرتا تو ایل ڈی اے قوانین کے مطابق مندرجہ ذیل حسب ضابطہ کارروائی کی جاتی ہے

1. ہاؤسنگ سوسائٹیز کی مالکان کو نوٹسز جاری کرنا کہ ان کے خلاف مقررہ مدت میں ترقیاتی کام مکمل نہ کرنے کی صورت میں کارروائی کیوں نہ عمل میں لائی جائے۔
2. ہاؤسنگ سوسائٹیز کے مالکان کو جرمانہ کیا جاسکتا ہے۔

3. ان کے مالکان کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے متعلقہ تھانے میں شکایات بھی درج کروائی جاتی ہیں۔

4. ان ہاؤسنگ سوسائٹیز کے ایل ڈی اے کے پاس رہن شدہ پلاٹس بذریعہ مارٹیگیج ڈیڈ فروخت کرکے ان کے ترقیاتی کام مکمل کرنے کا بھی اختیار ہے۔

فیصل آباد ترقیاتی ادارہ، فیصل آباد

مروجہ رولز کے مطابق منظوری سے قبل قابل فروخت رقبہ کا 20 فیصد قبہ مارٹگیج کروایا جاتا ہے جو ترقیاتی کام مکمل ہونے پر واگزار کیا جاتا ہے۔

فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی، ڈیرہ غازی خان

ترقیاتی اتھارٹی 20 فیصد منصوبے، ترقیاتی کاموں اور کارکردگی کے بانڈ کے خلاف رہنما کے طور پر لے کر چل رہا ہے جس میں مشتمل کارکردگی کے معاہدے اور بینڈ کو سیکشن 17 کے ضمیمہ (ف) کے مطابق ترقیاتی کاموں کی مجموعی لاگت کے برابر ہے۔ پنجاب نجی ہاؤسنگ سکیمز اور لینڈ سب ڈویژن کے قواعد، 2010، اگر کوئی مالک تمام ترقیاتی کام انجام نہیں دیتا اتھارٹی کو رہن کے پلاٹ کو ضائع کرنے کا حق ہے اور اس کام کے پورا ہونے کے لئے ہر بنک کی ضمانت دی گئی ہے۔

ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی، ملتان

جو مالکان ہاؤسنگ سکیموں اور لینڈ سب ڈویژنز کا ترقیاتی کام نامکمل چھوڑ جاتے ہیں ان کے خلاف پنجاب ڈویلپمنٹ آف سٹیز ایکٹ 1976 کے تحت ایف آئی آر درج کروائی جاتی ہے یا سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ ایم ڈی اے کی عدالت میں چالان بھجوایا جاتا ہے۔ مزید برآں پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں اینڈ لینڈ سب ڈویژنز کی منظوری کے وقت 20 فیصد قابل فروخت رقبہ بحق ایم ڈی اے رہن رکھوایا جاتا ہے۔ اگر کوئی مالک ترقیاتی کام نامکمل چھوڑ جائے تو محکمہ، قانون کے مطابق رہن شدہ پلاٹ نیلام کرکے بقایا ترقیاتی کام مکمل کرواسکتا ہے۔

راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی، راولپنڈی

جو مالکان منظور شدہ ہاؤسنگ سکیمز کو نامکمل چھوڑ کر چلے جاتے ہیں ان سکیمز کو ادارہ اپنے دائرہ اختیار میں لے کر mortgadged پلاٹس کو فروخت کرنے کے بعد باقی ماندہ ترقیاتی کام مکمل کرواسکتا ہے جبکہ غیر قانونی سکیمز کے مالکان کے خلاف پنجاب ڈویلپمنٹ آف سٹیز ایکٹ 1976 کے مطابق قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

لاہور:پی پی۔154میں پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

276: محترمہ راحیلہ نعیم: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔154لاہور کے علاقہ جات محمود پارک، علی پارک اور آصف کالونی میں فراہم کردہ پینے کے پانی میں کمی کر دی گئی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ علاقوں کو آبادی کے لحاظ سے پینے کا پانی فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) حکومت پاکستان کی پانی بچاؤ مہم کے تحت محکمہ واسا نے پانی کے زیاں کو بچانے کے لئے ٹیوب ویلز کے اوقات کار کو مقرر کر دیا ہے جس کے مطابق ٹیوب ویلز ان مقرر کردہ اوقات میں چلائے جاتے ہیں۔

(ب) مذکورہ علاقہ علی پارک، محمود پارک اور آصف کالونی کو ٹیوب ویل کے آپریشن کے اوقات میں چیک کروایا گیا ہے اور علاقہ مکینوں کو پینے کا پانی میسر ہے۔مذکورہ علاقہ سے پانی کی کمی کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

فیصل آباد:واسا کے ملازمین کی تعداد
اور ملازمین کو مستقل کرنے سے متعلق تفصیلات

294: جناب محمد طاہر پرویز: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد واسا کے کل ملازمین کتنے ہیں؟

(ب) واسا فیصل آباد میں کتنے ملازمین ورک چارج، ڈیلی ویجز اور کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان ملازمین کو مستقل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا ان ملازمین کو تنخواہیں ریگولر دی جا رہی ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) کنٹریکٹ ملازمین + مستقل ملازمین = 2098

ورک چارج ملازمین = 635

کل ملازمین = 2733

(ب) ورک چارج ملازمین / ڈیلی ویجز ملازمین کی تعداد = 635

کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد = 304

(ج)

1. محکمہ ہذا عارضی نوعیت کے کاموں کی تکمیل کے لئے وقتاً فوقتاً ڈیلی ویجز سٹاف بھرتی کرتا ہے۔ اس سٹاف کو مستقل کرنے کا کوئی قانون ہے اور نہ ہی پالیسی ہے۔
2. کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کے لئے جو پالیسی وضع کی گئی ہے اس کے مطابق ان ملازمین کو ریگولرائزیشن کی شرائط پوری ہونے پر ریگولر کر دیا جائے گا۔

(د) واسا میں تمام ملازمین کو تنخواہیں ریگولر دی جا رہی ہیں۔

فیصل آباد: پی پی۔112 میں واسا
کے منصوبہ جات کا تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

295: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔112 فیصل آباد میں سال 18-2017 کے دوران واسا نے کتنے منصوبہ جات اس حلقہ میں مکمل کئے، ان کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(ب) ان منصوبہ جات کا ٹھیکہ کن کن پارٹیوں کو دیا گیا ان کے نام اور پتا جات بتائیں؟

(ج) ان منصوبہ جات کی تھرڈ پارٹی سے تصدیق ہوئی ہے ان تھرڈ پارٹیوں کی تصدیق کی رپورٹ فراہم کریں؟

(د) کس کس منصوبہ میں ناقص اور غیر معیاری مٹیریل کا استعمال ہوا ہے اور اس پر کیا ایکشن ہوا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) واسا فیصل آباد نے پی پی۔112 میں سال 18-2017 کے دوران 9 منصوبہ جات مکمل کئے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان منصوبہ جات کی تصدیق Design & Resident Supervision نیشنل ڈویلپمنٹ کنسلٹنٹ پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور سے ہو چکی ہے۔ ٹھیکیدار کا ہر بل کنسلٹنٹ کی تصدیق کے بعد ادا کیا گیا۔

(د) ان منصوبہ جات میں سے کسی ایک کے متعلق بھی ناقص اور غیر معیاری مٹیریل کے استعمال کے متعلق کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی اور یہ منصوبہ جات بالکل صحیح حالت میں کام کر رہے ہیں۔

لاہور: ہربنس پورہ کے علاقہ
یونس گارڈن / مکہ کالونی میں نکاسی آب سے متعلقہ تفصیلات

305: جناب محمد وارث شاد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ہربنس پورہ لاہور کے علاقہ یونس گارڈن / مکہ کالونی میں کب سیوریج ڈالا گیا تھا؟

(ب) کیا اس ٹاؤن کی نکاسی آب کا پائپ کسی مین لائن میں ڈالا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالونی کے نکاسی آب کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے گندہ پانی گلیوں میں کھڑا رہتا ہے جس کی وجہ سے گزرنے والے لوگوں کو بہت مشکلات کا سامنا ہے؟

(د) کیا حکومت اس کالونی کا سیوریج سسٹم درست کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ہر بنس پورہ کا علاقہ یونس گارڈن / مکہ کالونی (کچی آبادی) ایک پرئیویٹ کالونی ہے جس کا اپنا سیوریج سسٹم موجود ہے جو کہ واسا کے دائرہ کار سے باہر ہے۔

(ب) یونس گارڈن / مکہ کالونی ایک پرائیویٹ کالونی ہے جس کا اپنا سیوریج سسٹم موجود ہے اور مذکورہ کالونی کی انتظامیہ کمیٹی ہی اپنے سیوریج سسٹم کی دیکھ بھال کر رہی ہے۔ البتہ لاہور کینال کو آلودگی سے بچانے کے لئے مذکورہ کالونی کے نہر میں ڈالے جانے والے سیور کو واسا کے ٹرنک سیور سے جوڑ دیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ کالونی کے نکاسی آب کی ذمہ دار کالونی کی انتظامیہ کمیٹی ہے اور یہ واسا لاہور کے دائرہ کار سے باہر ہے۔

(د) مذکورہ کالونی کا اپنا نکاسی آب کا نظام ہے جو کہ واسا کے دائرہ کار سے باہر ہے۔

واٹر اینڈ سینی ٹیشن کے ملازمین کو بینوویلنٹ فنڈ کے دائرہ کار میں لانے سے متعلقہ تفصیلات

306: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بڑے شہروں میں ترقیاتی اداروں کے زیر اہتمام واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسیاں قائم ہیں جو واٹر سپلائی اور سیوریج کی ذمہ دار ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ایجنسیوں کے ملازمین ہر لحاظ سے سرکاری ملازمین کی تعریف میں آتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ملازمین کو بینوویلنٹ فنڈ سکیم کے دائرہ کار سے باہر رکھا گیا ہے اگر ہاں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت ان ملازمین کو بینوویلنٹ فنڈ کے دائرہ کار میں لانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) واسا، گوجرانوالہ

یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ صوبہ پنجاب کے بڑے شہروں میں سے ایک شہر ہے۔ حکومت پنجاب نے گوجرانوالہ شہر کی حدود میں سیوریج اور واٹر سپلائی کے نظام کی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لئے پنجاب شہری ترقیاتی ایکٹ 1976 کے تحت 1997 میں واسا گوجرانوالہ کا ادارہ قائم کیا۔

واسا، ملتان

یہ درست ہے کہ ملتان صوبہ پنجاب کے بڑے شہروں میں سے ایک شہر ہے۔ حکومت پنجاب نے ملتان شہر کی حدود میں سیوریج اور واٹر سپلائی کے نظام کی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لئے پنجاب شہری ترقیاتی ایکٹ 1976 کے تحت ترقیاتی ادارہ وجود میں آیا اور بعد ازاں واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی کا وجود عمل میں لایا گیا۔

واسا، فیصل آباد

یہ درست ہے۔ واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی (واسا) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ کا ذیلی حصہ ہے۔ شہریوں کو فراہمی آب و نکاس آب اس کی بڑی ذمہ داریوں میں شامل ہیں۔

واسا، لاہور

جی ہاں! یہ درست ہے۔ صوبہ پنجاب کے پانچ بڑے شہروں لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور ملتان کے ترقیاتی اداروں کے زیر اہتمام واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسیاں قائم ہیں۔ جو کہ واٹر سپلائی اور سیوریج کی ذمہ داری نبھا رہی ہیں۔

واسا، راولپنڈی

جی ہاں! یہ درست ہے۔ صوبہ پنجاب کے پانچ بڑے شہروں لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور ملتان کے ترقیاتی اداروں کے زیر اہتمام واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسیاں قائم ہیں۔ جو کہ واٹر سپلائی اور سیوریج کی ذمہ داری نبھا رہی ہیں۔

(ب) واسا، گوجرانوالہ

واسا جی ڈی اے گوجرانوالہ کی ذیلی ایجنسی ہے اس کی حیثیت نیم سرکاری اور خود مختار ادارہ جیسی ہے۔ واسا کے ملازمین پبلک سرونٹ کہلاتے ہیں اور یہ سرکاری ملازمین کی تعریف

میں نہیں آتے کیونکہ واسا جی ڈی اے نے اپنے سروس ریگولیشنز بنائے ہوئے ہیں اور اپنے حاضر سروس/ریٹائرڈ ملازمین کو تنخواہ و پنشن اپنے وسائل سے ادا کرتا ہے۔

واسا، ملتان

واسا ملتان MDA کی ذیلی ایجنسی ہے اس کی حیثیت نیم سرکاری اور خود مختار ادارہ جیسی ہے۔ واسا کے ملازمین پبلک سرونٹ کہلاتے ہیں اور یہ سرکاری ملازمین کی تعریف میں نہیں آتے کیونکہ MDA/WASA نے اپنا سروس ریگولیشن بنایا ہوا ہے اور دونوں ادارے اپنے حاضر سروس/ریٹائرڈ ملازمین کو تنخواہ و پنشن اپنے خزانے سے ادا کرتے ہیں۔ اور ملازمین کی تنخواہ اور پنشن وغیرہ کی مد میں حکومتی خزانے سے کوئی گرانٹ نہ ملتی ہے۔

واسا، فیصل آباد

واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی (واسا) فیصل آباد ایک نیم خود مختار ادارہ ہے اور ادارہ ہذا میں کام کرنے والے افراد نیم سرکاری ملازمین کے زمرے میں آتے ہیں۔

واسا، لاہور

واسا لاہور (Autonomous Body) خود مختار ادارہ کی ذیل میں آتا ہے۔

واسا، راولپنڈی

واسا لاہور (Autonomous Body) خود مختار ادارہ کی ذیل میں آتا ہے۔

(ج) **واسا، گوجرانوالہ**

واسا گوجرانوالہ میں ملازمین کے لئے بینوویلنٹ فنڈ کی سکیم رائج ہے اور نہ ہی ملازمین اس میں کوئی فنڈ contribute کرتے ہیں۔ یہ سکیم صرف حکومت پاکستان/پنجاب کے خالصتاً سرکاری ملازمین کے لئے ہے جو کہ تنخواہ حکومت کے خزانے سے حاصل کرتے ہیں لہٰذا یہ درست ہے کہ واسا کے ملازمین بینوویلنٹ فنڈ سکیم کے دائرہ کار میں نہ آتے ہیں۔

واسا، ملتان

واسا ملتان میں ملازمین کے لئے بینوویلنٹ فنڈ کی سکیم رائج ہے اور نہ ہی ملازمین اس میں کوئی فنڈ contribute کرتے ہیں۔ یہ سکیم صرف حکومت پاکستان/پنجاب کے خالصتاً سرکاری ملازمین کے لئے ہے جو کہ تنخواہ حکومت کے خزانے سے حاصل کرتے ہیں اور وہ اس سکیم

سے مستفید ہو رہے ہیں لہٰذا یہ درست ہے کہ واسا کے ملازمین بینوویلنٹ فنڈ سکیم کے دائرہ کار میں نہ آتے ہیں۔

واسا، فیصل آباد

جی ہاں! یہ درست ہے کہ واسا فیصل آباد کے ملازمین کو بینوویلنٹ فنڈ سکیم کی سہولت میسر نہ ہے۔ گورنمنٹ کے جاری کردہ بینوویلنٹ فنڈ سکیم کے حکمنامہ کو (ADOPT) اختیار کرنے کے لئے کیس محکمہ کی گورننگ باڈی کے آئندہ منعقد ہونے والے اجلاس میں منظوری کے لئے ارسال کیا جا رہا ہے۔

واسا، لاہور

واسا لاہور میں بینوویلنٹ فنڈ لاگو کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے کیونکہ یہ خالص سرکاری ملازمین کی ذیل میں نہیں آتا ہے۔

واسا، راولپنڈی

واسا لاہور میں بینوویلنٹ فنڈ لاگو کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے کیونکہ یہ خالص سرکاری ملازمین کی ذیل میں نہیں آتا ہے۔

(د) واسا، گوجرانوالہ

جب سے واسا جی ڈی اے وجود میں آیا۔ بینوویلنٹ فنڈ سکیم کو ادارہ ہذا میں رائج نہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر سکیمیں جی پی فنڈ اور ویلفیئر فنڈ بھی رائج نہ ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ خود مختار ادارہ ہے اور اپنی مدد آپ کے تحت تنخواہیں اور دیگر اخراجات برداشت کرتا ہے۔

واسا، ملتان

جب سے MDA ملتان وجود میں آیا اور بعد میں واسا کا قیام عمل میں لایا گیا، بینوویلنٹ فنڈ سکیم کو ان دونوں اداروں میں رائج نہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر سکیمیں GP فنڈ اور welfare فنڈ بھی رائج نہ ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ خود مختار ادارے ہیں اور اپنی مدد آپ کے تحت تنخواہیں اور دیگر اخراجات ادا کرتے ہیں۔ نیز تنخواہ اور پنشن امداد کے بغیر خود ادا کرتے ہیں۔

واسا، فیصل آباد

محکمہ ہذا کی گورننگ باڈی کے اجلاس میں منظوری کی صورت میں واسا فیصل آباد کے ملازمین کو بینوویلنٹ فنڈ کے دائرہ کار میں لایا جائے گا اور حکومتی حکمنامہ پر من و عن عمل کیا جائے گا۔

فیصل آباد: پی پی۔112 میں پارکس کے ملازمین اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

331: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔112 فیصل آباد میں کتنے پارکس کس کس جگہ ہیں؟

(ب) ان پارکس کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ج) ان پارکس پر سال2017-18 میں کتنی رقم خرچ کی گئی اور سال2018-19 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان حلقہ کے تمام پارکس کی حالت ناگفتہ بہ ہے؟

(ہ) کیا حکومت ان پارکس کی مناسب دیکھ بھال کرنے اور ان کے لئے مزید عملہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پی پی۔112 فیصل آباد میں کل پارکس کی تعداد 20اور یہ ناظم آباد، نیو ناظم آباد، ناظم آباد سٹی، سرسید ٹاؤن، پرتاب نگر واقع ہیں۔

(ب) پی پی۔112 فیصل آباد میں ان پارکوں کی دیکھ بھال کے لئے ستائیس مالی اور دس چوکیدار ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) پی پی۔112 فیصل آباد میں ان پارکوں پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے اور آئندہ سال 2018-19 کے بجٹ میں فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے، بلکہ ان پارکوں میں پی ایچ اے نے اپنے own source اکاؤنٹ سے پارکوں کی maintenance کی ہوئی ہے اور پی پی۔112 میں پارکس کی حالت بہتر ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب کی طرف سے بھرتی پر پابندی ہونے کی وجہ سے پی ایچ اے فیصل آباد میں بھرتی، اور فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے یہ عمل رکا ہوا ہے جس کی وجہ سے مزید عملہ تعینات نہ کیا ہے۔ جونہی حکومت پنجاب کی طرف سے بھرتی پر پابندی ختم اور فنڈز کا اجراء ہو گا تو مزید عملہ تعینات کر دیا جائے گا۔

فیصل آباد میں پی ایچ اے کی گاڑیوں اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

333: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی ایچ اے فیصل آباد کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں چالو حالت میں اور کتنی ناکارہ ہیں؟

(ب) کتنی گاڑیاں افسران کے زیر استعمال ہیں اور کتنی گاڑیاں / ٹریکٹر پارکوں کے کاموں کے لئے مختص ہیں؟

(ج) ان گاڑیوں کے سال 18-2017 کے اخراجات کتنے تھے؟

(د) ان گاڑیوں کے لئے کتنا تیل خرید کیا گیا؟

(ہ) کیا حکومت اس ادارہ کو مزید گاڑیاں اور ٹریکٹر فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پی ایچ اے کے پاس(موٹر کار، سوزوکی، پوٹھوہار، شہہ زور، سوزوٹرک، ٹریکٹر، واٹر بوزر، ٹریکٹر ٹرالی، لوڈری، بیڈفورڈ، ہینو واٹر بوزر)54 چالو حالت میں گاڑیاں اور پانچ ناکارہ گاڑیاں ہیں۔

(ب) پی ایچ اے کے افسران کے پاس صرف سات گاڑیاں مختص ہیں اور 47 گاڑیاں پارکوں کے کاموں کے لئے مختص ہیں۔

(ج) ان گاڑیوں کی مرمت کے لئے 18-2017 میں 2.757 ملین روپے فنڈز میں سے خرچ کئے گئے ہیں۔

(د) ان گاڑیوں کے لئے 18-2017 میں 32.997 ملین روپے کا تیل خرید کیا گیا۔

(ہ) پی ایچ اے نے اپنے وسائل سے دو نئے ٹریکٹر خریدنے کی کارروائی شروع کی ہے۔ باقی حکومت پنجاب کی طرف سے نئی گاڑیوں کی فراہمی کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اسمبلی کی مسجد کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نماز پڑھنے کے لئے مسجد نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سن لیں کیونکہ اس حوالے سے بات ہو گئی ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! 1997 سے مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہے تو آپ کی قیادت میں۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے بھی بات ہو گئی ہے اور میں نے یہ کہا تھا کہ ہماری یہ کوشش ہے کہ اسمبلی بلڈنگ سے پہلے زیر تعمیر مسجد تیار ہو جائے تو اس پر کام ہو رہا ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 156/19 محترمہ زینب عمیر کی ہے۔ جی، محترمہ!

پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے foam packaging پر پابندی سے ہزاروں لوگ بے روزگار ہونے کا انکشاف

محترمہ زینب عمیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی نے حال ہی میں انتہائی عجلت میں ایک فیصلہ کیا جس کے تحت foam packaging کو صوبہ بھر میں ban کر دیا گیا ہے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی کے اس فیصلہ سے صوبہ پنجاب میں درجنوں فیکٹریاں بند ہو گئی ہیں۔ اس طرح ان فیکٹریوں سے منسلک ہزاروں لوگ بے روزگار ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے بچوں کی پرورش اور گھر کا چولہا جلانا ناممکن ہو گیا ہے۔ مزید برآں اس انڈسٹری سے تیار شدہ مال کو فروخت کرنے والے vendersکا کاروبار ٹھپ ہو گیا ہے۔Foam packaging انڈسٹری کے لوگوں کا کہنا ہے کہ کسی بھی غیر جانبدار لیبارٹری سے ہماری productکا تجزیہ کروایا جائے۔ اگر رپورٹ منفی ہو تو ہم پر پابندی لگا دی جائے بصورت دیگر دنیا بھر میں foam packagingکا استعمال ہو رہا ہے۔ بقول انڈسٹری مالکان ان کے پاس International labsکی reportsموجود ہیں جن کے مطابق اس productمیں کوئی مضر صحت elementsنہ ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: وزیر خوراک! موجود نہیں ہیں تو وزیر قانون! آپ اس کو دیکھیں کیونکہ 15۔ جنوری کو بھی جناب محمد ارشد ملک کی ایک تحریک التوائے کار نمبر 19/29 پیش ہوئی تھی تو اس وقت بھی منسٹر صاحب! موجود نہیں تھے۔ اس پر بھی کچھ نہیں بنا اس لئے جناب محمد بشارت راجا! آپ خود take upکر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ جو تحریک التوائے کار ابھی پیش کی گئی ہے تو جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ وفاقی حکومت اسلام آباد سے ایک delegationبھی آپ کو National Standardization Policyکے حوالے سے ملا تھا جبکہ وفاقی حکومت کی طرف سے ہدایات ہیں کہ چاروں صوبوں میں فوڈ کنٹرول کرنے کے حوالے سے ایک یکساں standardمقرر کیا جائے۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ نے بھی حکم دیا تھا اور وہ پالیسی آنی ہے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس پر ایک کمیٹی بنا دیں جس پر ہم اپنی recommendationsدے دیں گے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ بہتر یہی ہے کہ آپ کی سربراہی میں سپیشل کمیٹی بنا دیتے ہیں جس میں اپوزیشن کے ممبران بھی شامل کر لیں۔ جناب محمد بشارت راجا! کیا ہفتہ دس دن میں اس کی رپورٹ لے آئیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!جی۔

جناب سپیکر: چلیں،ٹھیک ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جوزیرغورلائے گئے)

جناب سپیکر: جی،ٹھیک ہے۔اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر مسودات قانون پر غوروخوض اوران کی منظوری ہے۔

مسودہ قانون سکلزڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب2018

(---جاری)

MR SPEAKER: Now, we resume Clause by Clause consideration of the Punjab Skills Development Authority Bill 2018, consideration of the Bill up to the Clause 4 was completed on 20th February 2019, now we take up Clause 5.

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker!I move:

That in Clause 5 of the Bill:

(a) in the marginal heading, the words "Chairperson and" be omitted.

(b) the expression, "the Chairperson or, as the case may be," be omitted.

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

That in Clause 5 of the Bill:

(a) in the marginal heading, the words "Chairperson and" be omitted.

(b) the expression, "the Chairperson or, as the case may be," be omitted.

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 6 to 23

MR SPEAKER: Now, Clauses 6 to 23 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 6 to 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That in Clause 24 of the Bill, the word "Chairperson" be omitted."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That in Clause 24 of the Bill, the word "Chairperson" be omitted. "

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 25 to 28

MR SPEAKER: Now, Clauses 25 to 28 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 25 to 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Skills Development Authority Bill 2018, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Punjab Skills Development Authority Bill 2018, as amended, be passed. "

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018. First reading starts.Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal,

Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Sami Ullah Khan, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Ch Mazher Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mrs Raheela Naeem, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Ms Tahia Noon, Mr Khalil Tahir Sindhu, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Mr Ghazanfar Ali Khan, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019.
>
> 1. Mr Akhtar Hussain
> 2. Rana Muhammad Tariq
> 3. Mr Muhammad Mirza Javed
> 4. Mr Muhammad Naeem Safdar
> 5. Malik Ahmad Saeed Khan
> 6. Malik Muhammad Ahmad Khan
> 7. Sheikh Alla-ud-Din
> 8. Rana Mohammad Iqbal Khan
> 9. Mr Muhammad Ilyas Khan
> 10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
> 11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
> 12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo"

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018, as

recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019.

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Mirza Javed
4. Mr Muhammad Naeem Safdar
5. Malik Ahmad Saeed Khan
6. Malik Muhammad Ahmad Khan
7. Sheikh Alla-ud-Din
8. Rana Mohammad Iqbal Khan
9. Mr Muhammad Ilyas Khan
10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (**Mr Muhammad Basharat Raja**):Mr Speaker! I oppose

اس پر بات کروالیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! آپ بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس بل سے پہلے جو بل آیا ٹریژری بنچز نے اپنی اکثریت کے بل بوتے پر The Punjab Skills Development Authority Bill کو پاس کروالیا جسے ہم نے oppose کیا۔ ایک تو یہ ہے کہ ادھر پچھلے دور میں بہت شور مچا رہا اور میڈیا پر بھی کہ جو اتھارٹیز بناتے تھے یا کمپنیز بنتی تھیں تو وہ اُس کو پتا نہیں کس طریقے سے لیا جاتا تھا کہ یہ کمپنی بنا دی، یہ اتھارٹی بنا دی اور بڑا ridiculous طریقے سے اتھارٹیز کو اور کمپنیز کو ڈیل کیا جاتا تھا اس چیز کو دیکھے بغیر کہ کوئی کام اچھا ہو رہا ہے یا بُرا لیکن ایک تنقید برائے تنقید ہوتی رہی۔ تو ابھی آپ یہ دیکھ رہے ہیں کہ آپ کے سامنے ہی سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنائی جا رہی ہے اُس پر ہم نے ترامیم بھی دیں لیکن میرے حساب سے وہ ایک

half cookedبل ہے، ایکAuthority half cookedبنی ہے اور اُس اتھارٹی کوhalf cookedمیں کیوں کہہ رہا ہوں وہ اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی جوindependentlyکام کر رہی تھی اُسinstituteکے ڈھیر سارے functionsکو یہ یہاں سے ختم کرنے جا رہے ہیں جو میں نے کہا ہے کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی میں لے جائیں۔

جناب سپیکر!انہوں نے کیا کیا ہے کہ کلاز نمبر چارComposition of the Authorityکے متعلق ہے اب اسcomposition میں بھی انہوں نے کئی چیزیں کی ہیں۔ آگےFunctions of the Authorityہیں اب جو ٹیکنیکل ایجوکیشن اتھارٹی بنا رہے ہیں تو سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی ایکalreadyبنی ہوئی ہے جو کام کر رہی ہے۔اب ٹیکنیکل ایجوکیشن اتھارٹی کو بنا دیا ہے اب یہ اتھارٹی جو پہلے ہی کام کر رہی تھی۔

جناب سپیکر!اگر آپ اجازت دیں تو میں تھوڑا سا پڑھ کر سنا دوں کہ اس میں انہوں نے یہ کیا ہے کہ یہ(A)کوomitکر رہے ہیں۔(B)کوomitکر رہے ہیں اور اس کے functions میں سے اس کے (F)کوomitکر رہے ہیں۔(J)کوomitکر رہے ہیں۔(N)کوomitکر رہے ہیں۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن اتھارٹی کے یہ سارے کے سارے جوfunctionsہیں تو اب اتھارٹی کس لئے بنی ہے؟

جناب سپیکر!Functionsکے لئے بنی ہے جو اُس کوattributeکئے گئے ہیں کہ یہ یہ functionsاس اتھارٹی نے کرنے ہیں اور وہfunctionsانہوں نے اس سےomitکر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر!اب اس اتھارٹی کو جو میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ پھر ٹیکنیکل ایجوکیشن اتھارٹی کوseparatelyرکھنے کی ضرورت کیا ہے؟صرف اس لئے ضرورت ہے کہ وہاں وہ اُسی طرح کی اتھارٹی بنی رہے وہاں پر جو چیئرمین ہیں بورڈ آف گورنرز ہیں ایمپلائز ہیں وہ سارے کے سارےseparatelyکام کرتے رہیں اور سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی الگ بن جائے؟

جناب سپیکر!اگر آپ نے ایک سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنا دی تو اس کو پورے طریقے سے، وہ کہتے ہیں کہ نیم مُلا خطرہ ایمان اور نیم حکیم خطرہ جان۔ آپ یہ سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی ایک نیم حکیم بنا رہے ہیں اور اس کو اکٹھا کر کے کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر!میں ایک فقرہ پڑھ کر اس کو ختم کرتا ہوں۔ اس ایک کلاز کو omit کر رہے ہیں۔

> Provide Technical Education as it may deem fit and make provisions for research, service to the society and for the application advancement and dissemination of technical education in all sectors of economy including industry, commerce, trade, agriculture, livestock and services sector

جناب سپیکر!جب ادھر سے ختم کر رہے ہیں تو پھر اس کو ایک دفعہ سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیج دیں وہ اس کو پوری طرح دیکھے کہ اس کو رکھنے کی ضرورت بھی ہے یا نہیں، پھر آپ اس کو سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں دے دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!معزز ممبر کا استدلال تھا کہ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے۔ اس کو ہماری سٹینڈنگ کمیٹی already approve کر چکی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کی افادیت، اس کی اہمیت اور اس کے comprehensive ہونے کا سب سے بڑا یہ ثبوت ہے کہ اس پورے بل میں اپوزیشن کی طرف سے کوئی ترمیم نہیں ہے۔

جناب سپیکر!میں اپنے محترم بھائی سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ان کو اس کے omit کرنے پر اعتراض تھا تو ان کی طرف سے ترمیم آجانی چاہئے تھی۔ اس پورے بل میں اپوزیشن کی طرف سے کوئی ترمیم نہیں آئی جو اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ بل تقریباً متفقہ طور پر پاس ہو رہا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر ان کی طرف سے اس میں کوئی ترمیم ہوتی تو ہم اس پر بات کرتے لیکن اب بل آپ کے سامنے ہے ملاحظہ فرمالیں ماسوائے سلیکٹ کمیٹی کے پاس جانے کے اس پورے بل میں کوئی ترمیم اپوزیشن کی طرف سے نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بل انتہائی comprehensive ہے اسی لئے اس پر اپوزیشن نے کوئی ترمیم نہیں دی۔ شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس میں ایک کریڈٹ لینا چاہوں گا۔ وزیر قانون نے ہماری جو ٹیکنیکل ایجوکیشن اتھارٹی کے بل کو comprehensive کہا تو میں اس کا کریڈٹ لینا چاہوں گا۔ اب وزیر قانون اسی بل کو، انہوں نے صرف ایک ترمیم دی ہے اگر وہ پڑھ لیں۔ انہوں نے جو ترمیم دی ہے وہ ہے کہ اس میں سے یہ، یہ، یہ omit کر دیں۔

جناب سپیکر! میں وزیر قانون سے عرض کر رہا ہوں کہ یہ اس بل کی جس طرح تعریف کر رہے ہیں اس کو اسی طرح رہنے دیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اور ہم کوئی ترمیم نہیں دیتے۔ یہ بہت اچھا بل ہے اس کو اسی طرح رہنے دیں اور انہوں نے جو ترمیم دی ہے وہ واپس لیں۔

MR SPEAKER: Now, the queston is:

> "That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019.
>
> 1. Mr Akhtar Hussain
> 2. Rana Muhammad Tariq
> 3. Mr Muhammad Mirza Javed
> 4. Mr Muhammad Naeem Safdar
> 5. Malik Ahmad Saeed Khan
> 6. Malik Muhammad Ahmad Khan
> 7. Sheikh Alla-ud-Din
> 8. Rana Mohammad Iqbal Khan
> 9. Mr Muhammad Ilyas Khan

10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo"

(The motion was lost.)

(اذان ظہر)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment there in, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Sami Ullah Khan, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Ch Mazher Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mrs Raheela Naeem, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Ms Tahia Noon, Mr Khalil Tahir Sindhu, Syed Hassan Murtaza,

Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Mr Ghazanfar Ali Khan, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019.
>
> 1. Mr Akhtar Hussain
> 2. Rana Muhammad Tariq
> 3. Mr Muhammad Mirza Javed
> 4. Mr Muhammad Naeem Safdar
> 5. Malik Ahmad Saeed Khan
> 6. Malik Muhammad Ahmad Khan
> 7. Sheikh Alla-ud-Din
> 8. Rana Mohammad Iqbal Khan
> 9. Mr Muhammad Ilyas Khan
> 10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
> 11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
> 12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo"

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019.
>
> 1. Mr Akhtar Hussain
> 2. Rana Muhammad Tariq
> 3. Mr Muhammad Mirza Javed
> 4. Mr Muhammad Naeem Safdar
> 5. Malik Ahmad Saeed Khan

6. Malik Muhammad Ahmad Khan
7. Sheikh Alla-ud-Din
8. Rana Mohammad Iqbal Khan
9. Mr Muhammad Ilyas Khan
10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (**Mr Muhammad Basharat Raja**): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: وزیر قانون نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں اس کی کوئی مخالفت برائے مخالفت نہیں کرنا چاہتا لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو سپیشل کمیٹی بنی تھی یہ خاص واقعہ کے حالات میں بنائی گئی تھی اور شاس کے بعد اس کے بارے میں کسی کا کوئی consensus شامل نہیں تھا۔ یہ بل اس کمیٹی کے پاس گیا۔ ابھی آپ نے خود دیکھا کہ جو جناب محمد وارث شاد کی پہلی ترمیم تھی، even آپ کے کہنے کے باوجود حکومتی ممبران نے اس پر دو دفعہ کہا لیکن آپ کی مہربانی کہ آپ نے ان پر شفقت کی اور انہوں نے پھر دوبارہ اس کو سمجھا کہ نہیں۔

جناب سپیکر! اب میں صرف اس پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بہت سارے فاضل ممبران جو پہلی دفعہ آئے ہیں یا even ہم بھی اور ہم کوئی عقل کل نہیں ہیں۔ ہمیں بھی پتا نہیں ہوتا کہ کون سی ترمیم ہے اور کس طریقے اس کو کرنا ہے تو اس logic کی بنیاد پر میری ایک درخواست ہے اور اگر معزز وزیر قانون مان لیں تو اس کو کمیٹی کے سپرد فرما دیا جائے تاکہ حکومتی ممبران اور اپوزیشن کے ممبران بھی اس کا thoroughly جائزہ لے سکیں اور پھر اس کو پیش کیا جائے۔ شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس میں میں صرف دو جملے add کرنا چاہتی ہوں اور میں اگلی ترمیم پر بات کروں گی۔ میری اس میں گزارش یہ ہے کہ جتنا میں نے اس کو study کرنے کی کوشش کی ہے اور کچھ بورڈ کے لوگوں کے ساتھ رابطہ ہوا ہے تو اس میں تھوڑی سی

اس میں جو کہ ہے میں بارے کے confusion affiliation اور وہ confusion ہے اور اس میں powers describe کی گئی ہیں۔بورڈ جتنی بھی affiliation پرائیویٹ اداروں یا باقی اداروں کو دیتے ہیں تو اس پر یہ silent ہے اور اس بل میں جو نئی ترمیم لائی گئی ہے اس میں بھی کوئی clarification موجود نہیں ہے تو میں بھی سمجھتی ہوں کہ اس پر ایک دفعہ دوبارہ discussion ہونا ضروری ہے اور میری گزارش ہوگی کہ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں بھی اس میں تھوڑا سا point of view دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں کوئی تنقید برائے تنقید بات بالکل نہیں کر رہا بلکہ میں نے honestly سوچا اور پڑھا تو یہ دونوں Bills جس میں ٹیکنیکل ایجوکیشن اتھارٹی اور بورڈ کے حوالے سے Bills شامل ہیں، ماشاءاللہ آپ بھی منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین ہیں۔ان دونوں Bills میں ترمیم لا کر، ان کے جتنے functions and powers ہیں۔وہ ساری کی ساری سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں ڈال دی گئیں اور میں honestly سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں اتھارٹیز اور ان کی جو الگ الگ entity ہے۔دونوں کے functions اور powers اسی ایک سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے اندر cover ہو سکتے ہیں۔ان میں جو سارے ایمپلائز ہیں یا دونوں اتھارٹیز یا بورڈ ہیں ان کو ادھر ہی لے کر جائیں۔

جناب سپیکر! یہ میری honest opinion ہے اور اسی کے تحت میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کر دیں، اس کو انا اور ضد نہ بنائیں اور اس پر دوبارہ سے سوچیں۔شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس پر discussion ہو چکی ہے اور اسے سلیکٹ کمیٹی کو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ already committee نے approve کیا ہوا ہے۔اس میں کوئی ایسی چیز تو نہیں ہے بلکہ ترامیم ہیں تو مہربانی فرما کر اس کو take up کیا جائے۔

MR SPEKAER: Now, the question is:

"That the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019.

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Mirza Javed
4. Mr Muhammad Naeem Safdar
5. Malik Ahmad Saeed Khan
6. Malik Muhammad Ahmad Khan
7. Sheikh Alla-ud-Din
8. Rana Mohammad Iqbal Khan
9. Mr Muhammad Ilyas Khan
10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo"

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

That in Clause 2 of the Bill, for subsection (3) of the proposed Section 4 of the Principle Ordinance, the following be substituted:

"(3) Secretary to the Government Industries, Commerce and Investment Department or his nominee not below the rank of an Additional Secretary shall be ex-officio member of the Board."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

That in Clause 2 of the Bill, for subsection (3) of the proposed Section 4 of the Principle Ordinance, the following be substituted:

"(3) Secretary to the Government Industries, Commerce and Investment Department or his nominee not below the rank of an Additional Secretary shall be ex-officio member of the Board."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: The second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Sami Ullah Khan, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Ch Mazher Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mrs Raheela Naeem, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Ms Tahia Noon, Mr Khalil Tahir Sindhu, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Mr Ghazanfar Ali Khan, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MS AZMA ZAHID BOKHARI: Mr Speaker! I move:

That in Clause 2 of the Bill, for subsection (4) of the proposed Section 4 of the Principle Ordinance, the following be substituted:

(4) Subject to subsection (5) of this section, the term of the Chairman and members, other than ex-officio members, shall be three years and shall not be reappointed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 2 of the Bill, for subsection (4) of the proposed Section 4 of the Principle Ordinance, the following be substituted:

(4) Subject to subsection (5) of this section, the term of the Chairman and members, other than ex-officio members, shall be three years and shall not be reappointed."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT **(Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری گزارش اس میں یہ ہے کہ ابھی جو گورنمنٹ نے دو تین ایک طرح کے Bills table کئے ہیں، ہم نے ہر بل پر اپنی گزارشات پیش کرنے کی کوشش کی اور میں نے پچھلے بل میں یہی گزارش کی تھی کہ ہمیشہ بل کی sense یہ ہوتی ہے کہ جب آپ نے کسی کی appointment کرنی ہو تو اس کی qualification پر focus کیا جاتا ہے۔ اگر دماغ میں پہلے بندہ نہ ہو، اگر آپ نے person کوئی specific پہلے طے کر لیا ہے کہ آپ نے کسی شخص کو لانا ہے، مطلب آپ کسی شخص کو رکھنا چاہتے ہیں، اس میں بڑا ظلم یہ ہے کہ اگر گورنمنٹ سمجھتی ہے کہ اس کو re-appoint کیا جا سکتا ہے تو وہ اسے re-appoint کرے گی۔

جناب سپیکر! ہم نے اس کی term بھی تجویز کی ہے کہ اس کی term three years سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔ اس میں logic یہ ہے اور خاص طور پر سکلز ڈویلپمنٹ کا institution

جتنی ترقی کر رہا ہے اور دنوں کے حساب سے اس کے اندر جتنی innovation آ رہی ہے، کل تک بہت سارے محکمے اور بہت ساری سکلز ایسی تھی کہ جس کو لوگ adopt کرتے ہوئے شرمندگی محسوس کرتے تھے اور آج وہی skill ٹاپ پر ہے، ہمارے بہت سارے لوگ ان سکلز کی طرف جا رہے ہیں اور اپنے لئے روزگار کما رہے ہیں۔اسی طرح مختلف سکلز کے حوالے سے جیسے یہ modernization ہو رہی ہے، اسی طرح modernization of department بھی ہونی چاہئے۔ ادارے کے اندر بھی وقت کے ساتھ ساتھ changes آنی چاہئیں، نئے لوگ آئیں، نئے ideas آئیں اور نئی مینجمنٹ آئے تو یقیناً اس سے ایک revival بھی ہوتی ہے اور نئے ideas ہمیشہ اداروں کو بہتر کرنے کے لئے ہوتے ہیں لیکن مجھے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ گورنمنٹ اس ترمیم کو کیوں oppose کر رہی ہے، یہ بالکل بے ضرر سی ترمیم ہے اور ہم نے بڑی نیک نیتی کے ساتھ دی ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے ہم سمجھتے ہیں کہ سکلز ڈویلپمنٹ پر جو کام ابھی ہو رہا ہے یا اس سے آگے جو کیا جا سکتا ہے اس کے اندر اچھے results آئیں۔ ہمارے وہ skilled لوگ جو سرٹیفکیٹ نہ ہونے کی وجہ سے یا جو ٹیکنیکل چیزیں ہیں ان کے نہ ہونے کی وجہ سے اگر آپ دنیا میں دیکھئے تو ہمارے سرٹیفکیٹ کی accreditation اس طرح سے نہیں ہے۔ دنیا میں انڈین یا باقی جو ملکوں کے لوگ ہیں ان کو highest pay پر hire کیا جاتا ہے اور ہمارے skilled لوگوں کی pays بھی اس لئے کم ہوتی ہیں کہ ہم اتنا mechanism modernize نہیں کر سکے اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ اگر چیئرمین ہر تین سال بعد change ہو، اگر نئے لوگ آئیں اور اس کے اندر نئے ideas آئیں تو یقیناً ادارے کی بہتری ہو گی۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ re-appoint سے problem ہوتا ہے ایک بندہ جو سیٹ پر آ کر بیٹھ جاتا ہے تو اس کا دل نہیں چاہتا ہے اس کی کوئی qualification ہو یا نہ ہو۔ وہ ایک سال پہلے بلکہ آدھی term پوری کرنے کے بعد lobbying شروع کر دے گا۔ وہ مختلف وزراء اور مختلف لوگوں کو approach کرے گا کہ مجھے اس سیٹ پر رہنے دیا جائے۔ اس کی کوئی qualification ہو یا نہ ہو اور اس کی performance ہو یا نہ ہو۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ qualifications کے حوالے سے بھی یہ ایک بہت بڑی yardstick ہو گی، جو perform نہیں کرے گا یا اس کو یہ پتا ہو جو بھی perform کرنا ہے مجھے ان تین سال کے اندر ہی perform کرنا ہے۔ اگر ہم اس کو re-appointment نہیں دیں گے تو وہ اپنا پورا focus ان تین سالوں پر رکھے گا rather کہ اس کو اگلی extension لینے کے لئے محنت کرنی پڑے اور جو اس سے پہلے ہم نے ترمیم approve کی ہے، مجھے تو یہ لگ رہا ہے کہ یہاں بیوروکریٹس کی حکومت ہے اور ہر جگہ پر سیکرٹری صاحب لگائے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ مہربانی کریں اور سیاسی لوگوں پر بھی trust کرنے کی کوشش کریں، وزراء کو لگائیں، وہ وزیر بے چارے مطلب مجھے ان کو بے چارے نہیں کہنا چاہئے لیکن وزیر بھی آئے ہیں اور ان کو لایا گیا۔

جناب سپیکر! مطلب وہ ہمارے وزراء کرام ہیں ان کی عزت ہونی چاہئے اور سیکرٹریوں کی بجائے سیاسی لوگ جیسے وزراء کرام ہیں اگر ان کو بورڈ کا ممبر اور بورڈ کا چیئرمین لگایا جائے گا تو میں سمجھتی ہوں کہ اس حوالے سے چیک اینڈ بیلنس بھی بہتر ہو گا۔ بہت شکریہ

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Speaker! Am I allowed?

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جیسے محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے کہا ہے and I will corroborate and collaborate with the same things میں نے پہلی ترمیم میں بھی جناب محمد بشارت راجا کے سامنے عرض کیا ہے کہ یہ منسٹر اپنے آپ کو کیوں بے اثر کرنا چاہتے ہیں، بیوروکریسی اور سیکرٹریز کو اور کہاں تک لے جائیں گے؟ سیکرٹری ex- officio member ہو گا اس سے منسٹرز کی powers کم ہوں گی اور یہ سمجھا جائے گا کہ منسٹر پر trust نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آج کل ہم نے ایک نیا کام شروع کیا ہے کہ ڈی جی اینٹی کرپشن کے لئے پہلے 55 سال عمر تھی لیکن اب انہوں نے کہا ہے کہ اسے 63 سال کی عمر تک لے جاتے ہیں۔ یہ تو ان کے اپنے نعروں کے بھی خلاف ہے، ان کے نعرے تھے کہ ہم جوان لوگوں کو آگے لے کر آئیں گے۔

جناب سپیکر! میں جناب محمد بشارت راجا کی خدمت میں انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ ڈی جی انٹی کرپشن والا معاملہ subjudice بھی ہے۔اس کی 20 تاریخ کو ریٹائرمنٹ تھی اور انہوں نے 22 تاریخ کو 63 سال کے آدمی کو دوبارہ ڈی جی انٹی کرپشن بنانا تھا۔

جناب سپیکر! اسی حوالے سے میری عرض ہے کہ تین سال کی limit fix کریں چونکہ اس میں حکومت کی کوئی ہزیمت نہیں ہے اور اس پر کوئی ایسی بات نہیں آئے گی بلکہ اس طرح اچھے طریقے سے perform کر سکیں گے اور لوگوں کو ایک اچھا message جائے گا اور لوگوں کو اس کے benefits بھی جائیں گے۔شکریہ

MR SPEAKER: Now, the question is:

That in Clause 2 of the Bill, for subsection (4) of the proposed section 4 of the Principal Ordinance, the following be substituted:

"(4) Subject to subsection (5) of this section, the term of the Chairman and members, other than ex-officio members, shall be three years and shall not be reappointed."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Clause 2 of the Bill as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it; the amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That in Clause 3 of the Bill, paragraph (b) be omitted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 3 of the Bill, paragraph (b) be omitted."

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 4 & 5

MR SPEAKER: Now, Clauses 4 & 5 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 4 & 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018, as amended be passed."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018, as amended be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill as amended is passed.)

MR SPEAKER: Now, we take up The Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019. Minister for Law may move the motion for suspension of the Rules.

معزز ممبران حزب اختلاف رانا محمد اقبال خان، جناب محمد وارث شاد، ملک ندیم کامران اور جناب خلیل طاہر سندھو نے کہا کہ یہ بل متفقہ طور پر پاس کر دیا جائے۔پہلے وزیر قانون move کریں گے پھر ہی پاس ہو گا۔جی، وزیر قانون!

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

> "That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ ملازمین 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for the consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019, as recommended by Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019, as recommended by Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

> Since there is no amendment in it, now, the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019, as recommended by Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSES 3 to 29

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 29 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That the Clauses 3 to 29 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in, the question is:

> "That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019, be passed.

(The motion was carried.)

(The Bill is passed unanimously.)

قاعدہ244۔اے کے تحت قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up motion under Rule 244-A of the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That requirements of sub-rule (1) and sub-rule (3) of rule 244-A of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 be dispensed with under rule 234, for taking up motions for amendments in the said Rules."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That requirements of sub-rule (1) and sub-rule (3) of rule 244-A of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 be dispensed with under rule 234, for taking up motions for amendments in the said Rules."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Now, we take up motion for leave of the Assembly. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم کی اجازت کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

The proposed amendments are as under."

Amendments in Rule 79-A

1. In the marginal heading, the words "for a sitting of the Assembly" shall be omitted; and

2. In sub-rule (1), after the word "Assembly", the words "or a Committee of which he is a member" shall be inserted.

Now, the motion moved and the question is:

"That the leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Leave is granted. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the proposed amendments.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be taken into consideration at once."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Amendments in the Rule 79-A.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

Amendments in the Rule 79-A.

1. That in the marginal heading, the words "for sitting of the Assembly" shall be omitted; and
2. in sub-rule (1) , after the word "Assembly", the words "or a Committee of which he is a member" shall be inserted."

MR SPEAKER: Since there is no amendment in it. The amendments moved and the question is:

"That the proposed amendments do stand part of the Rules."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law may move the motion of passage of the proposed amendments.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Proposed amendments in the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 be passed."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Proposed amendments in the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997, be passed."

(The motion was carried.)

(The proposed amendments are passed unanimously.)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سپیکر کی عدم موجودگی میں پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا مطالبہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! سب سے پہلے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں جو دو ترامیم منظور کی گئی ہیں اس پر میں پورے ہاؤس کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! دوسری گزارش یہ کرنی چاہتا ہوں کہ پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے جو ترمیم کی گئی اس میں ابہام ہے۔ میں اسی جانب آپ اور معزز ممبران کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! جب سندھ اسمبلی کے سپیکر کو نیب نے گرفتار کیا تو وہاں ایک issue پیدا ہوا کہ کیا ہاؤس میں سندھ اسمبلی کا سپیکر آسکتا ہے، کیا اس کے پروڈکشن آرڈر ڈپٹی سپیکر جاری کریں گے اور کیا اس حوالے سے رولز کے اندر provision موجود ہے؟ میں نے پنجاب اسمبلی کے رولز پڑھے ہیں۔ ان کے مطابق اگر کسی وجہ سے سپیکر صاحب نہ ہوں، میں یہ نہیں کہہ رہا کہ وہ گرفتار ہوں لیکن اگر کسی وجہ سے وہ نہ ہوں تو ان کی جگہ پر کون پروڈکشن آرڈر جاری کرے گا؟ ہمارے رولز اس حوالے سے خاموش ہیں۔

جناب سپیکر! میں دوسری گزارش یہ کروں گا کہ اگر آپ ملک سے باہر ہیں تو کیا ڈپٹی سپیکر ہمارے دو معزز ممبران جناب عبدالعلیم خان اور خواجہ سلمان رفیق کے پروڈکشن آرڈر جاری کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! میرا تیسرا سوال یہ ہے کہ کیا سپیکر صاحب کسی کمیٹی کے ممبر بن سکتے ہیں یعنی اگر ہم سپیکر صاحب کو کسی سٹینڈنگ کمیٹی کا ممبر بنانا چاہیں تو کیا وہ اس کے ممبر بن سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! میں جس طرف اشارہ کر رہا ہوں وزیر قانون اسے بخوبی سمجھ رہے ہوں گے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا سپیکر صاحب کسی سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبر بن سکتے ہیں؟ یہ ایسے سوالات ہیں کہ جن پر اس اسمبلی کو غور کر کے آئندہ کے لئے لائحہ عمل بنانا ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں بھی اسی سلسلے میں تھوڑی سی وضاحت کروں گا۔ جناب سمیع اللہ خان نے بہت اچھے پوائنٹس اُٹھائے ہیں۔ ہمیشہ enactment حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کی جاتی ہے۔ میرے خیال میں اسمبلی کی ساری کمیٹیوں کو سپیکر صاحب head کرتے ہیں۔

ملک ندیم کامران: سپیکر صاحب کسی کمیٹی کو head نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان نے جو بات کہی ہے اس حوالے سے بتانا چاہوں گا کہ اگر کسی وجہ سے سپیکر موجود نہ ہوں تو ڈپٹی سپیکر کے پاس پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا اختیار ہے۔ خیبر پختونخواہ کی واحد اسمبلی ہے کہ جس کے سپیکر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو head کرتے ہیں۔ سپیکر ساری کمیٹیوں کو head نہیں کرتا البتہ فنانس کمیٹی کا چیئرمین سپیکر ہوتا ہے۔ آپ کے ذہن میں کوئی ابہام ہے یا آپ قواعد انضباط کار میں کوئی مزید ترامیم کرنا چاہتے ہیں تو وزیر قانون کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر discuss کر لیں۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کے مفاد میں جو باتیں ہیں ان پر مل بیٹھ کر غور کیا جا سکتا ہے۔

ہمارے ادارے کے تقدس کو مضبوط کرنے کے لئے آپ جو ترامیم تجویز کریں گے ان پر غور کیا جائے گا۔ میں یہ تجویز کروں گا کہ حزب اختلاف، حزب اقتدار اور وزیر قانون مل بیٹھ کر پہلے تمام پوائنٹس پر working کر لیں اور پھر اتفاق رائے سے ہاؤس میں لے آئیں۔

مجالس قائمہ کو بااختیار بنانے کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں ایک چیز کا اضافہ کرنا چاہتی ہوں کہ ہمیں سٹینڈنگ کمیٹیز کو empower کرنے کی ضرورت ہے۔ باقی صوبوں کی سٹینڈنگ کمیٹیز کے پاس بہت powers ہیں۔ وہ suo moto action لے سکتے ہیں اور وہ اپنی کمیٹی کا اجلاس بھی بُلا سکتے ہیں۔ محکمہ کے اُوپر سٹینڈنگ کمیٹی کی طرف سے ایک proper check ہوتا ہے۔ اختیارات کے بغیر تو مجالس قائمہ redundant ہیں اگر کوئی بل کمیٹی کو refer ہو گا تو پھر ہی وہ اس پر کام کر سکے گی۔ بہت ساری ایسی مجالس قائمہ ہوں گی کہ جن کا شاید پانچ سالوں میں اجلاس ہی نہیں ہو گا اس لئے میری گزارش ہے کہ ہماری مجالس قائمہ کو باقی اسمبلیوں کے at par کرنے کے لئے قواعد انضباط کار میں ترمیم کی جائے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون اس معاملے کو examine کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ہم ماضی کی تلخ یادوں کو دُہرانا نہیں چاہتے۔ میں یہ کہوں گا کہ اس ہاؤس، اس ہاؤس کی

کمیٹیوں اور معزز ممبران کو powerful بنانے کے لئے حزب اختلاف کی طرف سے جو بھی تجویز آئے گی ہم انشاءاللہ تعالیٰ اس کو تسلیم کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں اس ہاؤس کا چھٹی دفعہ ممبر بنا ہوں اور آپ میں سے بھی اکثریت اس ہاؤس کی ممبر چلی آ رہی ہے لیکن ماضی میں کبھی اس بات پر غور نہیں کیا گیا کہ کمیٹیوں کو powerful کیا جائے۔

جناب سپیکر!میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم انشاءاللہ تعالیٰ جناب پرویز الٰہی کی قیادت میں اس ہاؤس کی کمیٹیوں کو powerful بنانے کے لئے ترمیم لے کر آئیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! آپ اس حوالے سے کوئی concrete تجاویز لے کر آئیں۔ وزیر قانون کی مشاورت سے انشاءاللہ تعالیٰ اچھی چیزوں کو تسلیم کیا جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!میں ایک وضاحت کرنا چاہتی ہوں کہ پچھلی اسمبلی کے اندر ہم نے اڑھائی تین مہینے بیٹھ کر بہت comprehensive کام کیا تھا اور وہ draft اب بھی اسمبلی سیکرٹریٹ میں موجود ہوگا۔اس کو دوبارہ نکال کر دیکھا جا سکتا ہے اور جو چیزیں ابھی تک منظور نہیں ہو سکیں وہ اب کر لی جائیں۔اس میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ!اگر آپ کے پاس اس draft کی کاپی ہے تو وہ وزیر قانون کو دے دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پچھلے دس سال ہم دہائی دیتے رہے کہ قواعد انضباط کار میں ترامیم کر لی جائیں۔اس حوالے سے ایک کمیٹی بن گئی اور اس کی سفارشات بھی آ گئیں لیکن وہ سب ردی کی ٹوکری میں پھینک دی گئیں۔

جناب سپیکر! پچھلے دس سالوں میں کسی کو توفیق نہیں ہوئی کہ مجالس قائمہ کو empower کریں۔میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے کمیٹیوں کو empower کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

جناب سپیکر!پوری دنیا میں جہاں کہیں بھی پارلیمانی جمہوری نظام رائج ہے وہاں پر کمیٹیوں کا ایک certain role ہوتا ہے۔محض خانہ پُری کے لئے کمیٹیاں بنانے کا کوئی فائدہ نہیں۔بدقسمتی سے پچھلے سال کئی کمیٹیوں کی سال میں ایک میٹنگ بھی نہیں ہو سکی۔بہت سی

کمیٹیوں کو کوئی بزنس نہیں دیا گیا۔ ہم یہاں اسمبلی کے فلور پر ہمیشہ یہ بات پوائنٹ آؤٹ کرتے رہے کہ مجالس قائمہ کوempower کیا جائے۔ یہاں پر ہمیں کہا گیا کہ قواعد انضباط کار میں ترامیم کے لئے کمیٹی بن گئی ہے، کئی مہینے اس کی میٹنگز چلتی رہیں لیکن جب کمیٹی نے اپنی سفارشات بھجوائیں تو انہوں نے وہ ردّی کی ٹوکری میں پھینک دیں۔

جناب سپیکر! میں بھی یہ تجویز کروں گا کہ اسمبلی کی مجالس قائمہ کوempower کریں تا کہ real sense میں ہماری مجالس قائمہ dead horse ثابت نہ ہوں۔ اسمبلی کا بزنس، بجٹ کے بارے میں تجاویز اور اپنے اپنے محکمہ جات کے بارے میں ان کمیٹیوں کی سفارشات کو ترجیح دی جانی چاہئے۔ میرا خیال ہے کہ آپ یہ تاریخی کام کریں اور اس پر ہم سب آپ کوappreciate کریں گے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بار بار پچھلی طرف چلے جاتے ہیں۔ ایک اچھا ماحول بنا ہوا تھا تو ایک بات کر کے اُس کو خراب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میرا بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی کمی رہ گئی ہے اُس کو بار بار repeat کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جیسے وزیر قانون نے کہا، میاں محمود الرشید نے بھی بات کی اور آپ نے بھی اُس پر بڑی روشنی ڈالی ہے تو میں اس میں صرف اتناadd کرنا چاہتا ہوں کہ ان سب چیزوں کو بہتر کرنے کے لئے آپ ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا دیں تا کہ یہ کمیٹی سٹینڈنگ کمیٹیز کے اختیارات کوwatch کرلے اس میں جو بہتری آسکتی ہے وہ کرلی جائے اور جو بار بار کہا جا رہا ہے کہ اس کی کوئی اتھارٹی ہونی چاہئے تو اُس پرwork out کر لیا جائے تا کہ اس حوالے سے مزید چیزیں سامنے آجائیں۔ بہت شکریہ

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میرے بھائی نے بڑی اچھی تقریر کی ہے ان کے دور حکومت میں ہم کمیٹی روم میں بیٹھ کر تجاویز دیتے رہے، ان کی 2/3 majority یعنی جو مرضی کریں اُس وقت ہم ان سےrequest کرتے رہے کہ مہربانی کر کے اس کو پاس کر دیں لیکن کسی نے ہماری بات نہیں سُنی۔

ہائے اُس زُود پشیماں کا پشیماں ہونا

جناب سپیکر! آج انہیں بڑا ہی یاد آرہا ہے کہ آپ یہ بھی کر دیں، آپ یہ بھی کر دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم سب کچھ کریں گے یہ تسلی رکھیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! جس طرح بات ہو رہی ہے کہ ہم سٹینڈنگ کمیٹیز کی powers میں کیسے اضافہ کریں آپ اس کے اوپر ایک کمیٹی بنا دیں جس میں حزب اختلاف کے لوگ بھی شامل ہوں جیسے پہلے آپ بیٹھے ہیں اسی طرح بیٹھ کر کمیٹیوں کے مفاد کا یہ کام بھی آپ لوگوں کے ہاتھ سے ہو جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ ہم committees کو strengthen کرنا چاہتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم حکومت کی طرف سے یہ لے کر آئیں گے۔

جناب سپیکر: جی، یہ وزیر قانون (جناب محمد بشارت راجا)، وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید) اور رانا محمد اقبال خان (ایم پی اے) حالیہ بھارتی جارحیت پر پاک فوج کی کامیاب جوابی کارروائی کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی suspension کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے حالیہ بھارتی جارحیت پر پاک فوج کی کامیاب جوابی کارروائی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کرکے حالیہ بھارتی جارحیت پر پاک فوج کی کامیاب جوابی کارروائی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کرکے حالیہ بھارتی جارحیت پر پاک فوج کی کامیاب جوابی کارروائی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک قرارداد پیش کریں۔

بھارتی طیاروں کی دراندازی پر پاک فوج کی جانب سے کامیاب کارروائی پر افواج پاکستان اور پاکستانی قوم کو مبارکباد کا پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان گزشتہ روز بھارتی طیاروں کی جانب سے پاکستانی حدود میں دَر اندازی کے جواب میں پاک فوج کی جانب سے کامیاب

کارروائی پر افواج پاکستان اور پوری پاکستانی قوم کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ پاک فوج کی اس کامیاب جوابی کارروائی میں آج بھارت کے دو طیاروں کو مار گرایا گیا اور ایک پائلٹ کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان بھارتی طیاروں نے پاکستانی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی تھی جس پر یہ کارروائی کی گئی۔ پاک فوج کے شاہینوں نے پوری قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان ہمیشہ امن کا داعی رہا ہے لیکن جنگی جنون میں مبتلا بھارت کی سیاسی و فوجی قیادت نے ہمیں اپنے دفاع میں اس کارروائی پر مجبور کیا۔ اس کامیاب دندان شکن کارروائی کے بعد اب بھارت کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں اور سمجھ لینا چاہئے کہ دونوں ملکوں کی افواج میں بنیادی فرق یہ ہے کہ دشمن کی فوج موت سے خوف زدہ اور ہماری افواج جذبہ شہادت سے سرشار اور وطن کی خاطر موت کو گلے لگانے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت کے ذریعے عالمی برادری سے اپیل کرتا ہے کہ بھارتی حکومت کی جانب سے آئندہ انتخاب جیتنے کے لئے دنیا کا امن تباہ اور داؤ پر لگانے کی پاداش میں مناسب کارروائی کی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان گزشتہ روز بھارتی طیاروں کی جانب سے پاکستانی حدود میں دَر اندازی کے جواب میں پاک فوج کی جانب سے کامیاب کارروائی پر افواج پاکستان اور پوری پاکستانی قوم کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ پاک فوج کی اس کامیاب جوابی کارروائی میں آج بھارت کے دو طیاروں کو مار گرایا گیا اور ایک پائلٹ کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان بھارتی طیاروں نے پاکستانی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی تھی جس پر یہ کارروائی کی گئی۔ پاک فوج کے شاہینوں نے پوری قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان ہمیشہ امن کا داعی رہا ہے لیکن جنگی جنون میں مبتلا بھارت کی سیاسی و فوجی قیادت نے ہمیں اپنے دفاع میں اس کارروائی پر مجبور کیا۔ اس کامیاب دندان شکن کارروائی کے بعد اب بھارت کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں اور سمجھ لینا چاہئے کہ دونوں ملکوں کی افواج میں بنیادی فرق یہ ہے کہ دشمن کی فوج موت سے خوف زدہ اور ہماری افواج جذبہ شہادت سے سرشار اور وطن کی خاطر موت کو گلے لگانے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت کے ذریعے عالمی برادری سے اپیل کرتا ہے کہ بھارتی حکومت کی جانب سے آئندہ انتخاب جیتنے کے لئے دنیا کا امن تباہ اور داؤ پر لگانے کی پاداش میں مناسب کارروائی کی جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان گزشتہ روز بھارتی طیاروں کی جانب سے پاکستانی حدود میں دَر اندازی کے جواب میں پاک فوج کی جانب سے کامیاب کارروائی پر افواج پاکستان اور پوری پاکستانی قوم کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔

پاک فوج کی اس کامیاب جوابی کارروائی میں آج بھارت کے دو طیاروں کو مار گرایا گیا اور ایک پائلٹ کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان بھارتی طیاروں نے پاکستانی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی تھی جس پر یہ کارروائی کی گئی۔ پاک فوج کے شاہینوں نے پوری قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان ہمیشہ امن کا داعی رہا ہے لیکن جنگی جنون میں مبتلا بھارت کی سیاسی و فوجی قیادت نے ہمیں اپنے دفاع میں اس کارروائی پر مجبور کیا۔ اس کامیاب دندان شکن کارروائی کے بعد اب بھارت کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں اور سمجھ لینا چاہئے کہ دونوں ملکوں کی افواج میں بنیادی فرق یہ ہے کہ دشمن کی فوج موت سے خوف زدہ اور ہماری افواج جذبہ

شہادت سے سرشار اور وطن کی خاطر موت کو گلے لگانے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت کے ذریعے عالمی برادری سے اپیل کرتا ہے کہ بھارتی حکومت کی جانب سے آئندہ انتخاب جیتنے کے لئے دنیا کا امن تباہ اور داؤ پر لگانے کی پاداش میں مناسب کارروائی کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اجلاس کل بروز جمعرات 28۔فروری 2019 صبح 11:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعرات، 28- فروری 2019

(یوم الخمیس، 22- جمادی الثانی 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7: شمارہ 7

491

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 28۔ فروری 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی ڈویلپمنٹ

اتھارٹیوں کی سالانہ رپورٹوں برائے سال 13-2012 پر بحث

ایک وزیر راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی ڈویلپمنٹ اتھارٹیوں کی سالانہ رپورٹوں برائے سال 13-2012 پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

493

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

جمعرات، 28-فروری 2019

(یوم الخمیس، 22-جمادی الثانی 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 45 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى
تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۱۰﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ
طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۚ نَصْرٌ
مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۚ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

سورۃ الصّف آیات 10 تا 13

مومنو! میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے مخلصی دے (10) (وہ یہ کہ) اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (11) وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو باغہائے جنت میں جن میں نہریں بہہ رہیں ہیں اور پاکیزہ مکانات میں جو بہشت ہائے جاودانی میں (تیار) ہیں داخل کرے گا۔ یہ بڑی کامیابی ہے (12) اور ایک اور چیز جس کو تم بہت چاہتے ہو (یعنی تمہیں) اللہ کی طرف سے مدد (نصیب ہو گی) اور فتح عنقریب ہو گی اور مومنوں کو (اس کی) خوشخبری سنادو (13)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

در نبیؐ پر پڑا رہوں گا پڑے ہی رہنے سے کام ہو گا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہو گا
خلاف معشوق کچھ ہوا ہے نہ کوئی عاشق سے کام ہوا
خدا بھی ہو گا ادھر ہی اے دل جدھر وہ عالیٰ مقام ہو گا
اسی توقع پہ جی رہا ہوں یہی تمنا جِلا رہی ہے
نگاہ لطف و کرم نہ ہوگی تو مجھ کو جینا محال ہو گا
جو دل سے ہے مائل پیغمبرؐ یہ اُس کی پہچان ہے مقرر
کہ ہر دم اس بے نوا کے لب پر دُرود ہو گا سلام ہو گا

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

وزیر توانائی(جناب محمد اختر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر توانائی(جناب محمد اختر): جناب سپیکر! شکریہ۔ پچھلے دو تین دن سے پاکستان اور انڈیا کی tension چل رہی ہے تو میں آج اس ہاؤس میں پہلے مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ کل اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری ائر فورس نے proper اور timely ان کو جواب دے کر پاکستان کا نہ صرف morale بلند کیا بلکہ پاکستانی قوم کا سر بھی فخر سے بلند کرا دیا۔ میں اپنی پاک فوج کو اس ہاؤس کی طرف سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ جس طرح انڈیا بڑے زعم میں تھا کہ ہم یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے گو کہ ان کے الیکشن کے معاملات تھے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انڈیا کا غرور اللہ کے فضل و کرم سے اب خاک میں مل چکا ہے۔

جناب سپیکر! اہم بات یہ ہے کہ کل جس طرح وزیر اعظم جناب عمران خان نے پوری دنیا کو اور خاص طور پر جو انڈیا کو message دیا ہے وہ بھی قابل تحسین ہے اور جس انداز میں انہوں نے پاکستان کا مقدمہ پوری دنیا کے سامنے پیش کیا ہے وہ ان کی ایک proper statesmen کی مختصر، جامع اور بڑی زبردست speech تھی جس سے پوری دنیا میں message چلا گیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے تمام ملٹری قیادت، سیاسی قیادت اور حکومت وقت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کا نام آئندہ بھی فخر سے بلند رکھے۔ شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! شکریہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ جو دو، تین چار روز سے---

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ کل قرارداد بھی پاس ہوئی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جی، بالکل لیکن جو انڈیا کا aggression تھا تو میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ کوئی بھی کسی قسم کی سیاسی point scoring ہمیں کرنی چاہئے نہ ہم کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Collective طور پر message جانا چاہئے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس سلسلے میں ہماری قوم اپنی افواج پاکستان کے پیچھے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑی ہے اور اگر credit کی بات ہوتی ہے تو میں یہ credit سب سے پہلے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو دوں گا کہ جو ہمارا 1971 کا episode تھا جس سے متاثر ہو کر ذوالفقار علی بھٹو ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو لے کر پاکستان آئے۔

جناب سپیکر! اس وقت سے جو سلسلہ چلا اور اس کا end جو 28۔مئی 1998 کو ہوا یعنی میاں محمد نواز شریف نے انڈیا کے پانچ ایٹمی دھماکوں کے مقابلے میں چھ ایٹمی دھماکے کر کے جواب دیا۔ آج ہم جو پر سکون بیٹھے ہیں اور ایسے بیٹھے ہیں کہ ہمیں کوئی پتا نہیں کہ بارڈر پر کیا ہو رہا ہے تو اس کا credit میں سب کو دوں گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ذوالفقار علی بھٹو کو بھی credit دوں گا، ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو بھی دوں گا، میاں محمد نواز شریف کو بھی دوں گا کیونکہ جو میزائل ٹیکنالوجی میاں محمد نواز شریف کی supervision میں حاصل کی گئی وہ قابل تعریف ہے۔ شکریہ

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جیل خانہ جات سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 837 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جیلوں میں قیدیوں کے ایڈز کے نمونہ کے لئے کیمپ اور علاج کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*873: **جناب نصیر احمد**: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر کی جیلوں میں قیدیوں کے ایڈز کے نمونے حاصل کرنے کے لئے آخری دفعہ کب کیمپ لگائے گئے تھے؟

(ب) صوبہ بھر کی جیلوں میں موجود قیدیوں میں سے کتنے قیدی ایڈز کا شکار ہیں؟

(ج) حکومت ان جیلوں میں ایڈز کے قیدیوں کے علاج معالجہ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) سال2018 میں پنجاب بھر کی جیلوں میں پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تحت 38543 اسیران کی بلڈ سکریننگ کی گئی۔ جن تواریخ میں کیمپ لگائے گئے اس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبہ بھر کی جیلوں میں ایڈز کے مرض میں مبتلا 217 اسیران مقید ہیں۔ جن میں سے 187 اسیران کا علاج معالجہ جاری ہے اور ان کو باقاعدگی کے ساتھ ادویات بھی فراہم کی جا رہی ہیں جبکہ 30 اسیران کا اس مرض میں مبتلا ہونے کی تشخیص کا عمل جاری ہے جن کا بعد از مکمل تصدیق پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تحت علاج شروع کر دیا جائے گا۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب کی تمام جیلوں میں روزانہ کی بنیاد پر نئے آنے والے اسیر ان کی مکمل میڈیکل سکریننگ کی جاتی ہے۔ سکریننگ میں پازیٹو رزلٹ آنے کی صورت میں PCR ٹیسٹ کے لئے نمونے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام لاہور بھیجے جاتے ہیں جہاں اسیر ان کا بآسانی PCR ٹیسٹ کروانے کی سہولت موجود ہے۔ جیل میڈیکل آفیسر کی نگرانی میں میڈیکل سپیشلسٹ کو چیک کروانے کے بعد ان کا علاج تجویز کیا جاتا ہے اور ان کی صحت وخوراک کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ حکومت پنجاب کے ذیلی ادارے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی فراہم کردہ ادویات جیل میڈیکل آفیسر کی نگرانی میں ایڈز میں مبتلا قیدیوں کو مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

مزید یہ کہ ایڈز کے مرض میں مبتلا اسیر ان کو علیحدہ سیلز میں رکھا جاتا ہے جو کہ میڈیکل، پیرا میڈیکل اور جیل سٹاف کی خصوصی نگرانی و نگہداشت میں ہیں اور ان کا روزانہ کی بنیاد پر میڈیکل چیک اپ کیا جاتا ہے۔ ایڈز میں مبتلا اسیر ان کی رہائی کے وقت ان کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ علاج کے سلسلہ میں پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام سے رابطہ میں رہیں۔

اس کے علاوہ جیلوں میں وقتاً فوقتاً اس مرض سے متعلقہ آگاہی کے لئے مختلف پروگرام اور سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں جن کے ذریعے ایڈز کے موذی مرض کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کی جاتی ہیں اور اس سے بچاؤ کی تدابیر بھی بتائی جاتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے کہ یہ معاشرے کے اُن افراد کے بارے میں سوال ہے کہ جو موذی مرض میں مبتلا ہیں۔ اُن کی مرض تو الگ بات ہے لیکن اُن کی عزت نفس کا بھی خیال رکھنا چاہئے وہ گھر میں ہوں یا جیل میں ہوں اس مرض کے حوالے سے اُن کی عزت نفس اور اُن کے نفسیاتی مسائل کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو جیلوں میں بلڈ سکریننگ کی گئی ہے یہ فگرز 38ہزار543ہیں تو ایک میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب کے اندر قیدیوں کی ٹوٹل تعداد کتنی ہے اور اُس میں سے یہ38543کی بلڈ سکریننگ کی گئی ہے۔

جناب سپیکر!دوسرا سوال یہ ہے کہ جو کیمپ لگائے گئے جن کے نتیجے میں تعداد دی گئی ہے کہ217ایڈز کے مرض میں مبتلا ہیں اور187کی ابھی تشخیص ہو رہی ہے اور30ایسے ہیں جن کی ابھی تشخیص کا عمل جاری ہے یہ تعداد کی جوdetail یہاں دی گئی ہے۔

جناب سپیکر!میرا تیسرا سوال یہ ہے کہ جو کیمپ لگائے گئے جن میں تشخیص ہوئی ہے یہ ساری detailاگر آپ دیکھیں تو یہ2018کے پہلے تین یا چار ماہ کے دوران کیمپ لگائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!آج2019ہے کیا اس حکومت کے آنے کے بعد کیونکہ یہ سارے پچھلی حکومت میں کیمپ لگائے گئے جس کے نتیجے میں ان امراض کی نشاندہی ہوئی ہے تو اس حکومت کے آنے کے بعد کیا کوئی ایسا کیمپ لگایا گیا کیونکہ اس چھ ماہ میں یا نگران گورنمنٹ کے بھی اگر دو ماہ شامل کر لیں آٹھ ماہ کے اندر بھی یقیناً بہت سارے نئے قیدی جیلوں میں گئے ہوں گے اُن کی سکریننگ بھی بہت ضروری ہے تو یہ سوال ہے کہ اس آٹھ ماہ کے دوران کوئی کیمپ لگایا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ):بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!جو ان کا پہلا سوال تھا کہ پنجاب کی جیلوں میں ٹوٹل قیدیوں کی تعداد ؟تو وہ 49539 ہیں جن میں سے 38543کی بلڈ سکریننگ کی گئی،بلڈ سکریننگ اُن قیدیوں کی کی جاتی ہے جن کو یہ محسوس ہو کہ ہمیں یہ بیماری ہے وہ محسوس کرائیں کہ ہم فلاں بیماری میں مبتلا ہیں تب اُن کی بلڈ سکریننگ کی جاتی ہے اور دوسرا اُن کا سوال یہ ہے کہ اس حکومت کے آنے کے بعد آیا کوئی کیمپ لگائے گئے ہیں تو عام روٹین یہ ہے کہ ہر سال مارچ میں یہ کیمپ شروع کئے جاتے ہیں اور سال میں گاہے بگاہے مختلف جیلوں میں لگتے رہتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان:جناب سپیکر !یہdetail میرے سامنے ہے۔وزیر موصوف کہہ رہے کہ مارچ میں لگائے جاتے ہیں اگر میں پڑھنا شروع کر دوں کہ 2018میں یہ31۔جنوری سے 9۔فروری تک سنٹر جیل لاہور میں کیمپ لگایا گیا۔یہ نومبر 2017میں لگایا گیا،24۔مارچ کو لگایا گیا، 9۔فروری کو ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں لگایا گیا۔اس طرح یہdetail میں بے شمار لکھے ہوئے ہیں جس میں یہ ثابت ہو رہا ہے کہ کیمپ جنوری میں بھی لگتے ہیں،فروری میں بھی لگتے ہیں تو وزیر موصوف کو اس طرح کیstatement یہاں نہیں دینی چاہئے کہ صرف مارچ میں لگتے ہیں۔یہ کیمپ2018میں جنوری میں بھی لگے ہیں اور فروری میں بھی لگے ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ):جناب سپیکر !میں نے ایسا نہیں کہا کہ مارچ میں لگتے ہیں میں دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ مارچ میں شروع کرتے ہیں اور یہ سال میں گاہے بگاہے مختلف جیلوں میں لگتے رہتے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،فرمائیں!

چودھری مظہر اقبال:جناب سپیکر!میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر اُن کی سکریننگ ہوتی ہے،کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہat the time جب حوالات میں یا جیل میں کوئی قیدی سزا کے بعد جاتا ہے اُس وقت اُس کے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر:چودھری مظہر اقبال!آپ چیئر کوaddress کریں۔آپ ادھر دیکھیں۔

چودھری مظہر اقبال:جناب سپیکر!میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب وہ قیدی کسی بھی جیل میں آتا ہے تو اُس وقت کیا اُس کے سارے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اور اُس کی میڈیکل سکریننگ کر کے اُس کیcategorization کی جاتی ہے؟ جبکہ میڈیکل آفیسر جیلوں میں موجود ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! سب سے پہلے اُن کی بلڈ سکریننگ کی جاتی ہے اُس کے بعد بلڈ سکریننگ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کو بھیج دی جاتی ہے، اُس کے بعد اُن کا PCR ٹیسٹ ہوتا ہے اُس کے بعد CD4 ٹیسٹ ہوتا ہے، اُس کے بعد اُن کی میڈیسن شروع کی جاتی ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پھر camping کا اس میں کیا رول ہے؟ اگر آپ regularly screening کر رہے ہیں تو پھر جو یہ کیمپس بتائے گئے ہیں کہ جنوری تک ہوئے ہیں تو پھر اس کا تو کوئی جواز نہیں رہ جاتا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جب اُن کے کیمپ لگائے جاتے ہیں اُن کا بلڈ ٹیسٹ کروایا جاتا ہے اُن کا بلڈ لے کر سکریننگ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام لاہور کو بھیجا جاتا ہے اُس کے بعد اُن کا باقاعدہ HIV ٹیسٹ ہوتا ہے، PCR ٹیسٹ ہوتا ہے، CD4 ٹیسٹ ہوتا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرے سوال کا مقصد یہ ہے کہ جب ریگولر سکریننگ ہو رہی ہے جس طرح بلڈ سکریننگ ہوتی ہے ایک قیدی جب جیل میں آتا ہے تو اُس کی blood grouping اور اُس کے major tests ہو جاتے ہیں تو یہ کیمپس کا کیا جواز ہے اور جب وہ ہو جاتے ہیں تو اُسی وقت ہی اُن کو categorize کر کے اُن کی segregations کر دی جائیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! چھ ضمنی سوالات ہو چکے ہیں۔ جی، last one۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! 25۔ جولائی 2018 کے بعد آج کے دن تک کسی جیل میں ایڈز کے حوالے سے کوئی کیمپ لگایا گیا ہے اس کی کوئی specifically date بتا دیں اور یہ کس جیل میں لگایا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! 25۔ جولائی کے بعد کتنے کیمپ لگائے گئے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ):جناب سپیکر !میرے پاس ایک باقاعدہ مکمل لسٹ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:منسٹر صاحب!تو آپ انہیں لسٹ فراہم کر دیں۔

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ):جناب سپیکر!میں پڑھ کر بتا دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:منسٹر صاحب!کتنے کیمپ لگ چکے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ):جناب سپیکر!جو last camp لگا ہے وہ 28۔فروری2018کو لگا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان:جناب سپیکر!یہ detail ہمارے پاس بھی ہے اگر موصوف منسٹر صاحب دیکھ لیں۔یہ 41کیمپ لگے ہیں اور ان میں سے 38کیمپ پچھلی حکومت میں لگے ہیں اور تین کیمپس نگران گورنمنٹ میں لگے ہیں میرا پہلے بھی یہی سوال تھا کہ موجودہ حکومت کے دور میں کتنے کیمپ لگے؟

جناب سپیکر!معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو نے بھی بڑا specific سوال کیا ہے کہ کوئی کیمپ لگا ہے وزیر موصوف نے کہا کہ مارچ سے شروع ہوتے ہیں میں پھر کہہ رہا ہوں کہ وہ بھی غلط بیانی ہے یہ 2018کے جنوری میں بھی لگے ہیں اور فروری میں بھی لگے ہیں۔

جناب سپیکر!منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں مارچ میں لگے ہیں تو یہ بتا دیں کہ اس جنوری فروری میں کوئی کیمپ لگے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،منسٹر صاحب!آپ simple سا بتا دیں کہ 25۔جولائی کے بعد کوئی کیمپ لگے ہیں یا نہیں لگے۔

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ):جناب سپیکر!یہ بہت بڑی لمبی لسٹ ہے جو ان کا سوال ہے اُس کے بارے میں minimum میں پانچ بار گزارش کر چکا ہوں کہ ہم مارچ میں یہ کیمپ شروع کر رہے ہیں جو سال میں گاہے بگاہے لگتا رہتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،اگلا سوال۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس میں ایک کیمپ ہے، اُس کا سیریل نمبر 22 ہے ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں یہ جولائی 2018 میں لگا ہے یہ جو نگران گورنمنٹ میں لگے ہیں اُن کا تو میں کہہ رہا ہوں کہ وہ تین کیمپ لگے ہیں۔ 38 پچھلے دور حکومت میں لگے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کا سٹاف یہاں ہاؤس میں موجود ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اُن سے detail لے لیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میرے پاس detail ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ ان سے detail لے لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس detail میں جولائی کے بعد اگست، ستمبر، اکتوبر، نومبر، دسمبر، جنوری اور آج ہم فروری میں کھڑے ہیں اس detail میں تفصیل نہیں ہے میں نے بتا دیا ہے جولائی کا آخری کیمپ ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں نے یہ تو نہیں کہا کہ اس کے بعد کیمپ لگے ہیں میں یہی کہہ رہا ہوں۔ ہم مارچ میں شروع کر رہے ہیں اور کل سے مارچ شروع ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہے کہ موجودہ حکومت کے دور میں جیل خانہ جات کے محکمے نے ان چھ ماہ میں ایڈز کے حوالے سے کوئی کام نہیں کیا اور وزیر موصوف بغیر تیاری کے یہاں آ کر آئیں، بائیں، شائیں کر رہے ہیں جو اس ہاؤس میں مناسب نہیں ہے؟ انہیں ہاؤس میں پوری تیاری سے آنا چاہئے اور انہیں ماننا چاہئے اگر یہ کام نہیں کر سکے تو یہاں ماننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا ایک سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جس موذی مرض کے بارے میں یہاں سوال کیا گیا ہے کہ ان مریضوں کو عام جگہ پر نہیں رکھا جاتا بلکہ انہیں separate جگہ پر رکھا جاتا ہے۔کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ انہوں نے ایسے مریضوں کو رکھنے کے لئے وہاں کیا بندوبست اور تدابیر کی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ اس طرح کے مریضوں کو باقی مریضوں کے ساتھ نہیں رکھا جاتا ان کے لئے علیحدہ سیل ہوتے ہیں وہاں ان کو الگ سے رکھا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال رانا محمد افضل کا ہے۔

محترمہ عظمٰی زاہد بخاری: جناب سپیکر! ابھی جو منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے اس سے آپ خود اندازہ لگا لیجئے یہ بڑا specific سوال تھا اور ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ پہلے ہی تمام جیلیں over crowded ہیں۔ مجھے بتایا جائے کہ وہاں کتنے سیل ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اس پر fresh question کر لیں آپ کو وہ detail دے دیں گے۔ شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں اس پر آٹھ ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ جی، اگلا سوال رانا محمد افضل کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 893 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ: ڈسٹرکٹ جیل میں قید مرد و خواتین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*893: **رانا محمد افضل:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں مرد اور خواتین قیدی / حوالاتیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) سیالکوٹ جیل میں قیدیوں کی کتنی گنجائش ہے؟

(ج) جیل ہذا میں قیدیوں کے لئے مینو کیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں مرد اور خواتین قیدی / حوالاتیوں کی تعداد درج ذیل ہے:

.1	مرد حوالاتی	=	1052
.2	نو عمر حوالاتی	=	12
.3	مرد قیدی	=	312
.4	مرد سزائے موت	=	97
.5	حوالاتی خواتین	=	27
.6	قیدی خواتین	=	15
.7	سزائے موت خواتین	=	01
	کل تعداد	=	1516

(ب) ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں کل 722 قیدیوں / حوالاتیوں کو رکھنے کی گنجائش ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں قیدیوں کے لئے مینو ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) میں جواب دیا ہے کہ جیل میں قیدیوں کی تعداد 1516 ہے جبکہ قیدیوں کے رکھنے کی گنجائش 722 ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا موجودہ گورنمنٹ کوئی مزید بلاک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ وہاں قیدیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس سے پہلے پنجاب کی جیلوں میں overcrowd کی شرح 164 فیصد تھی اور اس وقت کم ہو کر 46 فیصد رہ گئی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت مختلف جیلیں بنانے کی تیاری کر رہی ہے۔ ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی، ڈسٹرکٹ جیل خوشاب، ڈسٹرکٹ جیل لاہور، ڈسٹرکٹ جیل چنیوٹ، ڈسٹرکٹ جیل ننکانہ اور ڈسٹرکٹ جیل چکوال پر کام ہو رہا ہے تاکہ جیلیں over burden نہ ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا ضمنی سوال؟

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال جز (ج) جیل کے مینو کے بارے میں ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس بات کو sure کرنے کے لئے۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا محمد افضل!

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! انہوں نے یہاں بڑا خوبصورت مینو پیش کیا ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا mechanism کیا ہے جس سے یہ نظر رکھ سکیں کہ جو انہوں نے لکھ کر دیا ہے اس پر عمل ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ کھانے کا معیار کیا ہے، کیا یہ سپرنٹنڈنٹ جیل یا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل پر depend کرتے ہیں؟ پچھلے چھ ماہ میں یہ باتیں سننے میں آ رہی ہیں کہ کھانے کا معیار بہت گر گیا ہے اور جیل عملے کی کمائی کا واحد ذریعہ قیدیوں کا راشن کھانا ہے۔ کیا یہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ بھی کھانے کا معیار چیک کرے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جی، بالکل۔ ہر جیل میں officials اور non-officials کی ایک ٹیم ہے جو گاہے بگاہے visit کرتی رہتی ہے وہ وہاں جا کر کھانے کا معیار چیک کرتی ہے۔ ہم وہاں سے کھانے کے نمونے لے کر پنجاب فوڈ اتھارٹی کو گاہے بگاہے بھیجتے بھی رہتے ہیں تاکہ کھانے کا معیار برقرار رہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں وزیر موصوف سے انتہائی احترام کے ساتھ پوچھوں گا کہ جیلوں میں settling babies یعنی خواتین کے ساتھ دودھ پیتے بچوں کی تعداد کتنی ہے؟

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے معزز وزیر قانون کو بھی اعتماد میں لینا چاہتا ہوں کہ سپریم کورٹ کے 571 monthly review 2012 page میں اس کو quote کیا گیا ہے کہ نبی اکرمؐ کے پاس ایک دفعہ ایک خاتون کو لے کر گئے جو pregnant تھی تو آپؐ نے فرمایا تھا کہ جب تک اس کا بچہ پیدا نہیں ہوتا اور بچے کے دودھ پینے کا وقفہ ختم نہیں ہوتا اس کو جیل سے باہر رکھا جائے۔

جناب سپیکر! کیا منسٹر صاحب مجھے یہ بتانا پسند کریں گے کہ settling babies کی تعداد کتنی ہے اور ان کے بارے میں آپ کیا کر رہے ہیں؟ بچے کا یہ basic fundamental right ہے کہ اس کو ماں کے ساتھ جیل سے باہر رکھا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! پنجاب کی جیلوں میں ماؤں کے ساتھ دودھ پیتے بچوں کی تعداد 120 ہے اور فی بچے کو 467 ملی لیٹر کے حساب سے باقاعدہ دودھ دیا جاتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ تو میں پوچھ ہی نہیں رہا ہوں میرا سوال دوسرا تھا کہ ایسی ماؤں کے بارے میں آپ کیا کرنا چاہ رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ اس پر fresh question دے دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں اگلا سوال پوچھ لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ مسرت جمشید کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! On her behalf.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 963 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں بچوں کی جیلوں سے متعلقہ تفصیلات

*963: **محترمہ مسرت جمشید:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا صوبہ میں بچوں کے لئے علیٰحدہ جیلیں بنائی گئی ہیں تو ان جیلوں کے نام اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر سے تمام مجرم بچوں کو ان جیلوں میں منتقل کیا جاتا ہے؟

(ج) بچوں کی ان جیلوں میں کتنی عمر کے مجرم بچے رکھے جاتے ہیں اوران کے لئے جیل عملہ میں کتنے مرد اور کتنی خواتین شامل ہیں ہر جیل کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم کی جائے؟

(د) قیدی بچوں کو ان جیلوں میں کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں اوران کی تعلیم و تربیت کے لئے کیا انتظامات ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) صوبہ پنجاب میں بچوں کے لئے علیٰحدہ جیلیں بنائی گئی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. بورسٹل جیل بہاولپور
2. بورسٹل جیل فیصل آباد

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ 21 سال سے کم عمر والے سزا یافتہ مجرم بچوں کو بورسٹل جیلوں میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔

(ج) بورسٹل جیلوں میں 21 سال سے کم عمر کے بچوں کو رکھا جاتا ہے۔

1. بورسٹل جیل بہاولپور میں تعینات جیل عملہ میں 170 مرد اور ایک خاتون شامل ہے۔
2. بورسٹل جیل فیصل آباد کی دیوار گرنے کی وجہ سے فی الحال تمام بچوں کو عارضی طور پر سنٹرل جیل فیصل آباد منتقل کر دیا گیا ہے۔اس جیل میں 215 مرد تعینات ہیں جبکہ کوئی خاتون تعینات نہ ہے جو کہ دیوار گرنے کی وجہ سے عارضی طور پر سنٹرل جیل فیصل آباد اور سنٹرل جیل راولپنڈی پر ڈیوٹی ادا کر رہے ہیں۔

(د) ان اسیر بچوں کی ویلفیئر کے لئے مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ رسمی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ان کو باہنر افراد بنانے کے لئے TEVTA کے تعاون سے ویلڈنگ، الیکٹریشن اور موٹر مکینک وغیرہ کی مہارت کا کورس کروایا جاتا ہے۔ ان کی جسمانی و ذہنی نشو و نما کے لئے والی بال، بیڈ منٹن، فٹبال اور کرکٹ، کیرم بورڈ، لڈو جیسی گیمز کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔

- ان جیلوں میں بچوں کے علاج معالجہ کی سہولت بھی میسر ہے اور ضرورت پڑنے پر متعلقہ ڈی ایچ کیو ہسپتال سے سپیشلسٹ ڈاکٹروں کو کال کر کے ان بچوں کا چیک اپ بھی کروایا جاتا ہے۔
- مختلف این جی اوز کی مدد سے قیدی بچوں کو فری لیگل ایڈ مہیا کی جاتی ہے جن میں AGHS اور پنجاب بار کونسل وغیرہ شامل ہیں۔

ان اسیر ان کی فلاح و بہبود کے لئے مختلف این جی اوز کی مدد سے جیلوں میں سکول بھی قائم ہیں، جن میں Rehai school اور جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ وغیرہ شامل ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال کے جواب میں بہاولپور اور فیصل آباد کی دو جیلوں کا بتایا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ بورسٹل جیل فیصل آباد کی دیوار گرنے کی وجہ سے فی الحال تمام بچوں کو عارضی طور پر سنٹرل جیل فیصل آباد منتقل کر دیا گیا ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کب کی بات ہے، کب کا واقعہ ہے اور اب اس کی صورتحال کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! یہ دو مہینے پہلے بورسٹل جیل فیصل آباد کی دیوار گر گئی تھی، اب اس پر کام ہو رہا ہے، maximum ایک ہفتہ کا کام باقی رہ گیا ہے اور ایک ہفتہ بعد وہ سارے بچے واپس بورسٹل جیل میں شفٹ کر دیئے جائیں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اگر دیوار بنانے میں دو مہینے لگتے ہیں تو پھر نیا پاکستان کتنی تیزی سے بنے گا ہم اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ ان دونوں جیلوں کے اندر بہاولپور اور فیصل آباد میں اس وقت کتنے بچے موجود ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! اس وقت بہاولپور جیل میں 62 بچے ہیں اور وہاں پر 434 بچوں کی capacity ہے، فیصل آباد جیل میں 212 بچے ہیں اور وہاں پر 234 بچوں کی capacity ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں آخری ضمنی سوال یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے جیلوں میں capacity بھی بتائی تو اللہ کرے یہ جیل capacity سے کم ہی رہیں ظاہر ہے کہ یہ جیل بھرنے کی کسی کی خواہش نہیں ہے لیکن میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ یہ ویلفیئر کے لئے بہت سارے کام کراتے ہیں اور کورس بھی کرائے جاتے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کتنے بچوں کو ابھی تک ان کورسز سے مستفید کرایا جا چکا ہے اور کیا ان چھ مہینے کے اندر کچھ بچے جیل سے فارغ ہوئے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جیل کے اندر جو بچے ہیں انہیں مختلف قسم کی مذہبی اور رسمی تعلیمات دی جاتی ہیں۔ عموماً یہ کہ انہیں TEVTA کے تعاون سے مختلف قسم کے کورسز بھی کرائے جاتے ہیں۔ دونوں بورسٹل جیلوں میں باقاعدہ سکولز ہیں جن میں ان بچوں کو باقاعدہ تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے پوچھا ہے کہ جیلوں سے کتنے بچے رِہا ہوئے ہیں تو یہ کورٹس کا کام ہے اور جب جب کورٹس کیس کے لحاظ سے decision کرتی جاتی ہے تو اس لحاظ سے بچے رِہا ہوتے رہتے ہیں کیونکہ جیل نہ کبھی کسی کو پکڑتی ہے اور نہ ہی کبھی کسی کو چھوڑتی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ خود دیکھیں کہ میں نے جو سوال پوچھا تھا تو کیا اس کا جواب آیا ہے؟ مجھے اردو پڑھنی آتی ہے اور میں خود وکیل بھی ہوں تو مجھے یہ بھی پتا ہے کہ عدالتیں کیس کا فیصلہ کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے تو بڑا specific سوال پوچھا تھا اور پوچھا یہ تھا کہ کتنے بچے ان کورسز سے مستفید ہو چکے ہیں اور ان چھ مہینے کے اندر کتنے بچے جیلوں سے باہر جا چکے ہیں؟ اس کا جواب مطلب وہ عدالتیں فیصلہ دیتی ہیں اور مجھے اس کا پتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اگر آپ کے پاس کوئی detail ہے یا written میں ہے تو محترمہ کو provide کر دیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میرے پاس written میں ہے اور میں محترمہ کو provide کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ کو written provide کر دیں۔ آپ ذرا ان سے details لے لیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بات provide کرنے کی نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ وزیر صاحب جس محکمے کو represent کر رہے ہیں، ہم نے جو سوال یہاں پوچھے ہیں، ایک تو یہ بھی بڑی بدقسمتی ہے کہ میں ان متاثرین میں سے شامل ہوں جن کے سوال ہمیشہ غیر نشان زدہ سوال میں آتے ہیں اور میرا تو سوال آتا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! یہ مہربانی پتا نہیں کب ختم ہوگی مجھے معلوم نہیں ہے لیکن میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں اور specific سوال کیا۔ محکمے کے حوالے سے جو انفارمیشن اور preparation وزیر صاحب کی ہونی چاہئے، آج مجھے لگ رہا ہے کہ آپ جس طرح سے ریسکیو فرما رہے ہیں، آپ کو خود لگ رہا ہے کہ تیاری کتنی ہے اور اس پر کتنی grip ہے۔ ہم سوال کچھ پوچھتے ہیں اور جواب کچھ آتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں نے ریسکیو نہیں کرنی۔ ریسکیو تو 1122 والوں نے کرنی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ کمال کر رہے ہیں۔ آپ منسٹر صاحب کو کافی اچھا ریسکیو کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! اگر جیل میں دینی اور ریگولر ایجوکیشن ہو رہی ہے تو کیا وہاں سپورٹس کی بھی کوئی facilities ہیں یا کوئی ایسی activities جس میں جسمانی سرگرمیاں ہو سکیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! sports activities کے بارے میں پوچھ رہی ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! ہر جیل میں sports activity کی سہولتیں ہیں اور وہاں پر فٹبال کے گراؤنڈ، باسکٹ بال، بیڈمنٹن، لڈو اور ٹیبل ٹینس کی بھی سہولتیں موجود ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جیلوں میں جو نان مسلم بچے ہیں ان کے لئے یہ کیا کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو! یہ سوال اس سے relevant تو نہیں ہے۔ آپ fresh question دے دیں تو ہم ان سے details لے لیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس اس حوالے سے کوئی detail ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! نان مسلم بچوں کے حوالے سے میرے پاس کوئی انفارمیشن نہیں ہے۔ اگر یہ fresh question دیں گے تو اس کی detail دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ fresh question ڈال دیں اور ہم ان سے detail لے لیں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ اسیر بچوں کی مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ رسمی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ابھی تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر964 محترمہ مسرت جمشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! سوال نمبر976 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں قیدیوں کی بحالی اور دیگر بہتری کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*976: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا صوبہ میں قیدیوں کی rehabilitation کے لئے کوئی جامع پروگرام موجود ہے تو اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا وہ قیدی جو اصلاح کی طرف راغب ہوں اور behaviour بہتر ہو جائے ان کی مدت سزا میں کمی کی جاتی ہے؟

(ج) کیا parole پر رہائی کا کوئی سسٹم ہے جس سے قیدیوں کو فعال اور law abiding citizens بنایا جا سکے ایسے قیدیوں کا ratio کیا ہے جو اپنی مدت سزا سے پہلے رہائی پا لینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) جی ہاں! قیدیوں کی اصلاح کے لئے دینی اور دنیاوی تعلیم کا مکمل انتظام موجود ہے۔ پنجاب کی جیلوں میں جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ کی جانب سے دینی تعلیم میں ناظرہ قرآن، ترجمہ قرآن، حفظ قرآن، تعلیم القرآن کورسز 1 تا 5 پڑھائے جاتے ہیں جبکہ دنیاوی تعلیم میں اللسان العربی، پرائمری، مڈل، میٹرک، ایف اے، بی اے، ایم اے، فاضل اردو، فاضل پنجابی اور الیکٹریشن وغیرہ کے کورسز شامل ہیں۔ جس کے باقاعدہ

امتحانات ہوتے ہیں اور کامیاب اسیران کو ان کورسز کے امتحانات میں کامیابی کے بعد ان کی سزا کے مطابق قواعد جیل خانہ جات 1978 کے قاعدہ نمبر 215 کے تحت رعایت دی جاتی ہے جبکہ قیدیوں کی اصلاح کے لئے TEVTA کے تعاون سے مختلف جیلوں میں کورسز کروائے جارہے ہیں تاکہ جب وہ جیلوں سے رہا ہوں تو معاشرے پر بوجھ بننے کی بجائے سیکھے گئے ہنر کے ساتھ باعزت روزی کما سکیں۔
اب بھی 1194 اسیران یہ کورسز کر رہے ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب کی جیلوں میں مقید اسیران کے لئے دینی اور دنیاوی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام موجود ہے تاکہ وہ اپنے وقت کو منفی سرگرمیوں میں گزارنے کی بجائے مثبت طور پر اپنا وقت گزاریں اور ان کے اچھے کردار کی وجہ سے اور مختلف امتحانات میں کامیابی کے بعد ان کی سزا میں دو ماہ سے لے کر دو سال تک تخفیف کی جاتی ہے۔ سابقاعرصہ پانچ سالوں میں امتحانات میں کامیابی کے بعد معافی حاصل کرنے والے اسیران کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! قیدیوں کی اصلاح کے لئے پیرول پروبیشن سسٹم موجود ہے اچھے کردار کے حامل اسیران کو پیرول اور پروبیشن پر رہا کیا جاتا ہے۔ جس کے لئے علیٰحدہ محکمہ اصلاحِ اسیران قائم ہے جو کہ ان اسیران کو پیرول اور پروبیشن پر رہا کرتا ہے۔ پنجاب میں اس وقت پیرول پر 798 اسیران رہاشدہ ہیں اس طرح اپنی مدت سزا سے پہلے رہائی پا لینے والے اسیران کا تناسب تقریباً 90 فیصد بنتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرے خیال میں وزیر جیل خانہ جات نے بہت detail میں جواب دیا ہے۔ اگر political point scoring مقصد نہ ہو تو ہر ایک کو ان کے سوال کا جواب مل جائے گا۔

جناب سپیکر! جز (الف) میں انہوں نے مجھے بہت تفصیل دی کہ کس طرح سے پندرہ جیلوں میں ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر establish کئے گئے ہیں اور میرا ان سے ضمنی سوال صرف یہ ہے کہ اس تفصیل میں باقی ساروں ضلعوں اور شہروں میں تو پتا لگ گیا ہے کہ کتنے سٹوڈنٹس کس کورس میں حصہ لے رہے ہیں لیکن نمبر 10 میں جہاں پر فیصل آباد کا ذکر ہے وہاں پر ان کا خانہ blank ہے تو میں صرف پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ کیا فیصل آباد کے ٹریننگ سنٹر میں کوئی کورسز نہیں ہو رہے ہیں؟

جناب سپیکر! جس طرح باقی آپ نے تفصیل دی ہے کہ 14 اضلاع میں ہو رہے ہیں اور ایک اور بات میں آپ سے پوچھنا چاہوں گی کہ اس میں خواتین کتنی شامل ہیں جن کو ان کورسز میں شامل کیا ہے؟ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! ایسا ہے کہ۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! وزیر صاحب! پھنس گئے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ ان کو بات کرنے دیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! ایسا ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! میرے خیال میں آپ کی پوری تیاری نہیں ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! نہیں، تیاری بالکل ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پھر بتائیں ناں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! آپ ایک منٹ دوبارہ سوال کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا سوال صرف فیصل آباد کے حوالے سے تھا کیونکہ وہ خانہ blank ہے تو اگر کوئی مسئلہ ہے تو میں fresh question ڈال دوں گی۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں آپ کو جواب دوں گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ چیئر سے بات کریں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ جواب دوں۔ وہ ایسا ہے کہ مختلف کورسز کے لئے بچوں میں تعلیم بھی required ہوتی ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ normally ایسا sure ہو گا کہ وہاں پر جتنے بچے ہیں اور جتنے کورسز تھے ان کو وہ کروا دیئے گئے ہیں۔ اب جو بچے وہاں موجود ہیں ان کی تعلیم اتنی نہیں ہو گی کہ ان کو یہ دوبارہ کورس کروائے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میرا خیال میں آپ fresh question دے دیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! جی، بالکل۔ میں fresh question دے دوں گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ وہ present ہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں present ہوں۔ میرا سوال نمبر 1006 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں جیلوں سے متعلقہ تفصیلات

*1006: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں کتنی جیلیں ہیں ان میں مرد اور خواتین قیدیوں کی تعداد کتنی کتنی ہے؟

(ب) خواتین قیدیوں کے ساتھ کتنے بچے ہیں نیز بچے کتنی عمر تک اپنی والدہ کے ساتھ جیل میں رہ سکتے ہیں؟

(ج) کیا خواتین قیدیوں کے لئے اس جیل کے ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹر تعینات ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) ضلع گجرات میں ایک جیل ہے جس میں آج مورخہ 19.02.2019 کو اسیران کی تعداد1046 ہے جن میں1014 مرد اور32 خواتین اسیران شامل ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں تین خواتین اسیران کے ساتھ تین بچے موجود ہیں جن میں سے دو بچے اور ایک بچی ہے اور بمطابق قاعدہ نمبر 326 پاکستان جیل خانہ جات قواعد 1978 چھ سال تک کی عمر کے بچے اپنی ماں کے ساتھ جیل میں رہ سکتے ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں خواتین اسیران کے لئے لیڈی ڈاکٹر سمیرا عثمان تعینات ہیں جو کہ خواتین اسیران کے علاج معالجہ اور نگہداشت کے حوالے سے اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ ہر نئی آنے والی خاتون اسیر کا مکمل میڈیکل چیک اپ کیا جاتا ہے اور بمطابق قانون علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں اور مجھے کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! وہ جواب سے satisfied ہیں۔ اب اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر1040 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: سنٹرل جیل میں قیدیوں اوران کو فراہم کی گئی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***1040: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال کل کتنے رقبہ پر محیط ہے اس رقبہ کے تصرف کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ب) سنٹرل جیل ساہیوال میں کتنے قیدی رکھنے کی گنجائش ہے اوراس وقت کتنے قیدی موجود ہیں؟

(ج) مذکورہ جیل میں کتنے بے گناہ بچے اپنی ماؤں کے ساتھ بند ہیں؟

(د) مذکورہ جیل میں اس وقت کتنی خواتین بند ہیں نیز ان میں سے حاملہ خواتین کی تعداد سے بھی آگاہ فرمائیں؟

(ہ) مذکورہ جیل میں مقید اسیر ان کو کیا کیا سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال کل رقبہ156 ایکڑ زیر محیط ہے۔اس رقبہ کے تصرف کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

1۔	مین وال کے اندر کا رقبہ	=	45ایکڑ رقبہ پر محیط ہے۔
2۔	Walledایریا	=	115ایکڑ رقبہ پر محیط ہے۔
3۔	کالونی/وارڈر لائن رقبہ	=	52ایکڑ رقبہ پر محیط ہے۔
4۔	کاشت سبزیات برائے اسیران	=	13ایکڑ رقبہ بیرون جیل باغیچہ پر محیط ہے اور اندرون جیل کا باغیچہ برائے کاشت سبزیات برائے اسیران 10ایکڑ ہے۔

(ب) سنٹرل جیل ساہیوال میں کل 1565 قیدی رکھنے کی گنجائش ہے اور اس وقت 1877 اسیران موجود ہیں۔

(ج) سنٹرل جیل ساہیوال میں پانچ بچے جن کی عمریں پانچ سال سے کم ہیں اپنی ماؤں کے ساتھ رہتے ہیں۔

(د) سنٹرل جیل ساہیوال میں اس وقت 26 خواتین مقید ہیں جن میں ایک خاتون حاملہ ہے۔

(ہ) سنٹرل جیل ساہیوال میں مقید اسیر ان کو مندرجہ ذیل سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔

1. شیڈول کے مطابق PCO کی سہولت۔
2. شیڈول کے مطابق ملاقات کی سہولت۔
3. بروقت کھانے کی سہولت۔
4. مسلسل بجلی کی فراہمی۔

5. موسمی اثرات سے محفوظ رہنے کی سہولتیں۔
6. روزمرہ ضروریات زندگی کی اشیاء کی کنٹین کے ذریعے فراہمی۔
7. فلٹریشن پلانٹ سے صاف پانی کی فراہمی۔
8. ہسپتال میں بیمار اسیران کا علاج۔
9. اسیران کے ورثاء کی سہولت کے لئے کھلی کچہری کا انعقاد۔
10. اسیران کے لئے مذہبی اور ثانوی تعلیم کی سہولت۔
11. ٹیوٹا کورسز (TEVTA Courses) ویلڈنگ، موٹر سائیکل، ٹریکٹر
12. WMO اور LHV ہر وقت خواتین اسیران کے علاج معالجہ کے لئے دستیاب ہیں۔
13. بچوں کی تفریح کے لئے جھولے، خواتین اسیران کے لئے LCDs اور TEVTA کے تعاون سے خواتین اسیران کو ایمبرائڈری، بیوٹیشن اور سلائی وغیرہ کی تربیت بھی دی جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (ج اور د) میں فرمایا گیا ہے کہ سنٹرل جیل ساہیوال میں پانچ بچے جن کی عمریں پانچ سال سے کم ہیں اپنی ماؤں کے ساتھ رہتے ہیں اور جز (د) میں ہے کہ سنٹرل جیل ساہیوال میں اس وقت 26 خواتین مقید ہیں جن میں ایک خاتون حاملہ ہے۔ ہمارا ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے اور آئین پاکستان میں درج ہے کہ کسی کو اس کے بنیادی انسانی حقوق سے محروم نہیں کیا جا سکتا اور قرآن پاک کی سورۃ انعام کے آخر میں ایک آیت کا ایک حصہ ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا" یعنی کسی ایک کے گناہ کی سزا کسی دوسرے کو نہیں دی جا سکتی۔ یہ اسلامی قوانین کی بھی خلاف ورزی ہے، آئین پاکستان کی بھی خلاف ورزی ہے کہ جیلوں میں جو خواتین قید ہیں ان کے ساتھ ان کے بے گناہ بچوں کو بھی قید کر کے رکھا گیا ہے۔ سزا تو صرف اسے ہوتی ہے جس نے گناہ کیا ہوتا ہے، ایک سزا قید بامشقت ہوتی ہے یعنی قید کے ساتھ اس سے مشقت اور مزدوری بھی لی جاتی ہے۔ یہ دہری مشقت ہے ایک تو خاتون کو قید کر دیا گیا اور ساتھ اس کے بچے کو قید کر کے اسے دہری مشقت میں ڈال دیا گیا ہے۔ کیا حکومت اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ جو بے گناہ بچے ہیں ان کو قید

سے رہائی مل سکے یا اگر انہوں نے با امر مجبوری قید رہنا ہی ہے تو ان کی قید کے صلے میں ان کی ماؤں، کی سزا میں کوئی کمی یا معافی کا سلسلہ ہو سکے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! چھ سال کی عمر تک کے بچے اپنے ماؤں کے ساتھ رہ سکتے ہیں اور وہ اپنی ماں کی مرضی سے ان کے پاس رہ رہے ہیں۔ جن بچوں کی عمر چھ سال سے بڑھ جاتی ہے انہیں ان کے لواحقین کو دے دیا جاتا ہے اگر لواحقین انہیں adopt نہ کریں تو پھر انہیں SOS Village یا Chilled Protection Bureau والوں کو دے دیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے بھی ضمنی سوال کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز (الف) میں بڑا specific سوال پوچھا گیا تھا کہ سنٹرل جیل ساہیوال کتنے رقبے پر محیط ہے اس رقبہ کے تصرف کی تفصیلات سے آگاہ کریں۔ پہلے بھی آپ کے remarks آئے ہیں کہ منسٹر صاحب کی تیاری نہیں ہے لیکن اس میں تو یہ نظر آ رہا ہے کہ محکمے کی بھی تیاری نہیں ہے۔ محکمے نے یہ جواب دیا ہے کہ سنٹرل جیل ساہیوال کا کل رقبہ 156 ایکڑ پر محیط ہے اس رقبہ کے تصرف کی تفصیلات درج ذیل ہیں مین وال کے اندر کا رقبہ 45 ایکڑ، walled ایریا 115 ایکڑ، کالونی / وارڈر لائن رقبہ 52 ایکڑ، کاشت سبزیات برائے اسیران 13 ایکڑ اسمبلی میں سارے ذمہ دار پارلیمنٹیرین بیٹھے ہیں اگر یہ جمع تفریق کر لیں تو یہ کسی صورت میں بھی 156 ایکڑ نہیں بنتا بلکہ یہ تو 225 ایکڑ رقبہ بتایا گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد ارشد ملک کو اس سوال کے latest جواب کی کاپی دی گئی)

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ممبر نے 4۔ جنوری کو یہ سوال پوچھا اور 27۔ فروری کو اس کا جواب پرنٹ ہوا ہے۔ اس کے بعد کیا ایسی تبدیلی آئی ہے کہ انہوں نے revised list دی ہے۔

جناب سپیکر! وزیر صاحب سے پوچھ لیں کہ محکمے کی کیا کارکردگی ہے اور وزیر صاحب ایوان کو کیا بتا رہے ہیں۔ اتنے august House میں جھوٹ بولا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ کو جواب کی latest کاپی مل چکی ہے؟ ادھر جو جواب دیا گیا ہے اس میں تھوڑی سی غلطیاں ہیں اس لئے انہوں نے revise کیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں آپ خود revise list کو بھی دیکھ لیں۔ انہوں نے 27۔ فروری کو ایک جواب دیا ہے کہ 225 ایکڑ لینڈ ہے، یہ ایکڑ ہیں کوئی کنال یا سرساہیاں تو نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ revised جواب میں ذرا جز (الف) پڑھیں کہ کیا لکھا ہوا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا ہے کہ سنٹرل جیل کا کل رقبہ 128 ایکڑ پر محیط ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 128 ایکڑ زمین ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ تو آپ منسٹر صاحب سے پوچھیں کہ 27۔ فروری کو تو سنٹرل جیل کا رقبہ 225 ایکڑ تھا اور راتوں رات 128 ایکڑ کیسے ہو گیا؟ کسی کو بیچ کر دیا کیونکہ حکومت کی زمین کم ہو گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! typing error ہو سکتی ہے، human error بھی ہو سکتی ہے۔ اب revise کر کے آپ کو بتا دیا گیا ہے، اس چیز کو درست کر دیا گیا ہے اور آپ کو یہ کاپی مل چکی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کے remarks ہیں کہ وزیر صاحب کی تیاری ہے اور نہ ہی محکمے نے کوئی تیاری کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اس میں تیاری کی بات نہیں ہے آپ کو revised list مل چکی ہے۔ آپ بیٹھ کر اسے پڑھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جی، میں پڑھ لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پڑھ لیں پھر اس کے بعد بات کرتے ہیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ جس طرح ہم بچوں کے متعلق بات کر رہے ہیں کہ ان کی ویلفیئر کے حوالے سے پروگرام کئے جاتے ہیں۔ جیل میں جو خواتین قید ہیں ان کی تربیت کے حوالے سے کوئی short term or long term courses یا ان کو کوئی تربیتی کورسز کرائے جاتے ہیں تاکہ جب وہ وہاں سے نکلیں تو وہ معاشرے کے فعال ارکان کے طور پر سامنے آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ very relevant question ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! بالکل عورتوں کے لئے فلاحی پروگرام رکھے گئے ہیں، ان کے لئے سکول بھی کھولے گئے ہیں اور ٹیوٹا کے ذریعے ان کے لئے سلائی کڑھائی اور بیوٹیشن جیسے کورسز کرائے جاتے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں چاہتی ہوں کہ جس طرح سلائی کڑھائی کے کورسز ہیں کیا کوئی ایسا انتظام ہے کہ جو خواتین جیل میں رہ کر مزید پڑھنا چاہیں تو ان کی تعلیم کے حوالے سے محکمے کے پاس کوئی ایسا انتظام ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! تعلیم کے حوالے سے بتا دیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! ہر جیل میں مردوں اور عورتوں کے لئے باقاعدہ مذہبی تعلیم کا اور عام تعلیم کا بھی انتظام ہے اور قیدی باقاعدہ اپنے اپنے امتحانات دیتے رہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے مجھے سوال پوچھنے کے لئے کہا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب ابو حفص محمد غیاث الدین!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں ایک بہت ہی ضروری بات کرنا چاہتا ہوں انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ ساہیوال جیل میں پانچ بچے ہیں جو پانچ سال کی عمر سے کم ہیں وہ وہاں پر اپنی ماؤں کے ساتھ رہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی ایسے بچے بھی ہیں جو مدت ردات کے اندر یعنی دودھ پلانے کی مدت کے بچے بھی ہیں ؟ اگر موجود ہیں تو پھر شریعت کے اندر یہ موجود ہے خود حضور علیہ الصلوٰۃ وسلام کے پاس ایک عورت آئی اور کہا کہ : "اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْہُ عَلَیَّ" مجھ پر ایک حد قائم کر دی گئی ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ آپ بچے جننے کی مدت میں ہیں جب تک بچہ پیدا نہیں ہو جاتا تمہیں سزا نہیں دی جائے گی۔ اس کے بعد پھر وہ عورت آئی اور کہا کہ اب میں بچے کی ولادت سے فارغ ہو گئی ہوں تو حضورؐ نے فرمایا کہ اب آپ نے بچے کو دو سال دودھ پلانا ہے جب تک دودھ نہ پلا لیں اس وقت تک تجھ پر حد لاگو نہیں ہو گی۔ اگر دو سال سے کم کے بچے ساتھ ہیں تو کیا ان کی ماؤں کو رہائی دی جا سکتی ہے اگر وہ جیل کے اندر ہی رہیں گے تو جیل کے خوف وہراس سے بچے کی خوراک بند ہونے کا خطرہ ہے تو اس کا بوجھ کس پر ڈالا جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! ساہیوال جیل میں پانچ بچے ہیں اور سب بچوں کی عمر دو سے اڑھائی سال ہے۔ اگر معزز ممبر تفصیل چاہتے ہیں تو میرے پاس ان بچوں اور ان کی ماؤں کے نام بھی موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں۔ ٹھیک ہے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ بہاولپور جیل میں مرد عملہ کی تعداد 170 جبکہ ایک خاتون تعینات ہے۔ کیا اس جیل میں صرف male بچے مقید ہیں، کیا یہاں پر بچیاں قید نہیں ہیں اور صرف ایک عورت بچیوں کو کیسے سنبھال سکتی ہے؟ جیل میں بچیوں کے لئے بھی اتنا ہی female staff تعینات ہونا چاہئے جتنا کہ male بچوں کے لئے ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! شور کی وجہ سے میں محترمہ کا سوال سُن نہیں سکا۔ میری گزارش ہے کہ وہ اپنے سوال کو دُہرا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران! مہربانی کر کے خاموشی اختیار کریں تاکہ منسٹر صاحب محترمہ کا سوال سُن سکیں۔ محترمہ! اپنا ضمنی سوال repeat کر دیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! یہاں جواب میں لکھا ہوا ہے کہ بہاولپور جیل کے عملہ میں 170 مرد اور ایک خاتون شامل ہے۔ اگر بچے اور بچیاں دونوں ہی جیل میں قیدی ہیں تو پھر بچیوں کے لئے عورتوں پر مشتمل سٹاف کی تعداد بڑھائی جائے۔ صرف ایک عورت بچیوں کو کیسے سنبھال سکتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ عنیزہ فاطمہ! آپ کا ضمنی سوال اس وقت زیرِ بحث سوال سے related نہیں۔ اس سوال کے جواب کے لئے آپ fresh question دیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جی، بہتر ہے۔ میں fresh question دے دیتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1066، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: سنٹرل جیل میں مریض قیدیوں کے علاج معالجہ سے متعلقہ تفصیلات

***1066: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سنٹرل جیل فیصل آباد میں متعدد قیدی موذی امراض کا شکار ہو چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جیل میں ہیپاٹائٹس سی کے 300 مریض ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جیل میں ہیپاٹائٹس بی کے 20 اور سفلس کے 4 مریض ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جیل میں ایڈز کے 32 مریض موجود ہیں؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ جیل میں مریض اسیر ان کے علاج معالجہ اور دیگر قیدیوں کو ان بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) جی، نہیں۔اس وقت سنٹرل جیل فیصل آباد میں 3500 سے زائد اسیر ان مقید ہیں جن میں سے اکثر صحت مند و توانا ہیں۔جون 2018 میں جیل کے تمام اسیر ان کی سکریننگ کروائی گئی، سکرینگ میں پازیٹو رزلٹ آنے والے اسیر ان کے پی سی آر ٹیسٹ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام لاہور بھجوائے گئے۔ حتمی نتائج کی روشنی میں اسیر ان کو ہیپاٹائٹس بی، ہیپاٹائٹس سی، اور ایڈز کی ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔

(ب) اس وقت سنٹرل جیل فیصل آباد میں ہیپاٹائٹس سی کے 211 مریض موجود ہیں جن کو بمطابق تشخیص ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔

(ج) اس وقت سنٹرل جیل فیصل آباد میں ہیپاٹائٹس بی کے اٹھارہ مریض موجود ہیں جن کو بمطابق تشخیص ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔ سفلس کا کوئی مریض اس وقت جیل میں مقید نہ ہے۔

(د) اس وقت سنٹرل جیل فیصل آباد میں ایڈز کے 29 مریض موجود ہیں جن کو بمطابق تشخیص ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔

(ہ) سنٹرل جیل فیصل آباد میں روزانہ کی بنیاد پر نئے آنے والے اسیر ان کی سکریننگ کی جاتی ہے اور پازیٹو رزلٹ آنے کی صورت میں پی سی آر ٹیسٹ کے لئے نمونے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام لاہور بھیجے جاتے ہیں جیل میڈیکل آفیسر کی نگرانی میں میڈیکل سپیشلسٹ کو چیک کروانے کے بعد ان کا علاج تجویز کیا جاتا ہے اور ان کی صحت و خوراک کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔اسیر ان کو پینے کے لئے فلٹر شدہ پانی فراہم کیا جارہا ہے۔پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی فراہم کردہ ادویات میڈیکل آفیسر جیل کی نگرانی میں ایڈز اور ہیپاٹائٹس میں مبتلا قیدیوں کو مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

مزید یہ کہ ایڈز کے مرض میں مبتلا اسیران کو علیٰحدہ سیلز میں رکھا گیا ہے جو کہ میڈیکل، پیرامیڈیکل اور جیل سٹاف کی خصوصی نگرانی و نگہداشت میں ہیں اور ان کا روزانہ کی بنیاد پر میڈیکل چیک اپ کیا جاتا ہے۔ ہیپاٹائٹس اور ایڈز میں مبتلا اسیران کو رہائی کے وقت تاکید کی جاتی ہے کہ وہ علاج کے سلسلہ میں پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام سے رابطہ میں رہیں۔

اس کے علاوہ جیل میں وقتاً فوقتاً ان امراض سے متعلق آگاہی کے لئے مختلف پروگرام اور سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں جن کے ذریعے ہیپاٹائٹس، ایڈز اور دیگر موذی امراض کے بارے میں اسیران اور جیل عملہ کو مکمل معلومات فراہم کی جاتی ہیں اور اس سے بچاؤ کی تدابیر بھی بتائی جاتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنے سے پہلے یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ سوالات کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ یہ ایک طرح کا حکومت پر oversight ہوتا ہے اگر اس کو seriously نہیں لیا جائے گا تو پھر oversight کے concept کی افادیت ختم ہو جائے گی۔ سوالات دینے کے لئے معزز ممبران بہت محنت کرتے ہیں۔ ہم نے عوام کی نمائندگی کا حلف لیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اگر ہم سوالات کو seriously نہیں لیں گے، محکمہ سے جواب طلبی نہیں کریں گے تو پھر oversight کا concept بُری طرح متاثر ہو گا اور خدانخواستہ اس ہاؤس کی اہمیت ختم ہو جائے گی۔ یہاں پر جتنے بھی سوالات کئے گئے ہیں کسی کا بھی کوئی relevant جواب نہیں دیا گیا۔ یہ میری ایک observation تھی جو میں نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔

جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت سنٹرل جیل فیصل آباد میں ہیپاٹائٹس سی کے 211 مریض موجود ہیں جن کو بمطابق تشخیص ادویات فراہم کی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا انہیں جیل میں آنے سے پہلے یہ مرض لاحق ہو چکا تھا یا جیل میں آنے کے بعد ان کو یہ مرض لاحق ہوا ہے؟ کیا جیل حکام پہلے سے ہیپاٹائٹس سی کی میڈیسن خرید کر رکھ لیتے ہیں یا بوقت ضرورت خریدتے ہیں اور اس کا کیا mechanism ہے ذرا وضاحت فرما دیں؟ مجھے میرے سوال سے related جواب دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! اس وقت سنٹرل جیل فیصل آباد میں ہیپاٹائٹس سی کے گیارہ مریض ہیں۔ اس مرض کے مریضوں کو ادویات کے دو یا تین کورس کروائے جاتے ہیں۔ جس stage پر ان مریضوں کی بیماری ہوتی ہے اسی لحاظ سے ان کو ہیپاٹائٹس سی کی ادویات کے کورس کروائے جاتے ہیں۔ ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو جیل کے اندر علیحدہ cell میں رکھا جاتا ہے اور انہیں کھانا بھی ڈاکٹر کی recommendations کے مطابق دیا جاتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کیا منسٹر صاحب مجھے ہیپاٹائٹس سی کی دوائی کا نام بتانا پسند کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب زوار حسین وڑائچ منسٹر ہیلتھ ڈاکٹر نہیں ہیں۔ جناب خلیل طاہر سندھو! محترمہ یاسمین راشد ایوان میں تشریف فرما ہیں اگر آپ کہیں تو وہ آپ کو اس میڈیسن کا نام بتا دیتی ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! چلیں، رہنے دیں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! میں وزیر صاحب سے ایک بہت اہم ضمنی سوال پوچھنا چاہتی ہوں۔ یہاں پر مذہب اسلام کی بات ہو رہی تھی اور اسلام میں ایک ہی جرم پر سب کی سزا برابر ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ چور جنہوں نے قومی خزانہ چُرایا ہے اور دوسرے وہ جو عام چور ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔ آپ کا ضمنی سوال relevant نہیں۔ جی، چودھری اشرف علی!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں نے پہلے ہی گزارش کی تھی کہ جو سوال پوچھا جائے صرف اسی کا جواب دیا جائے۔ میرے سوال کا جواب منسٹر صاحب نے نہیں دیا۔ ہسپتال کے قیدیوں کی جب تشخیص کی گئی تو بہت سے لوگوں کو ہیپاٹائٹس کا مرض لاحق تھا۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ان قیدیوں کو جیل میں آنے سے پہلے یہ مرض لاحق تھا یا جیل میں آنے کے بعد انہیں ہیپاٹائٹس سی کا مرض لگا ہے اور ان کا علاج کب کیا گیا؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جب کوئی شخص جیل کے اندر بطور قیدی آتا ہے تو تب ہی ان کی تشخیص کی جاتی ہے۔ جن قیدیوں کو ہیپاٹائٹس کا مرض لاحق ہوا ہے ان سب کے tests جیل کے اندر کروائے گئے ہیں اور ان کی بیماری جیل کے اندر ہی diagnose ہوئی ہے۔ ان کو جیل کے اندر علیحدہ cell میں رکھا گیا ہے اور علاج کیا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

صوبہ کی جیلوں میں والدین کے ساتھ رہنے والے بچوں سے متعلقہ تفصیلات

*964: **محترمہ مسرت جمشید:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر کی جیلوں میں اس وقت کل کتنے بچے قید ہیں ہر جیل کے مطابق بچوں کے نام، ولدیت، عمر اور قید ہونے کی وجہ سے متعلق مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بیشتر بچے بے گناہ ہیں اور مجبوراً اپنی والدہ کے ساتھ جیلوں میں قید ہیں ان بے گناہ بچوں کی تعداد اور عمر کے مطابق تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا حکومت کی جانب سے بے گناہ بچوں کے لئے جیل سے باہر تعلیم و تربیت اور رہائش و خوراک کی سہولیات فراہم کرنے کے انتظامات موجود نہیں ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بے گناہ قیدی بچوں کو جیل سے باہر گھر جیسے ماحول میں رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) اس وقت پنجاب کی جیلوں میں نو عمر اسیران کی تعداد 615 ہے۔ ان کے نام، ولدیت، عمر اور قید کی وجہ وغیرہ کی مکمل تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔ ان نو عمر اسیران کے علاوہ 120 بچے اپنی ماؤں کے ہمراہ مقید ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس وقت پنجاب کی جیلوں میں 99 خواتین اسیران کے ہمراہ 120 بچے بھی مقید ہیں کہ جن کی کفالت اور دیکھ بھال کرنے والا ان کی والدہ کے علاوہ کوئی نہ ہے مزید یہ کہ قواعد جیل خانہ جات 1978 کے قاعدہ نمبر 326، 327، 328 کے تحت دودھ پیتے بچوں اور چھ سال کی عمر تک کے بچوں کو ان کی والدہ کے ساتھ رکھا جا سکتا ہے۔ ان بچوں کی عمر کے لحاظ سے تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جن بچوں کی عمر چھ سال سے زائد ہو جاتی ہے ان کو لواحقین کے حوالے کیا جاتا ہے۔ لواحقین کے نہ ہونے کی صورت میں ان کو حکومت پنجاب کے مختلف اداروں مثلاً SOS Village, Child Protection Bureau وغیرہ میں بھجوادیا جاتا ہے۔

(د) جن بچوں کی عمر چھ سال سے زائد ہو جاتی ہے ان کو لواحقین کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ اگر لواحقین ان بچوں کو لینے سے انکار کریں یا لواحقین کے نہ ہونے کی صورت میں ان کو حکومت پنجاب کے مختلف اداروں مثلاً SOS Village وغیرہ میں بھجوادیا جاتا ہے۔ جہاں پر حکومت ان کو گھر جیسے ماحول میں ہی رکھتی ہے اور ان کو گھر جیسی تمام سہولیات میسر ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی تعلیم و تربیت کا بھی پوری طرح خیال رکھا جاتا ہے تاکہ یہ بچے بڑے ہو کر معاشرے کے مفید شہری بن سکیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جیلوں کو لاک اور ان لاک کرنے کے قوانین و دیگر تفصیلات

207: **جناب نصیر احمد**: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا جیل کو لاک اور ان لاک کرنے کے بارے میں کوئی قوانین موجود ہیں؟

(ب) ان قوانین کے مطابق جیل کو کب لاک اور ان لاک کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا کوئی غیر متعلقہ شخص جیل ان لاک ہونے کے بعد جیل میں داخل ہو سکتا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) جی ہاں! جیل کو لاک اور ان لاک کرنے کے متعلق قواعد جیل خانہ جات پاکستان 1978 کے قاعدہ نمبر 660,656 اور 666 موجود ہیں۔ تفصیل ضمیمہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) قواعد جیل خانہ جات پاکستان 1978 کے قاعدہ نمبر 656 کے تحت قیدیوں کو طلوع آفتاب سے آدھا گھنٹہ پہلے بیرکوں سے ان لاک کر دیا جاتا ہے اور شام کے وقت غروب آفتاب سے آدھا گھنٹہ پہلے قیدیوں کو ان کی مخصوص بیرکوں میں لاک / بند کر دیا جاتا ہے۔

(ج) جی، نہیں۔ کیونکہ محکمہ جیل ایک حساس ادارہ ہے اور اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی غیر متعلقہ شخص جیل کے اندر داخل ہو۔

لاہور کیمپ جیل میں قیدیوں کی تعداد اور ماحول کی بہتری سے متعلقہ تفصیلات

217: **جناب نصیر احمد**: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیمپ جیل لاہور میں کل کتنے قیدی رکھنے کی گنجائش ہے؟

(ب) اس جیل میں اس وقت کتنے قیدی مقید ہیں؟

(ج) حکومت قیدیوں کے لئے جیل کے ماحول کو بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل لاہور کی منظور شدہ گنجائش اسیران 2000 ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں 3004 اسیران بند ہیں

(ج) ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں تمام اسیران کو بنیادی سہولتیں میسر ہیں۔ جیل ہسپتال میں لیبارٹری، ڈینٹل یونٹ، ایکسرے مشین، ECG مشین موجود ہیں اور اسیران ہسپتال میں تمام اسیران کا بروقت علاج کیا جاتا ہے۔ ڈسٹرکٹ جیل لاہور پر تعینات میڈیکل آفیسر روزانہ کی بنیاد پر تمام اسیران کا بروقت چیک اپ کرتا ہے۔

مختلف امراض میں مبتلا اسیران کے لئے مہینے میں دو دفعہ سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان برائے میڈیکل چیک اپ اور علاج کے لئے ڈسٹرکٹ جیل لاہور آتے ہیں۔

علاوہ ازیں جیل ہسپتال میں روزانہ تقریباً 325 مریضوں کا آؤٹ ڈور میں معائنہ کیا جاتا ہے اور مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔ ڈسٹرکٹ جیل لاہور پر اسیران کے لئے صاف پانی پینے کے لئے دس عدد فلٹریشن پلانٹس اور بیس الیکٹرک کولرز نصب کئے گئے ہیں اور پانی کا ٹیسٹ پاکستان کونسل آف ریسرچ ان واٹر ریسورسیز سے کروایا گیا جو کہ معیار کے مطابق اور حفظان صحت کے لئے موزوں قرار دیا گیا۔

ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں اسیران کو اپنے عزیز واقارب سے ملنے کے لئے ملاقات کی سہولت میسر ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے اسیران کے لئے پی سی او کی سہولت فراہم کی ہے جس سے اسیران ہفتے میں ایک بار بیس منٹ کال کر سکتے ہیں۔ تمام اسیران کو صحت مند کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔ نو عمر اسیران کے لئے این جی او "رہائی" کے تعاون سے کمپیوٹر کلاسز اور ٹیلرنگ کلاسز کا انتظام کیا گیا ہے۔ فارمل ایجوکیشن کے لئے اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ غیر نصابی سرگرمیوں میں بیڈمینٹن، ٹیبل ٹینس، کیرم بورڈ کی سہولت فراہم کی گئی ہے جبکہ روحانی و ذہنی تربیت کے لئے محکمہ سوشل ویلفیئر کے تعاون سے سکالرز کے لیکچر کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔

ملاقات کا نظام: ملاقات اسیران کے لئے ڈسٹرکٹ جیل لاہور پر ٹوکن سسٹم جاری کیا گیا ہے جس کے لئے اصل شناختی کارڈ کا ہونا ضروری ہے پھر ہر ملاقاتی بمطابق ٹوکن نمبر اپنی باری پر سامان جمع کروا کر ملاقات شیڈ میں جاتا ہے (بعد از مکمل تلاشی) ہر ملاقاتی کو تقریباً 30منٹ ٹائم دیا جاتا ہے۔

کھانے کا مینو: کھانا پکانے کے لئے تجربہ کار باورچی سے قیدیوں کو ٹریننگ دلوائی گئی ہے تاکہ خوش ذائقہ کھانا تیار کیا جاسکے جبکہ ہر بارک اور بلاک کے لئے علیحدہ علیحدہ کھانا حوالاتیوں کی تعداد کے مطابق اور بمطابق سکیل بھجوایا جاتا ہے۔اس ضمن میں کھانا تقسیم کرنے کے لئے ٹرالیوں کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

ہفتہ وار خوراک کا شیڈول برائے اسیران

	دن ناشتہ	دوپہر کا کھانا	شام کا کھانا
پیر	چائے+روٹی	چکن+روٹی+سفید چنا	سبزی+روٹی
منگل	چائے+روٹی	دال چنا+روٹی	چکن+روٹی
بدھ	چائے+روٹی	دال ماش+روٹی	چکن+آلو+روٹی
جمعرات	چائے+روٹی	چکن+دال چنا (ہر ماہ کی پہلی جمعرات کو دال چنا)	سبزی+روٹی
جمعتہ المبارک	چائے+روٹی	سفید چنے+روٹی	سبزی+روٹی
ہفتہ	چائے+روٹی	سبزی+روٹی	سبزی+روٹی
اتوار	چائے+روٹی	مکس دال(مسور+مونگ)	سفید لوبیا+روٹی

پریزن مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم(PMIS): ڈسٹرکٹ جیل لاہور پر PITB کے تعاون سے پریزن مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم پروگرام شروع کیا گیا ہے جس کی مدد سے حوالاتیوں کی بائیومیٹرک حاضری کے ذریعے عدالتوں میں بھجوایا جاتا ہے اس طرح بوقت رہائی بھی بائیومیٹرک چیکنگ کے بعد رہائی کی جاتی ہے۔

جیمرز: NRTC کے تعاون سے ڈسٹرکٹ جیل لاہور پر جیمرز نصب کئے گئے تاکہ موبائل فون کے استعمال کو روکا جاسکے۔ جیمرز کی استعداد کار کو روزانہ کی بنیاد پر چیک کیا جاتا ہے اور رپورٹ بھجوائی جاتی ہے۔

کیمرہ: ڈسٹرکٹ جیل لاہور پر سیکورٹی کو بہتر بنانے کے لئے 24 عدد CCTV کیمرے لگائے گئے ہیں۔

منشیات: منشیات کے اسیران کی بہتری کے لئے ڈسٹرکٹ جیل لاہور کے ہسپتال کے گراؤنڈ فلور کیDrug Rehabilititation Centre قائم کیا گیا ہے اور منشیات کے عادی نئے آنے والے اسیر کو داخل کرکے اس کا علاج کیا جاتا ہے۔

لاہور: کیمپ جیل کے توسیعی منصوبے سے متعلقہ تفصیلات

218: جناب نصیر احمد: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیمپ جیل لاہور کا توسیعی منصوبہ کب شروع ہوا اور کیا یہ پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا حکومت کوئی نیا توسیعی منصوبہ اس جیل کا شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) نیو ڈسٹرکٹ جیل لاہور کے لئے 623 کنال رقبہ واقع موقع رکھ لیدکی میں تجویز کر لیا گیا ہے جس کی الاٹمنٹ کی منظوری جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے کر دی ہے مذکورہ رقبے کی rent assessment کے لئے جناب سیکرٹری اوقاف و مذہبی امور گورنمنٹ آف دی پنجاب کے دفتر میں میٹنگ بھی منعقد ہو چکی ہے لیکن تاحال مذکورہ زمین کا کیس محکمہ اوقاف میں زیر غور ہے جیل ہذا کی جانب سے جناب سیکرٹری اوقاف و مذہبی امور گورنمنٹ آف دی پنجاب کو درج ذیل خطوط لکھے جا چکے ہیں۔

چٹھی نمبری6098	مورخہ21.05.2018
چٹھی نمبری6735	مورخہ08.06.2018
چٹھی نمبری7797	مورخہ12.07.2018
چٹھی نمبری9175	مورخہ03.09.2018
چٹھی نمبری9603	مورخہ24.09.2018

مزید برآں مورخہ 18.05.2018 کو 623 کنال اراضی کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ جیل لاہور کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نثار سرور دفتر سیکرٹری اوقاف و مذہبی امور ملاقات میں بات چیت کے لئے دفتر گئے مگر اس روز سیکرٹری اوقاف و مذہبی امور سے ملاقات نہ ہو سکی۔ اس کے بعد مورخہ 04.09.2018 کو دوبارہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نثار سرور

دفتر سیکرٹری اوقاف ومذہبی امور ملاقات کے سلسلہ میں بات چیت کے لئے دفتر گئے مگر اس بار بھی سیکرٹری اوقاف ومذہبی امور سے ملاقات نہ ہو سکی۔ مورخہ 26.09.2018 کو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نثار سرور دفتر سیکرٹری اوقاف ومذہبی امور ملاقات ہوئی جس میں یہ بات طے پائی کہ 623 کنال اراضی کی باقاعدہ منظوری کے لئے کیبنٹ کمیٹی آف چیف منسٹر پنجاب سے discuss ہو گی۔ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل لاہور نے چٹھی نمبری2003-11-08مورخہ 03.12.2018 کے تحت 623 کنال اراضی کے لئے سیکرٹری اوقاف ومذہبی امور سے کی گئی ملاقات پر مزید عملدرآمد کے لئے تحریر کیا مگر ابھی تک ڈسٹرکٹ جیل لاہور کو اس سلسلہ میں کوئی جواب موصول نہ ہوا ہے۔ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت اور ڈیپارٹمنٹ اس ضمن میں کوشش کر رہے ہیں کہ مطلوبہ زمین محکمہ ہٰذا کے نام شفٹ ہو سکے تاکہ فنڈز اور منظوری کے بعد جیل بنانے کا کام شروع ہو سکے۔

فیصل آباد میں جیلوں کی تعداد اور سالانہ اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

308: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں کتنی جیلیں کس کس جگہ ہیں؟

(ب) ہر جیل میں قیدیوں اور حوالاتیوں کی تعداد کتنی ہے نیز کتنے قیدی اور حوالاتی گنجائش سے زیادہ ہیں؟

(ج) ان جیلوں کے سالانہ اخراجات کتنے ہیں؟

(د) ان جیلوں میں ملازمین کی تعداد کتنی ہے تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ہ) ان میں قیدیوں کو کیا کیا سہولیات حکومت فراہم کر رہی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) فیصل آباد میں تین جیلیں ہیں۔

- سنٹرل جیل فیصل آباد: نزد مکو آنہ جڑانوالہ روڈ فیصل آباد۔
- ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد: نزد ایگریکلچرل یونیورسٹی فیصل آباد۔
- بورسٹل جیل فیصل آباد: نزد واپڈا کالونی نزد مکو آنہ جڑانوالہ روڈ فیصل آباد۔

(ب) سنٹرل جیل فیصل آباد

قیدی=2459+حوالاتی=1258 کل تعداد=3717

کل گنجائش 1066 اسیران کی ہے جبکہ 2651 اسیران گنجائش سے زیادہ بند ہیں۔

- ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد

قیدی=261+حوالاتی=1729 کل تعداد=1990

کل گنجائش 934 اسیران کی ہے جبکہ 1056 اسیران گنجائش سے زیادہ بند ہیں۔

- بورسٹل جیل فیصل آباد

قیدی=00+حوالاتی=00 کل تعداد=00

کل گنجائش 244 اسیران کی ہے جبکہ بورسٹل جیل کی مین وال بوجہ طوفان مورخہ 04.10.2018/03 کو گرنے کی وجہ سے 121 اسیران کو سنٹرل جیل فیصل آباد منتقل کر دیا گیا ہے۔

(ج) سنٹرل جیل فیصل آباد کے سالانہ اخراجات کی مزید تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

Pay & Allowance = 200,198,643 /-

Contingent Charges = 142,735,003/-

Grand Total = 343,231,146/-

- ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد کے سالانہ اخراجات کی مزید تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

Pay & Allowance = 134,653,188/-

Contingent Charges = 75,276,833/-

Grand Total = 209,930,021/-

- بورسٹل جیل فیصل آباد

Pay & Allowance = 70,835,856/-
Contingent Charges = 18,540,326/-
Grand Total = 89,376,182/-

(د) سنٹرل جیل فیصل آباد میں تعینات عملہ کی عہدہ اور گریڈ وار تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کل تعداد=745 **حاضر ڈیوٹی**=612 **خالی اسامیاں**=134

- ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں تعینات عملہ کی عہدہ اور گریڈ وار تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کل تعداد=497 **حاضر ڈیوٹی**=417 **خالی اسامیاں**=80

- بورسٹل جیل فیصل آباد میں تعینات عملہ کی عہدہ اور گریڈ وار تفصیل ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کل تعداد=274 **حاضر ڈیوٹی**=200 **خالی اسامیاں**=74

(ہ) فیصل آباد کی تینوں جیلوں پر اسیران کے لئے صاف پانی پینے کے لئے چھ عدد فلٹریشن پلانٹس (ہر ایک کی گنجائش ایک ہزار لیٹر)، چھ عدد الیکٹرک کولرز اور ستائیس عدد چلرز نصب کئے گئے ہیں اور پانی کا ٹیسٹ پاکستان کونسل آف ریسرچ ان واٹر ریسورسیز سے کروایا گیا جو کہ معیار کے مطابق اور حفظان صحت کے لئے موزوں قرار دیا گیا۔

- اس کے علاوہ TEVTA کے تعاون سے سنٹرل جیل فیصل آباد پر موٹر سائیکل مکینک، ٹریکٹر مکینک، سٹچنگ، موٹر وائنڈنگ کے کورسز کروائے جا رہے ہیں ان کورسز سے 880 اسیران ٹریننگ حاصل کر چکے ہیں اور 100 اسیران ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔
- ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد پر فیشن ڈیزائننگ، بیوٹیشن، مشین ایمبرائیڈری کے کورسز کروائے جا رہے ہیں ان کورسز سے 373 خواتین اسیران ٹریننگ حاصل کر چکی ہیں اور 41 خواتین اسیران ٹریننگ حاصل کر رہی ہیں۔
- بورسٹل جیل فیصل آباد پر کمپیوٹر، موٹر وائنڈنگ، موٹر سائیکل مکینک، ٹیلرنگ، ویلڈنگ کے کورسز کروائے جا رہے ہیں ان کورسز سے 310 اسیران ٹریننگ حاصل کر چکے ہیں فی الوقت کوئی بھی اسیر بورسٹل جیل فیصل آباد میں موجود نہ ہے۔

- سنٹرل جیل فیصل آباد پر جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ کے تعاون اور پڑھے لکھے قیدیوں کی مدد سے اسیران کو مذہبی ورسمی تعلیم دی جاتی ہے۔ ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں 11 لٹریسی سنٹرز جبکہ بورسٹل جیل فیصل آباد میں ایک لٹریسی سنٹر قائم ہے۔
- فیصل آباد کی تینوں جیلوں میں تمام اسیران کو بنیادی سہولتیں میسر ہیں اور اسیران ہسپتال میں تمام اسیران کا بروقت علاج کیا جاتا ہے۔ فیصل آباد کی تینوں جیلوں پر تعینات میڈیکل آفیسر روزانہ کی بنیاد پر تمام اسیران کا بروقت چیک اپ کرتا ہے۔ مختلف امراض میں مبتلا اسیران کے لئے مہینے میں دو دفعہ سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان برائے میڈیکل چیک اپ اور علاج کے لئے فیصل آباد کی تینوں جیلوں پر آتے ہیں اور مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔ جیل ہسپتال میں مندرجہ ذیل مشینری کام کر رہی ہے۔
- سنٹرل جیل فیصل آباد:

Ultrasound Machine, ECG Machine, Auto Clave, Sucker Machine, Water Bath, Hematoiogy Analyzer, Dental Chair Unit, Glucometer, Chemistery Analyzer, Cardiac Monitor, Microscope.

موجود ہیں۔

- قریشی فاؤنڈیشن کے تعاون سے درج ذیل کام کر رہے ہیں۔

حکیم عبداللطیف مرتضیٰ (انچارج طبیب)،
حکیم اظہار حسین (اسسٹنٹ انچارج طبیب)

- تفصیل جرمانہ: مدینہ فاؤنڈیشن نے مبلغ-/864,697 روپے اور جمعیت تعلیم القرآن نے مبلغ-/ 426,400 روپے جرمانہ کی مد میں ادا کئے۔
- ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد:

ڈینٹل یونٹ، ویٹ مشین، ECG مشین، سکر مشین، اور الٹرا ساؤنڈ مشین موجود ہیں۔

- قریشی فاؤنڈیشن کے تعاون سے درج ذیل کام کر رہے ہیں۔

حکیم اعجاز حیدر (انچارج طبیب) اور حکیم محمد شعیب (اسسٹنٹ طبیب)

- تفصیل جرمانہ: مدینہ فاؤنڈیشن، دارالا حسان سمندری روڈ فیصل آباد اور قرشی فاؤنڈیشن کی طرف سے اکثر اوقات میں جرمانہ دیت اور ارش وغیرہ کی رقم جمع کروایا کرتے ہیں۔
- بورسٹل جیل فیصل آباد:

ڈینٹل یونٹ اور الٹرا ساؤنڈ مشین موجود ہے۔

- قرشی فاؤنڈیشن کے تعاون سے درج ذیل کام کر رہے ہیں۔

حکیم عبداللطیف مرتضیٰ (انچارج طبیب)

- مزید فیصل آباد کی جیلوں میں پچھلے پانچ سالوں میں قیدیان جو جرنانہ، ارش، دمن، دیت وغیرہ میں مقید تھے ان کے لئے مبلغ 28.550 ملین کی رقم جو کہ مخیر حضرات اور حکومت کے تعاون سے ادا کی گئی اور 801 قیدیان کی رہائی عمل میں آئی۔ تفصیل ضمیمہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- فیصل آباد کی تینوں جیلوں میں اسیر ان کو اپنے عزیز واقارب سے ملنے کے لئے ملاقات کی سہولت میسر ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے اسیر ان کے لئے PCO کی سہولت فراہم کی ہے جس سے اسیر ان PCO کے ذریعے پانچ خونی رشتہ داروں کے نمبروں پر ہفتہ میں ایک دن کال کرنے کی سہولت میسر ہے جس کا دورانیہ 20 منٹ تک ہوتا ہے۔
- نو عمر اسیر ان کے لئے کمپیوٹر کلاسز اور ٹیلرنگ کلاسز کا انتظام کیا گیا ہے۔ فارمل ایجوکیشن کے لئے اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ مزید فیصل آباد کی تینوں جیلوں پر اسیر ان کے لئے غیر نصابی سرگرمیوں میں بیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس، کیرم بورڈ کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔
- فیصل آباد کی جیلوں پر اسیر ان کو دیئے جانے والے کھانے کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بروز سوموار=ناشتہ: چائے + روٹی لنچ: چکن سفید چنے + روٹی ڈنر: سبزی + روٹی

ہر ماہ کے دوسرے اور چوتھے سوموار چاول زردہ

بروز منگل =ناشتہ: چائے + روٹی لنچ: دال چنا + روٹی ڈنر: چکن قورمہ + روٹی

ہر ماہ کے پہلے منگل (صبح) نمکین چاول اور دال چنا

بروز بدھ = ناشتہ: چائے + روٹی	لنچ: دال ماش + روٹی	ڈنر: چکن آلو + روٹی
بروز جمعرات = ناشتہ: چائے + روٹی	لنچ: مرغ دال + روٹی	ڈنر: سبزی + روٹی
بروز جمعہ = ناشتہ: چائے + روٹی	لنچ: سفید چنے + روٹی	ڈنر: چکن قورمہ + روٹی
بروز ہفتہ = ناشتہ: چائے + روٹی	لنچ: سبزی + روٹی	ڈنر: چکن قورمہ + روٹی
بروز اتوار = ناشتہ: چائے + روٹی	لنچ: مکس دال + روٹی	ڈنر: سفید لوبیا + روٹی

- صرف بورسٹل جیل فیصل آباد پر محکمہ سوشل ویلفیئر کے تعاون سے اب تک پانچ لیکچرز دیئے جا چکے ہیں۔

صوبہ میں خواتین کی جیلوں اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

479: جناب محمد افضل: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) عورتوں کے لئے الگ جیلیں بنانے کا معیار کیا ہے یہ معیار کب بنایا گیا تھا اور کیا اس پر وقتاً فوقتاً نظر ثانی کی جاتی ہے؟

(ب) صوبہ میں تاحال کہاں کہاں خواتین کی جیلیں بنائی گئی ہیں اور کیا موجود خواتین کی جیلیں ضرورت کے مطابق ہیں؟

(ج) کیا خواتین قیدیوں کے ساتھ رہنے والے بچوں کو معیاری اور ضروری خوراک دی جاتی ہے ایسے بچوں کے لئے فی یوم کتنا خرچ کیا جاتا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) صوبہ پنجاب میں خواتین کے لئے صرف ایک وومن جیل ضلع ملتان میں 1978 میں تعمیر کی گئی جو کہ فنکشنل ہے۔ وومن جیل میں مرد حضرات کے داخلے کو ممنوع کیا گیا۔ اور وومن جیل کے اندر خواتین سٹاف مثلاً سپرنٹنڈنٹ جیل، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل، میڈیکل آفیسر، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل و دیگر سٹاف کو تعینات کیا گیا ہے۔ پالیسی کے تحت پنجاب بھر سے سزا یافتہ قیدی خواتین کو وومن جیل ملتان منتقل کیا جاتا تھا مگر دور دراز کی قیدی خواتین کو اور ان کے لواحقین کو ملاقات کرنے کے لئے لمبا سفر کرنا پڑتا تھا اور بھاری اخراجات اٹھانے پڑتے تھے جس کی بناء پر Affiliation Policy 2005 پر نظر ثانی کی گئی اور اب قیدی خواتین جن کی سزا چھ ماہ سے زائد ہوتی ہے ان کو

ان کے گھر کے نزدیک جیلوں میں رکھا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ، سنٹرل جیل گوجرانوالہ، سنٹرل جیل راولپنڈی، ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد، سنٹرل جیل لاہور اور سنٹرل جیل ساہیوال کے خواتین وارڈ میں توسیع کی گئی تاکہ ملحقہ اضلاع کی قیدیافتہ خواتین کو ان میں بآسانی رکھا جاسکے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں خواتین کے لئے صرف ایک وومن جیل ہے جو کہ ملتان میں ہے۔ اس کے علاوہ صوبہ پنجاب کی مختلف جیلوں میں خواتین کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ بیرکس بنائی گئی ہیں۔ صوبہ پنجاب کی ان جیلوں میں قیدی خواتین کی قانون کے مطابق تمام مناسب ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے۔ Affiliation Policy کے تحت ان کو مختلف جیلوں میں رکھا جاتا ہے۔

(ج) PPR قاعدہ نمبر 489 کے تحت 12 ماہ سے کم عمر بچوں کو مندرجہ ذیل خوارک دی جاتی ہے۔

دودھ=467 گرام چینی=29 گرام

(50 روپے یومیہ)

12 ماہ سے 18 ماہ کے بچوں کو مندرجہ ذیل خوارک دی جاتی ہے۔

دودھ=467 گرام چینی=29 گرام

چاول=117 گرام دال=29 گرام

نمک=10 گرام آئل=12 گرام

(70 روپے یومیہ)

علاوہ ازیں مختلف NGOs کی مدد سے بچوں کو ہفتے میں تین مرتبہ موسمی پھل فراہم کئے جاتے ہیں اور اس کے علاوہ پاکستان پریزن رول قاعدہ نمبر II-489 کے تحت میڈیکل آفیسر کی ہدایت پر ایکسٹرا دودھ، ایکسٹرا ڈائٹ، سویٹ اور ہفتہ میں تین بار فروٹ فراہم کیا جاتا ہے۔ خواتین کے لئے 2016 سے TEVTA کے تعاون سے پنجاب کی آٹھ جیلوں میں بیوٹیشن، فیشن ڈایزائنگ، ہاتھ کے ساتھ ایمبرائیڈری، گھریلو دستکاری، مشین ایمبرائیڈری کے کورسز کروائے جارہے ہیں جن میں 2340 خواتین

نے حصہ لیا۔ جن میں 1539 خواتین نے امتحان میں شرکت کی۔ اور 1511 خواتین کامیاب ہوئیں۔ جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار محمد اویس دریشک، جناب سمیع اللہ خان اور محترمہ شازیہ عابد نے قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے انڈس ہائی وے کشمور کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے انڈس ہائی وے کشمور کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے انڈس ہائی وے کشمور کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے انڈس ہائی وے کشمور کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

انڈس ہائی وے کشمور تا ڈیرہ اسماعیل خان تک دورویہ کرنے کا مطالبہ

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ انڈس ہائی وے کشمور سے ڈیرہ غازی خان پرdual carriageنہ ہونے کی وجہ سے آئے روز حادثات رُونما ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے قیمتی انسانی جانوں کا نقصان ہو رہا ہے۔چند دن پہلے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار محمد اویس دریشک !اس قرار داد میں "ڈیرہ اسماعیل خان"کا اضافہ کر لیا جائے۔

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر!جی،بہتر ہے۔میں اس قرارداد میں "ڈیرہ اسماعیل خان"کا اضافہ کر دیتا ہوں۔

میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ انڈس ہائی وے کشمور سے ڈیرہ اسماعیل خان اور ڈیرہ غازی خان پرdual carriageنہ ہونے کی وجہ سے آئے روز حادثات رُونما ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے قیمتی انسانی جانوں کا نقصان ہو رہا ہے۔چند دن پہلے ایک ہی خاندان کے 9افراد اسی روڈ پر حادثہ کے نتیجے میں لُقمہ اَجل بن گئے لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ انڈس ہائی وے کشمور سے ڈیرہ اسماعیل خان تک سڑک کو دورویہ کرنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں تاکہ قیمتی انسانی جانوں کے نقصان کی روک تھام ہو سکے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ انڈس ہائی وے کشمور سے ڈیرہ اسماعیل خان اور ڈیرہ غازی خان پر dual carriage نہ ہونے کی وجہ سے آئے روز حادثات رُونما ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے قیمتی انسانی جانوں کا نقصان ہو رہا ہے۔ چند دن پہلے ایک ہی خاندان کے 9 افراد اسی روڈ پر حادثہ کے نتیجے میں لُقمہ اَجل بن گئے لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ انڈس ہائی وے کشمور سے ڈیرہ اسماعیل خان تک سڑک کو دو رویہ کرنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں تاکہ قیمتی انسانی جانوں کے نقصان کی روک تھام ہو سکے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ انڈس ہائی وے کشمور سے ڈیرہ اسماعیل خان اور ڈیرہ غازی خان پر dual carriage نہ ہونے کی وجہ سے آئے روز حادثات رُونما ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے قیمتی انسانی جانوں کا نقصان ہو رہا ہے۔ چند دن پہلے ایک ہی خاندان کے 9 افراد اسی روڈ پر حادثہ کے نتیجے میں لُقمہ اَجل بن گئے لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ انڈس ہائی وے کشمور سے ڈیرہ اسماعیل خان تک سڑک کو دو رویہ کرنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں تاکہ قیمتی انسانی جانوں کے نقصان کی روک تھام ہو سکے"۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے حلقہ کا ایک انتہائی اہم اور فوری توجہ کا مسئلہ آپ کی توجہ کا طالب ہے۔ میں آؤٹ آف ٹرن تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں آپ مجھے اجازت فرمائیں۔ میں نے یہ تحریک جمع کرا دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک خالد محمود بابر! ہمارے پاس آپ کی تحریک کی کاپی نہیں ہے۔ آپ مجھے بھیج دیں ہم اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 104 جناب ظہیر اقبال کا ہے۔ جی، آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس پڑھیں۔

بہاولپور: چک نمبر 10 بی سی میں ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات

104: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 13۔ فروری 2019 کو چک نمبر 10 بی سی تھانہ بغداد ضلع بہاولپور کے رہائشی محمد افضل کے گھر پانچ ڈاکو آتشیں اسلحہ کے ساتھ داخل ہوئے اور گھر والوں کو رسیوں سے باندھ کر تمام سامان مع نقدی اور مویشی لے گئے۔ ان ڈاکوؤں نے اسی چک میں مزید تین چار افراد کے گھر اسی رات ایسی ہی وارداتیں کیں جس کی ایف۔ آئی۔ آر نمبر 19 / 91 تھانہ بغداد بہاولپور میں درج ہوئی ہے؟

(ب) پولیس ابھی تک ان وارداتوں کے کسی بھی ملزم کو گرفتار نہیں کر سکی جبکہ بہاولپور میں ڈکیتی کی ایسی وارداتیں روز مرہ کا معمول بن چکی ہیں۔ اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جیسا کہ توجہ دلاؤ نوٹس میں کہا گیا ہے تو یہ درست ہے کہ یہ واردات ہوئی ہے۔ اس واردات کے نتیجہ میں مقدمہ بھی درج ہوا ہے۔ محترم ممبر کا یہ فرمانا کہ کوئی ملزم گرفتار نہیں ہوا تو یہ درست نہ ہے بلکہ اس سلسلہ میں پولیس نے ملزمان کی نشاندہی کر دی ہے۔ اس کیس میں طارق محمود ولد عبدالحق قوم جٹ سکنہ عباسیہ ٹاؤن بہاولپور مرکزی ملزم گرفتار ہو چکا ہے، یہ جسمانی ریمانڈ پر ہے اور یہ سابق ریکارڈ یافتہ بھی ہے۔ اس سے پولیس کچھ برآمدگی بھی کر چکی ہے۔ اسی ملزم نے بقیہ چھ ملزمان کی نشاندہی کی ہے کہ یہ لوگ بھی میرے ساتھ تھے۔ ان میں سراج خان ولد گل محمد سکنہ چک نمبر F/69 فتح حاصل پور، محمد عابد ولد عبدالستار سکنہ چک نمبر F/69 فتح حاصل پور، محمد وریام ولد مقصود سکنہ چک نمبر22 حمید آباد خیر پور ٹامیوالی، جمشید احمد ولد محمد سکنہ چک نمبر12L/70 تحصیل چیچہ وطنی اور شمیم مائی زوجہ مقصود سکنہ چک نمبر F/69 فتح حاصل پور شامل ہیں۔ ان ملزمان کی نشاندہی ہو چکی ہے۔ یہ عادی مجرمان ہیں اور یہ باقاعدہ ایک گروہ ہے جو یہ کام کرتا تھا۔

جناب سپیکر! ان کا طریقہ واردات یہ تھا کہ ایک سوزوکی وین میں یا کسی گاڑی میں پانچ چھ لوگ بیٹھتے تھے ساتھ ایک خاتون شمیم مائی انہوں نے رکھی ہوئی تھی تاکہ یہ تاثر دے سکیں کہ فیملی سفر کر رہی ہے اور اس طرح یہ ڈکیتی کی وارداتیں کرتے تھے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ مرکزی ملزم گرفتار ہو چکا ہے اور باقی کی گرفتاری کے لئے تحرک کیا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ جلد گرفتار ہو جائیں گے۔

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں یہاں یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ کون ان مجرموں کی پشت پناہی کرتا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے چیمبر میں بھی آ کر بتاؤں گا اور منسٹر صاحب کو بھی بتاؤں گا کہ ان سفاک مجرموں کی پشت پناہی کون کرتا ہے۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میری منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ جو ان مجرموں کی پشت پناہی کرتے ہیں ان کا نام بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! مجھے ہمارے دوست جناب سمیع اللہ خان نے منع کر دیا ہے۔

جناب مظہر اقبال: جناب سپیکر! وزیر قانون میرے بزرگ ہیں اور بڑے سینئر پارلیمینٹیرین ہیں لیکن مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کو محکمہ نے ہمیشہ misguide کیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا ایک توجہ دلاؤ نوٹس 2019-01-14 کو تھا کہ بہاولپور میں عبدالمجید نامی شخص بس سٹینڈ پر قتل ہوا تھا۔ اس کے جواب میں معزز وزیر قانون نے on the floor of the House فرمایا تھا کہ ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور جو باقی رہتے ہیں ہم ان کے قریب ترین ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر بات کریں۔

جناب مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں اسی پر آ رہا ہوں اور میں on the floor of the House بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت تک same condition ہے اور ابھی تک کوئی بھی ملزم اس واقعہ میں گرفتار نہیں ہوا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں بہت احترام سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت تفتیشی افسر یہاں پر موجود ہیں، مقدمہ کا ریکارڈ موجود ہے اس لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ کوئی ملزم گرفتار نہیں ہوا۔ میرے بھائی ابھی تشریف لے آئیں تفتیشی افسر اور سارا ریکارڈ موجود ہے ابھی ان کی تسلی کروا دیں گے۔

جناب مظہر اقبال: جناب سپیکر! اس میں ایک فرضی ملزم گرفتار ہوا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس ملزم سے برآمدگی بھی ہو چکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مظہر اقبال! آپ وزیر قانون کے چیمبر میں تشریف لے جائیں وہاں تفتیشی بھی ہو گا۔ آپ کو انشاءاللہ مطمئن کریں گے۔

جناب مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں نے جو توجہ دلاؤ نوٹس یہاں پیش کیا ہے۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ ان کو محکمہ نے ہمیشہ misguide کیا ہے۔ طارق عرف گڈو جس پر 2014 میں ایف آئی آر نمبر 14/ 85 درج ہوئی تھی جس میں وہ باعزت بری ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور ایف آئی آر نمبر 14/ 156 میں بھی یہ ملزم باعزت بری ہو چکا ہے۔ اسی طرح ایک فرضی ملزم گرفتار کیا گیا ہے۔ ان غریبوں کا کیا قصور ہے کہ جن کا سارا مال، سامان بستر سمیت بلکہ لال پمپ اور موٹریں وہ ڈکیت لے گئے ہیں۔ وہ 20 سے 25 افراد تھے انہوں نے رات 11:00 بجے سے لے کر صبح 5:00 بجے تک بڑی تسلی سے ڈکیتی کی۔ ان غریبوں کا کیا قصور ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مظہر اقبال! آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ یہاں تفتیشی افسر بھی موجود ہے۔

جناب مظہر اقبال: جناب سپیکر! وزیر قانون on the floor of the House بتا دیں کہ کب تک یہ ملزمان گرفتار ہوں گے کیونکہ یہ گروہ ہے۔ اسی طرح کا ایک واقعہ ڈیرہ بھکر میں بھی پیش آیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ مرکزی ملزم یہ ہے اس کی نشاندہی پر ہی باقی ملزمان کی گرفتاری کے لئے تحرک کیا جا رہا ہے۔ مجھے اندازہ ہوا ہے کہ محترم رکن اس طرح سمجھتے ہیں کہ ملزم طارق محمود بے گناہ ہے اور پولیس نے فرضی گرفتاری ڈالی ہے تو یہ بات درست نہیں ہے بلکہ اس سے تو ہم برآمدگی بھی کر چکے ہیں اور مال مسروقہ بھی برآمد ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 109 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 110 محترمہ شاہین رضا کا ہے۔ جی، آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس پیش کریں۔

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! شکریہ

گوجرانوالہ: سکول کی چھت گرنے سے ٹیچر کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات

110: محترمہ شاہین رضا: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 21-فروری 2019 کو گوجرانوالہ کے علاقہ اروپ میں گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول کی چھت گرنے سے سکول کا ہیڈماسٹر شدید زخمی اور ایک خاتون ٹیچر شکیلہ واجد جاں بحق ہوگئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ حادثہ محکمہ سکولز ایجوکیشن کی سراسر غفلت اور لاپروائی کی وجہ سے ہوا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا سکول کی تعمیر 2012 میں (ن) لیگ کے دور حکومت میں کی گئی اور ٹھیکیدار نے اس کی تعمیر میں ناقص مٹیریل استعمال کیا؟

(د) اگر جوابات اثبات میں ہیں تو محکمہ سکولز ایجوکیشن کی جانب سے بلڈنگ تعمیر کرنے والے ٹھیکیدار اور محکمہ کے دوسرے ذمہ داران کے خلاف کی جانے والی کارروائی کے بارے میں آگاہ کیا جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس کے دو حصے ہیں ایک ہلاکت کے حوالے سے ہے اس سلسلہ میں رپورٹ درج کر لی گئی ہے جیسے ہی مزید رپورٹ آئے گی ہم انشاء اللہ تعالیٰ proceed کریں گے لیکن بلڈنگ سے متعلق جواب وزیر سکولز ایجوکیشن دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں خود اسی دن گوجرانوالہ اس حادثہ کی جگہ کو دیکھنے کے لئے گیا تھا۔ وہاں پر گوجرانوالہ کی ڈپٹی کمشنر بھی موجود تھیں۔ وہاں عمارت کے اندر جو problems آئی ہیں۔ اس کے متعلق ابھی ہمیں دو stories معلوم ہوئی ہیں جو ہم نے خود

دیکھا ہے اور اس پر ابھی انوسٹی گیشن ہو رہی ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحبہ نے اس پر کمیٹی بنائی ہوئی ہے۔ میرے خیال میں دو یا تین دنوں کے اندر اس کی رپورٹ آ جائے گی۔ جس کمرے کی چھت گری ہے اس کی تعمیر کا اصل نقشہ دکھایا گیا تو اس کمرے میں ایک دیوار تھی جو بیم کے نیچے تھی۔ انہوں نے وہ دیوار نکال دی تھی، بارش تین چار دن ہوتی رہی اور بارشیں پہلے ہی off and on ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے وہ چھت گر گئی۔

جناب سپیکر! اب یہ دیکھا جا رہا ہے کہ وہ چھت دیوار نکالنے کی وجہ سے گری ہے اور کس کی اجازت سے وہ دیوار نکالی گئی تھی۔ اس حوالے سے جیسے ہی رپورٹ آئے گی میں وزیر قانون کو فراہم کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب ہم اگلا توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! میں اس پر تھوڑی سی بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس کی رپورٹ آنے دیں اس کے بعد ہم اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ اب اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 111 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس پیش کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: شکریہ۔

رحیم یار خان: دو افراد سے گن پوائنٹ پر ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات

111: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ۔ 7 فروری 219 کی خبر کے مطابق رحیم یار خان شہر میں بنک سے رقم نکلوا کر جانے والے دو افراد سے چودہ لاکھ روپے گن پوائنٹ پر لوٹ لئے اور مزاحمت کرنے پر ملزموں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے دونوں افراد کو شدید زخمی کر دیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج ہوا ہے اور کوئی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے نہیں تو وجوہات نیز اس واقعہ سے متعلقہ پولیس کی تفتیش سے آگاہ فرمائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے اور اس کا مقدمہ نمبر104/19مورخہ 06-02-2019میں جرم394ت پ تھانہ سٹی اے ڈویژن رحیم یار خان درج ہوا۔ اس وقت کی تفتیش کے مطابق تین ملزمان کی موجودگی کا انکشاف ہوا ہے ان میں سے ایک ملزم امتیاز احمد کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور اس سے ساڑھے سات لاکھ روپے بھی برآمد ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر!دوسرا ملزم محمد عثمان بھی گرفتار ہو چکا ہے لیکن تاحال اس سے ابھی تک کوئی recovery نہ ہوئی ہے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ انشاءاللہ تعالیٰ اس سے بھی recovery کروائی جائے۔ ایک ملزم محمد حسین کی گرفتاری ابھی عمل میں نہیں آئی ہماری کوشش ہے اس کو بھی جلد گرفتار کر کے اس سے مکمل recovery کر لی جائے تاہم اس وقت تک ساڑھے سات لاکھ روپے recover ہو چکے ہیں۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ کی حاضری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک issue آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔ آج کل ہر ضلع میں CEO ہیلتھ مقرر کئے جا رہے ہیں اور اس کے لئے کچھ SOPs ہیں جن کے مطابق گریڈ 19 کے پروفیسر کو CEO رکھا جاتا ہے۔ کمیٹی power اس وقت استعمال کی جا سکتی ہے جب کوئی گریڈ 19 کا کوئی پروفیسر موجود نہ ہو لیکن ڈسٹرکٹ میانوالی میں SOPs کو ignore کرتے ہوئے دو پروفیسرز جو کہ گریڈ 19 کے ہیں، وہ ماسٹرز بھی ہیں اور ان کے پاس ڈپلومہ بھی موجود ہے اور ان کی موجودگی میں گریڈ 18 کے پروفیسر کو CEO لگا دیا گیا ہے لہٰذا اس وجہ سے ان کی بہت heart burning ہو رہی ہے اور وہ competent professors ہیں۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ یہاں پر تشریف فرما ہیں شاید ان کے علم میں یہ بات نہ ہو تو میں ان کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ یہ اس مسئلہ کو دیکھ لیں اور وہاں پر جس کا حق بنتا ہے اس کو اس کا حق ملنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

سانحہ ساہیوال کی جے آئی ٹی رپورٹ سے ایوان کو آگاہ کرنے کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک چھوٹے سے مدعا پر بات کرنا چاہتی ہوں اور مجھے وزیر قانون کی توجہ اس معاملے پر چاہئے کہ کیا سانحہ ساہیوال کی جے آئی ٹی رپورٹ مکمل ہو گئی ہے اور اگر وہ مکمل ہو گئی ہے تو کیا ہاؤس کو اس پر apprise کیا جائے گا یا نہیں، اس پر وزیر قانون کچھ فرما دیں تو ان کی مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سانحہ ساہیوال کی رپورٹ آچکی ہے اور چیف منسٹر صاحب کو موصول ہو چکی ہے، وزیر اعلیٰ اس رپورٹ کو دیکھنے کے بعد کیبنٹ کی Standing Committee on Law and Order میں discuss کرنے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کوشش ہو گی لیکن میں commit نہیں کرتا لیکن ہماری کوشش یہ ہو گی کہ اس معزز ایوان کو بھی اس سے آگاہ کیا جائے۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق جناب طارق مسیح گل کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

ڈی جی ہیلتھ کے آفس ڈی او 3 کا معزز ممبر اسمبلی کو زدو کوب کرنا

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 19۔فروری 2019 بروز منگل بوقت تقریباً 12:00 بجے دوپہر ڈی جی ہیلتھ کے آفس ڈی او 3 ڈاکٹر عاطف کے پاس بسلسلہ Termination Letter بنام اشک ناز ولد عارف عنایت گیا اور میں نے اس کو اپنا تعارف کروایا اور کہا کہ میں ایم پی اے طارق گل ہوں اور میں نے پوچھا کہ ڈاکٹر صاحب سائل کی حاضری پوری ہے، روزانہ وہ کام کرتا ہے، وقت پر ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے، اسے Termination لیٹر کیوں دیا گیا ہے، فوراً اس شخص نے کہا کہ جو میں نے کرنا تھا کر دیا اور میرے پاس یہاں بہت ایم پی ایز آتے ہیں آپ یہ کاپی پکڑیں اور جائیں میں نے اس سے کہا کہ آپ نے کام کرنا یا نہیں کرنا بعد کی بات ہے مگر آپ نے یہ کیا کہا ہے کہ میرے پاس بہت ایم پی ایز آتے ہیں اور میں یہ کرتا ہوں اور وہ کرتا ہوں، کیا تم غنڈے ہو تو اس نے مجھے غلیظ گالیاں دینا شروع کر دیں؟

جناب سپیکر! مجھے اس کے سٹاف نے کہا کہ آپ یہاں سے چلے جائیں اپنی عزت کو برقرار رکھتے ہوئے میں نے سوچا کہ گاڑی میں بیٹھ کر اسمبلی ہال جا کر تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں، ابھی میں نے گاڑی آفس سے باہر ٹرن ہی کی تھی کہ اسلامیہ کالج کوپر روڈ خواتین کے پاس پہنچا ہی تھا کہ اسی اثناء میں یہ شخص اپنے دس بارہ ساتھیوں کے ہمراہ آیا گاڑی روکی اور مجھے گاڑی سے نکال کر مارنا شروع کر دیا، میرا بیٹا جس کو میں سکول سے لے کر آیا تھا اور میرے ڈرائیور کو گاڑی سے نکال کر زدو کوب کیا، میری شرٹ کے بٹن ٹوٹ گئے، گلے میں سونے کی چین تھی وہ بھی کھینچ کر لے گئے، میرے پرس میں تقریباً بائیس ہزار سے اُوپر رقم تھی اور میرے ڈرائیور کی جیب میں بیس ہزار روپے تھے جو کہ میرے زیر تعمیر مکان کے لئے سیمنٹ وغیرہ کے لئے دینے تھے نکال لئے، اسمبلی ہال ہاسٹل کے گیٹ تک میرا پیچھا کیا گیا، بھاگ کر جان بچائی، ان کے خلاف کارروائی کا حکم صادر فرما کر میرے استحقاق کو بحال کیا جائے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! تحریک استحقاق جو پیش کی گئی ہے اس کا جواب مانگا گیا تھا تو اس کے مطابق مورخہ 19-فروری 2019 بروز منگل ڈاکٹر عاطف حنیف نے تحریری رپورٹ کے ذریعے CEO ہیلتھ لاہور کو آگاہ کیا کہ تقریباً 12:00 بجے طارق گل نامی ایک شخص جو اپنے آپ کو ایم پی اے بتاتا ہے اس کے دفتر آیا اور سینٹری ورکر جس کا نام اشک ناز ہے اس کی انکوائری کے بابت دریافت کیا جب ایم پی اے مذکورہ کو بتایا گیا کہ انکوائری حقائق کی بنیاد پر کی گئی ہے اور اگلی کارروائی کے لئے سی ای او ہیلتھ کو جمع کروادی گئی ہے تو اس پر موصوف نے غلیظ گالیاں دینا شروع کر دیں اور اپنے گارڈز کے ہمراہ مذکورہ آفیسر پر تشدد کیا اس کے کپڑے تک پھاڑ دیئے اور سرکاری دفتر میں خوف وہراس کی فضا بنادی۔

جناب سپیکر! جب ایم پی اے مذکورہ سے کہا گیا کہ آپ مہربانی فرما کر سرکاری دفتر میں ایسا روّیہ نہ رکھیں اور آپ کا جو بھی معاملہ ہے اس حوالے سے سی ای او ہیلتھ سے رابطہ کریں تو یہ بات سن کر اس نے دفتر میں موجود فائلیں زمین پر پھینک دیں اور مذکورہ آفیسر کی طرف دوبارہ تشدد کرنے کے لئے بڑھا اس دوران شور کی آواز سن کر دفتر کے دیگر ملازمین بھی اکٹھے ہو گئے اور مذکورہ آفیسر کو بڑی مشکل سے مذکورہ ایم پی اے اور اس کے مسلح گارڈز سے آزاد کروایا۔ اس دوران مذکورہ ایم پی اے نے کئی بار آفیسر پر تشدد کی کوشش کی اور اسے سنگین نتائج کی دھمکیاں دیں۔

جناب سپیکر! ملازمین کے احتجاج کو دیکھتے ہوئے مذکورہ ایم پی اے دھمکیاں دیتے اور اسلحہ لہراتے ہوئے دفتر سے فرار ہو گیا اس وقوعہ کے بارے میں متعلقہ تھانہ میں باقاعدہ درخواست نمبر QGS-2/19/2019/462 درج کروائی ہے اور قانونی کارروائی کی درخواست کی ہے۔ بابت تحریک استحقاق جس میں مذکورہ ایم پی اے نے یہ مؤقف بتایا ہے کہ اسے مع ڈرائیورز دوکوب کیا گیا ہے اور اس سے رقم یا طلائی زیور چھینا گیا ہے، سراسر غلط بیانی پر مبنی ہے کیونکہ اس قسم کا کوئی

واقعہ پیش نہیں آیا۔ حالات و واقعات سے یہ بات عیاں ہے کہ تحریک استحقاق میں بیان کیا گیا مؤقف حقائق سے برعکس ہے۔

جناب سپیکر! مؤدبانہ گزارش اور درخواست کی جاتی ہے کہ ایک آفیسر کو سرکاری فرائض کی انجام دہی کے دوران تشدد کا نشانہ بنانا اور اپنے فرائض کی انجام دہی پر سنگین نتائج کی دھمکیاں دینا خلاف قانون عمل ہے۔ رپورٹ ہذا کارروائی کے لئے پیش خدمت ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ معزز ممبر جناب طارق مسیح گل کو بات کرنے دیں لیکن کیا آپ اسی حوالے سے بات کریں گے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے اسی حوالے سے مختصر سی بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ خود بات کریں گے اور اُن کو ہی respond کرنے دیں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میں زیادہ detail میں نہیں جاتا لیکن صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر میں نے اس طرح کی کوئی حرکت کی ہے یا ایک فیصد بھی ایسی بات کی ہو یا گالی نکالی ہو تو میں ہر جگہ پر قسم دینے کے لئے تیار ہوں کیونکہ میرے پاس تصاویر موجود ہیں۔ جب انہوں نے مجھے زدوکوب کیا اور میری شرٹ کے بٹن ٹوٹے اس کی تصاویر میرے موبائل میں موجود ہیں۔ جس گارڈ نے اُن پر لعنت بھیجی جو گیٹ پر کھڑے تھے وہ بھی بتا سکتے ہیں اور اُن کو قسم دے دیں کہ اگر میں نے وہاں پر کسی کو گالی نکالی ہے، کوئی فائل پھینکی ہے تو خدا کی وہ لعنتیں جو بائبل مقدس میں ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ انہوں نے بالکل غلط جواب دیا ہے۔ یہ میرے ساتھ انہوں نے بالکل زیادتی کی ہے لہٰذا یہ کمیٹی کے حوالے کر دیں تاکہ انکوائری ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب طارق مسیح گل! تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تاکہ باقاعدہ اس پر انکوائری ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے جو دو ماہ کے اندر اس کی رپورٹ دے گی۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 19/14 محترمہ مسرت جمشید کی ہے جو پڑھی جا چکی ہے اور pending کر دی گئی تھی۔ اس کا پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ منسٹر نے جواب دینا ہے۔

جعلی شیمپو اور فیس کریموں کی سر عام فروخت

(۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس میں کچھ کریموں کے متعلق ذکر ہے جس کا میں جواب پڑھ دیتی ہوں۔

Probiotics, prebiotics, Food supplements disinfectants, Nutritional products, Baby milk & foods, Medicated cosmetics, Medicated soaps, Medicated shampoos, Plasters, Darma care products and health products

کی تعریف شامل ہیں۔ ان تمام ادویات اور پراڈکٹس کی تیاری، امپورٹ ایکسپورٹ، خرید و فروخت اور pricing کو regulate کرنے کے لئے DRAP Act 2012 میں Alternative Medicine Health and OTC ڈویژن بنا لیا ہے جو کہ منسٹری آف نیشنل ہیلتھ سروسز ریگولیشن اور کوآرڈینیشن اسلام آباد کے زیر کنٹرول ہے۔ ہیلتھ پراڈکٹس تیار کرنے والی کمپنیوں کو DRAP Act 2012 کے Enlistment Rule 2014 کے تحت رجسرڈ کیا جا رہا ہے۔ ایسی کمپنیاں اور ان کے پراڈکٹس کی رجسٹریشن اور Enlistment وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔ جہاں تک پنجاب میں کریمیں اور شیمپو کی میڈیکل سٹورز / فارمیسیز پر فروخت کا تعلق ہے تو پنجاب گورنمنٹ ان کی معیاری فروخت کو یقینی بنانے کے لئے اپنا کردار بخوبی سرانجام دے رہی ہے۔ محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے تعینات ڈرگ انسپکٹرز ایسے ہر میڈیکل سٹور / فارمیسی کا معائنہ کرتے ہیں جہاں کہیں ایسی کریمیں اور شیمپو فروخت کئے جاتے ہیں یا allopathic steroids کے پائے جانے کا شبہ ہو تو ایسے پراڈکٹس کے نمونہ جات تجزیے کے

لئے ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری بھیجے جاتے ہیں۔ اگر کسی ایسے sample میں allopathic steroids کی موجودگی ثابت ہو جائے تو میڈیکل سٹوروں کو seal کر دیا جاتا ہے اور ڈرگ ایکٹ 1976 کے سیکشن 27 کے تحت ملوث افراد کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ایف آئی آر درج کی جاتی ہے اور ڈرگ کورٹ میں سزائیں اور جرمانے DRAP Act کے تحت کئے جاتے ہیں۔ سال 2018 میں پنجاب کی لیبارٹریوں نے 68 samples میں allopathic اجزاء پانے کی رپورٹ کی جس پر قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔ Cosmetics products کی ریگولیشن / رجسٹریشن وفاقی حکومت DRAP کے تحت کی جاتی ہے جس میں محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ چکا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/ 86 جناب امان اللہ وڑائچ کی ہے یہ تحریک التوائے کار move ہو چکی ہے اور pending کی گئی تھی۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب جناب مراد راس دیں گے۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول لدھیوالہ (گوجرانوالہ) کی زمین پر ناجائز قبضے کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! تحریک ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ معاملے کی تفصیل جاننے کے لئے چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی گوجرانوالہ سے فوری رپورٹ طلب کی گئی۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی گوجرانوالہ کی جانب سے موصول شدہ رپورٹ کے مطابق مذکورہ سکول کا کُل رقبہ بارہ کنال ہے جس میں سے چار کنال بارہ مرلے کی چاردیواری و سکول واقع ہے جبکہ باقی رقبہ بغیر چاردیواری کے ہے جس کی نشاندہی کے لئے چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی گوجرانوالہ کی جانب سے مورخہ 21۔ جنوری 2019 کو ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ریونیو گوجرانوالہ کو مراسلہ جاری کیا گیا ہے جس میں استدعا کی گئی ہے کہ سکول کے کُل رقبہ خسرہ نمبر 1402 کی نشاندہی کی جائے۔ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ریونیو گوجرانوالہ

سے نشاندہی مکمل ہونے پر ناجائز قابضین سے مذکورہ سکول کا رقبہ واگزار کروانے کے لئے فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/88 شیخ علاؤالدین کی ہے یہ تحریک التوائے کار move ہو چکی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب جناب مراد راس دیں گے۔

اوکاڑہ کے گرلز اور بوائز ہائی سکولوں کو کئی ایکڑ اراضی سے محروم کرنے کا انکشاف

(---جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! تحریک ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ ضلع اوکاڑہ میں تقسیم ہند سے پہلے ستلج کاٹن مل تعمیر ہوئی جس کے لئے 81 ایکڑ رقبہ مذکورہ مل کو دیا گیا۔ اوکاڑہ ٹیکسٹائل مل نے 19- مارچ 1945 کو 23 ایکڑ سات کنال اُنیس مرلے جگہ بحوالہ لیٹر نمبر C/1166 ڈپٹی سیکرٹری (ڈویلپمنٹ) برائے ڈی سی منٹگمری (موجودہ ساہیوال) برائے دو عدد سکولز بارہ ایکڑ برائے گرلز سکولز اور بارہ ایکڑ برائے بوائز سکولز مبلغ 84 ہزار روپے میں حاصل کی۔ ستلج کاٹن مل اوکاڑہ نے حسب معاہدہ مذکورہ رقبہ پر دو عدد سکولز ستلج گرلز ہائی سکول اور ستلج بوائز ہائی سکول مع کوارٹرز برائے ملازمین تعمیر کئے یہ دونوں سکولز اب تک چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس وقت دونوں سکولوں میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کی تعداد 5500 کے قریب ہے۔ 1965 کی جنگ کے بعد ستلج کاٹن مل کا مالک مسٹر برلا انڈیا چلا گیا اور مل Enemy property declared ہو کر محکمہ اوقاف کے پاس چلی گئی۔ 1981 میں جاوید اے شیخ نامی ایک شخص نے ستلج کاٹن مل خرید لی اور خریداری معاہدہ میں کُل رقبہ 105 ایکڑ دھوکا دہی سے مبلغ 40 لاکھ روپے میں خرید لیا جس میں 24 ایکڑ مذکورہ سکولوں کا رقبہ بھی شامل تھا۔ خریداری کے وقت صرف مل کو ظاہر کیا گیا اور سکولوں کا رقبہ دانستہ ظاہر نہ کیا گیا۔ 1972 میں جاوید اے ضیاء نے لاہور ہائی کورٹ لاہور میں رٹ پٹیشن نمبر 1986/516 بسلسلہ دلائے جانے قبضہ 24 ایکڑ زمین زیر استعمال سکولز دائر کی جس کا فیصلہ جسٹس میر اے شیخ نے ستلج کاٹن مل کے حق میں کر دیا۔

محکمہ نے فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی جو کہ خارج ہو گئی۔ سپریم کورٹ میں CPLA نمبر 125-L/2000 دائر کی گئی جو کہ time barred ہونے کی بناء پر خارج ہو گئی۔ بعد میں Review petition No. 29-L/2000 دائر کی گئی جو خارج ہو گئی۔ مل مالکان جاوید اے ضیاء نے مورخہ 24۔ جنوری 2001 24-01-2001 کو مل کی یونین کے ساتھ معاہدہ کر لیا جس کے تحت مل کی جگہ مع سکولوں کی جگہ ملازمین کے واجبات کی ادائیگی کے عوض جگہ قیمتاً دے دی جائے گی۔ ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو اوکاڑہ نے مورخہ 27-06-2005 کو حکم جاری کیا کہ 14 ایکڑ 7 کنال 10 مرلہ جگہ جو کہ کوارٹرز اور خالی جگہ پر مشتمل تھی، مذکورہ مل کو نہیں دی جا سکتی۔ اس حکم کے خلاف مل مالکان نے رٹ پٹیشن نمبر 13745/2005 دائر کی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) اوکاڑہ نے CPLA نمبر 3591-L/16 سپریم کورٹ آف پاکستان میں دائر کی ہوئی ہے۔ اس وقت تقریباً 12 ایکڑ زمین سکولوں کے قبضے میں ہے جس پر باقاعدہ سکولز چل رہے ہیں جبکہ بارہ ایکڑ زمین پر کوارٹرز اور خالی جگہ ہے جو کہ دوسرے لوگوں کے قبضے میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بہت لمبا جواب دیا لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کسی عدالت کی کوئی jurisdiction ایسی نہیں ہے اگر public interest میں 1894 کے Acquisition Act کے تحت آج بھی اس کو acquire کر لیں۔ پبلک interest کے اندر یہ اس کو payment کریں اور آج بھی یہ لے جائیں۔ اس پر کہیں پر کوئی پابندی نہیں ہے تو میں نے یہ تحریک التوائے کار اس لئے پیش کی تھی کہ پبلک interest میں یہ زمین نہیں جانی چاہئے۔ اس میں سپریم کورٹ کی جتنی judgments آئی ہیں تو آج بھی یہ اگر مارکیٹ rate پر خرید لیں تب بھی کوئی بات نہیں ہے۔ میں صرف یہ add کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 84/19 محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

ٹی وی چینلز پر دکھائے جانے والے
ڈرامے اور ڈانس سے نئی نسل کے بگاڑ کا اندیشہ

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ملک کے ٹی وی چینلز پر تنقیدی نظر ڈالی جائے۔ میڈیا جو ڈرامے ہماری نئی نسل کو دکھا رہا ہے وہ love story سے شروع ہو کر ساس بہو کے جھگڑوں پر ختم ہوتے ہیں۔ Topics پر نظر ڈالیں تو گھریلو جھگڑوں اور معاملوں میں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے، شوہر پر شک کرنے، بیوی پر تہمتیں لگانے، ساس کی مکاریاں، بہو کی سازشیں، نشہ کی اقسام اور کیسے نشہ کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر! توجہ کریں نئی نسل بگڑ رہی ہے، Morning Shows کے نام پر جو vulgar اور لچر ڈانسز دکھائے جاتے ہیں، توجہ کریں اور پروڈیوسرز کو بے لگام مت چھوڑیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! منسٹر صاحب آج نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/89 شیخ علاؤالدین کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں!

عطائیوں اور ضمیر فروش ڈاکٹروں کی وجہ سے اموات میں اضافہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے

کہ عطائیوں اور جنسی ادویات بیچنے والوں کی وجہ سے بڑھتی ہوئی اموات کا کچھ مداوا نہ ہو سکا ہے۔ غربت کے مارے ان عطائیوں اور ضمیر فروش نام نہاد ڈاکٹروں کی روزمرہ بلا جھجک عوام کی لوٹ کھسوٹ کے ساتھ ساتھ زندگیوں کا بھی خاتمہ کیا جا رہا ہے۔ پنجاب کے تمام ہسپتالوں سے اگر درست data اکٹھا کیا جائے تو بے شمار تعداد ان عطائیوں اور جنسی ادویات بیچنے والوں کی وجہ سے وارڈ بھرے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! حقیقتاً جب کسی مرنے والے کی دعائے مغفرت کے لئے لوگ جمع ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ موصوف رات بالکل ٹھیک ٹھاک تھے پتہ نہیں ان کو اچانک کیا ہوا؟ لوگ جاننے کے باوجود اس عطائی کا ذکر نہیں کرتے جس نے پہلے ہی بہت سے لوگوں کو دنیا سے رخصت کیا ہوا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! مزید وقت ضائع کئے بغیر انتہائی اہم ضرورت اس امر کی ہے کہ برطانوی دور کے انتہائی آزمودہ طریق کار علاج جو کہ LSMF کورس کے ذریعہ پورے ہندوستان بشمول لاہور کے میڈیکل سکولوں اور کالجوں میں کروایا جا رہا تھا کا فوری دوبارہ اجراء کیا جائے۔ جنگ عظیم دوئم میں بہت بڑی تعداد میں LSMF ڈاکٹرز نے گراں قدر خدمات دیں تھیں۔

جناب سپیکر! LSMF کورس کے بعد خواہش مند ڈاکٹروں کے لئے مزید دو سال کا کورس کروا کر ایم بی بی ایس کی ڈگری دے دی جاتی تھی۔ LSMF کورس کروانے والے افراد نے ملک میں بہترین کارکردگی دکھائی اور مریضوں کو ان qualified لوگوں کے ذریعے سہولیات میسر آئیں۔

جناب سپیکر! حیران کن امر یہ ہے کہ 1971 میں یہ کورس بند کر دیا گیا اور اس کے بند کرنے میں بھی میڈیکل مافیا شامل تھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو آج عطائیوں کے بدست عوام کو تباہ کن صورتحال کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ زمینی حقائق یہ ہیں کہ اب مزید وقت ضائع کئے بغیر LSMF کورسز فوری طور پر دوبارہ شروع کئے جائیں تاکہ عطائیت کا خاتمہ ہو سکے اور وہ لوگ جنہوں نے پرائمری پاس بھی نہیں کی اور موٹر سائیکلوں پر ایک ڈبہ رکھ کر گھر گھر مریضوں کو ہر بیماری کے علاج کے ساتھ ساتھ جنسی ادویات دے رہے ہیں، کا قلع قمع کیا جا سکے اور عوام کو مستند ڈاکٹرز بڑی تعداد میں

میسر آسکیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! سوموار کو اس تحریک التوائے کار کا تفصیلی جواب دیا جائے گا اس لئے سوموار تک کے لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی ڈویلپمنٹ اتھارٹیوں کی سالانہ رپورٹوں برائے سال 13-2012 پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ منسٹر کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام بھجوا دیں۔ جی، وزیر قانون!

راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی ڈویلپمنٹ اتھارٹیوں کی سالانہ رپورٹوں برائے سال 13-2012 پر عام بحث

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سالانہ reports کافی عرصے سے pending چلی آ رہی تھیں۔ یہ ہماری ایک قانونی requirement ہے کہ انہیں اس ہاؤس میں بحث کے لئے lay کیا جاتا ہے۔ آج ہم نے یہ reports lay کی تھیں اور میں معزز ممبران سے request کروں گا کہ جو معزز ممبران بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں تو میں محکمہ کی طرف سے جواب دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بحث میں حصہ لینے کے لئے معزز ممبران اپنے نام بھجوا دیں۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کر رہی ہوں کیونکہ کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم point out ہو چکا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے اس لئے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس یکم مارچ 2019 بروز جمعتہ المبارک صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

جمعتہ المبارک، یکم مارچ2019
(یوم الجمع، 23۔جمادی الثانی1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7: شمارہ 8

565

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ یکم مارچ 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2011 پر بحث

ایک وزیر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2011 پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

567

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

جمعتہ المبارک، یکم مارچ 2019

(یوم الجمع، 23۔ جمادی الثانی 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 11 بج کر 23 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالَّذِينَ إِذَا
أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾
وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ
يَلْقَ أَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ
فِيهِ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا
فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ
غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٧٠﴾ وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ
إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾

سورۃ الفرقان آیات 67 تا 71

اور وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بے جا اُڑاتے ہیں اور نہ تنگی کو کام میں لاتے ہیں بلکہ اعتدال کے ساتھ۔ نہ ضرورت سے زیادہ نہ کم (67) اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جن جانداروں کو مار ڈالنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر جائز طریق پر (یعنی شریعت کے مطابق) اور بدکاری نہیں کرتے۔ اور جو یہ کام کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہو گا (68) قیامت کے دن اس کو دونا عذاب ہو گا اور ذلت و خواری سے ہمیشہ اس میں رہے گا (69) مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے (70) اور جو توبہ کرتا ہے اور عمل نیک کرتا ہے تو بے شک وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے (71)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

طلوعِ شمس و قمر سے پہلے میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں
ہر ایک شام و سحر سے پہلے میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں
خدا کی بھیجی کتاب تو ہے مرا تو سارا نصاب تو ہے
حصول علم و ہنر سے پہلے میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں
ہے رونق کائنات تجھ سے ہرا نخل حیات تجھ سے
شجر پہ برگ و ثمر سے پہلے میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں
بس ایک حُبِ رسول فخری میں اپنے ورثے میں چھوڑ جاؤں
اس اختتام سفر سے پہلے میں تجھ پہ آقا درود بھیجوں

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پہلے وقفہ سوالات شروع کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پہلے مجھے عرض کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جو اس وقت حالات ہیں ہم سب لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یکسوئی کے ساتھ اپنی افواج پاکستان کے پیچھے کھڑے ہیں اور یکجہتی کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہم میں کوئی difference of opinion ہے اور نہ ہی ہماری کوئی سیاسی divide ہے۔

جناب سپیکر! ہماری طرف سے یہ بہت ہی اچھا impression ہے لیکن میں تھوڑی سی عرض یہ کروں گا کہ کل ہمارے وزیراعظم کی طرف سے gesture of goodwill کے طور پر بہت اچھا کام کیا گیا، یہ ہماری اسلامی تعلیمات ہیں اور ہماری اخلاقیات بھی ہیں لیکن جنگی ماحول میں دیکھا جاتا ہے کہ ہمارا پالا کس قسم کے لوگوں سے پڑا ہے۔ مودی اس دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد ہے اور اس کے دماغ سے دہشت گردی کا خناس نہیں نکل رہا ہے۔۔۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! انہیں ذرا کہیں کہ یہ صبر کریں، یہ پرانے پارلیمنٹیرین ہیں۔ یہ اپنے اندر صبر پیدا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال! ابھی آپ تشریف رکھیں پہلے ان کی بات سن لیں پھر آپ بات کر لینا اور اس کے بعد ہم وقفہ سوالات شروع کر لیں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہم نے پانچ سال ان کو بہت صبر کے ساتھ سنا ہے۔ انہوں نے جس قسم کی بھی بات کی اور جو ان کے منہ میں آیا یہ کہتے رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ان کو چھوڑیں اپنی بات شروع کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں کل مودی کو سن رہا تھا جو سب سے بڑا دہشت گرد ہے وہ انڈین چینل پر اپنی قوم سے مخاطب ہو کر تقریر کر رہا تھا۔ اس نے کہا کہ ہمارے دباؤ میں آ کر یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے یہ ہمارا پائلٹ پراجیکٹ تھا اور اصل پراجیکٹ تو ہم آپ کو اب دکھائیں گے۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس میں ہمارے کشمیری بھائی بھی demoralize ہوئے ہیں کہ ہم نے اتنی جلد بازی میں انڈیا کا پائلٹ چھوڑ دیا۔ میں اس کے باوجود یہ کہتا ہوں کہ یہ اچھا قدم تھا، اچھا قدم ہے لیکن آگے چل کر ساری سیاسی قیادت کو onboard لیا جائے اور اس قسم کے random decision نہ لئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ آپ کا point of view آ چکا ہے۔

سوالات

(محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 736 سید عثمان محمود کا ہے انہوں نے مجھے request کی ہے کہ اس سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 816 سید عثمان محمود کا ہے انہوں نے مجھے request کی ہے کہ اس سوال کو بھی pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال خالد محمود کا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! This is not a random decision! آپ خدا کا خوف کریں ہمارے وزیر اعظم نے جو کل بات کی ہے اس کو ساری دنیا نے appreciate کیا ہے۔ On the international media for the first time اگر پہلی دفعہ کشمیر کا مسئلہ properly highlight ہوا ہے That is because of the steps that we have taken (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ چاہتے ہیں کہ ہم جنگ کریں؟ آپ فکر نہ کریں ہم آپ سے زیادہ بہادر اور لڑنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں لیکن لڑنا solution نہیں ہے۔ دنیا میں کہیں پر بھی لڑنا solution نہیں ہے۔ جناب عمران خان نے اس بات کو بار بار quote کیا ہے کہ جنگ شروع کرنا آسان ہے اور اس کو ختم کرنا مشکل ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل۔ both the countries cannot afford war.

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اہم چیز یہ ہے کہ اس وقت جو ملک کے حالات بنے ہوئے ہیں۔

Mr Speaker! We should all be standing behind the Prime Minister because what he has said it was for the betterment of Pakistan.

ہمیں کبھی بھی اس بارے میں کسی قسم کی کوئی criticism نہیں کرنی چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

Mr Speaker! This is the best diplomatic move that he has made

جناب سپیکر! اکیونکہ یہ چپیڑ انڈیا کے منہ پر پڑی ہے جو ہمیشہ ہمارے خلاف aggression کی بات کرتا تھا۔ آج ان کے منہ پر تھپڑ پڑا ہے۔ بجائے ہم اس کو appreciate کریں ہم الٹا اس کو criticize کرنے پر لگے ہوئے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: یقیناً میں سمجھتا ہوں کہ war is not the solution

Peace should prevail in the region and it is a good gesture to bring them on the table

میں سمجھتا ہوں کہ table talks ہوں تاکہ معاملات حل ہوں یہ زیادہ بہتر ہے۔ Because we have lot of things to decide ہمارے ملک میں کتنی poverty ہے، ایجوکیشن کا نظام کتنا خراب ہے اور ہیلتھ کے نظام کو بھی بہتر کرنا۔ اگر ہم war میں چلے جائیں گے then we will be putting all the money on it اب ہم سوالات کی طرف آتے ہیں۔ جی، جناب خالد محمود!

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 938 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کنزیومر پروٹیکشن کورٹس میں آفیسرز
کی تعداد اور کنٹریکٹ کے دورانیہ سے متعلقہ تفصیلات

***938: جناب خالد محمود:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کنزیومر پروٹیکشن کورٹس پنجاب میں اس وقت کتنے آفیسرز کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں ان آفیسران کی مدت ملازمت کا دورانیہ کتنا ہے؟

(ب) کیا حکومت ان آفیسرز کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک؟

(ج) اس وقت صوبہ کے کتنے اضلاع میں کنزیومر کورٹس کام کر رہی ہیں جن اضلاع میں کنزیومر کورٹس نہیں ہیں کیا حکومت وہاں پر یہ کورٹس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کیا ان اضلاع میں ضلع وہاڑی بھی شامل ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) پنجاب میں اس وقت کنزیومر کورٹس میں 23 آفیسر ز کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔ ان آفیسر ز کی مدت ملازمت کا دورانیہ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	تعداد آفیسر ز	تاریخ بھرتی	دورانیہ / مدت (31 دسمبر 2018 تک)
1	12	اگست 2006	بارہ سال چار ماہ
2	05	جنوری 2007	گیارہ سال
3	06	دسمبر 2016	دو سال (کنٹریکٹ کا دورانیہ پانچ سال)
کل	23		

(ب) مارچ 2013 میں حکومت نے ایک نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس کی شق (C) کے تحت سکیل 16 اور اس سے اوپر سکیل والے ملازمین جنہیں متعلقہ سلیکشن کمیٹی نے سروس رولز کے مطابق بھرتی کیا انھیں پنجاب پبلک سروس کمیشن میں ان کی موزونیت برائے مستقل تعیناتی کے لئے بھیجا جائے گا لیکن کنزیومر کورٹس کے کنٹریکٹ آفیسر ز نے اس نوٹیفکیشن کے تحت اپنا کیس برائے مستقل تعیناتی محکمہ کو ارسال نہ کیا بلکہ اس کی بجائے تین دفعہ سمری برائے وزیر اعلیٰ پنجاب ارسال کی مگر ریگولیشن ونگ کی وجہ سے سمری ہر دفعہ مسترد ہو گئی لہٰذا 2014 میں کنٹریکٹ آفیسر ز نے 2013 کی پالیسی لاہور ہائیکورٹ میں چیلنج کر دی جو کہ اب تک زیر التواء ہے۔

(ج) اس وقت صوبہ بھر میں 17 کنزیومر کورٹس لاہور، سیالکوٹ، ساہیوال، سرگودھا، راولپنڈی، گجرات، گوجرانوالہ، منڈی بہاؤ الدین، ملتان میانوالی، رحیم یار خان، بہاولنگر، بہاولپور، فیصل آباد، بھکر، لیہ و ڈی جی خان میں کام کر رہی ہیں۔ کنزیومر کورٹ ملتان ہر ماہ دو بار ضلع وہاڑی میں کیمپ آفس لگاتی ہے۔ حکومت بقیہ اضلاع میں کنزیومر کورٹس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جن میں ضلع وہاڑی بھی شامل ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کنزیومر پروٹیکشن کورٹ میں آفیسران کی تعداد 23 بتائی گئی ہے ان میں سے کنٹریکٹ پر 23 آفیسران کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان میں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کتنے ہیں اور محکمانہ agreement پر کتنے کام کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش ہے کہ گریڈ 16 سے اوپر کی تمام پوسٹیں PPSC کے ذریعے recruit کی جاتی ہیں۔ جب یہ ادارہ بنا اس وقت کنٹریکٹ پر ان کو کر لیا گیا تھا اور جب حکومت نے 2013 کی پالیسی introduce کروائی اور وہ پالیسی یہ تھی کہ سب PPSC کے ذریعے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! حکومت نے مارچ 2013 میں ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس کی کاپی ایوان کی میز پر موجود ہے جس کی شق (C) کے تحت سکیل 16 اور اس سے اوپر سکیل والے ملازمین جنہیں متعلقہ selection committee نے سروس رولز کے مطابق بھرتی کیا۔ انہیں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے رولز کے تحت تعیناتی کے لئے بھیج دیا گیا لیکن یہ آفیسرز اس وقت جتنے بھی بھرتی کئے گئے وہ PPSC کے ذریعے نہیں تھے لہٰذا جب 2013 میں گورنمنٹ نے اپنی پالیسی دی تو انہوں نے کہا کہ ہمیں اس پالیسی سے باہر رکھتے ہوئے otherwise regularize کر دیا جائے۔ گورنمنٹ نے ایسا نہیں کیا پھر 2018 کے اندر Regularization of Services Act آ گیا تو ہم نے کہا کہ اس کے تحت جو ملازمین already کام کر رہے ہیں وہ PPSC کے ذریعے جائیں گے، وہاں exam پاس کریں گے اور وہاں سے select ہو کر آئیں گے لیکن وہاں پر جو ملازمین ہیں انہوں نے اس سے differ کیا اور وہ کورٹ میں چلے گئے۔ اب کیس کورٹ میں sub-judice ہے اور کورٹ جو فیصلہ کرے گی ہم اس کو من و عن تسلیم کریں گے لیکن اس سے پہلے جو معزز ممبر اپنا سوال کر رہے ہیں ابھی کوئی بھی بندہ PPSC کے ذریعے بھرتی نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا ضمنی سوال؟

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! پہلے تو مجھے منسٹر صاحب کی اس بات سے اختلاف ہے چونکہ میری انفارمیشن کے مطابق شاید ان 23 کے بارے میں ڈیپارٹمنٹ نے ان کو صحیح نہیں بتایا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، 23 کیا؟

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! 23 ٹوٹل ملازمین ہیں جو کنزیومر کورٹس میں کام کر رہے ہیں۔ ان میں چھ آفیسران 2016 میں کنٹریکٹ پر آئے وہ بذریعہ PPSC آئے جو اس سے پہلے والے 17 ملازمین ہیں وہ محکمانہ کنٹریکٹ پر آئے۔ رہی بات کہ کنٹریکٹ ملازمین کی جنہیں محکمہ Service Rules and Regulation کے ذریعے contract پر لیتا ہے تو انہیں PPSC میں جانے کی ضرورت نہیں ہوتی البتہ ایڈہاک ملازمین کو ضرورت پڑتی ہے وہ جائیں اور PPSC سے exam پاس کریں اور پھر واپس آئیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟ آپ سوال کریں۔ ایک تو آپ قسطوں میں بات کر رہے ہیں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میں سوال ہی کر رہا ہوں چونکہ یہ جو 23 ملازمین کی تعداد ہے اس بارے میں نے سوال یہ کیا تھا کہ شاید منسٹر صاحب کے نالج میں نہیں ہے کہ اس میں چھ آفیسرز وہ ہیں جو 2016 میں بذریعہ PPSC آئے۔

جناب سپیکر! اب چونکہ منسٹر صاحب بااختیار ہیں، 2006 میں یہ ڈیپارٹمنٹ بنا جب وہ آئے تو منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا مستقبل قریب میں یا کسی ٹائم فریم کے اندر رہ کر ان 17 ملازمین کو جو 2006 سے کام کر رہے ہیں اور انہیں 12 سے 13 سال ہو گئے ان کو confirm یا regular کرنے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ 23 ملازمین ہیں اور میں ان کے نام پڑھ دیتا ہوں۔ اگست 2006 میں 12 ملازمین رکھے گئے، محمد آصف نذیر رجسٹرار بی ایس۔17 میں ہیں، چودھری محمد فاروق، محمد نعیم، مدثر کلیم اور قیصر نواز وغیرہ ہیں تو یہ بارہ بندے رکھے گئے۔ جنوری 2007 میں پانچ بندے رکھے گئے، دسمبر 2016 مزید چھ بندے رکھے گئے تو یہ

ٹوٹل23ملازمین بنتے ہیں۔اب مجھے آپ یہ بتائیں کہ یہ 2008میں ان ملازمین کو کنفرم کر دیتے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جو کہ انہوں نے انہیں کنفرم نہیں کیا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال):جناب سپیکر!جو کہ انہوں نے کنفرم نہیں کیا۔ چلیں،2008میں بھول گئے تو 2013میں کنفرم کر دیتے،2013میں نہیں کیا تو 2018میں کنفرم کر دیتے،اب 2018میں مجھ سے سوال کر رہے ہیں اور میں اس کا جواب دے رہا ہوں۔اب میں ان کو جواب یہ دے رہا ہوں کہ آپ نے 2013میں ایک پالیسی بنائی اورآپ نے اس پالیسی کے تحت ان کوregularizeنہیں کیا۔

جناب سپیکر!آپ نے ایک پالیسی بنا دی کہ وہ PPSC میں جائیں گے اور وہاں سے exam پاس کرکے آئیں گے پھر آپ نے اس سے بہتر ایک اور پالیسی بنا دی اور ایک ایکٹ بنا دیا بہت اچھا کیا۔

جناب سپیکر!اب آپ نے خود ایکٹ بنایا ہوا ہے اور اب میں اس ایکٹ کے against کیسے power استعمال کرتے ہوئے انہیں ریگولر کر دوں؟میری power تو نہیں ہے،power تو اسمبلی نے ایکٹ کو دے دی ہے اور اب آپ نے ایکٹ کے ذریعے چیزیں derive کرنی ہیں۔اگر آپ کو ان سے بہت پیار تھا اوران پر بڑا پیار آرہا ہے تو ان کو 2008میں regularize کرتے اور کہتے کہ ہم نے آپ کو ریگولر کر دیا ہے۔

جناب سپیکر!اب یہ مجھ پر کیوں ڈال رہے ہیں،مجھ پر ڈالنے سے پہلے آپ خود ریگولر کر دیتے۔آپ کے پاس دس سال تھے اور جو کام یہاں پر خود نہیں کر سکے وہ کام ہم سے کروا رہے ہیں اور ہم نے تو کرنا ہی ہے۔اسمبلی میں رولز change کرنے ہیں وہ ہم نے کرنے ہیں،پروڈکشن آرڈر جاری کرنا ہے وہ ہم نے کرنا ہے،کوئی دوسری چیزیں کرنی ہیں ہم نے کرنی ہے،اب کہہ رہے ہیں کہ سٹینڈنگ کمیٹیز کو مضبوط کریں تو ہم کریں گے،ہم کیوں نہیں کریں گے،ہم پبلک نمائندے ہیں اور ہم انشاءاللہ کرکے دکھائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خالد محمود! جناب وارث شاد کو بات کرنے دیں۔ جی، جناب وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب جو فرما رہے تھے، وہ اپنا اصل سوال اور جواب صحیح طرح سمجھنے کی بجائے وہ اپنی دس سالوں کی بھڑاس نکال رہے تھے اور اس سے باہر نہیں آ رہے۔ یہ dilemma ان کا نہیں ہے وہ تقریباً divide کے پار ساروں کا ہی ہے۔ یہ ادارے باقاعدہ اپنی مرضی سے نہیں چلتے اور ادارے rules and regulations کے تحت چلتے ہیں۔ اب جو rules and regulations of government ہیں، اس کورٹ کے ہیں اور گورنمنٹ پنجاب سروس ایکٹ 1974 کے ہیں تو ان کے مطابق منسٹر صاحب مجھے یہ بتا دیں کہ پنجاب کے کنٹریکٹ ملازمین کو regularize کرنے کے لئے کون سی پالیسی ہے؟ یہ پالیسی مجھے بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں ان کو پالیسی بتاؤں گا لیکن پہلے آپ ان سے یہ پوچھیں اور میں یہ نہیں کہوں گا کہ یہ fresh question ہے۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ نے اس کا جواب دینا ہے یا سوال پوچھنا ہے۔۔۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں جواب دوں گا۔ آپ صبر کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ تشریف رکھیں۔ وہ جواب بتا رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اب آپ سن تو لیں۔ جب یہ بول رہے تھے تو میں نہیں بول رہا تھا۔ انہوں نے بات کی ہے تو میں نے بڑے تحمل سے سنی ہے۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جی، میری بات سنی ہے لیکن یہ as a Minister behave کریں اور سوال کا جواب دیں۔۔۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پھر میری بات بھی سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ بات کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! انہیں یہ بتائیں کہ یہ یہاں پر کھڑے ہو کر اس طرح بولتے تھے، اب یہ اپوزیشن میں ہیں۔ ابھی تک ان سب کو یہ سمجھ نہیں آ رہی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں، آپ لوگوں کو سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! نہیں، ہمیں سمجھ آ گئی ہے لیکن انہیں بات سمجھ نہیں آ رہی۔ یہ ابھی بھی ویسا کرتے ہیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Please, Order in the House.

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ گورنمنٹ نے جو 2018 میں ایک ایکٹ بنایا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کا مطلب ہے 2013 میں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! 2013 میں پالیسی بنی اور پھر ایکٹ بنا۔ پالیسی یہ تھی کہ جو گریڈ 16 یا 17 کا بندہ ہو گا وہ PPSC میں جائے گا، وہاں exam ہو گا پھر اس کے ذریعے منتخب ہو کر آئے گا تو یہ ایک طریق کار ہے۔

جناب سپیکر! اب اسی طریق کار کو لیتے ہوئے میں بھی وہی پالیسی بیان کر رہا ہوں اور ہمارے اپنے کوئی اختیارات نہیں ہیں۔ جو اسمبلی نے ایکٹ میں طاقت دی ہے ہم اس کو استعمال کر رہے ہیں لہٰذا ہم نے اپنی کوئی طاقت نہیں رکھی۔ اب جو ملازم سکیل 15 سے نیچے ہے وہ

ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے اور جو سکیل 15 سے اوپر ہے وہ PPSC میں جائے گا، exam پاس کرے گا اور select ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا ضمنی سوال؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب نے تو آپ کو detail میں جواب دے دیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ میری بات سنیں انہوں نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے پوری پالیسی بتا دی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! انہوں نے غلط جواب دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ on the floor of the House کیسے غلط جواب دے سکتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ انہوں نے غلط بات کی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! آپ بتائیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اب مسئلہ یہ ہے کہ 2013 کا جو ایکٹ ہے جس ایکٹ کی وہ بات کر رہے ہیں تو وہ اس ایکٹ کی بالکل ٹھیک بات کر رہے ہیں لیکن اس ایکٹ کے بعد یہ ایکٹ بن گیا کہ اب پالیسی کے تحت جو گریڈ 16 اور اس سے اوپر کے آفیسران ہوں گے وہ ہم اس پالیسی کے تحت لیں گے اور وہ پالیسی یہ ہے کہ وہ سارے کے سارے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے آئیں گے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے بالکل agree کرتا ہوں لیکن یہ جو کہہ رہے ہیں، جو already یہ 23 بندے کام کر رہے ہیں، کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں اور دس دس، بارہ بارہ سال سے کام کر رہے ہیں، وہ بھی اب اس پالیسی کے تحت جائیں تو یہ غلط کہہ رہے ہیں۔ یہ کنٹریکٹ پر جو لوگ ہیں اور انہوں نے دس سے بارہ سال سروس کر لی ہے تو ان کے لئے الگ قوانین ہیں، ان کا الگ کوڈ ہے اور پنجاب پبلک سروس ایکٹ 1974 بھی بتاتا ہے۔

جناب سپیکر! آپ منسٹر صاحب سے کہیں کہ یہ ضد نہ کریں اور ان لوگوں کو consider کریں چونکہ کسی بھی قاعدے قانون کے تحت یہ لوگ پنجاب پبلک سروس کمیشن میں نہیں جاسکتے۔ آپ اگر نئے افسران بھرتی کریں گے تو وہ 2013 کے تحت کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ تشریف رکھیں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، بہت ضمنی سوال ہو چکے ہیں اور جناب محمد وارث شاد نے آپ کا پورا ٹائم لے لیا ہے۔ اگلا سوال محمد طاہر پرویز کا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں یہ پڑھ دیتا ہوں تاکہ جناب محمد وارث شاد کی تسلی ہو جائے جو کہ نہیں ہو رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کی تسلی ہونی ہی نہیں ہے۔ you can't satisfy him چلیں پڑھ دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں ان کو تسلی کرا دیتا ہوں، یہ ان کا نوٹیفکیشن ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ انہیں اس کی کاپی provide کر دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ 2013 کی پالیسی کا نوٹیفکیشن ہے If you allow, with your permission may I read it.

MR DEPUTY SPEAKER: You can provide him the documents.

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں نوٹیفکیشن پڑھنے لگا ہوں۔

> These contract employees in BS-16 and above who were appointed on the recommendation of the respective selection committee are as per provisions of the service rules may be referred to the Punjab Public Service Commission to determine their suitability for appointment on the regular basis against the posts held by the contract employees.

جناب محمد وارث شاد: اب اردو میں پڑھ دوں چونکہ تسانوں بڑیproblemہوندی اے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب!kindly اسdocument کی فوٹو کاپی ان کو دے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ضرورت تو نہیں ہے لیکن میں انہیں دے دیتا ہوں۔ آپ ان سے کہیں کہ اسے پڑھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے کہیں کہ وہChairسے بات کریں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ جناب وارث شاد نے بہت زیادہ ٹائم لے لیا ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں، اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے ٹھیک بات کی ہے لیکن یہ بہت ضروری issueہے اور 23لوگوں کی زندگیوں کا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اللہ ان کی زندگیوں کی خیر کرے۔ ان کی نوکری کا سوال ہے زندگی کا نہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! وہ بارہ بارہ سال نوکری کر چکے ہیں اس لئے ان کی زندگیوں کا سوال ہے۔

MR DEPUTY SPEKAER: Let him respond.

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں جواب دیتا ہوں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پہلے مجھے بات تو کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے بات تو کر لی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس نوٹیفکیشن میں ہے کہ ان ملازمین کاperformance base سلسلہ ہو گا، ان کی سمری بن کر وزیر اعلیٰ کو جائے گی اور یہperformance baseپر regularize ہوں گے۔ چلو! ہم نالائق سہی لیکن یہ بتائیں کہ کب ان ملازمین کوregularize کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال! وہ مان گئے ہیں کہ وہ نالائق ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد تشریف رکھیں میں جواب دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال! وہ مان گئے ہیں کہ وہ نالائق ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ہم تو پہلے دن سے کہہ رہے ہیں کہ یہ نالائق تھے اور آج انہوں نے خود ہی کہہ دیا ہے تو اچھی بات ہو گئی ہے۔ ہم تو پہلے دن سے کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے صوبہ ڈبو دیا، میرا صوبہ 1500۔ ارب روپے کا مقروض ہے، مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ پیسے کدھر گئے۔ ان ارسطوؤں سے پوچھیں کہ پیسے کدھر گئے؟ انہیں انگلش کی سمجھ نہیں آ رہی تو اب میں کیا کروں؟ کہیں سمری کا نہیں لکھا ہوا، یہ ان کے وزیر اعلیٰ نے لکھا ہوا ہے میں نے نہیں لکھا۔ آپ کے سابقہ وزیر اعلیٰ نے لکھا ہوا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: آج منسٹر صاحب commit کریں کہ یہ سمری بھیج کر انہیں regularize کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! تشریف رکھیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ ان 23 بندوں کا معاملہ according to the policy حل کریں گے۔ انہوں نے on the floor of the House clear کر دیا ہے کہ وہ پالیسی سے باہر نہیں کر سکتے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب commit کریں کہ یہ ان 23 بندوں کی سمری وزیر اعلیٰ کے پاس بھیجیں گے۔ اگر ان کی Performance up to the mark ہے تو اس نوٹیفکیشن کے تحت وہ ان کی سمری بنا کر وزیر اعلیٰ کو بھیجیں گے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ جناب محمد وارث شاد سے کہیں کہ وہ ذرا حوصلے سے جواب سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! منسٹر صاحب کی بات سنیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال):جناب سپیکر!کنزیومر کورٹس کے کنٹریکٹ آفیسرز نے اس نوٹیفکیشن کے تحت اپنا کیس برائے مستقل تعیناتی محکمہ کو ارسال نہ کیا بلکہ اس کی بجائے تین دفعہ سمری برائے وزیر اعلیٰ پنجاب ارسال کی مگر regularization wing کی وجہ سے سمری ہر دفعہ مسترد ہوئی۔ یہ سمری میں نے مسترد نہیں کی بلکہ ان کے سابقاوزیر اعلیٰ نے مسترد کی تھی پھر اب مجھ سے کیا گلہ ہے۔ تین دفعہ سمری بھیجی گئی لیکن مسترد کر دی گئی اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لاء بن گیا سابقاوزیر اعلیٰ اسے break نہیں کرنا چاہ رہے تھے لہٰذا انہوں نے کہا کہ یہ PPSC میں جائیں گے۔

جناب محمد وارث شاد:جناب سپیکر!منسٹر صاحب! biased گفتگو کرتے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال):جناب سپیکر!میرا جواب تو سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جناب محمد وارث شاد!تشریف رکھیں۔منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔

جناب محمد وارث شاد:جناب سپیکر!انہوں نے بات کرلی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:ابھی وہ آپ کو بتارہے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد:جناب سپیکر!اس میں 23 بندوں کا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:منسٹر صاحب!آپ انہیں چھوڑیں بلکہ پڑھ کر سنادیں۔

جناب محمد وارث شاد:جناب سپیکر!23 بندوں کا مسئلہ ہے لہٰذا منسٹر صاحب اس کی سمری منظور کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):جناب سپیکر!میں کیوں سمری approve کروں؟why I should approve it?

جناب سپیکر!اگر جناب محمد وارث شاد کا یہ روّیہ ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بات کریں۔ بالکل آپ نے بات کرنی ہے اور اس سوال کے جواب میں بھی یہ آچکا ہے۔ آپ کے محکمے کی طرف سے جواب دیا گیا ہے کہ تین دفعہ سمری برائے وزیر اعلیٰ پنجاب ارسال کی گئی مگر Regularization Wing کی وجہ سے سمری ہر دفعہ مسترد کی گئی لہٰذا 2014 میں کنٹریکٹ آفیسرز نے 2013 کی پالیسی لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دی۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اب انہوں نے پالیسی چیلنج کی ہوئی ہے تو میں کیا کروں؟ اگر ملازمین خود کورٹ میں چلے گئے اور تین دفعہ ان کے وزیر اعلیٰ نے سمری reject کر دی لیکن اب یہ کہتے ہیں کہ میں اسے approve کروں۔ میں کیسے کر دوں؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب! معاملے کو politicize کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! اب آپ تشریف رکھیں۔ جناب محمد وارث شاد! It is not the way اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1039 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب محمد طاہر پرویز کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد میں ٹیکنیکل ایجوکیشن کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*1039: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں کون کون سے ٹیکنیکل ایجوکیشن کے ادارے کس کس جگہ کس کس نام سے کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں کس کس skill میں تعلیم دی جاتی ہے؟

(ج) ان میں طالبعلموں سے فیس لی جاتی ہے تو کتنی ماہانہ لی جاتی ہے؟

(د) ان اداروں کے سال 19-2018 کے اخراجات بتائیں؟

(ہ) ان اداروں میں کون کون سی جدید مشینری کی ضرورت ہے؟

(و) کیاان اداروں میں ٹیکسٹائل انڈسٹری اور پاور لومز سیکٹر کے ہنر میں تعلیم دی جاتی ہے؟

(ز) کیاحکومت ان اداروں کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) فیصل آباد شہر میں ٹیوٹا کے زیرانتظام ٹیکنیکل ایجوکیشن کے اداروں کی مجموعی تعداد14 ہے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فیصل آباد شہر کے 14 اداروں میں59 مختلف سکلز میں تعلیم ومہارت دی جاتی ہے اس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فیصل آباد شہر کے مختلف ٹیوٹا کے اداروں میں پڑھنے والے طلباء سے جو فیس لی جاتی ہے اس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فیصل آباد شہر میں واقع مختلف ٹیوٹا کے اداروں کے سال19-2018 کے کل اخراجات مبلغ246 ملین روپے ہیں جن میں ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں مبلغ221 ملین روپے اور آپریشنل اخراجات کی مد میں مبلغ25 ملین روپے ہیں جس کی تفصیل تتمہ (ح) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) فیصل آباد شہر میں واقع مختلف ٹیوٹا کے اداروں میں جس جس جدید مشینری کی ضرورت ہے اس کی تفصیل تتمہ (خ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(و) فیصل آباد شہر میں واقع مختلف ٹیوٹا کے اداروں میں ٹیکسٹائل انڈسٹری اور پاور لومز سیکٹر کے متعلقہ تعلیم وتربیت کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) ٹیوٹا پنجاب کی طرف سے سال2014 سے سال2018 تک فیصل آباد شہر میں پانچ نئے اداروں کا قیام وجود میں لایا گیا اس کے علاوہ JICA کے تعاون سے GCT(M) میں مکینیکل ٹیکنالوجی کی لیبز اور کورسز کی اپ گریڈیشن کا سلسلہ جاری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ز) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا حکومت ان اداروں کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ٹیوٹا پنجاب کی طرف سے سال 2014 سے سال 2018 تک فیصل آباد شہر میں پانچ نئے اداروں کا قیام وجود میں لایا گیا اس کے علاوہ JICA کے تعاون سے GCT(M) میں مکینیکل ٹیکنالوجی کی لیبز اور کورسز کی اپ گریڈیشن کا سلسلہ جاری ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ 2014 سے 2018 تک گورنمنٹ جن اداروں کا قیام وجود میں لائی۔ ان کے بعد جب ان کے پاس یہ قلمدان آیا ہے تو انہوں نے اس میں اب تک کیا اپ گریڈیشن کی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! سوال کے جز (ز) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا حکومت ان اداروں کو اَپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ ٹیوٹا پنجاب کی طرف سے 2014 سے 2018 تک فیصل آباد شہر میں پانچ نئے اداروں کا قیام وجود میں لایا گیا اور ان پانچ اداروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب نے تقریر یا point scoring کرنی ہے تو اس کے لئے علیحدہ وقت لے لیں۔ اس وقت میرے سوال کا جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ تشریف رکھیں اور منسٹر صاحب کو جواب دینے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے بڑا specific سوال کیا ہے۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ JICA کے تعاون سے GCT(M) میں مکینیکل ٹیکنالوجی کی لیبر اور کورسز کی اَپ گریڈیشن کا سلسلہ جاری ہے تو وہ کیا سلسلہ ہے اس کی وضاحت فرما دیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پہلے تو میں معزز ممبر کی correction کر دوں کہ یہ لفظ "لیبر" نہیں بلکہ labs ہے۔ ٹیکنیکل کالج میں labs ہوتی ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے پاس جو جواب کی کاپی ہے اس میں لفظ "لیبر" لکھا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک صاحب! "لیبر" نہیں بلکہ "لیبز" لکھا ہوا ہے۔ آپ پڑھنے میں غلطی کر رہے ہیں۔ میرے پاس بھی جواب کی same کاپی ہے۔ آپ نے کمال کر دیا کہ labs کو لیبر بنا دیا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! کوئی بات نہیں۔ میرے خیال میں جناب محمد ارشد ملک جذبات میں آ گئے ہیں۔ یہ پانچ ادارے بنائے گئے ہیں۔ مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں ان پانچ اداروں کی عمارتیں تو بنا دی گئیں لیکن ان میں equipment لگانے کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی۔

جناب سپیکر! صوبہ پنجاب کے اندر ان کے دور حکومت میں تقریباً 40 یا 45 نئے ادارے بنانے کی منظوری دی گئی اور پھر ان اداروں کی عمارتیں بنا دی گئیں۔ ان اداروں کی عمارتیں تو پچھلے دس سالوں سے مکمل ہو چکی ہیں لیکن یہاں پر equipment اور اساتذہ مہیا نہیں کئے گئے یعنی یہ ادارے functional نہیں ہو سکے۔ ہم نے ان اداروں میں equipment اور اساتذہ مہیا کرنے کے لئے ایک سکیم تیار کر کے محکمہ پی اینڈ ڈی کو بھجوائی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب irrelevant جواب دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب کو جواب دینے دیں اور انہیں اپنی بات مکمل کرنے دیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ JICA کے تعاون سے (GCT(M میں مکینیکل ٹیکنالوجی کی labs کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے۔ JICA والے ہمیں فنڈز دیتے ہیں جن سے ان اداروں کی upgrading کی جاتی ہے یعنی جدید ٹیکنالوجی سے ان اداروں کی labs کو اپ گریڈ کیا جاتا ہے۔ ہم نے ان پانچ اداروں کی labs کو اپ گریڈ کرنے کے لئے فنڈز مہیا کرنے کی درخواست بھجوائی ہوئی ہے اور جیسے ہی ہمیں فنڈز ملتے ہیں تو ہم ان کو as early as possible

upgrade کر دیں گے۔ ہمیں کل 12۔ارب روپے کی ضرورت ہے اور اس رقم سے ہم نے ٹیوٹا کے تمام اداروں میں سامان مہیا کرنا ہے۔ جیسے جیسے ہمیں پیسے ملتے جائیں گے ویسے ہی ہم ان اداروں میں equipment مہیا کرتے رہیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اب تو منسٹر صاحب نے آپ کو تفصیل کے ساتھ جواب دے دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ منسٹر صاحب نے relevant جواب دیا ہے تو پھر میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں منسٹر صاحب نے relevant جواب دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چلیں، آپ کہتے ہیں تو ہم مان لیتے ہیں حالانکہ منسٹر صاحب صرف point scoring کر رہے ہیں۔ سوال کے جز(ہ) میں پوچھا گیا تھا کہ ان اداروں میں کون کون سی جدید مشینری کی ضرورت ہے؟ اس کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے مشینری کی جو ضرورت بتائی ہے میں آپ کو اس کی تھوڑی سی تفصیل بتا دیتا ہوں کہ اس کے لئے انہیں کتنے پیسے درکار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! تفصیل نہ بتائیں بلکہ آپ اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ضمنی سوال ہی پوچھ رہا ہوں۔ جواب کے ساتھ جو تفصیل مہیا کی گئی ہے اس کے صفحہ نمبر 24 پر لکھا گیا ہے کہ انہیں گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (میل) سمندری فیصل آباد میں سول ٹیکنالوجی ٹریڈ کے لئے brick hammers چاہئیں۔ ان کو کل سے پچیس brick hammers چاہئیں اور ایک کی قیمت -/150 روپے ہے۔ اس حساب سے پچیس brick hammers کی کل قیمت -/3750 روپے بنتی ہے۔

جناب سپیکر! آپ ان کی کارکردگی ملاحظہ فرمائیں کہ 15۔اگست 2018 سے لے کر 28۔فروری 2019 تک یہ -/3750 روپے کے brick hammers نہیں خرید سکے۔ یہ ہتھوڑی تو خرید نہیں سکے جبکہ باتیں ریاست مدینہ کی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے جواب کے جز(ز) میں بتایا ہے کہ JICA کے تعاون سے GCT(M) میں مکینیکل ٹیکنالوجی کی labs اور کورسز کی اَپ گریڈیشن کا سلسلہ جاری ہے۔ مجھے منسٹر صاحب بتائیں کہ انہوں نے اب تک کیا اپ گریڈیشن کی ہے؟ آپ ہتھوڑی تو خرید نہیں سکتے تو اپ گریڈیشن کیا کریں گے، آپ نے پچھلے آٹھ یا نو ماہ میں کیا کیا ہے یعنی آپ اپنی کارکردگی بتائیں؟ منسٹر صاحب بتا رہے ہیں کہ ہم نے اتنے سنٹرز بنا دیئے ہیں تو ان سنٹرز میں کیا کیا سہولتیں مہیا کی گئی ہیں مجھے وہ بتا دیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اب معزز ممبر ہماری کارکردگی سُن لیں۔ ہماری کارکردگی یہ ہے کہ ہم ان کا مچایا ہوا گند صاف کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلی حکومت کے جاری کئے گئے 100۔ارب روپے کے چیک bounce ہو گئے تھے اور ہم ابھی تک ان کی ادائیگی کر رہے ہیں۔ انہوں نے 1500۔ارب روپے قرض لیا ہوا تھا اور ہم اس کی ادائیگی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کیا یہ اس سوال سے relevant جواب دے رہے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں نے ان کی بات بڑے صبر سے سُنی ہے اب یہ بھی آرام سے بیٹھیں اور حوصلے کے ساتھ میری بات سُنیں۔ جب تک یہ بات کرتے رہے ہیں میں خاموشی سے سُنتا رہا ہوں۔ میں نے کوئی مداخلت نہیں کی اور اب یہ میری بات سُنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ منسٹر صاحب کو interrupt نہ کریں۔ منسٹر صاحب! آپ اپنی بات مکمل کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! انہوں نے اورنج لائن ٹرین اور میٹرو بس سروس سے جو kickbacks and commissions لی ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کا سراغ لگائیں گے اور ان کا بندوبست کریں گے۔ اب انہیں اس لئے تکلیف ہو رہی ہے کیونکہ ان کے kickbacks and commissions ختم ہو گئے ہیں۔ اگر انہیں قوم کا اتنا ہی درد تھا تو یہ -/150 روپے والی ہتھوڑی خرید کر رکھ دیتے۔

جناب سپیکر! اس وقت تو انہوں نے کہا کہ یہ چائنا سے ملتی ہے تو چائنا میں چلے جائیں اور کہا جاتا تھا کہ L.C(Letter of Credit) کے ذریعے payment کرنی ہے۔ انہوں نے قوم کے خُون پسینے کی کمائی سے اپنے ذاتی مفاد کے لئے 56 کمپنیاں بنائی ہیں۔ ان کے جاری کئے گئے 100۔ ارب روپے کے چیک واپس ہو گئے تھے۔ مسلم لیگ (ن) کے حکمران اس صوبہ پنجاب کو 1500۔ ارب روپے کا مقروض کر کے گئے۔ یہ بتائیں کہ وہ پیسے کدھر گئے ہیں؟ یہ اپنے دور حکومت کی کارکردگی بتائیں۔ یہ -/150 روپے کی ہتھوڑی کو رو رہے ہیں جبکہ ہم ان سے 1500۔ ارب روپے کا حساب مانگ رہے ہیں۔ معزز ممبر اگر مزید کارکردگی پوچھنا چاہتے ہیں تو میں بتا دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں نئی انڈسٹریز لگانے کے لئے حاصل کردہ زمین سے متعلقہ تفصیلات

244: جناب نصیر احمد: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں نئی انڈسٹری لگانے کے لئے حکومت زمین کس کس مقام پر حاصل کر رہی ہے؟

(ب) کیا زمین کے انتخاب سے قبل کوئی ریسرچ کی گئی ہے؟

(ج) بنجر اور غیر آباد زمین کی بجائے زرخیز اور کاشتکاری کے لئے انتہائی موزوں زمین کو نئی انڈسٹری لگانے کے لئے کہاں کہاں پر حاصل کیا جا رہا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) حکومت صوبہ میں نئی انڈسٹری لگانے کے لئے مختلف مقامات پر زمین حاصل کرنے کی خواہاں ہے۔

حکومت علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی کے نام پر نئی انڈسٹری لگانے کے لئے چک نمبر 134۔رب،136۔رب،152۔رب،144۔رب تحصیل چک جھمرہ ضلع فیصل آباد میں رقبہ حاصل کر رہی ہے۔ جو فیڈمک کی سابقا سکیمM-3ICسے ملحقہ ہے۔ یہ منصوبہCPEC کے تحت بننے والے9 سپیشل اکنامک زونز میں سے ایک ہے۔

مزید برآں زیر تعمیر لاہور۔ سیالکوٹ موٹروے پر ضروری سروے کیا جا چکا ہے اور مستقبل قریب میں ایک مربوط منصوبہ عمل میں لایا جائے گا۔

Land Acquisition Act, 1894سیکشن4کی کاپی ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے زمین حاصل کرنے سے قبل تمام ضروری سروے فزیبلٹی رپورٹ تیار کی جاتی ہے۔ علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی کے نام پر نئی انڈسٹریل لگانے کے لئے مندرجہ ذیل نکات کو مد نظر رکھا گیاہے۔

1. اربن پلاننگ کے تحت زمین کی نشاندہی
2. ڈرین کی موجودگی اور پانی کی نکاسی کی موجودگی
3. قریبی پانی کی موجودگی
4. بجلی اور گیس کی نزدیک ترین موجودگی
5. انڈسٹریل لیبر کی موجودگی
6. بنیادی انفراسٹکچر کی موجودگی

(ج) حکومت کی اوّلین ترجیح نئی انڈسٹری لگانے کے لئے بنجر اور غیر آباد جگہ کا حصول ہے البتہ اگر کسی جگہ پر فزیبلٹی کے مطابق قابل کاشت رقبہ شامل منصوبہ ہو جائے تو با امر مجبوری اسے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

موجودہ صنعتی پالیسی کے تحت ضلعی حکومتیں اپنے جغرافیاتی حالات کے مطابق صنعتوں کے قیام کے لئے مثبت علاقہ مختص کرتی ہے۔

ڈیرہ غازی خان میں اقتصادی زون کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

393:**جناب نصیر احمد:** کیاوزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) وزیر اعلیٰ کے اعلان کے مطابق ڈیرہ غازی خان میں اقتصادی زون قائم کیا جائے گا؟

(ب) یہ اقتصادی زون کتنے ایکڑ پر مشتمل ہو گا؟

(ج) اقتصادی زون کے قیام کے لئے کس جگہ کا انتخاب کیا جا رہا ہے؟

(د) کیا مذکورہ زمین بنجر ہو گئی ہے یا زرعی؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) جی ہاں! ڈیرہ غازی خان تحصیل تونسہ شریف میں سمال انڈسٹریز اسٹیٹ قائم کی جا رہی ہے۔ جس کو بعد میں اقتصادی زون کا درجہ دلانے کی کوشش کی جائے گی۔

(ب) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ 50 ایکڑ رقبے پر مشتمل ہے۔

(ج) انڈس ہائی وے تونسہ شریف ڈیرہ غازی خان روڈ پر سنگھڑ کے نزدیک دستیاب سرکاری اراضی کا انتخاب کیا گیا ہے۔

(د) مذکورہ زمین بنجر ہے۔

راجن پور: تحصیل جام پور میں
ٹیکنیکل ٹریننگ کالج اور منظور شدہ اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

414: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل جام پور (ضلع راجن پور) میں خواتین کے کتنے ٹیکنیکل ادارے کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں منظور شدہ اسامیاں ادارہ وار بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جام پور شہر میں خواتین کے لئے ٹریننگ کالج نہ ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جام پور شہر میں ٹریننگ کالج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) تحصیل جام پور میں ٹیوٹا کے زیر انتظام تین ادارے کام کر رہے ہیں جن میں دو ادارے طالبات کے لئے اور ایک ادارہ طلباء کا ہے اداروں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل جام پور میں ٹیوٹا کے اداروں میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل ادارہ وار لف ہے تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ جام پور شہر میں خواتین کے لئے ٹریننگ کالج نہ ہیں کیونکہ جام پور شہر میں خواتین کے دو ٹیوٹا کے ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

1. گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ برائے خواتین آباد، جام پور۔
2. گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ برائے خواتین، جام پور۔

(د) تحصیل جام پور میں ٹیوٹا کے خواتین کے لئے پہلے ہی دو ادارے کام کر رہے ہیں لہٰذا نئے اداروں کی ضرورت نہیں۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شاہینہ کریم مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! ایک لائن میں موجودہ حالات پر اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہ رہی تھی۔ مہربانی فرما کر اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ please رپورٹ پیش کر دیں۔

مسودہ قانون میر چاکر خان رند یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی ڈیرہ غازی خان 2019 کے بارے رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میں

The Mir Chakar Khan Rind University of Technology Dera Ghazi Khan Bill 2019. (Bill No. 3 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 165/19 محترمہ عابدہ بی بی کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال مری کے ڈاکٹر کی غفلت سے خاتون کی دوران زچگی ہلاکت

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے معاملہ یہ ہے کہ میرے ذاتی علم کے مطابق چند دن پہلے مری کے گاؤں کی فاخرہ نامی خاتون جو سنیو گاؤں سے ٹی ایچ کیو ہسپتال مری زچگی کے لئے لائی گئی مورخہ 4۔ فروری کو وہاں پر موجود ڈاکٹر نے خاتون کا آپریشن کیا اور دوران آپریشن خاتون کا زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے اُس کی حالت بہت بگڑ گئی جب صورتحال ڈاکٹر کے قابو سے باہر ہو گئی تو اُنہوں نے اس خاتون کے لواحقین کو کہا آپ مریضہ کو ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی لے جائیں۔ مریضہ کی زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے حالت بہت خراب ہو چکی تھی اور ہولی فیملی ہسپتال میں وہ خاتون تین گھنٹے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملی کیونکہ اس کا ٹی ایچ کیو ہسپتال مری میں صحیح آپریشن نہیں کیا گیا اور ڈاکٹروں نے اپنی غلطی چھپانے کی غرض سے بغیر کسی حفاظتی اقدام کے اس خاتون کو انتہائی بُری حالت میں راولپنڈی

کے لئے روانہ کر دیا وہ خاتون راستے کی تکلیف بھی برداشت کرتی رہی لیکن ایک کمزور ماں جس نے چند گھنٹے پہلے آپریشن کے بعد ایک بچی کو جنم دیا وہ وفات پا گئی جو ہمارے محکمہ صحت پر ایک سوالیہ نشان ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ !respond کریں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! سب سے important چیز جو میں آپ کی اجازت سے ایوان کو بتانا چاہتی ہوں کہ postpartum hemorrhage کی وجہ سے یہ خاتون فوت ہوئی ہے اس کے اوپر ہم نے already inquiry شروع کر دی ہے جس دن ہمیں اطلاع ملی تھی اُسی دن

I have started the inquiry on it. Postpartum hemorrhage is the commonest cause of death in Pakistan.

جناب سپیکر! اُس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اگر ایک خاتون کو بچہ پیدا کرنے کے بعد postpartum hemorrhage ہو جائے تو اُس کو بچانے کے لئے ہمارے پاس دو سے تین گھنٹوں سے زیادہ وقت نہیں ہوتا اور سب سے اہم چیز خون کا ملنا ہے پھر blood transfusion کے proper انتقال کرنے کا طریقہ بہت important ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کی ساری انوسٹی گیشن کر رہی ہوں اور اس کو روکنے کے لئے ہماری پوری کوشش ہے کہ ہر وہ خاتون جو labor room میں جا رہی ہے ہماری کوشش ہے کہ جیسے institution میں ہی اس کی delivery ہوئی، آپریشن ہوا caesarean کے بعد اس کو postpartum hemorrhage ہوا۔ اُس ڈاکٹر سے کنٹرول نہیں کیا گیا تو اس وجہ سے she referred her to Holy Family hospital, Rawalpindi تو اب مقصد یہ ہے at times it is extremely difficult۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بطور Gynecologist خود بتا رہی ہوں کہ ہسپتال کے اندر بھی کام کرتے ہوئے ہمارے پاس سب سہولتیں ہونے کے باوجود at times we lose patients just because we cannot stop the hemorrhage یہ بات نہیں ہے کہ

وہ اتنا دور ہوا تھا لیکن میں اس کی proper انوسٹی گیشن کروں گی اور ایوان کے اندر اس کی proper رپورٹ دوں گی اور یہ بھی میں آپ کو بتا رہی ہوں کہ اس کے اوپر ہم باقاعدہ کام کر رہے ہیں تاکہ آئندہ اس قسم کے incidences نہ ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو پوری تسلی دیتی ہوں کہ اس پر کام کر کے ہم آپ کو باقاعدہ رپورٹ بھی پیش کر دیں گے اور اس پر جو باقی کام کر رہے ہیں وہ بھی آپ کے سامنے پیش کر دیں گے۔ ہمارا focus ویسے بھی Sustainable Development Goals پر ہے۔ Which is related to mother and child health اس وقت آپ سنتے ہوں گے کہ بار بار ہم یہی بات کر رہے ہیں کہ "mother and child" تو میں assure کرتی ہوں کہ بہت تکلیف دہ چیز ہے کہ ایک جوان ماں مر گئی ہے اور ایک بچی پیچھے رہ گئی ہے تو we are very upset about the whole thing لیکن میں صرف یہ request کرنا چاہوں گی کہ ہمیں تھوڑا سا موقع دے دیں میں ساری انوسٹی گیشن کر کے رپورٹ بھی پیش کر دوں گی اور اس بارے ہم جو اقدام لیں گے، آئندہ کے لئے جو سفارشات آئیں گی وہ بھی ایوان کے سامنے لائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب receive ہو گیا ہے۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! یہ جو ٹی ایچ کیو ہسپتال مری ہے اس میں آئے دن ایسے کیسز ہوتے رہتے ہیں جو رپورٹ نہیں ہوتے تو منسٹر صاحبہ میرے لئے بہت ہی قابل احترام ہیں۔ میری ان سے request ہے کہ پوری انکوائری کی جائے اور باقی کیس بھی منگوائے جائیں اور ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے میری یہ بھی request ہے کہ ہمارے پاس پورے حلقہ پی پی۔6 میں delivery کا کتنا انتظام ہے تو ہمیں کوئی facility دی جائے کیونکہ ہماری ماؤں اور بہنوں کو راولپنڈی پہنچنے تک کم سے کم دو گھنٹے یا تین گھنٹے لگتے ہیں تو ہمیں facilities دی جائیں تاکہ وہاں پر ہی ہر یونین کونسل میں وہاں کی خواتین کی delivery کا کوئی انتظام ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ تشریف رکھیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! Samli Sanatorium Hospital ہے which is half way between Rawalpindi and Murree کیونکہ Tuberculosis کے patients کی ساری outdoor treatment ہوتی ہے۔ Samli Sanatorium Hospital کے hundred beds کے اوپر ہم انشاءاللہ اُس کو convert کرنے لگے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں۔ شکریہ۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سیدہ زہرہ نقوی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محکمہ اوقاف کی طرف سے متحدہ علماء کی تشکیل نو کے لئے جاری کئے گئے نوٹیفکیشن کو منسوخ کرنے کا مطالبہ

سیدہ زہرہ نقوی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس ایوان کی توجہ ایک نہایت اہم اور حساس مسئلہ کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ محکمہ اوقاف و مذہبی امور کی طرف سے مورخہ 19۔ فروری 2019 کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا گیا جس میں متحدہ علماء بورڈ کی تشکیل نو کی گئی ہے اس نوٹیفکیشن کے مطابق اس بورڈ میں بریلوی مکتبہ فکر کے 9 علماء اور ایک عالمہ خاتون شامل ہیں، دیوبندی مکتبہ فکر کے 9 علماء اکرام اور ایک خاتون عالمہ شامل ہیں، اہل حدیث مکتبہ فکر کے پانچ علماء اکرام اور ایک خاتون عالمہ شامل ہیں جبکہ اہل تشیع مکتب فکر کے صرف چار علماء اور ایک خاتون عالمہ شامل ہیں۔

جناب سپیکر! یہ بورڈ فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لئے بنایا جاتا ہے۔ ماضی کی روایت کے مطابق اس بورڈ میں چاروں مسالک کے علماء کی تعداد ہمیشہ برابر رکھی جاتی تھی کسی ایسے بورڈ یا کمیٹی میں جو فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لئے بنائے جا رہے ہوں اس میں مختلف مسالک کے نمائندوں کی تعداد کا مختلف ہونا فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے بجائے فرقہ واریت پھیلانے کا باعث بن سکتا ہے۔ اس

طرح کے نوٹیفکیشن سے فرقہ وارانہ تعصب کی بو آتی ہے اس سے لگتا ہے کہ اداروں میں بیٹھے ہوئے افسران ایک مسلک کو خاص عینک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس نوٹیفکیشن سے پاکستان بھر اور بالخصوص پنجاب کے اہل تشیع اور ہر مسلک سے تعلق رکھنے والے اتحاد بین المسلمین کے داعی افراد میں تشویش پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! اس طرح کے نوٹیفکیشن ملت جعفریہ جو عرصہ دراز سے دہشت گردی کا شکار رہی ہے ان کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے اور وزیراعظم پاکستان اور چیئرمین تحریک انصاف جناب عمران خان کے وژن سے مطابقت نہیں رکھتا لہٰذا میری وزیراعلیٰ اور وزیر مذہبی امور سے گزارش ہے کہ فوری طور پر اس نوٹیفکیشن کو منسوخ کرنے کے احکامات جاری کریں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ respond کریں گے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ جو فاضل ممبر صاحبہ نے کہا ہے ہمارے مسالک کے حوالے سے برابری کی بنیاد پر سارے معاملات ہوتے ہیں اگر ان کو اس بارے میں کوئی تشویش ہے تو میں اس معاملہ کو منگوا کر دیکھ لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ایم پی ایز کو ادویات فراہم کرنے کا مطالبہ

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے محترمہ ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہوں گی کہ دو ماہ ہو گئے ہیں ہم نے میڈیسن کے لئے request بھجوائی ہوئی ہے۔ کیا یہاں کسی ایک فوتیدگی کا انتظار کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر! یہاں on the floor of the House محترمہ نے فرمایا تھا کہ دو کروڑ روپے کی میڈیسن ہم پرچیز کر چکے ہیں تو وہ میڈیسن کہاں گئی ہیں، کیا وہ بیچ دی گئی ہیں یا کھا گئے ہیں، کہاں چلی گئیں، آپس میں بانٹ لی گئیں، ہمیں تو دو دو ماہ ہو گئے ہیں میڈیسن نہیں مل رہی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میرے پاس جو ساری details آئیں تھیں میں نے باقاعدہ۔۔۔

(اذانِ جمعتہ المبارک)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صحت صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ مسئلہ پہلے بھی ایوان کے اندر اٹھایا گیا تھا۔ میں نے اس وقت بھی بتایا تھا کہ میں نے ساری تفصیلات معلوم کر لی ہیں۔ ہماری حکومت جب سے معرض وجود میں آئی ہے تقریباً دو کروڑ روپے کی ادویات لوکل پرچیز کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! اگر ایوان چاہے گا تو میں اس تفصیل کے مطابق فہرست تیار کر لوں گی کہ کس کس کو کتنی کتنی ادویات ملی ہیں۔ اس میں اہم بات یہ ہے کہ جب آپ اپنا نسخہ دیتے ہیں تو branded medicines ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلی دفعہ بھی یہ بات سمجھائی تھی کہ اگر ہم وہ ساری medicines یہاں ڈسپنسری میں رکھ دیں اور مقصد یہ ہے کہ they are not needed and they want some other medicine تو پھر ہمارے لئے مسئلہ بن جاتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ بات میں نے باقاعدہ نئے آنے والے ایم ایس کو کہی ہے کہ جس دن سے اجلاس ہو گا there should be two doctors sitting here. I will ensure کہ ہم کسی طریقے سے بھی کسی کی دوائی نہیں روک رہے۔

جناب سپیکر! میں صرف اتنا کہتی ہوں کہ اگر ان کے پاس کوئی انفارمیشن آئی ہے تو وہ غلط ہے۔ آپ تفصیل کا کہیں گے تو ایوان کے سامنے ہم پوری تفصیل بتا دیں گے کہ کس نے کتنی کتنی دوائی لی ہے۔ I have to ask the doctor and they have already given this information me تو میں اپنی بہن سے request کرتی ہوں کہ اگر آپ کو کوئی مسئلہ میڈیسن کا بن رہا ہے تو آپ مجھے بتائیں کہ You are not getting your medicines I will ensure that they should get the medicine وہ ساری medicine local purchase ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ کو بتایا کہ اگر ہم generic medicines لا کر رکھ دیں تو majority of the people are not ready to take those medicines.

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہی ہوں کہ دو ماہ ہو چکے ہیں نسخہ وہاں جمع کروایا ہوا ہے اور ایک tablet بھی ابھی تک نہیں ملی۔ انہوں نے medicines ضرور purchase کی ہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر ہیلتھ صاحبہ! انہوں نے نسخہ جمع کرایا ہوا ہے تو اسے make sure کرائیں کہ ان کو ادویات مل جائیں۔

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH *AND* SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! I will see to it.

تحاریک التوائے کار

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر ہیلتھ صاحبہ! تحریک التوائے کار نمبر 19/89 پڑھی جا چکی ہے اس کا آپ نے جواب دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحبہ!

عطائیوں اور ضمیر فروش ڈاکٹروں کی وجہ سے اموات میں اضافہ کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین نے فرمایا تھا کہ LSMF کو دوبارہ revise کیا جائے۔ اس سلسلہ میں میں آپ کو جواب پیش کر رہی ہوں کہ حکومت نے LSMF کورس ملک میں ڈاکٹروں کی کمی اور میڈیکل کالجز کے نہ ہونے کی وجہ سے 1971 سے پہلے شروع کیا تھا اور عوام کو صحت کی سہولیات ملتی رہیں۔

جناب سپیکر! اب ساری حکومتوں نے دلچسپی لی اور نہ صرف نئے میڈیکل کالجز کا اجراء ہوا بلکہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے اور seats بھی بہت بڑھ گئیں ہیں۔ اس وقت تقریباً پنجاب کے اندر چھ ہزار سے زائد ڈاکٹرز ہر سال داخل ہوتے ہیں اور چھ ہزار ڈاکٹرز تقریباً ہر سال نکلتے ہیں۔

جناب سپیکر! ملک میں qualified ڈاکٹرز کی موجودگی میں LSMF جیسے کورسز کی اب ضرورت نہیں ہے کیونکہ PMDC کے مطابق LSMF کورس کرنے والے افراد بھی اب عطائی ہوتے ہیں کیونکہ ان کی جتنی qualification درکار ہوتی ہے اتنی نہیں ہوتی لہٰذا اب پنجاب حکومت کو یہ کورس دوبارہ شروع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

The House is adjourned to meet on Monday the 4th March 2019 at 3:00 PM.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سوموار،4۔مارچ2019

(یوم الاثنین،26۔جمادی الثانی1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7: شمارہ 9

605

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 4-مارچ2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2011 پر بحث

ایک وزیر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2011 پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

607

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

سوموار،4۔مارچ2019

(یوم الاثنین،26۔جمادی الثانی1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر34منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویزالٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

مَّثَلُ ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمۡوَٰلَهُمۡ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ
أَنۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنۢبُلَةٖ مِّاْئَةُ حَبَّةٖۗ وَٱللَّهُ
يُضَٰعِفُ لِمَن يَشَآءُۚ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ٢٦١ ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ
أَمۡوَٰلَهُمۡ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ ثُمَّ لَا يُتۡبِعُونَ مَآ أَنفَقُواْ مَنّٗا وَلَآ
أَذٗى لَّهُمۡ أَجۡرُهُمۡ عِندَ رَبِّهِمۡ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ
يَحۡزَنُونَ ٢٦٢ ۞قَوۡلٞ مَّعۡرُوفٞ وَمَغۡفِرَةٌ خَيۡرٞ مِّن صَدَقَةٖ
يَتۡبَعُهَآ أَذٗىۗ وَٱللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٞ ٢٦٣

سُوۡرَةُ البَقَرَة آیات 261 تا 263

جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اُگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں اور اللہ جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے۔ وہ بڑی کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے(261) جو لوگ اپنا مال اللہ کے رستے میں صرف کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ اس خرچ کا (کسی پر) احسان رکھتے ہیں اور نہ (کسی کو) تکلیف دیتے ہیں۔ ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس (تیار) ہے۔ اور (قیامت کے روز) نہ ان کو کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے(262) جس خیرات دینے کے بعد (لینے والے کو) ایذا دی جائے اس سے تو نرم بات کہہ دینی اور (اس کی بے ادبی سے) درگزر کرنا بہتر ہے اور اللہ بے پرواہ اور بُردبار ہے(263)

وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَولَانَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ

جب حُسن تھا اُن کا جَلوہ نُما انوار کا عالم کیا ہو گا
ہر کوئی فِدا ہے بِن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہو گا
ہر وقت تھے خدمت میں اُن کی ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ
اصحاب کے جُھرمٹ میں دیکھو سرکارؐ کا عالم کیا ہو گا
چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی تو سردار کا عالم کیا ہو گا

تعزیت

معزز ممبر محترمہ مسرت جمشید کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ہماری معزز ممبر محترمہ مسرت جمشید کی والدہ ماجدہ کا دو دن پہلے انتقال ہو گیا ہے اُن کے لئے فاتحہ خوانی کی درخواست کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ مسرت جمشید کی والدہ ماجدہ کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ جمشید کی والدہ ماجدہ کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پی ایس ایل کے میچز لاہور کی بجائے کراچی میں کرانے اور خوشاب میں جشن بہاراں کے میلے کو منسوخ کرنے کے فیصلے پر نظر ثانی کا مطالبہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ملک کے حالات کا سب کو پتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جنگیں جاری رہتی ہیں اس کے باوجود بھی کھیلیں ہوتی رہتی ہیں۔ ہمارے پڑوس افغانستان میں بھی اتنے عرصے سے جنگ جاری ہے وہاں پر کرکٹ اور دوسری کھیلیں بھی جاری رہیں۔ کھیلیں تفریح کے ساتھ ساتھ ایک healthy programme ہوتا ہے۔ ابھی پی ایس ایل لاہور سے ختم کر کے کراچی shift کی جا رہی ہے تو یہ خیر سگالی کے جذبے کا مؤقف نہیں ہے بلکہ ہماری بُزدلی کا impression جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری افواج، ہمارا نیوکلیئر پروگرام اور ہماری عوام کسی بھی خطرے سے نپٹنے کے لئے مکمل طور پر تیار ہے لیکن اس سے ہم دشمن کو اس طرح کا impression دے رہے ہیں کہ ہم اتنے خائف ہو چکے ہیں کہ ہم خیر سگالی کے جذبے میں سارا کچھ کرتے جا رہے ہیں۔ میری عرض ہے کہ اس فیصلے کو revise کیا جائے اس پر آپ رولنگ دیں۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو یاد ہے یا نہیں لیکن مجھے تو یاد ہے ذرا ذرا۔ آپ وزیر بلدیات ہوتے تھے تو پورے پنجاب میں میلے ٹھیلے لگتے تھے۔ آج سے خوشاب کا جشنِ بہاراں شروع ہونا تھا وہ بھی کینسل کر دیا گیا کہ ہم انتہائی خطرے میں ہیں۔ مجھے نہیں پتا کہ خوشاب کے ڈی سی ارشد بُزدار کا وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کے ساتھ کیا رشتہ ہے لیکن وہ اپنے نام کے ساتھ بُزدار لکھتے ہیں۔ ڈی سی خوشاب جناب ارشد بُزدار نے کہا کہ میں نے میلہ کینسل کر دیا ہے اب نہیں لگنے دینا۔

جناب سپیکر! ضلع خوشاب کا چیئرمین چونکہ PTI آئی کا ہے تو میری اطلاع کے مطابق وہ لوگ وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا) سے ملے اور جناب محمد بشارت راجا نے کہا کہ آپ جا کر میلہ لگائیں لیکن ڈی سی صاحب نے کہا کہ مجھے ٹرانسفر کرا دیں میں نے میلہ نہیں لگنے دینا تو وہاں پر یہ حالات ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid ہے۔ آج صبح ہی خوشاب کے میلے کے حوالے سے بات ہو رہی تھی تو وزیر قانون اس پر اور پی ایس ایل پر respond کرتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر نے دو امور کی طرف نشاندہی کی ہے۔ انہوں نے پہلی بات پی ایس ایل کے حوالے سے کی ہے میں اس میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ پی ایس ایل کے matches کا لاہور سے کراچی ٹرانسفر ہونا لاء اینڈ آرڈر کی situation کی وجہ سے نہیں ہوا۔ پنجاب حکومت نے بھرپور طریقے سے انتظامات کئے ہوئے تھے اور آپ کے نوٹس میں ہونا چاہئے کہ ایک دن قبل وزیر اعلیٰ پنجاب نے خود ذاتی طور پر لاء اینڈ آرڈر کی میٹنگ بھی لی جس میں کرکٹ بورڈ کے اراکین اور باقی انتظامات کرنے والے لوگ بھی شامل تھے تو ہم نے بھرپور قسم کی تیاری کی ہوئی تھی لیکن اس میں problem یہ آیا ہے کہ چونکہ تین چار دن ائرپورٹ بند رہا تھا تو پی ایس ایل کے لوگوں کی logistic دبئی سے لاہور ٹرانسفر نہیں ہو سکی انہوں نے اپنی اس وجوہ کی بنیاد پر میچوں کو لاہور سے

کراچی shift کیا ہے، لاء اینڈ آرڈر کی وجہ سے میچوں کو لاہور سے کراچی shift نہیں کیا گیا تو معزز ممبر کی انفارمیشن درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے اپنے پوائنٹ آف آرڈر میں ضلع خوشاب کے میلے کے حوالے سے بات کی تو آپ کے علم میں ہے کہ میں نے تھوڑی دیر پہلے آپ سے یہ discuss بھی کیا تھا کہ پورے پنجاب کی ضلع کونسلوں میں جشنِ بہاراں کے میلے شروع ہو رہے ہیں۔ خوشاب کے لوگ بھی مجھ سے ملے تھے میں نے چیف سیکرٹری صاحب سے بھی بات کی تھی اور میں نے متعلقہ کمشنر سے بھی بات کی ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے جھنگ کے ہمارے ایک معزز ممبر نے بھی اس حوالے سے بات کی ہے اور کل مجھے اٹک سے بھی ٹیلیفون آیا تھا انہوں نے بھی اس حوالے سے بات کی ہے۔ ہم اس سلسلے میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن میں decide کر لیں گے اور جس طرح آپ نے تھوڑی دیر پہلے مجھ سے فرمایا کہ ہمارا ایک soft image جانا چاہئے اور ہمیں یہ تاثر دینا چاہئے کہ Things are normal انشاء اللہ تعالیٰ ہم اُس کے مطابق کام کریں گے اور ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ ہم کسی کو خوش کرنے کے لئے جشنِ بہاراں کے میلے منسوخ کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ normal activities جاری رہیں گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! آپ کی assurance کے بعد یہ طے ہو گیا کہ یہ میلے اسی طرح ہوں گے جس طرح ہر ضلع کے شیڈول کے مطابق ہو رہے تھے۔ اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ یہ on the floor of the House حکومت کی commitment آ گئی ہے۔ جناب محمد بشارت راجا نے commitment کی ہے انشاء اللہ یہ پوری ہو گی اور یہ میلے انشاء اللہ ہوں گے۔ آپ بے فکر رہیں۔ (قطع کلامیاں)

یہ روایت ہے کہ وقفہ سوالات میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔ آپ کی بات valid تھی اور وہ آ گئی ہے۔

سوالات

(محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 767 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری اشرف علی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

واچر کی اسامی اور مجسٹریٹس کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

***767: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ماہی پروری نے ماسوائے واچر کے تمام کیڈرز کے سکیل اپ گریڈ کئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے واچر کی تعلیم خواندہ سے بڑھا کر میٹرک سائنس کر دی ہے لیکن اسامی تاحال اپ گریڈ نہ کی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ واچر کو 24 گھنٹے ڈیوٹی ادا کرنا پڑتی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے مجسٹریٹس تعینات نہ کئے ہیں جس کی وجہ سے چالان پیش کرنے میں سخت دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ اس ضمن میں کیا اقدامات اٹھا رہا ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ محکمہ ماہی پروری نے ماسوائے واچر کے تمام کیڈرز کے سکیل اَپ گریڈ کئے ہیں۔ درحقیقت محکمہ نے کیڈرز کی اَپ گریڈیشن کے لئے سفارشات بھیجی ہیں۔ اُن میں سے دو کیڈر کی اَپ گریڈیشن ہو چکی ہے بقیہ 13 کیڈرز کا کیس فنانس ڈیپارٹمنٹ میں process میں ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ محکمہ نے واچر کی تعلیم خواندہ سے بڑھا کر میٹرک سائنس سیکنڈ ڈویژن کر دی ہے۔ فشریز واچر کے کیڈر کی اَپ گریڈیشن کا کیس سفارشات کے ساتھ متعلقہ اتھارٹی کو بھیجا جا چکا ہے۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے کہ واچر کو 24 گھنٹے کی ڈیوٹی ادا کرنا پڑتی ہے۔ بلکہ اہلکاروں سے آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی لی جاتی ہے۔

(د) محکمہ، مجسٹریٹس تعینات کرنے کا مجاز نہ ہے تاہم ڈیوٹی پر موجود مجسٹریٹس کے پاس چالان جمع کروا دیئے جاتے ہیں۔

(ہ) پنجاب فشریز ڈیپارٹمنٹ سروس رولز 2011 میں واچر کی تعلیم خواندہ سے میٹرک سائنس سیکنڈ ڈویژن کر دی گئی ہے۔ محکمہ نے فشریز واچر کا گریڈ بی ایس۔1 سے بی ایس۔5 کرنے کی سفارش کی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) کے جواب میں بتایا ہے کہ یہ بات درست نہ ہے کہ محکمہ ماہی پروری نے ماسوائے واچر کے تمام کیڈرز کے سکیل اَپ گریڈ کئے ہیں۔ درحقیقت محکمہ نے کیڈرز کی اَپ گریڈیشن کے لئے سفارشات بھیجی ہیں۔ اُن میں سے دو کیڈر کی اَپ گریڈیشن ہو چکی ہے بقیہ 13 کیڈرز کا کیس فنانس ڈیپارٹمنٹ میں process میں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس کس کیڈر کی اپ گریڈیشن ہو چکی ہے، بقایا کون کون سے کیڈر ہیں جن کی اپ گریڈیشن رہتی ہے، یہ کیس کب سے process میں ہے اور کب تک approve ہو جائے گا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر!شکریہ۔انہوں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ محکمہ ماہی پروری نے ماسوائے واچر کے تمام کیڈرز کے سکیل اپ گریڈ کئے ہیں؟اس میں میری یہ گزارش ہے کہ ہم نے یہ جواب دیا ہے کہ اُن میں سے 2 کیڈرز کی اَپ گریڈیشن ہو چکی ہے بقیہ 13 کیڈرز کا کیس فنانس ڈیپارٹمنٹ میں process میں ہے اور وہ بھی انشاءاللہ جلدی ہو جائے گی۔ میرے پاس تفصیل موجود ہے اگر آپ حکم کریں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی،جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کون سے دو کیڈرز ہیں جن کی اپ گریڈیشن ہو چکی ہے، بقیہ 13 کیڈرز کون کون سے ہیں جن کی اپ گریڈیشن ہونی ہے، ان کے کیس کب سے process میں ہیں، کب تک یہ final ہوں گے اور کب ان پر implementation ہو گا؟

جناب سپیکر: جی،وزیر جنگلات!آپ تفصیل پڑھ دیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر!میری گزارش یہ ہے کہ انہوں نے لکھا نہیں لیکن ان کے دل میں یہ خواہش تھی کہ میں پوچھوں گا۔اگر ان کے دل میں خواہش بھی تھی تو میں حاضر ہوں بتانے کے لئے کیونکہ مجھے تو اعتراض ہی کوئی نہیں ہے۔

جناب سپیکر!اسسٹنٹ وارڈن فشریز ریسرچ اسسٹنٹ گریڈ 11 سے گریڈ16 ہو چکا ہے۔ سٹیٹسٹیکل اسسٹنٹ گریڈ11 سے گریڈ16 ہو چکا ہے۔ان کے علاوہ 13 ہیں ان میں پبلیسٹی اسسٹنٹ،لائبریری اسسٹنٹ، الیکٹریشن موٹر ٹرانسپورٹ، الیکٹریشن فشریز سپروائزر، فیلڈ سپروائزر، لیبارٹری سپروائزر، لیبارٹری اسسٹنٹ، کمپیوٹر آپریٹر، پائلٹ مشین آپریٹر، ٹیوب ویل / پمپ مشین آپریٹر اور فشریز واچر جس کا خصوصی طور پر یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں وہ بھی اس کے اندر ہے۔ان کے علاوہ لیبارٹری اٹنڈنٹ اور پبلیسٹی اٹنڈنٹ ہیں۔یہ پندرہ کیس تھے جن میں سے دو اپ گریڈ ہو گئے ہیں اور باقی 13 processing کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس پڑے ہوئے ہیں۔وہ بھی انشاءاللہ عنقریب ہو جائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں نے آپ کے توسط سے یہ پوچھا تھا کہ یہ کب تک approve ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! اسی میں یہ بھی پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے مجسٹریٹ تعینات نہ کئے ہیں؟ کیا یہ گیم وارڈن تعینات کرتے ہیں اور کون سے اضلاع میں انہوں نے گیم وارڈن تعینات کئے ہیں اور کتنے اضلاع گیم وارڈن کے بغیر خالی ہیں؟

جناب سپیکر: یہ نیا سوال بنتا ہے کیونکہ یہ فشریز سے متعلق سوال ہے۔ اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 872 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ اوقاف کی زمین پر محکمہ جنگلات کا درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

***872: جناب نصیر احمد:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ جنگلات، محکمہ اوقاف کی ملکیتی زمین پر کتنے ایکڑ پر درخت لگا رہا ہے؟

(ب) یہ زمین کس کس جگہ پر موجود ہے؟

(ج) کیا درخت لگانے سے پہلے زمین کا جنگلات کے لئے مناسب ہونے کا کوئی سروے کیا گیا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) محکمہ اوقاف کی ملکیتی زمین پر درخت لگانے کے لئے محکمہ جنگلات کو حکومت کی طرف سے کوئی ہدف نہیں دیا گیا۔

(ب) اس بارے میں محکمہ ہذا کو کوئی علم نہ ہے۔

(ج) اس ضمن میں محکمہ اوقاف سے رپورٹ طلب فرمائیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! پنجاب میں بلین ٹریز کی بات بڑے زوروں سے سننے میں آ رہی ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ پنجاب واحد صوبہ ہے جس کا تینوں صوبوں کی نسبت کم رقبے پر جنگلات ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ محکمہ نے مجھے جو جواب دیا ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ محکمہ اوقاف کی ملکیتی زمین پر درخت لگانے کا کوئی منصوبہ ہے اور نہ ہی حکومت کا کوئی ہدف ہے۔ اس کے بعد اس کے جز (ب) میں بھی کہا گیا ہے کہ اس بارے میں بھی محکمہ کو کوئی علم نہ ہے۔ محکمہ اوقاف کی جو لاکھوں ایکڑ زمین پڑی ہوئی ہے اس کے لئے محکمہ جنگلات کا ابھی تک درخت لگانے کا منصوبہ نہ بنانے کی کوئی خاص وجہ ہے یا محکمہ جنگلات اس زمین کو استعمال نہیں کرنا چاہ رہا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ان کا سوال ہے کہ محکمہ اوقاف کی ملکیتی کتنی زمین پر آپ نے درخت لگانے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہم نے ایک proposal بنائی تھی کہ محکمہ جنگلات اور محکمہ اوقاف مل کر شجر کاری کریں مگر یہ تو ابھی initial stage پر ہے ابھی تو محکمہ اوقاف کے منسٹر سے ایک میٹنگ ہوئی ہے لیکن کچھ فائنل نہیں ہوا۔ محکمہ اوقاف کی جو زمین سالہا سال سے ان بھائیوں کے دور میں قبضہ پر دی گئی تھیں وہ ہم نے واگزار کرائی ہیں ان پر ہم سوچ رہے ہیں کہ شجر کاری کی جائے تاکہ ان زمینوں کے issues سامنے نہ آئیں۔ یہ چیزیں جب finalize ہو جائیں گی تو آپ کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا ابھی زمین واگزار ہونی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ابھی محکمہ اوقاف کی کچھ زمین واگزار ہوئی ہے اور اسی طرح محکمہ جنگلات، محکمہ آبپاشی اور محکمہ زراعت ہیں ہر جگہ زمین پر قبضے کے issues سامنے آ رہے تھے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! بقول منسٹر صاحب کے کہ اس پر میٹنگ ہوئی ہے اور ہم ابھی initial stage پر ہیں۔ میں نے سوال کیا تھا کہ کیا حکومت کا کوئی منصوبہ ہے تو مجھے بڑا categorically محکمہ کی طرف سے جواب آیا ہے کہ محکمہ اوقاف کی ملکیتی زمینوں پر درخت لگانے کے لئے محکمہ جنگلات کو حکومت کی طرف سے کوئی ہدف نہ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جناب نصیر احمد! ٹارگٹ تو اس وقت مقرر کیا جائے گا جب ان کے پاس زمین آئے گی۔ ابھی تو زمین آئی ہی نہیں بلکہ زمین حاصل کرنے کے لئے تگ ودو ہو رہی ہے جس کا ذکر انہوں نے کیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ ہم نے ٹارگٹ دے دیا ہے کہ جب زمین ملے گی تو پھر اس پر درخت لگائے جائیں گے جبکہ محکمہ یہ کہہ رہا ہے کہ ہمیں حکومت کی طرف سے کوئی ہدف نہیں ملا۔

جناب سپیکر: بات سنیں آپ خود سمجھدار ہیں کیا بغیر زمین کے آپ کوئی ٹارگٹ بنا سکتے ہیں؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ حکومت کی طرف سے کوئی ہدف تو ہو گا کہ یہ زمین خالی کروانی ہے اور اس کے بعد اس پر درخت لگانے ہیں جبکہ محکمہ یہ کہہ رہا ہے کہ ہمیں حکومت کی طرف سے کوئی ہدف نہیں ملا تو یہاں آئے روز دس ارب درخت لگانے کی بات ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی بات مان لیتا ہوں مجھے بس یہ بتا دیں کہ کتنے لاکھ ایکڑ رقبہ ہے جس کو یہ چھڑوانا چاہتے ہیں، یہ کوئی ایک reference ہی دے دیں سوائے اس بہانے کے کہ انہوں نے پچھلی حکومت کو رگیدنا تھا اور انہوں نے الزام لگا دیا۔

جناب سپیکر: جناب نصیر احمد! اب آپ بیٹھ جائیں۔ منسٹر صاحب! کیا کوئی latest انفارمیشن آئی ہے کہ کتنی زمین آپ کے پاس ہے اور اس کے لئے آپ کوئی target fix کر سکیں، ابھی تک آپ کے پاس کوئی زمین آئی بھی ہے یا نہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! قطعاً میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی بلکہ میں نے یہ کہا ہے کہ ایک مرتبہ میٹنگ ہوئی ہے اور ہمارے معزز ممبر نے دو، تین، چار اور پانچ میٹنگز بنا دیں لہٰذا میں نے یہ بات نہیں کی بے شک آپ ریکارڈ نکلوا کر چیک کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں نے کہا تھا کہ اس پر ایک میٹنگ وہ بھی بہت initial stage پر ہوئی تھی، ابھی یہ بات آگے جائے گی اور پھر محکمہ اوقاف اس کی clarification بھی کر دے گا کیونکہ محکمہ اوقاف میرے پاس نہیں ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ اوقاف کے منسٹر صاحب ہمیں بتائیں گے کہ اتنی زمین ہم آپ کو دے رہے ہیں پھر اس زمین پر ہم درخت لگائیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جی، ٹھیک ہے آپ کا جواب آ گیا ہے کیونکہ بغیر زمین کے تو کوئی ٹارگٹ achieve نہیں ہو سکتا۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جی، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! ان کا بھی کوئی کام ہے یا نہیں، کیا انہوں نے کوئی ٹارگٹ set کیا ہے؟

جناب سپیکر: جناب نصیر احمد! اب آپ اس بات کو چھوڑ دیں کیونکہ اب بات مکمل ہو گئی ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! اس میٹنگ میں محکمہ جنگلات نے کیا ٹارگٹ set کیا ہے؟

جناب سپیکر: جناب نصیر احمد! نہیں اب بات ہو چکی ہے۔ میری بات سنیں، آپ پھر وہی باتیں کر رہے ہیں۔ آپ ماشاءاللہ خود سمجھدار ہیں۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر آپ کے پاس زمین نہیں ہے اور آپ کہیں کہ میں نے پوری اسمبلی میں درخت لگا دینے ہیں، تو کیا ایسا ممکن ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! کیا اس میٹنگ کے minutes نہیں بنائے گئے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں سوال نمبر 872 پڑھ رہا ہوں اور اس کے بعد آپ مجھے اس کا جواب دیں کہ اس سوال کے جز (الف) میں لکھا ہے کہ محکمہ جنگلات، محکمہ اوقاف کی ملکیتی زمین پر کتنے ایکڑ پر درخت لگا رہا ہے؟ محکمہ جنگلات اور محکمہ اوقاف کے درمیان کومہ کو میں "اور" بولتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کومہ کی جگہ "اور" نہ لگائیں، یہ غلط ہے کیونکہ "اور" کا اگلے سوال میں جواب آ گیا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1013 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں جنگلات کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

***1013: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں جنگلات کتنے رقبہ پر ہیں، 2008 سے 2018 تک جنگلات کے اضافہ کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے تھے اور ان اقدامات سے صوبہ بھر کے جنگلات میں کتنا اضافہ ہوا؟

(ب) 2008 سے 2018 تک محکمہ جنگلات کے بجٹ کی تفصیل سال وار فراہم فرمائیں؟

(ج) اس دوران قبضہ مافیا سے کتنا رقبہ واگزار کرایا گیا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) پنجاب میں جنگلات کا رقبہ پنجاب کے کل رقبہ کا 3.1 فیصد ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

- پہاڑی جنگلات 171000 ایکڑ (0.171 ملین ایکڑ)
- نیم پہاڑی جنگلات 635497 ایکڑ (0.635 ملین ایکڑ)
- نہری ذخیرہ جات 370657 ایکڑ (0.371 ملین ایکڑ)
- دریائی جنگلات 144343 ایکڑ (0.144 ملین ایکڑ)
- چراگاہیں 318000 ایکڑ (0.318 ملین ایکڑ)

کل: 16,39,497 ایکڑ (1.639 ملین ایکڑ)

قطاروں کی شکل میں جنگلات:

- نہروں کے کنارے 32640 کلومیٹر
- سڑکات کے کنارے 11680 کلومیٹر
- ریلوے لائن کے کنارے 2987 کلومیٹر۔

کل: 47307 کلومیٹر

محکمہ جنگلات نے سال 2008 سے 2018 تک ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ کے تحت جو جنگلات اُگائے اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	ذخیرہ کی صورت میں (رقبہ ایکڑ)	پودے	لائنوں کی صورت میں (رقبہ ایونیو میل)	پودے
2008-09	7228.84	5248137	3588	1794000
2009-10	9238.04	6706817	3686.5	1843250
2010-11	8535.06	6196453	393	196500
2011-12	8540.85	6200657	265	132500
2012-13	7956.3	5776273	507.2	253600
2013-14	6523.47	4736039	491	245500
2014-15	7143.33	5186057	781.41	390705
2015-16	7738.94	5618470	778	389000
2016-17	12579.18	9132484	992.37	496185
2017-18	24377.01	176977709	3263.7	1631850
ٹوٹل	99861.02	72499100	14746.18	7373090

(ب) 2008 سے 2018 تک محکمہ جنگلات کو جو بجٹ ملا اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) قبضہ مافیا سے محکمہ جنگلات نے 1806 ایکڑ 13 کنال 34 مرلے رقبہ راولپنڈی، جہلم، ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، راجن پور، لاہور، شیخوپورہ، ننکانہ، قصور اور فیصل آباد سے واگزار کرایا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بڑا تفصیل سے میرے سوال کا جواب دیا ہے لیکن میرا ایک ضمنی سوال ہے جس کی وجہ سے میں تھوڑا پریشان بیٹھی ہوں کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ پنجاب میں جنگلات کا رقبہ 3.1 فیصد ہے تو مجھے اس پر ایک شعر یاد آرہا ہے کہ:

اُگ رہا ہے درودیوار پر سبزہ غالب
ہم بیاباں میں ہیں گھر میں بہار آئی ہے

جناب سپیکر! جب پاکستان وجود میں آیا تھا تو۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! میری بات سنیں، یہاں پر اس story کی کوئی بات نہیں ہے، آپ نے ایک سوال کیا اور اس کا جواب آگیا ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا ہے لہٰذا آپ specific ضمنی سوال کریں، تقریر نہ کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں صرف جز (ج) کے حوالے سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ ٹمبر مافیا جس سے زمین واگزار کروائی گئی ہے اس کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، یہ میرا آخری سوال ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! قبضہ مافیا سے کتنی زمین واگزار کروائی گئی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! یہ بات کرتے مجھے بہت فخر اور خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ یہ جتنی زمین بھی قبضہ مافیا سے واگزار کروائی گئی وہ ہمارے دورِ حکومت میں کروائی گئی ہے اور یہ نئے پاکستان کے تحت کروائی گئی ہے۔

جناب سپیکر!میں اس کی تفصیل بھی بتادیتا ہوں کہ جنوبی راولپنڈی ،مری، جہلم، ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، راجن پور، لاہور، شیخوپورہ، ننکانہ،قصور اور فیصل آباد سے ٹوٹل 1806ایکڑ جگہ وگزار کروائی ہے۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!آگے 13کنال34مرلے رقبہ مزید بھی ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد سبطین خان):جناب سپیکر!جی، آگے 13کنال34مرلے رقبہ مزید ہے۔ پچھلے آٹھ، دس سال میں جنگلات کی زمینوں پر بڑی بے دردی سے قبضے کئے گئے اب یہ زمینیں واگزار ہو رہی ہیں اور سسٹم بہتر ہو رہا ہے، جس طرح محترمہ نے فرمایا ہے تو یہ بات حقیقت ہے کہ پنجاب میں 3.1فیصد رقبہ محکمہ جنگلات کے پاس ہے اور یہ ٹوٹل رقبہ 1639497ایکڑ بنتا ہے تو اس پر ہم plantation کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلے دس سالوں میں اتنی plantation نہیں ہوئی جتنی ہم اللہ کے حکم سے تین سے چار سال میں کر رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!کیونکہ پچھلے دور میں ہمارا محکمہ گورنمنٹ کی priorities میں آتا ہی نہیں تھا اور اس مرتبہ تو وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ بہت emphasize کر رہے ہیں تو انشاء اللہ آنے والے دنوں میں آپ دیکھیں گے کہ ہر طرف جناب محمد وارث شاد کو ہریالی نظر آئے گی۔

محترمہ عظمیٰ کاردار:جناب سپیکر!میں جواب سے مطمئن ہوں اور آپ کو بہت مبارک ہو۔

جناب سپیکر:جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار:جناب سپیکر!میرا سوال نمبر1024 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: مناواں لیبارٹری میں تعینات افسران اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1024: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ماہی پروری کی مناواں لاہور میں لیبارٹری میں گریڈ سترہ سے زائد کتنے افسران تعینات ہیں کیا ان میں کوئی سائنسدان بھی موجود ہے؟

(ب) 2008 سے 2018 تک اس لیبارٹری کو کتنا بجٹ، سال وار فراہم کیا گیا؟

(ج) اس لیبارٹری کی 2008 سے 2018 کے دوران کیا نمایاں کارکردگی رہی، اس دوران زمین کے کتنے نمونوں کا تجزیہ کیا؟

(د) اس لیبارٹری سے فش فارمر کو کیا فائدہ حاصل ہو رہا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) فشریز ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ مناواں لاہور میں اس وقت گریڈ 17 اور اس سے زیادہ گریڈ کے 22 آفیسران تعینات ہیں جن میں 9 ریسرچرز تین سینئر ریسرچرز اور چار سائنسدان ہیں۔

(ب) 2008 تا 2018 تک گورنمنٹ کی طرف سے جو بجٹ فراہم کیا گیا اس کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے:

سال	پے اور الاؤنسز	دیگر اخراجات	کل بجٹ
2008-09	1,46,38,000	18,62,120	1,65,00,120
2009-10	1,65,23,000	16,01,200	1,81,24,200
2010-11	2,30,93,393	10,17,749	2,41,11,142
2011-12	2,29,32,307	4,15,503	2,33,47,810
2012-13	3,41,23,500	39,05,800	3,80,29,300
2013-14	3,44,87,400	26,38,050	3,71,25,450
2014-15	3,49,06,000	47,30,700	3,96,36,700
2015-16	3,38,99,300	19,52,500	3,58,51,800
2016-17	3,63,95,100	22,41,100	3,86,36,200
2017-18	4,30,17,800	43,64,500	4,73,82,300

(ج) اس لیبارٹری میں فش فارم بنانے کے لئے ترقی یافتہ اور ترقی پسند فش فارمرز کی زمین کی موزونیت جانچنے کے لئے مٹی اور پانی کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ 2008 سے لے کر 2018 تک مٹی اور پانی کے جو تجزیے کئے گئے اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تجزیہ پانی	تجزیہ فش	تجزیہ فش فیڈ	تجزیہ مٹی	کل تعداد
2008-09	168	--	--	213	381
2009-10	345	--	--	154	499
2010-11	121	--	--	131	252
2011-12	628	--	--	156	784
2012-13	425	--	--	194	619
2013-14	580	757	143	219	1699
2014-15	823	716	40	234	1813
2015-16	843	774	95	221	1903
2016-17	973	999	114	242	2328
2017-18	1023	458	159	190	1830
				ٹوٹل	12108

(د) اس لیبارٹری میں پانی اور مٹی کے تجزیوں کے علاوہ فش فارمر کو ادارہ ہذا میں اور مختلف اضلاع میں جا کر جدید فش فارمنگ کی تکنیک کے متعلق معلومات اور راہنمائی کی جاتی ہے۔2008 سے لے کر2018 تک فش فارمرز کو جو تربیت دی گئی اُن کی تفصیل درج ذیل ہے۔اس سہولیات کے باعث2008 سے2018 تک فش فارمنگ میں واضح اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔

سال	تعداد فش فارمر
2008-09	434
2009-10	431
2010-11	241
2011-12	540
2012-13	779
2013-14	1477
2014-15	1306
2015-16	1172
2016-17	1213
2017-18	649
ٹوٹل	8242

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ فشریز ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ مناواں لاہور میں اس وقت گریڈ 17 اور اس سے زیادہ گریڈ کے 22 آفیسر ان تعینات ہیں اور جز (ج) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ تجزیہ فش اور تجزیہ فش فیڈ میں 2008 سے لے کر 2013 تک کچھ بھی نہیں کیا گیا تو میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس حوالے سے بجٹ بھی رکھا گیا تھا لیکن انہوں نے کچھ بھی نہیں کیا تو اس کی کیا وجوہات تھیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! کیا یہ جز (ج) کے حوالے سے سوال پوچھ رہی ہیں؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! جی، میں جز (ج) کے حوالے سے ہی سوال کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! جز (ج) میں لکھا ہے کہ لیبارٹری میں فش فارم بنانے کے لئے ترقی یافتہ اور ترقی پسند فش فارمرز کی زمین کی موزونیت جانچنے کے لئے مٹی اور پانی کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ 2008 سے لے کر 2018 تک مٹی اور پانی کے جو تجزیے کئے گئے اُن کی تفصیل یہاں پر دی گئی ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! تجزیہ فش اور تجزیہ فش فیڈ میں 2008 سے لے کر 2013 تک کچھ بھی نہیں کیا گیا تو اس کی کیا وجوہات تھیں کیونکہ جو کچھ بھی ہوا وہ 2013 کے بعد ہوا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ 2008 سے 2013 کی بات کر رہی ہیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! 2013 تک laboratory testing اس وجہ سے نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ ہماری لیب ہی 2014 میں مکمل ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ چاہے فشریز، جنگلات یا وائلڈ لائف کا محکمہ ہو اصل تو کام ہی اب شروع ہوا ہے۔ میں پہلے بھی جس طرح گزارش کر رہا تھا آپ دیکھیں کہ یہ محکمہ جات priorities پر نہیں تھے۔ اب آپ یہ دیکھیں کہ فشریز میں جتنی بھی expansion ہو رہی ہے بلکہ میں آپ کی وساطت اور اجازت سے اور اس platform پر یہ بات کرنا چاہوں گا کہ ہم اب

نئی مچھلیوں کے seeds دے رہے ہیں۔ تلاپیا ایک فش ہے جو تقریباً 200یا250روپے فی کلو کے حساب سے اگلے دو سے اڑھائی سال میں مارکیٹ میں آنا شروع ہو جائے گی۔ پہلے یہ تھائی لینڈ سے seed آتا تھا لیکن اب یہاں پر اس کی اپنی hatcheries کام کر رہی ہیں۔ شاہ پور، مظفر گڑھ میں hatcheries کام کر رہی ہیں اور ہیڈ پنجند پر ہم نے catch farming کے تجربے کئے ہیں۔ اب ہر ہیڈ پر مچھلی کی پیداوار کے لئے کافی expansion ہو رہی ہے اور مہنگائی کے اس طوفان میں جیسے مٹن اور بیف کی prices hike up ہو رہی ہیں تو مچھلی کے ذریعے وہ prices بھی انشاء اللہ زیرِ کنٹرول ہوں گی۔ جب آپ کو -/200یا -/225روپے میں مچھلی ملے گی تو میرے خیال میں کوئی بندہ بھی بیف یا مٹن کھانے کے لئے تیار نہیں ہو گا بلکہ ہر کوئی مچھلی ہی کھائے گا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہم نے بھرپور کوشش کی ہے کہ حالات normalize ہو کر ہاؤس چلے اور یہ اسمبلی آپ کی نگہبانی اور قیادت میں deliver کرے۔ میں جناب سے استدعا کروں گا کہ ہمارے دوستوں کو بتائیں کہ اب آپ کا دَور شروع ہو چکا ہے لہٰذا پرانے دس سال سے باہر نکل آئیں۔ ہم نے جو کیا وہ ہمارا نوشتہ دیوار ہے۔

جناب سپیکر! اب منسٹر صاحب نے یہ پڑھ کر سنایا کہ اس میں2018 تک کوئی کام ہی نہیں ہوا۔ میں ابھی پڑھ کر سناتا ہوں کہ 14-2013میں لیبارٹری بنی۔ 14-2013میں تجزیوں کی تعداد1699 تھی، 15-2014میں 1813 تھی، 16-2015میں 1903 تھی اور 17-2016 میں2328 تھی جبکہ 18-2017میں 1830 تھی۔

جناب سپیکر: دیکھیں، انہوں نے کچھ چھپایا نہیں ہے بلکہ یہ in writing آگیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے یہ پوچھ لیں کہ ان سات مہینوں میں انہوں نے کتنے تجزیے کئے ہیں، میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ ان سات مہینوں میں انہوں نے کتنا تجزیہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: یہ fresh question بنتا ہے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! میرا تعلق بہاولپور اور جنوبی پنجاب کے اس خطے سے ہے جس کو آپ بخوبی جانتے ہیں۔ اس نئے پاکستان میں میرے حلقے کے اندر ایک اہم اور نہایت توجہ کا مسئلہ ہے---

جناب سپیکر: کیا آپ کا فش فارم کے بارے میں سوال ہے؟

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں۔ میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ یہ وقفہ سوالات ہے اور فش فارم کے بارے میں بات ہو رہی تھی۔ میرا خیال تھا کہ آپ شاید فش کے حوالے سے بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! میرا بڑا اہم پوائنٹ ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے کیونکہ تمام سوالات ختم ہو گئے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں جنگلات کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

49: چودھری اشرف علی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں موجودہ جنگلات کا کل رقبہ صوبہ کے کل رقبہ کا کتنے فیصد ہے؟

(ب) ماہرین کی رائے اور عالمی سٹینڈرڈز کے مطابق صوبہ کے کل رقبہ کے کتنے فیصد رقبہ پر جنگلات کا ہونا ضروری ہے؟

(ج) صوبہ کے موجودہ جنگلات کو ماہرین کی رائے اور عالمی سٹینڈرڈز کے مطابق لانے کے لئے کتنا رقبہ، پانی، رقم اور ملازمین درکار ہیں؟

(د) صوبہ کے موجودہ جنگلات، عمارتی لکڑی کی ضروریات، ایندھن کی ضروریات اور کاغذ میں استعمال ہونے والی لکڑی کا کتنے فیصد پورا کر رہے ہیں نیز اس کمی کو پورا کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) پنجاب میں جنگلات کا رقبہ پنجاب کے کل رقبہ کا 3.1 فیصد ہے۔

(ب) ماہرین کی رائے اور عالمی سٹینڈرڈ کے مطابق کل رقبہ کا 25 فیصد رقبہ پر جنگلات کا ہونا ضروری ہے۔

(ج) جنگلات کا ایک فیصد رقبہ بڑھانے کے لئے 6000 کیوسک پانی، 6 لاکھ ایکڑ زمین اور 26۔ارب 6 کروڑ روپے درکار ہیں۔ جنگلات کے رقبہ کو 3.1 فیصد سے 25 فیصد تک بڑھانے کے لئے ایک کروڑ 32 لاکھ ایکڑ زمین، ایک لاکھ،32 ہزار کیوسک پانی اور 5 کھرب،75۔ارب،20 کروڑ روپے درکار ہیں۔

محکمہ جنگلات 3.1 فیصد رقبہ (16,39,497 ایکڑ) کا انتظام 7148 ملازمین کے ساتھ چلا رہا ہے۔ جنگلات کا رقبہ 3.1 فیصد سے بڑھا کر 25 فیصد کرنے کے لئے موجود ملازمین کی تعداد میں آٹھ گنا اضافہ درکار ہوگا۔

(د) سرکاری جنگلات سے عمارتی لکڑی 15 فیصد اور بالن کی 10 فیصد ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ اسی طرح پرائیویٹ زمینوں سے عمارتی لکڑی کی ضروریات کا 50 فیصد اور بالن کا 90 فیصد حاصل ہوتا ہے جبکہ 35 فیصد عمارتی لکڑی درآمد کی جاتی ہے۔ صوبہ میں کاغذ میں استعمال ہونے والی لکڑی مکمل طور پر پرائیویٹ زمینوں پر کاشت ہونے والے درختوں سے پوری کی جاتی ہے۔

لکڑی و بالن کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے محکمہ جنگلات نہ صرف سرکاری جنگلات پر ہر سال شجر کاری کر رہا ہے بلکہ پرائیویٹ زمینوں پر بھی ترقیاتی منصوبوں کے تحت درختوں کی تعداد کو بڑھا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک میں آج تک لکڑی و بالن کی کمی واقع نہ ہوئی ہے۔

پنجاب میں پرائیویٹ فش ہیچریز کی تعداد اور تربیتی کورسز سے متعلقہ تفصیلات

50: چودھری اشرف علی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت صوبہ میں سرکاری اور پرائیویٹ فش ہیچریز کی تعداد کتنی ہے اور یہ کہاں کہاں پر ہیں؟

(ب) مذکورہ ہیچریز سے کتنا فش سیڈ حاصل ہو رہا ہے اور یہ کن کن صوبوں اور علاقوں کو سپلائی کیا جارہا ہے؟

(ج) کیا محکمہ ماہی پروری فش بریڈنگ کے شعبے میں تربیتی کورسز کا بھی انعقاد کرتا ہے اگر ہاں تو یہ کورسز کن شہروں میں کن شرائط پر کروائے جارہے ہیں اور ان کورسز کا دورانیہ کیا ہے۔ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں کل 19 درج ذیل سرکاری فش ہیچریز ہیں:

(i)

1- فش سیڈ ہیچری بہاولپور
2- فش سیڈ ہیچری چھناواں، ضلع گوجرانوالہ
3- فش سیڈ ہیچری، فیصل آباد
4- سنٹرل فش سیڈ ہیچری، لاہور
5- فش سیڈ ہیچری میاں چنوں، ضلع خانیوال
6- فش سیڈ ہیچری، ضلع راولپنڈی
7- فش سیڈ ہیچری، ضلع رحیم یار خان
8- مہاشیر فش ہیچری، گڑیالہ ضلع اٹک
9- ٹراؤٹ ہیچری، مری
10- فش سیڈ ہیچری، کلر کہار
11- فش بائیوڈائیورسٹی ہیچری، چشمہ ضلع میانوالی
12- فش سیڈ نرسنگ فارمز، فاروق آباد، ضلع شیخوپورہ
13- فش سیڈ نرسنگ فارمز، کوٹلی آرائیاں، سیالکوٹ
14- فش سیڈ نرسنگ فارمز، پیروال، ضلع خانیوال
15- فش سیڈ نرسنگ فارمز، مظفر گڑھ، ضلع مظفر گڑھ
16- فش سیڈ نرسنگ فارمز، فتح جھنگ، ضلع اٹک
17- فش سیڈ نرسنگ فارمز، پیر محل، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
18- فش سیڈ نرسنگ فارمز، شاہ پور، ضلع سرگودھا
19- فش سیڈ نرسنگ فارمز، حاصل پور، ضلع بہاولپور

(i) اس وقت صوبہ پنجاب میں کل 53 پرائیویٹ فش ہیچریز ہیں۔

1۔ امین فش سیڈ ہیچری، بہاولنگر

2۔ میاں خالد فش سیڈ ہیچری

3۔ ایم اسلم فش سیڈ ہیچری

4۔ جی۔اے سی فش سیڈ ہیچری، بیدیاں روڈ، لاہور

5۔ سرگودھا فش سیڈ ہیچری، چک 52 شمالی سرگودھا

6۔ نوید احمد ولد مختار احمد، فش سیڈ ہیچری چک نمبر 40 گ ب تحصیل جڑانوالہ،

7۔ محمد ندیم فش ہیچری، چک نمبر 40 گ ب تحصیل جڑانوالہ

8۔ محمد علیم گجر، فش سیڈ ہیچری، چک نمبر 38

9۔ محمد ارشد فش سیڈ ہیچری، چک 21/213

10۔ رضا اللہ فش سیڈ ہیچری، چک نمبر 231 جڑانوالہ

11۔ وقار احمد فش ہیچری، چک نمبر 167، تحصیل سمندری،

12۔ عمر فش ہیچری، راجن پور

13۔ لوکل فش ہیچری، مظفر گڑھ

14۔ اللہ دتہ فش ہیڈ ہیچری، مظفر گڑھ

15۔ قریش فش سیڈ ہیچری، مظفر گڑھ

16۔ بسم اللہ فش سیڈ ہیچری، ڈی جی خان

17۔ حاجی اسماعیل فش سیڈ ہیچری، ڈی جی خان

18۔ ہمالیہ فش سیڈ ہیچری، مریدکے

19۔ لیاقت ڈار فش ہیچری، مریدکے

20۔ گجر فش ہیچری، مریدکے

21۔ اعظم بخش فش ہیچری، چک نمبر 46، مریدکے

22۔ ملک اختر فش ہیچری، مریدکے

23۔ ساجد مراد فش ہیچری، کھوڑی مریدکے

24۔ حاجی فہیم، فش سیڈ ہیچری، مٹی ٹل روڈ، ملتان

25۔ چٹھہ فش سیڈ ہیچری، حضرت کیلانوالہ، تحصیل وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ

26۔ مہران فش سیڈ ہیچری، تمبولی، تحصیل کامونکی، ضلع گوجرانوالہ

27۔ عمر عبداللہ، فش ہیچری، حضرت کیلانوالہ، تحصیل وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ

28۔ عبدالقیوم فش سیڈ ہیچری، رسول نگر، تحصیل وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ

29۔ منشر چٹھہ، فش سیڈ ہیچری، تحصیل وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ

30۔ ممتاز فش سیڈ ہیچری، رسول نگر، تحصیل وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ

31۔ ملک ارشد علی، فش سیڈ ہیچری، علی پور چٹھہ، تحصیل وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ

32۔ محمد سرور، فش سیڈ ہیچری کوٹ ہارا، تحصیل وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ

33۔ زاہد شریف ساہی، فش سیڈ ہیچری صودرا، تحصیل وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ

34۔ اسلم فش سیڈ ہیچری، کوٹ ہارا، تحصیل وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ

35۔ بٹ فش سیڈ ہیچری، منڈیالہ چٹھہ، تحصیل وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ

36۔ دانش فش سیڈ ہیچری کیلانوالہ، تحصیل وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ

37۔ اظہر فش سیڈ ہیچری، کوٹ ہارا، تحصیل وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ

38۔ احمد فش ہیچری، مرالی والہ، ضلع گوجرانوالہ

39۔ السید فش سیڈ ہیچری، کیلانوالہ، تحصیل وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ

40۔ میاں فش سیڈ ہیچری، علی پور چٹھہ، تحصیل وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ

41۔ بگھٹ فش سیڈ ہیچری، کوٹ ہارا، تحصیل وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ

42۔ الغازی فش سیڈ ہیچری، کوٹ ہارا، تحصیل وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ

43۔ چدھڑ فش سیڈ ہیچری، کولو تاڑر، تحصیل و ضلع حافظ آباد

44۔ بٹ فش سیڈ ہیچری، رام کے چٹھہ، تحصیل و ضلع حافظ آباد

45- راجپوت فش سیڈ ہیچری، رام کے چٹھہ، تحصیل و ضلع حافظ آباد
46- ہنجرا فش سیڈ ہیچری، رام کے چٹھہ، تحصیل و ضلع حافظ آباد
47- رحمان فش سیڈ ہیچری، میاں گاجر گولا، سویاں والا، تحصیل و ضلع حافظ آباد
48- جواد فش سیڈ ہیچری لسوڑی، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاؤالدین
49- تاڑر فش سیڈ ہیچری، گگوکی، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاؤالدین
50- علی فش سیڈ ہیچری، چک کمال، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاؤالدین
51- عثمان فش سیڈ ہیچری، گڈو سلطان، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاؤالدین
52- بھگٹ فش سیڈ ہیچری، بھگٹ تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاؤالدین
53- میاں فش سیڈ ہیچری، کوٹلی افغان، تحصیل و ضلع منڈی بہاؤالدین
54- کمبوہ فش سیڈ ہیچری، نزد شہیداں والی، اطراف RQ لنک، تحصیل و ضلع منڈی بہاؤالدین

(ب)

(i) جون 2018 تک ان مندرجہ بالا 19 سرکاری ہیچریز سے 92.416 ملین فش سیڈ حاصل کیا گیا۔ یہ فش سیڈ پنجاب کے تمام ڈسٹرکٹس اور صوبہ بلوچستان، صوبہ خیبر پختونخوا اور صوبہ سندھ کو سپلائی کیا جاتا ہے۔

(ii) صوبہ پنجاب میں کل 53 پرائیویٹ فش ہیچریز ہیں اور ان سے جون 2018 تک ان مندرجہ بالا پرائیویٹ ہیچریز سے تقریباً 81.00 ملین فش سیڈ حاصل کیا گیا۔ ان ہیچریوں سے فش سیڈ پنجاب کے تمام اضلاع اور صوبہ بلوچستان، صوبہ خیبر پختونخوا اور صوبہ سندھ کو سپلائی کیا جاتا ہے۔

(ج) محکمہ ہٰذا میں ہر سال فش فارمرز حضرات کے لئے لاہور، راولپنڈی اور بہاولپور میں چار چار کورسز کروائے جاتے ہیں۔ جن میں فارمرز حضرات کی تکنیکی تعلیم کے علاوہ عملی تربیت کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان تربیتی کورسز کے دوران مچھلی کی افزائش نسل پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے اور مچھلی کے بریڈنگ سیزن میں فارمرز کو مچھلی کی مصنوعی نسل کشی پر عملی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ ان کورسز کا دورانیہ تین دن سے لے کر ایک ہفتہ تک ہوتا ہے اور یہ بلامعاوضہ کروائے جاتے ہیں نیز اس دوران ان کے لئے رہائش کا بھی فری بندوبست ہوتا ہے۔

صوبہ میں درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

339: محترمہ عشرت اشرف: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

صوبہ بھر میں کتنے درخت لگائے جارہے ہیں اور ہر ضلع میں کتنے درخت لگائے جائیں گے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

سال19-2018کے دوران ذخیرہ کی شکل میں19950ایکڑ رقبہ پر14483700 پودے لگائے جائیں گے۔ اسی طرح برلب سڑکات 806ایونیو میل پر403000 پودے قطاروں کی شکل میں لگائے جائیں گے۔ اس طرح دوران سال19-2018، کل14886700 پودے لگائے جائیں گے۔

ہر ضلع میں لگائے جانے والے پودوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام اضلاع	تعداد پودہ جات
لاہور	36300
قصور	376068
ننکانہ / شیخوپورہ	0
اوکاڑہ	323070
فیصل آباد	593142
جھنگ	322344
گوجرانوالہ	72600
گجرات	850872
سیالکوٹ	438504
چکوال	2172192

بھکر	363000
RMڈی جی خان	127050
سلو اڈ ڈویژن فیصل آباد	43560
راولپنڈی نارتھ	1308910
مری	292900
اٹک	275880
راولپنڈی ساؤتھ	440600
جہلم	55464
چکوال	659044
سرگودھا	99300
خوشاب	560968
میانوالی	502526
بھکر	1141800
ملتان	802498
چیچہ وطنی	420354
ساہیوال	108900
ڈی جی خانDiv	0
راجن پور	72600
مظفر گڑھ	123900
لیّہ	1131108
بہاولپورLSNP	803164
بہاولنگر	72600
رحیم یار خان	254100
لال سوہانرہDiv	41382
ٹوٹل پودہ جات	14886700

نوٹ: ایک فارسٹ ڈویژن ایک سے زیادہ اضلاع پر مشتمل ہے تو تمام اضلاع شجر کاری کی تعداد متعلقہ ڈویژن میں شامل کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: ملک خالد محمود! آپ توجہ دلاؤ نوٹس سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! اُن کو بات کر لینے دیں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کیونکہ میرے حلقے کا ایک اہم اور فوری توجہ کا مسئلہ ہے۔ میرے حلقے میں ایک علاقہ ہتیجی ہے جہاں پر آپ بطور وزیر اعلیٰ تشریف لائے تھے اور وہاں جلسہ بھی کیا تھا۔ وہاں سابقہ حکومت کے وزیر اعلیٰ نے ایک سکول دیا تھا۔ وہاں ہتیجی میں گرلز مڈل سکول تھا جس کو ہائی سکول کا درجہ دیا گیا۔ چونکہ وہاں پر ایک ڈگری گرلز کالج موجود ہے جس کی نرسری کے لئے محکمے نے ہائی سکول نہیں دیا۔ کالج کے لئے بچیوں کی نرسری کی اشد ضرورت تھی اس لئے ڈیڑھ دو سال وہاں پر ہائی سکول چلتا رہا لیکن اس نئے پاکستان کی حکومت نے ہمارے علاقے کی بچیوں کے ساتھ یہ زیادتی کی ہے کہ ہائی سکول کو ختم کر کے پھر مڈل سکول بنا دیا ہے۔ وہاں ڈگری کالج کے لئے بچیوں کی نرسری بہت ضروری ہے اس لئے میں آپ کے توسط سے حکومتِ وقت سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ علاقے کے ساتھ اتنی بڑی زیادتی کیوں ہو رہی ہے لہٰذا حکومت اس پر فوری توجہ دے اور میرے حلقے کے لوگوں کو اس کا جواب چاہئے؟

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات آ گئی ہے لیکن اس کا ایک طریق کار ہے لہٰذا آپ تحریک التوائے کار دیں پھر متعلقہ منسٹر جواب دیں گے۔ اب یہاں پر متعلقہ منسٹر بھی نہیں ہیں اس لئے آپ تحریک التوائے کار جمع کروائیں تو اس کا جواب ضرور آ جائے گا۔ آپ آج ہی جمع کروا دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! مجھے آپ نے ٹائم دینا تھا۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! ایک سیکنڈ ذرا اُن کو بات کر لینے دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے پچھلے کچھ ادوار میں یہ ثابت کیا ہے کہ جب بھی عوامی مفاد کی بات ہو تو وہ بات کی بھی جا سکتی ہے اور سنا بھی جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلے کے حوالے سے تحریک التوائے کار جمع کروا چکی ہوں جو سرکاری ہسپتالوں کے متعلق ہے۔ 18۔ فروری کا ایک نوٹیفکیشن ہے جس میں پیتھالوجی لیب سے لے کر تمام ٹرٹیسٹ، آپریشن اور ہر چیز کے ریٹس میں 100 فیصد سے زیادہ اضافہ کیا گیا ہے جس سے عوام کے اندر بہت زیادہ بے چینی اور تشویش ہے۔ اگر اس issue کے متعلق ہاؤس کے اندر

بات نہیں ہو گی تو ہم پنجاب کے نمائندے چاہے حکومتی یا اپوزیشن کی side سے ہیں تو عوام کے مسائل کیسے حل ہوں گے؟

جناب سپیکر! کہا جاتا تھا کہ سب سے زیادہ ہسپتال reform کئے جائیں گے، عام آدمی کو ادویات اور علاج کی سہولیات ملیں گی لیکن وہ اس وقت پنجاب کے اندر ناپید ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا اس حوالے سے آپ کی تحریک التوائے کار آئی ہوئی ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں تحریک التوائے کار جمع کروا چکی ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، وہ take up کر لیں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری جتنی بھی چیزیں ہیں وہ kill کر دی جاتی ہیں لیکن یہ بہت اہم معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے آپ کی تحریک التوائے کار کے متعلق کہہ دیا ہے تو انشاء اللہ وہ آ جائے گی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ بہت اہم بات ہے جو پوری minorities کے حوالے سے ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 117 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! شکریہ

لاہور: مصری شاہ میں شفیق نامی شہری کا قتل

117: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی وی چینل "لاہور رنگ" مورخہ 27- فروری 2019 کی خبر کے مطابق لاہور کے علاقہ مصری شاہ میں معمولی تلخ کلامی پر نامعلوم افراد نے اندھا دھند فائرنگ کر کے شفیق نامی شہری کو قتل کر دیا اور اس کے بھائی کو شدید زخمی کر دیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے، اگر ہاں تو کس تھانہ میں درج کیا گیا ہے اور کیا کسی ملزم کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ وقوعہ ہوا جس کی باقاعدہ طور پر ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے۔ اس وقت ایف آئی آر کے مطابق محمد شکیل ولد محمد بوٹا، شہباز عرف ججا ولد محمد بوٹا، علی ولد آباد علی، حسن ولد آباد علی چار ملزمان نامزد ہیں اور دو نامعلوم ہیں۔ ان کی وجہ عناد یہ تھی کہ ان کا آپس میں پیسوں کا لین دین تھا جس پر معمولی جھگڑا ہوا اور بعد ازاں یہ واقعہ رونما ہوا۔ تھانہ گجرپورہ میں اس کی ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ تمام ملزمان کے موبائل فون کی CDR حاصل کی گئی ہے اور ان کے ملک سے باہر فرار ہونے کو روکنے کے لئے ایف آئی اے کو بھی تحرک کیا گیا ہے۔ سیف سٹی سے ملزمان کی تصاویر بھی لے لی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نام نہیں لینا چاہوں گا لیکن ہم نے تین لوگوں کو شامل تفتیش بھی کیا ہوا ہے لیکن انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد باقی ملزمان کو بھی گرفتار کر لیا جائے گا اور گرفتار کرنے کے بعد مقدمے کو یکسو کر کے عدالت میں چالان پیش کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ محترمہ! اس کو already جناب محمد بشارت راجا نے خود take up کیا ہے تو انشاء اللہ اس پر ضرور action ہو گا۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 118 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

ساہیوال: اڈا گیمبر میں ڈکیتی کی واردات

118: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی وی چینلز "سماء" اور "جیو" نیوز مورخہ 25- فروری 2019 کی خبر کے مطابق تھانہ یوسف والا اڈا گیمبر ضلع ساہیوال کے قریب ڈکیتی کی واردات میں پاکستان پبلک سکول کی پرنسپل نبیلہ کوثر سے نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے تین لاکھ آٹھ ہزار روپے چھین لئے ؟

(ب) واقعہ ہذا کی بابت کی جانے والی پولیس کی کارروائی کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ معزز ممبر نے جس واقعہ کی نشاندہی کی ہے یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے اور اس کے متعلق ایف آئی آر نمبر 19 / 101 مورخہ یکم مارچ 2019 بجرم 382 تھانہ یوسف والا درج ہو چکا ہے۔ ملزمان کی گرفتاری کے لئے تحرک کیا جا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ بہت جلد ملزم trace کر لئے جائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! صرف یہ گزارش ہے کہ چونکہ متاثرہ غریب فیملی ہے جو اپنی بیٹی کی شادی کا جہیز بنانے کے لئے کچھ چیزیں فروخت کر کے پیسے اکٹھے کر کے شاپنگ کرنے جا رہے تھے کہ ان کے ساتھ یہ وقوعہ ہوا لہٰذا مہربانی کر کے time limit کروا دیں تاکہ ان کی ریکوری ہو جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! اس حوالے سے آپ ایک دفعہ ڈی پی او سے بھی بات کر لیں کہ وہ ذاتی طور پر ان کی جلدی ریکوری کروا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس ختم ہوتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 29/19 جناب محمد ارشد ملک اور ملک ندیم کامران صاحبان کی ہے جو تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے جو کہ pending تھی کیونکہ غالباً اس وقت منسٹر صاحب موجود نہیں تھے۔ آج چونکہ وزیر خوراک موجود ہیں تو وہ اس کا جواب دیں گے۔ جی، منسٹر صاحب!

لاکھوں میٹرک ٹن گندم کھلے آسمان تلے پڑے ہونے کا انکشاف

(---جاری)

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ اگست کے شروع میں ہمارے پاس تقریباً 7.25 ملین میٹرک ٹن گندم کے ذخائر موجود تھے اور الحمدللہ یہ پاکستان کی تاریخ میں سب سے زیادہ اور سب سے بڑے ذخائر تھے۔ اس وقت جب میں بات کر رہا ہوں تو ہم نے تقریباً 4.4 ملین میٹرک ٹن گندم کے stock release کر دیئے ہیں اور اپریل کی آٹھ یا دس تاریخ تک ہمارے پاس صرف فوڈ سکیورٹی کی گندم رہ جائے گی۔ الحمدللہ ہم اس بحران سے نکل گئے ہیں، کہیں کھپر انہیں لگا اور تمام پرانا stock release ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت صرف پچھلے سال کی گندم بچی ہوئی ہے اور وہ بھی ہم نے اپریل کی آٹھ یا دس تاریخ کو 1.5 یعنی پندرہ لاکھ میٹرک ٹن گندم فوڈ سکیورٹی کے لئے رکھنی ہے۔ اس کے بعد نیا سیزن آجائے گا اور میرا خیال ہے کہ اگر ہم نئی procurement کے اوپر بات کریں تو یہ زیادہ مناسب ہوگا۔ الحمدللہ ہم اس بحران سے نکل چکے ہیں کیونکہ ہمارے اوپر ایک huge اور بہت بڑا بوجھ تھا جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں سرخرو کیا ہے اور وہ بوجھ ہم اتار چکے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اور ہاؤس کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب نے جو اعداد و شمار بتائے ہیں یہ اس ایوان کے، اس ہاؤس کے اور اس پنجاب کے شاید نہیں بتائے۔ آپ اس کے facts & figures منگوا لیں تو جو میں نے گزارش کی ہے اس سے زیادہ stocks بچیں گے، کم نہیں بچیں گے۔ یہاں پر point scoring مقصد نہیں ہے بلکہ ہمارے زمیندار اور کسان کی بہتری کے لئے بات کی ہے کیونکہ ان کی آنے والی جو فصل ہے اور وہ جو دربدر رُلتے پھرتے ہیں تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ جو ریاست مدینہ اور یہ جو نیا پاکستان ہے اس میں

ان لوگوں کو آسائش مل سکے اس کے لئے گوداموں کا خالی ہونا اورavailability of space ہونا بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ ذمہ داری سے گزارش کرتا ہوں کہ میری اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تو میں آپ کوfacts & figures کے ساتھ بتاؤں گا کہ ان کے پاس10۔اپریل تک 22لاکھ میٹرک ٹن گندم کے ذخائر جو میں نے گزارش کی ہے، اس سے زیادہ بچیں گے اور کم نہیں بچیں گے۔ ان کا یہ بھی کہنا کہstocks محفوظ ہیں یہ بالکلfake اور بے بنیاد گفتگو ہے کیونکہ ان کےstocks کو سسری کھپرا اور گھن لگ چکا ہے۔ حکومت پنجاب، ہمارےtax payers اور بنکوں کے سود کا جو پیسا ہے، یہ اس کی وجہ سےstocks ہیں۔ان کی ایکسپورٹ پر کوئی نظر نہیں ہے جس کی وجہ سے ایکسپورٹ رُکی ہوئی ہے۔ یہ بنکوں کو توmark up دے رہے ہیں کیونکہ آپ بھی اس بزنس کو سمجھتے ہیں اس لئے میری گزارش ہے کہ اسے کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!فوڈ سیکورٹی کے لئےBlue book کی بات کی ہے تو کتنی گندم آپ فوڈ سیکورٹی کے لئے رکھتے ہیں؟

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):جناب سپیکر! ہمیں فوڈ سیکورٹی کے لئے دو ملین میٹرک ٹن گندم چاہئے ہوتی ہے لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ جس وقت یہ ذخائر جمع کئے جا رہے تھے، گندم کی جب ایکhuge quantity collect کی جا رہی تھی تو اس وقت میرے معزز پارلیمنٹیرین کو کیوں نہیں خیال آیا؟

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ 447۔ارب روپے کا ہم قرضہ لے کر بیٹھے ہوئے تھے جس میں سے 45۔ارب روپےmark up کی مد میں دے چکے ہیں جو مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے اور ہم تو کام بہتر کر رہے ہیں جسے ان کوappreciate کرنا چاہئے۔اس میں 205۔ارب روپے سبسڈی کا ہے جو کہ ہمارے لئے عذاب بنی ہوئی ہے اور یہ جو 447۔ ارب روپے میں سے 205۔ارب روپے سبسڈی کاinvolve ہے جو کہ انہوں نے دی، بے تحاشا دی اور ایسے سمجھ کے دی کہ شاید یہ پیسا ذاتی ہو لیکن میری یہ گزارش ہے کہ یہfigures calculator نکال کر بیٹھ

جائیں تو میں floor پر کھڑے ہو کر یہ دعویٰ کر رہا ہوں اور ان کی معلومات میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ جو کہہ رہے ہیں ناں کہ اپریل کے آخر تک نہیں بچے گا تو آپ ہماری روزانہ کی releases اُٹھا کر دیکھ لیں اور ریکارڈ منگوا لیں کیونکہ ہاؤس کے سامنے تو ساری چیز open ہے اور آپ ریکارڈ طلب کریں۔ اگر میری بات غلط ہو تو میں جرم دار اور اگر موصوف پارلیمنٹیرین بھائی غلط بیانی سے کام لے رہے ہوں تو پھر انہیں معذرت کرنی چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب کی بات صحیح ہے۔ جناب محمد بشارت راجا کی سربراہی میں already ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے تو جناب محمد بشارت راجا! آپ سارے figures منگوا لیں کیونکہ اب ہم اُس موڑ سے آگے کی طرف جا رہے ہیں کیوں یہ عام بات چل رہی ہے۔ اتنی دیر سے گندم پڑی ہو گی تو اُس میں سے کافی خراب بھی ہو گئی ہو گی، کافی کم ہو گئی ہو گی۔

میرے خیال میں آپ کی سربراہی میں جو ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے اُس میں ان چیزوں کو بھی ضرور منگوا کر اس لئے دیکھ لیں کہ کہیں یہ ہمارا نقصان تو نہیں ہو رہا؟ اب تو ذمہ داری موجودہ حکومت کی ہے اور وہ بھی پتا چل جائے گا کہ کون قصور وار ہے اور اب کیا situation ہے۔ یہ نہ ہو کہ ابھی گودام خالی نہ ہو رہے ہوں، غلط figures آ رہی ہوں اور پھر یہ بھی ہمارے لئے alarming ہے کہ یہ نئی فصل کے لئے اگر جگہ نہیں ہو گی اور نہ ہمارے پاس کوئی انتظام ہو گا تو پھر کسانوں کا وہی حال ہو گا جو ہوتا رہا ہے۔ جناب محمد بشارت راجا آپ پھر اس معاملے کو کمیٹی میں sort out within a week کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ کتنا سٹاک ہونا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! بس اب بات ہو گئی ہے اب ساری بات میٹنگ میں آ جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جو بھی اپنی گفتگو فرمائی وہ floor پر موجود ہے۔ منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ یہ رونے دھونے سے باہر نکل آئیں میں انہیں چیلنج کرتا ہوں

کہ انہوں نے دو ملین کی بات کی ہے یہ مجھے Blue book کا فارمولا بتائیں کہ کتنی population کو کتنا ضرب دیں گے اور کتنے اُس کے اوپر۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! وہ میٹنگ اسی لئے رکھی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کو چاہئے کہ یہ اب رونے دھونے سے باہر نکل آئیں میں گورنمنٹ سے اپنے زمینداروں کے لئے، کسانوں کے لئے وہ space دلوانا چاہتا ہوں تاکہ جو ہمارے زمیندار ہیں، کسان ہیں وہ باعزت طریقے سے اپنی گندم کو گورنمنٹ کے پاس فروخت کر سکیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! چار سالوں کا پرانا سٹاک۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اب بات ہو گئی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/83 ہے۔ یہ محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ وہ اسے پڑھ دیں۔

لاہور و دیگر شہروں میں پارکنگ کے نام پر ٹھیکیداروں کی لوٹ مار

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب کے بڑے بڑے شہر خصوصاً لاہور شہر میں پارکنگ (گاڑیوں) کے نام پر جو لوٹ مار ہو رہی ہے، کیا ہسپتال ہوں، پلازے ہوں اور مارکیٹیں ہوں، جتنا بڑا مافیا اتنا بڑا غنڈا ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! براہ مہربانی ان بے لگام گھوڑوں کو لگام ڈالی جائے، کئی تو illegal پارکنگ فیس بھی لے رہے ہیں۔ ان پارکنگ کے ٹھیکیداروں کا کریک ڈاؤن کیا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد بشارت راجا! یہ بھی لوکل گورنمنٹ کے متعلق ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19 / 93 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پڑھ دیں۔

صوبہ کے سرکاری ہسپتال فنڈز نہ ملنے پر بدترین مالی بحران کا شکار

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ٹی وی چینل لاہور نیوز کی خبر کے مطابق لاہور سمیت پنجاب بھر کے سرکاری ہسپتال بدترین مالی بحران کا شکار ہیں۔ ہسپتالوں میں ادویات کی قلت ہے جبکہ ہسپتالوں کو تیسری قسط بھی ادا نہیں کی جا سکی۔ سٹی سکین اور ایم آر آئی جیسی مشینیں خراب پڑی ہیں۔ بجٹ نہ ہونے کی وجہ سے سرکاری امور بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ مریض مہنگے ٹیسٹ باہر سے کروانے پر مجبور ہیں۔ اس حوالے سے سرکاری ہسپتالوں کے ایم ایس بھی پریشانی کا شکار ہیں۔ فنڈز کی کمی کے باعث ادویات خریدی گئی ہیں اور نہ ہی بلز کی ادائیگی ہو رہی ہے۔ ہسپتالوں کی انتظامیہ کے ساتھ ساتھ مریض بھی پریشان ہو رہے ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! آپ کے پاس یہ تحریک التوائے کار موجود ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، بالکل موجود ہے۔ اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ لاہور نیوز کی خبر حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کے ماتحت چلنے والے سارے ہسپتال عوام کی دن رات خدمت میں کوشاں ہیں۔ محکمہ صحت نے ان ہسپتالوں میں جدید ترین آلات اور مشینری نصب کر رکھی ہے اور ان حالات کا باقاعدہ ریکارڈ مرتب کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ صحت میں جدید ٹیکنالوجی استعمال کرتے ہوئے ہسپتالوں کے تمام چھوٹے بڑے آلات کا کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ مرتب کیا ہے جوonline dash boardپر ہفتہ وار کی بنیاد پر ان آلات وغیرہ کے متعلق معلومات اپ لوڈ کی جاتی ہیں۔ان کی ہفتہ وار رپورٹ بھی باقاعدگی کے ساتھ مرتب کی جاتی ہے کسی بھی مشین کی خرابی کی رپورٹ آتے ہی محکمہ متعلقہ ہسپتال کو ضروری معاونت فراہم کرتا ہے۔جناح ہسپتال کی ایم آر آئی مشین کچھ عرصہ سے خراب ہے جس کی وجہ مشین کا پرانا ہونا اور رش کے باعث زیادہ استعمال ہونا ہے محکمہ نے ہسپتال انتظامیہ کو ضروری ہدایات جاری کر دی ہیں اور ایم ایس نے مشین کے جلد ٹھیک ہونے کی یقین دہانی کروائی ہے۔مشینوں کی مرمت کی مد میں2019-02-15تک 19 کروڑ60 لاکھ42ہزار767روپے فراہم کئے گئے ہیں جس میں سے اسی تاریخ تک 8 کروڑ20لاکھ40ہزار619روپے خرچ کئے گئے ہیں۔اس کے ساتھ پھر لیبارٹریز اور ٹیسٹوں کی مد میں 91 کروڑ38لاکھ27ہزار565روپے فراہم کئے گئے ہیں اور اسی تاریخ تک 66 کروڑ26لاکھ90ہزار187 روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! مزید برآں لاہور سمیت پنجاب بھر کے سرکاری ہسپتال کو ادویات کی مد میں 16۔ارب 51 کروڑ 77لاکھ36ہزار687روپے 2019-02-15تک فراہم کئے گئے ہیں جس میں سے اس تاریخ تک 8 ۔ارب 45 کروڑ34لاکھ58ہزار981روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے جو جواب محکمہ نے دیا ہے قطعی طور پر میں اُس کو غلط بیانی تو نہیں کہتی لیکن وہground realtyسےmatchنہیں کرتا۔

جناب سپیکر! میں اس جواب کوcontestکرناچاہتی ہوں اور دوسرا18۔فروری2019 کو ابھی کچھ دن پہلے ایک نیا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہے جس کے اندر سو فیصد سے زیادہ ٹیسٹ ہوں، کوئی آپریشن ہوں، میرے پاس اُس نوٹیفکیشن کی کاپی موجود ہے جس کے اندر تمام چیزیں مہنگی کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے یہ سب سے اہم مسئلہ ہے اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ محکمہ ہیلتھ کی اس کارکردگی کے اوپر ایوان میں بحث کی جائے اور میں اس جواب کو قطعی طور پرcontestکرناچاہتی ہوں۔

جناب سپیکر! یہ جواب حقیقت سے مطابقت نہیں رکھتا ہے اور یہ صرف لاہور کی بات نہیں ہے، یہ پورے پنجاب کی بات ہے۔ میرا خیال ہے شاید آج کل خبروں سے یا عام عوامی حالت سے منسٹر صاحبہ کی معلومات نہیں ہیں اور پورے پنجاب میں یہ عالم ہے کہ 18۔ فروری کا جو نوٹیفکیشن ہے میں basically تحریک التوائے کار کے ذریعے سے اُس کی بات کرنا چاہتی تھی کہ پہلے تو یہ تھا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ جی اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ محترمہ! آپ بات سنیں کسی دن ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پر discussion رکھیں گے پھر اُس میں آپ بات کر لیجئے گا۔ جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 106/19 ہے یہ محترمہ شازیہ عابد کی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان! یہ تحریک التوائے کار پیش ہو جانے دیں یہ میں نے پڑھ لی ہے۔ اس کے بعد آپ بات کر لیجئے گا۔ جی، محترمہ شازیہ عابد! اسے پڑھ دیں۔

جام پور اور گوپانگ کالونی میں
سیوریج سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل جام پور سمیت گوپانگ کالونی پچاس سال سے مسیحا کی منتظر ہے۔ دس ہزار نفوس پر مشتمل کالونی میں سیوریج سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے گلیوں میں ہی سیوریج کا پانی جمع ہے جس کی وجہ سے نمازیوں کو مساجد میں جانے میں شدید دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جبکہ طلبا و طالبات کو سکول جانے میں بھی مشکلات کا سامنا ہے جس کی وجہ سے طلباء و طالبات کی تعلیم میں حرج ہو رہا ہے۔ گلیوں میں سیوریج کا پانی جمع ہونے سے پینے کے پانی میں بدبو آنا شروع ہو گئی ہے۔ سیوریج کے پانی

سے اٹھنے والے تعفن سے لوگ مختلف موذی بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ محترمہ نے جس مسئلے کی نشاندہی کی ہے وہ درست ہو سکتا ہے مجھے اس سے اختلاف نہیں ہے لیکن میں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ وہ اس علاقے کو specify کر دیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا ہے کہ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل جام پور سمیت گوپانگ کالونی، انہوں نے پورے تحصیل کی بھی بات کی اور ایک کالونی کی بھی بات کی ہے۔ اگر یہ specifically کسی ایک جگہ کی نشاندہی کر دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ متعلقہ حکام کو ہدایت کی جائے گی کہ وہ اس مسئلے کے حل کے لئے اقدامات کریں۔

جناب سپیکر! یہ مجھے ابھی specifically لکھ کر دے دیں کہ کون سا علاقہ ہے تو میں متعلقہ حکام کو ابھی direction دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ شازیہ عابد! آپ لکھ کر دے دیں کہ کون سا specific علاقہ ہے تو وہ اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ پورے جام پور تحصیل کا مسئلہ ہے، جام پور سٹی کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ کوئی specific area کا بتا دیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں نے specific گوپانگ کالونی کا بتایا ہے لیکن یہ پورے سٹی کا مسئلہ ہے۔ اگر میں ان کو ایک دو علاقے specify کر دوں تو باقی سٹی کا کون والی وارث ہو گا؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ منسٹر صاحب کو لکھ کر دے دیں وہ آپ کو بلا لیں گے اس لئے تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ صدیقہ صاحبداد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! پھر یہ کام رہ جائے گا۔ چلیں، پہلے محترمہ بات کر لیں۔

محترمہ صدیقہ صاحبداد خان: جناب سپیکر! میں بہت عرصے سے شکوے شکایتیں سن رہی ہوں۔ آج مجھے کچھ اچھی خبریں ہسپتالوں کے حوالے سے ملی ہیں میں نے کہا کہ میں وہ بھی سنا دوں۔ ہماری اپوزیشن ہر وقت شکوے کرتی رہتی ہے کہ پتا نہیں کیا ہو گیا۔ میرے چوکیدار کا بیٹا تیسری منزل سے نیچے گرا، اس غریب کے بچے کو چلڈرن ہسپتال لے کر گئے۔ اس کا بغیر کسی پیسے کے بہت ہی اچھا علاج ہوا ہے اس لئے ہمیں تعریف کرنی چاہئے کہ ایسا بھی ہو رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: محترمہ! Appreciation بھی آ گئی ہے۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

اجلاس کے دوران آفیسرز گیلری میں
متعلقہ افسران کے نہ آنے پر جناب سپیکر سے رولنگ کا مطالبہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں ایک اہم نکتے کی طرف آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ توجہ دلاؤ نوٹس اور تحریک التوائے کار، مجھ سے زیادہ آپ بہتر جانتے ہیں کہ یہ پنجاب کی پبلک کے مفاد عامہ کے حوالے سے ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ نے دیکھا ہو گا کہ ان میں مختلف محکمہ جات کے issues آتے ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ جب سے اجلاس شروع ہوا ہے وقفہ سوالات کے بعد یعنی آپ جیسا تجربہ کار سپیکر اس سیٹ پر بیٹھا ہو اور آفیشل گیلری خالی ہو ایسا منظر میں نے اپنی مختصر سی پارلیمانی تاریخ میں کبھی نہیں دیکھا۔ یہاں آفیشل گیلری خالی ہے کسی محکمے کا کوئی آفیسر اس ہاؤس کی بات سننے، اس کو نوٹ کرنے یا جو بھی ان کے فرائض ہیں اسے پورا کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس پر مجھے آپ کی دوبارہ سے رولنگ چاہئے کہ کیا توجہ دلاؤ نوٹس یا تحریک التوائے کار کی کارروائی آفیشل گیلری میں متعلقہ آفیسر کے بیٹھے بغیر ایسے ہی چل سکتی ہے؟ مجھے اس پر آپ کی رولنگ چاہیئے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے۔ یہاں وزیر قانون موجود ہیں اور جس منسٹر کی تحریک التوائے کار ہے وہ خود بھی موجود ہیں۔ جناب محمد بشارت راجا! ہر منسٹری میں ایک آفیسر مقرر ہوتا ہے۔ جب وقفہ سوالات ہو، تحریک التوائے کار ہو اور توجہ دلاؤ نوٹس ہو، اس کے لئے تو خیر وہ آتے ہی ہیں۔ آپ ان سے بات کریں کہ سارے ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر صاحبان اسمبلی بزنس کے لئے designate کئے گئے آفیسرز کے نام دے دیں اور ان کی یہاں حاضری بھی یقینی بنائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ اس سے پہلے توجہ دلاؤ نوٹس کے جوابات تھے یہاں باقاعدہ پولیس والے موجود تھے اور سپیشل سیکرٹری ہوم بھی موجود تھے۔ جس مسئلے کی نشاندہی آپ نے کی ہے کہ یہاں پر تمام ڈیپارٹمنٹس کی طرف سے کوآرڈینیٹرز ہونے چاہئیں تو وہ کوآرڈینیٹرز موجود ہیں۔

جناب سپیکر! لاء ڈیپارٹمنٹ نے باقاعدہ چیف سیکرٹری صاحب کو لکھ کر کوآرڈینیٹرز مقرر کروائے ہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ مثال کے طور پر کسی ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر صاحب تشریف لاتے ہیں چاہے ان کی تحریک التوائے کار ہے، چاہے تحریک استحقاق ہے یا کوئی اور بزنس ہے تو متعلقہ وزیر کا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے محکمے کو یہاں پر حاضر کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر وزیر صاحب کسی کو بلائیں ہی ناں اور میں بہت دفعہ یہ کہہ چکا ہوں کہ ہمیں تھوڑا سا رولز کو observe کرنا پڑے گا۔ ہوتا یہ ہے کہ جب محکمہ بے مہار ہو جائے تو پھر وہ interest لینا چھوڑ دیتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج سے آپ شروع کریں کہ جس جس متعلقہ محکمے کا بزنس ہو وہ منسٹر پوچھے کہ اس سے متعلقہ افسران یہاں کیوں نہیں آئے؟ منسٹر صاحب ان سے جواب لیں۔ ہمیں تھوڑا سا exert کرنا پڑے گا تب معاملات ٹھیک سے چلیں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! میرے خیال میں آج کے حوالے سے ہاؤس کی طرف سے سب کو لکھ کر بھیج دیا جائے اور یہ ضرور ہونا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ منسٹر صاحب کسی اہم مسئلے کے لئے کسی جگہ گئے ہوں لیکن یہاں ان کا سٹاف موجود ہو جو ساری چیزیں نوٹ کرے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر کوئی منسٹر صاحب موجود نہ ہوں تو ان کے behalf پر میں موجود ہوں لیکن جب ان کا عملہ میرے ساتھ رابطہ کرے گا تو پھر ہی میں ہاؤس میں بزنس لے کر آؤں گا۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جو جناب محمد بشارت راجا نے فرمایا میں اس کو second کرتے ہوئے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ ایک بات تو یہی ہے کہ ہر ڈیپارٹمنٹ کا آفیسر ہو، سیکرٹری لیول کا آفیسر تو کبھی یہاں آیا ہی نہیں۔

جناب سپیکر! preferably وقفہ سوالات میں ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری کو یہاں آنا چاہئے اور اسے یہاں گیلری میں بیٹھا ہونا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹس میں تحریک التوائے کار کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی حالانکہ یہ بہت اہم ہوتی ہے۔ ایک معزز ممبر نے اس پر محنت کی ہوتی ہے چاہے وہ ممبر کسی بھی طرف سے ہو۔ اس کی محنت کا فائدہ تب ہی ہوتا ہے جب یہاں گیلری میں افسران بیٹھے ہوں۔

جناب سپیکر! میں ایک اور چیز کی بھی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں، میں نے تو عرض کرنی ہے اگر اسے درخور اعتنا سمجھا جائے۔ ایک معزز ممبر ایک سوال کرتا ہے وہ اس سوال پر محنت کرتا ہے اور اس کو پتا ہوتا ہے کہ میرے یہ مسائل ہیں جن پر میں نے جواب لینا ہے۔ محکمے اور معزز منسٹر کا یہ فرض ہوتا ہے کہ اس کو مطمئن کیا جائے۔ اگر وہ written answer سے مطمئن ہو جاتا ہے،

وہ بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں مطمئن ہوں لیکن ہمارا کوئی ساتھی on his behalf یا ضمنی سوال کا کہہ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اسے چاہئے کہ وہ خود محنت کرے اور کچھ لے کر آئے۔ جب سوال کرنے والا مطمئن ہے تو پھر دوسرے لوگ ضمنی سوال کرتے ہیں جبکہ یہ ہماری tradition نہیں رہی ہے۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ ذرا بیٹھ جائیں انہیں بات کرنے دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! رولز کی کتاب نکال کر ان کو دکھا دیں۔

جناب سپیکر: میری بات تو سن لیں۔ پتا ہے سارا پتا ہے۔ جناب محمد بشارت راجا! آپ پہلے یہ تو ضرور ensure کرائیں کہ جس محکمے کا وقفہ سوالات ہو اس کا سیکرٹری یہاں ضرور ہو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

دوسری بات یہ ہے کہ گورنمنٹ اور اپوزیشن اکٹھے بیٹھ کر ایک فیصلہ کر لیں جیسے قومی اسمبلی میں انہوں نے کیا ہے کہ پہلا حق تو mover کا ہے اس پر دو ضمنی سوالات ہوتے ہیں لیکن انہوں نے agree کیا ہوا ہے۔ آپ بھی آگے چل کر، ابھی فوری نہیں، پہلے جو دو باتیں کی ہیں اس پر عمل ہو جائے، اپوزیشن کے ساتھ بیٹھ کر آپ اس کو restrict کر دیں۔

اس کا فائدہ یہ ہو گا، اپوزیشن کے لئے بھی فائدے کی بات ہے، اپوزیشن کے جو ہمارے مہربان ہیں یہ میری بات غور سے سنیں۔ دیکھیں! اس میں فائدہ یہ ہو گا کہ محکموں کے زیادہ سے زیادہ سوالات take up کئے جا سکیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں اور اسے clarify کرنا چاہتا ہوں ایک بات یہی ہے کہ اگر ہم بیٹھ کر سمیع اللہ خان سے بات کر لیں کیونکہ وہ ان کے کرتا دھرتا ہیں اگر یہ بات سمجھ گئے تو، دوسری صرف یہی بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سوال کرنے والا on his behalf بھی ہو سکتا ہے، اگر متعلقہ ممبر موجود نہ ہو تو اس پر on his behalf بھی ہو سکتا ہے لیکن اگر وہ موجود ہے اور سوال کرنے والا کھڑے ہو کر کہتا ہے کہ میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں تو پھر میرا خیال ہے کہ دوسرے کو اس پر ضمنی سوال کرنا چاہئے۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جب سوال ہاؤس میں پیش ہو جاتا ہے تو اس کی پراپرٹی بن جاتا ہے نہ کہ ممبر کی۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سن لیں۔ آپ پہلا step کرلیں پھر understanding پیدا ہو جائے گی جب understanding پیدا ہو جائے گی تو یہ چیزیں بیٹھ کر طے کی جا سکتی ہیں۔ یہ کوئی ایسا issue نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے وقفہ سوالات کے دوران سیکرٹری صاحبان کو پابند کرنے کا کہا ہے۔۔۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس پر کافی بات ہو گئی ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں اس پر بات نہیں کرنا چاہتی بلکہ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ملکی سطح پر ہمارے کچھ فوجیوں نے جام شہادت نوش کیا ہے جن میں حوالدار عبدالرب، نعیم خرم اور ذاکر اللہ الیاس ہیں۔

جناب سپیکر! میں درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ پاک فوج تو ان کا خیال رکھتی ہی ہے اور ہم کیوں نہ آج اسمبلی میں یہ تاریخی قدم اٹھائیں۔ وہ عام فوجی جو آفیسرز نہیں تھے جو نچلی سطح پر اپنی جان کی قربانی دے کر ہماری جانوں کی حفاظت کرتے ہیں ان کے لئے فنڈز کے قیام کا اعلان کریں تاکہ عوام دل کھول کر ان کے اہل وعیال کے لئے فنڈز جمع کر سکیں اور ان کی مدد کر سکیں۔ اگر آج ہم اس سلسلے میں کوئی اس طرح کا عمل کرتے ہیں تو ہماری افواج پاکستان کے وہ بہادر جوان جو اپنی جانیں دیتے ہیں جو آفیسر نہیں ہوتے تو ان کے لئے فنڈز جمع کر سکیں گے۔

تحاریک التوائے کار

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے وہ تو حکومت نے کرنا ہے۔ جناب محمد بشارت راجا نے بات سن لی ہے وہ حکومت کا کام ہے اور انشاء اللہ حکومت کرے گی۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔

میونسپل کمیٹی ماموں کانجن کے رورل ہیلتھ سنٹر میں ایمبولینس نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو مشکلات کا سامنا

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میونسپل کمیٹی ماموں کانجن ضلع فیصل آباد کے رورل ہیلتھ سنٹر میں 1989 سے serious مریضوں کو فیصل آباد لے جانے کے لئے ایک ایمبولینس تھی لیکن عرصہ چھ ماہ سے یہ ایمبولینس محکمہ صحت فیصل آباد نے واپس فیصل آباد منگوالی ہے جس کی وجہ سے حادثات میں شدید زخمی اور دوسرے ایسے مریض جن کو فوری فیصل آباد شفٹ کرنا ضروری ہوتا ہے لوگ سخت مشکلات کا شکار ہیں۔ غریب لوگ مالی مشکلات کی وجہ سے مریضوں کو فیصل آباد لے جانے کی استعداد نہیں رکھتے لہٰذا میری استدعا ہے کہ عوام کی پریشانی کو مد نظر رکھتے ہوئے فوری طور پر ایمبولینس فراہم کی جائے لہٰذا میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! سیکرٹری پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر چٹھی نمبر SOHD7-1/2017 یعنی مورخہ 01-02-2017 کی کاپی لف ہے کہ تحت ضلع فیصل آباد کی تمام ایمبولینس ریسکیو 1122 کے انتظامی کنٹرول میں دے دی گئی ہیں اور ریسکیو 1122 کا moving point مرید والا میں موجود ہے۔ جب رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن میں کوئی ایمرجنسی ہو یا کسی مریض کو کسی دوسری جگہ شفٹ کرنا ہو تو ریسکیو 1122 کے moving point مرید والا سے ایمبولینس move کر کے رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن وقت پر پہنچتی ہے اور مریض کو جہاں پہنچانا ہو وہاں پہنچاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں ایجوکیشن کے حوالے سے کافی دفعہ عرض کر چکا ہوں، یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے، ٹریژری بنچوں کا بھی یہی مسئلہ ہے، اپوزیشن کا بھی مسئلہ ہے اور اس میں کوئی تفریق نہیں ہے۔ جب سے ہماری ایجوکیشن commercialize ہوئی ہے اس میں بے شمار خامیاں سامنے آئی ہیں اور لوگوں کی برداشت سے باہر ہیں۔ سکولوں کی فیسیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں اس میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے بھی interfere کیا، کوئی فائدہ نہیں ہوا اور دوبارہ فیسیں واپس اسی جگہ چلی گئی ہیں۔ پرائیویٹ سکول سسٹم میں کوئی این او سی کی ضرورت نہیں ہے، جہاں پر وہ ایک کنال کی کوٹھی لیتے ہیں وہیں پر وہ اپنا سکول کھول لیتے ہیں۔ ان کی فیکٹری چل جاتی ہے، سڑک پر گزرنے والے بھی تنگ ہوتے ہیں اور بچوں کے لئے کوئی گراؤنڈ نہیں ہیں اور سکیورٹی کے نام پر لٹے جا رہے ہیں۔ ہماری اپنی جو سرکاری تعلیم ہے اور جب ہماری حکومت آئی تھی تو اس نے وعدہ فرمایا تھا کہ ہم نصاب میں تبدیلی کریں گے اور ہم طبقاتی نظام تعلیم کو ختم کریں گے لیکن آٹھ نو ماہ ہو گئے ہیں کوئی بہتری نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ اس پر کوئی سپیشل کمیٹی بنائی جائے۔ میں اگلے دن ایک یونیورسٹی میں گیا تو وہاں ایک بچہ فارم fill کر رہا تھا، وہ پولیٹیکل سائنس کا سٹوڈنٹس تھا اور ایک affidavit fill کر رہا تھا کہ میں سیاست سے دور رہوں گا، میں سیاست پر بات نہیں کروں گا اور میں کسی سیاسی سرگرمی میں حصہ بھی نہیں لوں گا۔ اب اگر پولیٹیکل سائنس کے سٹوڈنٹس نے کسی سیاسی activity میں حصہ نہیں لینا تو اس کو پولیٹیکل سائنس پڑھنے کی ضرورت کیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ ہمارے کالجز اور یونیورسٹیوں میں دیکھیں، اگر ہم ہر سال ایک ملین نوکری دیتے ہیں تو تب ہی ہمارے ڈگری ہولڈر کی بے روزگاری پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ ہماری تعلیم کا

آئے دن بیڑہ غرق ہوتا جارہا ہے۔اب پچھلے دنوں ہمارے وفاقی وزیر نے فرمایا کہ اسلام آباد کی یونیورسٹیز میں 90 فیصد بچوں میں addiction ہے ان میں نشہ ہے اور شیشہ سموکنگ پتا نہیں کیا کیا کہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، دیکھیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ کی ساری بات آ گئی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہمیں اپنی تعلیم پر توجہ دینی ہوگی۔ یہاں لاہور کے اندر۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ دیکھیں! آپ کی بات کا جو نچوڑ ہے، اب اس میں اتنی vague سی بات نہیں ہو سکتی۔ اس میں جو main چیز ہے وہ دیکھنے والی یہ ہے کہ سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ کیا ہے اور انہوں نے فیسیں fix کی ہیں اور کہا ہے کہ فیسیں اس سے زیادہ نہ ہوں۔ یہ آرڈر سارے سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لئے ہے۔ اگر اس فیصلے کی کاپی ہو تو پھر میں آگے لاء منسٹر صاحب سے بات کروں اور پھر اس پر بات ہو۔ یہ واقعی serious matter ہے اور اس کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! ایک منٹ تشریف رکھیں۔ اب ہمیں اس کا طریقہ بنا لینے دیں۔ باقی جو پولیٹیکل سائنس کی بات ہے تو میرا خیال ہے کہ کیا سیاست کے لئے کسی سائنس کی ضرورت ہے؟ جی، کوئی نہیں ہے جو کوئی مرضی کرے سیاست سے کوئی روکتا ہے؟ جنہوں نے پولیٹیکل سائنس کیا ہوا ہے وہ پیچھے رہ گئے ہیں اور جنہوں نے نہیں کیا وہ آگے نکل گئے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تساں تعلیم تے اک دن general discussion رکھ کے گل کر لین دیو، جناب دے طبقے نوں ضرورت نہیں اے لیکن چھوٹے طبقے نوں ایدی ضرورت اے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ اس سلسلے میں تحریک التوائے کار لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! آپ کی بات ختم نہیں ہوئی؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! نہیں۔ ساڈی گزارش اے کہ تعلیم تے کوئیgeneral discussion رکھ لین چونکہ انتہائیserious issues نیں، ساڈے دور دراز توں لوگ لاہور پڑھن لئی یونیورسٹیز وچ آندے نیں اہ سارے غریب لوگ ہوندے نیں، اونہاں نوں ہوسٹل دےproblems نیں، اگے جہڑی زبان تے نسل دی بنیاد تےsegregation ہو رہی ہے، کوئی بلوچ کونسل بن رہی اے، کوئی پنجاب کونسل بن رہی اے، کوئی ہینار ٹیز والے بنا رہے نیں۔ اساں تقسیم در تقسیم ہوندے جا رہے آں۔ اگر اہدے تے اسمبلی اندر گل ہو جاوے گی تے میرا نہیں خیال کہ کوئی خرابی اے بلکہ بہتری ہوئے گی اور تعلیم ساڈا بنیادی حق اس لئے جناب نوں ایہہ گزارش اے کہ مہربانی کر کے اس تے بحث واسطے ایک دن رکھ دیئو۔ جناب محمد بشارت راجا نوں وی اہدے تے کوئی اعتراض نہیں، تے چودھری ظہیر الدین وی مطمئن نیں۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے محترم سید حسن مرتضیٰ نے جو بات کی ہے میں اس سے متفق ہوں کہ تعلیم پر عام بحث کے لئے دن رکھا جانا چاہئے لیکن انہوں نے چند ایک چیزیں فرمائی ہیں ایک تو انہوں نے اس گورنمنٹ کے بارے میں بات کی ہے کہ گورنمنٹ نےacclimate کرنے کے لئے بات کی تھی لیکن وہ نہیں کی۔

جناب چیئرمین! میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر ہمارا کام ہو چکا ہے اور جو اگلا تعلیمی سال آ رہا ہے اس کے اندر یہ ساری چیزیں آ جائیں گی۔ اس حکومت نے اپنے initiatives پر جس تیزی سے کام کیا ہے وہ آپ دیکھیں گے لیکن کیڑے نکالنے کے لئے تو کہا جاتا ہے جیسے سید حسن مرتضیٰ پولیٹیکل سائنس کی بات کر رہے تھے۔ سید حسن مرتضیٰ چنیوٹ کے

رہنے والے ہیں انہیں سچ بولنا چاہئے چنیوٹ والے اکثر سچ بولتے ہیں لیکن مجھے دکھ ہے کہ چنیوٹ سے سونا نکلا، وہاں سے اتنے اتنے بڑے سونے کے راڈ دکھائے گئے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین!۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! جب سید حسن مرتضیٰ بات کر رہے تھے تو میں نہیں بولا لہٰذا اب مجھے بھی بات کر لینے دیں۔ سید حسن مرتضیٰ نے کہا ہے کہ پولیٹیکل سائنس والے سے لکھوایا جاتا ہے کہ میں سیاست میں حصہ نہیں لوں گا۔

جناب چیئرمین! آپ نے ہی مجھے بتایا تھا کہ آپ کے چنیوٹ کا ہی افغانستان میں وزیر ریلوے لگا ہوا ہے۔ جہاں ریل ہی نہیں ہے وہاں آپ کے عزیز وزیر لگے ہوتے ہیں اسی طرح کام چلتا ہے۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے کبھی بھی آپ سے یہ توقع نہیں ہوئی، چنیوٹ میں رہتے ہوئے یہ سب کچھ آپ کے سامنے کی بات ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی اس بات سے متفق ہوں کہ تعلیم کے حوالے سے بہت سی برائیاں ہیں لیکن آپ میرا یقین کیجئے گا کہ اس ملک اور صوبے کے اندر جناب عمران خان اور جناب عثمان احمد خان بزدار کے ہوتے ہوئے تعلیم کے حوالے سے آپ کی تمام خواہشیں پوری کر دی جائیں گی۔

جناب چیئرمین: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/229 محترمہ مسرت جمشید کی ہے۔ جو پیش ہو چکی ہے، وزیر ہائر ایجوکیشن جناب یاسر ہمایوں اس کا جواب دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میرے ضلع کی بات کی گئی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! اس کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میرا ضلع صوبے کو غلہ فراہم کر رہا ہے، سبزیاں فراہم کر رہا ہے لیکن ایک سیم زدہ علاقے کے نمائندے نے میرے ضلع چنیوٹ کی تضحیک کی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد کی زمین

کو پلاٹوں کی صورت میں نیلام اور الاٹ کرنا

(---جاری)

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت(جناب یاسر ہمایوں):جناب چیئرمین!گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد1986 میں قائم ہوا جس کا کل رقبہ 38 کنال ہے۔ جسے 2004 میں اربن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے 99 سال کی لیز پر حاصل کیا گیا، بعد ازاں 1989 میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب نے کالج کی توسیع کے لئے فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی زمین پلاٹ نمبر 271 اولڈ واٹر کیمپس کو کالج کے نام پر الاٹ کرنے کی منظوری دی جس کا رقبہ 16 کنال 10 مرلے ہے۔ اس ملحقہ اراضی پر واسا کے دفاتر بھی موجود تھے اور 10 کنال 14 مرلے کالج کے نام منتقل کروائی گئی ہے، باقی ماندہ چھ کنال کالج کی تحویل میں ہے لیکن باقاعدہ طور پر منتقل نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین! یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس رقبہ اور کالج کے درمیان ایک سڑک بھی موجود ہے جسے اب پختہ سڑک میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ بعد ازاں محکمہ ویلفیئر سوسائٹی نے 16 کنال 10 مرلے قطعہ اراضی کے گرد چار دیواری تعمیر کروادی۔ 2013 میں اس وقت کے ڈپٹی کمشنر نے سید فدا حسین کو کالج کی زمین سے متبادل پلاٹ دینے کے معاملے کو حل کرنے کے لئے ایک میٹنگ بلائی تھی تاہم اس میٹنگ کی کارروائی اور فیصلہ جات کی کاپی کالج کو موصول نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین! بعد ازاں 2014 میں پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ سب ڈویژن فیصل آباد نے سید فدا حسین اور رانا سلیم اختر کو مذکرہ پلاٹ الاٹ کر دیئے۔ سیشن کورٹ فیصل آباد میں ایک کیس file کیا گیا جس میں محکمہ اعلیٰ تعلیم کے افسران اور کالج کے نمائندے پیش ہوتے رہے۔ بعد ازاں 2016 میں اس رقبہ کے اردگرد موجود چار دیواری خستہ حال ہونے کی وجہ سے نئی چار دیواری کا کام شروع کیا گیا۔

جناب چیئرمین! معزز عدالت کے حکم پر متنازع پلاٹوں 332 اور 333 کے گرد دیوار نہ کی جا سکی جبکہ باقی رقبہ پر دیوار کی تعمیر کا کام مکمل کر لیا گیا۔

جناب چیئرمین: .Please order in the House جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ متنازع پلاٹ ابھی خالی ہے اور اس پر کسی پرائیویٹ شخص کا قبضہ نہیں ہے اور یہ معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔

جناب سپیکر! مالی سال 18-2017 میں محکمہ اعلیٰ تعلیم نے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں دو منصوبہ جات award کئے تھے۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! محکمہ کی جانب سے ڈائریکٹر کالجز، فیصل آباد اور پرنسپل گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد کو ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ اگلی سماعت پر ذاتی حیثیت میں پیش ہو کر عدالت سے درخواست کریں کہ مدعیان سید فدا حسین اور رانا سلیم اختر کو متبادل پلاٹ پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ڈویلپمنٹ سوسائٹی فیصل آباد کی دیگر زمین سے الاٹ کئے جائیں اور کالج کے لئے مخصوص شُدہ زمین کسی بھی صورت میں پرائیویٹ پارٹی کو نہ دی جائے۔

جناب چیئرمین! اس ضمن میں مزید یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ ڈی۔پی۔آئی کالجز پنجاب کو ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ اس معاملے کی مکمل جانچ پڑتال کر کے ذمہ داران کا تعین کیا جائے اور محکمہ اعلیٰ تعلیم اس رپورٹ کی روشنی میں ضروری قانونی کارروائی یقینی بنائے۔

جناب چیئرمین: چونکہ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 28/19 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

جناب چیئرمین: آج کے ایجنڈے پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2011 پر عام بحث ہے اور بحث کا آغاز متعلقہ منسٹر کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2011 پر بحث

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2011 پر بحث کا آغاز کیا جائے۔"

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! میرے آنے سے پہلے چنیوٹیوں کے بارے میں کوئی discussion ہو رہی تھی۔ الحمد للہ میں نے ہمیشہ سچ کا ساتھ دیا اور سچ بولنے کی کوشش کی ہے۔

جناب چیئرمین! محکمہ معدنیات کے ذریعے سے چنیوٹ، رجوعہ اور اس کے آس پاس علاقے میں لوہا تلاش کرنے کی کوشش کی گئی۔ پچھلے دس سالوں سے پہلے جو tenure گزرا ہے اس میں ایک فرضی کمپنی بنا کر اس سے رپورٹ حاصل کی گئی تھی کہ یہاں پر کوئی چیز موجود نہیں اور اس ساری فائل کو داخل دفتر کر دیا گیا تھا۔ اللہ بھلا کرے میاں محمد شہباز شریف کا کہ انہوں نے تین سال تک ہائی کورٹ میں مقدمہ لڑ کر اس کیس کو بحال کروایا۔

جناب چیئرمین! انہوں نے دنیا کے آٹھ ممالک کی مشہور کمپنیوں کے ذمے لگایا کہ اس زمین کا تجزیہ کیا جائے اور drilling کی جائے۔ انگلینڈ میں باقاعدہ اس کے لئے اشتہار دیا گیا۔ ان کمپنیوں نے یہاں پر drilling شروع کی اور ایک وقت آیا کہ میاں محمد شہباز شریف، میاں محمد نواز شریف، بڑے بڑے اخبارات کے نمائندے، سائنس دان ثمر مبارک مند اور دوسرے حضرات وہاں پہنچے اور اُن کے سامنے ساری reports پیش کی گئیں۔ اس کے بعد بین الاقوامی

لیبارٹریوں نے یہ resultدیا اور انہوں نے باقاعدہ لکھ کر دیا کہ چنیوٹ کی حدود میں 15 کروڑ ٹن لوہا موجود ہے۔ اصل میں لوہے کی تلاش مقصود تھی جبکہ تانبا، پیتل اور سونا ضمناً چیزیں تھیں۔

جناب چیئرمین! حکومت پنجاب نے یہ کبھی دعویٰ نہیں کیا تھا کہ ہم یہاں سے سونے کی تلاش کر رہے ہیں۔ لوہا پاکستان کی اشد ضرورت ہے کیونکہ سٹیل مل بند پڑی تھی اور ہم دوسرے ممالک سے خام لوہا منگوا رہے تھے۔ حکومت پنجاب یعنی مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے مسلسل دس سال محنت کر کے یہ resultدیا کہ یہاں پر 15 کروڑ ٹن لوہا موجود ہے۔ اس کے بعد مزید دو کمپنیاں آئیں اور انہوں نے کہا کہ ہم یہاں پر مزید drilling کرنا چاہتے ہیں۔ اس وقت وہاں پر ان کمپنیوں کی مشینری موجود ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا دیں جس میں حزب اختلاف اور حزب اقتدار سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران شامل کئے جائیں۔ یہ کمیٹی اس بارے میں مرتب کی گئی reportsکا جائزہ لے۔

جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم چنیوٹ والوں کو جھوٹا کہہ کر ہمارے ساتھ زیادتی کی گئی ہے اور میں اس پر ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں بھی جناب محمد الیاس چنیوٹی کے ساتھ واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران جناب محمد الیاس
اور سید حسن مرتضیٰ ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

کورم کی نشاندہی

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: کورم پوائنٹ آوٹ ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: معزز ممبران مہربانی فرما کر اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں تا کہ گنتی کی جا سکے۔ دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس مورخہ 5-مارچ2019 بروز منگل بوقت صبح 11:00 تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

منگل،5-مارچ2019

(یوم الثلاثہ،27-جمادی الثانی1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7: شمارہ 10

663

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 5-مارچ 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ محنت وانسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 26-جنوری 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1- جناب علی اختر: ضلع فیصل آباد کو دوسرے شہروں کے ساتھ ملانے کے لئے جناب پرویز الٰہی کے دور حکومت میں دورویہ سڑکیں تعمیر کی گئی تھیں اور ان سڑکوں پر ٹال کی مد میں کوئی رقم وصول نہیں کی جاتی تھی۔ گزشتہ حکومت نے ان تمام سڑکوں پر ٹال ٹیکس لگا دیا اور عوام الناس سے ٹال کی مد میں بھاری رقم وصول کرنا شروع کر دی۔ شہر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے پر عوام کو مالی بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ ان تمام سڑکوں کو ٹال فری کیا جائے۔

2- جناب مناظر حسین رانجھا: اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے کئے گئے اس فیصلے پر پورے ملک کے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے جس میں نیپرا کی جانب سے مختلف بنکوں سے لئے گئے قرض کی مد میں سود جو 20-ارب روپے ہے، کی ادائیگی کے لئے بجلی کے بلوں کی مد میں صارفین سے رقم وصول کی جائے گی۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس فیصلے کو فی الفور واپس لیا جائے۔

664

3- محترمہ خدیجہ عمر: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری سکولز میں بہتر تعلیمی نتائج کے حصول کے لئے ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ 40 کی جائے تا کہ اساتذہ بہتر طریقے سے پڑھا سکیں اور بچے اچھی طرح سے پڑھ لکھ سکیں۔

4- محترمہ نیلم حیات ملک اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی کلینکس میں ڈاکٹرز کی فیس بہت زیادہ ہے لہٰذا ان ڈاکٹرز کو پابند کیا جائے کہ وہ سرکاری ہسپتالوں میں ہی لوگوں کا علاج کریں اور جب تک سرکاری ہسپتالوں کی حالت بہتر نہیں کی جاتی، ان ڈاکٹرز کی فیسوں کو فکس کیا جائے۔

5- محترمہ شعوانہ بشیر: اس ایوان کی رائے ہے کہ کلام اقبالؒ کو تعلیمی نصاب کا لازمی جُز قرار دیا جائے۔

6- محترمہ سعدیہ سہیل رانا: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام گرلز سکولز و کالجز جن میں ڈے کیئر سنٹرز قائم نہ ہیں، ان میں شادی شدہ خواتین اساتذہ کو اپنے نومولود دودھ پیتے بچوں کو اپنے ساتھ لانے کی اجازت دی جائے تا کہ وہ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ اپنی ڈیوٹی بھی احسن طریقے سے سرانجام دے سکیں۔

7- جناب محمد صفدر شاکر: اس ایوان کی رائے ہے کہ 90 ہزار آبادی پر مشتمل میونسپل کمیٹی ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) میں علاج معالجہ کی فراہمی کے لئے جدید سہولتوں سے آراستہ جدید ہسپتال قائم کیا جائے۔

8- سیدہ زہرا نقوی: ہمارے ملک میں حکومتی سطح پر مناسب کیریئر کاؤنسلنگ نہ ہونے کے باعث بہت سے طلباء و طالبات یونیورسٹی میں داخلے کے وقت اپنی صلاحیت اور ذوق کے مطابق مناسب تعلیمی شعبہ منتخب نہیں کر پاتے، جس سے نہ صرف نوجوان نسل کی صلاحیتیں ضائع ہوتی ہیں بلکہ وہ ملکی ترقی واستحکام کے لئے خاطر خواہ خدمات سرانجام نہیں دے پاتے۔ اس طرح بہت سے اہم شعبے ماہرین سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ بالعموم لوگوں کی توجہ چند خاص شعبوں پر مرکوز ہو جاتی ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومتی سطح پر اس حوالے سے ٹھوس اقدامات کئے جائیں تا کہ ملکی ضروریات کے مطابق قوم کے معماروں کو راہنمائی فراہم کی جائے۔

665

9- محترمہ شاہدہ احمد: اس ایوان کی رائے ہے کہ 65 سال اور زائد عمر کے بزرگ شہریوں کو تمام سرکاری ٹرانسپورٹ (ٹرین، بسیں، میٹرو بس، سپیڈو بس) میں کرایہ سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

10- محترمہ مسرت جمشید: اس ایوان کی رائے ہے کہ اشیائے خورد و نوش کے لئے پلاسٹک شاپنگ بیگز کا استعمال مضر صحت اور ماحولیاتی آلودگی میں اضافے کا باعث ہے لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں خود بخود تلف ہونے والے پلاسٹک شاپنگ بیگز کی تیاری کے لئے آکسو بائیوڈی گریڈ ایبل کی درآمد کو ڈیوٹی فری قرار دیا جائے۔

11- محترمہ خدیجہ عمر: اس ایوان کی رائے ہے کہ لاہور سمیت آٹھ شہروں میں پولیو کی وائرس کی تصدیق ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ پاکستان ان تین ممالک میں شامل ہے جہاں پولیو کا مرض ابھی تک ختم نہیں کیا جا سکا۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ انسداد پولیو کے لئے فوری سنجیدہ اقدامات کئے جائیں۔

12- جناب محمد صفدر شاکر: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں معاشی ترقی کے لئے زرعی اور صنعتی شعبے کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کی جائیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1- محترمہ فرح آغا: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے قومی کھیل ہاکی کو زوال سے نکالنے کے لئے فنڈز کا اجراء کیا جائے اور ہاکی کے قومی و بین الاقوامی مقابلوں کو براہ راست نشر کیا جائے تاکہ عوام قومی کھیل کی جانب راغب ہوں۔

2- جناب محمد صفدر شاکر: پاکستان کا مطلب کیا لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ نے اس کلمہ کی برکت اور حضرت قائداعظمؒ کی کوششوں سے ہمیں یہ خطہ عطا فرمایا لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ قومی اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرح صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ کے داخلی دروازہ کے اوپر کلمہ طیبہ تحریر کیا جائے۔

666

3- جناب محمد منیب سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے اکثر تعلیمی اداروں نے عوام کو لُوٹنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہر سکول یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو از خود مہنگے داموں فروخت کرتا ہے اور تمام نجی تعلیمی ادارے ایسا یونیفارم، کاپیاں اور کتابیں تیار کرواتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہ ہو اور مجبوراً طلباء کو سکول سے یہ اشیاء مہنگے داموں خریدنی پڑتی ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام نجی تعلیمی اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسے یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کا انتخاب کریں جو تمام تعلیمی اداروں میں یکساں ہوں اور باآسانی مارکیٹ میں دستیاب ہوں تاکہ بچوں کے والدین پر فیسوں کے بھاری بوجھ کے علاوہ مہنگا یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو خریدنے کا بوجھ کم ہو سکے۔

4- چودھری افتخار حسین چھچھر: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پنجاب کے جن علاقوں میں موبائل کمپنیوں کی کوریج نہ ہے وہاں تمام موبائل کمپنیوں کو کوریج فراہم کرنے کا پابند کیا جائے۔

5- محترمہ حناپرویز بٹ: پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان آٹھ سال بعد صوبائی دارالحکومت میں پولیو کا کیس سامنے آنے پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ لاہور، کراچی سمیت پاکستان کے دس بڑے شہروں میں گٹر کے پانی میں پولیو وائرس کا انکشاف ہوا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پولیو سے بچاؤ کیلئے ملک بھر میں آگاہی مہم چلائی جائے۔ نیز تمام متعلقہ محکموں کو اس بیماری کے خاتمے کے لئے سنجیدگی سے کام کرنے کی ہدایت کی جائے۔

667

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

منگل، 5-مارچ 2019

(یوم الثلاثہ، 27-جمادی الثانی 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 38 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ
بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۖ وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ ﴿١١٩﴾
وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ
إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَ الَّذِي
جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١٢٠﴾ الَّذِينَ
آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۗ وَمَن
يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٢١﴾

سورة البَقَرَة آيات 119 تا 121

(اے محمدؐ) ہم نے تم کو سچائی کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اہل دوزخ کے بارے میں تم سے کچھ پرسش نہیں ہوگی (119) اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے اور نہ عیسائی، یہاں تک کہ تم ان کے مذہب کی پیروی اختیار کر لو۔ (ان سے) کہہ دو کہ اللہ کی ہدایت (یعنی دین اسلام) ہی ہدایت ہے۔ اور (اے پیغمبرؐ) اگر تم اپنے پاس علم (یعنی وحی اللہ) کے آجانے پر بھی ان کی خواہشوں پر چلو گے تو تم کو (عذاب) اللہ سے (بچانے والا) نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی مددگار (120) جن لوگوں کو ہم نے کتاب عنایت کی ہے، وہ اس کو (ایسا) پڑھتے ہیں جیسا اس کے پڑھنے کا حق ہے۔ یہی لوگ اس پر ایمان رکھنے والے ہیں، اور جو اس کو نہیں مانتے، وہ خسارہ پانے والے ہیں (121)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اَے رسولِ امیں خاتم المُرسلیں، تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصِدق و یقیں، تجھ سا کوئی نہیں
دستِ قُدرت نے ایسا سجایا تجھے، جُملہ اوصاف سے خُود بنایا تجھے
اَے ازل کے حُسیں اَے ابد کے حسیں، تجھ سا کوئی نہیں
تیرا سکّہ رواں کُل جہاں میں ہوا، اس زمیں میں ہوا آسماں میں ہوا
کیا عرب کیا عجم سب ہیں زیرِ نگیں تجھ سا کوئی نہیں
بزمِ کونین پہلے سجائی گئی، پھر تیری ذات منظر پہ لائی گئی
سیّدُالاوّلیں سیّدُالا آخریں، تُجھ سا کوئی نہیں

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! ہماری ایم پی اے محترمہ مسرت جمشید کی والدہ ماجدہ دو دن پہلے وفات پاگئی تھیں۔ آج انہوں نے ایصالِ ثواب کے لئے 3½ بجے Tech Society کے کلب میں دُعا کا اہتمام کیا ہے۔ اُن کی درخواست ہے کہ تمام معزز ممبران وہاں پر دُعا کے لئے تشریف لائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ان کی والدہ ماجدہ کے لئے ایوان میں دُعا مغفرت ہو چکی ہے اور معزز ممبران نے آپ کی بات سُن لی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ محنت و انسانی وسائل سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

(اس مرحلہ پر پریس گیلری کے صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ وقفہ سوالات کے بعد پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیجئے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پریس گیلری سے صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ پچھلے دنوں وزیر قانون نے on the floor of the house کہا تھا کہ صحافتی اداروں میں جو downsizing ہو رہی ہے اس حوالے سے وہ ایک پارلیمانی کمیٹی تشکیل دیں گے اور وہ کمیٹی ان کے مسائل کے حل کے لئے اقدامات تجویز کرے گی۔ آج پھر صحافی حضرات پریس گیلری سے واک آؤٹ کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ کسی منسٹر صاحب کو بھجوا کر صحافی حضرات کو واپس لایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر توانائی جناب محمد اختر! آپ جائیں اور صحافی حضرات کو پریس گیلری میں واپس لائیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! وقفہ سوالات کے بعد آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیجئے گا۔ آج پہلا سوال آپ ہی کا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! آپ نے مجھے صحافی بھائیوں کے ساتھ بات کرنے کی ذمہ داری سونپی ہے تو چونکہ اس چیز کو سید حسن مرتضیٰ نے point out کیا تھا تو آپ مہربانی کر کے اُنہیں بھی میرے ساتھ بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ بھی وزیر توانائی جناب محمد اختر کے ساتھ چلے جائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں وزیر توانائی جناب محمد اختر کے ساتھ چلا جاتا ہوں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب غضنفر عباس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ممبران اسمبلی کی تنخواہ کے حوالے سے ترمیمی بل پیش کرنے کی اجازت کا مطالبہ

جناب غضنفر عباس: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم معاملے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبران کی ماہانہ تنخواہ اٹھارہ ہزار روپے ہے۔ حُسن اتفاق ہے کہ صوبائی حکومت پنجاب درجہ چہارم کے ملازم کو بھی اٹھارہ ہزار روپے تنخواہ دے رہی ہے۔ اگر ہم اپنے ملک کی باقی صوبائی اسمبلیوں کے ساتھ موازنہ کریں تو سندھ اسمبلی اپنے ممبر کو بنیادی تنخواہ پچاس ہزار روپے دے رہی ہے، خیبر پختونخوا اسمبلی اپنے ممبر کو 80 ہزار روپے بنیادی تنخواہ دے رہی ہے اور بلوچستان اسمبلی اپنے ممبر کو تین لاکھ روپیہ دے رہی ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں ایک ترمیمی بل جمع کرایا ہے مجھے وہ بل پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اُس بل پر رائے شماری کی بھی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! Sense of the House دیکھتے ہوئے تو میرے خیال میں اس پر بات کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے لیکن گزارش یہ ہے کہ قواعد و ضوابط کے مطابق اس بل کو move کرنے کے لئے کیبنٹ کی approval ضروری ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے معزز ممبر کی خدمت میں یہ عرض کیا تھا کہ میں سمری already approval کے لئے move کر چکا ہوں اُس پر کیبنٹ کی approval آتے ہی اس بل کو اسمبلی میں پاس کرنے کے لئے پیش کر دیا جائے گا اور sense of the House سب کے سامنے ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ یہ بل پاس ہو جائے گا۔

جناب غضنفر عباس: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا انتہائی قابل احترام، انتہائی قابل قدر، انتہائی تجربہ کار پارلیمنٹیرین اور انتہائی تجربہ کار وزیر قانون ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ان سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس بل کا جو route ہے یہ کتنے دن کے اندر یہ فاصلہ طے کر کے ہاؤس میں آ جائے گا؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے اس بل کی سمری وزیر اعلیٰ کو move کی ہے میں اُس کی کاپی table کر رہا ہوں آپ اس کو ملاحظہ فرمالیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر قانون نے سمری کی کاپی جناب ڈپٹی سپیکر کو بھجوادی)

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بھی اور اس ہاؤس کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کوشش یہ ہوگی کہ اسی موجودہ اجلاس میں یہ بل اسمبلی میں آجائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: ماشاء اللہ آج سب معزز ممبران کے چہروں پر بہت زیادہ خوشی نظر آرہی ہے اور منسٹر صاحبان سب سے زیادہ خوش ہو رہے ہیں۔

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! معزز ممبر جناب غضنفر عباس کا اتنا خوبصورت اور جرأت مندانہ بیان اسمبلی کے اندر سننے کو ملا تو تمام پارلیمنٹیریز سے میری گزارش یہ ہے کہ بڑھی ہوئی پہلی تنخواہ معزز ممبر جناب غضنفر عباس کی نذر کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب غضنفر عباس: جناب سپیکر! اگر تمام پارلیمنٹیریز نے بڑھی ہوئی اپنی پہلی تنخواہ مجھے دے دی تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں یہاں سے resign دے کر اس پیسے سے اپنا کاروبار کر لوں گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون! Please make sure کہ اس بل پر گورنمنٹ کی consent آجائے تو آپ اس کو خود follow up کریں تاکہ اس پر مزید آگے لائحہ عمل طے کیا جاسکے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

پاکستانی ہندوؤں کے بارے میں وزیر اطلاعات کے بیان کی پُرزور مذمت

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آج بڑے heavy heart کے ساتھ آپ کی وساطت سے پورے ایوان اور خاص طور پر انتہائی سینئر پارلیمنٹیرین وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا) اور انتہائی قابل احترام وزیر پراسیکیوشن (جناب ظہیر الدین) کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جب سے انڈیا اور پاکستان کے درمیان undeclared war کا issue بنا ہے اُس پر پورے پاکستان کی عوام نے مذہب کو دیکھا ہے، فرقے کو دیکھا ہے، حکومت نے دیکھا ہے اور نہ ہی حزب اختلاف نے دیکھا ہے یعنی سب نے unanimously اپنی پاک افواج اور حتیٰ کہ حکومت کے ساتھ پورا stand لیا ہے۔ چودھری ظہیر الدین چونکہ پڑھنے لکھنے والے آدمی ہیں اُنہیں پتا ہے کہ پاکستان کا پہلا وزیر قانون جوگندر ناتھ مانڈل ایک ہندو تھا اور قائد اعظم محمد علی جناحؒ بانئ پاکستان نے اُس ہندو کو وزیر قانون بنایا تھا لیکن وہ بہت جلد استعفیٰ دے کر چلے گئے۔

جناب سپیکر! رات کو وزیر اطلاعات حکومت پنجاب نے خانزادہ کے ساتھ جیو چینل پر اور سماء چینل پر کہا کہ ہندو قوم پیشاب پینے والی قوم ہے۔ آپ جناب محمد بشارت راجا سے پوچھیں کہ سندھ کے ہندو پچھلے چار دن سے پاکستان کے حق میں لگاتار نعرے مار رہے ہیں، پاکستان کے حق میں جلوس نکال رہے ہیں اور پاکستانی قوم کے ساتھ کھڑے ہیں۔

جناب سپیکر! وزیر اطلاعات پنجاب نے آج ہندوؤں کے بارے میں یہ بات کی ہے وہ کل کو ہمارے بارے میں کیا بات کریں گے؟

جناب سپیکر! میں وزیر اقلیتی امور و انسانی حقوق سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ہندو ہماری پاکستانی اقلیت نہیں ہے، کیا پنجاب اور پاکستان میں ہندو نہیں بستے؟ وہ انڈیا پر لعنت بھیجیں، نریندر مودی پر لعنت بھیجیں، اُن کے ساتھ جو مرضی کریں لیکن سندھ میں ہندوؤں کے اندر بہت بڑے بڑے لوگ بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر! رانا چندر سنگھ اور ان کے علاوہ پاکستان پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر دو ہندو جنرل الیکشن جیت کر اسمبلی میں گئے ہیں، دس ممبران قومی اسمبلی میں بیٹھے ہیں یعنی پاکستان میں اتنی بڑی ہندو کمیونٹی ہے تو میں اس واقعہ کی پُرزور مذمت کرتا ہوں اور میں آپ کی وساطت سے گزارش کرتا ہوں کہ وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور ہاؤس کے اندر اس بات کا جواب دیں کہ ہندوؤں کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے؟ بہت شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ میں اپنے بھائی کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں وہی جذبات ہمارے بھی ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے تفصیلاً یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بھائی نے پاکستان کے پہلے وزیر قانون جو ہندو تھے اُن کا ذکر کیا لیکن پنجاب کی تقسیم میں کرسچیئن ممبر ایس پی سنگھا نے پاکستان کے حق میں ووٹ دیا تھا اور اُن کا ووٹ پاکستان کو ملنے سے پنجاب کا حصہ معرض وجود میں آنے میں دو اضلاع کا حصہ شامل ہوا تھا۔ تحصیل شکر گڑھ اِدھر آ گئی تھی اور تین تحصیلیں گرداسپور چلی گئی تھیں۔ پاکستان کے جھنڈے میں جو سفیدی ہے ہمیں اُس پر فخر ہے اور ہمارے قائدین نے بھی یہی کہا ہے کیونکہ پاکستانی جھنڈے میں سفید رنگ اقلیتوں کا ہے اور ہمیں اقلیتوں پر فخر ہے۔ ہمیں سکھوں کے پاکستانی ہونے پر فخر ہے، ہمیں ہندوؤں کے پاکستانی ہونے پر فخر ہے، ہمیں کرسچیئنز پاکستانی ہونے پر فخر ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کسی کا اظہار خیال جو کسی بھی طریقے سے ہوا ہو گا لیکن ہم کسی سے اس بات پر اتفاق نہیں کریں گے جو پاکستانی اقلیتوں کے خلاف ہو۔ ہم جیسے پاکستانی ہیں اسی طرح پاکستان میں بسنے والے اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے بھی پاکستانی ہیں۔ جناح صاحب نے فرمایا تھا کہ:

> From now onwards hindu cease to be hindus and muslims Every body is a Pakistani in this country.

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ہی یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جن کی بھی دل آزاری ہوئی ہے تو میں پاکستان تحریک انصاف کے ایک کارکن اور ورکر کی حیثیت سے ان سے معذرت کرتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیرالدین! I think it is irrelevant statement اسے make sure کریں کہ next time اس طرح کی statement نہیں آنی چاہئے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! نہیں آنی چاہئے۔ میں نے ان کی بات سے اتفاق کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ اس بات کو یہیں پر رہنے دیا جائے۔ ہم آپ سے اتفاق کرتے ہیں، معذرت کرتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں اس پر واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیرالدین! اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی ہے۔ آپ انہیں ایوان میں لائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے اس statement دینے پر منسٹر کے بارے میں قرارداد دی ہے کہ اس کو نااہل قرار دیا جائے۔ آپ مہربانی کریں اور اس قرارداد کو out of turn لینے کی اجازت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب اعجاز مسیح): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو بات کی ہے یہ واقعی غیر مناسب بیان تھا۔ یہ پاکستان تحریک انصاف کی لائن نہیں ہے بلکہ یہ ان کا ذاتی بیان ہے۔ پاکستان تحریک انصاف پاکستان میں بسنے والی تمام اقلیتوں کو برابری کی سطح پر دیکھنا چاہتی ہے جس طرح آپ نے دیکھا بھی ہے کہ جب سے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت آئی ہے ہم نے کرتارپور کوریڈور کا آغاز کیا اور اس مرتبہ پہلی دفعہ کرسمس کو سرکاری سطح پر منایا ہے۔

جناب سپیکر! اب ہندوؤں کا تہوار ہولی آ رہا ہے اس کو بھی ہم سرکاری سطح پر منانے کا ارادہ رکھتے ہیں اس کے لئے پنجاب حکومت نے ان کی financial assistance کے لئے گرانٹ بھی جاری کی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب جنہوں نے بیان دیا ہے یہ party direction نہیں ہے بلکہ ان کا ذاتی بیان ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! آپ کا ہی پہلا سوال ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ وہ معاملہ جس پر ابھی ہاؤس میں بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح ہاؤس میں تنخواہ والی بات پر اتفاق تھا اس پر بھی اتنا ہی اتفاق ہو گا۔

جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ منسٹر پراسیکیوشن نے فرمایا کہ وہ کسی کی ذاتی رائے تھی جو ہمارے ہندو بھائیوں کے بارے میں انفارمیشن منسٹر صاحب نے فرمایا۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ

> When a person holds an office whether it's in federal cabinet or provincial cabinet, he is no longer representing himself.

جناب سپیکر! وہ حکومت کا ترجمان ہے۔ وہ ایک جماعت کا ترجمان نہیں ہے۔ اس طرح کے بیانات ہمارے وزراء کی طرف سے چاہے وہ جناب فیصل واوڈا ہوں یا جناب فیاض الحسن چوہان ہوں۔ یہ بیانات جب انٹرنیشنل لیول پر جاتے ہیں تو اس سے پاکستان کا image tarnish ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جناب محمد بشارت راجا جو ہمارے سینئر ہیں اور ہمارے لئے قابل احترام ہیں وہ ان وزراء کو بٹھا کر پارلیمانی گفتگو کرنا سکھائیں۔ ان الفاظ کا اثر پاکستان کے اوپر پہلے بھی ہوتا رہا ہے اور آگے بھی ہو گا۔ آپ کا وقت دینے کا بہت شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آوٹ
ختم کرکے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں نے اپوزیشن ممبران سے درخواست کی تھی تو وہ ایوان میں آ گئے ہیں۔ جناب خلیل طاہر سندھو چند الفاظ کہنا چاہتے ہیں۔ آپ انہیں بات کرنے کی اجازت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اب کیا کہنا ہے۔ اب کچھ کہا جا رہا ہے اور نہ ہی بولا جا رہا ہے۔ ہم محب وطن ہیں۔ ہم کوئی بیگانے نہیں ہیں ادھر ہی پیدا ہوئے ہیں۔ پاکستان بننے سے پہلے کے یہاں پر رہتے ہیں، اچھے بھلے زمیندار ہیں، اپنے گاؤں کے نمبردار ہیں اور اچھے گاؤں سے تعلق رکھتے ہیں چودھری ظہیر الدین کو معلوم ہے۔ اس دھرتی نے ساری عزت دی ہے۔ میں نے اب کیا کہنا ہے۔

جناب سپیکر! میری صرف اتنی گزارش ہے کہ وہ وزیر صاحب یہاں ایوان میں آ کر معذرت کریں اور اس کے بعد وہ resign کریں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ہاشم ڈوگر!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میں اس اہم موضوع پر صرف ایک منٹ لوں گا۔ میں معزز ممبر کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ میں آپ کو یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف وہ جماعت ہے جس نے جہاں پر بھی کوئی ایسی بات کی وہ کوئی منسٹر تھا یا عام کارکن تھا تو اس کو پوری جماعت نے بُرا کہا۔ آپ اس issue پر بھی دیکھ لیں کہ کل وزیر اعظم کے مشیر کی جانب سے اور ہر سطح پر اس چیز کو condemn کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! ہم اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے یہ یقین رکھتے ہیں کہ minorities بلکہ میں تو لفظ minority کو بھی پسند نہیں کرتا کیونکہ ہم سب پاکستانی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں پر صرف ایک بات کروں گا کہ سید عثمان محمود نے مشورہ دیا ہے کہ تمام وزراء کی کلاس لیں تو ایسے نہ کریں۔ میرے خیال میں سب اس بات کو سمجھتے ہیں یہ ایک شخص کی بات ہے جس پر ابھی چودھری ظہیر الدین نے اور وزیر قانون نے بھی فرمایا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہایت ذمہ دار ہیں۔ ہم جن کی بات کر رہے ہیں ان وزیر صاحب نے publically اس بات پر معافی مانگی ہے۔ میں بھی یہی درخواست کروں گا کہ آئندہ کوئی بھی اس طرح کا بیان دیتے ہوئے احتیاط کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! اگر جناب فیاض الحسن چوہان اپنے الفاظ پر اسمبلی میں آ کر معذرت کرلیں تو اچھا message جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سوالات

(محکمہ محنت وانسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ محنت اور انسانی وسائل سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 715 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: لیبر کورٹ کے لئے جج کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*715: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جج لیبر کورٹ، گوجرانوالہ ڈویژن کی پوسٹ خالی پڑی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہزاروں کیس pending پڑے ہیں اور مزدور اپنے حق کے لئے خوار ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت جج لیبر کورٹ، گوجرانوالہ ڈویژن تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) یہ درست نہ ہے لیبر کورٹ گوجرانوالہ میں اسد علی صاحب ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کو بذریعہ نوٹیفکیشن مورخہ 18-دسمبر 2018 بطور پریذائیڈنگ آفیسر تعینات کر دیا گیا ہے نوٹیفکیشن بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے تاہم لیبر کورٹ گوجرانوالہ میں اس وقت 642 کیسز pending ہیں۔

(ج) جیسا کہ جز (الف) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ لیبر کورٹ گوجرانوالہ میں اسد علی ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کو بذریعہ نوٹیفکیشن مورخہ 18-دسمبر 2018 بطور پریذائیڈنگ آفیسر تعینات کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ جج لیبر کورٹ گوجرانوالہ ڈویژن کی پوسٹ خالی پڑی ہے تو اس کے جواب میں یہ بتایا گیا کہ یہ درست نہ ہے جبکہ لیبر کورٹ گوجرانوالہ میں اسد علی ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کو بذریعہ نوٹیفکیشن 18-دسمبر 2018 بطور پریذائیڈنگ آفیسر تعینات کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تقریباً ایک سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے کہ جج لیبر کورٹ رحیم یار خان کی پوسٹ خالی ہے۔ اس پر کب تک تعیناتی متوقع ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! معزز ممبر نے لیبر کورٹ گوجرانوالہ کے حوالے سے سوال کیا تھا لیکن 18-دسمبر 2018 کو تعیناتی ہو چکی تھی جبکہ غالباً ان کا سوال جنوری 2019 میں آیا تھا۔

جناب سپیکر! اب انہوں نے رحیم یار خان کے حوالے سے سوال کیا ہے تو بہت جلد وہاں بھی تعیناتی ہو جائے گی کیونکہ ہم ہائی کورٹ کو لکھتے ہیں اور وہاں سے نام ہمارے محکمہ کے پاس آتے ہیں اور پھر وزیر اعلیٰ کے پاس سمری جاتی ہے تو وہاں سے نام approve ہو کر آتے ہیں۔ انشاء اللہ بہت جلد رحیم یار خان میں جج لیبر کورٹ تعینات ہو جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! معزز منسٹر صاحب کی مہربانی ہے کہ انہوں نے ہمیں تفصیل سے آگاہ کیا۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ ہزاروں کیسزpending پڑے ہیں اور مزدور اپنے حق کے لئے خوار ہو رہے ہیں؟ تو اس سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ یہ درست نہ ہے تاہم لیبر کورٹ گوجرانوالہ میں اس وقت 642 کیسزpending ہیں۔

جناب سپیکر! اسی کے ساتھ ساتھ میں آپ کو یہ بھی آگاہ کرتا چلوں کہ ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں ایک ہزار سے زائد کیسزpending ہیں مگر معزز وزیر موصوف نے جس طرح فرمایا ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ جلد ہی وہاں پرpostings ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توسط سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ مہربانی کرکے ان postings کو یقینی بنائیں اورat the earliest بنائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! منسٹر صاحبon the floor of the House کہہ رہے ہیں کہ وہ فوری طور پرpostings کر دیں گے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میرے معزز ممبر نے cases حوالے سے بات کی ہے تو گوجرانوالہ میں 600 کیسز ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! وہ ڈسٹرکٹ رحیم یار خان کی بات کر رہے تھے کہ وہاں پر ایک ہزار سے زائد کیسز ہیں لیکن اس کے حوالے سے آپ نے کہہ دیا ہے کہ انشاءاللہ جلد از جلد حل ہو جائیں گے۔ جی، اگلا سوال محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 794 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری منصوبہ جات پر حادثات میں اموات پر کفالت سے متعلقہ تفصیلات

*794: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جن لوگوں کی اموات کسی گورنمنٹ پراجیکٹ پر حادثات کی وجہ سے ہوتی ہیں ان کے لواحقین کی کفالت کی ذمہ داری گورنمنٹ لیتی ہے خاص طور پر نابالغ بچوں کی بلوغیت تک تعلیم کی ذمہ داری؟

(ب) اگر جواب نہیں میں ہے تو کیا حکومت ایسی کوئی پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) جن لوگوں کی اموات کسی گورنمنٹ پراجیکٹ پر دوران کام ہو اور وہ ملازمین محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے ساتھ رجسٹرڈ ہوں تو ادارہ ان کے لواحقین کو ماہانہ بنیاد پر پنشن اور میڈیکل کیئر کی سہولیات فراہم کرتا ہے جبکہ نابالغ بچوں کی تعلیم کی ذمہ داری محکمہ ہذا پر عائد نہ ہوتی ہے۔

(ب) جن لوگوں کی اموات کسی گورنمنٹ پراجیکٹ پر دوران کام ہو ان کے نابالغ بچوں کی تعلیم کے لئے پالیسی بنانا محکمہ محنت کے دائرہ اختیار میں نہ آتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ جن لوگوں کی اموات کسی گورنمنٹ پراجیکٹ پر حادثات کی وجہ سے ہوتی ہیں ان کے لواحقین کی کفالت کی ذمہ داری گورنمنٹ لیتی ہے یا نہیں، اگر گورنمنٹ ذمہ داری نہیں لیتی تو کیا اس حوالے سے گورنمنٹ کوئی پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ مجھے جو جواب ملا ہے اسے پڑھ کر مجھے لگا ہے کہ اس پر ہم نے کبھی غور ہی نہیں کیا۔

جناب سپیکر! یہ ایک انسانی المیہ ہے جب کوئی حادثہ ہو جاتا ہے، انسانی جان کی کوئی قیمت نہیں ہے لیکن ہم ان کے لواحقین جن میں اگر نابالغ بچے ہوں یا اس شخص کی بیوہ کے معاشی مسائل حل کر کے ان کی تکالیف میں کمی کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ اس کی ذمہ داری کون لے گا کیا محکمہ اس کی ذمہ داری لے گا اور حکومت اس پر کس طرح پالیسی بنائے گی؟ ہمارے ڈسٹرکٹ ڈی جی خان کا ایک نوجوان جو کہ اورنج لائن ٹرین سے گر گیا اور اس کی موت واقع ہو گئی تھی اس حوالے سے یہ

specifically یہ سوال میں نے دیا تھا کیونکہ اس شخص کی بیوہ اور جوان بچے ابھی تک منتظر ہیں کہ ان کو حکومتی امداد ملے جو کہ ابھی تک ان کو نہیں ملی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شاہینہ کریم! اورنج لائن ٹرین میں پرائیویٹ کنٹریکٹر ہوں گے تو اس میں گورنمنٹ کا کیا عمل دخل ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): منسٹر صاحب! ہمارے ڈیپارٹمنٹ سوشل سکیورٹی اور EOBI میں جو لیبر رجسٹرڈ ہوتی ہے وہ لیبر اگر خدانخواستہ حادثے کا شکار ہو تو اس کو ہم ہر شکل میں معاوضہ دیتے ہیں چاہے وہ زخمی ہو یا معذور ہو تو معذور شخص کی مزید اقسام ہیں کہ 1 سے 20 فیصد، 20 سے 60 فیصد، 60 سے 100 فیصد تک معذور شخص ہو تو ہم اس کو میڈیکل کیئر اور بچوں کی تعلیم کے حوالے سے تمام تر سہولیات مہیا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! محترمہ شاہینہ کریم نے جو پرائیویٹ کنٹریکٹر کی بات کی ہے تو اس پر بھی ہم قانون سازی کر رہے ہیں کہ ان کو بھی ہم اس loop میں لے کر آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! چلیں، ٹھیک ہے۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میں یہی کہنا چاہتی ہوں کہ محکمہ سوشل ویلفیئر یا بیت المال کو اگر حکومت پابند کر دے جو کہ اس طرح کے خاص کیس ہیں کہ ان کے بچوں کے لئے خاص طور پر تعلیم اور نابالغ بچوں کی کفالت کے لئے کوئی پالیسی بنائیں تو وزیر قانون اس حوالے سے جواب دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ہم اس لیبر کے ذمہ دار ہوتے ہیں جو کہ لیبر ہمارے پاس رجسٹرڈ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اگر حکومت بیت المال یا کسی بھی حوالے سے کارکنان کی امداد کرنا چاہے تو اس میں ہمارے لئے کوئی قباحت کی بات نہیں ہے لیکن ابھی کچھ دن پہلے ڈومیسٹک ورکرز کے حوالے سے یہاں پر ایک بل پاس ہوا ہے، گھریلو ملازمین بھی تو ورکرز ہی ہیں تو ان کو بھی ہم enroll کرنے جا رہے ہیں تو اس طریقے سے کوشش ہے کہ ہماری لیبر کے علاوہ بھی ایسے لوگ جو کسی بھی جگہ پر

کام کرتے ہیں اور وہ تعلیمی اخراجات پورے نہیں کر سکتے تو ان کے لئے legislation ہو رہی ہے تو انشاءاللہ ہماری کوشش ہے کہ وہ تمام کے تمام لوگ compensate ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری (جناب شہاب الدین خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! لیبر کے حوالے سے میں آپ کے توسط سے معزز منسٹر صاحب سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ آج سے تین ماہ قبل میں نے منسٹر صاحب کو ایک گزارش کی تھی کہ ہمارے جنوبی پنجاب کی لیبر خصوصاً شیخوپورہ۔۔۔

(اذانِ ظہر)

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی پارلیمانی سیکرٹری ضمنی سوال کر سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: According to the rules پارلیمانی سیکرٹری سوال نہیں کر سکتا۔ جناب شہاب الدین خان! آپ پارلیمانی سیکرٹری ہیں اس لئے آپ سوال نہیں کر سکتے۔

پارلیمانی سیکرٹری (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں صرف ایک point raise کر رہا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شہاب الدین خان! یہ وقفہ سوالات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! یہاں پر پالیسی کی بات ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شہاب الدین خان! آپ point raise بھی نہیں کر سکتے۔

پارلیمانی سیکرٹری (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ اس میں یہ چیز add کرنا چاہتا تھا کہ جنوبی پنجاب اور مظفر گڑھ میں جو لیبر کام کرتی ہے اور خصوصاً شیخوپورہ میں ملز مالکان لیبر کو معاوضہ نہیں دیتے تو اس حوالے سے ہماری گورنمنٹ کا کوئی mechanism موجود نہیں ہے لہٰذا ملز مالکان یا تو ملز بند کر کے لاہور شفٹ ہو جاتے ہیں یا بیرون ملک چلے

جاتے ہیں تو میری آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ اس حوالے سے کوئی mechanism بنایا جائے تاکہ لیبر کو ان کے معاوضہ جات مل سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! شکریہ۔ جی، اگلا سوال بھی محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 795 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں زائد عمر کے بے روزگار نوجوانوں سے متعلقہ تفصیلات

*795: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں اٹھارہ سال سے زائد عمر کے بے روزگار نوجوانوں کو رجسٹرڈ کرنے کا کوئی نظام موجود ہے؟

(ب) اگر نہیں ہے تو کیا حکومت صوبہ میں آئندہ اس کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) صوبہ میں اٹھارہ سال سے زائد عمر کے بے روزگار نوجوانوں کو رجسٹرڈ کرنا محکمہ لیبر وانسانی وسائل کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا، سوال مذکورہ محکمہ لیبر وانسانی وسائل سے متعلق نہ ہے اس لئے آئندہ کی حکمت عملی کے حوالے سے بھی کوئی وضاحت کرنا محکمہ لیبر کے لئے ممکن نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا تھا کہ صوبہ میں اٹھارہ سال سے زائد عمر کے بے روزگار نوجوانوں کو رجسٹرڈ کرنے کا کوئی نظام موجود ہے؟ مجھے اس کے جواب میں کہا گیا کہ یہ نظام محکمہ لیبر وانسانی وسائل کے دائرہ اختیار سے باہر ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ نظام اس محکمہ کے دائرہ اختیار میں نہیں ہونا چاہئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ان کے سوال کے ساتھ ساتھ ایک بہت اچھی proposal بھی ہے تو میں ان سے یہ گزارش کروں گا کیونکہ یہ ہمارے دائرہ اختیار میں نہیں آتا لیکن یہ میرے ساتھ بیٹھ کر ہمیں کوئی بہتر تجویز دیں تو ہم اس کو انشاء اللہ دیکھ لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 915 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد میں محکمہ لیبر کے زیر انتظام ہسپتال اور ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

***915: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد میں محکمہ لیبر کے کتنے ہسپتال / ڈسپنسریاں کہاں کہاں چل رہی ہیں؟

(ب) ان سے کتنے کارکن مستفید ہو رہے ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں کے سال 18-2017 اور 19-2018 کے بجٹ کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) ان ہسپتالوں و ڈسپنسریوں میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) کیا ان ہسپتالوں میں میجر آپریشن اور کارڈیک ڈاکٹر و سرجن کی سہولت دستیاب ہے؟

(و) کیا حکومت ان میں مسنگ facilities فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ لیبر کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے تحت درج ذیل دو ہسپتال کام کر رہے ہیں۔

1. سوشل سکیورٹی ہسپتال، سوساں روڈ، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد
2. میٹرنل نیو بورن اینڈ چائلڈ کیئر سنٹر (MNCH-108 A)، پیپلز کالونی، فیصل آباد

3. مذکورہ ضلع میں46 سوشل سکیورٹی ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔ جن کی تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ سوشل سکیورٹی ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں سے مستفید ہونے والے کارکنوں کی کل تعداد27,78,421 ہے۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ادارہ سوشل سکیورٹی ضلع فیصل آباد میں موجود ہسپتال اور ڈسپنسریوں کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ہسپتال/ڈسپنسری	بجٹ برائے مالی سال18-2017	اخراجات برائے مالی سال19-2018
1	سوشل سکیورٹی ہسپتال، سوسان روڈ، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد	49 کروڑ50 لاکھ97 ہزار	52 کروڑ29 لاکھ90 ہزار
2	میٹرنل نیو بورن اینڈ چائلڈ کیئر سنٹر (MNCH) 108-A، پیپلز کالونی، فیصل آباد	16 کروڑ92 لاکھ24 ہزار	19 کروڑ4 لاکھ30 ہزار
3	فیصل آباد کی ڈسپنسریوں کے بجٹ کی تفصیل	24 کروڑ81 لاکھ40 ہزار	29 کروڑ14 لاکھ13 ہزار
	کل بجٹ	91 کروڑ24 لاکھ61 ہزار	1 ارب48 لاکھ33 ہزار

(د) ان سوشل سکیورٹی ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں خالی اسامیوں کی تعداد بالترتیب 314 اور69 ہے۔ تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) سوشل سکیورٹی ہسپتال، فیصل آباد میں جنرل سرجری، آرتھو پیڈک، یورالوجی اور ای این ٹی کے میجر و مائنیز آپریشن کئے جاتے ہیں جبکہ ہسپتال ہذا میں کارڈیک سرجن کی سہولت میسر نہ ہے۔MNCH، فیصل آباد میں گائنی کے میجر آپریشن اور گائناکالوجسٹ اور میڈیکل سپیشلسٹ کی سہولت موجود ہے اور کارڈیک ڈاکٹر و جنرل سرجن کی سہولت موجود نہ ہے۔

(و) ادارہ ہذا تمام ہسپتالوں میں ضرورت کے مطابق اپنی سہولیات بہتر کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ کی طرف سے جواب دیا گیا ہے کہ 27 لاکھ سے زائد کارکنوں کا یہاں پر علاج ہو رہا ہے لیکن ضلع فیصل آباد میں جو دو ہسپتال ہیں وہاں پر کوئی بھی جنرل سرجن موجود نہیں ہے۔ اس کی تفصیل میں بھی یہ چیز mention کی گئی ہے

کہ یہاں پر کوئی جنرل سرجن اور کارڈیک سرجن موجود نہیں ہے تو کیا جو 27لاکھ مریض ہسپتال میں آتے ہیں، ان کو کوئی کارڈیک یا جنرل سرجن کی ضرورت نہیں ہوتی؟

وزیر توانائی(جناب محمد اختر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ اپنا سوال repeat کر دیجئے گا۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر توانائی(جناب محمد اختر): جناب سپیکر! آپ نے مجھے صحافی بھائیوں کے مطالبات سننے کے لئے بھیجا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کے مطالبات جائز ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلی مرتبہ بھی ایوان میں کمیٹی بنانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ میں اور سید حسن مرتضیٰ ان کے پاس گئے ہیں اور ان کی باتیں سنی ہیں اور وزیر قانون نے یہ بھی بتایا ہے کہ کمیٹی بن چکی ہے اور میں آپ کے توسط سے صحافی بھائیوں کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ کل انشاء اللہ صبح 10:00 بجے اس کمیٹی کی میٹنگ بھی ہو گی اور ان کے مطالبات کو پورا بھی کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! کمیٹی میں کون کون ممبران ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! حکومتی بنچوں کی طرف سے نام دے دیئے تھے اور ابھی میں نے سیکرٹری اسمبلی سے request کی ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے بھی دو نام شامل کر لیں۔ سید حسن مرتضیٰ کا نام اور جناب خلیل طاہر سندھو کا نام ڈال دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، دونوں کا نام شامل کر لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کل صبح ½10 بجے انشاء اللہ اس کمیٹی کی میٹنگ ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر توانائی(جناب محمد اختر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! میں صحافی بھائیوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ہماری گزارشات کو سنا بھی ہے اور ایوان میں آ گئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! فیصل آباد شہر جس کے اندر بقول منسٹر صاحب کے 27 لاکھ سے زائد مریض دیکھے جاتے ہیں لیکن وہاں پر کوئی جنرل سرجن نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے جواب میں بھی یہ تحریر لکھ کر دی ہے کہ وہاں پر واقعی کوئی جنرل اور کارڈیک سرجن نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو 27 لاکھ مریض آتے ہیں کیا اُن میں سے کسی کو بھی جنرل سرجری کی ضرورت پیش نہیں آتی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! اِن کا سوال بہت اچھا ہے۔ جب ہم پچھلی حکومت کے حوالے سے بات کرتے ہیں تو کافی آوازیں سننے میں آتی ہیں۔ بنیادی طور پر جب بھی ہم کتابچہ ہاتھ میں پکڑتے ہیں تو یہ ہمیں آئینہ بھی دکھاتا ہے۔ یہ بہت تکلیف دہ چیز ہے کہ ہمارے سوشل سکیورٹی ہسپتالوں کے اندر سپیشلسٹ، سرجنز اور کافی زیادہ اسامیاں پچھلے کچھ سالوں سے خالی ہیں۔ جس سرجن کی فاضل ممبر بات کر رہے ہیں یہ 2017 سے خالی ہے اور میرے پاس موجود لسٹ کے اندر 2015 سے اب تک اسامیاں خالی ہیں۔ جب یہ ڈیپارٹمنٹ میرے پاس آیا تو اس پر ہم نے کافی میٹنگز کی ہیں۔

جناب سپیکر! حکومت نے پابندی لگائی ہوئی تھی تو ہم نے وزیر اعلیٰ سے request کی اور اب case to case سمریاں جا رہی ہیں اور ہم باقاعدہ permission لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جتنی ہماری اسامیاں پورے پنجاب کے ہسپتالوں کے اندر خالی پڑی ہیں وہاں بہت جلد ہمارے سرجنز آ کر بیٹھیں گے۔ ہم نے مریضوں کی 27 لاکھ figure دی ہے لیکن میں یہ بتا دوں کہ اگر کوئی مریض ہمارے ہسپتال میں آ کر رجسٹرڈ ہوتا ہے اور اُس کا علاج سوشل سکیورٹی ہسپتال میں نہیں ہوتا تو دوسرے کسی سرکاری ہسپتال میں وہ اپنا علاج کرواتا ہے جبکہ اُس کا بل ڈیپارٹمنٹ pay کرتا ہے۔ ہماری کوشش ہو گی کہ ہم بہت جلد ان خالی اسامیوں کو پُر کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس میں میری یہ درخواست ہے کہ اگر پچھلے اجلاس کی proceeding نکال کر سنیں تو اس میں بھی یہ commitment دی گئی تھی کہ خالی اسامیوں کو انشاء اللہ جون تک مکمل کریں گے۔ اس کے بعد اگلا سیشن آیا پھر اگلا جون آیا اور اب یہ جون آ گیا ہے لیکن کچھ نہیں ہوا۔ بات یہ ہے کہ فیصل آباد ایک انڈسٹریل شہر ہے اس لئے وہاں مزدوروں کے حادثات کی ratio بہت زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ وہاں پر جنرل سرجن کی سیٹ پُر کرنا کوئی بہت بڑا معرکہ نہیں ہے جسے گورنمنٹ نو مہینوں میں نہیں مار سکی۔ منسٹر صاحب یہاں پر یہ سٹیٹمنٹ دے رہے ہیں کہ پچھلے سالوں سے یہ سیٹیں خالی پڑی آ رہی ہیں۔

جناب سپیکر! اگر یہ پچھلے سالوں سے خالی پڑی ہیں تو ان سیٹوں پر ڈاکٹر کیوں تعینات نہیں کر رہے حالانکہ آپ کی گورنمنٹ کو نو ماہ ہو گئے ہیں۔ اب یہ طعنے ہمیں نہ سنائیں بلکہ commitment دیں کہ وہاں پر وہ جنرل سرجن تعینات کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ایک time limit دے دیں کہ یہ vacant seats fill ہو جائیں گی۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر غلط فہمی کا شکار ہیں کیونکہ اس حوالے سے کوئی commitment ہوئی ہے اور نہ اس سے پہلے کوئی بات ہوئی ہے۔ پہلی دفعہ آج اس حوالے سے بات ہو رہی ہے تو commitment کے حوالے سے ہماری کوشش ہے کہ کل ہی ہو جائے لیکن ہم اس کے procedure کو follow کر رہے ہیں لہٰذا کوشش ہے کہ ایک دو ماہ کے اندر یہ procedure adopt ہو جائے گا۔ فیصل آباد ہمارا انڈسٹریل سٹی ہے جس میں اکیس ڈسپنسریاں already کام کر رہی ہیں اور دو ہسپتال ہیں جس میں ایک state of the art ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا پروسیجر شروع ہو چکا ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! پروسیجر شروع ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر تقریباً کتنے مہینے یا کتنے دن لگیں گے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل(جناب عنصر مجید خان نیازی):جناب سپیکر!اس پر میں commitment نہیں دے سکتا لیکن کوشش ہے کہ جلد سے جلد دو تین ماہ کے اندر اندر ہم یہ اسامیاں پوری کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دو تین ماہ کے اندر اندر But sooner the better

وزیر محنت و انسانی وسائل(جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! انشاءاللہ۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوشل سکیورٹی ڈسپنسری چانار چک نمبر 407 گ ب تاندلیانوالہ میں کوئی ڈاکٹر بھی تعینات نہیں ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ سوشل سکیورٹی ڈسپنسری کی میڈیسن کس کے ذریعے جاتی ہے اور وہاں کون سے ڈاکٹر صاحبان اور عملہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا فیصل آباد میں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جی، یہ فیصل آباد میں ہے۔ انہوں نے تفصیل میں لکھ کر دیا ہوا ہے جس میں چک نمبر 407 گ ب تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد ہے۔ اسی طرح میری constituency کے اندر بھی ایک شیخ کالونی جھنگ روڈ ہے جس کی تفصیل دی گئی ہے۔ میڈیکل سپیشلسٹ، آرتھوپیڈک سرجن، پیتھالوجسٹ، چائلڈ سپیشلسٹ، آئی سپیشلسٹ اور ریڈیالوجسٹ کی خالی اسامیوں کی تفصیل بتائی گئی ہے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ یہ محکمہ کی کارکردگی ہے کہ تمام کے تمام ڈاکٹر صاحبان متعلقہ ہسپتالوں میں موجود ہی نہیں ہیں۔ جب متعلقہ شعبوں کے ڈاکٹر ہی نہ ہوں جن کی sanctioned سیٹیں ہیں تو پھر ہسپتال چلانے کا فائدہ کیا ہے؟ پچھلے سال بھی پبلک سروس کمیشن کو لکھا گیا تھا جب پچھلا tenure تھا لہٰذا اُس وقت سے لے کر اب تک وہاں پر ڈاکٹر تعینات نہیں ہو سکے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ منسٹر صاحب کم از کم یہ commitment اور ensure تو کریں کہ فیصل آباد کے سوشل سکیورٹی کے دو بڑے ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی بھرتی جلد از جلد مکمل کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کیا آپ نے اُدھر visit کئے ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں نے visit کئے ہیں اسی لئے ہم نے بڑی تیزی کے ساتھ اس پر کام شروع کیا ہوا ہے۔ یہ محکمے کی جو حالت بتا رہے ہیں میں اُس سے اتفاق کرتا ہوں کیونکہ اس حالت میں ہمیں یہ محکمہ ملا ہے۔ ہم نے یہ پروسیجر شروع کیا ہوا ہے کیونکہ اس پر تھوڑا وقت لگتا ہے لیکن میری اِن کے ساتھ یہ commitment ہے کہ فیصل آباد کے اندر ہسپتالوں میں تمام تر اسامیاں پُر ہوں گی اور اس کے علاوہ جتنی بھی ڈسپنسریاں ہیں اُن کو ہم انشاء اللہ ماڈل ڈسپنسریوں میں convert کریں گے۔ یہ بالکل بے فکر رہیں لہٰذا اس حوالے سے اِن کے تحفظات کو ہم دُور کریں گے کیونکہ یہ ہمارے فرائض میں شامل ہے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! بنیادی طور پر یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہے کہ جو کام آپ نے خود کرنا ہے وہ پچھلی حکومت پر ڈال دیں۔

جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے سوال یہ ہے کہ بھرتی کے دو طریقے ہوتے ہیں، ایک یہ کہ پبلک سروس کمیشن میں requisition بھیج دیتے جس کے تحت ایڈہاک تقرر کر لیتے لیکن کیا ڈیپارٹمنٹ چھ ماہ میں پبلک سروس کمیشن کو بھرتی کے لئے ایک لیٹر بھی نہیں بھیج سکا؟

جناب سپیکر! دوسرا طریقہ contractual mode کا تھا تو کنٹریکٹ پر رکھتے۔ ہم نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں walk in interview رکھے ہوئے تھے یعنی وہاں کی کمیٹی بھرتی کر سکتی تھی۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ یہ سیٹیں create نہیں ہونی اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہیں جانا بلکہ سیٹیں already موجود ہیں اس کے لئے یہ پنجاب پبلک سروس کمیشن میں requisition بھیج دیں یا ڈیپارٹمنٹ میں ہی منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب فیصلہ کر کے کنٹریکٹ پر رکھ لیں۔ مجھے اس میں سمجھ نہیں آ رہی کہ ٹائم دینے میں کیا مسئلہ ہے کیونکہ اگر یہ چاہیں تو ایک ہفتے میں کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے رولز میں ہمیں اجازت نہیں لینی ہوتی لیکن ہماری کابینہ میٹنگ میں ایڈہاک بھرتی پر بھی پابندی لگی تھی اس لئے ہمیں ایک دفعہ وزیر اعلیٰ سے اجازت لینا درکار تھی۔ اب یہ تمام پروسیجر مکمل ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ رولز کو relax کر کے یہ کروائیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! اس میں اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ ڈیپارٹمنٹ کے پاس یہ اتھارٹی ہے کیونکہ requisition انہوں نے بھیجنی ہے اور اس میں وزیر اعلیٰ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ سیٹیں already created ہیں۔ سوال جواب کا مطلب چیزوں کو بہتر کرنا ہوتا ہے لہٰذا میری request ہے کہ ڈیپارٹمنٹ میں بیٹھ کر اس کا فیصلہ کر لیں اور پورے پنجاب کی جتنی بھی سیٹیں خالی ہیں اس حوالے سے آپ پبلک سروس کمیشن کو requisition بھیج دیں اور اس کے against ایڈہاک بھرتی کر لیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Take it as a suggestion but not the question. Good suggestion. Thank you.

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال وہیں کا وہیں کھڑا ہے۔ یہ کوئی commitment or time frame دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے commitment دے دی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ time frame دے دیں کہ دو ماہ، چار ماہ یا چھ ماہ کے اندر پروسیجر کو مکمل کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے یہی کہا ہے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! requisition بھیجی جا چکی ہے۔ میں نے دو تین ماہ کا بتایا ہے جس میں تمام تر اسامیاں پُر ہو جائیں گی۔ کیا یہ مجھ سے date لینا چاہتے ہیں تو مجھے بتا دیں؟ میں نے اِن کو time limit دیا ہے کہ دو سے تین ماہ کے اندر انشاءاللہ تعالیٰ یہ اسامیاں پوری کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے 90 days کا کہہ دیا ہے۔ جی، اگلا سوال محترمہ مسرت جمشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن میں ڈائریکٹر کی اسامی سے متعلقہ تفصیلات

392: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشنز میں ڈائریکٹر کی کتنی اسامیاں ہیں نیز کتنے افسران بطور ڈائریکٹر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

پنجاب ایمپلائز سوشل سیکیورٹی انسٹیٹیوشن میں ڈائریکٹر ز کی 35 اسامیاں ہیں اور فی الوقت 35 افسران بطور ڈائریکٹر کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہاں ابھی بات اقلیتوں کے حوالے سے ہو رہی تھی تو میں جناب محمد بشارت راجا اور چودھری ظہیر الدین کا بڑا ممنون و مشکور ہوں اور انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ پورے حکومتی بنچز نے minorities کے issue پر اظہار یکجہتی کیا اور جناب خلیل طاہر سندھو کی بات کو انہوں نے second کیا۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ عرصہ تقریباً سات آٹھ ماہ سے ہم روز کوشش کرتے ہیں کہ حکومت اپنے وزراء کی تھوڑی سی تربیت کرے کہ وہ ایسی بات نہ کریں جس سے کسی کی دل آزاری ہو لیکن ایک شخص کے ہاتھوں کبھی سوسائٹی کا کوئی حصہ ٹارگٹ ہوتا ہے، کبھی صحافی

ٹارگٹ ہوتے ہیں، کبھی اقلیت ٹارگٹ ہوتے ہیں اور کبھی فنکار ٹارگٹ ہوتے ہیں تو اس[****]کو اپنے منطقی انجام تک پہنچائیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: [****]کے الفاظ کارروائی سےexpunge کرتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ عرض ضروری سمجھتا ہوں کہ جس طرح ہندوستان کے اندر"مودی"انتہا پسند ہے تو یہ پاکستان کا"مودی"ہے۔ یہ ہمیشہ اٹھتا ہے اور لوگوں کی دل آزاریاں کرتا ہے، لوگوں کے جذبات کے ساتھ کھیلتا ہے، میڈیا کے اندر زندہ رہنے کے لئے اور ٹی وی کی سکرین کی زینت بننے کے لئے باتیں کرتا ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے اس ملک میں ہمیشہ اقلیتوں کی، محروم طبقوں کی اور پسے ہوئے لوگوں کی نمائندگی کی ہے اور انہیں حق نمائندگی دیا ہے۔ سندھ کے اندر ہم نے جنرل سیٹوں پر اقلیتوں کو جتوایا ہے اور اسمبلی میں نمائندگی کر رہے ہیں۔ ہم نے سندھ کی ایک پٹی سے کرشنا کماری کو اٹھا کر سینیٹ کا ممبر بنایا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کے الفاظ سے ہماری سب کی دل آزاری ہوئی ہے جس پر پاکستان پیپلز پارٹی شدید احتجاج کرتی ہے۔ اے اپنیاں بوریاں ہی کتری جانداا اے۔ اپنے آپ وی نئیں جے جتنا تے اپنے ہور وی کئیاں دا راہ لے جاناں اے۔ ایندا بندوبست کرو۔ ہاؤس دے وچ جس وقت آیا اسی اوندا محاسبہ وی کراں گے، محاصرہ وی کراں گے تے احتجاج وی کراں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ اوہدے استعفےٰ تک اے جنگ جاری رہے گی۔ اوہ کوئی اس ملک دا واحد ٹھیکیدار نئی اے جیہڑا ہر طبقے نوں کتر رہیا اے۔ ہر بوری نوں ای کتر رہیا اے۔ ساریاں بوریاں اوہدے توں محفوظ کرو۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اب اس کی translation بھی کر دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پنجابی ساڈی مادری زبان اے اور ماں بولی اے۔ وڈے سپیکر صاحب نے حکم دیا تھا کہ تم پنجابی میں بات کر سکتے ہو۔ میں نے اس لئے گزارش کیتی اے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اجازت لے کر پنجابی میں بات کر سکتے ہیں ناں۔

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سید حسن مرتضیٰ: جی، کیا فرمایا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اجازت لے کر پنجابی میں بات کر سکتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تسی مینوں حکم دیتا اے کہ میرے ولوں تینوں کھلی چھٹی اے جو مرضی اے کر۔ میں اس واسطے ایہہ گستاخی کیتی اے۔(قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ نے اکیلے خود کو کہا ہے کہ پیپلز پارٹی اس پرُ زور سفارش کر رہی ہے لیکن اقلیتیں جنہیں ہم کہتے ہیں تو پاکستان بنتے وقت انہوں نے اپنا پورا role ادا کیا جس کی وجہ سے آج الحمدللہ ہمارے پاکستان کے جھنڈے میں جو "سفیدی" ہے یعنی جو جھنڈے میں سفید رنگ کا حصہ ظاہر کرتا ہے کہ انہوں نے پاکستان بننے میں ہماری پوری مدد کی ہے اور تمام اقلیتوں، لیکن وہ پاکستانی ہیں تو انہیں اقلیتیں کہنا بھی مناسب نہیں ہے اور وہ پاکستانی ہیں کیونکہ انہیں پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 25 میں مکمل طور پر پاکستانی شہری قرار دیا گیا ہے اور ان کے حقوق اور basic rights تمام پاکستانیوں کے برابر ہیں۔ بہت شکریہ

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک خالد محمود بابر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی اجازت سے out of turn ایک تحریک التوائے کار پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اہمیت عامہ کا ایک مسئلہ بہت ضروری ہے جس کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقے میں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس ہاؤس کو in order کریں کیونکہ تحریک التوائے کار take up ہو رہی ہے۔ جب وہ circulate ہو گی تو ہم اس کا جواب دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ ایک مسئلہ پوائنٹ آف آرڈر پر بیان کر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ ہم نے ہاؤس کو قانون اور ضابطے کے مطابق چلانا ہے۔ معزز ممبر نے کل بھی بات کی تھی کہ ایک تحریک التوائے کار پیش کرنا چاہتے ہیں تو یہ submit کریں۔ جب اس کا نمبر آئے گا تو پیش ہو گی اور متعلقہ وزیر اس کا جواب دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک خالد محمود بابر! زیرو آور نوٹس میں بات کر لیں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! یہ بہت اہم مسئلہ ہے مہربانی کر کے مجھے پیش کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، end پر اس کو لے لیں گے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار 35/19 محترمہ مومنہ وحید کی ہے یہ تحریک التوائے کار pending تھی جس کو وزیر مواصلات و تعمیرات نے respond کرنا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ ٹال ٹیکس 2011 میں باقاعدہ حکومت کی approval کے ساتھ لگا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کا جواب read out کر دیں۔

سمبڑیال روڈ کی تعمیر میں ناقص مٹیریل کا استعمال

(---جاری)

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جناب علی اختر کا point of view یہ ہے کہ اس ٹال ٹیکس کو یہاں سے ختم کیا جائے۔ ختم کرنا شاید حکومت کے لئے مشکل ہو گا کیونکہ اس کا ساڑھے آٹھ کروڑ روپے کا ٹینڈر جون 2019 تک کا ہو چکا ہے اور جون کے بعد اسے

take up کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ وہ اس کی shifting چاہتے ہیں تو جون کے بعد اس کو take up کر کے venue آواگت کے مقام پر change کر دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک تحریک التوائے کار basically NHA سے متعلقہ تھی جو کہ تین دفعہ اس لئے pending ہوئی ہے کہ ہمارے mover موجود نہیں تھے اور آج بھی mover پھر موجود نہیں ہیں جبکہ وزیر موصوف موجود ہیں تو وہ جواب دیں گے اور آپ جواب کے بعد اس تحریک التوائے کار کو dispose of کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: It has already been moved تو منسٹر صاحب نے اس کا جواب دینا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وزیر موصوف کے جواب کے بعد آپ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کر دیں۔ میں صرف یہ عرض کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس ٹال پلازے کا ساڑھے آٹھ کروڑ روپے کا جون 2019 تک کا ٹینڈر ہو چکا ہوا ہے اور جون کے بعد اگر mover چاہیں گے تو بات کر لیں۔ ہم اس کا venue change کرنے پر تیار ہیں۔ یہ ٹال پلازہ ختم نہیں کیا جا سکتا اور اس کا venue آواگت کے مقام پر تبدیل کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/ 77 چودھری اشرف علی کی ہے۔جی، چودھری صاحب! اسے پڑھیں!

مویشیوں کے لئے مضر صحت کھل بنولہ کے استعمال سے دودھ کی پیداوار میں کمی

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" گوجرانوالہ کی اشاعت مورخہ 27۔ جنوری 2019 کی خبر کے مطابق مویشیوں کے لئے مضر صحت کھل بنولہ کا استعمال، دودھ کی مجموعی پیداوار میں کمی کا انکشاف، زہر آلود خوراک کھانے سے جانوروں کی پیداواری صلاحیت متاثر، دودھ اور گوشت انسانوں میں بھی مہلک بیماریوں کو جنم دینے لگا۔ تفصیلات کے مطابق پنجاب میں مویشیوں کو مضر صحت کھل بنولہ کھلانے کے باعث دودھ کی مجموعی پیداوار میں کمی کا انکشاف ہوا ہے۔ خوراک کی تیاری کے لئے استعمال ہونے والے خام مال میں موجود نمی کے باعث فنگس لگنے سے aflatoxin bacteria پیدا ہو جاتا ہے جس سے خوراک کے ذریعے جانوروں کے جسم میں داخل ہو جانے سے ان کی پیداواری صلاحیت متاثر جبکہ شرح اموات میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں زہر آلود خوراک کھانے والے جانوروں کا دودھ اور گوشت انسانوں میں بھی مختلف بیماریوں کو جنم دے رہا ہے۔ زرعی سائنسدانوں کے مطابق دودھ دینے والے جانوروں کی خوراک کاٹن سیڈ کیک یعنی کھل بنولہ کی تیاری میں ایک مخصوص زہریلا بیکٹیریا پیدا ہو جاتا ہے جس کی قابل برداشت شرح 50 part per billion ہے جو ناقص حکمت عملی کے باعث 1900 part per billion سے زائد سطح تک پہنچ جاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق کپاس کی رات کے وقت چنائی کے باعث اس میں موجود نمی کا اخراج نہیں ہوتا جبکہ اس کے اندر موجود کپاس کا بیج جس سے کاٹن سیڈ کیک بنتا ہے اس میں نمی آ جاتی ہے اور اس نمی کی وجہ سے فنگس پیدا ہو جاتی ہے جو aflatoxin bacteria پیدا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ جانوروں کی خوراک اور ونڈا تیار کرنے والی کمپنیاں بہت بڑی مقدار میں جیلوں، ہوسٹلز و دیگر جگہوں سے باسی اور پھپھوندی لگی روٹیاں نہایت سستے داموں خرید کر جانوروں

کی خوراک اور ونڈا میں شامل کر دیتی ہیں جو کہ aflatoxin bacteria کے پیدا ہونے کا سبب بنتا ہے۔ ایسے بیکٹیریا والے دودھ کو جتنا مرضی اُبال لیں یہ بیکٹیریا مرتا ہے اور نہ ختم ہوتا ہے جبکہ یہ بیکٹیریا کینسر جیسے موذی مرض کے تیزی سے پھیلنے کا سبب بنتا ہے لیکن متعلقہ ذمہ دار ادارے اس سنگین مسئلہ کی طرف کوئی توجہ نہ دے رہے ہیں جو کہ باعث تشویش ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کر دیا جائے۔ میں کل تک اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/90 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ اسے پیش کریں۔

گندے پلاسٹک سے تیار شدہ بوتلوں کے استعمال سے خطرناک بیماریوں کا پھیلنا

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بحوالہ قومی اخبارات و نیوز چینلز یہ خبر دی گئی ہے کہ استعمال شدہ اور گندے پلاسٹک سے بوتلیں تیار کرنے کا کام صوبے کے ہر بڑے شہر میں جاری ہے جو کہ خطرناک بیماریوں کا باعث بن رہی ہیں۔ اخباری رپورٹس کے مطابق ڈائریکٹر جنرل فوڈ اتھارٹی کی سربراہی میں ناقص خالی بوتلیں تیار کرنے والی فیکٹریوں کو سیل اور 10 لاکھ 440 کلو پلاسٹک دانہ 25 ہزار تیار بوتلیں اور 1600 کلو ٹوٹی بوتلیں برآمد کی گئیں لیکن اس کے باوجود یہ غیر قانونی کام جاری ہے۔ پلاسٹک کو بار بار ری سائیکل کر کے خوراک کی پیکنگ کے لئے استعمال کرنا انسانی صحت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے اور غیر معیاری پلاسٹک سے مضر صحت اجزاء خوراک میں شامل ہو کر موذی بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔ عوام الناس اور سول سوسائٹی کے ارکان کا مطالبہ ہے کہ پنجاب بھر میں استعمال شدہ گندی، کیمیکل

بوتلوں کے کاروبار اور استعمال کرنے والوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا جائے اور اُنہیں قرار واقعی سزا دی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر خوراک جناب سمیع اللہ چودھری موجود نہیں ہیں؟ ابھی کچھ دیر پہلے بیٹھے ہوئے تھے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! متعلقہ منسٹر نہیں ہیں اگر حکم دیں تو میں جواب دے دیتا ہوں میرے پاس اس کا جواب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! جواب متعلقہ وزیر ہی دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وزیر صاحب ابھی کچھ دیر پہلے یہاں ایوان میں تشریف فرما تھے شاید نماز پڑھنے کے لئے چلے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: They should be present آپ اُن کو بلوا لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اُنہیں بلوا لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب ابھی آ رہے ہیں اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! میری آپ سے ایک request ہے کہ سپیریئر یونیورسٹی نے کل فی سمسٹر فیس 66 ہزار روپے سے بڑھا کر 86 ہزار روپے کر دی ہے۔ اب آپ بتائیں جو غریب بچہ 900 سے زیادہ marks نہیں لے سکتا اُس کو گورنمنٹ کالجز، یونیورسٹیز میں داخلہ نہیں ملتا تو اگر وہ

اس یونیورسٹی میں داخلہ لیتے ہیں اورstreet lightsمیں پڑھنے والے بچے کیا کریں گے؟ خود میرے maidکا بچہ ہے جو اُس یونیورسٹی میں داخل ہے اُس کی فیس میں 40ہزار روپے دیتی ہوں اور میرے behalfپر کچھ helpہو جاتی ہے لیکن اب بتائیں وہ street lightsمیں پڑھنے والا بچہ ہے وہ 86ہزار روپے کہاں سے دے؟ آپ سے requestہے کہ اُنہیں کہیں کہ وہ اپنی فیس کو60ہزار روپے تک رکھیں 86 ہزار روپے تک مت کریں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر ہائر ایجوکیشن موجود نہیں ہیں اگر وہ ہوتے تو پھر respondکر دیتے ہیں۔ اُن کی requestآئی ہوئی ہے وہ جب ہاؤس میں آئیں گے تو اس کا جواب ہم اُن سے لے لیں گے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم پرائیویٹ ممبر بزنس شروع کرتے ہیں۔ اب ہم پہلے مورخہ 26۔ فروری2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرارداد لیتے ہیں پہلی زیر التواء قرارداد جناب علی اختر کی ہے یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔

فیصل آباد کی تمام دورویہ سڑکوں کو ٹال فری کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے اس پر عرض کی ہے کہ جون تک ٹھیکہ ہوا ہے جون کے بعد اگر moverکہیں گے تو ہم اس کا venue changeکر دیں گے۔ اس قرارداد کو dispose ofکر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ضلع فیصل آباد کو دوسرے شہروں کے ساتھ ملانے کے لئے جناب پرویز الہیٰ کے دور حکومت میں دورویہ سڑکیں تعمیر کی گئی تھیں اور ان سڑکوں پر ٹال کی مد میں کوئی رقم وصول نہیں کی جاتی تھی۔ گزشتہ حکومت نے ان تمام سڑکوں پر ٹال ٹیکس لگادیا اور عوام الناس سے ٹال کی مد میں بھاری رقم وصول کرنا شروع کر دی۔ شہر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے پر عوام کو مالی بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ ان تمام سڑکوں کو ٹال فری کیا جائے۔"

(قرار داد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، دوسری زیر التواء قرارداد جناب مناظر حسین رانجھا کی ہے اس پر متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

نیپرا کے قرض کا سود بجلی صارفین سے لینے سے متعلق وفاقی حکومت کے فیصلے کو فی الفور واپس لینے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! یہ جو تحریک پیش ہوئی ہے اس میں جو پچھلے دور کے انرجی کے پراجیکٹس ہوئے ہیں۔ اُس میں 25 سے 30 سال کے لئے گورنمنٹ نے جو معاہدے کئے تھے اُس پر capacity building کی binding تھی یہ ہم انرجی لیں یا نہ لیں 4 روپے یونٹ ہمیں دینے پڑیں گے اسی مد میں 2016 میں 280 بلین کی payments ہوئیں ہیں اور 2019 میں 665 بلین کی payments ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! یہ جو capacity building کے پیسے ہیں وہ گورنمنٹ کو دینے پڑ رہے ہیں تو اگر circular debt بھی 13 ٹریلین کے قریب ہو 1.2 ٹریلین کی جو figures آرہی ہے تو capacity building payments بھی آپ کو کرنی ہوں تو پھر اداروں کو یا تو بند کر دینا چاہئے یا پھر اس کو manage کرنا پڑے گا اس کا impact ہے اداروں کو چلانے کے لئے یہ گورنمنٹ اس کو manage کر رہی ہے اور میں بتاتا چلوں کہ 2013 میں مسلم لیگ (ن) کی جب حکومت آئی تھی تو circular debt سارا ختم کر دیا گیا تھا 480 بلین روپے کی payments یک

جنبش pay کر دی گئی تھی اور اب جب 2018 میں ہماری حکومت آئی ہے تو 13 ٹریلین کے قریب debt circular ہمیں وراثت میں ملا ہے اور جو پراجیکٹس تھے اس کی payment بھی ہمارے ذمے آئی ہوئی ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ اس کو manage کر رہی ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ قوم پر کم سے کم بوجھ پڑے۔ یہ قانونی مجبوریاں ہیں گورنمنٹ کی مجبوری نہیں ہے اس لئے میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے کئے گئے اس فیصلے پر پورے ملک کے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے جس میں نیپرا کی جانب سے مختلف بنکوں سے لئے گئے قرض کی مد میں سود جو 20۔ارب روپے ہے، کی ادائیگی کے لئے بجلی کے بلوں کی مد میں صارفین سے رقم وصول کی جائے گی۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس فیصلے کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تیسری زیر التواء قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر وزیر سکولز ایجوکیشن نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔ منسٹر صاحب کی request آئی ہوئی ہے He is not present لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

چوتھی زیر التواء قرارداد محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر متعلقہ وزیر نے اپنا مؤقف پیش کرنا ہے وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔ منسٹر ہیلتھ صاحبہ! موجود نہیں ہیں۔ وزیر قانون! منسٹر ہیلتھ صاحبہ تشریف لائی ہیں اور نہ ہی ان کی application آئی ہے This is not fair with the House پچھلی دفعہ بھی یہی ہوا تھا کہ منسٹرز نہیں آئے تھے اور آج بھی نہیں آئے۔ جو منسٹرز نہیں آئے انہوں نے اپنی اپنی applications بھیج دی ہیں اور اُس دن بھی یہی بات ہوئی تھی کہ جو نہیں آئیں گے وہ application بھیجیں گے۔ اب اس پر پھر ہم کیا کریں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ:(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں تو معذرت ہی کر سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم اُن کو کتنے chance دے سکتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ:(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے کل بھی یہی کہا تھا کہ ہمیں responsibility کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بہت ہی immaturity کا مظاہرہ کر رہے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ چیف منسٹر صاحب سے بات کریں اگر کوئی اس ہاؤس کو serious نہیں لے رہا ہے تو پھر ان کو منسٹر رہنے کا right نہیں ہے کیونکہ This House is very Supreme (نعرہ ہائے تحسین)

پانچویں زیر التواء قرارداد محترمہ شعوانہ بشیر کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر متعلقہ وزیر نے اپنا مؤقف پیش کرنا تھا وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ان کی written request آچکی ہے لہٰذا اس قرار داد کو pending کیا جاتا ہے۔ چھٹی زیر التواء قرارداد محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ یہ بھی پیش ہو چکی ہے۔ اس کا جواب منسٹر سکولز ایجوکیشن نے دینا تھا لیکن ان کی request آئی ہوئی ہے لہٰذا اس قرارداد کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب نہیں ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری جواب دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری جواب نہیں دے سکتے صرف منسٹر صاحب ہی جواب دے سکتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹریز کو ابھی کوئی portfolio ملا ہی نہیں ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جو منسٹر صاحبان نہیں آتے ان کی تنخواہیں ان میں تقسیم کر دی جائیں جن کے سوالات اور قراردادیں ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں تھوڑا حصہ سپیکر کا بھی ہونا چاہئے۔

ساتویں زیر التواء قرار داد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ یہ بھی پیش ہو چکی ہے اس پر وزیر صاحب نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔ منسٹر صاحب! موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ آپ ہاؤس کی consent لے لیں۔ یہ عوامی مفاد کا مسئلہ ہے اگر یہ ہاؤس favour دیتا ہے تو منظور فرمالیں اگر نہیں دیتا تو پھر اللہ حافظ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ نے respond کرنا ہے اگر وہ respond کریں گی تو پھر ہم ہاؤس سے consent لیں گے۔ ان کو آخری chance دے دیا ہے اس کے بعد پھر ان کی تنخواہیں بند ہو جائیں گی۔

آٹھویں زیر التواء قرارداد سیدہ زہرا نقوی کی ہے۔ یہ قرارداد بھی پیش ہو چکی ہے اس پر منسٹر صاحب کا مؤقف آنا ہے لیکن منسٹر صاحب! موجود نہیں لہٰذا اس قرارداد کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

نویں زیر التواء قرارداد محترمہ شاہدہ احمد کی ہے یہ قرارداد بھی پیش ہو چکی ہے اس پر متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔ منسٹر صاحب! موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

دسویں زیر التواء قرارداد محترمہ مسرت جمشید کی ہے۔ یہ قرارداد بھی پیش ہو چکی ہے اس پر متعلقہ وزیر حکومتی مؤقف پیش کریں۔ یہ کس سے متعلقہ ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ تحفظ ماحول سے متعلقہ ہے اگر اجازت ہو تو میں گزارش کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ جواب دے دیں۔

پلاسٹک شاپنگ بیگز کی تیاری کے لئے
آکسو بائیوڈی گریڈ ایبل پلاسٹک کی درآمدی ڈیوٹی فری کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ basically environment سے متعلقہ ہے۔ اس سلسلے میں آج سے دو دن پہلے بھی ایک معاملہ زیر بحث آیا تھا اور جناب سپیکر نے اس پر already ایک کمیٹی قائم کر

دی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کمیٹی کا اگلے ایک دو دن میں اجلاس ہو گا تو اِس قرارداد کو بھی اس کے ساتھ take up کر کے کوشش کریں گے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کی favour کر رہے ہیں یا اس کو oppose کر رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ:(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس قرار داد کو oppose کر رہا ہوں کیونکہ گورنمنٹ کی اس پر already ایک پالیسی آنے والی ہے اور کمیٹی میں اس کو take up کرنا ہے اس لئے میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of فرما دیں اور اس قرارداد کو ہم اس کمیٹی میں take up کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی اور سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ اشیائے خوردونوش کے لئے پلاسٹک شاپنگ بیگز کا استعمال مضر صحت اور ماحولیاتی آلودگی میں اضافے کا باعث ہے لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں خود بخود تلف ہونے والے پلاسٹک شاپنگ بیگز کی تیاری کے لئے آکسو بائیوڈی گریڈ ایبل کی درآمد کو ڈیوٹی فری قرار دیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: گیارہویں زیر التواء قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

پولیو کی روک تھام کے لئے فوری اقدامات کرنے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ لاہور سمیت آٹھ شہروں میں پولیو کے وائرس کی تصدیق ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ پاکستان ان تین ممالک میں شامل ہے

جہاں پولیو کا مرض ابھی تک ختم نہیں کیا جاسکا۔ یہ ایوان وفاقی حکومت سے
مطالبہ کرتا ہے کہ انسداد پولیو کے لئے فوری سنجیدہ اقدامات کئے جائیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ لاہور سمیت آٹھ شہروں میں پولیو کے وائرس
کی تصدیق ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ پاکستان ان تین ممالک میں شامل ہے
جہاں پولیو کا مرض ابھی تک ختم نہیں کیا جاسکا۔ یہ ایوان وفاقی حکومت سے
مطالبہ کرتا ہے کہ انسداد پولیو کے لئے فوری سنجیدہ اقدامات کئے جائیں۔"

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس میں لاہور کے آٹھ شہروں کا لکھا ہے اس میں تبدیلی کر کے پنجاب کے سارے شہروں کا لکھ دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس میں amend کر کے پنجاب کے تمام شہروں کا لکھ دیا جائے۔

جناب محمد ارشد ملک: شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ منسٹر صاحبہ! موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

بارہویں زیر التواء قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔ یہ ایگریکلچر اور انڈسٹریز کے متعلق ہے۔ ابھی میاں محمد اسلم اقبال تھوڑی دیر پہلے یہاں بیٹھے ہوئے تھے وہ ابھی باہر گئے ہیں۔ ان کو دیکھ لیا جائے۔ اس کو for the time being pending کرتے ہیں۔ منسٹر صاحب آتے ہیں تو وہ اس پر respond کریں گے۔

اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ فرح آغا کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

قومی کھیل ہاکی کو زوال سے نکالنے کے لئے فنڈز کے اجراء کا مطالبہ

محترمہ فرح آغا: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے قومی کھیل ہاکی کو زوال سے نکالنے کے لئے فنڈ کا اجراء کیا جائے اور ہاکی کے قومی و بین الاقوامی مقابلوں کو براہ راست نشر کیا جائے تاکہ عوام قومی کھیل کی جانب راغب ہوں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے قومی کھیل ہاکی کو زوال سے نکالنے کے لئے فنڈ کا اجراء کیا جائے اور ہاکی کے قومی و بین الاقوامی مقابلوں کو براہ راست نشر کیا جائے تاکہ عوام قومی کھیل کی جانب راغب ہوں۔"

جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! پاکستان ہاکی فیڈریشن کی رجسٹریشن پاکستان سپورٹس بورڈ، پاکستان اولمپک ایسوسی ایشن اور انٹرنیشنل ہاکی فیڈریشن کے ساتھ جو پاکستان ہاکی فیڈریشن کے انٹرنیشنل tours ہوتے ہیں ان میں بھی پاکستان سپورٹس بورڈ ان کو فنڈز مہیا کرتا ہے اور جب بھی ان کو انٹرنیشنل میچز یا نیشنل چیمپئن شپ کے لئے ضرورت پڑے تو پاکستان سپورٹس بورڈ اور پاکستان اولمپک ایسوسی ایشن ان کی مدد کرتا رہا ہے۔ باقی جو نیشنل اور انٹرنیشنل میچز کی live broadcasting کی بات ہے تو اس کے لئے منسٹری آف انفارمیشن کے ساتھ بات کر کے کوئی لائحہ عمل طے کیا جاسکتا ہے اور جہاں تک ہمارے purview میں آتا

ہے جب بھی پاکستان ہاکی فیڈریشن یا پاکستان ہاکی ایسوسی ایشن نے کوئی بھی مطالبہ کیا ہے تو پنجاب سپورٹس بورڈ وقتاً فوقتاً ان کی ہر قسم کی مدد کرتے رہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس قرارداد کو oppose کریں گے یا اس کی favour کریں گے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! یہ قرارداد فیڈرل purview میں آتی ہے اور ہم اسے oppose کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ہاکی ہمارا قومی کھیل ہے، جس طرح منسٹر صاحب نے ابھی فرمایا ہے اور انہوں نے بھی اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا تو میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ request کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اس قرارداد کو pending کروا لیتے ہیں اور وفاقی حکومت سے ٹیلیویژن سے direct نشر کرنے کے لئے رابطہ کریں گے اور وفاقی حکومت سے فنڈز کا بھی مطالبہ کریں گے لہٰذا اس قرارداد کو فی الحال pending کر لیا جائے۔

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! ہم تو already کر رہے ہیں جس طرح جناب محمد بشارت راجا کہہ رہے ہیں تو اس قرارداد کو pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ دوسری قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

صوبائی اسمبلی پنجاب کے داخلی دروازے پر کلمہ طیبہ تحریر کرنے کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پاکستان کا مطلب کیا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اللہ تعالیٰ نے اس کلمہ کی برکت اور حضرت قائداعظمؒ کی کوششوں سے ہمیں یہ خطہ عطا فرمایا لہٰذا

ایوان کی رائے ہے کہ قومی اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرح صوبائی اسمبلی پنجاب
سیکرٹریٹ کے داخلی دروازہ کے اوپر کلمہ طیبہ تحریر کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پاکستان کا مطلب کیا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اللہ تعالیٰ نے اس کلمہ کی برکت اور حضرت قائداعظمؒ کی کوششوں سے ہمیں یہ خطہ عطا فرمایا لہٰذا ایوان کی رائے ہے کہ قومی اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرح صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ کے داخلی دروازہ کے اوپر کلمہ طیبہ تحریر کیا جائے۔"

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے کلمہ طیبہ کے بجائے کلام طیبہ پڑھا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ بہت زیادہ vigilant ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! نہیں، آپ نے صحیح پڑھا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ تھوڑا سا زرا extra smart ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ جناب خلیل طاہر سندھو! ذرا تھوڑا سا ان کو سمجھائیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! بنیادی طور پر تو یہ قرارداد اسمبلی سیکرٹریٹ سے متعلقہ ہے۔ آپ Custodian of the House جو فیصلہ مناسب سمجھیں اس پر فرمائیں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ بحیثیت ایک مسلمان کوئی شخص بھی اس پر اعتراض نہیں کر سکتا۔ So we don't oppose it.

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پاکستان کا مطلب کیا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اللہ تعالیٰ نے اس کلمہ کی برکت اور حضرت قائداعظمؒ کی کوششوں سے ہمیں یہ خطہ عطا فرمایا لہٰذا ایوان کی رائے ہے کہ قومی اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرح صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ کے داخلی دروازہ کے اوپر کلمہ طیبہ تحریر کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تیسری قرارداد جناب محمد منیب سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس قرارداد کو pending کرتے ہیں۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر! میری گزارش تھی کہ نماز کی اذان تو ہوتی ہی ہے اگر پندرہ منٹ وقفہ نماز بھی کیا کریں تو بہتر ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ وقفہ نماز ہونا چاہئے۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر! شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انشاء اللہ آئندہ نماز کا وقفہ پندرہ منٹ کریں گے۔ چوتھی قرارداد چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

پنجاب کے جن علاقوں میں موبائل کمپنیوں کی کوریج نہ ہے ان کو بھی کوریج فراہم کرنے کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پنجاب کے جن علاقوں میں موبائل کمپنیوں کی کوریج نہ ہے وہاں تمام موبائل کمپنیوں کو کوریج فراہم کرنے کا پابند کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پنجاب کے جن علاقوں میں موبائل کمپینوں کی کوریج نہ ہے وہاں تمام موبائل کمپنیوں کو کوریج فراہم کرنے کا پابند کیا جائے۔"

جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ وفاقی حکومت سے متعلقہ ہے۔ مزید اس میں یہ ہے کہ یہ کمپنیز پرائیویٹ کمپنیز ہیں اور گورنمنٹ regulated نہیں ہیں تو ان پرائیویٹ کمپنیز کو گورنمنٹ پابند نہیں کر سکتی اس لئے میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ اگر اس قرارداد کو favour میں کر کے وفاقی حکومت کو بھیج دیں تو وہ اسے دیکھ لے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وفاقی حکومت بھی پابند نہیں کر سکتی کیونکہ وہ independent companies ہیں اور وہ انہیں نہیں بھیجیں گے لیکن وہ یوفون تک تو محدود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! یوفون کی حد تک تو ہو جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں نے تو صرف اس لئے اسے oppose کیا تھا کہ یہ وفاقی حکومت سے بھی متعلقہ نہیں ہے کیونکہ وہ کمپنیز پرائیویٹ کمپنیز ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اسے oppose کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے اسے oppose کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پنجاب کے جن علاقوں میں موبائل کمپنیوں کی کوریج نہ ہے وہاں تمام موبائل کمپنیوں کو کوریج فراہم کرنے کا پابند کیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پانچویں قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

پولیو سے بچاؤ کے لئے آگاہی مہم چلانے کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان آٹھ سال بعد صوبائی دارالحکومت میں پولیو کا کیس سامنے آنے پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ لاہور، کراچی سمیت پاکستان کے دس بڑے شہروں میں گٹر کے پانی میں پولیو وائرس کا انکشاف ہوا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پولیو سے بچاؤ کے لئے ملک بھر میں آگاہی مہم چلائی جائے نیز تمام متعلقہ محکموں کو اس بیماری کے خاتمے کے لئے سنجیدگی سے کام کرنے کی ہدایت کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان آٹھ سال کے بعد صوبائی دارالحکومت میں پولیو کا کیس سامنے آنے پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ لاہور کراچی سمیت پاکستان کے دس بڑے شہروں میں گڑھے کے پانی میں پولیو وائرس کا انکشاف ہوا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پولیو سے بچاؤ کے لئے ملک بھر میں آگاہی مہم چلائی جائے نیز تمام متعلقہ محکموں کو اس بیماری کے خاتمے کے لئے سنجیدگی سے کام کرنے کی ہدایت کی جائے۔"

چونکہ متعلقہ منسٹر نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ایوان کی رائے لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد pending کر دی گئی ہے تاکہ متعلقہ منسٹر کا اس پر response آجائے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں اس میں ایک تجویز add کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سینیٹ اسلام آباد میں

A couple of days back, the Compulsory Vaccination and Protection of Health Workers Bill 2019 was re-introduced

جس میں انہوں نے یہ essential کر دیا ہے کہ نادرا اور یونین کونسلز

Will only issue birth certificates on the provision of child vacation details. I think Punjab also should work together and bring such a bill.

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ہم نے یہ قرارداد pending کر دی ہے جب ہیلتھ منسٹر صاحبہ آئیں گی تو وہ اس پر respond دیں گی لیکن this is very important اب ہم زیرو آر شروع کرتے ہیں۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے متعلقہ محکمے کی توجہ دلانا چاہ رہا ہوں کہ جب ہم موٹروے سے اتر کر بابو صابو انٹر چینج سے بند روڈ پر آتے ہیں تو گلشن راوی کے موڑ سے ذرا پہلے سڑک انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے وہاں سے تین سے چار فٹ گہرے گڑھے پڑ چکے ہیں جن کے اوپر ڈرینج کا پانی ہر وقت کھڑا رہتا ہے چونکہ میرا روزانہ وہاں سے گزر ہوتا ہے، وہاں پر ہر موٹر وہیکل کے پچیس سے تیس منٹ ضائع ہوتے ہیں اور وہ کسی بھی وقت کسی بڑے حادثے کا باعث بن سکتی ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ایوان کے توسط سے متعلقہ سوئے ہوئے محکمے کو فرما دیا جائے کہ یہ بیس سے تیس گز کا ایک ٹکڑا ہے اسے ٹھیک کر دیا جائے چونکہ اس کی وجہ سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں موٹر وہیکلز کا وقت ضائع ہو رہا ہے اور حادثات کا بھی سبب بن سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر تحریک التوائے کار لے آئیں تو ہم اسے properly take care کر لیں گے۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! بہت شکریہ

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے اس معزز ایوان سے گزارش ہے کہ ہمارے ممبران کو پوائنٹ آف آرڈر کا مقصد سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جس طرح معزز ممبر نے سڑک کے کھڈوں کا ذکر کیا ہے یہ پوائنٹ آف آرڈر میں نہیں آتا بلکہ یہ قرارداد یا تحریک التوائے کار میں آتا ہے۔ میرے خیال میں اس ایوان میں پوائنٹ آف آرڈر سب سے زیادہ abused چیز ہے جس کے نام پر ہم کھڑے ہو کر پوائنٹ آف آرڈر کہتے ہیں لیکن وہ گفتگو ایوان کے رولز کے مطابق نہیں ہوتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! تشریف رکھیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! محترمہ نے پوائنٹ آف آرڈر کے حوالے سے کافی الٹ پلٹ بات کر دی ہے۔ پوائنٹ آف آرڈر ہر معزز ممبر کا حق ہے لہٰذا محترمہ نے نامناسب بات کی ہے۔

زیرو آور نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔اب ہم زیرو آور نوٹس لیتے ہیں۔پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 19/78 سیدہ زہرہ نقوی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 19/79 محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر لاہور میں موجود انڈر پاسز مختلف شخصیات کے نام سے منسوب کئے گئے ہیں۔منیر نیازی صاحب ہمارے ملک کے بہت بڑے شاعر ہیں، میری گزارش ہے کہ کسی ایک انڈر پاس کو اس عظیم شاعر کے نام سے منسوب کیا جائے۔

رانا محمد اقبال خان: معزز ممبر کی بات کی سمجھ ہی نہیں آئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

صوبہ کی ایپکس کمیٹی کو فعال کرنے کا مطالبہ

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ پاکستان کے تینوں صوبوں میں ایپکس کمیٹی فعال ہے اور صوبہ پنجاب میں اس کمیٹی کا آخری اجلاس فروری 2017 میں ہوا تھا جس کی وجہ سے CTD کے آپریشنز پر چیک نہیں ہے۔پنجاب میں ایپکس کمیٹی کو فعال کرنے کے حوالے سے ایوان کو آگاہ کیا جائے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! شکریہ۔میں صرف اتنا کہنا چاہوں گی کہ ہمارے سامنے ساہیوال والا واقعہ ہو یا اس سے پہلے کے واقعات ہوں ان پر obviously بہت ضروری ہے کہ ہماری CTD کے عملے کے حوالے سے میں نے جس کمیٹی کی بات کی ہے اسے پچھلے کچھ عرصے سے فعال نہیں کیا گیا جس وجہ سے ہمیں یہ مسائل درپیش ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس کی گہرائی میں زیادہ نہیں جانا چاہوں گی بلکہ وزیر قانون اور باقی ایوان سے صرف اتنی درخواست ہے کہ اس کمیٹی کو فعال کریں اور اگر یہ فعال ہو چکی ہوئی ہے تو اس سے ہمیں آگاہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! میرا صرف اتنا ہی مقصد ہے اس سے زیادہ بحث نہیں کرنا چاہتی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ محترمہ نے جس مسئلے کی طرف اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کرائی ہے وہ ایپکس کمیٹی کو فعال کرنے کی ہے۔ اس حد تک تو بات درست ہے کہ ایپکس کمیٹی کو فعال ہونا چاہئے اور انہوں نے فرمایا ہے کہ 2017 میں اس کا آخری اجلاس ہوا تھا۔ ان کی معلومات کے مطابق یہ درست ہو گا کہ 2017 میں ہی اس کا آخری اجلاس ہوا ہو گا۔ انشاء اللہ اسے فعال بنانے کے لئے گورنمنٹ اقدامات کرے گی لیکن میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اسے جو آگے CTD سے link up کیا گیا ہے کہ فلاں واقعات نہ ہوتے، گورنمنٹ کی کارکردگی یا ان واقعات سے ایپکس کمیٹی کا تعلق نہیں ہے بلکہ اس کا ایک اپنا domain ہے اور اس domain میں رہتے ہوئے یہ کمیٹی فعال ہونی چاہئے اور گورنمنٹ اسے فعال کرنے کے لئے اقدامات کرے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس زیرو آور نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

The session is adjourned to meet on Wednesday, the 6th March 2019 at 11.00 am.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

بدھ،6-مارچ2019

(یوم الاربعاء،28-جمادی الثانی1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7: شمارہ 11

721

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ6۔مارچ2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سماجی بہبود وبیت المال)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون پر غوروخوض اوراس کی منظوری

مسودہ قانون میر چاکر خان رند یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی،ڈیرہ غازی خان 2019

(مسودہ قانون نمبر3بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون میر چاکر خان رند یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی ،ڈیرہ غازی خان 2019،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صنعت، تجارت وسرمایہ کاری نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے ،فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون میر چاکر خان رند یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی ،ڈیرہ غازی خان 2019منظور کیا جائے۔

723

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

بدھ،6-مارچ2019

(یوم الاربعاء،28-جمادی الثانی1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر ایک بج کر پانچ منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

يَمْحَقُ
اللَّهُ الرِّبَوٰا۟ وَيُرْبِى الصَّدَقَٰتِ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ
٢٧٦ إِنَّ الَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ الصَّٰلِحَٰتِ وَأَقَامُوا۟ الصَّلَوٰةَ
وَءَاتَوُا۟ الزَّكَوٰةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ٢٧٧ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا۟ اتَّقُوا۟ اللَّهَ
وَذَرُوا۟ مَا بَقِىَ مِنَ الرِّبَوٰٓا۟ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ٢٧٨ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا۟
فَأْذَنُوا۟ بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۖ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ
أَمْوَٰلِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ٢٧٩

سورة البَقَرَة آيات 276 تا 279

اللہ سود کو نابود (یعنی بے برکت) کرتا اور خیرات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے گنہگار کو دوست نہیں رکھتا(276) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے اور نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے رہے ان کو ان کے کاموں کا صلہ اللہ کے ہاں ملے گا اور (قیامت کے دن) ان کو نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے (277) مومنو! اللہ سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو (278) اگر ایسا نہ کرو گے تو خبردار ہو جاؤ (کہ تم) اللہ اور رسول سے جنگ کرنے کے لئے (تیار ہوتے ہو) اور اگر توبہ کر لو گے (اور سود چھوڑ دو گے) تو تم کو اپنی اصل رقم لینے کا حق ہے جس میں نہ اوروں کا نقصان اور نہ تمہارا نقصان (279)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
اسی کے ذکر سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
نصیبوں کو جگاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
انہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے بھی ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
میں فخری فکرِ دنیا آخرت سب بھول جاتا ہوں
مجھے جب یاد آتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

پوائنٹ آف آرڈر

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا محمد اقبال خان! پہلے وقفہ سوالات لے لیتے ہیں کیونکہ آج legislation بھی ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! بہت ضروری معاملہ ہے ورنہ وقفہ سوالات کے بعد بھی بات ہو سکتی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کا علاج ان کے معالج سے کروانے کا مطالبہ

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میرے قائد میاں محمد نواز شریف جو کہ اس ملک کے تین دفعہ وزیر اعظم رہے، اس معزز ہاؤس کے ممبر رہے اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھی رہے ہیں۔ ان کے علاج کے لئے ہم کہتے ہیں کہ مہربانی فرمائیں کیونکہ جس ڈاکٹر نے ان کا علاج کیا تھا وہ ڈاکٹر بھی ان کو کہتے ہیں کہ آپ میرے پاس آئیں تو میں آپ کا بہتر علاج کروں گا۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایک ایسی شخصیت جس نے ملک پاکستان کو نہیں بلکہ دنیا اسلام میں نام پیدا کیا اور پاکستان کو ایٹمی قوت بنا دیا۔ آج اس شخص کو اپنے علاج کی ضرورت ہے تو ان کو ملک سے باہر جانے نہیں دیا جا رہا۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر! 59 دن ہو گئے ہیں لیکن آج تک ان کی انجیو گرافی بھی نہیں کی گئی۔ میں افسوس کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ ان کے علاج کے لئے آپ کوئی حکم صادر فرما دیں تو بہتر بات ہے ورنہ میرے جتنے بھی ساتھی ہیں ہم اس پر واک آؤٹ کریں گے۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! آج اس ایوان میں بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ میاں محمد نواز شریف جو ایک کروڑ 29 لاکھ ووٹ لے چکے ہیں۔ وہ ہماری پارٹی کے قائد ہیں اور اس ملک کے تین مرتبہ وزیر اعظم رہے ہیں۔ ان کے علاج کو لے کر مذاق اور تماشا بنایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ آج 59 دن گزر گئے ہیں۔ ان کو جب پہلے دن پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں لے جایا گیا تھا تو وہاں پروفیسر شاہد حمید نے فوری طور پر ان کی انجیو گرافی کرانے کے لئے کہا تھا لیکن ان کی فوری انجیو گرافی کرانے کی بجائے ان کو زبردستی واپس جیل بھیج دیا گیا۔ اس کے بعد جب دوبارہ ساری قوم نے شور ڈالا۔

جناب سپیکر! میں صرف دو تین facts پر بات کروں گا کہ اس کے بعد جب دوبارہ علاج کے لئے سروسز ہسپتال لے جایا گیا اور پھر ان کے گردے کی پتھری ڈھونڈنے کی کوشش کی گئی۔ ان کو 16 دن کسی سینئر کارڈیالوجسٹ نے نہیں دیکھا۔ یہاں ایک تھڑے والے کو پتا ہے، ہر گلی کوچے میں پتا ہے کہ میاں محمد نواز شریف کو کیا ہوا ہے لیکن ان کا علاج کبھی گائناکالوجسٹ سے کرایا جاتا ہے، کبھی مذاق بنایا جاتا ہے اور انہیں چالیس چالیس دن تک پیدل چلایا جاتا ہے اسی لئے انہوں نے آج آنے سے انکار کیا ہے۔ ہم سب اس تشویش میں مبتلا ہیں بلکہ پوری قوم ہی تشویش میں مبتلا ہے اور اگر میاں محمد نواز شریف کو خدانخواستہ کچھ ہو گیا تو اس کی ذمہ دار تبدیلی سرکار عمران خان ہوں گے اور ہم بطور احتجاج اپوزیشن آج اس ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزبِ اختلاف کی جانب سے
لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی، نہیں چلے گی، شرم کرو حیا کرو
میاں محمد نواز شریف کو رہا کرو کی نعرے بازی کی گئی)

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ
کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ آپ سب لوگ بیٹھ جائیں۔ وزیر قانون بات کریں گے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! اس سے پہلے کہ آپ اس پر respond کریں یہاں پر ایک delegation آیا ہے تو میں پہلے ان کو welcome کر لوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، ضرور۔

MR DEPUTY SPEAKER: We welcome the delegation from USA Dr Leif Hetland and Pastor from USA Dr Marqus Fida, we welcome you to the Punjab Assembly.

جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ انتہائی افسوسناک بات ہے۔ اپوزیشن کی طرف سے ایک point raise کیا گیا تو کم از کم وہ حکومتی مؤقف سنتے اس کے بعد اگر وہ واک آؤٹ کرتے تو پھر یہ مناسب بات تھی۔ بہر حال انہوں نے یہ طے کیا ہوتا ہے کہ صرف اپنی بات ہی منوانی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک جمہوری روّیہ نہیں ہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) ایک غیر جمہوری روّیہ اپنائے ہوئے ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہمارا قصور نہیں ہے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ کل مجھے اطلاع ملی کہ میاں محمد نواز شریف کی طبیعت خراب ہے تو اسی وقت ہوم ڈیپارٹمنٹ نے یہ احکامات جاری کئے کہ انہیں جیل سے ہسپتال منتقل کیا جائے اب انہوں نے ہسپتال آنے سے انکار کر دیا اور انہوں نے کہا کہ میں نے ہسپتال نہیں جانا۔ اس سے پہلے بھی ان کو ہسپتال میں رکھا جانا چاہ رہا تھا لیکن انہوں نے یہ ضد پکڑی ہوئی تھی کہ میں نے ہسپتال میں نہیں بلکہ جیل جانا ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایسا انوکھا قیدی گورنمنٹ آف پاکستان اور گورنمنٹ آف پنجاب کو مل چکا ہے جو کہ علاج بھی اپنی مرضی کا چاہتا ہے، قید بھی اپنی مرضی کی جگہ پر کاٹنا چاہتا ہے اور فیصلے بھی عدالتوں سے اپنی مرضی کے لینا چاہتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ انتہائی افسوسناک روّیہ ہے لہٰذا میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں اور on the floor of the House یہ commitment دیتا ہوں کہ ابھی آپ حکم دیں تو حکومت اس ملک کے بہترین ڈاکٹرز سے ان کا علاج کرانے کے لئے تیار ہے اور ان سے کہیں کہ یہ بات سننے کا حوصلہ رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! آپ بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ہم بہترین ڈاکٹرز سے ان کا علاج کروانا چاہتے ہیں۔ آپ کے علم میں ہے کہ اس وقت پی آئی سی میں پاکستان کے بہترین ڈاکٹرز موجود ہیں تو گورنمنٹ اُن سے ان کا علاج کرانے کے لئے تیار ہے لیکن اگر وہ یہ چاہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی مرضی کے ڈاکٹر سے علاج کروانا ہے تو اربوں روپے اس ملک کے وہ لوٹ کر گئے ہیں باہر سے ڈاکٹرز بلا کر یہاں پر اپنا علاج کروالیں حکومت اس چیز کی بھی اجازت دینے کے لئے تیار ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب منان خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم پوائنٹ آؤٹ ہو چکا ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"گو نواز گو، گلی گلی میں شور ہے نواز شریف چور ہے" کی نعرے بازی کی گئی)

سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کا علاج ان کے معالج سے کروانے کا مطالبہ

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک شخص جو کہ تین مرتبہ اس ملک کا وزیر اعظم رہ چکا ہے تو اس کو چاہئے تھا کہ وہ ہسپتالوں کی حالت کو بہتر کرتا۔ میرے اپنے والد کا علاج پی آئی سی میں ہوا ہے اور میرا خود کا علاج بھی یہاں پر ہی ہوا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ to set an example for the people وہ اپنا علاج یہاں پر ہی کروائیں۔ میرا خیال ہے کہ جناب محمد بشارت راجا مزید اس پر بات کریں گے۔

میرے خیال میں میاں محمد نواز شریف یہی چاہ رہے ہیں کہ وہ اپنا علاج بیرون ملک جا کر کروائیں اوران کا یہی ارادہ ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ان کا ارادہ اپنی جگہ پر لیکن حکومت نے قواعد وضوابط کے مطابق چلنا ہے لہٰذا ہم نے ان کے ارادے کے مطابق نہیں چلنا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! یہاں پر اچھے ہسپتال موجود ہیں۔

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تین مرتبہ وزیراعظم رہنے والے شخص کو آج تک یہ خیال نہیں آیا کہ ایک ہسپتال ایسا بنوا لیتے جہاں پر اپنا علاج کروا لیتے تو باقی پاکستانی قوم کیا بھیڑ بکریاں ہیں جو یہاں پر اپنا علاج کرواتی ہے جو تین مرتبہ وزیراعظم رہنے والے شخص کا علاج یہاں نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! دوسری بات کہ یہ تو وہ خاندان ہے جن کی اولاد، کاروبار یہاں پر ہے اور نہ ہی ان کا علاج یہاں پر ہوتا ہے تو کیا یہ صرف یہاں پر حکمرانی کرنے کے لئے آتے ہیں؟ ان کو یہ سمجھ ہونی چاہئے کہ اگر یہ اس طرح کی باتیں کریں گے تو ان کے اپنے اعمال نامے لوگوں کے سامنے آئیں گے اور ان کی اپنی اصلیت باہر آئے گی لہٰذا اب پاکستان بدل چکا ہے۔ یہ کہتے ہیں تبدیلی سرکار ذمہ دار ہے تو تبدیلی سرکار ہر پاکستانی کے مفاد کی ذمہ دار ہے اور پاکستانی قوم کو تبدیلی سرکار نے یہ awareness دی ہے کیونکہ یہ وہ لوگ تھے جو وسائل لوٹتے رہے اور سوائے اپنے خاندان کو مضبوط کرنے کے پاکستان کا کبھی نہیں سوچا لہٰذا میں اس کی مذمت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! ہم as a House یہ recommend کریں گے کہ ان کا جو بھی علاج ہو وہ اسی طرح ہو جس طرح ایک عام پاکستانی کا ہوتا ہے۔ شکریہ

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میری اپوزیشن سے یہ گزارش ہو گی کہ مہربانی کر کے ٹویٹ کے ذریعے یا بائیکاٹ کر کے بیماری کو بہانہ بنا کر اس پر سیاست نہ کریں۔ کل رات ٹی وی پر ایک statement آ رہی تھی کہ وزیراعظم پاکستان نے وزیراعلیٰ پنجاب کو direction دی جس ہسپتال میں بھی میاں محمد نواز شریف علاج کروانا چاہتے ہیں تو ان کو اسی ہسپتال میں فوری طور پر منتقل کیا جائے لیکن مسئلہ بیماری کا نہیں ہے مسئلہ اس چیز کا ہے کہ ان کو اپنی سیاسی موت نظر آ رہی ہے اور ان کو پتا ہے کہ جناب عمران خان ایک عالمی لیڈر کے طور پر الحمدللہ سامنے آئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پاکستان اور پاکستان کی معیشت کے لئے، غریب عوام کے لئے وہ جس طرح سے policies لے کر آ رہے ہیں تو ان کو نظر آ رہا ہے کہ آنے والا وقت اب ان کی سیاسی موت ہے اور اب ان کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ گئی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ان کو اپنی کرپشن کے تمام scandals باہر نکلتے ہوئے نظر آ رہے ہیں جس کی بناء پر آج یہ بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے ہیں تاکہ میاں محمد نواز شریف کی بیماری پر سیاست کی جائے۔ یہ عام آدمی کے ذہن میں یہ چیز بٹھانا چاہ رہے ہیں کہ ان کو دوائی کی سہولت میسر نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اِن سے یہ پوچھتا ہوں کہ جیلوں کے اندر جو قیدی مر گئے ہیں وہ اس لئے مر گئے کیونکہ ان کے دَور میں قیدیوں کو علاج کی سہولت میسر نہیں تھی۔ تمام ہسپتال انہوں نے اپنی ہٹ دھرمی کی وجہ سے نہیں بنائے بلکہ انہوں نے پُلوں اور سڑکوں کو اس لئے بنایا کہ وہاں سے سیدھی سیدھی کمیشن آتی تھی۔ انہوں نے 56 کمپنیاں اس لئے بنائیں کیونکہ وہاں سے سیدھے سیدھے ان کی اولادوں کو پیسے آتے تھے۔ اگر انہوں نے اس issue یا کسی بھی چیز پر بات کرنی ہے تو ہاؤس میں آ کر بات کریں ہم ان کو welcome کریں گے اور وزیر قانون سے request کریں گے کہ پورا ایک دن کرپشن پر بات کرنے کے لئے رکھا جائے۔ ہم اِن کو بتاتے ہیں کہ انہوں نے اس ملک کا کس طرح سے بیڑا غرق کیا ہے اور عوام کو کتنا مقروض کیا ہے۔ انہوں نے پاکستان کو 6 ہزار ارب سے 30 ہزار ارب روپے تک مقروض کر دیا ہے۔ یہاں پر 2.5 بلین ڈالر current

Trade deficit 15 billion-deficit تھا اور اِن کے دَور 2013 میں 19 بلین ڈالر ہو گیا- dollar تھا لیکن اِن کے دَور میں30-ارب ڈالر کا ہوا- پبلک enterprises جو 190-ارب روپے کے گھاٹے میں تھیں اِن کے دَور میں وہ 453-ارب روپے کی مقروض ہو گئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! شکریہ

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اِن کے دَور میں circular debt 120-ارب روپے کا ہوا اور میرا صوبہ پنجاب 1500-ارب روپے کا مقروض ہوا ہے- اِن سے پوچھا جائے کہ پیسا کدھر گیا؟ وہ پیسا انگلینڈ کے محلات میں اور اِن کی اولادوں کی جیب میں گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! تشریف رکھیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کو کنگال کر کے یہ بیماری کارونارو کر اپنی کرپشن کو نہیں چھپا سکتے۔

سوالات

(محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

MR DEPUTY SPEAKER: Minister Sahib! Thank you. Now we come to the agenda and we start the Question Hour.

آج محکمہ جات سماجی بہبود اور بیت المال سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے- پہلا سوال نمبر 738 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے- اگلا سوال محترمہ عابدہ بی بی کا ہے- جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عابدہ بی بی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم- جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 857 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

معذور افراد کا بھرتی میں کوٹا کی شرح سے متعلقہ تفصیلات

*857: **محترمہ عابدہ بی بی:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں سرکاری ملازمت کے حصول کے لئے معذور افراد کے مختص کوٹا کی شرح کیا ہے؟

(ب) کیا یہ شرح ہر محکمہ میں یکساں طور پر نافذ العمل ہے یا مختلف؟

(ج) سال 2013 تا 2018 اس کوٹا پر کس حد تک عملدرآمد ہوا۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) موجودہ حکومت معذور افراد کا کوٹا مزید بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) صوبہ میں سرکاری ملازمت کے لئے معذور افراد (روزگار اور بحالی) کے قانون مجریہ 1981 کے سیکشن 10 کے تحت تمام قسم کی ملازمتوں میں معذور افراد کے لئے تین فیصد کوٹا مختص ہوتا ہے۔

(ب) یہ شرح ہر محکمہ میں یکساں طور پر نافذ العمل ہے۔

(ج) سال 2013 تا 2018 میں معذور کوٹا پر 3500 سے زائد معذور افراد سرکاری محکموں میں بھرتی کئے گئے مزید خالی سیٹوں پر بھرتی کے لئے پنجاب حکومت نے پابندی اٹھالی ہے اور ان سیٹوں پر معذور افراد کی بھرتی کا عمل جاری ہے۔

(د) معذور افراد کے تین فیصد کوٹا پر بھرتیوں کا عمل جاری ہے۔ جب یہ عمل مکمل ہو جائے گا تو کوٹا میں اضافہ کے حوالے سے جائزہ لیا جا سکتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ 2018 میں مردم شماری کی رپورٹ سامنے آئے تاکہ معذور افراد کی صحیح تعداد کا علم ہو سکے جس کے مطابق کوٹا بڑھانے یا نہ بڑھانے کا فیصلہ ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! جز (ج) کا جواب ملا ہے کہ 2013 سے 2018 میں معذور کوٹا پر 3500 سے زائد معذور افراد سرکاری محکموں میں بھرتی کئے گئے۔ مزید خالی سیٹوں پر بھرتی کے لئے پنجاب حکومت نے پابندی اٹھالی ہے اور ان سیٹوں پر معذور افراد کی بھرتی کا عمل جاری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ 3500 معذور افراد جو بھرتی کئے گئے تھے اُس میں یہ تین فیصد کوٹا بھی پورا نہیں ہوا لہٰذا یہ پورا کیوں نہیں کیا گیا تھا؟

جناب سپیکر! دوسرا یہ کہ ابھی جو بھرتی کی جا رہی ہے اس کے اشتہار کے لئے چند مخصوص دن تھے جس میں تمام معذور افراد کو پتا نہیں چلا۔ اب وہ تاریخ ختم ہو گئی ہے تو کیا ایسا کیا جا سکتا ہے کہ جن معذور افراد کو پتا نہیں تھا وہ اب درخواست دے سکیں؟ اس حوالے سے ٹائم بڑھایا جائے۔ (شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری جن کا اعلان ہو چکا ہے اِن کو ذرا خاموشی کا حکم کریں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House.

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! 2013 سے 2018 تک 3500 لوگوں کی بھرتی ہوئی تھی اور اب نئی بھرتی announce ہو چکی ہے جس میں تمام محکموں کی تفصیل ہمارے پاس ہے۔ 3272 کی نئی اسامیاں منظور ہوئی ہیں لیکن اگر کسی کو پتا نہیں چل سکا تو انشاء اللہ 2018 کی مردم شماری کے تحت اس کو دوبارہ دیکھ رہے ہیں۔ اگر اس میں کوئی اسامی رہ گئی تو انشاء اللہ اخبار میں نیا اشتہار دیا جائے گا اور لوگوں کو بھرتی کا موقع ملے گا۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! میں وزیر صاحب کو تھوڑا بتانا چاہتی ہوں اور میرے خیال میں ان کو پتا بھی ہو گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! میں سوال ہی کر رہی ہوں۔ آپ مجھے بات کرنے دیں گے تو سوال آئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تقریر نہ کریں بلکہ سوال پوچھیں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! میں سوال ہی پوچھ رہی ہوں۔ میں نے منسٹر صاحب سے پوچھا ہے کہ تعداد کب تک بڑھائی جائے گی؟ چونکہ پنجاب بہت بڑا ہے لہٰذا کیا یہ مجھے بتائیں گے کہ تین فیصد کوٹا بڑھایا جائے گا اور کب تک ہو گا کیونکہ باقی صوبوں میں پانچ فیصد ہے؟ یہ ابھی کر دیں کیونکہ ہمارے معذور افراد over age بھی ہو رہے ہیں۔ مہربانی فرما کر اُن معذور افراد کی نوکریوں کا کوٹا بڑھا دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! اس کا اشتہار اخبار میں دے دیا گیا ہے اور مزید پندرہ دن کا ٹائم بھی دے دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 867 جناب نصیر احمد کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1102 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر کے اضلاع میں دارالامان اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

***1102: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا صوبہ کے تمام اضلاع میں دارالامان کے ادارے قائم ہیں اور فرائض سر انجام دے رہے ہیں؟

(ب) سال 2007 میں بھرتی بی پی ایس۔17 کی کتنی سپرنٹنڈنٹ contract basis پر کام کر رہی ہیں؟

(ج) ایسی سپرنٹنڈنٹ جو کہ contract basis پر کام کر رہی ہیں وہ کون کون سے ضلع میں ہیں؟

(د) کیا حکومت ان سپرنٹنڈنٹ جو کہ کنٹریکٹ پر ہیں ان کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) صوبہ پنجاب کے تمام 36 اضلاع میں دارالامان کے ادارے قائم ہیں اور اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) سال 2007 میں بھرتی ہونے والی سپرنٹنڈنٹس بی ایس۔17 کی کل تعداد 26 تھی جس میں سے اس وقت 9 سپرنٹنڈنٹس کنٹریکٹ پر کام کر رہی ہیں۔

(ج) ضلع راجن پور، منڈی بہاؤالدین، مظفر گڑھ، ساہیوال، بہاولنگر، لودھراں، خوشاب، خانیوال اور جہلم میں کام کرنے والی سپرنٹنڈنٹس کنٹریکٹ پر کام کر رہی ہیں۔

(د) حکومت ان سپرنٹنڈنٹس کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ محکمہ سوشل ویلفیئر نے ان کو ریگولر کرنے کے لئے پہلے بھی PPSC کو کیس بھجوایا تھا جو کہ PPSC نے کچھ اعتراضات لگا کر واپس کر دیا۔ ان اعتراضات کو دُور کرنے کے لئے سروس رولز میں ترامیم درکار ہیں جس کے لئے محکمہ نے کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔ کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں سروس رولز میں ترامیم کروانے کے بعد ان 9 سپرنٹنڈنٹس دارالامان کو بمطابق Punjab Regularization of Services Act, 2018 ریگولر کرنے کے لئے PPSC کو سفارش کے لئے کیس بھجوایا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ بی ایس۔17 کی کتنی سپرنٹنڈنٹس contract basis پر ہیں جس پر انہوں نے بتایا کہ 9 سپرنٹنڈنٹس کنٹریکٹ پر کام کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر! جز (د) میں میرا سوال تھا کہ کیا حکومت ان سپرنٹنڈنٹس کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں جس کے جواب میں انہوں نے مجھے یہ بتایا ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر نے PPSC کو کیس بھجوایا تھا جس پر PPSC نے کچھ اعتراضات لگا کر واپس کر دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں بتا رہی ہوں۔ انہوں نے اس میں لکھا ہوا ہے کہ سروس رولز میں ترامیم درکار ہیں۔ میں اِن کو واضح کرنا چاہتی ہوں کہ سروس رولز میں ترامیم درکار نہیں ہیں بلکہ اس ڈیپارٹمنٹ کا سروس سٹرکچر ہی نہیں ہے اور آج تک سروس سٹرکچر ہی نہیں بنایا گیا جس کی وجہ سے پبلک سروس کمیشن نے اعتراض لگایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کا specific سوال کیا ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! اس محکمہ کا سروس سٹرکچر ہی موجود نہیں ہے تو کیا حکومت اس سروس سٹرکچر کی طرف جائے گی یا نہیں؟

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے ---

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں سوال پورے کر دوں پھر وہ جواب دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک ضمنی سوال ہو گا۔ جی، منسٹر صاحب! آپ کو محترمہ کے سوال کی سمجھ آئی یا نہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! مجھے اِن کے سوال کی کوئی سمجھ نہیں آئی کہ ان کا سوال کیا ہے لیکن ان کے سوال کا جواب میں نے دے دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ سوال repeat کر دیں۔ منسٹر صاحب! انہوں نے سروس سٹرکچر اور پالیسی کے بارے میں پوچھا ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (د) کو پڑھیں۔ اس کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ سروس رولز میں ترامیم کرنے کے لئے ---

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا یہ اس سوال سے relevant ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! اس ڈیپارٹمنٹ کا سروس سٹرکچر ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! بتائیں۔ آرڈر پلیز۔ ممبران بیٹھ جائیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! میں محترمہ کو یہ بتاتا ہوں کہ سروس سٹرکچر موجود ہے جبکہ سپرنٹنڈنٹس کے رولز میں نئی ترامیم لا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1114 جناب ظہیر اقبال ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تمام سوالات ختم ہو چکے ہیں اس لئے وقفہ سوالات بھی ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: بھکاریوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

738*: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور کی سڑکوں، چوراہوں، ٹریفک سگنلز پر بھکاریوں کی روز بروز بڑھتی ہوئی تعداد کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) جن بھکاری عورتوں نے یتیم بے ہوش بچے گود میں اٹھائے ہوتے ہیں ان کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کی جا رہی ہے؟

(ج) مستقبل میں لاہور شہر کو بھکاریوں سے پاک کرنے کے لئے کیا حکمت عملی اپنائی جا رہی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) سڑکوں پر بھکاریوں کی تعداد میں اضافہ کی بنیادی وجہ غربت اور کچھ لوگوں کی طرف سے گداگری بطور پیشہ کے طور پر اپنانا ہے۔

(ب) ایسی بھکاری عورتوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی ذمہ داری محکمہ پولیس اور چائلڈ پروٹیکشن بیورو کی ہے۔

(ج) محکمہ سماجی بہبود اپنے طور پر گداگری کے خلاف ایک آگاہی مہم چلا رہا ہے جس کے تحت لوگوں کو اس جانب راغب کیا جا رہا ہے کہ گداگروں کو بھیک نہ دیں خاص طور پر وہ جو کہ ضرورت مند نہ ہیں۔

لاہور: عارضی قائم کردہ پناہ گاہوں
میں رہائش پذیر افراد کی تعداد اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*867: **جناب نصیر احمد**: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں عارضی قائم کردہ پناہ گاہوں میں رہائش پذیر افراد کی بحالی کے لئے کوئی منصوبہ بندی کی گئی ہے؟

(ب) کیا وہاں رہائش پذیر افراد مستقل طور پر رکھے جائیں گے؟

(ج) ان رہائش پذیر افراد میں سے 15 سے 40 سال کی عمر کے کتنے افراد ہیں؟

(د) حکومت ان پناہ گاہوں میں موجود افراد کو تین وقت کا کھانا دینے میں روزانہ کتنے اخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) وزیر اعظم پاکستان چونکہ دردمندانہ دل رکھتے ہیں لہٰذا ان کی ہدایات پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے عارضی پناہ گاہیں قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ عارضی پناہ گاہوں میں کوئی بھی آدمی مستقل طور پر رہائش پذیر نہیں ہوتا بلکہ وہ صرف ایک رات کے لئے قیام کرتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر افراد وہ ہوتے ہیں جو کہ لاہور میں عارضی طور پر اپنے کسی کام یا مزدوری کے لئے آتے ہیں اور وسائل کم ہونے کی وجہ سے ہوٹلوں / ہوسٹلز میں قیام کے اخراجات برداشت کرنے کے قابل نہیں ہوتے ہیں۔ چونکہ پناہ گاہوں میں رہائش پذیر افراد کا قیام صرف چند دن اور وہ بھی صرف رات کے وقت ہوتا ہے لہٰذا ان کی مستقل بحالی کے لئے اس ادارے کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔ لاہور میں پانچ مستقل

پناہ گاہیں بھی زیر تعمیر ہیں جو کہ اپریل کے وسط تک مکمل ہو جائیں گی۔ ان کی تکمیل کے بعد محکمہ ان میں رہائش پذیر افراد کی مکمل بحالی کے اقدامات پر غور کرے گا۔ فی الحال ایسے عمر رسیدہ افراد جن کے پاس مستقل رہائش نہ ہے ان کو محکمہ کے قائم کردہ اولڈ ایج ہوم میں داخلہ دیا جا رہا ہے۔

(ب) نہیں۔

(ج) ان پناہ گاہوں میں آنے والے افراد کے لئے عمر کی کوئی تخصیص نہ ہے۔ بزرگوں اور ایسے افراد جن کے ساتھ بچے ہوتے ہیں ان کو ترجیح دی جاتی ہے۔

(د) رہائشی افراد کے لئے دو وقت کا کھانا مخیر حضرات کے تعاون سے فراہم کیا جاتا ہے۔ حکومت اس مد پر کسی قسم کے اخراجات برداشت نہ کرتی ہے۔

بہاولپور: چولستان میں دستکاری سکولز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1114: **جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولپور کے علاقہ چولستان میں کتنے دستکاری سکول کہاں کہاں ہیں؟

(ب) کتنے سکول ورکنگ پوزیشن میں اور کتنے بند پڑے ہیں؟

(ج) ان سکولوں میں کیا ٹرینڈ افراد تعینات ہیں اگر اسامیاں خالی ہیں تو کہاں کہاں ہیں؟

(د) کیا ان دستکاری سکولوں کی تیار کردہ مصنوعات کے لئے display سنٹر قائم ہیں تو کہاں اور کس کس شہر میں ہیں؟

(ہ) کیا بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان میں کوئی سرکاری display سنٹر ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) ضلع بہاولپور کے علاقہ چولستان میں دو دستکاری سکول ہیں جو کہ محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام این جی اوز کے تعاون سے چل رہے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) دستکاری سکول زیر نگرانی انجمن فلاح و بہبود چک نمبر:75/DB چولستان تحصیل یزمان۔

(ii) انجمن فلاح و بہبود چک نمبر:03/DRB چولستان تحصیل یزمان۔

(ب) دونوں سکولز ورکنگ پوزیشن میں ہیں۔

(ج) دونوں سکولوں میں ٹرینڈ ٹیچرز این جی اوز کی طرف سے تعینات ہیں اور کوئی اسامی خالی نہ ہے۔ محکمہ سماجی بہبود ان ٹیچرز کو ماہانہ صرف۔/1500 روپے اعزازیہ دیتا ہے۔

(د) ان سکولوں کے لئے علیٰحدہ سے کوئی display سنٹر نہ ہے۔

(ہ) صنعت زار بہاولپور، صنعت زار بہاولنگر اور صنعت زار رحیم یار خان میں display سنٹر موجود ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع لاہور میں یتیم و غریب بچیوں کی شادی کروانے کے لئے جہیز فنڈ سے متعلقہ تفصیلات

200: جناب نصیر احمد: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم اگست 2018 سے اب تک ضلع لاہور میں یتیم اور غریب بچیوں کی شادیاں کروانے کے لئے جہیز فنڈ سے کتنی امداد فراہم کی؟

(ب) ضلع لاہور میں کتنی غریب اور بیواؤں کو روزگار چلانے کے لئے ماہانہ اور دیگر امداد فراہم کی گئی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) یکم اگست 2018 سے اب تک ضلع لاہور میں یتیم اور غریب بچیوں کی شادیاں کروانے کے لئے جہیز فنڈ سے کوئی امداد فراہم نہ کی گئی ہے کیونکہ 28۔ جون 2018 کو تمام کمیٹیوں کے فنڈز منجمد کر دیئے گئے تھے۔

(ب) ضلع لاہور میں غریب اور بیواؤں کو روزگار چلانے کے لئے کوئی امداد فراہم نہ کی گئی ہے کیونکہ 28۔ جون 2018 کو تمام کمیٹیوں کے فنڈز منجمد کر دیئے گئے تھے۔

لاہور میں این جی اوز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

325: جناب نصیر احمد: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں خواتین کی فلاح کے لئے کتنی NGOs کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنی NGOs رجسٹرڈ اور کتنی غیر رجسٹرڈ ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) لاہور میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے 46 رجسٹرڈ NGOs کام کر رہی ہیں۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر سے رجسٹرڈ NGOs کی تعداد 46 ہے اور غیر رجسٹرڈ NGOs کا ریکارڈ رکھنا محکمہ کے دائرہ کار میں نہ آتا ہے۔

لاہور میں خواجہ سراؤں کے لئے
کمیونٹی سنٹر اور بلڈنگ کے کرایہ سے متعلقہ تفصیلات

327: جناب نصیر احمد: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ نے خواجہ سراؤں کے لئے لاہور میں کتنے کمیونٹی سنٹرز قائم کئے ہیں؟

(ب) ہر سنٹرز کس کس جگہ پر قائم ہیں؟

(ج) کیا یہ سنٹرز کرایہ کی عمارتوں میں قائم کئے گئے ہیں؟

(د) ان کے قیام پر کتنا خرچہ برداشت کرنا پڑا ہے؟

(ہ) ان کے ماہانہ کرایہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر خواجہ سراؤں کے لئے ضلع لاہور میں ADP 2018-19 سکیم کے تحت Community Welfare Centre for Transgender قائم کر رہا ہے جس کا PC-I منظوری کے مراحل میں ہے۔ چونکہ فی الحال ایسا کوئی سنٹر کام نہ کر رہا ہے لہٰذا فی الحال جواب ممکن نہ ہے۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

(ہ) ایضاً

صوبہ میں دارالامان کی تعداد اور دیگر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

432: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں کتنے دارالامان کہاں کہاں ہیں۔ ان میں کتنی بچیوں اور خواتین کو رکھا جاتا ہے؟

(ب) ایک خاتون پر ہر روز کتنا خرچ آتا ہے ان کی سکیورٹی پر کتنے لوگ مامور ہیں؟

(ج) خواتین کے مسائل کے حل کے لئے اور counseling/rehabilitation کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت صوبہ بھر میں 36 دارالامان کام کر رہے ہیں اور ان میں سال 2018 میں 11624 خواتین اور 3857 بچے رہائش پذیر رہے ہیں۔

(ب) دارالامان میں رہائش پذیر خواتین پر روزانہ کھانے پینے کی مد میں۔/200 روپے کا خرچ آتا ہے اور دو سکیورٹی گارڈز دارالامان کی سکیورٹی پر 24/7 مامور ہیں۔

(ج) دارالامان میں خواتین کو میڈیکل، سائیکلاجیکل، ووکیشنل اور مذہبی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں اور ان کی Counseling/Rehabilitation کے لئے ہر دارالامان میں ایک سائیکالوجسٹ کام کر رہی ہے جس کا مقصد ان کو نفسیاتی اور جذباتی دباؤ سے نکالنا اور روزمرہ کی زندگی کی طرف لے کر آنا ہے۔

مزید برآں خواتین کو خود مختار اور خود کفیل بنانے کے لئے ووکیشنل ٹریننگ بھی دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنا روزگار بھی خود کما سکیں اور اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکیں۔

فیصل آباد: اولڈ ایج ہوم میں لوگوں اور ملازمین کی تعداد و کمروں سے متعلقہ تفصیلات

470: محترمہ فردوس رعنا: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اولڈ ایج ہوم فیصل آباد میں لوگوں اور ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) بجلی اور گیس کا بل ماہانہ کتنا آتا ہے؟

(ج) اولڈ ایج ہوم فیصل آباد کے کتنے کمرے ہیں اور رقبہ کتنا ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) اولڈ ایج ہوم، فیصل آباد میں فی الحال چار خواتین اور 14 مرد رہائش پذیر ہیں اور کل ملازمین کی تعداد 23 ہے جو کہ شفٹ میں 7/24 سروسز فراہم کرتے ہیں۔ رہائشی افراد اور ملازمین کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ادارہ کا بجلی کا ماہانہ بل تقریباً 20000-25000 تک آتا ہے اور گیس کا بل 15000-18000 تک آتا ہے۔ جس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اولڈ ایج ہوم، فیصل آباد کے کل 14 کمرے ہیں اور کل رقبہ 22 کنال ہے۔ جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 76/19 جناب محمد افضل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 78/19 چودھری اشرف علی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 81/19 محترمہ مومنہ وحید کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں آٹھ سالہ ملازمہ کی تشدد سے ہلاکت

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ٹی وی چینلز پر نشر ہونے والی رپورٹ اور سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ایک ویڈیو نے پاکستان کے عوام کے شعور کو بیدار کر دیا ہے۔ وقوعہ یہ کہ 16 سالہ گھریلو ملازمہ عظمیٰ کے اندھے قتل کی لرزہ خیز واردات نے سب کو ہلا کر رکھ دیا۔ عظمیٰ آٹھ ماہ سے علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے جس گھر میں کام کرتی تھی وہاں موجود تین ظالم اور بے حس خواتین نے پہلے اسے

تشدد کا نشانہ بنایا جس کے بعد اسے قتل کر کے لاش بوری میں بند کر دی۔ مقتولہ کا قصور صرف اتنا تھا کہ اس نے اپنی مالکن کی بیٹی کی پلیٹ سے کھانے کا ایک لقمہ لے لیا تھا کیونکہ وہ بھوکی تھی (یعنی اسے بھوکا رکھا جاتا تھا ویڈیو میں اس کی حالت سے یہ واضح ہے کہ اس پر تشدد بھی کیا جاتا تھا اور اسے کھانے کو کچھ نہیں دیا جاتا تھا) کھانے کا ایک لقمہ کھانے پر مالکن نے غصے میں آ کر تشدد کی انتہا کرتے ہوئے عظمیٰ کے سر پر کسی وزنی چیز سے ضرب لگائی اور وہ بے ہوش ہو گئی۔ اسے ہسپتال لے جانے کی بجائے ان تینوں ظالم خواتین نے اسے بجلی کے جھٹکے دیئے جس کے نتیجے میں وہ بے چاری غربت کی ماری جان کی بازی ہار گئی۔ یہیں بات ختم نہیں ہوئی بلکہ بے حسی حد سے بڑھتی گئی اور ان قاتلوں نے عظمیٰ کی لاش کو بوری میں بند کر کے گندے نالے میں پھینک دیا۔ 16 سالہ بچی عظمیٰ اپنی موت سے آٹھ ماہ پہلے سے ان خواتین کے ظلم سہہ رہی تھی۔ اس بچی کے قتل کے ذمہ داران میں سب سے بڑا حصہ غربت کا ہے۔ اس کے بعد ماں باپ اور پھر ان تین ظالم خواتین کا جنہوں نے اپنی بچی کے کھانے میں ہاتھ ڈالنے کی وجہ سے عظمیٰ پر بے پناہ تشدد کیا یہاں تک کہ وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملی۔ آج عظمیٰ کی موت ہم سے بے شمار سوالات کر رہی ہے کہ کیا آئندہ کوئی عظمیٰ پاکستان میں پیدا ہو گی اور اس طرح غربت کی وجہ سے اس کے ماں باپ کسی امیر کے گھر اسے چند روپوں کے عوض ملازم کرائیں گے جہاں آئے روز اس پر تشدد ہو گا، وہ بھوکی ہونے پر ایک نوالہ مالکان کے بچوں کے کھانے میں سے لے گی جس پر اسے بے پناہ تشدد کا نشانہ بنایا جائے گا اور بجلی کے جھٹکے دے کر مار دیا جائے گا اور اس کے بعد اس کی لاوارث لاش گندے نالے میں پھینک دی جائے گی؟ اس واقعہ نے ہم سب کے سر شرم سے جھکا دیئے ہیں۔ آگے بولنے کی بھی ہمت نہیں ہے۔ قانون بن جاتے ہیں عملدرآمد نہیں ہوتا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ افسوسناک واقعہ رونما ہوا اور یہ واقعہ جب وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کے نوٹس میں آیا تو انہوں نے اس پر بہت افسوس کا اظہار بھی کیا اور اس پر کارروائی کے لئے حکم بھی جاری کیا۔ ہمارے وزیر میاں محمود الرشید مقتولہ کے گھر بھی تشریف لے گئے جبکہ متاثرہ خاندان کی مالی امداد کے لئے بھی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ جہاں تک ملزمان کا تعلق ہے تو وہ خواتین گرفتار ہو چکی ہیں اور ان کے خلاف 302 کا مقدمہ درج ہو چکا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ چند دنوں میں چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19 / 77 چودھری اشرف علی کی ہے جو کہ move ہو چکی ہے جس کا جواب سردار حسنین بہادر نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

مویشیوں کے لئے مضر صحت کھل بنولہ کے استعمال سے دودھ کی پیداوار میں کمی

(---جاری)

وزیر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! شکریہ۔ محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے Punjab Animals Feed Stuff and Compound Feed Act 2016 and Punjab Animals Feed Stuff Act and Compound Feed Rules 2017 وضع کئے ہیں۔ ان کے تحت جو بھی جعلی ونڈا بناتے ہیں ان کے خلاف ایف آئی آرز بھی درج کی جا رہی ہیں اور ونڈا بنانے والی کمپنیوں کو رجسٹرڈ بھی کیا جا رہا ہے جبکہ Aflatoxin کے نقصانات سے حکومت مکمل طور پر آگاہ ہے۔ کھل اور ونڈا بنانے والی فیکٹریوں کو رجسٹرڈ کیا گیا ہے اور جو اس میں ملاوٹ کر رہی ہیں حکومت ان کے خلاف ایکشن لے رہی ہے۔ میری آپ سے استدعا ہو گی کہ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون میر چاکر خان رند یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی، ڈیرہ غازی خان 2019

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Mir Chakar Khan Rind University of Technology Dera Ghazi Khan Bill 2019. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Mir Chakar Khan Rind University of Technology Dera Ghazi Khan Bill 2019 as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Mir Chakar Khan Rind University of Technology Dera Ghazi Khan Bill 2019 as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem

Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Naseer Ahmad, Ms Bushra Anjum Butt, Malik Muhammad Waheed, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid.

Any mover may move it.

کوئی mover ہیں؟ میرا خیال ہے کہ

The amendment should be treated as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Mir Chakar Khan Rind University of Technology Dera Ghazi Khan Bill 2019 as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 13

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 13 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is an amendment in it, the amendment is from Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Naseer Ahmad, Ms Bushra Anjum Butt, Malik Muhammad Waheed, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid.

Any mover may move it. No mover is present; the amendment should be treated as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it, the first amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain,

Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Naseer Ahmad, Ms Bushra Anjum Butt, Malik Muhammad Waheed, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid.

Any mover may move it. No mover is present and the amendment should be treated as withdrawn.

The second amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Naseer Ahmad, Ms Bushra Anjum Butt, Malik Muhammad Waheed, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman

Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid.

Any mover may move it. No mover is present and the amendment should be treated as withdrawn.

Now the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 16 to 22

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clauses 16 to 22 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 16 to 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it.

The first amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Naseer Ahmad, Ms Bushra Anjum Butt, Malik Muhammad Waheed, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Ms Mehwish

Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid.

Any mover may move it. No mover is present and the amendment should be treated as withdrawn.

The second amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Naseer Ahmad, Ms Bushra Anjum Butt, Malik Muhammad Waheed, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid.

Any mover may move it. No mover is present and the amendment should be treated as withdrawn.

Now the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

CLAUSES 24 to 33

MR SPEAKER: Now, Clauses 24 to 33 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 24 to 33 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 34

MR SPEAKER: Now, Clause 34 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Naseer Ahmad, Ms Bushra Anjum Butt, Malik Muhammad Waheed, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid.

Any mover may move it. No mover is present; and the amendment should be treated as withdrawn.

Now the question is:

"That Clause 34 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 35 to 53

MR SPEAKER: Now, Clauses 35 to 53 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 35 to 53 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, the Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Mir Chakar Khan Rind University of Technology Dera Ghazi Khan Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Mir Chakar Khan Rind University of Technology Dera Ghazi Khan Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

زیرو آور نوٹس

جناب سپیکر: اب زیرو آور نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آور نوٹس نمبر 19/80 شیخ علاؤالدین کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آور نوٹس نمبر 19/82 محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔جی، محترمہ! اسے پڑھیں۔

معزز ممبران اسمبلی اور ملازمین پنجاب اسمبلی کو ادویات جاری کرنے کا مطالبہ

محترمہ شازیہ عابد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ نئی حکومت کے قیام کے بعد پنجاب اسمبلی کی ڈسپنسری سے ممبران پنجاب اسمبلی اور سرکاری ملازمین کو ادویات کی فراہمی نہیں کی جا رہی سیکرٹری سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن نے کئی مرتبہ یقین دہانی کروائی ہے مگر جان بوجھ کر اس پر عملدرآمد نہیں کروا رہے ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ بات کر لیں۔ اس کے علاوہ بھی کوئی بات ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ مسئلہ کافی دفعہ یہاں ایوان میں discuss ہو چکا ہے۔ مجھے دوائیاں ابھی تک نہیں ملیں۔ میں منسٹر صاحبہ سے بہت respect کے ساتھ کہوں گی کہ انہوں نے پہلے بھی ہاؤس کے اندر فرمایا تھا کہ آپ کو میڈیسن مل جائیں گی لیکن وہ ابھی تک نہیں ملیں۔

جناب سپیکر! ظاہر بات ہے کہ یہ تمام معزز ممبران اسمبلی کا مسئلہ ہے کہ آپ on the floor of the House کھڑے ہو کر statement بھی جاری کرتے ہیں کہ ہم نے کروڑوں روپے کی میڈیسن بھی منگوالی ہیں مگر اُس کے باوجود ہم اگر بار بار یہ بات کر رہے ہیں تو ظاہر بات ہے کہ ہمیں میڈیسن نہیں مل رہی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! پہلے آپ نے یہاں یہ establish کرنا تھا کہ اسمبلی میں ایک Proper Emergency Centre ہو۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جو ہمارے سروسز ہسپتال کے نئے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ہیں اُنہیں میں نے کہا ہے کہ باقاعدہ پی سی ون تیار کر کے بتا دیں تاکہ ہم اُس کے مطابق پیسے sanctioned کر دیں کہ یہاں ایمرجنسی سنٹر بنایا جائے اور جب اسمبلی کا اجلاس چلے گا ہم ensure کریں گے کہ یہاں ایمرجنسی میں ہمارے ڈاکٹرز موجود ہوں۔

جناب سپیکر: یہ ایمر جنسی کا ٹھیک ہے لیکن جو محترمہ کا issue ہے وہ دوائیوں کے حوالے سے ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اس بارے میں آپ کو تھوڑا سا بتاتی چلوں۔This is not the first time چوتھی دفعہ یہ بات آرہی ہے۔

جناب سپیکر! میں بتا چکی ہوں کہ ہم اب تک تقریباً 2 کروڑ روپے کی دوائیاں خرید چکے ہیں کچھ دوائیاں ایسی ہیں جو branded ہوتی ہیں وہ ہم نے ڈسپنسری میں اس لئے available نہیں کی ہوئیں کہ اگر آپ وہاں دوائیاں لا کر سٹاک کر دیں اور وہ دوائیاں کوئی استعمال نہ کرے تو پھر وہ expire ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر! ہم normally یہ کرتے ہیں کہ نسخہ لے کر اُس کے بعد میڈیسن فراہم کر دیں۔ باقی میں معذرت کر رہی ہوں اگر معزز ممبر صاحبہ کو دوائی نہیں مل رہی تو محترمہ مجھے آج نسخہ دے دیں I will ensure that you will get all your medicines پوری کوشش ہوتی ہے کہ سب کو ادویات دی جائیں آخر دو کروڑ روپے کی ادویات بھی ہم نے کسی کو دی ہیں۔ So people have taken them

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! کئی ایسی branded medicines ہیں جن سے ہی صحت پر فرق پڑتا ہے اور بندہ ٹھیک ہوتا ہے تو اس لئے آپ دوائیاں لے لیں۔ میرے خیال میں ان دوائیوں کی expiry کم از کم دو تین سال تک تو ہوتی ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ کر دیتے ہیں کہ میں اُن سے یہ کہہ دیتی ہوں کہ آپ کے پاس جو common نسخہ آتا ہے جیسے antihypertensive diabetes اور جو سب سے common نسخہ آتا ہے آپ اُس کی دوائیاں سٹاک کر دیں تاکہ اُن کو مزید انتظار کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ کوئی ایسا mechanism بنالیں کوئی ایک common نسخہ نہیں آتا تو ہمارے ایم پی ایز یا اسمبلی کے جو ملازمین ہیں اُن کو کوئی specialized دوائیاں چاہئے تو اُس

کو یہ نہیں کہ اُتنی دیر میں مریض یا تو خرید لے یا پھر اُس کو نقصان ہو جائے تو کوئی اس طرح کا arrangement ہو کہ وہ میڈیسن فوری آ جائیں اُس کے لئے آپ کوئی طریق کار بتا دیں۔ایک تو یہاں مسئلہ ہے جس کا محترمہ نے بھی ذکر کیا ہے اور ہمارے دیگر معزز ممبران نے بھی کیا ہے اور خاص طور پر جو ہمارے اسمبلی کے ملازمین ہیں جب ان کی وہاں بات ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہمیں پیچھے سے ہی دوائیاں نہیں مل رہی ہیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!کون کہتا ہے؟

جناب سپیکر: مثال کے طور پر میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ہے۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!بالکل نہیں میری ایم ایس سے directly تین دفعہ بات ہو چکی ہے سلیم چیمہ صاحب آج کل SIMS کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ہیں وہ یہاں کی ڈسپنسری اور میڈیسن کے ذمہ دار ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! چلیں وہ تو اب آئے ہیں لیکن آپ اُن سے بات کر کے ensure کر لیں کہ کوئی ایسی چیز کی ضرورت پڑتی ہے اُس کے لئے کوئی ایسا سسٹم بنا دیں کہ مثال کے طور پر یہاں جو اسمبلی کے ملازمین ہیں اُن کے لئے تو ہمارے سیکرٹری اسمبلی (جناب محمد خان بھٹی) بھی ہیں اور ڈائریکٹر جنرل (پی اے اینڈ آر)(جناب عنایت اللہ لک) بھی ہیں یہ فون کریں تو فوری ملازمین کے لئے مسئلہ حل ہو جائے اور ایم پی ایز کے لئے بھی یہی سسٹم آپ بنا لیں ہم ہاؤس کی طرف سے یہ سیکرٹری اسمبلی اور اور ڈائریکٹر جنرل جناب عنایت لک ہیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!میں ensure کروں گی۔

جناب سپیکر: دوسرا ایک اور ہے اس میں صرف ملازمین نہیں بلکہ ہمارے ایم پی ایز کو بھی ضرورت پڑتی ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اُن کو کہوں گی کہ کل سے you should ensure کہ during Assembly Session یہاں پر ہسپتال کا کوئی نہ کوئی بندہ ضرور بیٹھا ہو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، یہ کر لیں۔

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! Inshallah. We will do it.

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، اس کو ایسے ہی کر لیں۔ محترمہ! ٹھیک ہو گیا ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ چوتھی دفعہ بات ہو چکی ہے مگر بات وہیں پر ہی ہے اور کوئی فرق نہیں پڑا just statement آجاتی ہے۔ یہ صرف میری ذات کا issue تو نہیں ہے جیسا کہ جناب فرمارہے تھے کہ یہ سب کا issue ہے۔ یہاں statement دے دی جاتی ہے اور اس کے بعد کچھ نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: محترمہ! چوتھی دفعہ بات کرنے کا فائدہ یہ ہوا ہے کہ اب کم از کم during the Session ہر وقت ہسپتال کا سٹاف available ہو گا اور فوری عملدرآمد بھی ہو گا۔ اس کے بعد اگر تھوڑی سی عادت پڑ گئی تو سٹاف کو اِدھر ہی بٹھا لیا کریں گے۔ (قہقہہ)

اس زیرو آر نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 83 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 84 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

جمبر کلاں قصور کی رہائشی طالبہ سے سکول ٹیچر کی زیادتی

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی

ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ جمبر کلاں (قصور) کی رہائشی دوسری کلاس کی طالبہ کوثر بی بی جو کہ پرائیویٹ سکول چناؤ فخر امام ایجوکیشن کمپلیکس بستی اوڑاں والی میں پڑھتی ہے کو مورخہ 04-02-2019 بوقت 9 بجے دن سکول کے ٹیچر نے زیادتی کا نشانہ بنایا جس سے علاقہ کی بچیوں میں شدید خوف پایا جا رہا ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: ایجوکیشن منسٹر صاحب چھٹی پر ہیں اس لئے اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 19/85 بھی محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

گورنمنٹ گرلز سکول شیخوپورہ کو بند کر کے شادی کی تقریب منعقد کرنا

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ٹی وی چینل "ARY" مورخہ 2۔ فروری 2019 کی خبر کے مطابق شیخوپورہ میں گورنمنٹ گرلز سکول کو بند کر کے شادی کی تقریب ہوئی۔ اس شادی کی تقریب میں آتشیں اسلحہ سے ہوائی فائرنگ بھی ہوتی رہی۔ فائرنگ سے شہری پریشان ہو گئے اور علاقہ میں خوف و ہراس کا سماں چھا گیا لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ہمارے یہاں پنجاب میں نہایت ہی خطرناک روایت ہے کہ شادی بیاہ کے موقع پر فائرنگ کی جاتی ہے اور گورنمنٹ سکولوں کو ناجائز طریقے سے استعمال کیا جاتا ہے۔ جو بھی طاقتور ہوتا ہے چاہے وہ ہمارے political لوگ ہوں، زمیندار ہوں وہ آرام سے گورنمنٹ کے سکولوں کو اپنی جائیداد سمجھتے ہیں اور تمام سٹوڈنٹس کا داخلہ بند کر کے شام کو اپنی شادیاں کرتے ہیں۔ اسلحے کا استعمال بہت زیادہ خطرناک ہے اس سے کئی جگہوں پر حادثات بھی ہوتے ہیں اس لئے اس کے خلاف سخت قانون سازی کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا، یہ دندناتے پھرتے ہیں اور ان کے مسلح گارڈز بھی ہوائی فائرنگ

کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ ان کے لئے ایک بڑا تماشا ہوتا ہے، ان کی بڑی enjoyment ہوتی ہے لیکن جو عام شہری ہیں اور سکول کے بچے ہیں وہ ہراساں ہوتے ہیں ان کی زندگی کو شدید خطرہ پیدا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے request کرتی ہوں کہ اس میں سخت قانون سازی کی جائے خاص طور پر اسلحے کی نمائش اور گورنمنٹ سکولوں کا شادی بیاہ کے لئے استعمال ہونا بالکل غلط ہے اس کو آپ فوری طور پر بند کرنے کا حکم دیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ ان کا concern بالکل جائز ہے لیکن ان کا جو یہ استدلال ہے کہ اس سلسلے میں قانون سازی ہونی چاہئے تو میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ قانون پہلے سے موجود ہے اور پنجاب حکومت کی طرف سے دفعہ 144 بھی نافذ ہے۔ ہوائی فائرنگ پر بھی اور display of arms پر بھی پابندی ہے۔ جہاں کہیں اس پابندی کی خلاف ورزی کی جاتی ہے حکومت اس پر کارروائی کرتی ہے۔ اس particular case میں بھی حکومت نے کارروائی کی ہے اور جو فائرنگ کے ذمہ دار لوگ تھے ان کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اس زیرو آورنوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس زیرو آورنوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آورنوٹس نمبر 86 محترمہ شازیہ عابد کی ہے وہ اس کو پڑھ دیں۔

جام پور کے علاقے گوپانگ کالونی میں سیوریج کی ضرورت

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ جام پور کے پسماندہ ترین علاقے گوپانگ کالونی جو کہ دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے سیوریج سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے گلیوں میں سیوریج کا پانی جمع ہے جس کے تعفن سے رہائشی مختلف موذی

بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کچھ دن پہلے میں اس کا جواب دے چکا ہوں اس مسئلہ پر تحریک التوائے کار آئی تھی جس کا میں نے جواب دے دیا ہے لیکن اس کے باوجود میں محترمہ سے گزارش یہ کروں گا کہ جو ہماری concerned میونسپلٹی ہے اس کو direction جاری کی جائے گی۔ اس معاملے میں پہلے بھی confusion یہ تھا کہ اِنہوں نے گوپانگ کالونی کے علاوہ پورے جام پور کو point out کیا تھا۔ میں نے گزارش یہ کی تھی کہ اگر یہ specific area کی نشاندہی کر دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس پر کارروائی کی جائے گی۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! اس کا بہت زیادہ مسئلہ ہے لہٰذا فوری طور پر ہدایات جاری کر دی جائیں۔

جناب سپیکر: مجھے بھی یاد آ گیا ہے کہ اُس وقت بھی specific کی بات ہوئی تھی۔ وزیر قانون اس پر کام کر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ کام ہوا بھی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اس زیرو آر نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 19/90 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 91 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے--- موجود نہیں ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 92 جناب بابر حسین عابد کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 93 بھی جناب بابر حسین عابد کا ہے۔ اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 94 شیخ علاؤالدین کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو

dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 19/95 بھی شیخ علاؤالدین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس زیرو آر نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو چکا ہے اور وقت بھی ختم ہو چکا ہے لہذا اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 7۔مارچ 2019 صبح 11:30 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

ABIDA BIBI, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Death of woman during delivery due to negligence of Doctor in THQ Hospital Murree 594

question REGARDING- 732
-Recruitment quota for disabled persons *(Question No. 857*)*

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Auction and allotment of land of Government College for Women Ghulam Muhammad Abad, Faisalabad 655
-Death of eight years old maid due to torture in Allama Iqbal Town Lahore 743
-Death of woman during delivery due to negligence of Doctor in THQ Hospital Murree 594
-Decrease in production of milk due to substandard fodder for catal 698, 745
-Disclosure of depriving High Schools of Okara from many acers of land 557
-Disclosure of laying lacs of tons of wheat at open place 637
-Financial crisis in Government Hospitals due to nonavailability of funds 641
-Illegal possession over land of Government Girls High School Ladhe wala Gujranwala 556
559, 601
-INCREASE OF DEATHS DUE TO QUACKS AND SELFISH DOCTORS 641
555
-Looting by contractors in cover of parking in Lahore and other citites
644
-Openly sale of fake shampoos and face creams
-Problems faced by residents due to nonavailability of sewerage system in Jampur and Gupang Colony, Rajanpur 559
-Possibility of spoiling new generation due to dramas and dances 650
telecasted at TV Channels 699
-Nonavailability of Ambulance in RHC Mamon Kanjan
-Spread of dangerous diseases due to use of bottles made of dirty plastic 451
-Unemployment of many persons due to ban imposed on foam packing 696
by Punjab Food Authority
-Use of substandard meterial in construction of Sambrial Road

AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-
-27th February, 2019 391
-28th February, 2019 491
-1st March, 2019 565
-4th March, 2019 605

PAGE NO.

-5th March, 2019 663
-6th March, 2019 721

ALLA-UD-DIN, SHEIKH
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-INCREASE OF DEATHS DUE TO QUACKS AND SELFISH DOCTORS 559

ANSAR MAJEED KHAN NIAZI, MR. *(Minister for Labour & Human Resource)*

Answers to the questions REGARDING- 684
-Details about over age unemployed persons *(Question No. 795*)* 685
-Dispensaries and hospitals of Labour Department in Faisalabad *(Question No. 915*)* 681
-Financial aids on accidental deaths in Government projects *(Question No. 794*)* 693
-Post of Director in Punjab Employees Social Security Institution *(Question No. 392)* 679
-Posting of Judge in Labour Court Gujranwala *(Question No. 715*)*

ASHRAF ALI, CHOUDHARY
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Decrease in production of milk due to substandard fodder for catal 698

questions REGARDING- 627
-Details about area of forests in the province *(Question No. 49)* 430
-Disposal station in PP-57 Gujranwala *(Question No. 46)* 517
-Facilities provided in Central Jail Sahiwal *(Question No. 1040*)* 524
-Medical treatment of sick prisoners in Central Jail Faisalabad *(Question No. 1066*)* 429
-Number of employees and vacant posts in WASA Gujranwala *(Question No. 45)* 628
-Number of private fish hatcheries and holding of training courses by the Department *(Question No. 50)* 428
-Provision of machinery by Japan to WASA Gujranwala *(Question No. 44)* 612
-Upgradation of post of watcher and posting of Magistrate in Forest Department *(Question No. 767*)*

AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Financial crisis in Government Hospitals due to nonavailability of funds 641
BILL *(Discussed upon)*-
-THE PUNJAB BOARD OF TECHNICAL EDUCATION 465, 468

PAGE NO.

(AMENDMENT) BILL 2018 551
481

points of order REGARDING-

-Demand for apprise the House about report of JIT on Sahiwal incident 445
-Demand for empowering the Standing Committees 433

questions REGARDING-

-Details about bringing the employees of WASA under jurisdiction of benevolent fund *(Question No. 306)* 432
-Water supply in Sargodha city *(Question No. 143)* 431
-Water supply in Rahim Yar Khan *(Question No. 137)*
-Water supply in Rajanpur *(Question No. 136)*

B

BILAL FAROOQ TARAR, MR.

QUESTIONS regarding-

-Funds allocated for sewerage system in Rahwali Cantt Gujranwala *(Question No. 956*)* 418
-Funds allocated for sewerage system Municipal Committee Ghakhar Mandi Gujranwala *(Question No. 847*)* 413

BILLS-

-The Mir Chakar Rind University of Technology Dera Ghazi Khan Bill 2019 *(Considered and passed by the House)* 746-753
-The Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019 *(Considered and passed by the House)* 474-476
-The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 462-473
-The Punjab Skills Development Authority Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 453-455
-The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 455-462

C

Call attention Notices REGARDING- 544

-Dacoity in Chack No. 10/BC district Bahawalpur 549
-Dacoity upon two persons at gun point in Rahim Yar Khan 548
-Demise of a lady teacher due to falling roof of school in Gujranwala 635
-Murder of Shafiq named citizen in Misri Shah, Lahore 636
-Robbery at Adda Gambar, Sahiwal

D

DISCUSSION On-

PAGE NO.

-Annual report of Punjab Public Serive Commission for the year 2011 657
-Annual reports of Rawalpindi, Multan, Gujranwala and Faisalabad Development Authorities for the year 2012-13 561

F

FARAH AGHA, MS.

Resolution REGARDING- 708
-Demand for releasing funds for uplift of national game hockey

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 609
-On sad demise of mother of Ms. Mussarat Jamshed MPA

FIRDOUS RAHNA, MS.

question REGARDING- 742
-Details about "Old Age Home" in Faisalabad *(Question No. 470)*

FORESTRY, WILDLIFE & FISHERIES DEPARTMENT-

questions REGARDING- 619
-Area of forests in the province *(Question No. 1013*)* 627
-Details about area of forests in the province *(Question No. 49)*
-Number of private fish hatcheries and holding of training courses by the Department *(Question No. 50)* 628
-Officers posted in Fishries Laboratories Manawan, Lahore and budget thereof *(Question No. 1024*)* 622
-Plantation in the province *(Question No. 339)* 631
-Plantation upon land of Auqaf Department by Forest Department *(Question No. 872*)* 615
-Upgradation of post of watcher and posting of Magistrate in Forest Department *(Question No. 767*)* 612

G

GHAZANFAR ABBAS, MR.

point of order REGARDING- 671
-Demand to lay the bill about salaries of the members in the House

H

HINA PERVAIZ BUTT, MS.

Resolution REGARDING-
-Demand for launching campaign for awarness of protection 713

PAGE NO.

against Polio

HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-

questions REGARDING- 398

-Brackish drinking water in Toba Tek Singh *(Question No. 757*)*
-Chairman Saaf Pani Company and his salary package 407
(Question No. 762)*
-Complaints against sewerage system in UC-79 Lahore 396
(Question No. 360)*
-Construction of houses in Ashiana Housing Scheme and budget thereof 423
(Question No. 417)*
-Details about bringing the employees of WASA under jurisdiction of 445
benevolent fund *(Question No. 306)*
-Details about New Lahore City Housing Scheme LDA 424
(Question No. 748)* 430
-Disposal station in PP-57 Gujranwala *(Question No. 46)*
-Employees of parks in PP-112 Faisalabad and budget thereof 448
(Question No. 331)
-Estimated cost and completion period of projects of WASA in PP-112 443
Faisalabad *(Question No. 295)*
-Funds allocated for sewerage system in Rahwali Cantt 418
Gujranwala *(Question No. 956*)*
-Funds allocated for sewerage system Municipal Committee 413
Ghakhar Mandi Gujranwala *(Question No. 847*)* 416
-Installation of water filtration plants *(Question No. 885*)*
-Number of employees and vacant posts in WASA Gujranwala 429
(Question No. 45) 420
-Policy about sanitation *(Question No. 1008*)* 441
-Provision of clean drinking water in PP-154 Lahore *(Question No. 276)*
-Provision of machinery by Japan to WASA Gujranwala 428
(Question No. 44)
-Registration and procedure of approval of housing societies 435
(Question No. 223) 442
-Regularization of employees of WASA Faisalabad *(Question No. 294)* 425
-Removal of ponds from PP-185 Okara *(Question No. 804*)* 427
-Repair of roads in Towns of Faisalabad *(Question No. 16)*
-Sewerage system in Younis Garden Macca Colony Harbanspura 444
Lahore *(Question No. 305)* 449
-Vehicles in PHA Faisalabad and expenditures thereupon *(Question No. 333)* 434
-Water filtration plants in PP-120 Toba Tek Singh *(Question No. 154)*
-Water supply and sewerage facilities in Bheera and Bhalwal 409
district Sargodha *(Question No. 765*)* 433
-Water supply in Sargodha city *(Question No. 143)* 432
-Water supply in Rahim Yar Khan *(Question No. 137)* 431

PAGE NO.

-Water supply in Rajanpur *(Question No. 136)*

HUSNAIN BAHADAR, SARDAR *(Minister for Livestock & Dairy Development)*

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Decrease in production of milk due to substandard fodder for catal 745

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.

question REGARDING- 425

-Removal of ponds from PP-185 Okara *(Question No. 804*)*

Resolution REGARDING- 711

-Demand for provision of coverage to mobile phone companies in the cities of Punjab where no coverage is provided

INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING- 590

-Acquisition of land for establishment of new industries *(Question No. 244)*

-Contract period and number of offices in Punjab Consumer Protection Courts *(Question No. 938*)* 572

-Establishment of economic zone in Dera Ghazi Khan *(Question No. 393)* 591

-Institutions of Technical Education in Faisalabad *(Question No. 1039*)* 584

-Sanctioned posts in Technical Training College Rajanpur *(Question No. 414)* 592

ISHRAT ASHRAF, MS.

question REGARDING- 631

-Plantation in the province *(Question No. 339)*

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.

question REGARDING- 737

-Increase in number of beggars in Lahore *(Question No. 738*)*

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 28th February, 2019 562

KASHIF MEHMOOD, MR.

question REGARDING- 424

PAGE NO.

-Details about New Lahore City Housing Scheme LDA *(Question No. 748*)*

KHADIJA UMER, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Spread of dangerous diseases due to use of bottles made of dirty plastic 699

question REGARDING- 516

-Details about prisons in district Gujrat *(Question No. 1006*)* 706

Resolution REGARDING-

-Demand for taking rapid action to control over Polio

KHALID MEHMOOD, MR.

question REGARDING-

-Contract period and number of offices in Punjab Consumer Protection Courts *(Question No. 938*)* 572

KHALIL TAHIR SINDHU, MR.

BILL *(Discussed upon)-*

-The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018 463, 465

point of order REGARDING-

-Condemnation of statement of Minister for Information Punjab about Hindu Community 673

QUORUM- 659

-Indication of quorum of the House during sitting held on 4th March, 2019

L

LABOUR & HUMAN RESOURCE DEPARTMENT-

questions REGARDING- 684

-Details about over age unemployed persons *(Question No. 795*)* 685

-Dispensaries and hospitals of Labour Department in Faisalabad *(Question No. 915*)* 680

-Financial aids on accidental deaths in Government projects *(Question No. 794*)* 693

-Post of Director in Punjab Employees Social Security Institution *(Question No. 392)* 678

-Posting of Judge in Labour Court Gujranwala *(Question No. 715*)*

M

MANAN KHAN, MR.

QUESTION regarding-

-Chairman Saaf Pani Company and his salary package *(Question No. 762*)* 407

PAGE NO.

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on
6th March, 2019 718

MEHMOOD UR RASHEED, MIAN *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering)*

Answers to the questions REGARDING- 399
-Brackish drinking water in Toba Tek Singh *(Question No. 757*)* 407
-Chairman Saaf Pani Company and his salary package *(Question No. 762*)*
-Complaints against sewerage system in UC-79 Lahore *(Question No. 360*)* 397
-Construction of houses in Ashiana Housing Scheme and budget thereof *(Question No. 417*)* 423
-Details about bringing the employees of WASA under jurisdiction of benevolent fund *(Question No. 306)* 445
-Details about New Lahore City Housing Scheme LDA *(Question No. 748*)* 424
-Disposal station in PP-57 Gujranwala *(Question No. 46)* 431
-Employees of parks in PP-112 Faisalabad and budget thereof *(Question No. 331)* 449
-Estimated cost and completion period of projects of WASA in PP-112 Faisalabad *(Question No. 295)* 443
-Funds allocated for sewerage system in Rahwali Cantt Gujranwala *(Question No. 956*)* 419
-Funds allocated for sewerage system Municipal Committee Ghakhar Mandi Gujranwala *(Question No. 847*)* 414
-Installation of water filtration plants *(Question No. 885*)* 417
-Number of employees and vacant posts in WASA Gujranwala *(Question No. 45)* 429
-Policy about sanitation *(Question No. 1008*)* 421
-Provision of clean drinking water in PP-154 Lahore *(Question No. 276)* 441
-Provision of machinery by Japan to WASA Gujranwala *(Question No. 44)* 428
-Registration and procedure of approval of housing societies *(Question No. 223)* 435
-Regularization of employees of WASA Faisalabad *(Question No. 294)* 442
-Removal of ponds from PP-185 Okara *(Question No. 804*)* 426
-Repair of roads in Towns of Faisalabad *(Question No. 16)* 427
-Sewerage system in Younis Garden Macca Colony Harbanspura Lahore *(Question No. 305)* 444
-Vehicles in PHA Faisalabad and expenditures thereupon *(Question No. 333)* 450
-Water filtration plants in PP-120 Toba Tek Singh *(Question No. 154)* 434
-Water supply and sewerage facilities in Bheera and Bhalwal district Sargodha *(Question No. 765*)* 410
-Water supply in Sargodha city *(Question No. 143)* 433
432

PAGE NO.

-Water supply in Rahim Yar Khan *(Question No. 137)* 432
-Water supply in Rajanpur *(Question No. 136)*

MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS
-See under Muhammad Asif Nakai, Sardar
MINISTER FOR ENERGY
-See under Muhammad Akhtar, Mr.
MINISTER FOR FOOD
-See under Samiullah Chaudhary, Mr.
MINISTER FOR FORESTRY, WILDLIFE & FISHERIES
-See under Muhammad Sibtain Khan, Mr.
MINISTER FOR HIGHER EDUCATION & TOURISM
-See under Yasir Humayun, Mr.
MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING
-See under Mehmood ur Rasheed, Mian
MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT
-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian
MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCE
-See under Ansar Majeed Khan Niazi, Mr.
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS AND LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.
MINISTER FOR LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT
-See under Husnain Bahadar, Sardar
MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION
-See under Yasmin Rashid, Ms.
MINISTER FOR PRISONS
-See under Zawar Hussain Warraich, Mr.
MINISTER FOR PUBLIC PROSECUTION
-See under Zaheer Ud Din, Ch.
MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION
-See under Murad Raas, Mr.
MINISTER FOR SOCIAL WELFARE & BAIT UL MAAL
-See under Muhammad Ajmal, Mr.
MINISTER FOR YOUTH AFFAIRS & SPORT
-See under Muhammad Taimoor Khan, Mr.
MOHAMMAD IQBAL KHAN, RANA

point of order REGARDING-
-Demand for getting medical treatment of Ex-Prime Minister Mian Muhammad Nawaz Sharif 725

MOMINA WAHEED, MS.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Death of eight years old maid due to torture in Allama Iqbal Town Lahore 743

PAGE NO.

-USE OF SUBSTANDARD METERIAL IN CONSTRUCTION OF SAMBRIAL ROAD 416

question REGARDING-

-Installation of water filtration plants *(Question No. 885*)*

MOTIONS regarding-

-Amending in rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 477

-Suspension of rules for Amending the rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 476

-Suspension of rules for presetation of a resolution 474, 541

-Suspension of rules to take Resolution about indian violation of Pakistan air boundary 484

MUHAMMAD AFZAL, MR

question REGARDING-

-Women prisons in the province and facilities provided therein *(Question No. 479)* 539

MUHAMMAD AFZAL, RANA

question REGARDING-

-Number of male and female prisoners in District Jail Sialkot *(Question No. 893*)* 504

MUHAMMAD AJMAL, MR. *(Minister for Social Welfare & Bait ul Maal)*

Answers to the questions REGARDING-

-Community Welfare Centre for transgenders in Lahore *(Question No. 327)* 741

-Details about "Jahez Fund" in Lahore *(Question No. 200)* 740

-Details about "Old Age Home" in Faisalabad *(Question No. 470)* 743

-District wise details of Dar-ul-Amans and employees therein *(Question No. 1102*)* 735

-Increase in number of beggars in Lahore *(Question No. 738*)* 737

-Number of Dar-ul-Amans and facilities provided therein *(Question No. 432)* 742

-Number of handicraft schools in Cholistan Bahawalpur *(Question No. 1114*)* 739

-Number of NGOs in Lahore *(Question No. 325)* 741

-Persons staying in temporary shelter homes in Lahore and expenditures thereupon *(Question No. 867*)* 738

-Recruitment quota for disabled persons *(Question No. 857*)* 732

MUHAMMAD AKHTAR, MR. *(Minister for Energy)*

point of order REGARDING-

-Demand for getting medical treatment of Ex-Prime Minister 729

PAGE NO.

Mian Muhammad Nawaz Sharif

Resolution REGARDING- 702

-Demand for withdrawal of decision of Federal Government about receiving the interest upon loans of NEPRA from customers

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR

Call attention Notices REGARDING- 549

-Dacoity upon two persons at gun point in Rahim Yar Khan 636

-Robbery at Adda Gambar, Sahiwal

MUHAMMAD ASIF NAKAI, SARDAR *(Minister for Communication & Works)*

ADJOURNMENT MOTION regarding-

696

-USE OF SUBSTANDARD METERIAL IN CONSTRUCTION OF SAMBRIAL ROAD 701

Resolution REGARDING-

-Demand for making all dual roads of Faisalabad toll free

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*

Answers to the questions REGARDING- 590

-Acquisition of land for establishment of new industries *(Question No. 244)*

573

-CONTRACT PERIOD AND NUMBER OF OFFICES IN PUNJAB CONSUMER PROTECTION COURTS *(QUESTION NO. 938*)* 592

585

-Establishment of economic zone in Dera Ghazi Khan *(Question No. 393)* 593

-Institutions of Technical Education in Faisalabad *(Question No. 1039*)*

-Sanctioned posts in Technical Training College Rajanpur *(Question No. 414)* 730

point of order REGARDING-

-Demand for getting medical treatment of Ex-Prime Minister Mian Muhammad Nawaz Sharif

MUHAMMAD AWAIS DARESHAK, SARDAR

MOTION regarding-

-Suspension of rules for presetation of a resolution 541

Resolution REGARDING-

-Demand for making Indus Highway from Kashmor to Dera Ghazi Khan dual way 542

MUHAMMAD AYUB KHAN, MR.

PAGE NO.

questions REGARDING- 398
-Brackish drinking water in Toba Tek Singh *(Question No. 757*)* 434
-Water filtration plants in PP-120 Toba Tek Singh *(Question No. 154)*

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs and Local Government & Community Development)*

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Death of eight years old maid due to torture in Allama Iqbal Town Lahore 744
-Problems faced by residents due to nonavailability of sewerage system in Jampur and Gupang Colony, Rajanpur 644

BILLS *(Discussed upon)-*
-The Mir Chakar Rind University of Technology Dera Ghazi Khan Bill 2019 746
-The Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019 474
-The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018 463
-The Punjab Skills Development Authority Bill 2018 453
-The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018 456

Call attention Notices REGARDING- 545
-Dacoity in Chack No. 10/BC district Bahawalpur 550
-Dacoity upon two persons at gun point in Rahim Yar Khan 548
-Demise of a lady teacher due to falling roof of school in Gujranwala 635
-Murder of Shafiq named citizen in Misri Shah, Lahore 636
-Robbery at Adda Gambar, Sahiwal

DISCUSSION On- 657
-Annual report of Punjab Public Serive Commission for the year 2011

MOTIONS regarding- 477
-Amending in rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab
-Suspension of rules for Amending the rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 476
474
-Suspension of rules for presetation of a resolution
-Suspension of rules to take Resolution about indian violation of Pakistan air boundary 484

551

points of order REGARDING-
-Demand for apprise the House about report of JIT on Sahiwal incident 610

-DEMAND FOR RECONSIDERATION UPON DECISION ABOUT HOLDING PSL MATCHES IN KARACHI INSTEAD OF LAHORE AND CANCELLATION OF JASHAN-E-BAHARAN FESTIVAL TO BE HELD IN KHUSHAB 646

726
671

-Demand for ruling of Mr. Speaker on not being the concerned officers

PAGE NO.

present in officers gallery during session 705
-Demand for getting medical treatment of Ex-Prime Minister Mian Muhammad Nawaz Sharif 712
-Demand to lay the bill about salaries of the members in the House 709

Resolutions REGARDING-

-Demand for making import of Oxo biodegradable plasitic,used for hygienic shoping bags, duty free 485
-Demand for provision of coverage to mobile phone companies in the cities of Punjab where no coverage is provided 717
-Demand for releasing funds for uplift of national game hockey 759
-Tribute to Pakistan Air Force and congratulation paid to the Nation on successful reaction upon violation of Pakistani Air boundaries by Indian aircrafts 759

zero hour notices REGARDING-

-Making Apex Committee of the Punjab active
-Marriage ceremony in Government Girls School Sheikhupura
-Need of sewerage system in Gopang Colony Jampur

MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Nonavailability of Ambulance in RHC Mamon Kanjan 650

Resolution REGARDING-

-Demand for writing Kalma Tayyaba at the entrance of Punjab Assembly building 709

MUHAMMAD SIBTAIN KHAN, MR. *(Minister for Forestry, Wildlife & Fisheries)*

Answers to the questions REGARDING- 620

-Area of forests in the province *(Question No. 1013*)* 628
-Details about area of forests in the province *(Question No. 49)*
-Number of private fish hatcheries and holding of training courses by the Department *(Question No. 50)* 629
-Officers posted in Fishries Laboratories Manawan, Lahore and budget thereof *(Question No. 1024*)* 623
-Plantation in the province *(Question No. 339)* 632
-Plantation upon land of Auqaf Department by Forest Department *(Question No. 872*)* 615
-Upgradation of post of watcher and posting of Magistrate in Forest Department *(Question No. 767*)* 613

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.

questions REGARDING-

PAGE NO.

-Dispensaries and hospitals of Labour Department in Faisalabad *(Question No. 915*)* 685
-Employees of parks in PP-112 Faisalabad and budget thereof *(Question No. 331)* 448
-Estimated cost and completion period of projects of WASA in PP-112 Faisalabad *(Question No. 295)* 443
-Institutions of Technical Education in Faisalabad *(Question No. 1039*)* 584
-Number of prisons in Faisalabad and annual expenditures thereof *(Question No. 308)* 534
-Regularization of employees of WASA Faisalabad *(Question No. 294)* 442
-Repair of roads in Towns of Faisalabad *(Question No. 16)* 427
-Vehicles in PHA Faisalabad and expenditures thereupon *(Question No. 333)* 449

MUHAMMAD TAIMOOR KHAN, MR. *(Minister for Youth Affairs & Sport)*

Resolution REGARDING- 708
-Demand for releasing funds for uplift of national game hockey

MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.
BILLS *(Discussed upon)*-
465
-THE PUNJAB BOARD OF TECHNICAL EDUCATION (AMENDMENT) BILL 2018 456

-THE PUNJAB TECHNICAL EDUCATION AND VOCATIONAL TRAINING AUTHORITY (AMENDMENT) BILL 2018 609

point of order REGARDING-
444
-DEMAND FOR RECONSIDERATION UPON DECISION ABOUT HOLDING PSL MATCHES IN KARACHI INSTEAD OF LAHORE AND CANCELLATION OF JASHAN-E-BAHARAN FESTIVAL TO BE HELD IN KHUSHAB

question REGARDING-
-Sewerage system in Younis Garden Macca Colony Harbanspura Lahore *(Question No. 305)*

MUNAWAR HUSSAIN, RANA

question REGARDING-
-Registration and procedure of approval of housing societies *(Question No. 223)* 435

MURAD RAAS, MR. *(Minister for School Education)*
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

PAGE NO.

-Disclosure of depriving High Schools of Okara from many acers of land 557
-Illegal possession over land of Government Girls High School Ladhe wala Gujranwala 556

MUSSARAT JAMSHED, MS.

questions REGARDING-

-Details about children confined with their parents in prisons *(Question No. 964*)* 528
-Juvenile prisons in the province *(Question No. 963*)* 508

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-

-27th February, 2019 394
-28th February, 2019 494
-1st March, 2019 568
-4th March, 2019 608
-5th March, 2019 668
-6th March, 2019 724

NASEER AHMAD, MR.

questions REGARDING-

-Acquisition of land for establishment of new industries *(Question No. 244)* 590
-Community Welfare Centre for transgenders in Lahore *(Question No. 327)* 741
-Construction of houses in Ashiana Housing Scheme and budget thereof *(Question No. 417*)* 423
-Details about "Jahez Fund" in Lahore *(Question No. 200)* 740
-Establishment of economic zone in Dera Ghazi Khan *(Question No. 393)* 591
-Extension project of Camp Jail Lahore *(Question No. 218)* 533
-Number of NGOs in Lahore *(Question No. 325)* 740
-Number of prisoners and steps taken for betterment of atmosphere in Camp Jail Lahore *(Question No. 217)* 530
-Persons staying in temporary shelter homes in Lahore and expenditures thereupon *(Question No. 867*)* 738
-Plantation upon land of Auqaf Department by Forest Department *(Question No. 872*)* 615
-Post of Director in Punjab Employees Social Security Institution *(Question No. 392)* 693
-Rules for locking and unlocking of prisons *(Question No. 207)* 530
-Steps taken for collection of blood samples of prisoners for AIDS tests *(Question No. 873*)* 497

PAGE NO.

NEELUM HAYAT MALIK, MS.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Looting by contractors in cover of parking in Lahore and other citites 641
-Possibility of spoiling new generation due to dramas and dances
telecasted at TV Channels 559

P

points of order REGARDING-
-Condemnation of statement of Minister for Information Punjab 673
about Hindu Community 551
-Demand for apprise the House about report of JIT on Sahiwal incident
-Demand for cancellation of notification issued for reformation of 597
"Muthida Ulama Board" by Auqaf 481
-Demand for empowering the Standing Committees 479
-Demand for issuance of Production Orders in the absence of Mr. Speaker 598
-Demand for provision of medicines to MPAs
-Demand for reconsideration upon decision about holding PSL matches in
Karachi instead of Lahore and cancellation of Jashan-e-Baharan festival to 609
be held in Khushab
-Demand for ruling of Mr. Speaker on not being the concerned officers 646
present in officers gallery during session
-Demand for getting medical treatment of Ex-Prime Minister 725, 728
Mian Muhammad Nawaz Sharif 671
-Demand to lay the bill about salaries of the members in the House

Privilege motion REGARDING- 552

-ASSAULT AGAINST MPA BY DO-III IN THE OFFICE OF DG HEALTH

PRISONS DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Details about children confined with their parents in prisons 528
(Question No. 964)* 516
-Details about prisons in district Gujrat *(Question No. 1006*)* 533
-Extension project of Camp Jail Lahore *(Question No. 218)* 517
-Facilities provided in Central Jail Sahiwal *(Question No. 1040*)* 508
-Juvenile prisons in the province *(Question No. 963*)*
-Medical treatment of sick prisoners in Central Jail Faisalabad 524
(Question No. 1066)*
-Number of male and female prisoners in District Jail Sialkot 504
(Question No. 893)*
-Number of prisoners and steps taken for betterment of atmosphere 530

PAGE NO.

in Camp Jail Lahore *(Question No. 217)*
-Number of prisons in Faisalabad and annual expenditures thereof *(Question No. 308)* 534
530
-Rules for locking and unlocking of prisons *(Question No. 207)*

513
-Steps taken for amelioration of prisoners *(Question No. 976*)*
-Steps taken for collection of blood samples of prisoners for AIDS tests *(Question No. 873*)* 497

539
-WOMEN PRISONS IN THE PROVINCE AND FACILITIES PROVIDED THEREIN *(QUESTION NO. 479)*

PAGE NO.

Q

questions REGARDING-

FORESTRY, WILDLIFE & FISHERIES DEPARTMENT-
- -Area of forests in the province *(Question No. 1013*)* 619
- -Details about area of forests in the province *(Question No. 49)* 627
- -Number of private fish hatcheries and holding of training courses by the Department *(Question No. 50)* 628
- -Officers posted in Fishries Laboratories Manawan, Lahore and budget thereof *(Question No. 1024*)* 622
- -Plantation in the province *(Question No. 339)* 631
- -Plantation upon land of Auqaf Department by Forest Department *(Question No. 872*)* 615
- -Upgradation of post of watcher and posting of Magistrate in Forest Department *(Question No. 767*)* 612

HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-
- -Brackish drinking water in Toba Tek Singh *(Question No. 757*)* 398
- -Chairman Saaf Pani Company and his salary package *(Question No. 762*)* 407
- -Complaints against sewerage system in UC-79 Lahore *(Question No. 360*)* 396
- -Construction of houses in Ashiana Housing Scheme and budget thereof *(Question No. 417*)* 423
- -Details about bringing the employees of WASA under jurisdiction of benevolent fund *(Question No. 306)* 445
- -Details about New Lahore City Housing Scheme LDA *(Question No. 748*)* 424
- -Disposal station in PP-57 Gujranwala *(Question No. 46)* 430
- -Employees of parks in PP-112 Faisalabad and budget thereof *(Question No. 331)* 448
- -Estimated cost and completion period of projects of WASA in PP-112 Faisalabad *(Question No. 295)* 443
- -Funds allocated for sewerage system in Rahwali Cantt Gujranwala *(Question No. 956*)* 418
- -Funds allocated for sewerage system Municipal Committee Ghakhar Mandi Gujranwala *(Question No. 847*)* 413
- -Installation of water filtration plants *(Question No. 885*)* 416
- -Number of employees and vacant posts in WASA Gujranwala *(Question No. 45)* 429
- -Policy about sanitation *(Question No. 1008*)* 420
- -Provision of clean drinking water in PP-154 Lahore *(Question No. 276)* 441
- -Provision of machinery by Japan to WASA Gujranwala *(Question No. 44)* 428
- -Registration and procedure of approval of housing societies 435

PAGE NO.

(Question No. 223) 442
-Regularization of employees of WASA Faisalabad *(Question No. 294)* 425
-Removal of ponds from PP-185 Okara *(Question No. 804*)* 427
-Repair of roads in Towns of Faisalabad *(Question No. 16)*
-Sewerage system in Younis Garden Macca Colony Harbanspura 444
Lahore *(Question No. 305)* 449
-Vehicles in PHA Faisalabad and expenditures thereupon *(Question No. 333)* 434
-Water filtration plants in PP-120 Toba Tek Singh *(Question No. 154)*
-Water supply and sewerage facilities in Bheera and Bhalwal 409
district Sargodha *(Question No. 765*)* 433
-Water supply in Sargodha city *(Question No. 143)* 432
-Water supply in Rahim Yar Khan *(Question No. 137)* 431
-Water supply in Rajanpur *(Question No. 136)*
INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT- 590
-Acquisition of land for establishment of new industries *(Question No. 244)*
-Contract period and number of offices in Punjab Consumer Protection 572
Courts *(Question No. 938*)* 591
-Establishment of economic zone in Dera Ghazi Khan *(Question No. 393)* 584
-Institutions of Technical Education in Faisalabad *(Question No. 1039*)*
-Sanctioned posts in Technical Training College Rajanpur 592
(Question No. 414)
LABOUR & HUMAN RESOURCE DEPARTMENT- 684
-Details about over age unemployed persons *(Question No. 795*)*
-Dispensaries and hospitals of Labour Department in Faisalabad 685
(Question No. 915)* 680
-Financial aids on accidental deaths in Government projects *(Question No. 794*)*
-Post of Director in Punjab Employees Social Security Institution 693
(Question No. 392) 678
-Posting of Judge in Labour Court Gujranwala *(Question No. 715*)*
PRISONS DEPARTMENT-
-Details about children confined with their parents in prisons 528
(Question No. 964)* 516
-Details about prisons in district Gujrat *(Question No. 1006*)* 533
-Extension project of Camp Jail Lahore *(Question No. 218)* 517
-Facilities provided in Central Jail Sahiwal *(Question No. 1040*)* 508
-Juvenile prisons in the province *(Question No. 963*)*
-Medical treatment of sick prisoners in Central Jail Faisalabad 524
(Question No. 1066)*
-Number of male and female prisoners in District Jail Sialkot 504
(Question No. 893)*
-Number of prisoners and steps taken for betterment of atmosphere 530
in Camp Jail Lahore *(Question No. 217)*
-Number of prisons in Faisalabad and annual expenditures thereof 534
(Question No. 308) 530
-Rules for locking and unlocking of prisons *(Question No. 207)* 513

PAGE NO.

-Steps taken for amelioration of prisoners *(Question No. 976*)*
-Steps taken for collection of blood samples of prisoners for 497
AIDS tests *(Question No. 873*)*
-Women prisons in the province and facilities provided therein 539
(Question No. 479)

SOCIAL WELFARE & BAIT UL MAAL DEPARTMENT-

-Community Welfare Centre for transgenders in Lahore 741
(Question No. 327) 740
-Details about "Jahez Fund" in Lahore *(Question No. 200)* 742
-Details about "Old Age Home" in Faisalabad *(Question No. 470)*
-District wise details of Dar-ul-Amans and employees therein 734
(Question No. 1102)* 737
-Increase in number of beggars in Lahore *(Question No. 738*)*
-Number of Dar-ul-Amans and facilities provided therein 742
(Question No. 432)
-Number of handicraft schools in Cholistan Bahawalpur 739
(Question No. 1114)* 740
-Number of NGOs in Lahore *(Question No. 325)*
-Persons staying in temporary shelter homes in Lahore and 738
expenditures thereupon *(Question No. 867*)* 732
-Recruitment quota for disabled persons *(Question No. 857*)*

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-28th February, 2019 562
-4th March, 2019 659
-6th March, 2019 718

R

RAHEELA NAEEM, MRS.

Call attention Notice REGARDING- 635
-Murder of Shafiq named citizen in Misri Shah, Lahore

QUESTION regarding- 441

-Provision of clean drinking water in PP-154 Lahore *(Question No. 276)*

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -

- -27th February, 2019 — 393
- -28th February, 2019 — 493
- -1st March, 2019 — 567
- -4th March, 2019 — 607
- -5th March, 2019 — 667
- -6th March, 2019 — 723

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-THE MIR CHAKAR RIND UNIVERSITY OF TECHNOLOGY DERA GHAZI KHAN BILL 2019 — 584

Resolutions REGARDING-

- -Demand for launching campaign for awarness of protection against Polio — 713
- -Demand for making all dual roads of Faisalabad toll free — 701
- -Demand for making import of Oxo biodegradable plasitic,used for hygienic shoping bags, duty free — 705
- -Demand for making Indus Highway from Kashmor to Dera Ghazi Khan dual way — 542
- -Demand for provision of coverage to mobile phone companies in the cities of Punjab where no coverage is provided — 711
- -Demand for releasing funds for uplift of national game hockey — 708
- -Demand for taking rapid action to control over Polio — 706
- -Demand for writing Kalma Tayyaba at the entrance of Punjab Assembly building — 709
- -Demand for withdrawal of decision of Federal Government about receiving the interest upon loans of NEPRA from customers — 702
- -Tribute to Pakistan Air Force and congratulation paid to the Nation on successful reaction upon violation of Pakistani Air boundaries by Indian aircrafts — 485

S

SADIA SOHAIL RANA, MS.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- — 609

- -On sad demise of mother of Ms. Mussarat Jamshed MPA

QUESTION regarding-

- -Complaints against sewerage system in UC-79 Lahore — 396

PAGE NO.

(Question No. 360)*
SAMI ULLAH KHAN, MR.

points of order REGARDING- 479
-Demand for issuance of Production Orders in the absence of Mr. Speaker
-Demand for ruling of Mr. Speaker on not being the concerned officers present in officers gallery during session 646
SAMIULLAH CHAUDHARY, MR. *(Minister for Food)*
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Disclosure of laying lacs of tons of wheat at open place 637
SEEMABIA TAHIR, MS.

zero hour notice REGARDING- 716
-Making Apex Committee of the Punjab active
SHAHEEN RAZA, MS.

Call attention Notice REGARDING- 548
-Demise of a lady teacher due to falling roof of school in Gujranwala
SHAHIDA AHMED, MS.

question REGARDING-
-District wise details of Dar-ul-Amans and employees therein *(Question No. 1102*)* 734
SHAHEENA KARIM, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about over age unemployed persons *(Question No. 795*)* 684
-Financial aids on accidental deaths in Government projects *(Question No. 794*)* 680

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Mir Chakar Rind University of Technology Dera Ghazi Khan Bill 2019 584
SHAZIA ABID, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Problems faced by residents due to nonavailability of sewerage system in Jampur and Gupang Colony, Rajanpur 644

point of order REGARDING- 598
-Demand for provision of medicines to MPAs
QUESTION regarding- 592
-Sanctioned posts in Technical Training College Rajanpur *(Question No. 414)* 753

zero hour notices REGARDING- 759
-Demand for issuance of medicines to MPAs

PAGE NO.

-Need of sewerage system in Gopang Colony Jampur

SOCIAL WELFARE & BAIT UL MAAL DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Community Welfare Centre for transgenders in Lahore *(Question No. 327)* 741
-Details about "Jahez Fund" in Lahore *(Question No. 200)* 740
-Details about "Old Age Home" in Faisalabad *(Question No. 470)* 742
-District wise details of Dar-ul-Amans and employees therein *(Question No. 1102*)* 734
-Increase in number of beggars in Lahore *(Question No. 738*)* 737
-Number of Dar-ul-Amans and facilities provided therein *(Question No. 432)* 742
-Number of handicraft schools in Cholistan Bahawalpur *(Question No. 1114*)* 739
-Number of NGOs in Lahore *(Question No. 325)* 740
-Persons staying in temporary shelter homes in Lahore and expenditures thereupon *(Question No. 867*)* 738
-Recruitment quota for disabled persons *(Question No. 857*)* 732

SOHAIB AHMAD MALIK, MR.

QUESTION regarding-

-Water supply and sewerage facilities in Bheera and Bhalwal district Sargodha *(Question No. 765*)* 409

T

TARIQ MASIH GILL, MR.

Privilege motion REGARDING- 552

-Assault against MPA by DO-III in the office of DG Health

U

USMAN MEHMOOD, SYED

question REGARDING-

-Posting of Judge in Labour Court Gujranwala *(Question No. 715*)*

678

UZMA KARDAR, MS.

questions REGARDING-

-Area of forests in the province *(Question No. 1013*)*
-Number of Dar-ul-Amans and facilities provided therein *(Question No. 432)* **619**
-Officers posted in Fishries Laboratories Manawan, Lahore and budget thereof *(Question No. 1024*)* 742
-Policy about sanitation *(Question No. 1008*)*
-Steps taken for amelioration of prisoners *(Question No. 976*)* 622

PAGE NO.

420

zero hour notices REGARDING- 513

-Marriage ceremony in Government Girls School Sheikhupura 758

-Sexual assault of class two student in Jambar Kalan Kasur 757

Y

YASIR HUMAYUN, MR. *(Minister for Higher Education & Tourism)*

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Auction and allotment of land of Government College for Women Ghulam Muhammad Abad, Faisalabad 655

YASMIN RASHID, MS. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education)*

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Death of woman during delivery due to negligence of Doctor in THQ Hospital Murree 595

-Financial crisis in Government Hospitals due to nonavailability of funds 642

601

-INCREASE OF DEATHS DUE TO QUACKS AND SELFISH DOCTORS 651

555

-NONAVAILABILITY OF AMBULANCE IN RHC MAMON KANJAN 553

754

-OPENLY SALE OF FAKE SHAMPOOS AND FACE CREAMS

Privilege motion REGARDING-

-Assault against MPA by DO-III in the office of DG Health

zero hour notice REGARDING-

-Demand for issuance of medicines to MPAs

Z

ZAHEER IQBAL, MR.

Call attention Notice REGARDING- 544

-Dacoity in Chack No. 10/BC district Bahawalpur

question REGARDING- 739

-Number of handicraft schools in Cholistan Bahawalpur *(Question No. 1114*)*

PAGE NO.

ZAHEER UD DIN, CH. *(Minister for Public Prosecution)*

point of order REGARDING-

-Demand for ruling of Mr. Speaker on not being the concerned officers present in officers gallery during session 647

ZAHRA NAQVI, SYEDA

point of order REGARDING-

-Demand for cancellation of notification issued for reformation of "Muthida Ulama Board" by Auqaf 597

ZAINAB UMAIR, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Unemployment of many persons due to ban imposed on foam packing by Punjab Food Authority 451

ZAWAR HUSSAIN WARRAICH, MR. *(Minister for Prisons)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about children confined with their parents in prisons *(Question No. 964*)* 529
-Details about prisons in district Gujrat *(Question No. 1006*)* 517
-Extension project of Camp Jail Lahore *(Question No. 218)* 533
-Facilities provided in Central Jail Sahiwal *(Question No. 1040*)* 518
-Juvenile prisons in the province *(Question No. 963*)* 508
-Medical treatment of sick prisoners in Central Jail Faisalabad *(Question No. 1066*)* 525
-Number of male and female prisoners in District Jail Sialkot *(Question No. 893*)* 505
-Number of prisoners and steps taken for betterment of atmosphere in Camp Jail Lahore *(Question No. 217)* 531
-Number of prisons in Faisalabad and annual expenditures thereof *(Question No. 308)* 535
-Rules for locking and unlocking of prisons *(Question No. 207)* 530
-Steps taken for amelioration of prisoners *(Question No. 976*)* 513
-Steps taken for collection of blood samples of prisoners for AIDS tests *(Question No. 873*)* 497
-Women prisons in the province and facilities provided therein *(Question No. 479)* 539

zero hour notices REGARDING-

-Demand for issuance of medicines to MPAs 753
-Making Apex Committee of the Punjab active 716
-Marriage ceremony in Government Girls School Sheikhupura 758
-Need of sewerage system in Gopang Colony Jampur 759
-Sexual assault of class two student in Jambar Kalan Kasur 757

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

(جمعرات7، جمعتہ المبارک8، سوموار11، منگل12، بدھ13، جمعرات14-مارچ، جمعرات11-اپریل2019)

(یوم الخمیس29، یوم الجمع30-جمادی الثانی، یوم الاثنین3، یوم الثلاثہ4، یوم الاربعاء5، یوم الخمیس6-رجب المرجب 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں، آٹھواں اجلاس

جلد7(حصہ سوئم): شمارہ جات : 12 تا17

جلد8

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

ساتواں اجلاس

جمعرات، 7-مارچ2019

جلد 7: شمارہ 12

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	-----------	761
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	763
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	764
	پوائنٹ آف آرڈر		
4۔	معزز ممبران اسمبلی اور ملازمین صوبائی اسمبلی پنجاب کو ادویات جاری کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	-----------	765

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
5-	سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کا علاج ان کے معالج سے کروانے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	-----------	768
	سوالات (محکمہ مال و کالونیز)		
6-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	782
7-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	788
8-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	790
	توجہ دلاؤ نوٹس		
9-	لاہور کے مختلف علاقوں میں ڈکیتی کی وارداتیں	-----------	794
	تحاریک استحقاق		
10-	نشان زدہ سوال نمبر 907 کا غلط جواب	-----------	796
	تحاریک التوائے کار		
11-	ضلع راولپنڈی کے سکولوں میں تعینات اساتذہ کو ہارڈ ایریا الاؤنس دینے کا مطالبہ	-----------	798
	پوائنٹ آف آرڈر		
12-	سٹینڈنگ کمیٹیوں کے الیکشن میں حزب اختلاف کے ممبران کو اطلاع نہ دینا	-----------	800
13-	قواعد کے مطابق پری بجٹ بحث کے دوران سیکرٹری خزانہ کو آفیشلز گیلری میں لانے کا مطالبہ	-----------	803

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعتہ المبارک،8-مارچ2019	
	جلد 7: شمارہ 13	
14-	ایجنڈا -----------	807
15-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	809
16-	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	810
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)	
17-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	811
18-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	839
19-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	841
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
20-	مسودہ قانون پاکستان گڈنی، لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر 2019 کے بارے میں مجلس قائمہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	849
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
21-	سابق حکومت کی جانب سے غیر ضروری اور مجرمانہ تاخیر کی وجہ سے 08-2007 کی جاری سکیموں کی لاگت کا کئی گنا بڑھنے کے مسئلہ کو زیر غور لانا-----------	850
22-	تحریک التوائے کار نمبر 248/19 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 3 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	851
23-	تحریک التوائے کار نمبر 119/18 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	852

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر		
24-	سٹینڈنگ کمیٹیوں کے الیکشن میں حزب اختلاف کے ممبران کو اطلاع نہ دینا	-----------	853
25-	تحصیل یزمان کے چک نمبر22 کی رہائشی 13 سالہ کرسچین لڑکی کا اغواء اور شادی	-----------	956
26-	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	858
	قرارداد		
27-	خواتین کے عالمی دن کے موقع پر پاکستان اور دنیا بھر کی خواتین کو اپنے حقوق کی خاطر جدوجہد کرنے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا	-----------	859
	سوموار، 11-مارچ2019		
	جلد 7: شمارہ 14		
28-	ایجنڈا	-----------	885
29-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	887
30-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	888
	سوالات (محکمہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ)		
31-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	889
32-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	901
33-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	904
	توجہ دلاؤ نوٹس		
34-	لاہور: ہنجروال میں ڈاکوؤں کی گھر میں لوٹ مار سے متعلقہ تفصیلات	-----------	914

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
35۔	گوجرانوالہ: سانول نامی شہری کے قتل اور اس کی والدہ کو شدید زخمی کرنے سے متعلقہ تفصیلات	----------	916
	تحاریک التوائے کار		
36۔	گوجر خان میں قائم ٹراما سنٹر کو فنکشنل کرنے کا مطالبہ	----------	917
37۔	ضلع راولپنڈی کے سکولوں میں تعینات ٹیچرز کو ہارڈ ایریا الاؤنس دینے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	----------	919
38۔	تحصیل تاندلیانوالہ کے بارہ دیہات نہری پانی سے محروم	----------	923
	سرکاری کارروائی		
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
39۔	مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019	----------	924
	بحث		
40۔	پری بجٹ بحث	----------	924
	پوائنٹ آف آرڈر		
41۔	محکمہ انٹی کرپشن کی طرف سے عوام سے ٹیکس کی وصولی	----------	947
42۔	پری بجٹ بحث (۔۔۔جاری)	----------	948
	پوائنٹ آف آرڈر		
43۔	محکمہ انٹی کرپشن کی طرف سے عوام سے ٹیکس کی وصولی (۔۔۔جاری)	----------	952
44۔	پری بجٹ بحث (۔۔۔جاری)	----------	955

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر

منگل،12۔مارچ2019

جلد 7: شمارہ 15

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
45۔	ایجنڈا	-----------	967
46۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	971
47۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	972
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)		
48۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	973
49۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	992
	تحاریک التوائے کار		
50۔	ورکرز ویلفیئر بورڈ گوجرانوالہ میں زیر التواء درخواستیں نمٹانے میں تاخیر	-----------	998
51۔	جام پور سمیت گوپانگ کالونی میں سیوریج سسٹم کی عدم موجودگی	-----------	1000
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی		
	تحریک		
52۔	مسودہ قانون (ترمیم) قوانین عوامی نمائندگان پنجاب 2019 کو متعارف کرانے کے لئے اجازت کی تحریک	-----------	1001
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
53۔	مسودہ قانون (ترمیم) قوانین عوامی نمائندگان پنجاب 2019	-----------	1002
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)		
54۔	سرکاری سکولوں کی ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ چالیس رکھنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	-----------	1002

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
55-	نجی کلینکس میں ڈاکٹرز کی فیس فکس کرنے کا مطالبہ (---جاری) -----------	1003
56-	کلام اقبال کو تعلیمی نصاب کا لازمی جز قرار دینے کا مطالبہ (---جاری) -----------	1004
57-	خواتین اساتذہ کو دودھ پیتے بچے ساتھ لانے کی اجازت کا مطالبہ (---جاری) -----------	1005
58-	میونسپل کمیٹی ماموں کانجن میں جدید سہولتوں سے آراستہ ہسپتال قائم کرنے کا مطالبہ (---جاری) -----------	1006
59-	یونیورسٹی میں داخلہ کے وقت مناسب کونسلنگ نہ ہونے کی وجہ سے طلباء وطالبات کا تعلیمی نقصان (---جاری) -----------	1007
60-	پولیو کی روک تھام کے لئے فوری اقدامات کرنے کا مطالبہ (---جاری) -----------	1009
61-	معاشی ترقی کے لئے زرعی اور صنعتی شعبے کو زیادہ سے زیادہ سہولیات دینے کا مطالبہ (---جاری) -----------	1011
62-	قومی کھیل ہاکی کو زوال سے نکالنے کے لئے فنڈز کے اجراء کا مطالبہ (---جاری) -----------	1012
63-	پولیو سے بچاؤ کے لئے آگاہی مہم چلانے کا مطالبہ (---جاری) -----------	1013
64-	کھیت مزدوروں کے لئے بجٹ میں کثیر رقم مختص کرنے کا مطالبہ -----------	1014
65-	تحصیل بھیرہ میں جوڈیشل کمپلیکس اور جوڈیشل کالونی تعمیر کرنے کا مطالبہ -----------	1017
66-	بچوں کے خلاف بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے مستحکم چائلڈ پالیسی بنانے کا مطالبہ -----------	1018
67-	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	1022
	قرارداد	
68-	سابق وزیر جناب محمد ارشد خان لودھی (مرحوم) کی وفات پر	

گہرے رنج و غم کا اظہار ------------ 1023

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
69-	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	1027
	قرارداد	
70-	ونگ کمانڈر جناب منان علی خان اور سکواڈرن لیڈر جناب محمد حسن صدیقی کو بھارتی طیارے مار گرانے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا ------------	1030
	زیرو آر نوٹس	
71-	پتنگ بازی پر پابندی پر سختی سے عملدر آمد کرنے کا مطالبہ ------------	1033
72-	جام پور کے علاقے گو پانگ کالونی میں سیوریج سسٹم کی عدم موجودگی ------------	1034
	بدھ، 13-مارچ 2019	
	جلد 7: شمارہ 16	
73-	ایجنڈا ------------	1037
74-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	1039
75-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	1040
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
76-	مسودہ قانون (ترمیم) قوانین عوامی نمائندگان پنجاب 2019 کے بارے میں مجلس قائمہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	1041
	سوالات (محکمہ جات امور نوجوانان و کھیلیں اور بہبود آبادی)	
77-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	1042
	تحاریک التوائے کار	

78۔ تعلیمی اداروں کی سکیورٹی کے لئے استعمال ہونے
والا اسلحہ ناقص ہونے کا انکشاف ----------- 1058

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

79۔ تحصیل تاندلیانوالہ کے بارہ دیہاتوں کی نہری پانی سے محرومی ----------- 1061

سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)

80۔ مسودہ قانون پاکستان کڈنی، لیور انسٹیٹیوٹ وریسرچ سنٹر 2019 ----------- 1061

81۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ----------- 1104

82۔ مسودہ قانون (ترمیم) قوانین عوامی نمائندگان پنجاب 2019 ----------- 1105

جمعرات، 14۔مارچ 2019

جلد 7: شمارہ 17

83۔ ایجنڈا ----------- 1109

84۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------- 1111

85۔ نعت رسول مقبول ﷺ ----------- 1112

سوالات (محکمہ آبپاشی)

86۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------- 1113

رپورٹ (جو پیش ہوئی)

87۔ مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019 کے بارے میں
مجالس قائمہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------- 1120

88۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری) ----------- 1120

89۔ نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا) ----------- 1139

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
90-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	1140
	توجہ دلاؤ نوٹس	
91-	لاہور: پنجاب یونیورسٹی ہاسٹل میں درزی کا قتل -----------	1144
	تحاریک التوائے کار	
92-	پبلک پراسیکیوٹرز کو ریگولر کرنے کا مطالبہ -----------	1146
93-	الائشوں سے تیار کردہ خوردنی تیل کی فروخت پر پابندی کا مطالبہ -----------	1147
94-	ملک بھر سے لوگوں کی لاہور نقل مکانی سے مسائل میں اضافہ -----------	1148
95-	کورم کی نشاندہی -----------	1150
	سرکاری کارروائی	
96-	قواعد کی معطلی تحریک -----------	1150
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
97-	مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019 -----------	1153
98-	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ -----------	1172
	جمعرات، 11-اپریل 2019	
	جلد 8	
99-	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ -----------	1175
100-	جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ -----------	1177
101-	ایجنڈا -----------	1179
102-	ایوان کے عہدے دار -----------	1181

103- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------ 1189

104- نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 1190

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
105-	چیئرمینوں کا پینل ------------	1191
106-	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	1192
	قرارداد	
107-	وزیراعلیٰ پنجاب کے والد سردار فتح محمد خان بزدار سابق ممبر اسمبلی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار ------------	1193
	تعزیت	
108-	سابق ممبر اسمبلی سردار فتح محمد خان بزدار، ممبر اسمبلی محترمہ منیرہ یامین ستی کی والدہ ماجدہ، ممبر اسمبلی محترمہ رخسانہ کوثر کے والد اور ممبر اسمبلی جناب علی عباس خان کے والد کے لئے دعائے مغفرت ------------	1195
	رپورٹ (زیر التواء)	
109-	حکومت پنجاب کے حسابات اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں موجودہ پبلک اکاؤنٹ کمیٹی نمبر 2 کے سپرد کرنے اور ایک سال کے اندر رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت ------------	1196
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
110-	سپیشل کمیٹی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	1197
111-	سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	1198
	سوالات (محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
112-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	1198

حلف

113۔ نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف ------------ 1202

114۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری) ------------ 1204

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
115۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	1210
116۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	1219
	توجہ دلاؤ نوٹس	
117۔	سرگودھا: کوٹ مومن کے رہائشی طارق محمود سے 7 لاکھ روپے کی ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات ------------	1225
	تحاریک التوائے کار	
118۔	محکمہ صحت کی میو ہسپتال لاہور کے ماسٹر پلان پر عملدرآمد کرانے میں ناکامی ------------	1227
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
119۔	پرائس کنٹرول پر بحث ------------	1228
120۔	کورم کی نشاندہی ------------	1248
121۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	1249
122۔	انڈکس	

761

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7۔مارچ 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مال و کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

پری بجٹ بحث

763

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

جمعرات،7۔مارچ2019

(یوم الخمیس،29۔جمادی الثانی1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12بج کر53منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

وَمَآ أَصَٰبَكُم مِّن مُّصِيبَةٖ فَبِمَا
كَسَبَتۡ أَيۡدِيكُمۡ وَيَعۡفُواْ عَن كَثِيرٖ ٣٠ وَمَآ أَنتُم بِمُعۡجِزِينَ
فِي ٱلۡأَرۡضِۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِيّٖ وَلَا نَصِيرٖ ٣١

سورۃ الشّوریٰ آیات 30 تا 31

اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہے سو تمہارے اپنے افعال سے اور وہ بہت سے گناہ تو معاف ہی کر دیتا ہے(30) اور تم زمین میں (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے۔ اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی دوست ہے اور نہ مددگار(31)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

جتھے مدنی دا ڈیرا اے، نی جِندڑیے چل چلئے
ایتھے کوئی نہ تیرا اے، نی جِندڑیے چل چلئے
اساں جانا مدینے نوں، ملنا عربی نگینے نوں
ہویا شوق ودھیرا اے، نی جِندڑیے چل چلئے
سوہنا درد ونڈاوے گا، سانوں گل نال لاوے گا
بھاویں سفر لمیرا اے، نی جِندڑیے چل چلئے
بوٹا آس دا کھڑ جاوے، جے سوہناں مدنی مل جاوے
اوہدے باہج ہنیرا اے، نی جِندڑیے چل چلئے
میرے واقف خیالاں دا، میرے محرم حالاں دا
سوہناں دردی او میرا اے، نی جِندڑیے چل چلئے

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب منیر مسیح کھوکھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحبہ!

معزز ممبران اسمبلی اور ملازمین صوبائی اسمبلی پنجاب کو ادویات جاری کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! آپ نے کل کہا تھا اور یہ مسئلہ بنا ہوا تھا کہ اسمبلی ممبران اور اسمبلی ملازمین کو دوائیاں نہیں ملتی، دوائیوں میں delay ہو رہی ہے اور شاید فنڈز کا مسئلہ ہے تو میں نے یہ ساری چیزیں investigate کی ہیں اور فنڈز کا کوئی problem نہیں ہے۔ اس میں ہمارے سامنے جو چیز آئی ہے وہ یہ ہے کہ پچھلی حکومت نے یہ کیا تھا، پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ ایک ادارہ ہے جو ان ساری چیزوں کو کمپیوٹرائز کرتا ہے۔

جناب سپیکر! اب ہوتا یہ ہے کہ جب ہمارے پاس ایک نسخہ آتا ہے تو وہ سروسز ہسپتال بھیجتے ہیں اور it is put on to the computers، ساتھ ہمارے پاس pre-qualified firms ہیں وہ جب نسخہ دیکھتے ہیں تو اس کے مطابق وہ کہتے ہیں کہ جو سب سے کم price میں دوائی ملتی ہے جب وہ کمپیوٹر کے اندر enter ہوتی ہے تو کئی دفعہ ہوتا یہ ہے کہ ایک price دو تین companies quote کر دیتی ہیں جس کی وجہ سے کمپیوٹر halt ہو جاتا ہے، پھر اس کو دوبارہ reboot کرنا پڑتا ہے، basically نسخہ کی وجہ سے کمپیوٹر میں glitches آرہی ہیں اور اس وجہ سے مسلسل delay ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! اہم چیز یہ ہے کہ جیسے آپ کے سامنے میں نے کل بھی ذکر کیا تھا کہ دوائیوں کے different brands ہوتے ہیں۔ اب اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر ایک ہی نسخہ کے اندر چھ کمپنیاں اپنی different دوائیاں دیتی ہیں، ایک نے anti-hypertensive دی ہے تو ایک anti-diabetic دیتی ہے ان ساری چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ہماری طرف سے کوئی delay نہیں ہوتا اور یہ problem صرف پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی طرف سے آتی ہے اور میں نے ان کو کہا ہے کہ اس کو مسلسل حل کرنے کی کوشش کریں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، منسٹر صاحبہ! کل بھی اس پر بحث ہوئی تھی، اب یہ بڑی زیادتی ہے کہ آپ نے چھ سے سات کمپنیوں کو اس میں رجسٹرڈ کر لیا اور ان کے ارد گرد آپ کی ساری دوائیاں گھومتی ہیں۔ جب کبھی اسمبلی ملازمین کی دوائیوں کا مسئلہ ہو یا یہاں پر ہمارے ایم پی ایز کی دوائیوں کا مسئلہ ہو تو یہ سبھی کو شکایت ہے۔ چودھری ظہیر الدین! آپ بتائیں کہ پہلے اس دور میں کیا ہوتا تھا۔

وزیر پبلک پر اسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ 2003 سے 2008 تک جو یہاں پر سسٹم تھا نہایت ادب کے ساتھ وہ میں آپ کے گوشگزار کر دیتا ہوں۔ وہ بہت simple اور بڑا foolproof تھا، اس میں کسی قسم کی embezzlement نہیں تھی اور پانچ سال کے آڈٹ کے بعد بھی کچھ نہیں تھا۔ ایک معزز ممبر جا کر وہاں پر اپنی دوائی کی prescription دیتے ہیں تو جب وہ وہاں جمع ہو جاتی ہے تو اس کے بعد وہ local purchase کر کے ایک پیکٹ بنتا ہے اور جب وہ پیکٹ بن کر آجاتا ہے تو انہیں inform کرتے ہیں کہ آپ کی دوائیاں آگئی ہیں۔ جب وہ دوائیاں آجاتی ہیں تو ان دوائیوں کی لسٹ بنی ہوتی ہے اور اس کے against لکھ دیتے ہیں کہ received as it was prescribed اس میں کسی قسم کی کوئی embezzlement نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحبہ سے عرض کروں گا کہ اس کی اجازت دے دیں تو دوائیاں بڑی آسانی سے مل جائیں گی۔ جیسے پہلے practice رہی ہے وہی practice جاری رہنی چاہیے، اگر کوئی نئی چیز اس میں induct ہو گی یا introduce کرائی جائے گی تو اس سے پھر بہت ساری قباحتیں آئیں گی۔ جو چیز ایک tested اور trusted ہے۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جی، میں پہلے گزارش کر لوں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ بیٹھ جائیں۔ چودھری مظہر اقبال! آپ بھی ایک منٹ کے لئے بیٹھ جائیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اور وہی سسٹم جو پہلے تھا وہی on ہو جائے اس میں کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی اور کبھی دوائیاں لیٹ نہیں ہوئیں۔ وہ میں نے جناب کی خدمت میں گزارش کر دی ہے اور میری یہ عرض ہو گی کہ اس کو approve کر لیا جائے اور وہی سسٹم on کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! اس میں issue کیا ہے اور آپ یہ کیوں نہیں کر سکتے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں صرف آپ کو یہ بتانا چاہ رہی ہوں یہ سسٹم previous government کا چل رہا تھا اور تبھی میں نے اسی چیز کو investigate کیا کہ کیا وجہ ہے یہ دوائیاں اتنی delay ہوتی ہیں۔ یہ سب آپ کے سامنے ہے اور دو تین دفعہ اس پر بات ہو چکی ہے۔ آج میں نے سب کو بلا لیا تھا اور ساری ٹیم کے ساتھ investigate کر کے آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! اب جس طرح چودھری ظہیر الدین کہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جی، بالکل مگر یہ کہ I will undo the system and I ensure کہ جس طرح لوکل پر چیز ہو کر پہلے پیکٹ بنتے تھے تو انشاء اللہ اس طرح کر لیں گے اور یہ میرے لئے کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! اس کا کوئی legal issue تو نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس میں کوئی legal issue نہیں ہے۔ جب ایک نسخہ چلا جاتا ہے اور وہ ڈیمانڈ جاتی ہے جس طرح چودھری ظہیر الدین نے فرمایا تو وہ آگے convey ہوتی تھی وہ پیکٹ بن کر آ جاتا

تھا اور متعلقہ ممبر کو deliver ہو جاتا تھا۔ اگر اسی طرح اس پر عملدرآمد کیا جائے تو کوئی issue نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ دوبارہ وہی نظام adopt کر لیں اور اسی پر کام شروع کر لیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اسی نظام پر عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال!

سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کا علاج ان کے معالج سے کروانے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم معاملے کی دلوانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ کل ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف کی صحت کے حوالے سے speeches بھی ہوئی اور پھر ہم نے ان کے اس sensitive issue کو لے کر واک آؤٹ بھی کیا تھا لیکن بدقسمتی سے واک آؤٹ کے بعد بجائے کہ حکومتی بنچوں سے اس پر constructive روّیہ اختیار کیا جاتا لیکن اس پر باقاعدہ تضحیک آمیز روّیہ اختیار کیا گیا اور اس پر جو تقاریر ہوئیں جو میں باہر لابی میں بیٹھا سن رہا تھا۔ یہ کہا گیا کہ یہ ان کی اپنی چوائس ہے کہ شاید وہ علاج نہیں کروانا چاہتے لیکن اس کے پیچھے ایک بہت بڑا background ہے I know Mian Sahib's health personally میں ان کو follow کر تا رہا ہوں اور اصل problem یہ ہے کہ آپ خود دیکھیں کہ پچھلے چند مہینوں سے جب سے ان کی صحت کا مسئلہ بنا ہے تو آپ ان کو چار مختلف میڈیکل بورڈ میں سے گزار چکے ہیں حالانکہ ان کا main issue heart کا ہے اور بھی associated problems ہیں جن میں diabetes اور cardiac بھی ہے لیکن اس کا جو سب سے بڑا اہم issue ہے جس کو میں یہاں پر highlight کرنا چاہتا ہوں کیونکہ منسٹر صاحبہ بھی بیٹھی ہیں۔ ان کا cardiac rhythm کا مسئلہ ہے اور ان کی جو heart beat ہے اور اس کی جو rhythm ہے اس میں problems آتے ہیں جب بھی ان پر کوئی procedure کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہوگا کہ میاں محمد نواز شریف کا جب لندن میں procedure ہوا تو ایمرجنسی ہوگئی کیونکہ ان کا heart rupture ہوگیا تھا۔ وہ basically rhythm کو ٹھیک کرنے کے لئے Electro-physiologists جو ہوتے ہیں وہ اندر ablation کرتے ہیں اور ablation ہوئے ہیں heart کا وال rupture ہوا اور heart tamponade ہوگیا، blood باہر نکلا اور ایمرجنسی میں ان کی open heart surgery کرکے اس کو روکنا پڑا۔

جناب سپیکر! اب آپ یہاں پر میاں محمد نواز شریف کو پی آئی سی لے جاتے ہیں وہاں پر بورڈ ان کو examine کرتا ہے اور ان کی treatment کو recommend کرتا ہے کیونکہ آپ کے پاس backup facilities نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں سارے ایوان کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ یہ جو شور مچاتے ہیں کہ ہمارے پاس backup facilities available ہیں basically وہ نہیں ہیں۔ منسٹر صاحبہ ہیلتھ سے related ہیں ہم سب کو اس matter کو seriously لینا چاہئے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: پہلے انہیں بات کر لینے دیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کو سمجھاتا ہوں کہ cardiac rhythm کو کنٹرول کرنے اور اسے correct کرنے کے measures ہمارے پاس نہیں ہیں جب uncontrolled rhythm کا procedure کرتے ہیں اگر خدانخواستہ وہ اپنی arrhythmia میں چلا جاتا ہے تو ہمارے پاس پاکستان میں Electro-physiological lab available نہیں ہے۔ پھر بجائے اس کے کہ آپ اس پر serious measures لیتے آپ انہیں سروسز ہسپتال لے جاتے ہیں۔ سروسز ہسپتال جا کر جو بورڈ بنتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: No, cross talk please، جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! سروسز ہسپتال میں جو بورڈ بنتا ہے آپ اس میں مختلف لوگوں کو involve کرتے ہیں اور پھر وہاں recommendations آتی ہیں چونکہ Services Hospital is not a known facility for the heart issues وہاں سے میاں محمد نواز شریف refuse کرتے ہیں اور واپس جیل چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں بصد احترام کہوں گا کہ اب آپ کو احساس ہوا کہ سابق وزیر اطلاعات کو remove کر دینا چاہئے جب ایسے لوگ میڈیا پر آ کر کہیں کہ وہ نہاری کھا رہے ہیں، وہ وہاں پر پائے کھا رہے ہیں ان کو تو ہیلتھ کا کوئی problem ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس میں میاں محمد نواز شریف کا stance لینا کہ یہ کیسے لوگ ہیں جو ایک ہیلتھ issue کے ساتھ ایسا کر رہے ہیں۔ اسی طرح محترمہ کلثوم نواز کی ہیلتھ پر بھی یہی روّیہ اختیار کیا گیا تھا لیکن آپ نے اس کا نتیجہ دیکھا پھر پیپلز پارٹی کے بڑے سینئر لیڈر جن کے بارے میں سمجھا جاتا ہے کہ وہ بڑے غیر جانبدار ہیں ان کو بھی شرمندہ ہونا پڑا۔ اگر میں ایوان میں ان کا نام لوں تو انہیں پھر شرمندگی ہو گی۔

جناب سپیکر! اب آپ میاں محمد نواز شریف کو وہاں سے اٹھاتے ہیں اور جناح ہسپتال لے جاتے ہیں، For God's sake آپ ایک premier Institute of Cardiology کو چھوڑ کر جناح ہسپتال لے جاتے ہیں جہاں پر ان کے رہنے کے لئے کوئی arrangement نہیں ہے۔ بے چارے ڈاکٹر صاحبان انہیں اپنا کمرہ offer کر رہے ہیں اور وہاں پر ایمرجنسی میں مینجمنٹ ہو رہی ہے، At the eleventh hour سارے arrangements ہو رہے ہیں اور وہ وہاں پر رہتے ہیں۔ جو مجھے پتا چلا ہے وہاں اس بورڈ کے ہیڈ گائنی کے پروفیسر بنائے جاتے ہیں میں آپ کو بتاؤں کہ .This is basically a joke being played آج میاں محمد نواز شریف نے refuse کیا ہے تو اس کے پیچھے بڑی وجوہات ہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، میں نے اجازت دی ہوئی ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں نے اجازت لی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے آپ کو بات کرنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ آپ بات کریں۔

No, cross talk please!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اصل مسئلہ Electro physiological Lab کا ہے وہ پاکستان میں نہیں ہے۔ ہمارے پاس AFIC میں ہے، آغا خان میں ہے اور نہ ہی لاہور میں ہے چونکہ ابھی ہمارے پاس self-trained Electro-physiologists ہیں. They are not basically qualified for this job اس کے لئے ہمارے پاس جو Electro Psychological Lab ہونی چاہئے وہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اس لئے جانتا ہوں کہ my own father آپ چودھری غفور کو جانتے ہوں گے وہ سفر نہیں کر سکتے تھے چونکہ ان کے Cardiac rhythm کا problem تھا میں نے سارے پاکستان میں ریسرچ کی لیکن ہمارے پاس یہاں facility نہیں تھی۔

Then I had to take him to America

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کو پتا تھا تو آپ کو دس سالوں میں کم از کم ایسی facility create کر دینی چاہئے تھی۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! کوئی بلڈنگ نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ہم اس چیز کو بنیاد نہیں بنا رہے۔ ڈاکٹر صاحب! پہلے میری بات سنیں! دیکھیں یہاں ہم ہیلتھ ایشو پر کوئی point scoring نہیں کر رہے آپ یہ بالکل تسلی رکھیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! آپ نے بات کی کہ یہ facility ہو جانی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر: اگر یہ ہو جاتی تو اچھی چیز تھی۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! آپ نے ابھی کہا ہے کہ آپ لوگوں نے اس پر develop facility کیوں نہیں کی۔ میں اس کی بھی وجہ بتاتا ہوں کہ میڈیکل میں facilities develop کرنا بلڈنگ کھڑی کرنے کے مترادف نہیں ہے اس کے لئے آپ کو Electro physiologists چاہئیں اس کے لئے آپ کو پورا material چاہئے that takes time خدارا میں آپ سے کہوں گا کہ don't take this as a joke بلکہ اسے seriously لیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ بالکل آپ کی بات صحیح ہے اسے seriously لے رہے ہیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ آپ بڑے پرانے پارلیمنٹیرین ہیں، کل ہمارے سابق سپیکر صاحب نے احتجاج کیا تھا اور پوری اپوزیشن نے واک آؤٹ بھی کیا تھا۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، چودھری محمد اقبال!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا تھا کہ بیماری ہر انسان کے ساتھ ہو سکتی ہے اور ایک ایسی شخصیت جو تین دفعہ ملک کے وزیراعظم رہے ہوں، دو دفعہ وزیر اعلیٰ پنجاب رہے ہوں ان کے ساتھ اس طرح کا ناروا سلوک؟ مجھے بڑا دکھ ہوا ہے کہ ادھر سے بڑی تالیاں بج رہی تھیں۔ دوائیاں تو ایم پی ایز کو نہیں مل رہیں تو تالیاں کس بات کی بج رہی ہیں؟ آپ بڑے پرانے پارلیمنٹیرین ہیں ہمیں آپ سے توقع ہے کہ اس بات کا حکومت پنجاب سے کوئی positive جواب لیں کہ ان کا صحیح علاج کیوں نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ وہ علاج کرواتے نہیں، یہ کوئی جواب نہیں ہے۔ آپ حکومت سے جواب لے کر دیں تا کہ ہمیں تسلی ہو اور اس کا کوئی حل کریں۔

جناب سپیکر: چودھری محمد اقبال! پ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! مجھے بھی اس مسئلے پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ابھی آپ تشریف رکھیں۔ جی، رانا محمد اقبال!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس ہاؤس کے تقدس کے حوالے سے ان صاحبان سے میری گزارش ہے جو دوسری طرف بیٹھے ہوئے ہیں کہ بیماری اللہ تعالیٰ کی طرف سے آ جاتی ہے۔ اگر آپ

کے سیاسی مخالف کو بیماری آگئی تو آپ اس پر خوش ہو رہے ہیں اور اس پر comments کرتے ہیں یہ نہایت افسوسناک بات ہے۔ڈاکٹر صاحبہ اپنی بات کریں اور ہمیں بتائیں کہ انہیں کارڈیالوجی میں کیوں نہیں بھیجا جا رہا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ کی بات آگئی ہے۔ اب وزیر قانون بات کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ پہلے وزیر قانون بات کرلیں اس کے بعد آپ کی بات کراؤں گا۔جی،وزیر قانون!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! وزیر قانون بولنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے وہ بات کریں یا پھر ڈاکٹر صاحبہ بات کریں لیکن اچھے طریقے سے بات کریں ورنہ اس کا انجام بُرا ہو گا۔

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں اور وزیر قانون کی بات سن لیں۔جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کل یہ issue ہاؤس میں اُٹھایا گیا،اس کے بعد لازمی تھا کہ حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے ہمارے معزز بھائی حکومت کا point of view سُنتے اور اگر وہ مطمئن نہ ہوتے تو پھر بے شک واک آؤٹ کر جاتے۔ کل افسوسناک بات یہ ہوئی کہ رانا محمد اقبال خان نے بات کی،ان کی بات کے بعد میں جواب دینے کے لئے کھڑا ہوا اور اُس وقت جناب ڈپٹی سپیکر اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے۔ میں نے اُن سے اجازت لی،انہوں نے مجھے اجازت دی،میں بات کرنے کے لئے کھڑا ہوا،میں بار بار حزب اختلاف کے معزز ممبران سے درخواست کرتا رہا کہ میری بات سُن کر جائیں لیکن انہوں نے میری بات نہیں سُنی اور باہر تشریف لے گئے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کو اس معاملے کی حساسیت کا احساس ہے تو پھر تسلی کے ساتھ اپنی بات کا جواب سُنیں اور پھر ہم مل کر اس معاملے کا کوئی حل نکالیں۔ جب آپ بہت seriously بات کرتے ہیں کہ یہ انتہائی سنجیدہ معاملہ ہے اور بہت زیادتی ہو رہی ہے تو اس مسئلے کا حل اسمبلی کی سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر نعرے لگانے سے نہیں نکلتا۔ اس مسئلے کا حل سپیکر صاحب کے چیمبر یا کسی کمیٹی روم میں مل بیٹھ کر نکالا جا سکتا ہے۔ اگر آپ اس مسئلے کو solve کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہمارے ساتھ بیٹھ کر اس بارے میں بات کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں تھوڑا سا یہ respond ضرور کرنا چاہوں گا کہ اس وقت تاثر یہ دیا جا رہا ہے کہ شاید میاں محمد نواز شریف کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہو رہی ہے۔ اس وقت پنجاب کی جیلوں میں 40 ہزار سے زائد قیدی موجود ہیں۔ مجھے exact figures یاد نہیں لیکن 40 ہزار سے زیادہ قیدی پنجاب کی جیلوں میں موجود ہیں۔ وہ بھی پاکستان کے شہری ہیں، ان میں سے ہزاروں قیدی ایسے ہوں گے جو شاید اس ملک کے tax payer بھی ہوں گے، کوئی مالیہ دیتا ہو گا اور کوئی انکم ٹیکس دیتا ہو گا تو کس قیدی کے ساتھ اس طرح کا سلوک ہو رہا ہے جو میاں محمد نواز شریف کے ساتھ ہو رہا ہے؟ حکومت ان کو ہر سہولت دینے کے لئے تیار ہے، ہم ان کو بہت سی سہولتیں دے رہے ہیں اور مزید سہولتیں بھی دینے کے لئے تیار ہیں اس لئے یہ مت کہیں کہ ان کے ساتھ بہت ظلم ہو رہا ہے۔ آپ across the board کہہ دیتے ہیں کہ ان کے ساتھ بہت ظلم ہو رہا ہے۔ ان کے ساتھ کوئی ظلم نہیں ہو رہا۔ ابھی رانا محمد اقبال خان نے کہا ہے میاں محمد نواز شریف کو کارڈیالوجی سنٹر کیوں نہیں بھیجا جا رہا؟ میں کہتا ہوں کہ آپ ابھی حکم دیں تو within an hour وہ کارڈیالوجی سنٹر میں ہوں گے۔

جناب سپیکر! حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے میرے ایک بھائی نے کسی خاص سہولت کے حوالے سے بات کی ہے۔ ابھی مجھے محترمہ منسٹر ہیلتھ نے بتایا ہے کہ یہی سہولت شفاء ہسپتال اسلام آباد میں موجود ہے اور ہم ان کو وہاں shift کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ آئیں، ہمارے ساتھ بیٹھیں اور اس بارے میں حتمی فیصلہ کر لیں تو ہم آج ہی ان کو وہاں shift کر دیتے ہیں۔ حزب اختلاف کے معزز ممبران اگر حکومت پر یہ ملبہ ڈالنا چاہتے ہیں کہ حکومت انہیں victimize کر رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاثر بالکل غلط ہے۔ حکومت اس پر کوئی پولیٹیکل point scoring نہیں کرنا چاہتی۔

جناب سپیکر! ہمیں اپنی ذمہ داری کا احساس ہے اور ہم اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا چاہتے ہیں۔ ہم ان کو ان کی مرضی کے مطابق علاج کی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آئیں مجھے بتائیں کہ ان کی مرضی کیا ہے؟

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! مجھے حزب اختلاف کے معزز ممبران کی طرف سے پتا چلا ہے کہ میاں محمد نواز شریف اسی ڈاکٹر سے علاج کروانا چاہتے ہیں کہ جنہوں نے ان کا علاج لندن میں کیا تھا تو کیا وہ ڈاکٹر ادھر پاکستان میں آسکتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ہم اس وقت پنجاب میں موجود ہیں، یہ پنجاب کا مقدس ایوان ہے، اس کی ایک اپنی jurisdiction ہے اور میں اسی سے متعلق کوئی حتمی بات کر سکتا ہوں یا یقین دہانی کروا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ وفاقی حکومت سے اس بارے میں درخواست یا سفارش تو کر سکتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس سے متعلق on the behalf of the Provincial Government کوئی یقین دہانی کروا سکتا ہوں۔ اگر یہ علاج کے لئے کسی ڈاکٹر کو باہر سے بُلوانا چاہتے ہیں تو حزب اختلاف کے معزز ساتھی میرے ساتھ بیٹھ کر بات کریں۔ ہم ان کی request وفاقی حکومت کو بھجوا دیتے ہیں۔ Let the Federal Government decide کہ کیا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس نے علاج کی سہولتیں فراہم کرنی ہیں تو معزز ممبران حزب اختلاف کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ آپ حکومت سے انہیں کوئی relief لے کر دیں اور relief اسی صورت میں مل سکتا ہے جب ہم آپس میں مل بیٹھ کر بات کریں گے۔ حزب اختلاف کے معزز دوست آج ہی اجلاس کے بعد میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور یہ مجھے اپنی جو بھی demands دیں گے وہ انشاءاللہ تعالیٰ with recommendations وفاقی حکومت کو بھیج دی جائیں گی۔ ہم باقاعدہ recommend کریں گے کہ یہ یہ اقدامات کئے جائیں لیکن اس بابت کوئی حتمی فیصلہ تو وفاقی حکومت ہی کر سکتی ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے کہا گیا کہ ہم نے میاں محمد نواز شریف کو کوئی سہولت نہیں دی۔ جس طرح کی chronicity تھی میں اسی کے مطابق آپ کو explain کر

دیتی ہوں۔ جب پہلے ہمیں پتا چلا کہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تو ہم نے ان کو PIC میں admit کیا اور وہ PIC میں تین دن رہے۔ وہاں پر ان کا باقاعدہ Thallium Scan ہوا۔

جناب سپیکر! اس کی رپورٹ ہمیں Cardiologist نے دی جس میں کہا گیا کہ وہ stress free ہیں اور اس وقت ان کو کوئی problem نہیں۔ اس بورڈ نے recommend کیا کہ ان کے کسی multi-discipline hospital سے باقی سارے tests بھی کروا لئے جائیں تاکہ کسی قسم کا کوئی اور problem نہ ہو۔ کارڈیالوجی یونٹ کے compound کے اندر ہی SIMS ہسپتال ہے لہٰذا میاں محمد نواز شریف کو SIMS میں shift کیا گیا اور ان کے وہاں پر سارے tests کئے گئے۔ ان tests کے بعد یہ معلوم ہوا کہ ان کی kidney میں ایک چھوٹا سا stone ہے۔ بنیادی طور پر چونکہ وہ diabetic ہیں، وہ hypertensive بھی ہیں اور پہلے ان کی cardiac disease کا process ہو چکا ہے تو اسی بناء پر اس بورڈ نے recommend کیا کہ ان کو ایک ایسے ہسپتال میں shift کیا جائے کہ جہاں پر کارڈیالوجی اور multi-discipline کی سہولتیں موجود ہوں۔

جناب سپیکر! لاہور کے شیخ زید ہسپتال، جناح ہسپتال اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں multi-discipline کی سہولت موجود ہے۔ ہم نے میاں محمد نواز شریف کو تینوں ہسپتال offer کئے لیکن اُس وقت انہوں نے انکار کر دیا اور وہ واپس جیل چلے گئے۔ اس کے بعد میاں محمد نواز شریف کو ان کی مرضی کے مطابق جناح ہسپتال لاہور میں shift کیا گیا۔ جب وہ جناح ہسپتال لاہور گئے تو ان کے لئے پورا وارڈ خالی کروایا گیا، ان کے لئے consultants کو علیٰحدہ کمرہ دیا گیا اور ہر طریقے سے ان کو سہولت مہیا کی گئی۔ جس Gynecologist کی یہ بار بار بات کرتے ہیں اس کے بارے میں مت بھولیں کہ He is the Administrative Head of Jinnah Hospital. وہ جناح ہسپتال کے پرنسپل ہیں۔ Being the Principal I asked him to take personal interest. اس ہسپتال میں Internal Medicine, Cardiologist اور Professor of Nephrology موجود ہیں۔

جناب سپیکر! ان تینوں پروفیسرز پر مشتمل بورڈ تشکیل دیا گیا اور ان سے کہا گیا کہ آپ میاں محمد نواز شریف کو properly examine کریں۔

Mr Speaker! See to it that he is given proper services. Every evening and every morning I personally took all the reports from them to find out how he was doing.

جناب سپیکر! میں نے یہ سب کچھ صرف اس لئے کیا کہ میں پہلے ڈاکٹر اور پھر سیاستدان ہوں۔ ہم بالکل کسی کی بیماری پر کبھی کوئی سیاست نہیں کرتے۔ اس کے بعد اس بورڈ نے تجویز کیا کہ ان کی ایک انجیوگرامی ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر nephrologist ان کو clear کر دے تو ہم ان کی انجیوگرافی کرنا چاہتے ہیں۔ میاں محمد نواز شریف نے انجیوگرافی کرانے سے انکار کر دیا۔ ان کے انکار کی وجہ سے اور پھر چونکہ ان کی condition stable تھی تو انہیں واپس جیل بھیج دیا گیا۔

جناب سپیکر! پرسوں رات مجھے وزیر اعلیٰ کی طرف سے instructions آئیں کہ میاں محمد نواز شریف کی طبیعت ناساز ہے کیونکہ ان کی بیٹی نے شکایت کی تھی۔ ہم نے اسی وقت پی آئی سی کے اندر سارے proper arrangements کئے۔

جناب سپیکر! میں نے خود ذاتی طور پر وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا اور ہوم سیکرٹری سے فون پر بات کی اور انہیں بتایا کہ مجھے وزیر اعلیٰ نے instructions دی تھیں، ہم نے اس حوالے سے مکمل تیاری کر لی ہے اور آپ جس وقت چاہیں میاں محمد نواز شریف کو ہسپتال میں shift کر سکتے ہیں۔ چونکہ میاں محمد نواز شریف کو heart problem ہے اور چودھری مظہر اقبال اس بات کو بڑی اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ The biggest emergency that he can have is of his heart. یعنی سب سے بڑی ایمرجنسی یہی ہو سکتی ہے۔

Mr Speaker! Other things can be managed. Doctors can come from Services Hospital and look after him. That's a Multi-discipline hospital.

جناب سپیکر! اس کے باوجود میاں محمد نواز شریف نے انکار کر دیا۔ اب مسئلہ یہ بنا ہوا ہے کہ ہم ان کے ڈاکٹر سے opinion لیں۔ یہ بڑا اہم نکتہ ہے آخر کار پی آئی سی ایک کام کرنے والا ادارہ ہے اس میں روزانہ open-heart surgery ہوتی ہے۔ ہم ان کو shift کر کے ان کے انگلینڈ میں جو ڈاکٹرز ہیں ان سے باقاعدہ ٹیلی کانفرنس کروا دیں گے۔ You can see every

thing کہ ان کی ایک ایک انوسٹی گیشن اور اس سے متعلق discussion ہو سکتی ہے۔ آپ جہاں تک الیکٹرو فزیالوجی کی بات کر رہے ہیں تو یہ سہولت اس وقت الشفاء ہسپتال میں موجود ہے۔

We will organize that also.

جناب سپیکر! وہ جو سہولت لینا چاہتے ہیں اس پر ہمیں بالکل کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آپ لوگوں کی طرف سے یہ کہنا بھی زیادتی ہے کہ میاں محمد نواز شریف کو طبی سہولتیں نہیں جا رہیں ہم مسلسل کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو بہتر سے بہتر سہولت ملے۔ پاکستان میں جو سب سے اچھی سہولت ہے وہ ہم دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہم اس بات سے کب انکار کر رہے ہیں لیکن یہ کہنا کہ حکومت اس issue پر سیاست کر رہی ہے تو I think this is very wrong

جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتی ہوں کہ اس کا مناسب arrangement ہو جائے گا۔ آپ اپنے چیمبر میں مجھے بھی بلا لیں اور ان کے بھی دو ممبران کو بلا لیں۔ یہ جو چاہیں گے ہم اس کے مطابق کر دیں گے۔ ہم ہر طرح سے ان کو صحت کی سہولت دینے کو تیار ہیں۔ اگر پاکستان کے لوگ پی آئی سی سے صحت یاب ہو کر جا سکتے ہیں تو میں آپ کو پوری تسلی دیتی ہوں کہ انشاء اللہ میاں محمد نواز شریف بھی صحت یاب ہو کر جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے جس انداز میں گورنمنٹ کے ساتھ اس مسئلہ کو اٹھایا ہے اور اس کا حل تلاش کرنے کی کوشش کی ہے۔

We are really grateful to you.

جناب سپیکر! میں آپ کی تھوڑی سی توجہ اس جانب بھی مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اگر یہ معاملہ اس طرح سے حل ہو جائے تو زیادہ مناسب ہو گا۔ He is a cardiac patient, known cardiac patient. ان کی جو پہلی history ہمارے پاس ہے، ہمیں advantage یہ ہے کہ آپ کی مہربانی سے وزیر صحت ایک practicing doctor بھی ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں وزیر قانون نے جو سٹیٹمنٹ دی ہے so we might come to some arrangement کسی ایسی بات پر آ جائیں کہ مناسب طریقے سے حل نکلے rather than shouting سب کے علم میں ہے کہ وہ known cardiac condition ان کی جو Atrial Fibrillation تھی جس پر ان کا علاج ہوا۔ ان کے علاج کے دوران۔۔۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! وہ سب پتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں دو منٹ میں اپنی بات ختم کر لوں گا۔ میں اس سے زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ انہوں نے جب یہ شکایت کی اور پہلا میڈیکل بورڈ بنا جس پر ہم نے اعتراض اٹھایا کہ گائناکالوجسٹ کی سربراہی میں وہ بورڈ بنا۔ وہ Administrative head of the Jinnah Hospital ہوں گے۔ It was a medical board pertaining to the heart condition headed by a gynecologist ہم نے اسے متنازعہ نہیں بنایا لیکن کیا اس بورڈ کی سفارشات پر عملدرآمد ہوا؟ نہیں ہوا۔ اس بورڈ نے لکھا کہ ان کا یہ علاج کیا جائے۔ میڈیکل بورڈ constitute ہوا، اس نے سفارشات مرتب کیں لیکن ان پر عملدرآمد کرنے کے بجائے second medical board constitute کیا گیا۔

جناب سپیکر! اگر اس میں نیفرالوجسٹ کی inclusion کی ضرورت تھی جیسا کہ ڈاکٹر صاحبہ نے بتایا ہے تو درست ہو گا۔ اس کی رپورٹ بھی آ گئی اور اس کی سفارشات بھی آئیں۔ کیا ان سفارشات کے مطابق کوئی کارڈیالوجسٹ ان کے پاس بھیجا گیا؟ تو نادارد۔ اس کے بعد تیسرا میڈیکل بورڈ constitute کر دیا گیا۔ اب actually ہوا کیا جس پوائنٹ پر انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ I would be better shifted back to the hospital rather than hospital to the jail. یہ وہ پوائنٹ تھا جب ان کو exactly he was suffering through angina pains ان کا مسئلہ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ ان کی جو electrical rhythm بھی disturb ہے۔ ان کی cardiac کی major surgery کے دوران ان کی vein rupture ہوئی جس کی وجہ سے وہ death bed پر گئے تھے اور ان کو بڑی مشکل سے recover کیا گیا تھا۔ ہم cardiac کی catheterization process میں cardiac support unit کی

بات کر رہے ہیں تو we all know that کہ ہمارے پاس بیس سال کی history ہے کہ کچھ heart کی specializations ہیں۔ Pakistan started open heart surgery and all that ہم سب کے علم میں ہے کیونکہ سب کی فیملیز میں کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی patients ہوئے ہوں گے لیکن اس کی West sophistication میں ہم سے بہتر ہے۔ ان کا جب وہاں پر علاج ہوا تھا تو اس میں بھی complications تھیں۔

جناب سپیکر! ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ اتنا known cardiac patient جس کی history is known to every medical board اور وہ سفارشات مرتب کرتا ہے لیکن ان سفارشات پر عملدرآمد نہیں ہوتا۔ ہم نے کل اس پر بات کرنے کی کوشش کی تھی۔ آپ نے جس طرح احسن طریقے سے بات کی ہے۔ ہم وزیر قانون کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہیں۔ یہ ہمارا موقف سنیں، اس حوالے سے فیملی اور پارٹی complaint کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس issue پر کھل کر بات ہو گئی ہے۔ وزیر قانون اور وزیر صحت نے assurance دی ہے کہ ان کی صحت کے ساتھ کوئی سیاست ہو رہی اور نہ ہو گی۔ ہم بھی اسی طرح serious ہیں کہ اس issue کو resolve کیا جائے۔ آپ کی طرف سے بھی دو تین ممبران آجائیں اور ادھر سے وزیر قانون اور وزیر صحت بیٹھ کر سامنے آنے والی چیزوں کو sort out کر لیں کہ اس issue کو کیسے resolve کرنا ہے۔

اس میں ظاہر ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ definitely involve ہو گی۔ جناب محمد بشارت راجا نے اس حوالے سے بھی کہا ہے کہ ہم ان سے بھی بات کر لیں گے۔ ان کے loop کے بغیر بات نہیں ہو گی اس کے لئے بھی تیاری ہے۔ وہ بھی انشاءاللہ کریں گے۔

وزیر قانون کی اس حوالے سے کافی باتیں ہو رہی ہیں۔ اس کا حل amicably بیٹھ کر ہم ڈھونڈ لیتے ہیں اور انشاءاللہ یہ ہو جائے گا۔

آج اجلاس کے بعد جناب محمد بشارت راجا کے کمرے میں ڈاکٹر صاحبہ اور اپوزیشن کے ممبران بیٹھ کر اس issue کو resolve کریں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے جس طرح بات کی وہ اچھی ہے کیونکہ ڈاکٹر کے لئے جو بھی مریض ہو چاہے وہ اس کا رشتہ دار ہو یا مخالف ہو وہ اس کے لئے برابر ہیں۔ ڈاکٹر کا یہی کام ہے کہ وہ اپنے مریض کی دیکھ بھال اچھے طریقے سے کرے۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے اور جو باتیں کی ہے وہ ٹھیک ہیں۔ اس کے علاوہ باقی باتیں ہم ان کے اور وزیر قانون کے ساتھ بیٹھ کر کر لیں گے۔ ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ جی، خواجہ سلمان رفیق!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! یہاں ساری بات ہو گئی ہے لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جتنے بھی میڈیکل بورڈ بنے ان میں الیکٹرو فزیالوجی کا کوئی بندہ اس لئے نہیں تھا کہ لاہور میں ارشد ڈار صاحب ہی پروفیسر ہیں جو ریٹائرڈ ہو گئے تھے۔ ہم نے انہیں کنٹریکٹ پر رکھا تھا۔ ان کو 31۔ مئی کے بعد فارغ کر دیا گیا تھا۔ ان کا main issue Atrial fibrillation پروفیسر صاحبہ کے علم میں ہے۔ اس کے بعد آگے اس کی مختلف complications آئی ہیں اس لئے جتنے بھی میڈیکل بورڈز بنے ہیں ان میں کارڈک فزیشن کی جو super specialty الیکٹرو فزیالوجی ہے اس کا تو کوئی پروفیسر اس بورڈ میں نہیں تھا۔ میری رائے یہ ہے اور اسی وجہ سے ہماری reservations ہیں۔

جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ متعلقہ فیلڈ اور جو متعلقہ super specialty ہے اس کا ڈاکٹر جب اس بورڈ میں ہو گا تو وہ صحیح diagnose کر سکے گا۔

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! آپ بتا دیں۔ وہ تو already تیار ہیں۔ آپ نے جن کا نام لیا ہے ان کو بھی بلا لیں گے اور شامل کر لیں گے۔

سوالات

(محکمہ مال و کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج مال اور کالونیز سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 603 ملک قاسم ہنجرا کا ہے۔ ان کی request آئی ہے اس لئے ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 460 محترمہ منیرہ یامین ستی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 714 بھی ملک غلام قاسم ہنجرا کا ہے۔ ان کی request آئی ہے ان کا یہ سوال بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 746 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب جاوید کوثر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 848 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی تحصیل گوجرخان میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*848: **جناب جاوید کوثر:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں موجودہ حکومت نے کتنے نئے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر قائم کئے ہیں اور ان کے بنانے کا معیار کیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل گوجرخان صوبہ کی سب سے بڑی تحصیل ہے، اس میں ایک لینڈ ریکارڈ کا کمپیوٹر سنٹر قائم ہے؟

(ج) کیا حکومت اس تحصیل میں عوام کی سہولت کی خاطر مزید لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) حکومت صوبہ میں 115 نئے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر قانونگوئی لیول پر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس پر کام شروع ہو گیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو آسانی خدمات کی فراہمی دی جاسکے۔

(ب) جی ہاں!

(ج) جی ہاں! تحصیل گوجر خان کے علاوہ، قانونگوئی (دولتالہ) جاتلی میں ایک اور نیا لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر قائم کیا جا رہا ہے۔ اس طرح تحصیل گوجر خان میں دو لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ گوجر خان پنجاب کی سب سے بڑی تحصیل ہے۔ وہاں پر SCO کی 16 sanctioned posts ہیں لیکن وہاں پر آٹھ تعینات ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بقیہ posts پر کب تک تعیناتی ہو جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! پنجاب لینڈ ریکارڈ میں اس وقت موجود ملازمین منظور شدہ strength کا تقریباً 60 فیصد ہیں، وہاں پر کافی سیٹیں خالی ہیں لہٰذا ہم نے پبلک سروس کمیشن کو بھی بھرتی کے لئے کہا ہے، ان کی تکلیف جائز ہے اور ہم انشاءاللہ 100 فیصد تو نہیں لیکن کوشش کرکے جتنی بھی بہتری آسکتی ہے وہ ہم کریں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! Overall یہ شکایت پورے پنجاب میں ہے تو اس حوالے سے اس نظام کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ لوگ ایک دن پہلے ہی وہاں فرد کے حصول کے لئے گھروں سے بستر لے کر آتے ہیں لہٰذا جو لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کا مقصد تھا وہ پورا نہیں ہو رہا۔

وزیر مال(ملک محمد انور): جناب سپیکر! آپ کی observation درست ہے لہٰذا اسی سلسلے کو لے کر ہم پنجاب میں 115 نئے اراضی ریکارڈ سنٹرز قائم کرنے جارہے ہیں اور یہ تمام تحصیل ہیڈ کوارٹرز پر موجود ہیں اور ان کو قانونگوئی لیول پر لے کر جارہے ہیں جیسا کہ آپ فرمارہے ہیں تو وہ مسئلہ کافی حد تک حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کو مزید نچلے لیول تک لے کر جائیں۔۔

وزیر مال(ملک محمد انور): جناب سپیکر! First phase میں 115 نئے اراضی ریکارڈ سنٹرز بن رہے ہیں اس کے بعد ضرورت کو دیکھتے ہوئے اگر مزید اراضی سنٹرز کی ضرورت ہوئی تو پھر اس کو دیکھیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز(الف) میں سوال پوچھا گیا تھا کہ صوبہ میں موجودہ حکومت نے کتنے نئے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز قائم کئے ہیں اور ان کے بنانے کا معیار کیا تھا؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ حکومت صوبہ میں 115 نئے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز قانونگوئی لیول پر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی اس پر observation چاہتا ہوں کیونکہ آپ کی observation بہت قابل ستائش ہے کہ ان سنٹرز پر کوئی کام نہیں ہو رہا اور وہاں پر لوگ رُل رہے ہیں اور پبلک کا بہت بُرا حال ہے۔

جناب سپیکر! ایک طرف یہ کہہ رہے ہیں کہ حکومت صوبہ میں 115 نئے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز قانونگوئی لیول پر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کے بعد کہہ رہے ہیں کہ اس پر کام شروع ہو گیا ہے تو یہ ذرا بتادیں کہ اس پر کتنا کام شروع ہو گیا ہے اور ان کا کیا ارادہ ہے اور جب سے ان کی گورنمنٹ آئی ہے انہوں نے اس پر کتنا کام کیا ہے؟

وزیر مال(ملک محمد انور): جناب سپیکر! اس حوالے سے وزیر اعلیٰ کو presentation دی گئی اور انہوں نے 115 نئے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز کی approval دے دی ہے۔ ہم چونکہ اس کو جلد از جلد شروع کروانا چاہتے ہیں تو تمام districts میں جو existing buildings ہیں وہ ڈپٹی کمشنر صاحب کی approval سے سرکاری بلڈنگز جو available ہیں جن میں کمپیوٹر سنٹر establish کئے جاسکتے ہیں وہ تمام identify ہو چکی ہیں تو انشاءاللہ یہ پراجیکٹ جولائی یا اگست میں launch ہو جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ جو 115 نئے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز بنائے جارہے ہیں یہ کون کون سے اضلاع میں بنائے جارہے ہیں، اس پر ان کے کتنے اخراجات، کتنا تخمینہ اور کتنی ان کی feasibility بنی ہے، اس کی تفصیل بتادیں؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! یہ نیا سوال بنتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ جو 115 نئے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز بنا رہے ہیں۔ آپ کے ضلع گجرات اور ضلع ساہیوال میں کتنے بن رہے ہیں، یہ تو بتادیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! یہ نیا سوال بنتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 919 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جھنگ: چک نمبر 460ج۔ب
میں محکمہ کی اراضی پر غیر قانونی کاشتکاری سے متعلقہ تفصیلات

*919: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 460ج۔ب تحصیل و ضلع جھنگ میں مربع نمبر 57 اور 58 کی اراضی تعدادی 58 کنال پر ناجائز قابضین نے تقریباً 8 سال سے غیر قانونی قبضہ کیا ہوا ہے جبکہ یہ state land ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ مال کے اہلکار خصوصاً پٹواری حلقہ کی ملی بھگت اور ساز باز سے ناجائز قابضین غیر قانونی کاشت کاری کر رہے ہیں اور متعلقہ حکام کے نوٹس میں لانے کے باوجود کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سرکاری اراضی واگزار کروانے اور ناجائز قابضین سے عرصہ آٹھ سال کا تاوان اور جرمانہ وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مال(ملک محمد انور):

(الف) سرکاری زمین مشتمل مربع نمبر 57 کے ایکڑ نمبر 1 تا4، 6، 7 اور مربع نمبر 58 ایکڑ نمبر 12، 9، 10/ 25، 2 پیمائش 67 کنال دو مرلہ واقع چک نمبر 460 ج۔ب، تحصیل و ضلع جھنگ غلام شبیر ولد سیف الجمال قوم سیال جاتیانہ کو 17.03.2012 کو پانچ سال کے لئے عارضی کاشت سکیم کے تحت الاٹ ہوئی۔ اس نے زرلگان کا 1/4 مبلغ۔/22000 روپے جمع کرائے۔ بعد ازاں معاملہ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو) جھنگ کی عدالت میں زیر سماعت رہا اور حکم مورخہ 26.02.2019 کے تحت زمین کو بحق سرکار ضبط کر لیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو) جھنگ کے حکم مورخہ 26.02.2019 کے مطابق مذکورہ زمین بحق سرکار ضبط کر لی گئی ہے۔ تاوان قانون کے مطابق وصول کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے میرے سوال کے جز(الف) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ مذکورہ غلام شبیر نے زرلگان کا 1/4 مبلغ 22 ہزار روپے جمع کرائے اور بعد ازاں اس سے 2019-02-26 تک کا پورا لگان لے لیا گیا۔ اگر پورا لگان لے لیا گیا ہے تو بتا دیں کہ کتنا لیا ہے اور اگر نہیں لیا گیا تو یہ آٹھ سال کی ریکوری کا کون ذمہ دار ہے؟ کیونکہ میرا سوال جز(ج) میں تھا اس میں، میں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ تاوان قانون کے مطابق وصول کیا گیا ہے تو اس کے

جواب میں کہا گیا ہے کہ تاوان قانون کے مطابق وصول کیا جائے گا تو اس میں clarity نہیں ہے کہ آپ نے تاوان وصول کیا ہے یا نہیں اگر تاوان وصول کر لیا ہے تو کتنا کیا گیا ہے اور اگر نہیں کیا تو اس کی ریکوری نہ کرنے کی جزا و سزا کا کون ذمہ دار ہے؟

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! یہ کیس ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں زیر سماعت تھا اور 26-02-2019 کو اس کے بارے میں حکم صادر ہوا جس کی نتیجے میں زمین واپس لے لی گئی ہے اور اس کے بعد انہوں نے اس کا جرمانہ اور تاوان calculate کر لیا ہے لہٰذا اب اگلے step میں انشاءاللہ تاوان اور جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ سات، آٹھ سال تو پہلے ہی اس کو ہو چکے ہیں اور فروری میں اس کا قبضہ بھی لے لیا گیا تھا تو فروری سے اب تک کافی ماہ گزر چکے ہیں لہٰذا منسٹر صاحب اس حوالے سے کوئی ڈیڈ لائن دے دیں کہ کب تک یہ ریکوری مکمل ہو جائے گی اور اس کا تاوان کتنا بنتا ہے، مہربانی کر کے اگر آپ کے پاس اس حوالے سے انفارمیشن ہے تو مجھے بتا دیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! اس کا تاوان اور جرمانہ وصول کرنے میں وقت لگتا ہے ابھی تو انہوں نے calculation کی ہے اور یہ تقریباً 40 لاکھ روپے کے قریب تاوان اور جرمانہ بنتا ہے ابھی اس کی accurate figure calculate کر رہے ہیں اور جونہی یہ فائنل ہو گی تو انشاءاللہ وصولی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم یہ امید رکھتے ہیں اس کو جلد از جلد کر لیا جائے کیونکہ اس پر پچھلے آٹھ سال قبضہ رہا ہے تب بھی اس پر کسی نے ایکشن نہیں لیا جبکہ یہ گورنمنٹ کی زمین تھی۔

جناب سپیکر: محترمہ! چلیں انہوں نے بتا دیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جھنگ، خوشاب، مظفر گڑھ اور لیہ میں بے شمار کالونی لینڈز ہیں۔ اس میں جو پانچ سالہ پٹہ جات دیئے گئے تھے وہ 14، 15 اور 16 کو آ کر ختم ہوئے تھے اس میں یہ طے ہوا تھا اس کی سمری چلی جائے گی اور سمری وزیر اعلیٰ سے approve کرائیں گے، یہ statement اس دن یہاں پر منسٹر صاحب نے دی تھی تو میں یہی پوچھوں گا کہ جو پرانے پانچ سالہ پٹہ دار ہیں ان کا پٹہ جو کہ expire ہو چکا ہے ان لوگوں کے بارے میں کوئی نئی پالیسی آ رہی ہے یا نہیں اور اگر آ رہی ہے تو کب تک آ رہی ہے؟ شکریہ

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! اس پر کام ہو رہا ہے اور سوموار والے دن بھی اس سلسلے میں ایک میٹنگ ہے تو اس کے بارے میں پالیسی فائنل کر کے وزیر اعلیٰ کو انشاءاللہ approval کے بعد جاری کریں گے۔

جناب سپیکر: سوالات ختم ہوئے اور وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

راولپنڈی کروٹ پاور پراجیکٹ کہوٹہ کے لئے ایکوائر کی گئی اراضی کی تعداد اور ادائیگیوں سے متعلقہ تفصیلات

***460: محترمہ منیرہ یامین ستی:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کروٹ پاور پراجیکٹ کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے لئے کن کن موضع جات کی اراضی ایکوائر کی گئی ہے اور اس کی تعداد کتنی ہے (کنالوں میں) ان میں سے کتنی اراضی کی ادائیگی کر دی گئی ہے اور کتنے مالکان کی ادائیگیاں نہیں کی گئیں نیز ان کو ادائیگیاں نہ کرنے کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

بمطابق آمدہ رپورٹ ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کل اراضی تعدادی 6284 کنال چار مرلہ بذریعہ ایوارڈ مورخہ 03-11-2013، مورخہ 03-12-2013 مورخہ 17-02-2016 مورخہ 01-03-2016 مورخہ 11-03-2016 ضلع راولپنڈی کی دو تحصیلوں کہوٹہ اور کوٹلی ستیاں ایکوائر کیا گیا جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اوکاڑہ: چک فیض آباد کے قبرستان پر ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*746: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے قبرستان کا کل کتنا رقبہ ہے مذکورہ قبرستان کے رقبہ کا کھاتہ نمبر، کھتونی نمبر اور خسرہ نمبر کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ قبرستان کے رقبہ پر ناجائز قابضین نے قبضہ کر رکھا ہے ان ناجائز قابضین کے نام، ولدیت اور رقبہ کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ قبرستان کے رقبہ سے ناجائز قبضہ ختم کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) بمطابق رجسٹر حقداران زمین سال 15-2014 زیر کار کھیوٹ نمبر 85، کھتونی نمبر 702، خسرہ نمبر 37/26، رقبہ تعدادی 38 کنال 03 مرلہ قبرستان اہل اسلام ہے۔

(ب) موضع پر درج ذیل افراد نے رقبہ زیر سوال سے متعلقہ قبضہ کر کے فصلات کاشت کی ہوئی ہیں:

1-	محمد اسلم	6 مرلہ	فصل برسیم	ربیع 2019
2-	محمد عاشق	15 مرلہ	فصل گندم	ربیع 2019
3-	محمد منشاء	ایک کنال 10 مرلہ	فصل برسیم	ربیع 2019
4-	محمد خان	19 مرلہ	فصل گندم	ربیع 2019
5-	گوہر علی	13 مرلہ	فصل گندم	ربیع 2019
	ٹوٹل	4 کنال 3 مرلہ		

(ج) ناجائز قابضین کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کے لئے ریونیو آفیسر حلقہ موضع کھولے مرید دیپالپور کو ہدایت جاری کر دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرگودھا: حلقہ پی پی۔79 میں 5 مرلہ جناح کالونیاں منظور ہونے سے متعلقہ تفصیلات

90: رانا منور حسین: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔79 ضلع سرگودھا میں پانچ مرلہ جناح کالونی کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کون سے گاؤں میں جناح کالونی منظور ہوئی، انتقال درج ہوا اور اس پر عملدرآمد ہوا؟

(ج) جو جناح کالونیاں منظور ہوئیں ہیں لیکن پلاٹ تقسیم نہ ہو سکے اور انتقالات حقداروں کے درج ہونے ہیں تو کب پلاٹ تقسیم کرنے کا ارادہ ہے؟

(د) ان منظور شدہ جناح کالونیوں میں ترقیاتی کام، فراہمی بجلی اور ڈرینج سکیم کی تکمیل کا کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) حلقہ پی پی۔79 میں 56 کالونیاں پانچ مرلہ جناح آبادی سکیم منظور ہوئیں۔

(ب) 56 جناح کالونیوں میں سے 2 جناح کالونیاں (ایک گاؤں میں مستحق افراد نہ پائے گئے جبکہ دوسرے گاؤں میں بوجہ لیٹیگیشن) اسناد تقسیم نہ ہوئیں۔ باقی 54 کالونیوں میں سے 38 کالونیوں کے انتقالات درج ہوئے اور عملدرآمد ہوا۔ کاپی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 16 جناح کالونی میں پانچ مرلہ سکیم میں پلاٹ تقسیم نہ ہو سکے کیونکہ ان کے خلاف لیٹیگیشن ہے اور جو کمیٹی سال 2012 میں بورڈ آف ریونیو کی ہدایت کے مطابق تشکیل دی گئی تھی وہ ختم ہو چکی ہے۔ اب نئی حکومت کی ہدایات / پالیسی کے مطابق عملدرآمد کیا جائے گا۔

(د) جیسے ہی حکومت کی طرف سے ترقیاتی فنڈز مہیا کئے جائیں گے ان منظور شدہ جناح کالونیوں میں ترقیاتی کام شروع کروا دیا جائے گا۔

فیصل آباد: گرو مور سکیم کے تحت زمین کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

281: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل چک جھمرہ ضلع فیصل آباد کے چک 147ر۔ب میں گرو مور سکیم وزیر اعلیٰ سکیم 2003 کے تحت چند کاشتکاروں کو زمین الاٹ ہوئی تھی، ان افراد کے نام اور الاٹ شدہ رقبہ کی تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس چک کے الاٹیز سے کچھ رقم بھی وصول کی گئی تھی، اگر ہاں تو ان سے کتنی رقم اقساط میں وصول کی گئی اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس چک کے، اس سکیم کے الاٹیز کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) بمطابق رپورٹ آمدہ ڈپٹی کمشنر فیصل آباد، چک نمبر 147 ر۔ب تحصیل چک جھمرہ ضلع فیصل آباد میں گرو مور فوڈ سکیم کے تحت کسی الاٹی کو زمین تقسیم نہ کی گئی ہے۔ جبکہ وزیر اعلیٰ سکیم کے تحت صرف دو الاٹیز کو زمین الاٹ کی گئی ہے۔ جن کے نام و تفصیل رقبہ درج ذیل ہیں:

1. اصغر علی ولد اکبر علی، مربع نمبر 27، کل رقبہ 87 کنال 3 مرلہ
2. محمد طفیل ولد عبدالکریم، مربع نمبر 20، کل رقبہ 42 کنال 5 مرلہ

دونوں الاٹیز کو کل رقبہ 129 کنال آٹھ مرلے الاٹ کیا گیا۔ تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) متذکرہ بالا الاٹی نمبر 1 نے زرلگان کی 9 اقساط مبلغ۔/2259 روپے جبکہ الاٹی نمبر 2 نے گیارہ اقساط مبلغ۔/1177 روپے جمع کرائے ہیں۔ ان الاٹیز کو بمطابق سند الاٹمنٹ مورخہ 2007-04-02 کو زمین الاٹ ہوئی۔ پالیسی کے مطابق 20 اقساط جمع کرانی تھیں جبکہ ابھی تک انہوں نے بالترتیب 9 اور 11 اقساط جمع کرائی ہیں۔ ابھی تک الاٹی نمبر 1 کے ذمہ مبلغ۔/2761 روپے جبکہ الاٹی نمبر 2 کے ذمہ مبلغ۔/963 روپے واجب الادا ہیں۔ اس کے علاوہ بمطابق پالیسی رقبہ کو کاشت کرنا لازم ہے لیکن متذکرہ

دونوں الاٹیز نے حکومت کی شرائط کو پورا نہیں کیا اور متذکرہ رقبہ کو کاشت نہیں کیا۔ رقبہ موقع پر کاشت نہ ہو رہا ہے اور بنجر قدیم پڑا ہے۔

(ج) الاٹیز نے حکومت کی جاری کردہ شرائط وضوابط کی خلاف ورزی کی ہے۔ حقوق ملکیت کے کیس کا قواعد وضوابط کے مطابق جائزہ لیا جائے گا۔

لودھراں: پی پی۔227 موضع خانواہ جنوبی کی اراضی کے اشتمال سے متعلقہ تفصیلات

397: جناب خان محمد صدیق خان بلوچ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔227 موضع ٹھانواہ جنوبی وغیرہ تحصیل و ضلع لودھراں کی زمین کا اشتمال 1992 میں شروع کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ چکوک کی اراضی کا اشتمال اب تک مکمل نہ ہوا ہے مذکورہ اراضی کے اشتمال کے مکمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ چکوک کی اراضی کا اشتمال مکمل کرنے اور تاخیر کرنے والے ذمہ داران و اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) یہ درست ہے کہ سال 1992 میں مواضعات ٹھانواہ جنوبی، ٹھانواہ شمالی کا کام اشتمال اراضی شروع ہوا۔

(ب) مواضعات ٹھانواہ جنوبی، ٹھانواہ شمالی کی سکیم ہائے اشتمال اراضی سال 1995 کو مکمل ہو کر کنفرم ہوئی۔ مثل حقیت اشتمال اراضی سال 1998-99 تیار ہوئیں۔ بعد ازاں بروئے حکم نمبری CC/CMLN/92 مورخہ 01.02.2001 منجانب ایڈیشنل کمشنر (اشتمال) ملتان ڈویژن ملتان نے جزوی ونڈہ جات بابت سکیم اشتمال اراضی کی نظر ثانی کی جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اسی فیصلہ کے خلاف باشندگان دیہہ نے رٹ پیٹیشن نمبر 900/2003 بعنوان ذوالفقار صفدر وغیرہ بنام ممبر بورڈ آف ریونیو اشتمال اراضی وغیرہ دائر ہوئی۔ معزز عدالت عالیہ نے حکم مورخہ

09.03.2004 ممبر بورڈ آف ریونیو اشتمال اراضی کو از سر نو فیصلہ کارنے کا حکم صادر فرمایا جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جناب ممبر اشتمال اراضی بورڈ آف ریونیو پنجاب نے مورخہ 17.08.2006 کو سکیم اشتمال اراضی 1995 کو منسوخ کر دیا اور بروئے چھٹی نمبری CH(P)I-217/2007-95، مورخہ 27.04.2007 از سر نو ریکارڈ تیار کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اس طرح موضع کُھانواہ جنوبی، کُھانواہ شمالی کا اشتمال اراضی سال 2007 سے از سر نو دوبارہ شروع ہوا جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بعد نظر ثانی مورخہ 27.04.2007 موضع کُھانواہ جنوبی کی جدید سکیم اشتمال اراضی مورخہ 10.03.2011 کو کنفرم ہوئی اور موضع کُھانواہ شمالی کی سکیم اشتمال اراضی مورخہ 27.12.2013 کو کنفرم ہو چکی ہے۔ ہر دو مواضعات کا دیگر ریکارڈ و مثل حقیت اشتمال اراضی مورخہ 28.02.2019 تک تکمیل ہو جائے گا۔

سابقہ ریکارڈ اشتمال اراضی سال 1995 میں شدید بے قاعدگیوں کے پیش نظر اس وقت کے متعلقہ عملہ اشتمال، افسر اشتمال اراضی۔ گرداور اشتمال اراضی۔ پٹواری اشتمال اراضی کو ملازمت سے برخواست کر دیا گیا تھا۔

مزید برآں عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن نمبر C.M. No. 8595/2013, 13872/2013 بعنوان ذوالفقار صفدر وغیرہ بنام ممبر بورڈ آف ریونیو اشتمال اراضی وغیرہ زیر سماعت ہے مورخہ 26.11.2013 سے حکم امتناعی جاری شدہ ہے جو کہ مورخہ 18.10.2018 کو left over ہو چکی ہے جھنڈی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ریکارڈ اشتمال اراضی معزز عدالت عالیہ کے حکم امتناعی خارج ہونے / فیصلہ ہونے پر محکمہ مال کو واپس کر دیا جائے گا۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ جی، پہلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب محمد ارشد ملک کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

لاہور کے مختلف علاقوں میں ڈکیتی کی وارداتیں

121: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "پاکستان" مورخہ 4۔مارچ2019 کی خبر کے مطابق لاہور کے علاقہ سمن آباد کے رہائشی حامد سے پانچ لاکھ روپے نقدی و دیگر سامان، حیدر سے چار لاکھ روپے مع موبائل فون، مصطفیٰ ٹاؤن میں افضل سے تین لاکھ روپے نقد، ڈیفنس بی میں اکرام نامی شخص سے تین لاکھ، گلشن اقبال میں فیصل نامی شخص سے پانچ لاکھ روپے اور طلائی زیورات چھین لئے گئے؟

(ب) ان کی ایف آئی آرز کس کس تھانہ میں درج ہوئیں، ملزمان سے کتنی ریکوری کی گئی اور کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون! کیا اس کی رپورٹ آگئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، آگئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جیسا کہ محرک خود فرما رہے ہیں کہ ان کا توجہ دلاؤ نوٹس ایک اخباری خبر کی بنیاد پر تھا جبکہ ذاتی انفارمیشن پر نہیں تھا۔ چونکہ انہوں نے سوال کیا تھا جس پر جن جن علاقوں میں یہ وارداتیں ہوئی ہیں اُن تمام علاقوں کے متعلقہ تھانوں سے ہم نے ریکارڈ چیک کیا ہے۔ علاقہ تھانہ سمن آباد میں کوئی ایف آئی آر درج کی گئی ہے، حامد نامی مدعی تھانہ میں آیا ہے اور نہ ہی اس

واردات سے متعلق 15 پر call آئی ہے۔ اسی طرح علاقہ تھانہ سمن آباد میں حیدر نامی کے متعلق انہوں نے فرمایا تو اس حوالے سے کوئی رپورٹ آئی ہے اور نہ ہی 15 پر call آئی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے سارا ریکارڈ چیک کیا ہے۔ جتنی وارداتیں محرک نے فرمائی ہیں اِن میں سے کوئی واردات کسی بھی تھانے میں رپورٹ نہیں ہوئی۔ میں نے اس کے متعلق باقاعدہ متعلقہ تھانوں کے گزیٹڈ افسران سے in writing دستخط شدہ رپورٹ لی ہے تو کوئی ایسا واقعہ رپورٹ نہیں ہوا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وزیر قانون کی یہ بات بالکل درست ہے کہ یہ اخباری خبر تھی۔ چونکہ توجہ دلاؤ نوٹس بہت بڑا ہو جانا تھا اس لئے اس کو مختصر کیا گیا تھا۔ چونکہ صوبائی دارالحکومت کے حوالے سے یہ خبر تھی جس میں نان سٹاپ چوریاں، ڈاکے، شہری جمع پونجی سے محروم اور انتظامیہ روکنے میں ناکام کی شہ سرخی تھی۔ سمن آباد، مصطفیٰ ٹاؤن، ڈیفنس بی، گلشن اقبال، ریس کورس، ہربنس پورہ و دیگر علاقوں میں ڈاکے پڑے۔ اقبال ٹاؤن، راوی روڈ، سرور روڈ سے گاڑیاں اور مزنگ روڈ، اسلام پورہ، غالب مارکیٹ سے موٹر سائیکلیں چوری ہو گئیں۔ لاہور صوبائی دارالحکومت کے مختلف علاقوں میں ڈکیتی اور چوری کی متعدد وارداتوں میں شہری لاکھوں روپے مالیت کی نقدی، طلائی زیورات، کاروں اور موٹر سائیکلوں سمیت دیگر قیمتی اشیاء سے محروم ہو گئے۔ یہ روزنامہ "پاکستان" اخبار کی خبر ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ تفصیلات کے مطابق سمن آباد علاقہ میں حامد نامی شہری کے گھر سے پانچ لاکھ روپے مالیت کی نقدی اور دیگر سامان لے گئے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے دیکھ لیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ تھوڑا سا رہ گیا ہے مجھے مکمل پڑھ لینے دیں۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔ مجھے پتا ہے کہ آپ نے خبر رپورٹ کی ہے۔ اگر کوئی اخباری رپورٹر غلط خبر دے دیتا ہے تو اس کی تصدیق وزیر قانون نے کر لی ہے کہ یہ خبر غلط ہے۔ ویسے بھی کئی خبریں غلط ہوتی ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس میں اور بھی incidents ہیں۔ اگر آپ مہربانی فرما کر direction دے دیں کہ باقی علاقوں کو بھی چیک کر لیں تا کہ کسی کا فائدہ ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی، وہ کر لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں علاقوں کے نام بتا دیتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے اس خبر کو verify کر لیا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اخبار میں سب کچھ آ گیا ہے تو آپ جناب محمد بشارت راجا سے کہیں کہ ساری اخبار کو ہی چیک کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ ساری اخباروں کی cutting دے دیں تو میں چیک کروا دیتا ہوں۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: جی، ایسا نہیں ہوگا۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ یہ تحریک استحقاق جناب منان خان کی ہے۔ جی، اسے پڑھیں!

نشان زدہ سوال نمبر 907 کا غلط جواب

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 22۔ فروری 2019 کو سکولز ایجوکیشن سے متعلق محکمہ کی طرف سے جوابات دیئے گئے۔ ان میں میرے نشان زدہ سوال نمبر 907 جز (ج) کا جواب مکمل طور پر غلط دیا گیا ہے۔ مرکز صحت دودھو چک کے نام سے کوئی عمارت ہی نہیں ہے۔ محکمہ کی طرف سے غلط جواب دینے پر نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس پر آپ شارٹ سٹیٹمنٹ دے سکتے ہیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! اکثر یہ ہوتا ہے کہ سوالات کو serious نہیں لیا جاتا اور specific جواب دینے کی بجائے غلط جواب دے دیا جاتا ہے۔ میں آپ سے مطالبہ کروں گا کہ اس کو مثال بنا کر کارروائی کی جائے تاکہ آئندہ سوالات کے جوابات ٹھیک اور مناسب دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ متعلقہ منسٹر کی already in writing request آئی ہوئی ہے کیونکہ ان کا آپریشن ہوا ہے اس لئے اس تحریک استحقاق کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: پہلے اُن کی اور بھی pending ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! انہوں نے in writing inform کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! منسٹر کی طرف سے سیکرٹری سکولز ایجوکیشن یہاں کبھی نہیں آیا۔ اس تحریک استحقاق کے بعد جناب محمد طاسب ستی کی دو تحاریک التوائے کار ہیں، مزید بھی تحاریک ہیں بلکہ پچھلے 8۔جنوری کی محترمہ خدیجہ عمر کی تحریک التوائے کار ہے، 15 تاریخ کی تحریک ہے، جناب محمد منیب سلطان چیمہ کی تحریک ہے، زیرو آر کی کتنی تحاریک ہیں جو ایجوکیشن کے حوالے سے ہیں لیکن ان پر کبھی کوئی response، کبھی کوئی جواب اور نہ ہی سیکرٹری ایجوکیشن نے یہاں آنے کی تکلیف کی ہے کہ وہ یہاں آکر گیلری میں بیٹھیں حالانکہ آپ نے on the floor of the House یہ یقین دہانی کروائی تھی کہ محکمہ کے متعلقہ سیکرٹری یہاں پر موجود ہوں گے۔ دیکھیں، یہ بڑی ہی unfortunate صورتحال ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! I will ensure آئندہ متعلقہ سیکرٹری صاحب یہاں پر موجود ہوں گے۔

جناب سپیکر: جناب منان خان کی تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے اور اس کی رپورٹ within two months ہاؤس کو دی جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں ایک گزارش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اس کے بعد آپ کی باری ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 75 جناب محمد لطاسب ستی کی ہے۔ ستی صاحب! آپ یہ پڑھ دیں۔

ضلع راولپنڈی کے سکولوں میں تعینات اساتذہ کو ہارڈ ایریا الاؤنس دینے کا مطالبہ

جناب محمد لطاسب ستی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کسی بھی معاشرے کی ترقی کے لئے تعلیم کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے لیکن بدقسمتی سے ضلع راولپنڈی کی تین تحصیلوں، تحصیل مری، تحصیل کوٹلی ستیاں اور تحصیل کہوٹہ میں پچھلے کچھ عرصہ سے تعلیم کے فروغ کے لئے سابقہ حکومتوں نے کوئی خاطر خواہ توجہ نہیں دی جس کی وجہ سے ایک طرف تعلیم کا معیار گرتا جارہا ہے تو دوسری طرف اساتذہ کرام بھی گوناگوں مشکلات کا شکار نظر آتے ہیں۔ یہ علاقہ تمام تر پہاڑی اور دشوار گزار خدوخال پر مشتمل ہے۔ میں نے آج صبح بھی وہاں فون پر بات کی تو لاہور کے موسم اور وہاں کے موسم میں بہت فرق ہے۔ آج صبح بھی وہاں پر برفباری ہو رہی تھی۔ اساتذہ اور بچوں کو سکولوں تک پہنچنے میں کافی دقت ہوتی ہے۔ دشوار گزار خدوخال پر بچے اور اساتذہ میلوں پیدل سفر کر کے وہاں تک جاتے ہیں۔ پچھلے دنوں ہم نے پنجاب گورنمنٹ سے special request کر کے winter vacation کو ایک ہفتہ extend کروایا۔ سردیوں کے موسم میں سخت موسم کی شدت بھی برداشت کرنا پڑتی ہے۔ جن اساتذہ کی ان علاقوں میں نئی تعیناتی کی جاتی ہے وہ سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے پانچ چھ ماہ کے اندر ہی کسی سیاستدان یا کسی دوسرے source کو استعمال کر کے ٹرانسفر کرانے پر مجبور ہو

جاتے ہیں اور اپنی ٹرانسفر کروالیتے ہیں جس کی زندہ مثال یہ ہے کہ حلقہ پی پی۔6 میں اِس وقت 66ہائی سکولز ہیں اور اِس وقت صورتحال یہ ہے کہ چھ سکولوں میں ہیڈ ماسٹر ہیں جبکہ باقی60 سکولز بغیر ہیڈ ماسٹر کے چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ضرورت اس بات کی ہے کہ ان پہاڑی علاقوں میں تعینات اساتذہ کو کوئی incentive دیا جائے جس طریقے سے ہیلتھ میں دیہی علاقوں میں تعینات ڈاکٹروں کو incentive دیا گیا ہے جس سے آج ہمارے دیہی علاقوں میں صحت کی سہولتیں بہت بہتر ہو گئی ہیں تو اسی طرح ان اساتذہ کو Hard area allowance دیا جائے جو ان کی تعیناتی سے مشروط کر دیا جائے تاکہ اساتذہ وہاں پر رہ کر اس allowance کو بھی enjoy کریں اور وہاں پر رہ کر بچوں کی تعلیم پر مکمل طور پر توجہ دیں۔ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر ایوان میں بحث کے لئے منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر! وزیر موصوف تو موجود نہیں ہیں لیکن اس مسئلہ کا کوئی نہ کوئی حل ضرور نکلنا چاہیے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب نہیں ہیں تو سیکرٹری کو تو آنا چاہیے ناں! سیکرٹری سکولز ایجوکیشن آئے ہیں؟

معزز ممبران: جناب سپیکر! نہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! ان کا چہرہ اس ہاؤس کو دکھا دیں ناں کیونکہ ہمیں تو یہ نہیں پتا کہ سیکرٹری ہے کون؟ میرا خیال ہے سارے ہاؤس کو بھی پتا نہیں ہو گا۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری ایک قرارداد out of turn پیش ہونی تھی جس کے لئے مجھے وقت دیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آجائے گی وہ قرارداد۔ ابھی آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھے اپنی تحریک استحقاق کے حوالے سے پہلے گزارش کرنی تھی کہ میری ایک تحریک استحقاق pending ہے اور شاید آپ کے آفس میں موجود ہے جو آپ بات کر رہے ہیں بالکل اسی سے related ہے کہ 13 یا 18 قراردادیں اس ہاؤس سے پاس ہو چکے ہیں اور قانون کے تحت تین مہینے کے اندر متعلقہ ڈیپارٹمنٹ نے اس کا جواب دینا ہوتا ہے لیکن آج تک ان سات مہینوں کے اندر کسی بھی قرارداد کا کسی بھی محکمہ کی طرف سے کوئی بھی جواب جمع نہیں کروایا گیا۔ اسی حوالے سے میں نے ایک تحریک استحقاق دی ہوئی ہے تو اگر آپ اسے اپنے چیمبر میں دیکھ لیں اور مجھے اس کو present کرنے کی اجازت فرما دیں۔ اس ہاؤس کی sanctity کے لئے یہ ضروری ہے اور مجھے بڑا افسوس ہے کہ آپ بھی، جناب محمد بشارت راجا بھی اور باقی معزز ممبران بھی کئی دنوں سے بات کر رہے ہیں کہ اس ہاؤس کے استحقاقات کو سنجیدہ لینے کے لئے seriousness ہونی چاہئے جو کہ نہیں ہے جبکہ اس ہاؤس کو بالکل redundant بنا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! معذرت کے ساتھ جب ہاؤس میں بزنس آتا ہے تو وزرائے کرام اور نہ ہی concerned secretaries موجود ہوتے ہیں تو اس کو make sure کرنے کے لئے بھی اگر مجھے تحریک استحقاق کو present کرنے کی اجازت دیں تو یقیناً میں سمجھتی ہوں کہ شاید یہ بھی بہتر ثابت ہو سکے کہ جو اس ہاؤس سے بہت بالاتر لوگ ہیں انہیں ہم اس ہاؤس میں بلا سکیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سٹینڈنگ کمیٹیوں کے الیکشن میں حزب اختلاف کے ممبران کو اطلاع نہ دینا

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم معاملے کی طرف دلانا جانا چاہتا ہوں۔ آپ ماشاء اللہ بہت سینئر پارلیمنٹیرین ہیں اور مزید بھی یہاں پر ساتھی اور دوست سینئر پارلیمنٹیرین ہیں جو اس ہاؤس کا کئی مرتبہ حصہ رہ چکے ہیں۔ Being سپیکر بھی آپ سمجھتے ہیں

کہ ہاؤس کی تمام روایات کو لے کر چلنا ہم سب کی Joint responsibility ہے چونکہ ٹریژری بنچوں پر اور Speaker of the House پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور آپ سے زیادہ روایات کا امین کوئی نہیں ہو گا کیونکہ بطور سیاسی کارکن مجھے پتہ ہے کہ جب بیگم کلثوم نواز شریف کی وفات ہوئی تو آپ اور چودھری شجاعت حسین جنازے پر تشریف لائے اور آپ نے یہ ثابت کیا کہ روایات روایات ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! سٹینڈنگ کمیٹیوں کے الیکشن کے حوالے سے روایت ہے کہ ممبران کمیٹی کو اطلاع دی جاتی ہے۔ ان کا تعلق چاہے ٹریژری بنچز سے یا اپوزیشن بنچز سے ہو۔ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کا الیکشن ہوا لیکن اس ہاؤس کی اپوزیشن کے کسی ایک ممبر کو اطلاع نہیں دی گئی اور ہمیں یہ پتا چلا ہے "مجھے نہیں معلوم کہ یہ correct ہے یا نہیں" وزیر قانون فرما دیں گے کہ The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre(PKLI) کا بل سٹینڈنگ کمیٹی برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن میں منظور کروایا گیا ہے جبکہ اپوزیشن کے ممبران کو الیکشن کی اطلاع دی گئی اور نہ ہی کمیٹی کی میٹنگ کی اطلاع دی گئی۔

جناب سپیکر! میں امید کرتا ہوں کہ آپ کے ہوتے ہوئے اس ہاؤس کی روایات bulldoze نہیں ہوں گی اور اگر اپوزیشن سے چھپ چھپا کر کام کرنے ہیں تو پھر کسی اور چیز کی کیا ضرورت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس کا ایک serious notice لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے صرف یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ معزز ممبر اسی کمیٹی کے ممبر ہیں اور یہ ممکن ہے کہ انہیں اطلاع نہ ہوئی ہو لیکن جب کمیٹی کا الیکشن ہوا تو اپوزیشن کے معزز ممبران باقاعدہ اس وقت موجود تھے کیونکہ ان کی حاضری موجود ہے۔ سٹینڈنگ کمیٹی کے جس اجلاس میں اس بل کو clear کیا تو اس میٹنگ میں بھی اپوزیشن کے ممبران موجود تھے تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہم نے چھپ چھپا کر کچھ کیا ہے۔ آپ اسمبلی سیکرٹریٹ سے رابطہ کر کے اپنے ان ممبران

کے نام لے لیں جو اس کمیٹی کی میٹنگ میں موجود تھے۔ اگر وہ موجود تھے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ پھر یہ اعتراض نہیں بنتا لیکن میں مزید ایک بات آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے باوجود ابھی اس کمیٹی کی رپورٹ lay ہو رہی ہے تو یہ lay ہو جائے اور جیسے میں نے آپ کی خدمت میں پہلے عرض کیا ہے کہ اگر آپ حکم دیں گے تو پھر بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر، اگر انہیں کسی بات پر اعتراض ہے تو اس میں consensus develop کیا جا سکتا ہے اور کوئی ایسی پریشانی کی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! میرا خیال ہے کہ ایسے کریں کہ اس بل کے حوالے سے ان کی تجاویز اور ترامیم جو بھی ہوں وہ شامل کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ وزیر قانون نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس پر بات کر دی ہے تو گزارش یہ ہے کہ کیا جس دن الیکشن تھا۔

Mr Speaker! The day of election, another agenda was put on that and whether that was circulated?

جناب سپیکر: بات ہو گئی ہے کہ آپ کے بغیر یہ بل پاس نہیں ہو گا۔ انشاء اللہ اس بل میں آپ کی تجاویز شامل ہوں گی۔ جناب محمد ارشد ملک کی قرارداد چونکہ out of turn لینی ہے تو مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ ابھی تیار نہیں ہوئی کیونکہ out of turn قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز suspend کرنے ہوتے ہیں اس لئے اس کو کل لے آئیں گے۔

اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر پری بجٹ بحث ہے۔ بحث کا آغاز وزیر خزانہ کی تقریر سے شروع ہو گا اور جو ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کے پاس بھجوا دیں۔ کیا متعلقہ سیکرٹری صاحب آ گئے ہیں؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قواعد کے مطابق پری بجٹ بحث
کے دوران سیکرٹری خزانہ کو آفیشلز گیلری میں لانے کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ رولز میں لفظ shall ہے کہ جب concerned secretary shall be present in the gallery اور میرے لئے وزیر خزانہ بڑے محترم ہیں جو کہ تشریف فرما ہیں لیکن ان کے سیکرٹری صاحب نہیں ہیں جبکہ آپ کی رولنگ بھی ہے اور رولز میں بھی لفظ shall استعمال کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پری بجٹ بحث میں سیکرٹری کا از خود ہونا بڑا ضروری ہے اور رولز کے مطابق بتائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اجلاس کی کارروائی باقاعدہ رولز کے مطابق ہو گی لیکن میری صرف استدعا یہ ہے کہ وزیر خزانہ اپنے خیالات کا اظہار کر لیتے ہیں تو جب اپوزیشن ممبران کی طرف سے بات ہو گی تو اس وقت تک سیکرٹری خزانہ یہاں پر موجود ہوں گے کیونکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ راستے میں ہیں اور اسمبلی آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! سیکرٹری صاحب چل پڑے ہیں؟ اب سارا ہاؤس اُن کا انتظار کر رہا ہے۔ دیکھیں وہ کتنے important ہیں۔ یہ بڑی زیادتی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں کہ آپ تحاریک التوائے کار take up کر لیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! ابھی ہم نے کچھ نہیں کرنا صرف انتظار کرنا ہے کیونکہ وہ تو سیکرٹری صاحب ہیں وہ جب تشریف لائیں گے تو ہاؤس کی کارروائی شروع ہو گی۔ آج تک یہ کبھی نہیں ہوا جو یہ سیکرٹری صاحب کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! آپ نے صحیح فرمایا آج گورنمنٹ کی طرف سے پری بجٹ بحث رکھی ہوئی تھی اور اس گیلری کا نام آفیشل گیلری ہے وہ اسی لئے ہے کہ یہاں جو بھی بزنس کسی بھی متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں ہو وہ اُس کے نوٹس لے اور اُس کے بعد اُس پر ایکشن ہو۔ ہاؤس میں جو سب سے اہم کام ہوتا ہے وہ بجٹ کا پیش ہونا ہے۔ بجٹ بحث ہوتی ہے یا پری بجٹ بحث ہوتی ہے جس میں ایم پی ایز اپنی تجاویز اگلے بجٹ کے لئے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس آفیشل گیلری میں کبھی بھی کوئی ذمہ دار آفیسر موجود نہیں ہوتا اور آج دیکھیں آپ کا اتنا سیاسی کیریئر ہے اور آپ یہاں دیکھ رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد سعید اکبر! آپ کی بات صحیح ہے۔ جناب محمد بشارت راجا! میرا خیال ہے سیکرٹری صاحب پتا نہیں کتنی دور سے آرہے ہیں پھر اُن کی خاطر ہم کیوں ادھر بیٹھے رہیں۔ ہاؤس کو کل تک کے لئے ملتوی کر دیتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس کا اور تو کوئی حل نہیں ہے۔ یہاں یہ حال ہے اور ساری ذمہ داری صرف اس ایک شخص پر آتی ہے۔ کل پورے 9:00 بجے اجلاس ہو گا اب اجلاس کل 8-مارچ 2019 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعتہ المبارک، 8-مارچ 2019

(یوم الجمع، 30-جمادی الثانی 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7: شمارہ 13

807

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ8-مارچ2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پری بجٹ بحث

809

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

جمعتہ المبارک،8-مارچ2019

(یوم الجمع،30-جمادی الثانی1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 10 بج کر58 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ﴿١﴾ مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ﴿٢﴾ وَإِنَّ
لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ﴿٣﴾ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴿٤﴾ فَسَتُبْصِرُ
وَيُبْصِرُونَ ﴿٥﴾ بِأَييِّكُمُ الْمَفْتُونُ ﴿٦﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ
عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٧﴾ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ
﴿٨﴾ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ ﴿٩﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ﴿١٠﴾

سورۃ القلم آیات 1 تا10

نۤ۔ قلم کی اور جو (اہل قلم) لکھتے ہیں اس کی قسم (1) کہ (اے محمدؐ) تم اپنے پروردگار کے فضل سے دیوانے نہیں ہو (2) اور تمہارے لئے بے انتہا اجر ہے (3) اور تمہارے اخلاق بہت (عالی) ہیں (4) سو عنقریب تم بھی دیکھ لوگے اور یہ (کافر) بھی دیکھ لیں گے (5) کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے (6) تمہارا پروردگار اس کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کے رستے سے بھٹک گیا اور ان کو بھی خوب جانتا ہے جو سیدھے راستے پر چل رہے ہیں (7) تو تم جھٹلانے والوں کا کہا نہ ماننا (8) یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم نرمی اختیار کرو تو یہ بھی نرم ہو جائیں (9) اور کسی ایسے شخص کے کہے میں نہ آ جانا جو بہت قسمیں کھانے والا ذلیل اوقات ہے (10)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
عطا کیا مجھ کو درد الفت کہاں تھی یہ پُر خطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضورؐ کی بندہ پروری ہے
عمل کی میرے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت تمہاری نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے
بشیر کہیئے نذیر کہیئے انہیں سراجاً منیر کہیئے
جو سر بسر ہے کلام ربی وہ میرے آقا کی زندگی ہے

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

محترمہ شاہین رضا: جناب چیئرمین !پوائنٹ آف آرڈر۔آج وومن ڈے ہے مجھے اس پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جناب چیئرمین! آج وومن ڈے ہے اور مجھے آپ کی anxiety کا اندازہ ہے لیکن وقفہ سوالات کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔

محترمہ شاہین رضا: جناب چیئرمین !بہت ضروری پوائنٹ آف آرڈر ہے مجھے بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب چیئرمین: چلیں آپ پوائنٹ آف آرڈر لے لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین !میری استدعا ہے کہ آپ پہلے وقفہ سوالات شروع کرائیں پھر جیسے آپ نے خود فرمایا ہے کہ آج وومن ڈے ہے آپ ساری معزز خواتین کو بات کرنے کا موقع دیں لیکن پہلے وقفہ سوالات تو نمٹا لیں یا پھر وقفہ سوالات pending کر کے debate رکھ لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ یہ آپ کا فیصلہ ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر قانون !ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: وزیر قانون! آپ کا وقفہ سوالات ہے اس لئے pending نہ کرائیں۔

جناب چیئرمین: پہلا سوال محترمہ شعوانہ بشیر کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں!

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر782 ہے، جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہورویسٹ مینجمنٹ کمپنی سے متعلقہ تفصیلات

*782: **محترمہ شعوانہ بشیر:** کیا وزیرلوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہورویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی حدود کہاں تک ہیں؟

(ب) کمپنی کے پاس صفائی کے لئے کل کتنے ملازمین اور کتنی گاڑیاں ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) گارڈن ٹاؤن "یو"بلاک(نزد پاسپورٹ آفس)بھٹہ چوک سے ائرپورٹ روڈ تک ہسپتالوں کے باہر صفائی کی حالت انتہائی ناقص ہے کیااس کی بہتری کے لئے کوئی انتظام کئے جارہے ہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا):

(الف) لاہورویسٹ مینجمنٹ کمپنی کیservices کا دائرہ کارلاہورڈسٹرکٹ تک محدود ہے جس میں معاہدہ کے مطابق کنٹونمنٹ اور ریلوے کے علاقے شامل نہ ہیں۔

(ب) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ملازمین کی کل تعداد 15306ہے جس میں corporate staff بھی شامل ہے۔لاہورویسٹ مینجمنٹ کمپنی اوراس کے کنٹریکٹرز کی گاڑیوں اور مشینری کی تفصیلات تتمہ(الف)ایوان کی میزپررکھ دی گئی ہیں جو urbanاورruralعلاقوں میں صفائی پرمامورہیں۔

(ج) بھٹہ چوک سے ائرپورٹ تک کا علاقہ کنٹونمنٹ کی حدود میں آتا ہے جبکہ گارڈن ٹاؤن "یو"بلاک،یونین کونسل208 میں63 سینٹری ورکرز روزانہ کی بنیادپرصفائی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔اس علاقے کی بہتر صفائی کے لئے تمام متعلقہ افسران کو ہدایات جاری کردی گئی ہیں۔لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی اس کی حدود میں آنے

والے تمام علاقوں کی صفائی سے متعلق بہتری کے لئے دن رات کوشاں ہے اسی اثناء میں ایل ڈبلیو ایم سی کو عوام کے تعاون کی معاونت چاہئے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب چیئرمین! میں نے وزیر موصوف سے ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے تحت صفائی کی تفصیلات پوچھی تھیں، انہوں نے بڑی تفصیل سے ساری details دے دی ہیں اور میرے سوال کے تمام جُز کے جواب انہوں نے بڑے اچھے طریقے سے مجھ پر واضح کر دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین! مجھے امید ہے کہ میں نے جو گارڈن ٹاؤن کے U بلاک کا علاقہ point out کیا ہے جو اس کمپنی کے تحت نہیں آتا لیکن انہوں نے اس بات کا وعدہ کیا ہے کہ وہ اس بلاک میں صفائی کی ناقص صورتحال کو بہتر کریں گے اور اس حوالے سے انہوں نے ہدایات بھی جاری کر دی ہیں لہٰذا میں ان کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بہت اچھے طریقے سے سارے سوالات کے جوابات دے دیئے ہیں اور میں مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال ملک غلام قاسم ہنجرا کا ہے۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: محترمہ! وقفہ سوالات کے بعد پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لینا۔ اگلا سوال نمبر 809 ملک غلام قاسم ہنجرا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! سوال نمبر 835 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کے 9 ٹاؤنز کے ترقیاتی منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*835: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور کے 9ٹاؤنز میں سال2017-18 کے دوران کون کون سی ترقیاتی سکیمیں منظور ہوئیں؟

(ب) ان ترقیاتی سکیموں کے لئے کتنی رقم رکھی گئی تھی، کتنی رقم بقایا بچی اور باقی رہ جانے والی رقم کہاں کہاں پر خرچ کی گئی ہے۔اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کی جانب سے سال2017-18 میں لاہور کے 9زونز کے لئے پی سی سی ورک، کارپٹ ورک اور سٹریٹ لائٹ ورک کی 503 نمبر سکیمیں لگائی گئی تھیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال2017-18 میں میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کی جانب سے مختص کردہ کل رقم مبلغ/-1085.185 ملین روپے تھی جس میں سے مبلغ/-846.711 ملین روپے کی ادائیگی کی جاچکی ہے۔باقی رقم مبلغ/-238.474 ملین روپے مالی سال2017-18 کے جاری منصوبہ جات کی ادائیگی کے لئے مختص کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین!جواب میں کہا گیا ہے کہ A lot of money has been spent on street lights. لیکن میرے علم کے مطابق بہت سی جگہوں پر سٹریٹ لائٹس خراب ہیں۔سٹریٹ لائٹس پر بہت زیادہ رقم خرچ کرنے کے باوجود ایسا کیوں ہے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین!میری گزارش ہے کہ معزز ممبر اپنا ضمنی سوال repeat کردیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین!جواب میں بتایا گیا ہے کہ سٹریٹ لائٹس پر ایک huge amount spend کی گئی ہے۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اتنی heavy amount خرچ کرنے کے باوجود بھی بہت ساری سٹریٹ لائٹس کام نہیں کررہیں تو وہ کیوں خراب ہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! یہاں جواب میں breakup نہیں دیا گیا لیکن کس مد میں کتنی رقم allocate ہوئی اور کتنی spent ہوئی ہے یہ ساری تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! جواب کے جز(ب) میں کہا گیا ہے کہ ایک ارب روپے سے زیادہ رقم سڑکوں کی مرمت پر خرچ کی گئی ہے۔ اسمبلی کے پیچھے والی سڑک، ایجرٹن روڈ، پی ٹی وی سٹیشن روڈ اور ڈیوس روڈ بہت زیادہ خراب ہیں۔ ان سڑکوں پر VIP movement ہوتی ہے تو حکومت ان سڑکوں کو کب تک ٹھیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! سوال میں یہ پوچھا گیا تھا کہ سال 18-2017 میں لاہور کے 9 زونز کے لئے پی سی سی ورک، کارپٹ ورک اور سٹریٹ لائٹ ورک کے لئے کتنی رقم allocate کی گئی؟ اس کا جواب دے دیا گیا ہے کہ سال 18-2017 میں میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کی جانب سے پی سی سی ورک، کارپٹ ورک اور سٹریٹ لائٹ ورک کے لئے کل رقم مبلغ /-1085.185 ملین روپے رکھی گئی تھی جس میں سے مبلغ /846.711 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جبکہ باقی رقم موجود ہے جس کو 30۔جون 2019 تک خرچ کر دیا جائے گا۔ جہاں تک منصوبوں کا تعلق ہے تو اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور محترمہ اس تفصیل کو ملاحظہ فرما لیں۔ اگر آپ کی کوئی reservation کسی منصوبے کے متعلق ہے تو میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو اس بابت مطمئن کرنے کی کوشش کروں گا۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! جواب کے جز(ب) کے آخر میں لکھا ہوا ہے کہ 238.474 ملین روپے خرچ نہیں کئے گئے لیکن اس کی تفصیل مہیا نہیں کی گئی تو کیا منسٹر صاحب مجھے یہ تفصیل مہیا کریں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں نے پہلے ہی عرض کر دیا ہے کہ 238.474 ملین روپے کی رقم باقی ہے جو کہ ابھی تک خرچ نہیں ہوئی اور یہ رقم 30- جون 2019 تک منظور شُدہ منصوبوں پر خرچ کر دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! سوال نمبر 836 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*836: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا 18-2017 تک سالانہ کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

(ب) لاہور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو اس وقت کون کون سی کمپنیاں چلا رہی ہیں ان کی تمام تفصیلات مع ایم ڈی اور دوسرے افسران سمیت فراہم کی جائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا 18-2017 تک سالانہ بجٹ کی تفصیلات تتمہ (لف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا ذیلی ادارہ ہے اور لاہور کے سالڈ ویسٹ کو چلانے (manage) کرنے کے لئے دو کمپنیاں میسرز البیراک اور میسرز اوزپاک ایل ڈبلیو ایم سی کی زیر نگرانی کام کر رہی ہیں۔ لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں (corporate staff) افسران کی تفصیلات تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال جز(ب) کے حوالے سے ہے۔ لاہور کے سالڈ ویسٹ کو manage کرنے کے لئے دو کمپنیاں میسرز البیراک اور میسرز اوزپاک کے کنٹریکٹ finish ہو گئے ہیں کیا ان کے contracts دوبارہ renew کروائے جائیں گے یا نہیں؟

جناب چیئرمین! میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ ان کمپنیوں کی payment pending ہے اور اسی وجہ سے یہ کام نہیں کر رہیں۔ ہم پچھلے پانچ سالوں میں proud feel کرتے تھے کہ لاہور ایک clean شہر ہے لیکن اب یہ شکایت عام ہے کہ ہر جگہ پر کوڑے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ یہ بھی سُننے میں آیا ہے کہ لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا سٹاف تنخواہیں نہ ملنے کی وجہ سے ہڑتال پر ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ان دونوں کمپنیوں کا کنٹریکٹ renew کیا گیا ہے اگر نہیں تو نیا کنٹریکٹ کس کمپنی کو دیا جا رہا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! فی الحال یہ دونوں کمپنیاں کام کر رہی ہیں اور ان کا کنٹریکٹ renew نہیں ہوا کیونکہ ابھی ان کے کنٹریکٹ کی میعاد باقی ہے۔ جب ان کا کنٹریکٹ مکمل ہو جائے گا تو پھر اس بات کا فیصلہ کیا جائے گا کہ ہم انہی دو فرموں کا کنٹریکٹ renew کریں یا کوئی نئی کمپنی لے کر آئیں۔

جناب چیئرمین! بہرحال میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی فیصلہ ہو گا وہ انشاءاللہ تعالیٰ transparent ہو گا۔ اس کو باقاعدہ advertise کیا جائے گا اور جس کمپنی کی طرف سے ہمیں مناسب rates ملیں گے اس کو کنٹریکٹ award کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال جناب محمد معاویہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! سوال نمبر 845 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جھنگ شہر کے سیوریج نظام کی بہتری سے متعلقہ تفصیلات

*845: **جناب محمد معاویہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر کا سیوریج کا نظام انتہائی خراب ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جھنگ شہر کے علاقے مرضی پورہ، ملت کالونی، کچا پکا ریلوے روڈ کے سیوریج کی صفائی عرصہ دس سال سے نہیں ہوئی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت جھنگ شہر کے سیوریج کے نظام کو بہتر کرنے اور جن علاقوں میں عرصہ دس سال سے سیوریج کی صفائی نہ ہوئی ہے وہاں کب تک صفائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ ملت کالونی، مرضی پورہ غربی میں سیور لائن ڈالی ہوئی ہیں۔ جو کہ چالو حالت میں ہیں کچا ریلوے روڈ اور پکا ریلوے روڈ کا سیوریج زیر تعمیر ہے جبکہ گندے پانی کا نکاس بذریعہ نالہ جات ہو رہا ہے اور جن کی صفائی وغیرہ بھی ہوتی رہتی ہے۔ متعدد بار صفائی ہو چکی ہے۔ وقتاً فوقتاً پانی اوور فلو ہو جاتا ہے جس کو روٹین کے مطابق ہنگامی بنیادوں پر بذریعہ ڈی واٹرنگ سیٹ / سکر مشین موقع پر سیور لائن کو چالو کر دیا جاتا ہے۔ یہ بات بھی درست نہ ہے کہ عرصہ دس سال سے صفائی نہ ہوئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ تفصیلی جواب (ب) میں تحریر کر دیا گیا ہے۔ تاہم نیسپاک نے پورے شہر کا Rehabilitation\Improvement of Sewerage System کا ماسٹر پلان بنایا ہوا ہے۔ جس کا سروے ہو چکا ہے۔ نیسپاک نے یہ تمام کام بذریعہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جھنگ کی مشاورت سے مکمل کروانا ہے۔ سال 19-2018 ADP نمبر 3335 میں فیز-I کی منظوری درج ہے۔

بقول محکمہ پبلک ہیلتھ جھنگ 980.73 ملین کا اسٹیمیٹ تیار کیا جا چکا ہے۔ جس کی 700 ملین کی ایلوکیشن ہو چکی ہے جو کہ انڈر پراسس ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر کا سیوریج نظام انتہائی خراب ہو چکا ہے؟ اس کے جواب میں کہا گیا کہ درست نہ ہے۔ آگے جز(ج) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ہم نیسپاک سے پورے شہر کا نیا سیوریج سسٹم ڈلوانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اس کا ماسٹر پلان بنایا جا چکا ہے۔ ان دونوں باتوں میں بڑا واضح تضاد ہے۔ یہ میرا حلقہ ہے، میں پر وہاں رہتا ہوں اور مجھے لوگ اپنے گھروں میں لے جاتے ہیں کہ ہمارے گھروں کے صحن میں گٹر کا پانی تیر رہا ہے تو بتاؤ ہم کہاں جائیں؟

جناب چیئرمین! جز(ج) میں جس نئے منصوبے کا ذکر کیا گیا ہے اس کے شروع ہونے کے کوئی واضح امکانات نظر نہیں آرہے۔ میں محکمہ کے جواب کو سمجھ نہیں سکا تو کیا منسٹر صاحب اس کی وضاحت فرمائیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! جز(الف) کا جواب دیتے ہوئے کہا گیا کہ درست نہ ہے۔ میونسپل اتھارٹیز اپنی بساط اور وسائل کے اندر رہتے ہوئے کام کرتی ہیں۔ متعلقہ اتھارٹی کے کہنے کے مطابق یہاں پر سیوریج کا کوئی serious problem نہیں ہے اور اگر کوئی problem create ہوتا ہے تو اس کو فوری طور پر solve کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! (ج) کے حوالے سے میں معزز ممبر کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ یہاں پر میونسپل کمیٹی already کام کر رہی ہے لیکن اس کے باوجود حکومت نے جھنگ شہر کے سیوریج سسٹم کو مزید improve کرنے کے لئے نیسپاک سے ایک سروے کروایا ہے۔ سروے کروانے کے بعد اس کا estimate لگایا گیا اور موجودہ مالی سال میں اس کام کے لئے 700 ملین روپے کی allocation بھی ہو چکی ہے۔ جھنگ شہر میں سیوریج کا ایک نیا سسٹم establish کیا جائے گا اور یہ کام محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ذریعے کروایا جائے گا۔

جناب چیئرمین! اس سکیم کے لئے 700 ملین روپے کی allocation ہو چکی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ جلد ہی اس سکیم پر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! موجودہ بلدیہ اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے اس حوالے سے سرے سے کوئی کام نہیں کر رہی۔ میں نے کئی مرتبہ ڈی سی صاحب کی توجہ بھی اس جانب مبذول کروائی ہے۔

جناب چیئرمین! گزشتہ روز بھی میں نے اپنے whatsApp سے بہت سی تصویریں ڈی سی صاحب کو بھیجی ہیں۔ مسلسل کہنے کے باوجود وہاں کی لوکل گورنمنٹ یہ کام کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس سے پہلے میں نے وزیر اعلیٰ سے کہہ کر چیف آفیسر بلدیہ کو بھی تبدیل کروایا تھا لیکن پھر بھی وہاں کی مقامی حکومت اپنی روش تبدیل نہیں کر رہی۔

جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال میں کم عرصہ لکھا ہے کہ وہاں پر دس سال سے سیوریج کی صفائی نہیں ہوئی جبکہ حقیقت میں اس سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے۔ جن علاقوں میں ہمارے ووٹرز یا سپورٹرز رہائش پذیر ہیں وہاں پر بلدیہ کا کوئی آدمی کوڑا اُٹھانے اور سیوریج صاف کرنے کے لئے نہیں آتا جس کی وجہ سے وہاں کے رہائشی چوبیس گھنٹے تکلیف میں مبتلا ہیں۔

جناب چیئرمین! میری درخواست ہے کہ وزیر قانون اور آپ اس بابت متعلقہ انتظامیہ کو بُلائیں اور اگر اس بارے میں ہاؤس کی کمیٹی بنا دی جائے تو بہت اچھا ہو گا۔ ہمارے علاقے کے تقریباً دو لاکھ رہائشی چوبیس گھنٹے اس انتہائی تکلیف دہ بدبو میں زندگی گزار رہے ہیں۔ محکمہ کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے اس سے میں اور میرے علاقے کے لوگ بالکل مطمئن نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! معزز ممبر نے جن تحفظات کا ذکر کیا ہے میں اُن سے اتفاق کرتا ہوں۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ یہ problems پیدا ہوتے رہتے ہیں لیکن میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ آج ہی میونسپل کمیٹی کے متعلقہ افسران کو ہدایت جاری کی جائے گی۔ چونکہ اِن کا حلقہ انتخاب ہے اور لوگوں کی تکالیف کا ازالہ کروانا اِن کی ذمہ داری ہے لہٰذا معزز ممبر نے کمیٹی کا فرمایا ہے تو

انشاء اللہ تعالیٰ ہم انہی کی سربراہی میں وہاں کمیٹی بنائیں گے جو صفائی کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے اقدامات کرے گی۔ شکریہ

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ مجھے اندازہ ہو جائے کہ کب تک یہ کمیٹی بن جائے گی جو اس کام کو آگے لے کر چلے گی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! آج ہی اُن کو in writing ہدایت جاری کر دی جائے گی کہ معزز ممبر کی تسلی کے مطابق وہاں اقدامات کریں اور جن جن علاقوں کی یہ نشاندہی فرمائیں گے وہاں اِن سے ہدایت لے کر وہ کام کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد معاویہ! آج ہی بن جائے گی انشاء اللہ۔

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

چودھری اشرف علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 853 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹس کی صورتحال سے متعلقہ تفصیلات

*853: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ میں 60 واٹر فلٹریشن پلانٹس ناکارہ ہونے کی وجہ سے شہری آلودہ پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ انتظامیہ کی لاپرواہی سے ٹوٹیاں غائب اور عدم صفائی کے سبب سرکاری واٹر سپلائی کی ٹینکیاں حشرات کی آماجگاہ بن گئی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بھاری اخراجات سے لگائے گئے دس پلانٹس تاحال فعال ہی نہ ہو سکے ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ اس ضمن میں کیا اقدامات اٹھا رہا ہے تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) گوجرانوالہ میونسپل کارپوریشن کی حدود میں 30 واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب ہیں جن کے واٹر فلٹرز (کارٹیج) مسلسل تبدیل کئے جا رہے ہیں۔

(ب) گوجرانوالہ میونسپل کارپوریشن کی حدود میں 30 واٹر فلٹریشن پلانٹس کی ٹوٹیاں ویلڈ ہیں اگر کوئی ٹوٹی خراب یا چوری ہو جائے تو فوری نئی ٹوٹی لگا دی جاتی ہے۔ سرکاری واٹر سپلائی میونسپل کارپوریشن کے زیر نگرانی نہ ہے بلکہ اس کا انتظام واہتمام واسا کے پاس ہے۔

(ج) ورلڈ بنک کی وساطت سے 9 ریورس آف سموسس فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے ہیں اور چالو حالت میں ہیں اور لوگوں کو صاف پانی فراہم کر رہے ہیں۔

(د) مثبت نہ ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چوہدری اشرف علی: جناب چیئرمین! جز (ج) کے جواب میں لکھا ہے کہ ورلڈ بنک کی وساطت سے 9 ریورس آف سموسس فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے ہیں۔ میرا اس میں ضمنی سوال کوئی نہیں ہے لیکن میں منسٹر صاحب کی صرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ ongoing سکیم تھی جس میں تقریباً 150 کے قریب فلٹریشن پلانٹس نصب کرنے تھے لیکن صرف 9 نصب ہوئے ہیں۔ اگر یہ سکیم جلد مکمل ہو جائے تو اس طرح ہم عوام کو بہتر طریقے سے facilitate کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون! آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! اس میں گزارش یہ ہے کہ سوال کے جز (الف) میں معزز ممبر نے یہ فرمایا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ میں 60 عدد فلٹریشن پلانٹس ناکارہ ہونے کی وجہ سے شہری آلودہ پانی

پینے پر مجبور ہیں؟ میں نے اس کے جواب میں 30 واٹر فلٹریشن پلانٹس کی بات کی ہے کیونکہ 30 پلانٹس لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ہیں جس کا میں نے جواب دیا ہے اور 30 پلانٹس محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلقہ ہیں جس کی معلومات میرے پاس نہیں تھیں۔ میں معزز ممبر کو اپنے محکمہ کی حد تک اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ اگر اُن 30 میں سے کوئی بھی واٹر فلٹریشن پلانٹ ناکارہ ہے تو فوری طور پر اُس کو درست کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! میں نے پہلے ہی عرض کر دیا تھا کہ میرا سوال کوئی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: کیا آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! میں نے صرف یہ توجہ دلائی ہے کہ ورلڈ بنک کی سکیم میں ڈیڑھ سو کے قریب فلٹریشن پلانٹس نصب ہونے تھے۔

جناب چیئرمین: جی، انہوں نے assurance دے دی ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب صرف چیک کروالیں کہ کتنے لگ گئے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، اس کی assurance آ گئی ہے۔ اگلا سوال جناب خضر حیات کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

جناب خضر حیات: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 916 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: پی پی-196 میں چالو حالت اور بند فلٹریشن پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

916*: جناب خضر حیات: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال پی پی-196 میں کتنے فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں؟

(ب) ان سے کتنے فلٹریشن پلانٹ operational ہیں اور کتنے بند پڑے ہیں؟

(ج) ان فلٹریشن پلانٹ کی دیکھ بھال اور بل کس محکمہ کے ذمہ ہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) ساہیوال پی پی۔196 میں محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ساہیوال نے موضع نور شاہ میں ایک فلٹریشن پلانٹ لگایا ہے جبکہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئر نے پی پی۔196 میں کل 13 فلٹریشن پلانٹ لگائے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تاہم ان کی مزید تفصیل محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ سے لی جاسکتی ہے۔

(ب) محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ساہیوال نے جو ایک پلانٹ لگایا ہے وہ اس وقت operational حالت میں ہے اور یہ پلانٹ مالی سال 15-2014 میں لگایا گیا تھا۔

(ج) اس فلٹریشن پلانٹ کی دیکھ بھال اور بل بجلی کی ذمہ داری متعلقہ یونین کونسل کے ذمہ ہے اور یونین کونسل ہی اس کی دیکھ بھال اور بل بجلی کی ادائیگی کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب خضر حیات: جناب چیئرمین! جز (ج) میں پوچھا تھا کہ فلٹریشن پلانٹ کی دیکھ بھال، بل بجلی اور look after کون کرتا ہے؟ میں معزز منسٹر سے یہ assurance چاہوں گا کہ لوکل گورنمنٹ کہتی ہے کہ ہمارے handover نہیں ہوئے جبکہ محکمہ پبلک ہیلتھ کہتا ہے کہ ہم نے ان کے handover کر دیئے ہیں لہٰذا بتایا جائے کہ آخر فلٹریشن پلانٹ کو کون چلا رہا ہے؟ عوام اپنی جیب سے پیسے اکٹھے کر کے بل ادا کر رہی ہے۔ یہاں جواب میں دونوں options دیئے گئے ہیں کہ محکمہ پبلک ہیلتھ بھی بل دے رہا ہے اور یونین کونسل بھی دے رہی ہے۔ اس حوالے سے ensure کر دیا جائے کہ اس کو properly کون look after کرے گا تاکہ پبلک کے لئے یہ بہتر ثابت ہو سکے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! معزز رممبر نے سوال میں فرمایا تھا کہ ساہیوال پی پی۔196 میں کتنے فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں جن کی ٹوٹل تعداد 14 بتائی گئی تھی جن میں سے 13 محکمہ پبلک ہیلتھ کے ہیں اور ایک محکمہ لوکل گورنمنٹ کا ہے جس کو ہماری متعلقہ یونین کونسل چلارہی ہے۔

جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کو اپنے ڈیپارٹمنٹ کی حد تک یہ assure کرتا ہوں کہ آپ کی یونین کونسل نور شاہ میں جو فلٹریشن پلانٹ لوکل گورنمنٹ کے تحت لگایا گیا ہے اگر اس کو کسی قسم کی مالی مشکلات کا سامنا ہوا تو انشاء اللہ تعالیٰ دُور کرنے کی کوشش کریں گے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس پلانٹ کو بند نہیں ہونے دیا جائے گا۔ جہاں تک محکمہ پبلک ہیلتھ کے فلٹریشن پلانٹس کا تعلق ہے تو یہ متعلقہ محکمہ ہی اس کے متعلق جواب دے سکتا ہے۔ شکریہ

جناب خضر حیات: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے بڑا اچھا brief کیا ہے لیکن اس میں request یہ ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ جب کہہ رہا ہے کہ ہم نے یونین کونسلوں کے handover کر دیئے ہیں تو پھر یہ لوکل گورنمنٹ کا subject ہوا۔ ہم اُس کی assurance مانگ رہے ہیں کہ جو فلٹریشن پلانٹس یونین کونسلوں کو handover ہو گئے ہیں اُن کی دیکھ بھال تو محکمہ لوکل گورنمنٹ ہی کرے گا۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! وہ فلٹریشن پلانٹس ابھی تک on record لوکل گورنمنٹ کو ٹرانسفر نہیں ہوئے۔ چونکہ اس چیز کی معلومات ہمارے پاس نہیں ہیں لیکن میں معزز ممبر کو یہ یقین دلاتا ہوں اور اپنے ڈیپارٹمنٹ کو کہتا ہوں کہ وہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے بات کر لیں۔ اگر وہ لوکل گورنمنٹ کو ٹرانسفر ہو چکے ہیں تو لوکل گورنمنٹ اُن کو چلانے کی ذمہ داری قبول کرے گی لیکن اگر نہیں ہوئے تو پھر متعلقہ محکمہ ہی اُن کی دیکھ بھال کرے گا۔

جناب خضر حیات: جناب چیئرمین! مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اور مجھے جو جواب دیا گیا ہے اس میں لوکل گورنمنٹ کا ہی لکھا گیا ہے لیکن اگر یہ commitment دے رہے ہیں تو انشاء اللہ مجھے اس کی امید ہے۔

جناب چیئرمین: جی، انہوں نے آپ کو assure کر دیا ہے۔

جناب نوید علی: جناب چیئرمین! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اُن کے تین سوال ہو گئے ہیں۔

جناب نوید علی: جی، ایک سوال کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: چلیں، کر لیں۔

جناب نوید علی: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے جز (ج) میں جواب دیا ہے کہ فلٹریشن پلانٹ کی دیکھ بھال اور بل بجلی کی ذمہ داری متعلقہ یونین کونسل کے ذمہ ہے اور یونین کونسل ہی اس کی دیکھ بھال اور بل بجلی کی ادائیگی کر رہی ہے۔ مجھے منسٹر صاحب تھوڑا clear کر دیں کیونکہ میرے نوٹس میں یہ چیز ہے کہ جب سے نیا پاکستان بنا ہے تو پرانا پاکستان بند ہو چکا ہے۔ یونین کونسل، ضلع کونسل اور میونسپل کمیٹی کے جو فنڈز ہیں وہ already blocked ہیں لہٰذا بجلی بل اور ساری ادائیگی کس مد میں کی جا رہی ہے اور کیسے کی جا رہی ہے؟ ڈویلپمنٹ کے سارے کام بند پڑے ہوئے ہیں حالانکہ فنڈز موجود ہیں لیکن چونکہ وہاں (ن) لیگ کے ممبران ہیں جن کی وجہ سے سارے معاملات رکے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین! مجھے بتایا جائے کہ بل بجلی کی ادائیگی یونین کونسل کیسے کر رہی ہے جبکہ فنڈز blocked ہیں؟

جناب چیئرمین: یونین کونسل کو تین لاکھ روپے ماہانہ مل رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں یہی عرض کرنے لگا تھا کہ باقاعدگی سے یونین کونسلوں کو فنڈز جا رہے ہیں اور انہی فنڈز میں سے وہ ادائیگی کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 918 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ پراجیکٹ کو شہر وار مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*918: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں سابق دور حکومت میں کئی شہروں میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ پراجیکٹ کا آغاز کیا گیا۔ ان پراجیکٹ پر ہر شہر کے مطابق سال وار فنڈز مختص کرنے کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ پراجیکٹ کا کن ممالک سے کن قواعد وضوابط اور شرائط پر معاہدہ ہوا، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ پراجیکٹ میں اربوں روپے کے گھپلے اور گھوسٹ ملازمین کی تنخواہیں وصول کرنے میں کئی سیاستدان اور سرکاری افسران ملوث پائے گئے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس سلسلہ میں کتنے افراد پر مقدمہ درج کیا گیا ہے، کتنے لوگ گرفتار ہوئے ہیں اور ذمہ داران سے ریکوری کے حوالے سے کیا معاملات چل رہے ہیں، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) سابق دورِ حکومت نے سات شہروں ں میں صفائی کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے ویسٹ مینجمنٹ کمپنیز قائم کی گئیں جن میں لاہور، گجرانوالہ، سیالکوٹ، راولپنڈی، فیصل آباد، ملتان اور بہاولپور شامل ہیں۔ سال وار ہر کمپنی کے فنڈز کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور اور راولپنڈی میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے لئے ترک کمپنیوں سے معاہدہ ہوا ہے۔ لاہور شہر میں معاہدہ مارچ2012 میں ہوا تھا جو کہ اکتوبر2019 میں ختم ہو گا۔ راولپنڈی میں ترک کمپنی البیراک سے معاہدہ اپریل2014 میں ہوا تھا اور یہ معاہدہ مئی 2021 میں مکمل ہو گا۔ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ پراجیکٹ میں اربوں روپے کے گھپلے ہوئے ہیں اور یہ بھی درست نہ ہے کہ گھوسٹ ملازمین کی تنخواہیں وصول کرنے میں کئی سیاستدان اور سرکاری افسران ملوث پائے گئے۔ صرف گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں پروکیورمنٹ پراسیس میں بے ضابطگیوں کی بناء پر انٹی کرپشن میں درج ذیل افراد پر مقدمہ درج ہے۔

(د) گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں پروکیورمنٹ پراسیس میں بے ضابطگیوں کی بناء پر انٹی کرپشن میں درج ذیل افراد پر مقدمہ نمبر18/11 مورخہ 2018-02-13 تھانہ انٹی کرپشن ضلع گوجرانوالہ میں ہو چکا ہے اور زیر تفتیش ہے۔

1. ڈاکٹر عطاالحق (سابقامینجنگ ڈائریکٹر)
2. محمد کلیم سندھو (سابقا مینجر پروکیورمنٹ)
3. مراد خان رانا (سابقا سینئر مینجر اپریشن)
4. قابہ قوصین (مینجر ورکشاپ)
5. مہران افضل (سابقا چیف فنانس آفیسر و مینجنگ ڈائریکٹر)
6. قاسم اکبر (سابقا چیف فنانس آفیسر و مینجنگ ڈائریکٹر)۔
7. رضوان خان (سابقا پرچیز آفیسر)(Purchase Officer)
8. عزیر ارصم (سابقا اسٹنٹ مینجر ورکشاپ)۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

MS MOMINA WAHEED: Sir, I am quite satisfied. I have got all the details. Thank you.

جناب چیئرمین: شکریہ۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میں اس پر ایک ضمنی سوال کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: چلیں، کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! جز (ج) کے جواب نے مجھے out of the box ایک sigh of relief دیا ہے اس لئے میں جذبات پر قابو نہیں رکھ پا رہا۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بسم اللہ کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! جز (ج) کا سوال یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ پراجیکٹ میں اربوں روپے کے گھپلے اور گھوسٹ ملازمین کی تنخواہیں وصول کرنے میں کئی سیاستدان اور سرکاری افسران ملوث پائے گئے؟ جواب یہ ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ میں اربوں روپے کے گھپلے ہوئے۔ جناب محمد بشارت راجا سے پہلے جو منسٹر لوکل گورنمنٹ تھے میری خود اُن کے ساتھ interactions ہوئیں۔ ہم نے یہ بھی request کی کہ کمیٹی بنا دیں، حق کو حق کہیں اور اگر کہیں زیادتی ہے تو پکڑ لیں لیکن اگر نہیں ہے تو پھر زیادتی کی بنیاد پر perception مینجمنٹ نہ کی جائے۔ جواب اُس point of view کو vindicate کرتا ہے کہ لاہور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں کوئی اربوں روپے کے گھپلے نہیں ہوئے۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! آپ continue رکھیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! ابھی چھ مہینے میں یہ اربوں سے کروڑوں پر آئے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! آپ ضمنی سوال پر ابھی تک نہیں آئے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! یہ بھی درست نہ ہے کہ گھوسٹ ملازمین کی تنخواہیں وصول کرنے میں کئی سیاستدان اور سرکاری افسران ملوث پائے گئے۔

جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس حکومت کے ابھی آٹھ ماہ ہوئے ہیں کیا یہ سوال ان سے متعلقہ ہے یا پچھلی حکومت سے متعلق ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! اچھی بھلی بات ویسے ہی گزر رہی تھی۔ ملک محمد احمد خان نے اپنے کھاتے میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

جناب چیئرمین! کوڑا اٹھانے میں کیا گھپلا ہونا ہے اس لئے ہم نے کہا کہ کوڑا اٹھانے میں کوئی گھپلا نہیں ہے۔ کوڑا اٹھانے والی کمپنیوں کو کنٹریکٹ دینے میں گھپلے تھے۔ آپ کے کھاتے میں جو چیزیں پڑ رہی ہیں وہ کنٹریکٹ ہیں جن پر kickback لیا گیا ہے وہ گھپلے ہیں۔ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی روزانہ کی بنیاد پر کام کرتی ہے۔ ان کا آڈٹ بھی ہوتا ہے وہ ہم deal کر رہے ہیں لیکن جو بات آپ کے کھاتے میں ہے وہ کنٹریکٹ دینے کے کھاتے میں جو اربوں روپے کی kickback بیرون ممالک لی گئی ہے۔ اسی میں آپ کے افسران آج بھگت بھی رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! آخری ضمنی سوال کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! دو ضمنی سوالات کی اجازت دے دیں تاکہ بات clear ہو جائے۔

جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ اگر یہ درست مان لیا جائے جو جناب محمد بشارت راجا اب کہہ رہے ہیں تو ایک کنٹریکٹ کی کاپی ساتھ منسلک کی گئی ہے اور تفصیل دی گئی ہے جس کا تتمہ میرے پاس ہے۔ یہ کہا گیا کہ جو کنٹریکٹ award کیا گیا وہ کتنے ڈالرز میں کیا گیا تو ہم یہ claim کرتے ہیں کہ per ton lifting میں جس میں اس کی compaction, removal, waste management and door to door sweeping کے سارے process کو نکال کر دنیا کا per ton سستا ترین rate per unit to one dollar پوری دنیا کے rates کے سامنے سب سے lowest rate پر frame کیا گیا ہے تو پھر کون سا گھپلا ہے؟

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! آپ کا سوال کیا ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! سوال یہی ہے کہ یہ misinformation ہے۔ انہیں اس سوال کو سمجھنا چاہئے۔ ہم یہ بات کہہ رہے ہیں کہ ابھی جناب محمد بشارت راجا نے کہا ہے کہ گزری بات کو گلے ڈالا ہے تو ہم نے اس حد تک تو ڈالا کہ یہ الزام تھا کہ بے ضابطگی ہوئی ہے وہ غلط الزام تھا۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ contracts پر بھی غلط الزام ہے۔ یہ بات بنتی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! کیا آپ ان کو clear کر رہے ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! جی، بالکل کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ ملک محمد احمد خان نے جو باتیں فرمائی ہیں کہ دنیا میں سستا ترین کوڑا ایک ڈالر فی ٹن اٹھا رہے ہیں۔ 2001 میں جب یہاں پر سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کا سسٹم تھا تو پورے لاہور کی صفائی 75 کروڑ روپے میں ہوتی تھی، 2008 تک یہ رقم 110 کروڑ روپے تک چلی گئی اور 2009 میں 115 کروڑ روپے کا ریکارڈ موجود ہے کہ لاہور کی صفائی ہوتی تھی۔ اس کے بعد راتوں رات ان کو خواب آیا کہ کمپنی ہونی چاہئے۔ اس کمپنی میں انہوں نے کیا کیا کہ انہوں نے دو کمپنیاں show کیں جبکہ دو کی جگہ تین کمپنیاں کام کر رہی تھیں۔ ایک سرکاری لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی علیحدہ تھی وہ تیسرا حصہ تھا جو لاہور کے suburb میں کام کر رہا تھا۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ انہوں نے یہاں راتوں رات کمپنیاں بنائیں، دو کمپنیاں بنا دیں اور تیسری کمپنی اور تھی۔ اس کمپنی کے اندر بندے بھرتی کرنے کے لئے ٹھیکہ کسی کو دے دیا۔ وہ 35 ہزار روپے پر فی بندہ کمپنی کو بندے دے رہا ہے اور آگے ورکر کو 12، 15 اور 20 ہزار روپے مل رہے ہیں۔ اب وہ 110 کروڑ روپے سے ٹھیکہ ½13۔ ارب روپے پر چلا گیا ہے۔ اب لاہور کی صفائی ½13۔ ارب روپے سے ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ دنیا میں کوڑا اکٹھا کیا جاتا ہے، کوڑے کو بیچا جاتا ہے اور پیسے کمائے جاتے ہیں۔ پہلے dumping site اور landfill site تھی دونوں میں دنیا کے environment کے اصولوں کو اپناتے ہوئے کہا کہ dumping site نہیں کہتے landfill

site کہتے ہیں۔Landfill siteکو بھرنے کے لئے 13۔ارب روپیہ پنجاب حکومت نے لاہور کی سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں ڈال کر اپنے پیاروں کی جیبیں بھریں اور ان کو پیسے بھی ڈالروں میں دیتے ہیں۔(شیم، شیم)

جناب چیئرمین! آپlandfill siteپرsortingکرتے ہیں، چیزیں علیٰحدہ علیٰحدہ کرتے ہیںzero wasteکا دنیا کا جوconcept ہے کیا آپ نے اس کو کرنے کے لئے کوئیbid کرائی تھی، کیا آپ نے پوچھا تھا؟ نہیں کیونکہ آپ کا پیارا تھا، آپ نے اس کی جیبیں بھرنی تھیں۔

جناب چیئرمین! آپ نے 15۔ارب روپیہ پچھلے دس سالوں سے اپنے پیاروں کی جیب میں ڈال رہے ہیں۔ اس سے بڑا ان کی گورنمنٹ کا سکینڈل نہیں ہے۔ اس میں آٹھ ہزار ملازم ہیں اور دو طرح کی صفائی ہے کہ آپ نے کوڑا اکٹھا کرنا ہے اور دوسرا وہاں سےlift کر کے پھینکنا ہے۔ ان کے ٹرک کیا کرتے ہیں کہ کوڑا بھرتے ہیں، یہ فی ڈالر کی بات کرتے ہیں اور یہاں پانی کےopen hydrants لگے ہوئے ہیں، ٹرک اس کے نیچے جا کر کھڑا ہوتا ہے اور پانی کھولتے ہیں وہ کوڑا دو من سے دس من ہو جاتا ہے جا کر تول کر آگے دے دیتے ہیں۔ اس پر ڈالروں میں پیسے کما رہے ہیں۔ یہ کون کر رہا؟ ان سے پوچھیں یہscam اور یہ چیزیں ہیں۔ اس طرح اسی میں نہیں ہے پارکنگ کمپنی نکال کر دیکھ لیں، انہوں نے حشر کر کے رکھ دیا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: انہوں نےmeticulous approach سے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کوdefine کیا ہے۔ انہوں نے کسی کا نام نہیں لیا۔ ملک محمد احمد خان! آپ نے اگر بولنا ہے توmeticulous approachسے بتائیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ اب تھوڑا سچ بھی سن لیں۔I would request the Chair that with all the amount of passionہم نے ان کی پوری بات سنی ہے آپ ہمیں بھی اتنا ہیbrief timeدے دیجئے گا اور بات سن لیں۔

جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ ہم بات جس طرف لے کر جانا چاہ رہے ہیں۔ انہیں اتنا حوصلہ دے دیں کہ بات ہو سکے۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان! آپ بات کیجئے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ جو معاملہ اس کے contracts کا ہے اور جو معاملہ cleaning processes کا ہے۔ میں آپ کے ساتھ ایک generic بات کرتا ہوں کہ ہمارے دو بڑے شہر کراچی اور لاہور ہیں۔ لاہور اور کراچی کی صفائی پر مجھے بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لاہور کی صفائی modern needs کے مطابق اس arrangement میں کی گئی جس کے ساتھ کسی بھی cosmopolitan شہر کو صاف رکھا جا سکے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! انہوں نے تو لاہور کی ہی صفائی کر دی ہے۔ (قطع کلامیاں)

ملک محمد احمد خان: چودھری ظہیر صاحب تُسی تے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

MR CHAIRMAN: No cross talk please. You address the Chair please.

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Speaker! I am addressing the Chair. You kindly ask the Honorable Members to show some restraint.

جناب چیئرمین: انہوں نے آپ سے apologize کر لیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! یہ الزام لگائیں اور پھر اس کے بعد اس کا جواب بھی نہ لیں یہ زیادتی ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! انہوں نے لاہور کی صفائی نہیں کی بلکہ انہوں نے خزانے کی صفائی کر دی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! یہ کوئی چوراہا یا بازار ہے جو یہ اس طرح کی باتیں اور نعرے لگا رہے ہیں۔ یہ بات سننے کا حوصلہ پیدا کریں۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! ہم آپ کی بات سن رہے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! آپ کہاں بات سن رہے ہیں ہم ایک لفظ نہیں بولتے اور یہ چیخ پڑتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! آپ حوصلے کے ساتھ بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! They should have the courage. ہمارے سوال کا جواب دینے کا حوصلہ رکھیں۔ یہ بات تو سنیں یہ بات تو سنتے نہیں ہیں

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! Please address the Chair. محسن لغاری صاحب کچھ بات کرنا چاہ رہے ہیں۔ (شور وغل)

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی، رانا صاحب کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! آج منسٹر لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ سوالات تھے تو درمیان میں معزز ممبر میاں محمد اسلم اقبال نے مداخلت کیوں کی ہے جس سے سوال کیا گیا تھا اسی کو ہی جواب دینا چاہئے تھا۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! آپ اپنی بات کو continue رکھیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! ہم میاں صاحب کے ہر الزام کا جواب دیں گے۔ اب یہ ہمیں بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! آپ relax ہو جائیں۔

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! میری ایک request ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ وزیر قانون کو بات کرنے دیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! یہ یہاں پر لوگوں کی پگڑیاں اچھالتے ہیں۔ ہم نے ان کی بات بڑے حوصلے کے ساتھ سنی لہٰذا ان کو بھی ہماری بات سننی چاہئے۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! آپ چیئر کو address کریں۔ آرڈر پلیز۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! ملک محمد احمد خان سے کہیں کہ یہ تسلی کے ساتھ میری بات سنیں۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! آپ Chair کو address کریں اور آپ relax ہو جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے بھی میں نے کہا تھا کہ Chair کے lenient view سے میں سمجھتا ہوں کہ ہم ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وقفہ سوالات کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ سوال کریں اور اس کا جواب لیں۔ اس سوال کے mover نے اس پر ایک ضمنی سوال کیا اور وہ مطمئن ہو کر بیٹھ گئے۔

جناب چیئرمین! ملک محمد احمد خان نے اس پر ایک، دو ضمنی سوال کئے اور میں نے ان کا جواب دیا پھر اس کے بعد تیسرے سوال پر انہوں نے تقریر شروع کر دی اور اسی طرح میاں محمد اسلم اقبال نے بات کی تو میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس کو وقفہ سوالات تک ہی محدود رکھیں۔

جناب سپیکر ملک محمد احمد خان کی تسلی کے لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہی آپس میں بیٹھ کر تاریخ طے کر لیتے ہیں جس دن سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے لئے جتنے بھی ہمارے پراجیکٹس ہیں ان پر general discussion رکھ لیتے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میری ایک request ہے۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! وزیر قانون کو اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! تو میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس دن عام بحث رکھ لیتے ہیں اور ان کی تسلی کے

مطابق اگر حکومتی ممبر کو آپ دس منٹ بات کرنے کی اجازت دیں تو ملک محمد احمد خان کو آپ آدھ گھنٹہ بات کرنے کی اجازت دیں تاکہ ملک محمد احمد خان بھرپور طریقے سے اپنا مافی الضمیر بیان اور اپنی جماعت کا مؤقف پیش کر سکیں۔ ہم ان کی بات سنیں گے اور اس کا جواب بھی دیں گے تو ملک محمد احمد خان میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ Now relax.

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میری بس دو submissions ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان! آپ بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ ہم نے بڑی خندہ پیشانی سے ہر طرح کا الزام اور تحقیر بڑی بردباری سے سہی ہے۔ آج بھی میاں محمد اسلم اقبال نے بات کی تو ہماری طرف سے ایک shout بھی نہ آیا whatever he said نہ procedure کے مطابق بول سکتے تھے اور بلکہ نہ ہی وہ حقائق پر مبنی بات کر رہے تھے لیکن ہم نے پھر بھی ان کی بات سنی۔

جناب چیئرمین! میری آپ سے صرف اتنی استدعا ہے کہ ہم تو یہاں تک جانے کے لئے تیار ہیں کیونکہ لاہور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں ہم pride لیتے رہے ہیں، جو الزامات لگے تو ہم اپنے آپ کو duty bound سمجھتے ہیں کہ اس پر ہاؤس میں نہ صرف open debate ہی رکھیں بلکہ اس پر ایک Parliamentary committee constitute کریں کیونکہ آپ cognizant of record ہیں آپ سابقہ حکومت کی اس تمام چیز کو thrash کرکے دیکھ لیں کیا یہاں پر بات کرنی ہے کہ کس پر کتنی کرپشن ہے؟ اگر کچھ غلط ہو گا تو ہمارے سامنے نکال کر رکھیں کہ یہ غلط ہے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا میری صرف اتنی submission تھی کہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے جو processes ہیں جتنی قیمت پر دنیا میں ملتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! اس چیز پر بحث کرنے کی commitment آ گئی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میری بات سن لیں جو کچھ وزیر قانون نے کہا ہے وہ ہم نے مان لیا ہے۔ میں اس کے ساتھ ساتھ یہ درخواست بھی کروں گا کہ these are honorable Members of the House ہم اس اسمبلی میں walk in کرنے کی بڑی pride لیتے ہیں We don’t come here for slogans لیکن اتنی سنجیدہ بات پر بھی پیچھے سے لت ماری کی باتیں

کرنے ہیں تو کیسے ہاؤس چلے گا جناب آپ سپیکر ہیںcontrol it ایسے تھوڑی ہوتا ہے جو چیز اپوزیشن نےconduct کرنا ہے وہ گورنمنٹ کررہی ہےAsk them to behave

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر971 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 981 بھی محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیpending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1086 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر1117 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سرگودھا: سال18-2017کے دوران سڑکوں کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***1117: چودھری افتخار حسین:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں مالی سال 18-2017 کے دوران کتنی سڑکوں کو کتنے کتنے فنڈز سے مرمت کیا گیا؟

(ب) حلقہ پی پی-81 میں سال19-2018 میں کتنی رقم سے کون کون سی سڑک کی مرمت کی جارہی ہے؟

(ج) کیا حکومت حلقہ پی پی-81 کی مرمت طلب سڑکوں کو جلد از جلد مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) ضلع کونسل سرگودھا نے مالی سال18-2017 کی اے ڈی پی میں کل32 سڑکوں کی مرمت پر مبلغ 8 کروڑ 67لاکھ 11 ہزار روپے خرچ کئے جبکہ اسسٹنٹ انجینئر، لوکل گورنمنٹ، ضلع سرگودھا نے مالی سال18-2017 کے دوران 29 سڑکوں کی مرمت و بحالی پر تیرہ کروڑ اٹھانوے لاکھ اڑسٹھ ہزار روپے خرچ کئے۔ تفصیل تتمہ (الف وب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع کونسل سرگودھا کی اے ڈی پی برائے مالی سال19-2018 ابھی تک رکی ہوئی ہے جبکہ حلقہ پی پی-81 میں مالی سال 19-2018 میں ابھی تک لوکل گورنمنٹ کے زیر نگرانی کوئی بھی سڑک مرمت نہیں کی جارہی۔

(ج) مالی سال 19-2018 میں ضلع کونسل سرگودھا کی اے ڈی پی میں اس حلقہ کی کل چھ سڑکات منظور ہوئی تھیں جن کی کل لاگت مبلغ 73لاکھ روپے ہے۔ تاحال اے ڈی پی پر کام نہیں ہورہا۔ جونہی اے ڈی پی پر کام شروع ہوگا تو یہ کام بھی کروادیئے جائیں گے۔ تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین: جناب چیئرمین! میں نے پی پی-81 کے حوالے سے جو سوالات پوچھے تھے مجھے ان کے جواب مل گئے ہیں اور میں مطمئن ہوں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سوالات ختم ہوئے اور وقفہ سوالات بھی ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

کوٹ ادو: میونسپل کمیٹی میں ملازمین کی تعداد اور فوت شدہ ملازمین کے لواحقین کی مالی امداد سے متعلقہ تفصیلات

*809: **ملک غلام قاسم ہنجرا:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی کوٹ ادو میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کی تنخواہوں کا حجم کتنا ہے؟

(ب) میونسپل کمیٹی ہذا میں فنڈز کی کمی کی وجہ سے کتنے ریٹائرڈ ملازمین کو پنشن گریجوٹی اور فوت ہونے والے ملازمین کی مالی امداد کے کیسز زیر التواء ہیں نیز ان کو ادائیگیوں کے لئے کس قدر رقم درکار ہے؟

(ج) کیا حکومت فنانس ایوارڈ کے تحت میونسپل کمیٹی کوٹ ادو کو ماہانہ فنڈز اس قدر فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ اس کے جملہ ملازمین کی تنخواہیں اور ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن کی بروقت ماہانہ ادائیگی ہو سکے کیا ان تمام مسائل کو حکومت حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) میونسپل کمیٹی کوٹ ادو میں منظور شدہ اسامی کی کل تعداد 500 ہے۔ جن کے محاذ اس وقت 446 آفیسران / اہلکاران تعینات ہیں جبکہ 54 اسامیاں خالی ہیں۔ اس وقت کام کرنے والے کل 446 آفیسران / اہلکاران اسامیوں کی تنخواہوں کا سالانہ تخمینہ مبلغ 199160000 روپے بنتا ہے۔ جس میں سے مبلغ 136140000 روپے تنخواہ کے لئے اور مبلغ 63020000 روپے پنشن کنٹری بیوشن کے لئے درکار ہوتے ہیں۔

(ب) میونسپل کمیٹی کوٹ ادو میں فنڈز کی کمی کی وجہ سے تقریباً 194 ریٹائرڈ ملازمین کی ماہانہ پنشن بابت عرصہ آٹھ ماہ اور تقریباً 58 ملازمین کی گریجویٹی اور دوران ملازمت فوت ہونے کی صورت میں مالی امداد کی ادائیگی زیر التواء ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) ماہانہ پنشن ریٹائرڈ ملازمین برائے عرصہ 8ماہ۔/18788440روپے

(ii) ریٹائرڈ و فوت شد ملازمین کی گریجویٹی / کیموٹیشن / مالی اعانت۔/44691108روپے

کل میزان۔/63479548روپے

(ج) اس جزُ کا جواب گورنمنٹ آف پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے کیونکہ فنانس ایوارڈ کا اختیار صرف فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے۔

لاہور: ڈبن پورہ ملتان روڈ کے مین بازار کی سڑک کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***1086: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حلقہ پی پی۔161 کھاڑک ملتان روڈ لاہور سے ملحقہ آبادی ڈبن پورہ کراچی والی پلی کے مین بازار کی سڑک کو پختہ کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کراچی والی پلی مین بازار سے ملحقہ گلی نمبر 4 حاجی سٹریٹ کو پختہ نہیں کیا گیا جبکہ گلی نمبر 1، 2، 3 اور گلی نمبر 5 کو پختہ کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت / محکمہ گلی نمبر 4 حاجی سٹریٹ جس کی لمبائی 500 فٹ ہے کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) جی ہاں! گلی مذکورہ تعمیر ہو چکی ہے۔

(ب) درست ہے کہ گلی نمبر 3,2,1 اور 5 تعمیر ہو چکی ہے جبکہ گلی نمبر 4 تعمیر نہ ہو سکی ہے۔

(ج) گلی نمبر 4 کی تعمیر کے لئے تخمینہ مالیتی۔/15,90,000 روپے مرتب شدہ ہے اور گلی کی تعمیر فنڈز کی دستیابی سے مشروط ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ٹوبہ ٹیک سنگھ حلقہ پی پی-120

کے چکوک میں نالیاں / سولنگ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

153: **جناب محمد ایوب خان:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-120 ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کتنے چکوک میں سولنگ اور نالیاں موجود ہیں ان کے کام کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) مذکورہ حلقہ کے جن چکوک میں سولنگ / نالیاں موجود ہیں لیکن حالت خراب ہو چکی ہیں ان چکوک کے ناموں کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) مذکورہ حلقہ کے جن چکوک میں سولنگ / نالیاں موجود نہ ہیں کیا حکومت وہاں پر سولنگ، نالیاں بنانے اور جن چکوک میں سولنگ اور نالیوں کی حالت خراب ہو چکی ہے ان کی مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) حلقہ پی پی-120 کے 81 چکوک میں سولنگ و نالیوں کا کام موجود ہے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی-120 کے 74 چکوک میں سولنگ اور نالیوں کا کام قابل مرمت ہے جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سالانہ ترقیاتی پروگرام ڈسٹرکٹ کونسل ٹوبہ ٹیک سنگھ ابھی فائنل نہ ہوا ہے۔ اس کا فیصلہ ڈسٹرکٹ کونسل کے منتخب ممبران نے کرنا ہے۔

فیصل آباد: پی پی-104 میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

238: **جناب محمد صفدر شاکر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

پی پی-104 ضلع فیصل آباد کی مندرجہ ذیل سڑکوں کی مرمت کا کوئی پروگرام ہے۔

1- چک نمبر 201 گ ب سے چک نمبر 206 گ ب۔
2- چک نمبر 204 گ ب سے چک نمبر 205 گ ب۔
3- اڈا کھدروالا سے چک نمبر 207 گ ب۔
4- چک نمبر 499 گ ب سے دربار دھولری شریف۔
5- اڈا کلیانوالہ سے قاسم چوک۔
6- اڈا مریدوالا سے چک نمبر 193 گ ب۔
7- مریدوالا روڈ سے چک نمبر 195 گ ب۔
8- مریدوالا روڈ سے چک نمبر 196 گ ب۔

ان کے بارے میں مکمل تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

چیف آفیسر، ڈسٹرکٹ کونسل، فیصل آباد سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:

سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 ڈسٹرکٹ کونسل فیصل آباد کی ضروریات اور متعلقہ یونین کونسلوں کے چیئرمین صاحبان کی سفارشات پر عمل درآمد کرتے ہوئے مرتب کیا گیا درج بالا سڑکات کی سکیمز 19-2018 ADP میں شامل نہ ہیں ان سڑکات کی مرمت کا تخمینہ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سڑک	لمبائی	تخمینہ لاگت
1	مرمت سڑک چک نمبر 201 گ ب تا 206 گ ب یو سی 108	2.50 کلومیٹر	-/ 59,89,000
2	مرمت سڑک چک نمبر 204 گ ب تا 205 گ ب یو سی 108	6 کلومیٹر	-/ 1,07,34,000
3	مرمت سڑک اڈا کھدروالا تا 207 گ ب یو سی 108	8 کلومیٹر	-/ 1,04,08,000
4	مرمت سڑک چک نمبر 499 گ ب تا دربار دھولری شریف یو سی 100	10 کلومیٹر	-/ 1,50,00,000
5	مرمت سڑک اڈا کلیانوالہ تا قاسم چوک	2.6 کلومیٹر	-/ 39,10,000
6	مرمت سڑک اڈا مریدوالا تا چک نمبر 193 گ ب یو سی 105	5.60 کلومیٹر	-/ 57,43,000

7	مرمت سڑک از مریدوالا روڈ تا چک نمبر195گ ب193گ ب	2کلومیٹر	1,65,92,000 /-
8	مرمت سڑک از مریدوالا روڈ تا چک نمبر196گ ب	2.20کلومیٹر	19,63,000 /-
	کل تخمینہ لاگت		2,37,33,400 /-

ساہیوال: پی پی-198 میں واٹر فلٹریشن پلانٹس سے متعلقہ تفصیلات

251: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی کمیر ضلع ساہیوال میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کیا گیا ہے؟

(ب) اگر ہاں تو کب نصب کیا گیا اور اس کی موجودہ حالت کیا ہے اور اس کے پانی کا معیار کیا ہے؟

(ج) یہ پلانٹ کس محکمہ کے زیر نگرانی تنصیب کیا گیا اور ان کی دیکھ بھال کے لئے کیا انتظامات اٹھائے جارہے ہیں، مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(د) پی پی-198 ساہیوال میں کتنے فلٹریشن پلانٹس نصب ہیں، ان کی حالت کیسی ہے؟

(ہ) کیا حکومت عوام الناس کے لئے پی پی-198 میں مزید فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) جی ہاں! میونسپل کمیٹی کمیر میں دو نئے آر-او واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے ہیں۔

(ب) ایک ماہ پہلے نصب کئے گئے ہیں ان کی موجودہ حالت بالکل نئی ہے۔ یہ آر او پلانٹ ہیں اور ان کے پانی کا معیار بہترین ہے۔

(ج) یہ پلانٹس میونسپل کمیٹی کمیر کی زیر نگرانی تنصیب کئے گئے اور ان کی دیکھ بھال کے لئے میونسپل کمیٹی کمیر کے اہلکار تعینات ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر آر او پلانٹس کی صفائی کرتے ہیں اور ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ کسی بھی قسم کی شکایت یا مسئلہ کو فوری طور پر حل کیا جاتا ہے تاکہ عوام کو پانی کی فراہمی میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے۔

(د) پی پی-198 میں محکمہ بلدیات کے تین فلٹریشن پلانٹس میونسپل کمیٹی کمیر کی حدود میں نصب ہیں۔ دو فلٹریشن پلانٹ نئے ہیں اور ایک پرانے فلٹریشن پلانٹ کی حالت اچھی ہے۔

(ہ) حکومت اس اہم عوامی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے صاف پانی کی اتھارٹی کا قیام عمل میں لا رہی ہے جو پورے صوبے میں صاف پانی مہیا کرنے کی ذمہ دار ہو گی اسی پالیسی کے تحت حکومتی احکامات واقدامات کی روشنی میں پی پی-198 میں بھی صاف پانی کی فراہمی کا انتظام کیا جائے گا۔

لاہور: جی ٹی روڈ باغبانپورہ کے دونوں اطراف
غیر قانونی پلازوں کی تعمیر اور مالکان کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

253: چودھری اختر علی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور کے دونوں اطراف پلازے اور ان کے مالکان کے ناموں کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ پلازوں کے نقشے حکومت کے قانون کے مطابق پاس کئے گئے ہیں یا نہیں، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان میں سے زیادہ تر پلازوں کے نقشے پاس نہیں ہیں؟

(د) کیا حکومت ان پلازوں اور مالکان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جنہوں نے ابھی تک نقشے پاس نہیں کروائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) جی ٹی روڈ باغبانپورہ، لاہور کے دونوں اطراف میں موجود پلازوں اور دیگر عمارات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ پلازوں کے نقشہ جات قانون کے مطابق پاس / منظور کئے گئے ہیں۔

(ج) درست ہے کیونکہ بیشتر پلازے ٹاؤن / زون بننے سے پہلے کے تعمیر شدہ ہیں۔

(د) جب بھی کوئی غیر قانونی تعمیر ہوتی ہے تو اس کے خلاف فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ تاہم تمام پرانی غیر قانونی عمارات کو نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں۔

ساہیوال: محکمہ لوکل گورنمنٹ میں تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

256: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت میونسپل کارپوریشن ساہیوال، میونسپل کمیٹی چیچہ وطنی اور میونسپل کمیٹی کمیر ساہیوال میں بی ایس۔14 کے کتنے ملازمین تعینات ہیں اور بالا سکیل کے آفیسرز / چیف آفیسر ز کتنے مستقل اور کتنے کنٹریکٹ پر تعینات ہیں؟

(ب) کنٹریکٹ ملازمین کو کب، کس اتھارٹی نے کتنے عرصہ کے لئے بھرتی کیا۔ ان کا کنٹریکٹ کب ختم ہوا اور کنٹریکٹ ختم ہونے کے باوجود کتنے ملازمین تاحال اپنی پوسٹوں پر کام کر رہے ہیں، اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف)

1. اس وقت میونسپل کارپوریشن، ساہیوال میں بی ایس 14 میں 8، بی ایس 15 میں 5، بی ایس 16 میں آٹھ، بی ایس 17 میں تین، بی ایس 18 میں ایک اور بی ایس 19 میں ایک ملازم تعینات ہے جو کہ سب کے سب مستقل ہیں۔
2. اس وقت میونسپل کمیٹی، چیچہ وطنی میں بی ایس 14 میں 11، بی ایس 15 میں 1، بی ایس 16 میں 10 اور بی ایس 17 میں تین ملازمین تعینات ہیں جو کہ سب کے سب مستقل ہیں۔
3. اس وقت میونسپل کمیٹی، کمیر میں بی ایس 14 میں ایک اور بی ایس 16 میں دو ملازمین تعینات ہیں جن میں چیف آفیسر، بی ایس 16 کنٹریکٹ پر ہے اور باقی سب مستقل ہیں۔

(ب) کنٹریکٹ پر ملازم کا جناب سیکرٹری پنجاب لوکل گورنمنٹ بورڈ نے بذریعہ آرڈر نمبرNo.LCS(Admn)-REC-3(17)/2006-PII مورخہ30-06-2019 تک کنٹریکٹ بڑھایا۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔میونسپل کارپوریشن، ساہیوال، میونسپل کمیٹی چیچہ وطنی اور میونسپل کمیٹی کمیر میں کوئی ایسا ملازم نہیں جس کا کنٹریکٹ ختم ہوا ہو اور وہ ابھی تک محکمہ میں کام کر رہا ہو۔

جھنگ:پی پی-126 میں پارکس کی تعداد اور فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

298:جناب محمد معاویہ: کیا وزیر وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-126 جھنگ میں کتنے پارکس ہیں۔ ان میں فراہم کردہ سہولیات سے آگاہ کیا جائے پارکس کے جھولے اور کنٹین کے ٹھیکوں سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) پی پی-126 جھنگ میں موجود پارکس کے لئے مالی سال18-2017 میں مختص کردہ اور مالی سال19-2018 کے مختص کردہ فنڈ سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) پی پی-126 جھنگ میں درج ذیل تین پارکس ہیں۔

1۔ جمیل شہید پارک 2۔ نواز شریف پارک 3۔ گوجرہ روڈ ریلوے پھاٹک پارک

جمیل شہید پارک اور نواز شریف پارک میں لائٹس، پانی اور بچوں کے لئے جھولے وغیرہ موجود ہیں جبکہ گوجرہ روڈ ریلوے پھاٹک پارک میں لائٹس اور پانی وغیرہ موجود ہے۔

جمیل شہید پارک میں کنٹین کا سالانہ ٹھیکہ مبلغ-/48,984روپے ہے جبکہ نواز شریف پارک کی کنٹین کے ٹھیکے کے لئے اخبار اشتہار دیا ہوا ہے۔

جمیل شہید پارک کے جھولوں کا سالانہ ٹھیکہ مبلغ-/1,56,552 روپے ہے۔

(ب) مالی سال18-2017میں ان پارکس کا خرچہ درج ذیل ہے:

1. جمیل شہید پارک -/1,64,714روپے
2. نواز شریف پارک -/10,98,092روپے
3. گوجرہ روڈ ریلوے پھاٹک پارک -/91,508روپے

بجٹ مالی سال19-2018میں ان پارکس کے لئے مختص شدہ رقم درج ذیل ہے:

1. جمیل شہید پارک -/3,40,541روپے
2. نواز شریف پارک -/22,70,270روپے
3. گوجرہ روڈ ریلوے پھاٹک پارک -/1,89,190روپے

اوکاڑہ: قبرستان کی چار دیواری بنانے سے متعلقہ تفصیلات

311:سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر76 روہیلہ تیجیکا ضلع اوکاڑہ میں تین، چار قبرستان واقع ہیں اگر ہاں تو ان کی تفصیل کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان قبرستانوں کی چار دیواری نہیں بنائی گئی، اگر ہاں تو حکومت کب تک بتدریج ان قبرستانوں کے گرد چار دیواری بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) جی ہاں! درست ہے۔ پانچ قبرستان موجود ہیں، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔ سات پیر۔ 2۔ جامن بندیکا۔
3۔ حاماں لدیکا۔ 4۔ یوران۔
5۔ ٹالی باگر

(ب) جی ہاں! ڈیپارٹمنٹ آنے والے ادوار میں مختلف مراحل کے بعد ان قبرستانوں کی چار دیواری کی تعمیر نو کا ارادہ رکھتی ہے۔

اس سلسلہ میں حکومتِ پنجاب نے ایک پالیسی وضع کی ہوئی ہے۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

تجویز کردہ قبرستان کی (انتظامی منظوری) متعلقہ ڈی سی سے درکار ہوتی ہے منظوری لینے کے بعد اضلاع اس کو محکمہ لوکل گورنمنٹ کو ارسال کرتا ہے تاکہ محکمہ خزانہ سے فنڈ جاری کروانے کی کوشش کی جائے۔

جس پر پچھلے ادوار میں 35 اضلاع کے قبرستانوں کی چار دیواری کی تعمیر کی منظوری ہوئی تھی جن پر کام جاری ہے اور جیسے ہی متعلقہ ضلع سے اس کی تکنیکی منظوری (انتظامی منظوری) مل جاتی ہے تو محکمہ اس کے فنڈ جاری کرنے کے لئے محکمہ خزانہ کو تحریر کرتا ہے اور اس پر کام شروع ہو جاتا ہے۔

اوکاڑہ: یونین کونسل نمبر 76 روہیلہ تیجیکا کی عمارت کی تعمیر نو سے متعلقہ تفصیلات

312: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 76 روہیلہ تیجیکا ضلع اوکاڑہ کی عمارت کافی عرصہ پہلے گر گئی تھی اور اس کی تعمیر نو نہیں کی گئی؟

(ب) کیا حکومت اس کی تعمیر نو کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) جی ہاں! درست ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت فنڈز کی دستیابی پر وضع کردہ پالیسی کے مطابق مختلف مراحل کے بعد اس یونین کونسل کی تعمیر نو کا ارادہ رکھتی ہے۔

اس سلسلہ میں مزید عرض ہے کہ پنجاب کی 1672 یونین کونسلیں ہیں جہاں یونین کونسل کے دفاتر نہ ہیں۔ جس پر پچھلے ادوار میں 44 یونین کونسلیں منظور ہوئی تھیں جن پر کام جاری ہے اور یونین کونسل ہذا سلسلہ نمبر 845 ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت نے ایک پالیسی وضع کی ہوئی ہے۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1. تجویز کردہ یونین کونسل کا رقبہ یونین کونسل یا محکمہ لوکل گورنمنٹ کے نام ٹرانسفر ہو۔
2. تجویز کردہ یونین کونسل کا رقبہ کم از کم ایک کنال اور زیادہ سے زیادہ چار کنال ہو۔
3. تجویز کردہ یونین کونسل عام عوام کی پہنچ میں ہو۔
4. تجویز کردہ یونین کونسل اس جگہ نہ ہو جہاں آبادی کم ہو۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

MR CHAIRMAN: The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill, 2019 (Bill No. 4 of 2019)

محترمہ آسیہ امجد مجلس قائمہ برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں تو میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون پاکستان کڈنی، لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر 2019 کے بارے میں مجلس قائمہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ آسیہ امجد: جناب چیئرمین! میں

The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill, 2019. (Bill No. 4 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب چیئرمین: اب وزیر قانون سپیشل کمیٹی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

سابق حکومت کی جانب سے غیر ضروری اور مجرمانہ تاخیر کی وجہ سے 08-2007 کی جاری سکیموں کی لاگت کا کئی گنا بڑھنے کے مسئلہ کو زیر غور لانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"To consider the issue of cost of ongoing schemes of 2007-08 escalated manifold due to unnecessary and criminal delay by the previous Government

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 23۔ فروری 2019 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"To consider the issue of cost of ongoing schemes of 2007-2008 escalated manifold due to unnecessary and criminal delay by the previous Government

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 23۔ فروری 2019 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"To consider the issue of cost of ongoing schemes of 2007-2008 escalated manifold due to unnecessary and criminal delay by the previous Government

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد
میں مورخہ 23- فروری2019 سے دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، ایک منٹ۔ وزیر قانون سپیشل کمیٹی نمبر3 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! اب سٹینڈنگ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں تو پھر سپیشل کمیٹیوں کے لئے توسیع کیوں لی جارہی ہے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں عرض کرتا ہوں۔ چونکہ یہ سپیشل کمیٹیاں constitute ہو چکی تھیں اس لئے اب توسیع لی جارہی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میری عرض سنیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز اُن کو بات کرنے دیں۔ میں آپ کو پھر ٹائم دیتا ہوں۔

تحریک التوائے کار نمبر19/248 کے بارے میں
سپیشل کمیٹی نمبر3 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Adjournment motion No. 248/19 moved by Mr Naseer Ahmad, MPA PP-163
کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر3 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد
میں مورخہ 14-مارچ2019 سے دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Adjournment motion No. 248/19 moved by Mr Naseer Ahmad, MPA PP-163

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر3 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 14۔مارچ2019 سے دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Adjournment motion No. 248/19 moved by Mr Naseer Ahmad, MPA PP-163

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر3 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 14 ۔مارچ2019 سے دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: راجہ یاور کمال خان تحریک التوائے کار کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحریک التوائے کار نمبر18/119 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

راجہ یاور کمال خان: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"تحریک التوائے کار نمبر119 بابت سال 2018 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 9۔مارچ 2019 سے دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 119 بابت سال 2018 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 9-مارچ 2019 سے دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 119 بابت سال 2018 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 9-مارچ 2019 سے دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین: جی، خواجہ سلمان رفیق! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہ رہے تھے۔

سٹینڈنگ کمیٹیوں کے الیکشن میں حزب اختلاف کے ممبران کو اطلاع نہ دینا

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئرمین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ PKLI کا جو بل ہے اس پر ہم نے سپیکر صاحب سے بھی request کی تھی۔ اصل میں ہوا یہ کہ الیکشن کے دن اپوزیشن کے لوگوں کو اطلاع نہیں دی گئی اور پھر جس دن الیکشن آف چیئرمین ہوتا ہے اُس دن one point ایجنڈا ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! میری سمجھ سے یہ باہر ہے کہ اگر ہم اسمبلی اور سٹینڈنگ کمیٹیوں کو قانون اور ضابطے کے مطابق نہیں چلائیں گے تو پھر کیا فائدہ ہے؟ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ اس بل کو منظور کروانے میں اتنی جلدی کیوں ہے؟ یہ بات کل خواجہ عمران نذیر اور ملک محمد احمد خان نے بھی سپیکر صاحب کے علم میں لائی تھی اور جناب محمد بشارت راجا سے بھی بات ہوئی تھی۔ سٹینڈنگ کمیٹی میں اگر اپوزیشن کے لوگوں کی رائے ہی شامل نہیں ہوگی تو پھر اُن کو کمیٹی میں رکھنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات جو میرے دوست بھائی میاں محمد اسلم اقبال نے کی ہے میں اُس کی دو وضاحتیں دینا چاہتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ یہ کام تحقیقاتی اداروں کا ہوتا ہے کہ وہ تحقیقات کریں۔ معزز سپریم کورٹ نے کمپنیوں کا نوٹس لیا تھا اور نیب میں بھی چلتا رہا۔

جناب چیئرمین! پہلے نمبر پر یہ کہ جو مؤقف نیب کا یا سپریم کورٹ کا ہے وہ ہمیں آپس میں مؤقف ہی رکھنا چاہئے۔ دوسرے نمبر پر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو Landfill site تھی میں اُس کمپنی کا پائلٹ ڈائریکٹر تھا۔ اُس 110 ایکڑ جگہ کو DC ریٹ پر acquire کیا گیا تھا۔ پہلی بات یہ کہ اُس جگہ کو پرائیویٹ لوگوں سے خریدا نہیں گیا تھا۔ دوسرے نمبر پر میاں صاحب نے پارکنگ کمپنی کی بات کی ہے جو میں بتاتا ہوں۔

جناب چیئرمین! نیب نے ہائی کورٹ میں اُس کی وضاحت دی ہے جس کے چیئرمین میاں نعمان جیل میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہاں کوئی کرپشن نہیں ہوئی اور کوئی financial loss نہیں ہوا لیکن ضابطے کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین! میری submission یہ ہے کہ ہم دونوں طرف کے سیاستدان آپس میں وہ بات نہ کریں جو تحقیقاتی ادارے میں نہیں کرتے۔ ہم بعض اوقات وہ باتیں کر جاتے ہیں جو ادارے نہیں کرتے اور صرف perception کی بناء پر ہم ایک دوسرے سے بحث کرتے رہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بالکل صحیح فرما رہے ہیں It has come from both sides

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ کل اس issue پر بڑی detail سے بات ہوئی ہے اور جناب سپیکر نے اس پر باقاعدہ رولنگ دی تھی کہ چونکہ کمیٹی کی رپورٹ آ چکی ہے اور مجھے حکم دیا تھا کہ میں اپوزیشن کے ساتھ بیٹھ کر ایک consensus develop کروں اور اگر اپوزیشن اس میں کوئی

ترمیم لانا چاہتی ہے تو ہم مل کر اس میں ترمیم لا سکتے ہیں۔ میرے خیال میں کل یہ بات ختم ہو گئی تھی۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئرمین! میں یہ ریکارڈ پر لانا چاہ رہا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں بھی ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں اور خواجہ سلمان رفیق میری بات سن لیں کہ یہ الزام درست نہیں ہے۔ الیکشن کے دن اِن کے ممبران موجود تھے اور اپوزیشن اُس میں duly represented تھی۔ اس کے باوجود سپیکر صاحب کے حکم کی تعمیل میں ہم اُن کے ساتھ بیٹھ کر بات کریں گے اور consensus develop کر کے اگر اپوزیشن کی طرف سے کوئی ترمیم آئی تو

We will accommodate here

جناب چیئرمین: جی، کل یہ سپیکر صاحب کی طرف سے commitment ہو گئی تھی۔

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE AND INVESTMENT (Mian Muhammad Aslam Iqbal): Mr Speaker! Point of explanation!

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! میں اس لحاظ سے کسی پر بات نہیں کر رہا تھا بلکہ بجٹ کا ایک comparison بتا رہا تھا کیونکہ میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا خود بھی حصہ رہا ہوں۔ میں نے اِن کو comparison بتانے کی کوشش کی ہے۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! وزیر قانون فیصلہ کر چکے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! میں point of explanation پر ہوں۔ میں صرف یہ request کرنا چاہ رہا ہوں۔

MR CHAIRMAN: No cross talks please.

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! جب وزیر قانون ایک فیصلہ کر چکے ہیں کہ اس پر بحث ہو گی پھر میاں محمد اسلم اقبال کو آپ اجازت کیوں دے رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، وہ بیٹھ گئے ہیں۔ I agree with you

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ آج خواتین اور مظلوم خواتین کے حقوق کا عالمی دن ہے۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ سینئر ممبر ہیں لہٰذا Chair کو address کریں۔

تحصیل یزمان کے چک نمبر 22 کی رہائشی 13 سالہ کرسچئن لڑکی کا اغواء اور شادی

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں پوائنٹ آف آرڈر کسی اور بات پر کرنا چاہتا ہوں۔ ضلع بہاولپور تحصیل یزمان میں ایک چک نمبر 22 ہے۔ میرے بھائی وزیر اقلیتی امور و انسانی حقوق اور جناب محمد بشارت راجا یہاں پر بیٹھے ہیں تو میں اُن کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ایک 13 سالہ صدف جو کرسچئن بچی ہے۔ دین میں لکھا گیا ہے کہ there is no coercion in the law, there is no coercion in the religion. دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ اس بچی نے ابھی جون میں 13 سال کا ہونا ہے۔ اس بچی کا چرچ ریکارڈ ہے اور سکول کا ریکارڈ بھی ہے جبکہ چرچ کا ریکارڈ کسی بھی جگہ پر چیلنج نہیں ہوتا۔ اس بچی کو اغواء کیا گیا، مذہب change کروایا گیا اور اُسی رات شام کو مسلم مرد کے ساتھ شادی کر دی گئی۔

جناب چیئرمین! میری humble submission یہ ہے کہ جب اس اسمبلی نے بھی قانون پاس کیا ہے کہ 16 سال سے کم عمر بچی کی شادی نہیں ہو سکتی اور اگر 16 سال کی بچی کی شادی کرنی ہے تو پھر بھی کورٹ سے permission لینا ہوگی۔

جناب چیئرمین! میری وزیر اقلیتی امور اور وزیر قانون سے یہ humble submission ہے کہ اس بچی کے ماں باپ احتجاج کے لئے لاہور آنا چاہتے تھے لیکن میں نے اُن سے request کی کہ آپ نہ آئیں کیونکہ ہمارے وزیر قانون اور اقلیتی امور کے منسٹر بڑے ذمہ دار

ہیں لہٰذا میں آپ کی وساطت سے پورے ایوان سے یہ request کرتا ہوں کہ اس 13 سالہ بچی کی تصویر بھی میرے پاس ہے جو وزیر قانون کو بھیج دیتا ہوں۔ یہ بچی اس ہاؤس کا منہ بھی چڑا رہی ہے حالانکہ اس نے 23 جون کو ابھی 13 سال کا ہونا ہے۔

جناب چیئرمین! میری یہ submission ہے کہ جہاں پر آج خواتین اور مظلوم خواتین کا عالمی دن منایا جا رہا ہے تو اس حوالے سے منسٹر صاحب جواب دیں۔

وزیر اقلیتی امور و انسانی حقوق (جناب اعجاز مسیح): جناب چیئرمین! میں بات کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر اقلیتی امور و انسانی حقوق (جناب اعجاز مسیح): جناب چیئرمین! میرے بھائی معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو نے یہ فرمایا ہے تو میں اُن کو بتاتا ہوں کہ جب یہ واقعہ ہوا تو اُس کے دوسرے تیسرے دن ہی میرا رابطہ ہو گیا تھا۔ اس کی ایف آئی آر درج کروا دی گئی اور لڑکی کو بھی برآمد کر لیا گیا تھا۔ لڑکی نے عدالت میں 164 کے تحت سٹیٹمنٹ دی کہ میں 18 سال کی ہوں اور میں نے مرضی سے شادی کی ہے۔ ابھی عدالت نے بورڈ بنایا ہے جو اُس کی عمر کا تعین کرے گا اور میرے خیال میں دو چار دن میں اس کی رپورٹ آجائے گی۔ جیسے معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو فرما رہے ہیں کہ اُس کی عمر 13 سال ہے تو پھر definitely ان لوگوں کے خلاف کارروائی ہو گی۔ چونکہ ابھی یہ عدالت میں matter ہے لہٰذا عمر کے تعین کے بعد ہی بات آگے بڑھ سکے گی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! کیا چرچ کے ریکارڈ کو چیلنج کیا جا سکتا ہے؟

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ جناب محمد بشارت راجا اس کا صحیح جواب دیں گے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! چونکہ یہ بات متعلقہ منسٹر کے already نوٹس میں تھی جس کا انہوں نے جواب دیا ہے۔ میں نے ابھی ڈیپارٹمنٹ سے کہا ہے لیکن رپورٹ آجائے تو پھر میں گزارش کر سکوں گا۔

جناب چیئرمین: چونکہ یہ sub-judice matter ہے لہٰذا میرا خیال ہے کہ آپ راجا صاحب کے دفتر میں اُن سے مل لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! It is not sub-judice matter کیونکہ علاقہ مجسٹریٹ کے سامنے اسے پیش کیا ہے۔

جناب چیئرمین: چلیں، جناب محمد بشارت راجا اس کا حل نکال لیں گے۔ خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے آپ سب excited ہیں تو وزیر ترقی خواتین محترمہ آشفہ ریاض فتیانہ اور باقی خواتین ایم پی ایز خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں

"میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: محترمہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

خواتین کے عالمی دن کے موقع پر پاکستان اور دینا بھر کی خواتین کو اپنے حقوق کی خاطر جدوجہد کرنے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان خواتین کے عالمی دن کے موقع پر پاکستانی خواتین سمیت دنیا بھر کی خواتین کو اپنے حقوق کی خاطر جدوجہد کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ خواتین کو تعلیم یافتہ اور بااختیار بنائے بغیر کوئی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ پاکستانی خواتین زندگی کے ہر شعبے میں خدمات سرانجام دے کر ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں تاہم انہیں مزید بااختیار بنانے کی ضرورت ہے۔

یہ ایوان اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ خواتین کو ان کے حقوق دلوانے، مساوی تعلیمی مواقع فراہم کرنے اور مزید بااختیار بنانے کی ہر کوشش کی جائے گی نیز صنفی مساوات کو فروغ دیا جائے گا اور انہیں معاشرے میں جائز مقام دلوانے کے لئے جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔

یہ مقاصد حاصل کرنے کے لئے یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ پنجاب اسمبلی کی خواتین ارکان پر مشتمل ایک پارلیمانی گروپ تشکیل دیا جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان خواتین کے عالمی دن کے موقع پر پاکستانی خواتین سمیت دنیا بھر کی خواتین کو اپنے حقوق کی خاطر جدوجہد کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ خواتین کو تعلیم یافتہ اور بااختیار بنائے بغیر کوئی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ پاکستانی خواتین زندگی کے ہر شعبے میں خدمات سرانجام دے کر ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں تاہم انہیں مزید بااختیار بنانے کی ضرورت ہے۔

یہ ایوان اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ خواتین کو ان کے حقوق دلوانے، مساوی تعلیمی مواقع فراہم کرنے اور مزید بااختیار بنانے کی ہر کوشش کی جائے گی نیز صنفی مساوات کو فروغ دیا جائے گا اور انہیں معاشرے میں جائز مقام دلوانے کے لئے جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔

یہ مقاصد حاصل کرنے کے لئے یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ پنجاب اسمبلی کی خواتین ارکان پر مشتمل ایک پارلیمانی گروپ تشکیل دیا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان خواتین کے عالمی دن کے موقع پر پاکستانی خواتین سمیت دنیا بھر کی خواتین کو اپنے حقوق کی خاطر جدوجہد کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ خواتین کو تعلیم یافتہ اور بااختیار بنائے بغیر کوئی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ پاکستانی خواتین زندگی کے ہر شعبے میں خدمات

سرانجام دے کر ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں تاہم انہیں مزید بااختیار بنانے کی ضرورت ہے۔

یہ ایوان اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ خواتین کو ان کے حقوق دلوانے، مساوی تعلیمی مواقع فراہم کرنے اور مزید بااختیار بنانے کی ہر کوشش کی جائے گی نیز صنفی مساوات کو فروغ دیا جائے گا اور انہیں معاشرے میں جائز مقام دلوانے کے لئے جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔

یہ مقاصد حاصل کرنے کے لئے یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ پنجاب اسمبلی کی خواتین ارکان پر مشتمل ایک پارلیمانی گروپ تشکیل دیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: اس قرارداد کے حوالے سے جو معزز ممبران بات کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوا دیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! شکریہ۔ ٹریژری بنچز سے بھی معزز خواتین بات کرنا چاہتی ہیں تو ان سے نام لے کر انہیں بات کرنے کا موقع دیا جائے کیونکہ ہمارے پاس وقت ہے تو اس پر debate کروالیں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ شاہین رضا!

محترمہ شاہین رضا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج خواتین کا عالمی دن ہے تو میں اس موقع پر نبی کریمؐ کے آخری خطبہ کا حوالہ دوں گی جس میں آپؐ نے کہا کہ خواتین پر تشدد نہیں ہونا چاہیے اور سورۃ النساء میں بھی اللہ تعالیٰ نے خواتین کے حقوق وفرائض متعین بڑے واضح بیان فرمائے ہیں۔ آج سے 1400 سال پہلے نبی کریمؐ نے بچیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع کیا تو

اس سے بڑی بات کیا ہو سکتی ہے کہ انہوں نے بیوی، بیٹی، ماں اور بہن کے حقوق کے ساتھ ساتھ تمام رشتوں کے حقوق کو واضح کر دیا۔

جناب چیئرمین! آج بھی ہم ان حقوق کے تحت امت کے لئے، ملت کے لئے اور قوم کے لئے کام کر کے اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس کردار میں بہتری لانے کے لئے میں آج کا دن دختر کشمیر کے لئے donate کرنا چاہوں گی کیونکہ آج بھی وہ ایک اچھے معاشرے کے لئے اور ایک اچھے کردار کے لئے جدوجہد کر رہی ہے کہ وہ آزادی حاصل کرنے میں آگے بڑھے اور ایک ایسی جگہ کا تعین ہو جائے جہاں وہ آزادی سے اپنے حقوق و فرائض کو ادا کر سکیں۔

جناب چیئرمین! دختر کشمیر آج بھی کام کر رہی ہے کیونکہ کام کرنا اس کے لئے عبادت ہے، جان دینا اس کے لئے شہادت ہے اور زندہ رہنا اس کے لئے امانت ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! نبی کریمؐ اور ہماری role model حضرت فاطمۃ الزہرا بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے role model کو دیکھتے ہوئے کہ قناعت سے، بہادری سے اور صبر سے ہم اپنی ان خواتین کے لئے گھر سے لے کر معاشرے تک وہ کردار ادا کر سکیں جو ہمارے ملک و ملت کے لئے اور پھر عاقبت کے لئے بھی بہتر ہو۔ ہم نبی کریمؐ کے بتائے ہوئے احکامات اور سورۃ النساء میں اللہ کی طرف سے متعین کردہ حقوق کی پیروی کریں۔ ہماری role model حضرت فاطمۃ الزہرا بتول ہیں اور آج بھی ہم صبر سے قناعت سے اور بہادری سے کام کرتے رہیں گے۔

جناب چیئرمین! قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے فاطمہ جناحؒ کے ساتھ مل کر کے ہماری خواتین کو تحریک پاکستان میں active کیا اور وہ بچی مجھے آج بھی یاد ہے جس نے اپنے ہاتھوں سے پاکستان کا نقشہ بنایا تھا اور قائد اعظم سے کہا کہ "پاکستان بن کے رہے گا۔"

میں ایک شعر عرض کرنا چاہوں گی:

کارواں رواں رواں منزلیں درخشاں درخشاں

شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ راشدہ خانم!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا نام بھی میرے پاس موجود ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں تقریر نہیں کرنا چاہ رہی بلکہ ایک اہم بات کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ خواتین کے عالمی دن کے موقع پر ایوان کی حالت پر افسوس ہے کہ جیسے ہی ہماری کارروائی شروع ہوئی تو بہت سارے معزز ممبران مرد حضرات باہر چلے گئے جبکہ جو ایوان میں موجود ہیں وہ بھی اس کارروائی میں دلچسپی نہیں لے رہے تو کاش! کہ اس ایوان میں خواتین کے حوالے سے قرارداد مرد حضرات پیش کرتے کیونکہ اپنی بہنوں، اپنی ماؤں اور اپنی بیویوں کو تو یہ فخر سے کہتے ہیں کہ ہم عورتوں کے عالمی دن پر عورتوں کو مانتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! اب آپ تشریف رکھیں کیونکہ ایوان میں موجود مرد ممبران کی تعداد دیکھ لیں کہ ٹریژری بنچز میں زیادہ مرد ممبر بیٹھے ہیں۔ جی، محترمہ راشدہ خانم!

محترمہ راشدہ خانم: السلام علیکم! جناب چیئرمین! میں ایک بل پیش کرنا چاہتی ہوں کہ جیسے صوبہ سندھ میں اٹھارہ سال کی لڑکی کی شادی طے پائی ہے تو یہاں پر بھی اٹھارہ سال کی بچی کی شادی ہونی چاہئے اور اس حوالے سے قانون پاس ہونا چاہئے کیونکہ اٹھارہ سال کی عمر میں بچی کی ہیلتھ کو بھی دیکھنا پڑتا ہے اور اس کی body کو بھی دیکھنا پڑتا ہے۔ لڑکے کی عمر پر کوئی قید نہیں بلکہ جب تک وہ لڑکا کمانے کے قابل نہ ہو تو اس وقت تک اس کی شادی نہیں کرنی چاہئے تو مہربانی کر کے یہ قانون منظور کیا جائے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ عورت کمزور ہے لیکن میں کہتی ہوں کہ عورت کمزور نہیں ہے کیونکہ عورت single پسلی کی بھی ہو گی تو تب بھی مرد کے ساتھ job بھی کرے گی، گھر کو بھی دیکھے گی، بچوں کو بھی پالے گی، In-laws کو بھی دیکھے گی اور parents کو بھی دیکھے گی جبکہ میرے بھائی دفتر سے آتے ہی ان کی بیوی تھکی ہوئی آتی ہے اور

ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر کہتے ہیں کہ بیگم! آج کیا پکایا ہے جبکہ عورت برابر کام کرتی ہے۔ عورت کو برابر کا انصاف چاہئے۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ شازیہ عابد!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آج خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے سب سے پہلے شہید محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کو سلام پیش کرتی ہوں کیونکہ شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کی وجہ سے یہ ممکن ہوا کہ پاکستان کی سیاست بالخصوص اور عالم اسلام کی سیاست بالعموم میں یہ تبدیلی آئی کہ خواتین نے فخر سے سر اُٹھا کر سیاست کرنی شروع کی۔ وہ شہید محترمہ بے نظیر بھٹو جنہوں نے وقت کے آمر کے خلاف جدوجہد کی جن کے والد کو آمر نے جیل میں بند کر دیا تھا، جن پر ایسی صعوبتیں اور ایسے ظلم کئے گئے کہ خواتین جن کا تصور نہیں کر سکتی تھیں۔

جناب چیئرمین! میں اس موقع پر بیگم محترمہ نصرت بھٹو کو بھی یاد کروں گی میں اُن کو بھی سلام پیش کرتی ہوں کہ وقت کے آمر نے اُن کے شوہر کو جیل میں بند کر دیا اور جن کے جوان بیٹوں کو سیاسی جدوجہد کی پاداش میں شہید کر دیا گیا مگر انہوں نے اپنی جدوجہد جاری رکھی۔ میں سلام پیش کرتی ہوں اس ملک کی ہر اُس خاتون کو کہ جہاں below poverty line رہنے والے لوگ ہیں اور اُن کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے مگر خواتین اس ملک میں مسلسل ایک جدوجہد کر رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہوں گی کہ خواتین پاکستان آج بھی پوری دنیا میں 150 ویں نمبر پر ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! معزز ممبران جنہوں نے بات کرنی ہے اُن کی لمبی لسٹ ہے تو میں چاہتا ہوں کہ سب کو وقت دیا جائے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! ہمیں بھی بات کرنے کے لئے تھوڑا سا ٹائم دے دیا کریں۔ آج کے دن ہم نے ایوان میں بہت ساری لڑائیاں دیکھ لیں مگر آج ہمارا خواتین کا دن ہے اس لئے آج ہمیں سنا جائے ہمیں بولنے کا موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! یہ ساری لسٹ خواتین کی ہے آپ بے فکر رہیں لیکن تھوڑا ٹائم اُن کو بھی دے دیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! پیپلز پارٹی کو بھی تھوڑا سا ٹائم دے دیا کریں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہ رہی ہوں کہ اس وقت اگر اپنے ضلع کی بات کروں پنجاب کا پسماندہ ترین ضلع ہے، جہاں آج بھی کاروکاری اور ونی جیسی رسومات ہیں، وہاں آج بھی خواتین کو بیچا جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں خواتین کے حق میں بھی تو بہت سارے قوانین بنے، آئے روز بنتے بھی ہیں مگر انتہائی افسوس کے ساتھ کہ اُن قوانین پر implementation نہیں ہے۔ ہم اگر اپنی عدالتوں کو بھی دیکھیں کہ پانچ ہزار روپے جو خرچہ نان نفقہ ڈگری ہوتا ہے وہ appealable نہیں مگر بہت کم ایسی کورٹس ہیں جو پانچ ہزار روپے خرچہ ڈگری کرتی ہیں۔ ہماری عدالتوں میں اس وقت بھی خواتین ججز کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے جبکہ آئین کا آرٹیکل 25(2) ہمیں برابری کا حق دیتا ہے۔ اس ملک میں قانون پر implementation کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! میں آج کے اس دن کے موقع پر خاص طور پر یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ براہ مہربانی خدارا خواتین کے حوالے سے خاص طور پر مگر بات وہی جیسے معزز ممبر محترمہ کنول پرویز چودھری کہہ رہی تھیں کہ ہم سوسائٹی سے الگ نہیں ہیں، ہم آپ سے کوئی الگ پیکجز نہیں مانگ رہی ہیں جب تک ہمارے ملک میں معاشی طور پر ترقی نہیں ہوتی وہ ہر طبقہ کے ساتھ جڑی ہوئی ہے تب ہی جا کر اس سوسائٹی میں تبدیلی آسکے گی۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جی، جناب نذیر احمد چوہان!

پارلیمانی سیکرٹری (جناب نذیر احمد چوہان): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میری بہن نے یہاں گلہ کیا تو میں پاکستان کے تمام مردوں کی طرف سے آج خواتین کے عالمی دن پر اُنہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور بالخصوص میں اپنی بہنوں کو، اپنی ماؤں کو اور اپنی بیٹیوں کو جو اس اسمبلی میں ہیں یا اسمبلی سے باہر ہیں۔

جناب چیئرمین! میں چاہتاہوں کہ کچھ چیزیں تھوڑی سی revise کر لیں آپ سال میں ایک دفعہ خواتین کا دن کیوں منانا چاہتی ہیں ہم تو ہر لمحہ جب تک اپنی ماں کا ماتھا چوم کر گھر سے نہیں نکلتے، اُن کے پاؤں کو چوم کر گھر سے نہیں نکلتے تو ہمارا تو دن ہی نہیں گزرتا تو یہ کیسے possible ہے کہ وہ اپنی ماؤں اور بہنوں کی عزت اور توقیر میں کمی آنے دیں تو میری بہنوں سے گزارش ہے کہ یہ ہمیں جو سکھایا گیا میرے رسول کریم آقا محمدؐ کے حکم پر سکھایا گیا۔

جناب چیئرمین! ایک صحابی نے کہا یا رسول اللہؐ آپ نے فرمایا کہ اپنی والدہ کا چہرہ دیکھا کرو آپ کو ایک مقبول حج کا ثواب ہے تو صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر میں دو دفعہ دیکھ لوں تو آپؐ نے کہا دو مقبول حج کا ثواب یہ وہ حج کہا جاتا ہے جو قبول ہی قبول ہوتا ہے تو صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر میں تین چار مرتبہ دیکھ لوں تو آپؐ نے کہا کہ آپ جتنی دفعہ بھی پیار اور محبت سے دیکھو گے آپ کو اُتنی ہی دفعہ مقبول حج کا ثواب ملے گا تو یہاں کہنے کا یہ مقصود ہے کہ جتنی قدر اور جتنا رتبہ اسلام میں نبی کریمؐ نے عورت کو دیا ہے کائنات کا کوئی مذہب، کوئی فرقہ عورت کو وہ رتبہ نہیں دیتا تو انشاءاللہ تعالیٰ آپ ہماری بہنیں بھی ہیں، بیٹیاں بھی ہیں جس طرح پاکستان بننے سے آج تک شانہ بشانہ اپنے مردوں کے ساتھ ملک کی ترقی اور اُس کی اہمیت کے لئے کام کر رہی ہیں ہم آپ کو سیلوٹ بھی پیش کرتے اور خراج تحسین بھی پیش کرتے ہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ ہماری منسٹر ہیلتھ محترمہ یاسمین راشد بات کرنا چاہتی ہیں۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! یہ دن اس لئے اہم ہے کہ ہمیشہ خواتین کے حقوق پامال ہوتے رہے آج بھی ہم جس نہج پر کھڑے ہوئے ہیں میں آپ کو بتاتی چلوں کہ کئی دفعہ شرم آتی ہے کہ جو ہمارے social indicators ہیں جس سے دنیا ہمیں پہچانتی ہے کہ ہم اپنی جو سب سے vulnerable ہے یا سوسائٹی کے جو سب کمزور طبقے ہیں اُن کو کس طرح دیکھتے ہیں، اُس میں ماں اور بچہ آتا ہے اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جو ہمیں توجہ دینی چاہئے تھی ہم نے وہ توجہ نہیں دی اور اس سے پہلے Millennium Development Goals میں بھی ہم ناکام رہے۔ اب ہم

Sustainable Development Goals کے signatories ہیں۔ ہمیں اہمیت دینی ہے ماں اور بچہ کی صحت کے اوپر۔

جناب چیئرمین! میں یہ بتاتی چلوں کہ انشاءاللہ جہاں تک ہمارا تعلق ہے اور میں امید رکھتی ہوں کہ ہماری اپوزیشن کی خواتین اور مرد حضرات کا بھی ایک مقصد ہے کہ یہ جو ہمارے اوپر پوری دنیا کے اندر stigma لگ گیا ہے کہ ہم اپنی خواتین کا خیال نہیں کرتے، اُس کے اندر ہم سب کو اکٹھا ہو کر ایک یہ بہت بڑی جنگ لڑنی ہے۔

جناب چیئرمین! آپ کو پتا ہے ہر حکومت کوشش کرتی ہے لیکن اس مرتبہ ہم نے priority پر ہی ماں اور بچہ رکھا ہوا ہے۔ ہم نے اور کوئی priority نہیں رکھی، ہم نے کہا کہ ماں کی صحت ہر چیز کا اوّلین فرض ہے کیونکہ دیکھیں ماں کے بغیر زندگی کا اُس بچے سے پوچھیں جس کی ماں نہیں ہوتی وہ آپ کو بتائے گا کہ اُس کی زندگی کتنی مشکل ہے۔

جناب چیئرمین! میں ایک اچھی خبر دینا چاہتی ہوں کہ ہماری جو خواتین ایم پی ایز ہیں اور جو بھی خواتین کام کرتی ہیں ہمارا ڈے کیئر سنٹر تقریباً مکمل ہے، آج ہم ڈے کیئر سنٹر کا افتتاح کرنے لگے ہیں۔ ڈے کیئر سنٹر کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ہماری خواتین ماشاءاللہ بڑا کام کرنے والی خواتین ہیں کسی کے گھر چھوٹا بچہ ہو جو گھر میں چھوڑنا مشکل ہو تو کم سے کم وہ اپنے ڈے کیئر سنٹر کے اندر اپنی ڈیوٹی بھی کرے اور کیونکہ وہ جگہ جہاں آپ کام کرتی اُس کے قریب ہیں تو آپ اپنے بچے کے اوپر بھی دھیان رکھ سکتی ہیں اور یہ ایک بہت ضروری جُز ہے۔ جب بھی آپ چاہتے ہیں کہ خواتین کی بہتر ترقی ہو اور یہ شانہ بشانہ چلیں تو اس لئے ڈے کیئر سنٹر بہت اہم ہیں۔

جناب چیئرمین! اسمبلی کے ہاسٹل کے اندر ہی ایک ڈے کیئر سنٹر شروع کیا ہے تو اس لئے انشاءاللہ آج اُس کا افتتاح کرنے لگے ہیں تاکہ وہ خواتین جو اپنے چھوٹے بچوں کو ساتھ لانا چاہتی ہیں اور اُن کے اوپر دھیان رکھنا چاہتی ہیں وہ اُن کی سہولت کے لئے available ہو گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، محترمہ ڈاکٹر شاہینہ کریم!

محترمہ شاہینہ کریم: جناب چیئرمین !شکریہ۔ میں آج کے حوالے سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہم بہت بل پاس کرتے ہیں اور بہت قوانین کی بات کرتے ہیں لیکن اگر اُن پر عمل نہیں ہو گا اور روّیے تبدیل نہیں ہوں گے تو عورت کو کچھ نہیں ملنے والا۔

جناب چیئرمین !میں یہ کہنا چاہتی ہوں جو حق،جو عزت مجھے 1400 سال پہلے ملی تھی وہ پوری نیک نیتی اور ایمانداری سے مجھے لوٹادیں،مجھ سے معاملہ کرتے ہوئے اللہ سے ڈر کیونکہ اس کا کڑا حساب اور جواب دینا ہے اگر تو یہ کر گیا تو میری زندگی جنت بن جائے گی۔میری زندگی جنت بن جائے گی اور ساتھ میں تیری بھی۔

جناب چیئرمین !چونکہ میرا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے۔وہاں کی عورت وٹہ،ونی،مرضی کے بغیر شادی اور غیرت کے نام پر قتل کی بھینٹ چڑھتی ہے اس کے لئے میں اپنی نظم کے چند اشعار پیش کرنا چاہتی ہوں،ان خواتین کو dedicate کرتی ہوں جو اس ظلم کا شکار ہوتی ہیں اور دعا گو ہوں کہ یہ ظلم نہ ہو۔

(اذان جمعتہ المبارک)

جناب چیئرمین: جی،محترمہ!

محترمہ شاہینہ کریم: جناب چیئرمین !میں یہ اشعار پیش کرنا چاہتی ہوں کہ

میرا پیو بھرا میکو ڈس تے سئی
کیہڑا جرم کیتا ہئی کیوں میں مجرم ہاں
تیرے گھر جا پئی میرا وَس نہ ہئی
میں پُتر نہ تھئی میرا وَس نہ ہئی
میں دِھی بن پئی میرا وَس نہ ہئی
یا مر نہ پئی میرا وَس نہ ہئی
ایہہ سارے جرم تاں اوہو ہن
جیہڑے میرے وَس توں باہر ہن
میں جیہڑے جرم وی کیتے ہن

ہن بس کرو میکو معافی دیو
ہن بس کرو میکو جیون دیو
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں آج کے دن مردوں کے نام بھی ایک پیغام دینا چاہ رہی ہوں کہ:

تم مانو یا نہ مانو آج کا سچ تو اتنا ہے
اپنی عمر کے ہر حصے میں جیون کے ہر قصے میں
عورت بنا ادھورے ہو، عورت بنا اکیلے ہو
ماں، یہ بہن، یہ بیوی، یہ بیٹی
کیا ان کے بنا رہ سکتے ہو کیا ان کے بنا جی سکتے ہو
تم مانو یا نہ مانو آج کا سچ تو اتنا ہے
عورت بنا اکیلے ہو، عورت بنا ادھورے ہو
بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ محترمہ کنول پرویز چودھری!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آج سب سے پہلے پاکستان کی ہر اُس ماں کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتی ہوں جو اپنے بچوں کی پرورش اس عزم کے ساتھ کرتی ہے کہ وہ پاکستان کے بہادر سپاہی بنیں۔ میں ان شہیدوں کی ماؤں کو سلام پیش کرتی ہوں جنہوں نے اپنے بچوں کو اسلام کی راہ میں، پاکستان کی راہ میں پالا، پوسا، بڑا کیا اور انہوں نے اس وطن کے لئے جام شہادت نوش کیا۔ میں آج کا دن ہر اُس ماں کے نام کرتی ہوں جس نے کسی نہ کسی طرح ہر انسان کی زندگی میں positive role play کرتے ہوئے اسے بہترین انسان بنایا۔

جناب چیئرمین! الحمدللہ میں فخر سے کہہ سکتی ہوں کہ میرا تعلق اس مذہب کی عورت سے ہے جس میں ہر کردار عورت کے روپ میں بے مثال نظر آتا ہے۔ عورت کی گواہی کو آدھا تو تصور کیا جاتا ہے لیکن میں آپ کو یہ یاد کرانا چاہتی ہوں کہ جب میرے پیارے نبی حضرت محمدؐ کو

نبوت سونپی گئی اور آپؐ گھر تشریف لے کر آئے تو ایک عورت ہی تھی حضرت عائشہؓ کی صورت میں جنہوں نے کہا کہ آپ کو مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پیارے نبی کی صورت میں پسند فرمایا۔

معزز ممبر: وہ حضرت عائشہؓ نہیں حضرت خدیجہؓ تھیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! sorry وہ حضرت خدیجہؓ تھیں۔ عورت کا کردار حضرت خدیجہؓ کی صورت میں ہو تو بہترین کردار، حضرت عائشہؓ کی صورت میں ہو تو بہترین وفادار، حضرت فاطمہؓ کی صورت میں ہو تو بہترین بیٹی، حضرت زینبؓ کی صورت میں ہو تو بہترین حوصلہ مند خاتون۔ پاکستان میں بے شمار ایسی خواتین ہیں جنہوں نے اپنے مختلف کرداروں کے ساتھ پاکستان کا نام روشن کیا اور وہ پاکستان کے ماتھے کا جھومر ثابت ہوئیں۔

جناب چیئرمین! میں ان تمام خواتین کو salute پیش کرتی ہوں۔ ہمارے ایوانوں میں ایک وقت ضرور آئے گا کہ جب عورتوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے مرد زیادہ قرادادیں پیش کیا کریں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آج خواتین کے عالمی دن پر ہاؤس میں موجود تمام معزز خواتین ممبران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں صرف ایک دو گزارشات کروں گا مجھے دوست کہہ رہے تھے کہ میں ضرور کوئی بات کروں۔ سوچنے کا مقام یہ ہے ہماری تمام خواتین کے لئے اور ہمارے لئے بھی جو آج یہاں پر اللہ کی مہربانی سے اس ہاؤس میں موجود ہیں۔ جنہوں نے پاکستان بنایا تھا وہ ہماری ہی بزرگ، ہماری ہی مائیں، ہماری ہی بڑی عورتیں تھیں۔ کیا ہم اُن کی طرز زندگی کو سوچ کر اُن سے انصاف کر سکے ہیں؟ نہیں کر سکے ہیں۔

جناب چیئرمین! ملک کو جو خسارے کا سامنا ہے میں نام نہیں لوں گا ایک وزیر اعظم نے سینیٹ میں ہاتھ جوڑ کر یہ کہا کہ خدا کے لئے اپنے اخراجات پر غور کرو۔ میں آج اپنی معزز خواتین ممبران کو آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ جتنا بھی deficit ہے، جو گولڈ کے اندر deficit

ہے، جو کپڑوں میں deficit ہے، جو اخراجات میں deficit ہے اس کو ختم کرنے میں آپ کو ساتھ دینا چاہئے۔(شور وغل)

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں بتانا چاہتا ہوں کہ اس میں خالی خواتین کا ہی نہیں بلکہ ہمارا بھی فرض بنتا ہے۔اس وقت ہمارا savings rate 6 percent بھی نہیں ہے اور انڈیا کا 35 فیصد ہے۔یہ ہے سوچنے کی بات، یہ ہے میری اور میری ان معزز خواتین ارکان کو بتانے کی بات۔

جناب چیئرمین! میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ -/1200 روپے کا زنانہ سوٹ -/7500 روپے میں بکتا ہے، وہ کون خریدتا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا ٹائم پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں یہ بات اس لئے نہیں کہہ رہا، ہو سکتا ہے کہ میں خود بھی اس میں شامل ہوں لیکن یہ سوچنے کی بات ہے، خواتین کو یہ بات سوچنی چاہئے اور میں یہ بات ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ لاہور میں ایم ایم عالم روڈ پر ایک بوتیک ایسا ہے جو صبح 8:00 بجے کھلتا ہے، 9:00 بجے بند ہو جاتا ہے، finish کام ختم اور جس طریقے سے یہ مال بکتا ہے، لاہور کا کوئی ہوٹل ایسا نہیں ہے جس کے اندر آپ کو بغیر booking کے سیٹ مل جائے۔میری اور آپ کی جو بزرگ تھی میری ماں۔۔۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب چیئرمین! یہ اس طرح کی بات یہاں پر نہیں ہونی چاہئیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، No, cross talk, please.

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میری والدہ جو اپنے وقت کی بڑی ذمہ دار عورت تھی خدا کی قسم اس وقت میں پاکستان میں نہیں تھا، جاپان میں تھا اور جب واپس آیا تو ان کا دو دن بعد انتقال ہوا۔ آج اپنی معزز خواتین کو بتاتے ہوئے مجھے خوشی ہوتی ہے اور میں اس بات پر proud کرتا ہوں کہ جب اس کے کمرے کو چیک کیا گیا تو اس کے پاس صرف پانچ سوٹ تھے۔ہمیں بنیادی طور پر اپنی خواتین کو سمجھانا ہے اور خود بھی عمل کرنا ہے کہ خدا کے لئے saving کی طرف آؤ۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: ویسے آج خواتین کا عالمی دن ہے۔ آپ نے بات کر لی ہے لیکن میں آپ کے حق میں بات کر رہا ہوں کہ چاہئے تو یہ کہ شیخ علاؤالدین کی تقریر کے بعد تمام مردوں کی گھڑیوں کی evaluation ہونی چاہئے۔ (قہقہے)

جی، محترمہ راحیلہ نعیم!

محترمہ راحیلہ نعیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ اس legislative ہاؤس کی طرف سے میں پوری دنیا کی خواتین کو عالمی دن پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ Being a legislator میں یہاں کچھ ایسے اقدامات کی ضرور بات کروں گی کیونکہ آج میں اسمبلی کے اندر تیسری دفعہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہاں موجود ہوں۔ ہم نے خواتین کے عالمی دن پر پچھلے دس سال میں کچھ ایسے اقدامات کئے جن کا ذکر اگر آج یہاں پر نہ کروں تو شاید پنجاب کی خواتین کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔

جناب چیئرمین! بڑی اچھی بات ہے کہ آپ نے یہاں پر ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کی، ہم سب اس پر متفق ہوئے اور بڑی خوشی کے ساتھ ڈیسک بھی بجائے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ یہاں یہ بھی کہنا پڑ رہا ہے کہ جہاں پر آج ہمیں ایک وعدہ کرنا چاہئے تھا کہ اس عالمی دن پر جو اقدامات پچھلی حکومتوں نے کئے اور جو انہوں نے legislation کی ہم ان پر implementation کے لئے ہاتھ بڑھائیں گے اور اس کے لئے step forward لیں گے لیکن اس حوالے سے یہاں پر کوئی بات نہیں کی گئی۔ دی پنجاب وومن پروٹیکشن اتھارٹی بل میاں محمد شہباز شریف کا پنجاب کی خواتین کے لئے ایک بہت بڑا تحفہ تھا، یہ harassment کا بل لے آنا بہت بڑا تحفہ تھا، کم عمری کی شادی کو روکنا، وارثت میں حق دینا، status of the Women کو بنانا اور وومن پروٹیکشن اتھارٹی کو بنانا تو یہ وہ سارے اقدامات تھے جس میں ہم نے خواتین کو empower کرنے کے لئے اقدامات کئے۔ ہم نے 25ہزا خواتین کو direct policy making میں لے کر آئے تو اگر آج میں یہاں پر اس کا ذکر نہ کروں تو بہت بڑی ناانصافی ہوگی۔

جناب چیئرمین! آج مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ جب آپ وومن پروٹیکشن اتھارٹی ایکٹ کی صورت میں implementation کے لئے Multan Crisis Centre بناتے ہیں

اور آج چار مہینے ہو گئے ہیں لیکن وہاں پر بجلی ہے، پانی ہے اور نہ سٹاف کو تنخواہیں دی جا رہیں۔ آپ کون سی خواتین کو یہاں empower کرنے کی بات کر رہے ہیں، آپ قرارداد کے ذریعے کن کو بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہیں؟ میاں محمد شہباز شریف نے خواتین کے عالمی دن پر ہر 8-مارچ پر خواتین کو ایک پیکج دیا جس کے تحت ان کو empower کیا گیا۔

جناب چیئرمین! مجھے بتائیے اور آج میں انتظار میں تھی کہ یہ تبدیلی کا نام لینے والی حکومت خواتین کے عالمی دن پر کیا بات کرے گی۔ میں یہاں پر فیض احمد فیض کا شعر ضرور پڑھنا چاہوں گی:

یہ داغ داغ اجالا یہ شب گزیدہ سحر
وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں

بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ محترمہ شاہدہ احمد!

محترمہ صدیقہ صاحبداد خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: چلیں، محترمہ صدیقہ صاحبداد! پہلے آپ بات کر لیں۔

محترمہ صدیقہ صاحبداد خان: جناب چیئرمین! میں بڑے فخر سے کہنا چاہتی ہوں کہ پورے ایوان میں کوئی نہیں ہے جس نے پاکستان بنتے دیکھا ہے۔ میں نے پاکستان بنتے دیکھا، میں چھوٹی ضرور تھی، میں دس سال کی تھی بہت چھوٹی نہیں تھی، میں نے بہت نعرے لگائے اور جو کچھ اس عمر میں کر سکتی تھی میں نے کیا لیکن مجھے افسوس ہے کہ قائداعظمؒ کے بعد مجھے کوئی لیڈر نہیں ملا۔ میں بہت انتظار میں رہی اور اللہ تعالیٰ نے اس عمر میں مجھے میرا لیڈر دیا ہے۔ قائداعظمؒ کے بعد قوم کو جناب عمران خان ایک لیڈر مل گیا اور ہمیں اس سے امیدیں ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، ہم آپ کا احترام کرتے ہیں آپ نے پاکستان بنتے دیکھا ہے۔ جی، محترمہ شاہدہ احمد!

محترمہ شاہدہ احمد: بسم الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ رب العالمین۔ جناب چیئرمین! خواتین کے عالمی دن پر میں تمام پاکستان اور تمام دنیا کی خواتین کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اس ایوان میں آپ کے

سامنے اپنی خواتین کو ایک پیغام دینا چاہوں گی چاہے وہ ماں ہے، بہن ہے، بیٹی ہے اور بیوی ہے کہ کوئی خاتون یا خواتین کسی بھی مد میں کسی بھی شکل میں ہو اگر وہ اپنے حق کی بات کرتی ہیں تو اپنے حقوق و فرائض کی بات سب سے پہلے دیکھیں۔ وہ عورت جو اپنے فرائض ادا کرے گی میں نہیں سمجھتی ہوں کہ وہ کبھی بھی اپنے حقوق سے مار کھائے گی اور اس کو ہر حق ملے گا۔

جناب چیئرمین! اس ایوان کے سامنے میں ایک اور بات بھی کرنا چاہوں گی وہ یہ ہے کہ ہمارے علاقے میں جس علاقے میں ہم رہتے ہیں اور میرا تعلق ساؤتھ پنجاب سے ہے اس علاقے میں ہماری خواتین کو ہتھیار کے طور پر بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! آپ کو میں بتاتی چلوں کہ جس جگہ بھی لڑائی شروع ہوتی ہے اور جس جگہ لڑنا ہوتا ہے وہاں مردوں کی جگہ عورتوں کو آگے کیا جاتا ہے کیونکہ قانون عورتوں کے حق میں بہت ہی lenient ہے اور مردوں کے حق میں بہت ہی سخت ہے۔

جناب چیئرمین! آپ یہ دیکھیں کہ اگر ایک عورت کا سر پھٹے گا تو پوری کی پوری منسٹری ہل جائے گی اور اگر ایک مرد قتل بھی ہو جائے گا تو اس کو پوچھا بھی نہیں جائے گا اور اس کا پرچہ بھی نہیں کٹے گا۔ اس چیز میں اس تناسب کو بھی ذرا دیکھا جائے۔ اگر ہماری خواتین یا ہماری عورت کو غلط طریقے سے استعمال کیا جا رہا ہے تو ہمیں اس ایوان میں اس جگہ پر بیٹھ کر یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ وہ کیوں غلط استعمال ہو رہی ہے؟ ہماری خواتین ہتھیار بیچ رہی ہیں، ہماری خواتین منشیات بیچ رہی ہیں، ہماری خواتین فرنٹ سیٹ پر بیٹھتی ہیں اور مرد ان کے پیچھے ہوتے ہیں اور عورت کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس چیز کا نوٹس لینا چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ کافی لمبی لسٹ ہے۔ جی، محترمہ عابدہ بی بی!

محترمہ عابدہ بی بی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج میں خواتین کے عالمی دن کے موقع پر پاکستان کی تمام خواتین کو خراج تحسین پیش کروں گی۔ آج میں ان لوگوں کو یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ پاکستان کی خواتین نے مختلف صورتوں میں ملک اور قوم کی خدمت کی ہے۔ اس ملک کی عورت نے کھیتوں میں کام کیا، ملک اور قوم کی خدمت کی، عورت نے روڈز صاف کیں، ملک اور قوم کی خدمت کی، عورت نے پولیس میں کام کیا، عورت نے فوج میں کام کیا اور عدلیہ کے اندر

دیکھیں وہاں پر بھی خواتین خدمات سرانجام دے رہی ہیں حتیٰ کہ زندگی کے کسی بھی شعبے میں دیکھیں تو عورت خدمت ہی خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ اگر آپ گھر میں دیکھیں تو سب سے پہلے جو آپ کو welcome کرے گی وہ آپ کی بیٹی ہوتی ہے جو آپ کو welcome کرتی ہے۔ گھروں میں جو خدمت کر رہی ہیں وہ آپ کی بیویاں ہوتی ہیں اور آپ کے لئے ہر وقت دعا کر رہی ہوتی ہیں وہ آپ کی ماں ہوتی ہیں۔ اس ملک اور قوم کی ہر صورت میں عورت نے خدمت ہی خدمت کی ہے، وفا ہی وفا کی ہے اور پیار ہی پیار کیا ہے لیکن آج اس خواتین کے عالمی دن کے موقع پر ایک سوال میرے ذہن میں ابھرتا ہے کہ کیا اس ملک اور قوم نے خواتین کو اس کا حق دیا ہے؟

جناب چیئرمین! یہ ایک بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے، کیا اس قوم نے عورت کے ساتھ انصاف کیا ہے؟ اس عورت کے ساتھ جو ہر صورت میں خدمت کر رہی ہے جو ہر صورت میں وفا کر رہی ہے، جو اسمبلیوں میں بھی آکر اپنی اپنی پارٹیوں کے لئے دن رات کام کر رہی ہیں اور وہ مردوں سے بڑھ کر کام کر رہی ہیں۔ چاہے وہ پی ایم ایل (ن) کی خواتین ہوں چاہے وہ پی ٹی آئی کی خواتین ہوں ہر حال میں وہ اپنی پارٹی کے ساتھ وفادار ہوتی ہیں اس کے لئے legislations کرتی ہیں اور کام کرتی ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، please اس کو wind up کریں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب چیئرمین! کیا انصاف کیا گیا تو جواب یہ ہے کہ انصاف نہیں کیا جاتا کیونکہ آج بھی عورتوں کے حوالے سے بہت سارے قوانین ہیں اگر انصاف کیا جاتا تو آج عورت بے بس نہ ہوتی اور آج جو عورت کے ساتھ ہو رہا ہے اور۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ

محترمہ عابدہ بی بی: جناب چیئرمین! آج کے دن تو آپ بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! مقررین کی لمبی لسٹ ہے اور نماز کا ٹائم بھی ہو رہا ہے۔ اگلی مقرر محترمہ سبین گل!

محترمہ سبین گل خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آج خواتین کے عالمی دن کے موقع پر جنوبی پنجاب کی خواتین کو خراج تحسین پیش کروں گی، میں پورے پاکستان اور پوری دنیا کی خواتین کو

خراج تحسین پیش کروں گی۔ آج کے دن ہمیں اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ کیا خواتین کے حقوق انہیں صحیح معنوں میں دیئے جارہے ہیں؟

جناب چیئرمین!میری گزارش ہوگی کہ آج تمام مرد ہمارے اس دن کے موقع پر وعدہ کریں کہ خواتین کو حقوق دیئے جائیں گے۔ میں آخر میں تمام خواتین، بالخصوص ہماری جو اسلامی مائیں ہیں، پاکستانی ماؤں بہنوں اور جنوبی پنجاب کی خواتین کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! Wind up کریں چونکہ لسٹ بہت لمبی ہے اور اسے مکمل کرنا ہے۔

محترمہ سبین گل خان: جناب چیئرمین!میں آخر میں پاکستان تحریک انصاف کی مرحومہ محترمہ سلونی بخاری کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، محترمہ شمیم آفتاب!

محترمہ شمیم آفتاب: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سب سے پہلے عورتوں کے عالمی دن پر سب خواتین کو مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں۔ میں اسلام آباد چیمبرز سے ہوں اور بہت عرصے سے انڈسٹری میں کام کررہی ہوں۔

جناب چیئرمین!میں صرف ایک گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ ہمیں خواتین کو empower کرنے کے لئے کاٹیج انڈسٹری کی بہت ضرورت ہے۔ یہاں پر منسٹر صاحب نہیں بیٹھے لیکن میں یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ آپ یونین کونسل لیول پر خواتین کو empower کرنے کے لئے کاٹیج انڈسٹری کو فروغ دیں چونکہ ہماری خواتین کا ہینڈی کرافٹ پورے پاکستان اور پوری دنیا میں جاتا ہے اور اسے appreciate کیا جاتا ہے اس کے لئے چھوٹے چھوٹے یونٹس نہیں ہیں اگر ہم نے چائنا کی انڈسٹری کا مقابلہ کرنا ہے تو ہمیں خواتین کے لئے کاٹیج انڈسٹری کو فروغ دینا ہوگا۔ اس وقت 52 فیصد خواتین ہیں اگر ہم انہیں اپنی اکانومی میں لے کر نہیں آئیں گے تو وہ مثبت کردار ادا نہیں کرسکتیں اس لئے ہمیں انڈسٹری میں خواتین کو لانا ہے تو انہیں چھوٹے قرضے فراہم کرنے ہیں اور ہمیں یونین کونسل لیول پر کاٹیج انڈسٹری کی بہت ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جی محترمہ سبرینہ جاوید!

محترمہ سبرینہ جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آج کے اس دن کی نسبت سے میں اپنی تمام خواتین کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور میں اپنی تمام بہنوں کو یہ message دینا چاہتی ہوں کہ ہمیں unity کے ساتھ اس male dominating سوسائٹی سے باہر نکلنا ہے۔ ہمارے معاشرے میں ہر رشتے کا الگ احترام ہے لیکن خواتین خود جانتی ہیں کہ ہم اپنے اندر۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! ٹائم ختم ہو رہا ہے آپ اپنی بات wind up کریں۔

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئرمین! میں اپنی بہنوں سے یہی کہوں گی کہ ہمیں یکجا ہو کر معاشرے میں ان مردوں کا مقابلہ کرنا ہے، قوموں کی عزت ماں بہنوں اور بیٹیوں سے ہی ہے۔ ہم سب خواتین یکجا ہیں، مرد یہ نہ سمجھیں کہ وہ ہمارا کچھ بگاڑ سکتے ہیں۔ آج ہم یہ وعدہ کریں کہ ہر عورت اس ایوان سے لے کر معاشرے کے ہر پلیٹ فارم پر ہم یکجا کھڑے ہوئے ملیں گی اور انشاء اللہ اپنے حقوق کی پامالی نہیں ہونے دیں گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ، محترمہ سبرینہ جاوید! آپ نے تو اعلان جنگ ہی کر دیا ہے۔ جی، محترمہ زینب عمیر!

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں وقت کی کمی کی وجہ سے دو مختصر باتیں کروں گی۔ محترمہ صدیقہ صاحبداد خان یہاں پر موجود ہیں میں چاہوں گی کہ ہمارا پورا ایوان ان کو خراج تحسین پیش کرے کیونکہ یہ اتنی سینئر ہیں جنہوں نے پاکستان بنتے دیکھا ہے اس لئے یہ ہمارے لئے ایک بہت بڑا asset ہیں۔

جناب چیئرمین! میری ایک بہن کی طرف سے جو قرارداد پیش کی گئی تھی میرا مقصد اس قرارداد کو oppose کرنا نہیں تھا بلکہ میں آج کے دن کے حوالے سے بہت appreciate کرتی ہوں کہ انہوں نے یہ قرارداد پیش کی ہے۔ انہوں نے اس قرارداد میں ایک جملہ لکھا تھا میں اس کی تصیح چاہتی تھی کہ اس ایوان میں خواتین کا ایک گروپ بنا دیا جائے جو خواتین کے حقوق اور ان کی implementation کے لئے کام کرے۔

جناب چیئر مین! پچھلے دس پندرہ سالوں کے اندر اس قسم کے اتنے کمیشن اور پتا نہیں کیا کیا ڈرامے دیکھے ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ انہیں بھی کچھ کرنے کی ضرورت ہے جو خواتین کے حقوق کے نام پر اپنا چورن بیچ رہے ہیں لیکن ابھی تک خواتین کے لحاظ سے کوئی ایسیmajor چیز نہیں دیکھی جو ان کی ڈویلپمنٹ میں نظر آئی ہو میراconcern صرف اس حد تک تھا، میں آخر میں یہ بات کروں گی کہ۔۔۔

جناب چیئر مین: پلیزwind up کریں۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئر مین! میں wind up کر رہی ہوں کہ آج کے حوالے سے ہمارے پاس ایک مثال ہے اور وہ ہمارے وزیر اعظم کی ہے کہ جنہوں نے اپنی والدہ کے نام پر شوکت خانم ہسپتال بنایا۔یہ ایک مثال ہے کہ.He has a lot of respect for the women

جناب چیئر مین: شکریہ۔ محترمہ ام البنین علی!

محترمہ ام البنین علی: جناب چیئر مین! شکریہ۔ آج عورتوں کے حوالے سے نہایت اہم دن ہے میں تمام ماؤں کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور خاص طور پر اپنی ماں کو۔ نپولین نے کہا تھا کہ:

Give me a good mother and I will give you a good nation

جناب چیئر مین: خواتین کا دن ہے اس لئے ان کے احترام میں اجلاس کا ٹائم پانچ منٹ کے لئے بڑھا دیا جائے۔

محترمہ ام البنین علی: جناب چیئر مین! قوم کیcharacter buildingماؤں پرdepend کرتی ہے۔ میں اس سلسلے میں آپ کی توجہ ٹیلیویژن کے مارننگ شوز کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ یہ مارننگ شوز صرف فیشن، شادی کے جوڑے یا میک اپ کے سوائے ہمیں کچھ نہیں سکھا رہے۔ ہمارے گھروں میں بیٹھی عورتیں کیا یہ سیکھ رہی ہیں، کیا بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا کردار یہ تھا، کیا بی بی زینب رضی اللہ عنہا کا کردار یہ تھا؟ کیا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کا کردار یہ تھا، کیا ہماریrole modelsایسی تھیں جو صرف شادی کے جوڑے بناتی رہیں، کیا ہم نے اپنی عورتوں، بہنوں اور بیٹیوں کو یہ سکھانا ہے کہ وہ صرف شادی کی باتیں کرتی رہیں اور گانے گاتی رہیں؟ میں اس کی بھرپور مذمت کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ عائشہ اقبال!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! "وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ" ہمارے معاشرے کا المیہ یہ ہے کہ خواتین کے کام کو سنجیدگی سے نہیں لیا جاتا اور اس کا ثبوت اس وقت آپ ایوان میں حاضری کو دیکھ لیں تو سمجھ آجاتی ہے۔ پاکستان ILO کے معاہدے کے حساب سے C111 اور C100 کا دستخط کنندہ ہے لیکن پاکستان میں اس ضمن میں قانون سازی نہیں ہو رہی۔

جناب چیئرمین! پارلیمنٹ سے میری التجا ہے کہ 130 سے زائد لیبر قوانین کو منضبط کر کے ملازمت کی شرائط سوشل سکیورٹی، صنعت، تعلقات عامہ اور صحت پر صرف چار قوانین بنا دیئے جائیں جن پر عملدرآمد ہو سکے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اب قرارداد کی محرک محترمہ حنا پرویز بٹ بات کریں گی۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میں اس quotation سے بات شروع کرنا چاہوں گی کہ خواتین They don't want power over man but they want power above themselves. So it's not when feminism or equality کے بارے میں بات ہوتی ہے تو اس کی negative connotation کیوں لی جاتی ہے؟ اس کا صرف یہی مطلب ہے کہ خواتین کو مردوں پر power نہیں چاہئے بلکہ اپنے بارے decisions making میں power چاہئے اور equal opportunity کے لئے چاہئے وہ پولیٹیکل ہو یا اکنامک ہو ان میں انہیں equal opportunity ملے۔

جناب چیئرمین! میں یہ request کرنا چاہ رہی تھی کہ اگر ہمارے پینل آف چیئرمین کی لسٹ میں کوئی خاتون موجود تھیں تو آج وومن ڈے پر اسے وہاں بیٹھ کر Chair کرنا چاہئے تھا چاہے وہ پی ٹی آئی سے ہوتی یا ادھر سے ہوتی تو It would have been a very good thing

جناب چیئرمین: محترمہ! آج تشریف نہیں لائیں۔ اگر تشریف لاتیں تو ہم سب مل کر انہیں ضرور یہ موقع دیتے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! ہم negative نہیں بلکہ positive دیکھیں کہ جیسے بے نظیر بھٹو صاحبہ اسلامی ممالک میں سے پہلی وزیر اعظم تھیں، بیگم کلثوم نواز شریف

She stood against military dictatorship, we have Fahmida Mirza the first Speaker of the Assembly, we have Syeda Tahira who is the Chief Justice of the Baluchistan High Court, we have Shamshad Akhtar who was the Governor of the State Bank, Sharmeen Obaid Chinoy

اور بھی بہت ایسی خواتین ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز wind up کریں۔

معزز ممبران: محترمہ فاطمہ جناح کا نام بھول رہی ہیں۔

MR CHAIRMAN: No cross talk please.

جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! ان میں محترمہ فاطمہ جناح ہیں اور ملالہ یوسف زئی ہیں۔ Wind up کرنے کے لئے میری ایک تجویز ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز آپ اپنی بات ختم کریں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! ہماری خواتین جو مخصوص نشستوں پر اسمبلی میں موجود ہیں پلیز انہیں فنڈز دیئے جائیں چاہے وہ اپوزیشن سے تعلق رکھتی ہیں یا حکومتی بنچز پر ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آج خواتین کے معاملات پر بڑی سیر حاصل گفتگو ہوئی ہے۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم معاملے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ وزیر آبپاشی جناب محمد محسن لغاری ایوان میں تشریف فرما ہیں اور میں ان کی خصوصی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین! میرا حلقہ دریائے راوی کے کنارے واقع ہے اور وہاں پر سیلاب آیا ہوا ہے۔وہاں پر کئی ایکڑ زمین سیلاب کی زد میں آگئی ہے اور اس پر کاشت کی گئی فصلیں تباہ ہو چکی ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ وزیر آبپاشی کو مل کر یہ ساری صورتحال بتائیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ وہ آپ کے مسئلے کو حل فرمائیں گے۔اب اجلاس مورخہ 11-مارچ2019 بروز سوموار بوقت 3:00 بجے سہ پہر تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

سوموار، 11-مارچ 2019

(یوم الاثنین، 3-رجب المرجب 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7: شمارہ 14

885

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 11-مارچ2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019

ایک وزیر مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019 پیش کریں گے۔

(بی)عام بحث

پری بجٹ بحث

887

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

سوموار، 11-مارچ2019

(یوم الاثنین، 3-رجب المرجب 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 43 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يعرف المجرمون بسيماهم
فيؤخذ بالنواصي والاقدام ﴿٤١﴾ فباي آلاء ربكما تكذبن ﴿٤٢﴾
هذه جهنم التي يكذب بها المجرمون ﴿٤٣﴾ يطوفون
بينها وبين حميم آن ﴿٤٤﴾ فباي آلاء ربكما تكذبن ﴿٤٥﴾
ولمن خاف مقام ربه جنتن ﴿٤٦﴾ فباي آلاء ربكما
تكذبن ﴿٤٧﴾ ذواتا افنان ﴿٤٨﴾ فباي آلاء ربكما تكذبن ﴿٤٩﴾
فيهما عينن تجرين ﴿٥٠﴾ فباي آلاء ربكما تكذبن ﴿٥١﴾
فيهما من كل فاكهة زوجن ﴿٥٢﴾ فباي آلاء ربكما تكذبن ﴿٥٣﴾

سورۃ الرحمٰن آیات 41 تا 53

گنہگار اپنے چہرے ہی سے پہچان لئے جائیں گے تو پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ لئے جائیں گے (41) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (42) یہی وہ جہنم ہے جسے گنہگار لوگ جھٹلاتے تھے (43) وہ دوزخ اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان گھومتے پھریں گے (44) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (45) اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں (46) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (47) ان دونوں میں بہت سی شاخیں (یعنی قسم قسم کے میووں کے درخت ہیں) (48) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (49) ان میں دو چشمے بہہ رہے ہیں (40) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (51) ان میں سب میوے دو دو قسم کے ہیں (52) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (53) **وما علینا الا البلاغo**

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کاگا سب تن کھائیو مورا چن چن کھائیو ماس
دو نیناں مت کھائیو انہیں پیا ملن کی آس
آقا تیرے ہوتے جنم لیا ہوتا
پھر کبھی تو تجھے مِلا ہوتا
لڑتا پھرتا تیرے اعدا سے
تیری خاطر میں مر گیا ہوتا
کاش میں سنگ در تیرا ہوتا
تیرے قدموں کو چومتا ہوتا

سوالات

(محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر799 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر800 بھی چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔

رانا بابر حسین: جناب سپیکر! وہ راستے میں ہیں ابھی آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو ان کے دونوں سوالات کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر953 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں اگر وہ بھی اس دوران آ گئے تو ان کا سوال take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر1012 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ سے متعلقہ تفصیلات

***1012: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2008 سے 2018 تک پنجاب ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ نے کتنے منصوبے مکمل کئے؟

(ب) اس دوران اس بورڈ کو کتنا بجٹ ملا کیا یہ درست ہے کہ سائرہ افتخار اس بورڈ کی سی ای او رہی ہیں؟

(ج) اس بورڈ کی مجموعی کارکردگی سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) 2008 سے 2018 تک پنجاب ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ نے پانچ منصوبوں پر کام کا آغاز کیا اور کام جاری ہے۔ کوئی منصوبہ مکمل نہ ہوا ہے۔

(ب) اس دوران بورڈ کو 1314.562 ملین روپے بجٹ ملا۔ سائرہ افتخار کو کچھ عرصہ کے لئے پنجاب لائیوسٹاک وڈویلپمنٹ بورڈ کے سی ای او کا عارضی چارج دیا گیا۔

(ج)

1. سائلج بنانے کا منصوبہ 2012 میں شروع کیا گیا اور اب تک پنجاب میں چار سائٹس قصور، دیپالپور، چنیوٹ اور سرگودھا میں سائلج پر کام ہو رہا ہے۔
2. بریڈ امپرووومنٹ پراجیکٹ بند کر دیا گیا ہے۔
3. جنیٹک امپرووومنٹ پراجیکٹ میں سیمن پروڈکشن یونٹ کے قیام کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔
4. پنجاب پیور ملک پراجیکٹ کے تحت اب تک صرف ایک مشین ٹاؤن شپ ماڈل بازار میں لگائی گئی ہے۔
5. لائیوسٹاک تجرباتی فارم خضر آباد سرگودھا کو میکانائز کرنے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! سب سے پہلے میرے ضمنی سوال کا تعلق جز (الف) سے ہے کہ اس میں جواب دیا گیا ہے کہ 2008 سے 2018 تک پنجاب ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ نے پانچ منصوبوں پر کام کا آغاز کیا اور کام جاری ہے۔ کوئی منصوبہ مکمل نہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ اس کی کیا وجوہات ہیں کہ دس سال گزرنے کے باوجود بھی کوئی منصوبہ ابھی تک مکمل نہیں ہو سکا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر):جناب سپیکر!شکریہ۔2011 میں Companies Ordinance 1984کے سیکشن42 کے تحت پنجاب لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ نے ایک کمپنی تشکیل دی جس میں پانچ پراجیکٹس شروع ہوئے۔ اس میں ایک silage بنانے کا پراجیکٹ تھا،ایکBreed improvementکا پراجیکٹ تھا، ایکgenetic improvementکا پراجیکٹ تھا،دودھ کیretail marketingکا پراجیکٹ تھااور لائیو سٹاک کا ایک فارم خضر آباد جو حکومت پنجاب کاexemplaryفارم بنانے کا منصوبہ تھا اس کے بورڈ تشکیل دیئے جاتے رہے اور ان بورڈز کے ممبران کی تشکیل میں تبدیلی ہوتی رہی۔ وہ اپنے تئیں پوری کوشش کرتے رہے کہ ان پراجیکٹس کے ذریعے لائیو سٹاک سیکٹر کوimprove کریں۔ یہ ایک ایک پراجیکٹ بنانا کوئی آسان کام نہیں ہے بلکہ ان کے لئے مستقلconsistencyاور مستقل تگ ودو چاہئے ہوتی ہے۔

جناب سپیکر!اگر مجھ سے پوچھیں کہ کیا وجوہات رہیں تو اس کی دو وجوہات تھیں۔ایک بورڈ کی مینجمنٹ بار بار تبدیل ہوتی رہی اور دوسری وجہ یہ تھی کہ یہ بہت ٹیکنیکل، اچھے اورuphill tasksہیں جس کے لئے وہ کوشش کرتے رہے لیکن وہdesired resultsنہ دے سکے۔اگر ان پانچ پراجیکٹس میں مجھ سے پوچھیں کہ کون سا ایسا پراجیکٹ ہے کہ جس میں کسی حد تک بورڈ اپنی کاوشوں میں کامیاب رہا تو میں سمجھتا ہوں کہsilage بنانے کا پراجیکٹ ایسا ہے جس میں بورڈ نے کوشش کی اور کسی حد تک وہ اپنےdesired resultsکے پاس رہے۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!کون سا پراجیکٹ؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر):جناب سپیکر!Silage بنانے کا پراجیکٹ جو ایک سبز چارہ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر:ٹھیک ہے۔جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ کاردار:جناب سپیکر!میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو ان کو1314.562 ملین روپے کا بجٹ ملا اور جو سائرہ افتخار وہاں پرCEO بھی رہی ہیں تو اس بجٹ کا کیا بنا، کیا اس کی کوئی auditing ہوئی کیونکہ یہاں کہا گیا کہ کوئی بھی پراجیکٹس مکمل نہیں ہو سکے بلکہbreed

improvement کا پراجیکٹ بھی بند کر دیا گیا، وہ کیوں بند کر دیا گیا یہ بھی نہیں پتا چلا۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس پیسے کا کیا بنا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جس وقت موجودہ حکومت in place آئی ہے تو یہ بورڈ عدالتی litigation میں تھا۔ اس وقت اچھی خاصی مشکل صورتحال تھی۔ بورڈ کے out going ڈائریکٹرز ایک طرف تھے اور اس کے افسران دوسری طرف تھے۔ وہاں بہت بڑی tension بنی ہوئی تھی اور گروپ بندی ہو رہی تھی جس کی وجہ سے بورڈ کے موجودہ کام جو تھوڑے بہت چل رہے تھے ان میں بھی مسائل آ رہے تھے۔ ہم نے آکر ایک کمیٹی تشکیل دی جس نے بورڈ کی تمام ورکنگ کو دیکھا اور اس کے audits کئے۔ اس کمیٹی کی رپورٹ میرے پاس ہے اگر محترمہ چاہیں گی تو میں ان کے ساتھ share کر سکتا ہوں۔ اس کی Preliminary report آچکی ہے لیکن detailed report کی ابھی تکمیل ہونا باقی ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال جز (ج) سے تعلق رکھتا ہے کہ پنجاب کا Pure milk project جرمن لوگوں سے ہمیں گفٹ میں ملا تھا لیکن صرف اس کی ایک مشین ٹاؤن شپ ماڈل بازار میں لگائی گئی۔ ذرا یہ بھی بتا دیں کہ اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! یہ پراجیکٹ 17 ملین روپے کا تھا اس کا پہلا پائلٹ پراجیکٹ ماڈل بازار میں لگایا گیا۔ پائلٹ پراجیکٹ تقریباً ایک ڈیڑھ مہینے چلا پھر بورڈ کے مسائل شروع ہو گئے۔ تقریباً دو مہینے تک دودھ کی سپلائی بند رہی اب دوبارہ دودھ کی سپلائی شروع ہو گئی ہے۔ جب اس پراجیکٹ کو conceive کیا گیا تھا تو یہ ارادہ تھا کہ ہم پانچ مختلف جگہوں پر milk کی retail کی shop بنائیں گے یا اس کو ATM کہا جاتا ہے وہ لگائیں گے لیکن اِس وقت تک صرف ایک پراجیکٹ لاہور ماڈل بازار کے اندر چل رہا ہے باقی کاغذوں کے اندر ہیں۔ ہم اس وقت اپنا لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کا نیا بورڈ تشکیل دے رہے ہیں جس کی سمری وزیر اعلیٰ کو جا چکی ہے۔ جس وقت باقاعدہ بورڈ آف ڈائریکٹرز بیٹھیں گے تو وہ اس کی مکمل

منصوبہ بندی بھی کریں گے اور اس پر عملدرآمد بھی کرائیں گے۔ سر دست صرف ایک ہی پراجیکٹ چل رہاہے اور جو چیف ایگزیکٹو آفیسر ہیں ان کو ہم نے وقتی طور پر لگایا ہوا ہے جو ایک کرنل ہیں۔ ان کی capacity ان چیزوں کو عملدرآمد کرنے کی اور futuristic approach آپ سمجھتے کہ policy making کی نہیں ہے۔ نیا بورڈ تشکیل دیا جائے گا، نئے ڈائریکٹرز آئیں گے تو وہ اس کا بہتر فیصلہ کریں گے کہ ہم نے کون کون سے پراجیکٹس کو آگے چلانا ہے اور کون سے پراجیکٹس کو روکنا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ منسٹر صاحب نے ہمیں جو بھی details دی ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس میں ارب ہا روپیہ ضائع کیا گیا ہے اور اس کا پتا ہی نہیں لگا کہ وہ کہاں گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے استدعا کرتی ہوں کہ آپ اس کو سپیشل کمیٹی میں بھیجیں اور 17 ملین روپے کے auditing کا حکم نامہ جاری کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ اس طرح نہیں ہوتا اس کے لئے آپ علیحدہ تحریک التوائے کار دیں، آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! Silage منصوبہ کیا ہے اس کے بارے میں بتایا جائے؟

جناب سپیکر: محترمہ! یہ چارے کو اکٹھا کرکے ونڈا بناتے ہیں۔ اگلا سوال بھی محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 1014 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ لائیوسٹاک کے کٹوں کو فربہ کرنے کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*1014: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیاوزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ نے2008 سے 2018 تک کٹوں کو فربہ کرنے اور ان کو محفوظ بنانے کے لئے منصوبوں کے کتنے فارمز کی مالی مدد کی؟

(ب) اس دوران کتنی رقم ان فارمز کو فراہم کی گئی کیاان منصوبوں سے عوام کو فائدہ ہوا؟

(ج) یہ رقم کس شرح سے تقسیم کی گئی اور کیایہ منصوبہ اب بھی جاری ہے؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ نے 2008 سے 2018 تک کٹوں کو فربہ کرنے اور ان کو محفوظ بنانے کے لئے 11401 فارمز کی مالی مدد کی۔

(ب) اس دوران فارمز کو199.612 ملین روپے فراہم کئے گئے۔

جی ہاں! ان منصوبوں سے عوام کو فائدہ ہوا ہے۔

(ج) یہ رقم مختلف ادوار میں تقسیم کی گئی ہے شرح 6500روپے فی کٹا بچاؤ جبکہ برائے فربہ کٹا4000روپے دیئے گئے۔یہ منصوبہ اب جاری نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! اس میں منسٹر صاحب نے بہت اچھا جواب دیا ہے۔ میرا جز(الف) سے متعلقہ ضمنی سوال ہے کہ 2008 سے 2018 تک کٹوں کو فربہ کرنے اور ان کو محفوظ بنانے کے لئے 11401 فارمز کی مالی مدد کی۔

جناب سپیکر! میں ان سے پوچھنا چاہوں گی کہ Gender mainstreaming کے تحت جو SDGs کے ساتھ ہماری world level پر commitment ہے ان farmers میں سے کتنی خواتین تھیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! I am afraid میرے پاس اس وقت formers کا break up ہے، کتنے جانور فربہ ہوئے وہ بھی ہے لیکن ان میں خواتین اور مرد حضرات کی تقسیم نہیں ہے۔ وہ ڈیٹا یقیناً ہمارے پاس ہو گا جو آپ کے ساتھ share کیا جاسکتا ہے لیکن اس وقت میرے پاس یہ انفارمیشن نہیں ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! چلیں، میں اس کا fresh question کرلوں گی۔ میرا آخری سوال جز (ج) سے متعلقہ ہے کہ یہ منصوبے ابھی جاری نہیں ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ یہ بند ہوگئے ہیں جبکہ آپ کے جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے عوام کو فائدہ ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! یہ منصوبہ جون 2018 کو ختم ہو گیا اور اب ہم وزیراعظم کے حکم پر یکم جولائی 2019 سے اس منصوبے کو دوبارہ شروع کر رہے ہیں جس میں انہوں نے اپنے Hundred Days کے وژن پروگرام میں بھی اعلان کیا تھا کہ ہم save the calf and feedlot fattening میں اپنی سکیم رکھیں گے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ لیکن I hope کہ آپ اس میں gender parity کا ضرور خیال رکھیں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1058 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1060 بھی محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب میں ایک دفعہ پھر سوالات repeat کر رہا ہوں۔ اگلا سوال نمبر 799 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 800 بھی چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 953 چودھری اشرف علی کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! On his behalf.

جناب سپیکر: چلیں! .on his behalf جی، آپ پہلے بھی on his behalf کہہ سکتے تھے؟ اتنے سوالات آئے ہیں، آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ آپ on his behalf کہہ سکتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ نے سوال پڑھنا تھا تو اس کے بعد ہی سوال کرنا تھا۔

جناب سپیکر: آپ چھچھر صاحب کے سوال پر بھی on his behalf کہہ سکتے تھے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ میرے متعلقہ سوال تھا اس لئے پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ بات کرلیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 953 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری اشرف علی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بھینسوں کا دودھ بذریعہ Oxytocin انجکشن دوہنے پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

953*: چودھری اشرف علی: کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اکثر مویشی پال حضرات گائے اور بھینسوں کا دودھ دوہنے کے لئے Oxytocin انجکشن استعمال کرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ انجکشن لگا کر حاصل کئے گئے دودھ کی وجہ سے انسانی ہارمونز تبدیلی کا شکار ہو جاتے ہیں ایسا دودھ بچوں اور حاملہ خواتین کے لئے انتہائی مضر ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دنیا کے دیگر ممالک میں یہ انجکشن بند کیا جا چکا ہے لیکن پاکستان میں اس کا استعمال جاری ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ انجکشن پر پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) یہ بات جزوی طور پر بھینسوں کی حد تک درست ہے۔

(ب) تحقیقی معلومات اس مفروضے کی تصدیق نہیں کرتے۔

(ج) یہ درست نہ ہے جبکہ پاکستان میں بھی دیگر ممالک کی طرح اس کا استعمال دیگر کئی مسائل کے علاج معالجہ کے لئے کیا جاتا ہے۔

(د) حکومت پابندی کا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ اکثر مویشی پال حضرات گائے اور بھینسوں کا دودھ دوہنے کے لئے Oxytocin انجکشن استعمال کرتے ہیں؟ تو جس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ یہ بات جزوی طور پر بھینسوں کی حد تک درست ہے تو ہماری رپورٹ کے مطابق یہ جو آسٹریلین گائے ہے اس کو بھی کوئی انجکشن لگایا جاتا ہے تو کیا منسٹر صاحب ہاؤس کو بتائیں گے کہ وہ کون سی کمپنی کا انجکشن ہے اور وہ کس لئے لگایا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! ہم لوگوں کی اطلاعات کے مطابق جو exotic جانور ہیں جن کو import کیا گیا ہے ان سے دودھ لینے کے لئے کوئی انجکشن نہیں لگایا جاتا اور کچھ افراد دودھ کو let down کرنے کے لئے Oxytocin انجکشن کو استعمال کرتے ہیں لیکن ولائتی گائیوں میں اس کا استعمال نہیں ہوتا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے صرف یہ پوچھا تھا کہ پنجاب گورنمنٹ نے اس انجکشن کو لگانے کے لئے approve کیا ہے یا نہیں؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! گورنمنٹ آف پنجاب کوئی انجکشن نہ approve کرتی ہے اور نہ ہی اس کو منظور کرتی ہے۔ وفاقی حکومت کے محکمہ صحت کا ایک ادارہ ہے جس کا نام DRAP ہے وہ کسی بھی دوائی کو ملک میں استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے یا اس پر پابندی لگاتا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش تھی کیونکہ یہاں پر ہاؤس میں جتنے بھی ممبران بیٹھے ہیں یہ سب کے علم میں ہوگا کہ ہمارے پنجاب کے اندر خصوصی طور پر جو بھینسوں کو انجکشن لگائے جاتے ہیں اور اس انجکشن کی وجہ سے وہ بھینسیں تین سے چار سال میں ختم ہو جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ پہلے بھی ہاؤس میں اس پر بڑیdebateاور بہت زیادہ discussionہوئی تھی کہ اس انجکشن کوbanکیا جائے کیونکہ اس انجکشن کی وجہ سے ہمارے دودھ پینے والے بچوں پر بھی بہت برے اثرات پڑتے ہیں۔ جب اسی انجکشن لگا دودھ کی لیبارٹری کروائی گئی تو لیبارٹریز میںissuesآئے۔

جناب سپیکر! میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ کیا وہ یہ بتائیں گے کہ جو دودھ دوہنے کے لئے انجکشن لگایا جاتا وہ انسانی صحت کے لئے مضر ہے تو کیا ان کے ڈیپارٹمنٹ نے کوئی ایسی پالیسی بنائی ہے اور ان کا اس پر پابندی لگانے کا کوئی ارادہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ یہ دوdifferentقسم کے انجکشن ہیں اور یہ سوال جو پوچھا گیا ہے وہOxytocinانجکشن سے متعلق ہے، ایک اور انجکشن ہے جس کو لگانے کا بہت زیادہ رواج تھا اس کا نامRBSTہے۔ سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ نے 2015 میںRBSTپر ملک بھر میں پابندی لگائی ہے۔RBST ایک ہارمونل انجکشن تھا جو کہ جانور کا دودھ 20 سے 25 فیصد بڑھا دیتا تھا اور جس طرح معزز ممبر نے نشاندہی کی ہے وہ یقیناً جانور کی صحت کے لئے بھی مضر تھا اور اس دودھ کو پینے والے انسانوں کی صحت پر بھی بُرا اثر پڑتا تھا۔ یہOxytocinانجکشن جس کے متعلق یہ سوال آیا ہوا ہے تو اگر معزز ممبر کے پاس اس انجکشن کے متعلق کوئی ریسرچ یاstudyہے جس سے یہ بتا سکیں کہ اس انجکشن سے جانور یا انسان کی صحت کو نقصان ہو رہا ہے تو ہم یقیناً اس انجکشن کو بھیbanکرنے کے متعلق سوچ سکتے ہیں باقی اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ چیف جسٹس صاحب نے ایکشن لیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: جناب نصیر احمد! آپ اس وقت کہاں تھے جب پہلے سارے سوال dispose of ہو گئے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بیان ایسا دیا ہے جس کی correction ضروری ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! وہ تو ٹھیک ہے۔ جی، آپ سوال کر لیں لیکن آپ پہلے میری بات کا جواب دیں۔ آپ کے اتنے سوالات تھے تو آپ کو پہلے آنا چاہئے تھا۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! نہیں، وہ بات ایسی نکلی ہے جس پر سوال بڑا ضروری بن گیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ سوال کر لیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا کہ معزز سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے ایکشن لیا اور دوسری بات یہ کی کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ نے کرنا ہے تو آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے کیا کرنا ہے جو اس دودھ کے حوالے سے بات آ رہی ہے جو اس میں clarity نہیں ہو رہی اور کیا اس ڈیپارٹمنٹ کے پاس کوئی اختیار ہے یا نیت ہے یا کوئی پروگرام ہے کہ جو اس طرح کے انجکشن لگائے جاتے ہیں تو کیا ڈیپارٹمنٹ کے پاس ان کو روکنے کا کوئی قانونی اختیار ہے؟

وزیر لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! یہ Oxytocin انجکشن کے متعلق سوال ہے اور Oxytocin کو milk let down کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ حکومت پنجاب لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ کے پاس کوئی scientific evidence نہ ہے جس بنیاد پر اس کو ban کرنے کی تجویز وفاقی حکومت کو گئی ہو۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک، یہ ہو گیا ہے۔ جی، سوالات ختم ہوئے اور اب وقفہ سوالات بھی ختم ہوتا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ تین چار دن پہلے مجھے فاتحہ خوانی کے لئے ڈسٹرکٹ مظفر گڑھ جانا پڑا اور جب میں وہاں سے ہیڈ پنجند بر تج گزرا تو اس کی حالت یہ ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ ایک جگہ پر کھڑی ہے، وہاں لوگوں کا سامان اتارا جاتا ہے تو والدین اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں اور بوڑھی عورتوں کو کندھوں پر بٹھا کر پار لے کر جاتے ہیں وہ پل جس کا دریا کے اندر سے بائی پاس دیا گیا ہے کیونکہ پبلک ٹرانسپورٹ وہاں سے گزر نہیں سکتی۔ اس پورے پنجاب کے masses ہیں جن میں تقریباً 35 سے 38 فیصد لوگ وہاں سے گزر کر جاتے ہیں۔ وہ نہ میرا ڈسٹرکٹ بنتا ہے لیکن وہ لمحات دیکھ کر یقین کریں کہ اتنا افسوس ہوا کہ public at large اس میں کتنے زیادہ نقصان میں ہے۔ میں اپنے سوال کی طرف آ رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! آپ کی بات آ گئی ہے اب آپ ذرا تشریف رکھیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! منسٹر مواصلات و تعمیرات بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ اس طرح نہیں ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ آپ کے فائدے کی بات ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ مجھے اس کے طریق کار کا پتا ہے اور میں آپ کو ذرا سمجھانے لگا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔ دیکھیں! آپ کوئی چیز تحریک التوائے کار کی شکل میں لے کر آئیں۔ جب یہاں اس محکمہ کا وقفہ سوالات ہو اور سوال پہلے آیا ہو تو پھر بات ہو سکتی ہے لیکن اس طرح نہیں کہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر اُٹھ کر کہیں کہ فلاں منسٹر صاحب بیٹھا ہے آپ ان سے پوچھ لیں۔ یہ ایک طریق کار ہے۔

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب سپیکر! میرا سوال تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ! وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔ آپ کو پہلے سوال کرنا چاہئے تھا۔ اگر اس مسئلے پر آپ کا کوئی issue ہے تو منسٹر صاحب کو ویسے دے دیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں پولٹری ریسرچ میں شروع کئے گئے ترقیاتی پروگراموں سے متعلقہ تفصیلات

*799: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں محکمہ پولٹری ریسرچ / ترقی کے لئے کتنے ادارے ہیں ان ادارہ جات میں کتنے ماہرین / ڈاکٹر کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں نے کیا کیا ترقیاتی پروگرام شروع کئے ہیں جس سے صوبہ میں پولٹری کی مشکلات کم ہوئی ہوں؟

(ج) پولٹری میں ریسرچ پر کہاں کہاں کام ہو رہا ہے اور اس کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا ہے؟

(د) صوبہ میں حکومت کے زیر انتظام کتنے پولٹری فارم ہیں؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) صوبہ میں محکمہ کے پولٹری کے ریسرچ سنٹر / ترقی کے لئے ایک ادارہ پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی ہے۔ اس ادارے میں 38 ماہرین / ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔

(ب) موجودہ مالی سال میں ان اداروں میں کوئی ترقیاتی کام شروع نہیں کیا گیا۔

(ج) پولٹری میں ریسرچ پر پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی اور گورنمنٹ پولٹری فارمز پر کام ہو رہا ہے۔ ریسرچ کے لئے علیحدہ سے کوئی فنڈ مختص نہ ہیں تاہم ادارے کے لئے برائے سال 2018-19 غیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں 331.982 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(د) صوبہ میں حکومت کے زیر انتظام 10 پولٹری فارمز ہیں۔

اوکاڑہ میں ویٹرنری ہسپتال بنانے اور مویشیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*800: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایک ویٹرنری ہسپتال یا ویٹرنری ڈسپنسری بنانے کے لئے کتنی تعداد میں مویشیوں کا ہونا ضروری ہے اوراس کے لئے کیا معیار ہے؟

(ب) ان کے لئے کتنے ہسپتال یا ڈسپنسریاں موجود ہیں آئندہ مالی سال میں حکومت مزید کتنے ہسپتال وڈسپنسریاں اس ضلع میں بنانے جارہی ہے؟

(ج) کتنے ویٹرنری ڈاکٹر اور دیگر عملہ ضلع اوکاڑہ میں موجود ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مویشیوں کی تعداد کے حساب سے ویٹرنری ہسپتال، ڈسپنسریاں اور عملہ بہت کم ہے کیا حکومت فیض آباد میں نیا ویٹرنری ہسپتال یا ڈسپنسری کھولنے جارہی ہے؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ایک ویٹرنری ہسپتال یا ویٹرنری ڈسپنسری بنانے کے لئے جانوروں کی مخصوص تعداد یا کوئی خاص معیار موجود نہیں ہے تاہم فی الوقت ایک تقریباً28000 تا32000 جانوروں کے لئے موجود ہے۔

(ب) ان کے لئے10 ویٹرنری ہسپتال اور92 ویٹرنری ڈسپنسریاں موجود ہیں۔ آئندہ مالی سال میں کوئی ہسپتال یا ڈسپنسری اس ضلع میں حکومت بنانے نہیں جارہی ہے۔

(ج) 79ویٹرنری ڈاکٹرز اور260 دیگر عملہ ضلع اوکاڑہ میں موجود ہیں۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ حکومت کا فیض آباد میں نیا ویٹرنری ہسپتال یا ڈسپنسری کھولنے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

صوبہ میں محکمہ لائیوسٹاک کے دودھ کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*1058: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا پنجاب لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کا دودھ کی فراہمی کا منصوبہ جاری ہے؟

(ب) یہ منصوبہ کب شروع کیا گیا اوراس منصوبہ کے لئے حکومت نے کتنے فنڈز فراہم کئے ہیں؟

(ج) اس منصوبہ کے تحت سالانہ عوام کو کتنا دودھ فراہم کیا جاتا ہے اور یہ دودھ کس نرخ پر عوام کو دیا جاتا ہے؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی ہاں! پنجاب لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کا دودھ کی فراہمی کا منصوبہ جاری ہے۔

(ب) یہ منصوبہ مئی 2018 میں شروع کیا گیا تھا اس منصوبہ کے لئے حکومت کی طرف سے 17 ملین روپے فنڈز فراہم کئے گئے تھے۔

(ج) اس منصوبہ کے تحت روزانہ تقریباً 300 لیٹر دودھ فراہم کیا جاتا ہے۔ یہ دودھ 85 روپے فی لیٹر عوام کو فروخت کیا جارہا ہے۔

محکمہ کی طرف سے عوام کو اونٹنی کے دوودھ کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*1060: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا محکمہ لائیوسٹاک اینڈ وڈیری ڈویلپمنٹ اونٹنی کے دودھ کو عوام تک پہنچانے کے لئے کسی منصوبہ پر کام کررہا ہے اگر ایسا کوئی منصوبہ ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) یہ منصوبہ کب شروع کیا گیا اور اب تک کتنا اونٹنی کا دودھ عوام کو فراہم کیا گیا، یہ دودھ فراہم کرنے کا کیا طریق کار ہے دودھ کس نرخ پر عوام کو فراہم کیا جارہا ہے؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی، نہیں اور اب ایسا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(ب) یہ منصوبہ جنوری 2018 میں شروع کیا گیا اور 30 جون 2018 تک 61919 لیٹر او نٹنی کا دودھ قیمتاً 120 روپے فی لیٹر، لاہور میں موجود مختلف سپر سٹورز پر عوام کو مہیا کیا گیا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

گوجرانوالہ میں ویٹرنری ہسپتالوں میں جانوروں کے علاج معالجہ کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

202: چودھری اشرف علی: کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کتنے ویٹرنری ہسپتال کہاں کہاں پر قائم ہیں؟

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں میں جانوروں کے علاج معالجہ کی کون کون سی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(ج) سرجری اور الٹرا ساؤنڈ کی سہولت کس کس ہسپتال میں ہے؟

(د) ان ویٹرنری ہسپتالوں کی کون کون سی missing facilities ہیں؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ ویٹرنری ہسپتالوں کی missing facilities پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع گوجرانوالہ 87 شفاء خانہ حیوانات قائم ہیں، تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئیں ہیں۔

(ب) 1۔ علاج معالجہ 2۔ حفاظتی ٹیکے 3۔ مصنوعی نسل کشی

(ج)

(الف) Minor سرجری ضلع گوجرانوالہ کے ہر ویٹرنری ہسپتال میں کی جاتی ہے۔

(ب) الٹرا ساؤنڈ کی سہولیت ضلع گوجرانوالہ کے کسی ہسپتال میں نہ ہے۔

(د) ان ویٹرنری ہسپتالوں میں missing facilities نہ ہیں۔

(ہ) جواب جز(د) میں دیا جا چکا ہے۔

ڈیرہ غازی خان: پی پی۔290 میں ویٹرنری ہسپتالوں کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

314: سردار احمد علی خان دریشک: کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔290 ڈی جی خان میں کتنے ویٹرنری ہسپتال و ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) کیا حلقہ ہذا میں جانوروں کی تعداد کے مطابق ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) سال 19-2018 میں ادویات و دیگر مدات میں کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت حلقہ پی پی۔290 میں نئے ویٹرنری ہسپتال و ڈسپنسریاں قائم کرنے، خالی اسامیوں کو پُر کرنے اور missing facilities پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) حلقہ پی پی۔290 میں محکمہ لائیو سٹاک ڈیرہ غازی خان کی 12 سول ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریاں ہیں۔

(ب) جی ہاں! حلقہ ہذا میں جانوروں کی تعداد کے مطابق ہسپتال اور ڈسپنسریاں موجود ہیں۔

(ج) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کیٹل اٹینڈنٹ، واٹر کیریئر اور سینٹری ورکر کی کل گیارہ اسامیاں خالی ہیں۔

(د) سال19-2018 میں ادویات اور دیگر کی مد میں 2889136 روپے مالیت کی میڈیسن وویکسیئن فراہم کی گئیں۔

(ہ) حکومت حلقہ پی پی-290 میں نئے ہسپتال بنانے کا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے جبکہ خالی اسامیوں پر بھرتی حکومتی پالیسی کے تحت کی جائے گی۔ حکومت missing facilities جیسا کہ چار دیواری مرمت کے کام کے آغاز کا ارادہ رکھتی ہے اور کام کا آغاز اس سال کر دیا جائے گا۔

صوبہ میں لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کے تجرباتی فارم بنانے سے متعلقہ تفصیلات

319: چودھری اشرف علی: کیا وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کتنے لائیوسٹاک تجرباتی فارم کہاں کہاں پر ہیں؟

(ب) کیا حکومت صوبہ میں مزید تجرباتی لائیوسٹاک فارم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) مذکورہ لائیوسٹاک تجرباتی فارموں پر کس کس نسل اور اقسام کے جانور رکھے گئے ہیں؟

(د) مذکورہ تجرباتی فارموں پر کون کون سے تجربات اور ریسرچ ورک کیا جاتا ہے۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) صوبہ میں بیس لائیوسٹاک تجرباتی فارم موجود ہیں۔ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) آئندہ سال کے مالی وسائل کو سامنے رکھ کر فیصلہ کریں گے۔

(ج) مذکورہ لائیوسٹاک تجرباتی فارموں میں گائیوں میں ساہیوال، چولستانی، لوہانی، داجل، تھری، دہنی، دوغلی نسل اور غیر قسمی نسل کے جانور رکھے ہوئے ہیں۔ بھینسوں میں نیلی راوی نسل کے جانور ہیں۔ بھیڑوں میں تھلی، کجلی، بچی، مندری، تھلی، لوہی، سپلی، سالٹ رینج، پاک قراقل کی اقسام ہیں جبکہ بکریوں میں نکری ناچی، ڈیرہ دین پناہ،

بیتل، پاک انگورہ، لوکل ہیڑی اور ٹیڈی بکریوں کی اقسام ہیں۔ مذکورہ فارموں میں سے دو میں مٹریچہ اور کیمبل پوری نسل کے اونٹ اور گدھوں کی اقسام بھی ہیں۔

(د) جی ہاں! مذکورہ فارموں میں تعلیمی ادارے اور محکمہ لائیو سٹاک ریسرچ کرتا ہے۔ فارموں میں اینیمل بریڈنگ، نیوٹریشن، لائیو سٹاک مینجمنٹ اور میڈیسن جیسے عنوانات پر ریسرچ کی جاتی ہے۔

نارووال میں سال2016 تا2018 میں
دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے سے متعلقہ تفصیلات

409: جناب منان خان: کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقادور حکومت میں دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے سکیم شروع کی گئی تھی جس کے تحت بیوہ عورتوں کو جانور دیئے جاتے تھے؟

(ب) اس سکیم کے تحت ضلع نارووال میں سال17-2016 اور سال2018 میں کتنے جانور کتنی بیوہ خواتین کو تقسیم کئے گئے؟

(ج) کیا یہ سکیم جاری ہے اگر ختم کر دی گئی ہے تو حکومت عوامی مفاد کے تحت اس سکیم کو جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) اس سکیم کے تحت ضلع نارووال میں سال17-2016 اور سال2018 میں بیوہ خواتین کو حسب ذیل چھوٹے اور بڑے جانور دیئے گئے۔

سال	تعداد خواتین	چھوٹے جانور	بڑے جانور
2016	185	370	250
2017	136	0	136

(ج) یہ سکیم 30.06.2018 کو حکومت کی طرف سے ختم کر دی گئی تھی۔ فی الحال حکومت کا یہ سکیم مستقبل میں جاری رکھنے کا کوئی ارادہ نہ ہے۔

ضلع وہاڑی میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

423:جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وہاڑی میں جانوروں کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں ان میں سال2018 کے دوران کتنے جانوروں کا علاج معالجہ کیا گیا؟

(ب) کیا حکومت اس تحصیل میں مزید ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے نیز ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسری قائم کرنے کا معیار کیا ہے ؟

(ج) کیا ان ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں جانوروں کے علاج معالجہ کی تمام سہولیات موجود ہیں ؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) وہاڑی میں جانوروں کی دیکھ بھال کے لئے 5 ویٹرنری ہسپتال اور 9ڈسپنسریاں موجود ہیں۔ سال2018 کے دوران3,89,468 جانوروں کا علاج معالجہ کیا گیا۔

(ب) جی، نہیں۔ ایک ویٹرنری ہسپتال یا ویٹرنری ڈسپنسری بنانے کے لئے جانوروں کی مخصوص تعداد یا کوئی خاص معیار موجود نہیں ہے تاہم فی الوقت ایک تقریباً28000 تا 32000 جانوروں کے لئے موجود ہے۔

(ج) جی ہاں! علاج معالجہ کی ضروری سہولیات موجود ہیں۔

صوبہ میں عوام کے لئے دودھ، گوشت کی ضروریات کو پورا کرنے اور شتر مرغ فارم قائم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

452:چودھری اشرف علی: کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ کے عوام کی دودھ اور گوشت کی ضروریات پوری کرنے کے لئے محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے ؟

(ب) کیا محکمہ کے زیر انتظام شتر مرغ کے فارم قائم کئے گئے ہیں اگر ہاں تو کن کن مقامات پر قائم کئے گئے ہیں؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) دودھ اور گوشت کی ضروریات پوری کرنے کے لئے محکمہ نے ولائتی نسل کے نر جانوروں کے سیمن کی 30 لاکھ ڈوزز امپورٹ کیں تا کہ صوبہ میں موجود بے نسلی گائیوں کی دودھ کی پیداواری صلاحیت بہتر کی جائے۔ گوشت کی پیداوار کے لئے کٹا فربہ / کٹا بچاؤ سکیم متعارف کروائی گئی۔

(ب) پرائیویٹ سیکٹر نے پنجاب کے 31 اضلاع میں شتر مرغ فارم قائم کئے ہیں۔

تحصیل بورے والا میں محکمہ لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کے ہسپتال اور ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

462: جناب خالد محمود: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بورے والا میں محکمہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ کے کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) کیا مستقبل میں حکومت کوئی نئے ہسپتال یا ویٹرنری سنٹر اس تحصیل میں بنانا چاہتی ہے یا موجودہ کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ ہے، تفصیل دی جائے؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) تحصیل بورے والا میں کل 9 ویٹرنری ہسپتال اور 10 ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں۔

(ب) نئے ویٹرنری ہسپتال یا ویٹرنری سنٹر بنانے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ اپ گریڈیشن کا کام جاری ہے۔

محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کے رورل پولٹری پراجیکٹ سے متعلقہ تفصیلات

489: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کا رورل پولٹری ماڈل کس حد تک کامیاب ہے اس پراجیکٹ سے دیہی معیشت کس حد تک بہتر ہوئی ہے؟

(ب) محکمہ نے یہ پراجیکٹ کب شروع کیا اور اب تک اس پراجیکٹ کے لئے کتنی رقم محکمہ کو فراہم کی گئی؟

(ج) یہ منصوبہ صوبہ کے کن شہروں میں متعارف کرایا گیا ہے، اس منصوبہ سے مرغی کے گوشت اور انڈوں کی فراہمی میں بھی اضافہ ہوا ہے تو تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کے رورل پولٹری ماڈل کو خاطر خواہ عوامی پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ اس ماڈل سے 788 ملین روپے کے انڈے اور گوشت پیدا ہوئے

(ب) محکمہ نے پراجیکٹ کا آغاز 2014 میں کیا اور اب تک پراجیکٹ کے لئے 247.19 ملین روپے کی رقم محکمہ کو فراہم کی گئی ہے۔

(ج) یہ منصوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں متعارف کروایا گیا۔ اس منصوبے سے مرغی کے گوشت کی فراہمی میں 126 ٹن گوشت اور انڈوں کی فراہمی میں 75.7 ملین اضافہ ہوا۔

محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کے بریڈ امپروومنٹ پراجیکٹ سے متعلقہ تفصیلات

491: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے بریڈ امپرومنٹ پراجیکٹ سے جانور پال حضرات کا کتنا فائدہ ہوا اور کن جانوروں کی بریڈ امپرومنٹ کی گئیں؟

(ب) 2013 سے 2018 تک بریڈ امپرومنٹ پراجیکٹ کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

(ج) بریڈ امپرومنٹ پراجیکٹ کن مقاصد کے لئے بنایا گیا تھا اور کیا ان مقاصد کے حصول میں بورڈ کامیاب رہا؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) پنجاب لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے بریڈ امپرومنٹ پراجیکٹ کے تحت فارمرز کے چھ لاکھ سے زائد جانوروں کو مصنوعی نسل کشی کی سہولیات فراہم کی گئیں۔

(ب) 2013 سے 2018 تک 2039.088 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔

(ج) بریڈ امپرومنٹ پراجیکٹ کا مقصد مصنوعی نسل کشی کے ذریعے جانوروں میں دودھ اور گوشت کی پیداوار کو بڑھانا اوران تمام مقاصد کے حصول میں بورڈ کوئی خاطر خواہ کارکردگی نہ دکھا سکا ہے۔

صوبہ میں حلال میٹ ایجنسی سے متعلقہ تفصیلات

492: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیاوزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ میں حلال میٹ ایجنسی موجود ہے تو اس کا دفتر کہاں اور اعلیٰ افسران کون ہیں؟

(ب) اس ایجنسی کی 2008 سے 2018 تک کیا کارکردگی رہی ہے اور اسے 2008 سے 2018 تک کتنا بجٹ دیا گیا؟

(ج) اس ایجنسی نے حلال میٹ کی فراہمی میں کیا اہم کردار ادا کیا ہے؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) صوبہ میں حلال میٹ ایجنسی موجود ہے۔ پنجاب حلال میٹ ایجنسی کا دفتر شاہین کمپلیکس چوتھی منزل دفتر نمبر-6 ایجرٹن روڈ لاہور پر واقع ہے۔ اور جناب جسٹس ریٹائرڈ خلیل الرحمٰن خان اس کے چیئرمین ہیں۔

(ب) اس ایجنسی کی 2008 سے 2018 کی کارکردگی تفصیل حسب ذیل ہے:

1. شرعی احکامات کی روشنی میں جانوروں کو حلال طریقہ سے ذبح کرنے کے عمل کی یقین دہانی کے لئے پنجاب حلال ڈویلپمنٹ ایجنسی نے قصاب حضرات کو عملی تربیت فراہم کی۔
2. پنجاب میں بین الاقوامی کانفرنس کا منعقد کروانا۔
3. جانوروں کو حلال طریقہ کے مطابق ذبح کرنے کے لئے شرعی راہنمائی کی کتاب کی اشاعت۔
4. لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈپارٹمنٹ کو بائی لاز برائے حلال ذبح اور لائسنسنگ کی تیاری میں معاونت مہیا کی۔
5. صنعتکاروں/درآمد کنندگان/برآمد کنندگان کی راہنمائی کے لئے اسلامی شریعہ راہنمائی کتاب کی اشاعت کی۔
6. صارفین، ریگولیٹری اداروں اور صنعتکاروں کی راہنمائی کے لئے مصنوعات کی تیاری میں استعمال ہونے والے بین الاقوامی اجزاء کے ای کوڈز کی کتاب کی اشاعت کی۔
7. وفاقی منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کو حلال سیکٹر کی ترویج و ترقی کے لئے ڈی ایٹ ایکسپرٹ گروپ میٹنگ کے انعقاد میں معاونت فراہم کی۔
8. چیئرمین پنجاب حلال ڈویلپمنٹ ایجنسی نے بین الاقوامی ادارے سٹینڈرڈ اینڈ میٹرالوجی انسٹیٹیوٹ فار اسلامک کنٹریز کو یونیفائیڈ حلال سٹینڈرڈ کی تیاری میں معاونت کی۔

ایجنسی کو برائے سال 19-2018 کا مجموعی بجٹ 67,842,000 روپے مختص کیا گیا۔

(ج) اس ایجنسی نے حلال میٹ کی فراہمی میں مندرجہ ذیل کردار ادا کیا ہے۔

1. پنجاب حلال ڈویلپمنٹ ایجنسی نے جانوروں کو حلال طریقہ کے مطابق ذبح کرنے کے لئے شرعی راہنمائی کی کتاب کی اشاعت کی۔
2. مفصل جواب جزہائے (ب) میں دیا جا چکا ہے۔
3. مندرجہ ذیل مذبح خانوں کے آڈٹ کرنے کے بعد حلال سرٹیفکیشن دی جا چکی ہے۔

- PAMCO
- Abedin International
- Zenith Associates
- Sufi Poultry

- Tajij Food
- TATA Best Foods

محکمہ لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کی کوپر روڈ پر واقع لیبارٹری سے متعلقہ تفصیلات

493: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیاوزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کی کوپر روڈ پر واقع لیبارٹری میں کون سے ٹیسٹ ہوتے ہیں اور کس ٹیسٹ کی کیا فیس ہے؟

(ب) یہ لیبارٹری کب کتنی لاگت سے تعمیر ہوئی؟

(ج) 2008 سے 2018 تک اس لیبارٹری کو حکومت نے کتنے فنڈز دیئے سال وار علیحٰدہ علیحٰدہ تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) پنجاب لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کی کوپر روڈ پر واقع لیبارٹری میں مندرجہ ذیل ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔

1. جانوروں کے اندرونی وبیرونی تشخیص کا ٹیسٹ۔
2. جانوروں کے خونی کرموں کی تشخیص کا ٹیسٹ۔
3. مسٹا ئٹس کا ٹیسٹ۔
4. بیماریوں کی تشخیص بذریعہ Elisa ٹیسٹ
5. بیماریوں کی تشخیص بذریعہ PCR ٹیسٹ
6. مرغیوں کی پوسٹ مارٹم اور اس کی بنیاد پر بیماریوں کی تشخیص
7. سیرم بائیوکیمسٹری۔
8. ہیماٹالوجیکل تشخیص
9. مختلف ویکسین شدہ جانوروں میں ٹائیٹریشن کے ذریعہ ویکسین کی کارکردگی کی جانچ۔ لیبارٹری میں یہ تمام ٹیسٹ بغیر فیس کے کئے جاتے ہیں۔

(ب) یہ لیبارٹری چار سالوں (09-2008 تا12-2011)میں بنی اور اس پر کل لاگت 133.336 ملین روپے آئی۔

(ج) 2008 سے 2018 تک اس لیبارٹری کو حکومت کی طرف سے مہیا کئے گئے فنڈز کی سال وار علیحدہ علیحدہ تفصیل حسب ذیل ہے:

مالی سال	کل Allocation (ملین روپے)
2008-09	42.180
2009-10	46.132
2010-11	57.905
2011-12	72.007
2012-13	117.963
2013-14	125.996
2014-15	131.962
2015-16	141.394
2016-17	167.984
2017-18	221.563

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر128 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ!

لاہور: ہنجروال میں ڈاکوؤں کی گھر میں لوٹ مار سے متعلقہ تفصیلات

128: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روز نامہ "جنگ" مورخہ 5-مارچ 2019 کی خبر کے مطابق ہنجروال لاہور میں ڈاکو شبیر نامی شہری کے گھر داخل ہوئے، تمام افراد کو یرغمال بنا کر چار لاکھ روپے مالیت کے طلائی زیورات اور نقدی لوٹ کر لے گئے نیز گھر والوں پر تشدد بھی کیا؟

(ب) ڈکیتی کی اس واردات کا مقدمہ کس تھانہ میں درج ہوا نیز ڈاکوؤں کو پکڑنے کے لئے پولیس نے اب تک جو اقدامات اٹھائے ہیں ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ

(الف) محترمہ نے ایک اخباری خبر کی بنیاد پر توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے، انہوں نے اپنے توجہ دلاؤ نوٹس میں جن حقائق کا ذکر کیا ہے وہ درست نہ ہیں۔

(ب) تھانہ ہنجروال میں اس قسم کا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا، 15 کی کال کا ریکارڈ بھی چیک کیا گیا ہے پولیس کو کوئی ایسی کال موصول ہوئی اور کسی شبیر نامی شخص نے تھانہ ہنجروال میں ایسے وقوعہ کے متعلق کوئی رپورٹ درج کرائی ہے اور نہ ہی کوئی درخواست دی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کے باوجود محترمہ کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر ان کے پاس کوئی انفارمیشن ہے یا شبیر نامی آدمی نے ان سے رابطہ کیا ہے اور اس نے یہ کہا ہے کہ اس کا پرچہ درج نہیں کیا گیا یا اس قسم کی کوئی اور بات ہے تو پولیس اس پر کارروائی کرنے کے لئے تیار ہے لیکن پولیس کے پاس یہ واقعہ رپورٹ نہیں ہوا اس لئے یہ واقعہ درست نہ ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! روزنامہ "جنگ" میں یہ خبر main headline ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی بات ٹھیک ہے، اخبار میں کئی دفعہ خبر آجاتی ہے لیکن اخبار والے اس کی تردید نہیں کرتے، اگر آپ کے پاس اس اخبار کے علاوہ کوئی انفارمیشن ہے تو اس کے لئے بھی وزیر قانون نے کہا ہے کہ اگر جان بوجھ کر ایف آئی آر درج نہیں کی گئی تو ہم اسے بھی take up کرنے کے لئے تیار ہیں اس لئے آپ اسے چیک کر لیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 130 محترمہ شاہین رضا کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

گوجرانوالہ: سانول نامی شہری کو قتل اوراس کی والدہ کو شدید زخمی کرنے سے متعلقہ تفصیلات

130: **محترمہ شاہین رضا:** کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 14۔فروری2019کو تھانہ پیپلز کالونی گوجرانوالہ کے علاقہ میں سانول نامی شہری کو گولیاں مار کر قتل کر دیا گیااور اس کی والدہ کو فائرنگ کر کے شدید زخمی کر دیا گیاجو کہ موت وحیات کی کشمکش میں ہسپتال میں زیر علاج ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس واقعہ کا مقدمہ تھانہ پیپلز کالونی میں ایف آئی آر نمبر132/19 کے تحت درج ہوا ہے مگر پولیس تاحال ملزمان کو گرفتار نہیں کر سکی اس کے بارے میں مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!شکریہ

(الف) یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے۔اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ باپ نے اپنے بیٹے کو قتل کیا ہے اس کا background یہ تھا کہ اس شخص کے دو بیٹے تھے ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو قتل کر دیا تھااور قتل کرنے کے بعد وہ بیرون ملک چلا گیا تھا۔جب وہ واپس آیاتواسے راضی نامہ کی بنیاد پر اس مقدمہ سے ایڈیشنل سیشن جج۔۔۔

جناب سپیکر: Order in the House. جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!اسے راضی نامہ کی بنیاد پر اس مقدمہ سے ایڈیشنل سیشن جج گنجیانہ صاحب کی عدالت سے بروئے راضی نامہ بری کر دیا گیا۔بری ہونے کے بعد والد نے اپنے اس بیٹے کو جس نے پہلے اپنے بھائی کو قتل کیا تھااسے قتل کر دیااور ساتھ ہی اس نے اپنی بیوی کو بھی شدید زخمی کیاجو بعد میں ہسپتال میں admit ہوئی،اس میں latest صورتحال یہ ہے کہ وہ خاتون۔۔۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف ایوان میں داخل ہوئے
تو معزز ممبران حزب اختلاف نے کون آیا شیر آیا شیر آیا کے نعرے لگائے)

جناب سپیکر:.Order in the House جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ وہ خاتون جو زخمی ہوئی تھی ابھی latest صورتحال یہ ہے کہ وہ بھی زخموں کی تاب نہ لا کر فوت ہو چکی ہے۔یہ معاملہ ایک فیملی کے درمیان تھا کہ ایک باپ نے اپنے بیٹے کو قتل کیا اور اپنی بیوی کو بھی قتل کیا۔اس کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے، ملزمان بھی گرفتار ہو چکے ہیں اور اس کی تفتیش ہو رہی ہے۔اس مقدمے کو یکسو کر کے انشاء اللہ بہت جلد چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر:اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر 214/19 جناب جاوید کوثر کی ہے۔محرک اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

گوجر خان میں قائم ٹراما سنٹر کو فنکشنل کرنے کا مطالبہ

جناب جاوید کوثر:جناب سپیکر!شکریہ۔میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل گوجر خان جو کہ دو نشان حیدر حاصل کرنے والے پاک فوج کے بہادروں کی دھرتی ہے اور گوجر خان کے بہت سے خاندان بیرون ملک میں بھی مقیم ہیں جو بہت زیادہ زرمبادلہ بیرون ملک سے پاکستان بھیجتے ہیں۔

جناب سپیکر!تحصیل گوجر خان میں 2005 میں وزیراعلیٰ پنجاب جناب پرویز الٰہی نے علاقہ کے مسائل کے پیش نظر ایک ٹراما سنٹر کا سنگ بنیاد رکھا۔

جناب سپیکر! اس موقع پر وزیر قانون و لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ جناب محمد بشارت راجا بھی وہاں موجود تھے۔ اس عمارت کو 2008 میں مکمل کر دیا گیا لیکن گزشتہ دس سالوں میں اس ٹراما سنٹر کو فنکشنل نہیں کیا گیا جس کی وجہ صرف یہ تھی کہ اس عمارت پر جناب پرویز الٰہی کے نام کی تختی لگی ہوئی ہے۔ اب گوجر خان کی عوام کا مطالبہ ہے کہ موجودہ حکومت اس ٹراما سنٹر کو جلد از جلد فنکشنل کرنے کے لئے اقدامات کرے تاکہ عوام کو درپیش مشکلات دور ہو سکیں اس حوالے سے اہل علاقہ میں بڑی تشویش پائی جا رہی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: ہیلتھ منسٹر صاحبہ ہیں؟ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! محترمہ تشریف لائی تھیں لیکن ابھی ہاؤس میں موجود نہیں میں چیک کروا لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیتے ہیں جونہی منسٹر صاحبہ آئیں گی تو اسے take up کر لیں گے۔

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے تین چار مرتبہ instructions دی ہیں کہ متعلقہ منسٹر کو یہاں پر موجود ہونا چاہئے یا اس کی application آنی چاہئے۔

جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ جیسے سپیکر کے ہوتے ہوئے بھی یہ منسٹر کیوں نہیں آ رہے؟ انہیں ایوان میں دلچسپی ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! ہمیشہ ادھر ہی ہوتی ہیں، ابھی بھی آ جائیں گی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 75 جناب لطاسب ستی کی ہے یہ تحریک التوائے کار move ہو چکی ہے، وزیر سکولز ایجوکیشن جناب مراد راس نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا تھا۔ جناب محمد لطاسب ستی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں، چلیں جی، مراد راس! آپ جواب دے دیں۔

ضلع راولپنڈی کے سکولوں میں تعینات ٹیچرز کو ہارڈ ایریا الاؤنس دینے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کے ضمن میں گزارش ہے کہ بلاشبہ کسی بھی معاشرے کی ترقی کے لئے تعلیم کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ محکمہ سکولز ایجوکیشن حکومت کی ہدایت کی روشنی میں صوبہ بھر میں تعلیمی پالیسیوں پر عملدرآمد کرتا ہے، اساتذہ کرام کی بھرتی، تبادلہ جات اور ان کی تدریسی کارکردگی کے حوالے سے صوبہ بھر میں یکساں پالیسی لاگو ہے۔ محکمے کی کوشش ہوتی ہے کہ صوبہ بھر کے دور دراز اور پسماندہ علاقوں کے سکولوں میں اساتذہ اور تعلیمی سہولیات فراہم کرے۔ سکولوں میں ہیڈ ماسٹرز، ہیڈ مسٹریسز کی تعیناتی کے لئے محکمہ سکولز ایجوکیشن کی جانب سے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ہیڈ ماسٹرز اور ہیڈ مسٹریسز کی براہ راست بھرتی کے لئے کیس تکمیل کے مراحل میں ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے بھرتی کی سفارشات موصول ہونے پر نہ صرف ضلع راولپنڈی کی تحصیلوں مری، کہوٹہ، کوٹلی ستیاں بلکہ صوبہ بھر کے دیگر اضلاع کے سکولوں میں بھی ہیڈ ماسٹرز اور ہیڈ مسٹریسز تعنیات کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! ان تحصیلوں کے اساتذہ کرام کو حوصلہ افزائی کے لئے انہیں ہارڈ ایریا الاؤنس دیا جا رہا ہے۔ جہاں تک پہاڑی علاقوں میں تعینات اساتذہ کے تبادلہ جات کا تعلق ہے اس ضمن میں گزارش ہے کہ حکومت کی منظوری کے بعد صوبہ بھر میں تبادلہ جات کے لئے یکساں پالیسی پر عملدرآمد کیا جاتا ہے۔ تاہم اس ضمن میں حکومتی احکامات کی روشنی میں محکمہ ضروری کارروائی عمل میں لائے گا۔

جناب سپیکر! محکمہ سکولز ایجوکیشن میں اس وقت اساتذہ کو ہارڈ ایریا الاؤنس دینے کے بارے میں کسی پالیسی پر محکمے میں عملدرآمد نہیں ہو رہا تاہم حکومت کی طرف سے منظوری اور رقم کی فراہمی پر محکمہ ضروری کارروائی کرے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! تقریباً66 سکولز ایسے ہیں کہ جن کے ہیڈ ماسٹر نہیں۔ یہ علاقہ آپ نے نہیں دیکھا ہو گا لیکن میں نے دیکھا ہوا ہے اور وہاں پر سردیوں میں جانا خاصا مشکل ہوتا ہے۔ آپ کو ان علاقوں میں تعینات اساتذہ کو کوئیspecial package or incentiveدینا پڑے گا۔ اگر آپ ان کو کوئیincentiveدیں گے تو پھر ہی یہ اساتذہ ان سکولوں میں جائیں گے۔ جناب مراد راس! کیا سیکرٹری سکولز ایجوکیشن آئے ہوئے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ان کو بُلایا نہیں گیا تھا۔

جناب سپیکر: محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق اگر تحریک التوائے کارtake upہو رہی ہے تو ان کو آنا چاہئے تھا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے وضاحت کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ چیئر کی یہ رولنگ ہے کہ جس محکمہ سے متعلق سوالاتtake upہوں گے یا تحریک التوائے کار ہو گی تو اس کے سیکرٹری لازمی طور پر یہاں آفیشل گیلری میں موجود ہوں گے۔ ایک دن پہلے بھی محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات تھے اور اس روز بھی محکمہ کے سیکرٹری موجود نہیں تھے۔ آج سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کیوں نہیں آئے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! وہ لوکل گورنمنٹ کی میٹنگ میں گئے ہوئے ہیں۔ میں نے ان کو اس میٹنگ میں بھجوایا ہے اور میں خود یہاں پر جواب دینے کے لئے موجود ہوں۔

جناب سپیکر: کیا لوکل گورنمنٹ کی میٹنگ اس ہاؤس سے زیادہ اہم ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں جواب دینے کے لئے موجود ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ میری بات سمجھ نہیں رہے۔ آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ یہ کوئی آپ کا یا میرا ذاتی مسئلہ نہیں۔ میں ذاتی طور پر آپ کا بڑا regard کرتا ہوں لیکن یہ ہاؤس کی عزت کا مسئلہ ہے۔ اس بارے میں چیئر کی پہلے ہی رولنگ آچکی ہے کہ متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری کو لازمی طور پر یہاں پر موجود ہونا چاہئے۔ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر صاحب یہاں ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں تو سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کس میٹنگ میں گئے ہوئے ہیں اور وہ وہاں کیا کر رہے ہیں؟ یہ روّیہ مناسب نہیں ہے۔ دوسرا آپ نے جو جواب دیا ہے وہ بھی صحیح نہیں۔ میں خود ان علاقوں میں گیا ہوں اور یہ ہیڈ ماسٹر وہاں پر جا ہی نہیں رہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میرا جواب تو سُن لیں۔ کیا میں آپ کی بات کا جواب دے دوں؟

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ جب آپ کے محکمہ کا سیکرٹری آئے گا تو پھر جواب لیں گے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ جب سیکرٹری سکولز ایجوکیشن آئیں گے تو پھر اس کو take up کیا جائے گا۔ اگر سیکرٹری سکولز ایجوکیشن نہیں آتے تو پھر اس کے خلاف کسی طرف سے تحریک استحقاق آئے گی کیونکہ یہ طریق کار غلط ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں سرجری کی وجہ سے پچھلے ہفتے یہاں پر موجود نہیں تھا۔

جناب سپیکر: آپ کی بات نہیں ہو رہی۔ میرے علم میں یہ بات ہے کہ آپ یہاں پر نہیں تھے۔ آپ کی سرجری کا پیغام ہمیں مل گیا تھا۔ آپ کی بات نہیں بلکہ یہ اس ہاؤس کے تقدس کی بات ہے۔ اس بارے میں already رولنگ آچکی ہے۔ ایک دن سیکرٹری فنانس نہیں آئے تھے اور پھر چیئر کی جانب سے اس بارے میں رولنگ دی گئی اور اگلے دن اجلاس کا وقت صبح 9:00 بجے کا تھا اور سیکرٹری فنانس 8:45 یہاں گیلری میں بیٹھے ہوئے تھے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ مجھے ذاتی طور پر آپ کا بڑا regard ہے۔ اب تو ماشاءاللہ آپ صحت یاب ہو گئے ہیں۔ جب سیکرٹری سکولز ایجوکیشن آئیں گے تو پھر اس تحریک التوائے کار پر بات ہو گی۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ محکمہ سکولز ایجوکیشن کی مزید تین تحریک التوائے کار ہیں۔ اس تحریک

التوائے کار کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔جب سیکرٹری سکولز ایجوکیشن آئیں گے تو پھر ان کو take upکیا جائے گا۔کل سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کو بُلایا جائے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر108/19جناب صفدر شاکر کی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!آپ نے ابھی نوٹس لیا ہے اور اس سے پہلے ڈپٹی سپیکر صاحب نے بھی تین چار مرتبہ اس چیز کا نوٹس لیا ہے کہ وزراء صاحبان اسمبلی کے بزنس کے بارے میں seriousنہیں ہیں۔میرے خیال میں یہ seriouslyکوشش کرتے ہوں گے لیکن بیوروکریسی ان کی بات نہیں مان رہی۔

جناب سپیکر:سید حسن مرتضیٰ!ایسا نہیں ہے۔وزراء صاحبان اپنے کام کے حوالے سے انتہائی سنجیدہ ہیں البتہ محکمہ جات کے سیکرٹری صاحبانseriousنہیں ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!آپ نے درست فرمایا کہ وزراء صاحبان seriousہیں لیکن sincereنہیں ہیں۔

جناب سپیکر:سید حسن مرتضیٰ!یہ بات مناسب نہیں کیونکہ وزراء صاحبانserious and sincereہیں۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر![***********]

جناب سپیکر:سید حسن مرتضیٰ!بڑی معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ یہ ذاتی بات ہے لہٰذا اس کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر108/19جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔جی،آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

تحصیل تاندلیانوالہ کے بارہ دیہات نہری پانی سے محروم

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد کے مندرجہ ذیل 12 دیہات چک نمبر 547گ ب،549گ ب،550گ ب،551گ ب،552گ ب،553گ ب، 554گ ب، 555گ ب، 556گ ب، 501گ ب،557گ ب اور558گ ب نہری پانی سے محروم ہیں۔ یہ دیہات راجباہ کلسیانوالہ بورالہ ڈویژن میں شامل ہیں۔ ٹیل پر ہونے کی وجہ سے ان دیہات کو نہری پانی نہیں مل رہا۔ غریب کسان نہری پانی نہ ہونے کی وجہ سے اپنی فصلیں کاشت کرنے سے قاصر ہیں۔ بجلی کے ٹیوب ویل لگانا اور بجلی کے بل ادا کرنے کی اُن میں استعداد نہیں ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ اس اہم مسئلہ کے فوری حل کے لئے اقدامات کئے جائیں اور نہری پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کے حوالے سے ہم نے محکمہ سے data مانگا ہوا ہے۔ مجھے ایک دن کی مہلت دیں میں انشاءاللہ تعالیٰ کل اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اور کل اس تحریک التوائے کار کو take up کیا جائے گا۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس take up کرتے ہیں۔

مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019 has been introduced in the House and it is referred to the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering for report thereon within one month.

بحث

پری بجٹ بحث

جناب سپیکر: آج کے ایجنڈے کا اگلا آئیٹم پری بجٹ discussion ہے۔ بحث کا آغاز وزیر خزانہ کی تقریر سے ہو گا اور جو معزز ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو دے دیں۔ جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ موجودہ حکومت باضابطہ طور پر مالی سال 20-2019 کا بجٹ پیش کرنے جا رہی

ہے۔ہم چاہتے ہیں کہ اس سلسلے میں یہ ایوان ہمیں اپنی قیمتی آراء سے نوازے۔ان کی تجاویز کی روشنی میں آئندہ بجٹ کے خدوخال ترتیب دیئے جائیں۔

جناب سپیکر!ہمارا گزشتہ مالی سال کا بجٹ19-2018ایکcorrectiveبجٹ تھا جس کے ذریعے ہم نے ماضی کی غلطیوں کی اصلاح کی کوشش کی ہے۔

جناب سپیکر!گزشتہ مالی سال جب تحریک انصاف کی حکومت نے پنجاب کی کمان سنبھالی تو اس کو عظیمchallengesدرپیش تھے۔ہم نے91-ارب روپے کیoutstanding liabilities inheritکیں،150سے اوپرlitigation cases inheritکئے،سٹیٹ بنک کی overdraft lineمکمل طور پرexhaustedتھی جو واپس دینا پڑی۔اس سال ہم چاہتے ہیں کہ جو ترقیاتیparadigmاس صوبے میں رہا ہے اُس میں بہتری لے کر آئیں۔

جناب سپیکر!پچھلے سات سال کی ڈویلپمنٹ جس میں 2100-ارب روپے سے اوپر خرچ ہوئے اُس میں اگر آبادی کو دیکھا جائے تو دس فیصد آبادی کے لئے ایک ہزار ارب روپیہ خرچ کیا گیا اور باقی 90فیصد آبادی پر صرف ایک ہزار ارب روپیہ خرچ کیا گیا۔ہم یکساں پنجاب کی سوچ رکھتے ہوئے ایکregional equalizationکے تحت بڑھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر!میں چاہتا ہوں کہ معزز ایوان کے فاضل ممبران کو دیئے گئے نئے پنجاب کی نئی ترجیحات کاpamphlet, bookletاورquestionnaireدیا گیا ہے اُس کو مہربانی کر کے ضرور پڑھیں،اسےfillکریں اور ہمیں اپنی قیمتی آراء سے ضرور آگاہ کریں۔

جناب سپیکر!جنوبی پنجاب اور دیگر پسماندہ علاقے ہماری ترقیاتی ترجیحات کا خاص مرکز ہیں۔اس خطے میں صحت، تعلیم، انفراسٹرکچر اور سماجی بہبود وغیرہ کے حوالے سے متعدد منصوبہ جات کی تکمیل کے لئے تیزی سے ہم نے اس وقت بھی کام جاری رکھا ہوا ہے۔جنوبی پنجاب کو بجٹ ترتیب دیتے وقت تناسب سے زیادہ حصہ انشاءاللہ دیا جائے گا تاکہ گزشتہ پسماندگی کا ازالہ کیا جاسکے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں پُرامید ہوں کہ اس پری بجٹ سیشن میں تمام معزز ممبران اپنے حلقوں کی بہترین نمائندگی کرتے ہوئے ایسی ٹھوس اور مثبت تجاویز پیش کریں گے جو آئندہ مالی

سال کا بجٹ بناتے وقت نہ صرف حکومت کی راہنمائی فرمائیں گے بلکہ اُن کی تکمیل عوام کی زندگی میں آسانیوں کا باعث بن سکے گی۔

جناب سپیکر! میری اس معزز ہاؤس سے یہ بھی گزارش ہے کہ اس پائیدار ترقی کے جو اہداف ہم نے set کئے ہیں اُن کو حاصل کرنے اور آمدن میں اضافے کے لئے جو necessary revenue generation کے مشورہ جات ہیں، اُن سے بھی وہ ہمیں مستفید فرمائیں اور ساتھ ساتھ expenditure cuts کی طرف بھی ضرور غور کریں۔ گزشتہ مالی سال کی طرح آئندہ مالی سال میں بھی ہماری یہ پالیسی ہوگی کہ غیر ترقیاتی اور نمائشی اخراجات کم سے کم ہوں تاکہ حکومتی وسائل صرف انتہائی ضروری منصوبوں اور ترقیاتی کاموں کے لئے خرچ کئے جا سکیں۔

جناب سپیکر! اس مقصد کے لئے باقاعدہ ہدایات جاری کی جا چکی ہیں اور متعلقہ ادارے اور کمیٹیاں اس حوالے سے حکومتی سطح پر سادگی اور austerity کو یقینی بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں پھر پُر امید ہوں کہ معزز ممبران اس پری بجٹ سیشن میں اپنی مثبت اور قابلِ عمل تجاویز دیں گے جس سے صوبے کو معاشی اور سماجی ترقی میں بہتری، وسائل میں اضافہ، گورننس کی بہتری کے مقاصد کا حصول اور غیر ترقیاتی اخراجات میں زیادہ سے زیادہ کمی لائی جائے گی۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب میں قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو دعوت دیتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ میں پری بجٹ سیشن پر اپنی بات کرنے سے پہلے پاکستانی قوم کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جب بھی اس ملک پر کڑا وقت آیا چاہے زلزلہ ہو، سیلاب ہو یا ہندوستان کا جنگی جنون ہو تو اس قوم نے کمال یکجہتی کا مظاہرہ کیا ہے۔ آپ کو علم ہے کہ پلوامہ واقعہ کے بعد پارلیمنٹ کے اندر بھی تمام سیاسی جماعتوں نے ایک مثالی یکجہتی کا اظہار کیا

ہے۔ ہندوستان کے دو جنگی جہاز ہمارے قوم کے سپوت حسن صدیقی اور نعمان جیسے بہادر پائلٹس نے گرائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ حوالدار عبدالرب اور نائیک خرم نے جامِ شہادت نوش کیا۔ قوموں کی زندگی میں مشکل وقت آتا ہے۔ ہم سب سیاستدان ہیں لیکن پہلے پاکستانی ہیں۔ یہاں پر ذکر کرنا چاہئے کہ آج اللہ کے فضل و کرم سے پوری اسلامی دنیا میں پاکستان ایک واحد ایٹمی قوت ہے اور پاکستان کے دشمنوں کو یہ بات ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ شہید ذوالفقار علی بھٹو نے ایٹمی پروگرام کی بنیاد رکھی جس پر یہ قوم اُن کو خراج تحسین پیش کرتی ہے اور میاں محمد نواز شریف جس کو اللہ نے اس ملک کو ایٹمی قوت بنانے کا ذریعہ بنایا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے آج بھی وہ وقت یاد ہے جس وقت امریکہ میں بل کلنٹن صدر تھے۔ جب ہندوستان نے پانچ دھماکے کئے تو کلنٹن نے کہا کہ ہم آپ کو اربوں ڈالر دیں گے لہٰذا آپ ہندوستان کے جواب میں ایٹمی دھماکے نہ کریں لیکن میاں محمد نواز شریف نے قومی امنگوں کے عین مطابق billions of dollar کو ٹھکرایا اور اللہ کے فضل و کرم سے ہم نے ہندوستان کے پانچ ایٹمی دھماکوں کے جواب میں چھ دھماکے کرکے اُس کا جواب دیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج بھی میں خائف ہوں اور دعا کرتا ہوں کیونکہ جنگ کے بادل ابھی بھی منڈلا رہے ہیں اور مودی کا جنگی جنون ہے۔ جب تک وہ الیکشن میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں کر لیتا misadventure کا خطرہ ہے لیکن ہمیں اپنی دھرتی کے سپوتوں پر مان ہے اور ہمیں پاکستانی ہونے کے ناتے یہ فخر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک ایٹمی قوت بنایا ہے۔ تمام تر ناپاک خواہشوں کے باوجود اللہ کے فضل و کرم سے ہندوستان پاکستان کی طرف میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا اور اس کا کریڈٹ دو سابق وزرائے اعظم اور پاکستانی قوم کو جاتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آج بجٹ کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس حکومت کو قائم ہوئے آٹھ مہینے ہو گئے ہیں۔ میں اہداف پر اور باقاعدہ discussion کرنے سے پہلے کچھ اہم پہلو نیک نیتی کے ساتھ گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ کل بھی میں نے یہ کہا کہ جب پہلا اجلاس ہوا تو قومی اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر نے قومی اسمبلی میں میثاقِ معیشت کی بات کی تھی کہ معاشی بحران ہے لہٰذا بیٹھ کر ہم اس پر قانون سازی کریں، سیاسی جماعتوں کے مشترکہ مشوروں کے ساتھ ایسی

strategy اپنائیں تاکہ پاکستان کے حالات بہتر ہوں لیکن ایسا نہ ہو سکا اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایوان چور اور ڈاکو کے نعرے سے گونجتا رہا۔

جناب سپیکر! انگریزی میں کہتے ہیں کہ:

"To be, or not to be, that is the question"

جناب سپیکر! آپ ماشاء اللہ عرصہ دراز سے ایک باریک بین سیاستدان ہیں اور آپ نے grass roots level سے سیاست کی ہے۔ بروقت جو فیصلے ہوتے ہیں وہی احسن فیصلے ہوتے ہیں لیکن وقت گزر جانے کے ساتھ ساتھ وہی فیصلے مشکل فیصلے ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! دیکھئے وزیر خزانہ یہ کہتے تھے کہ ہم آئی ایم ایف کے پیچھے نہیں چھپیں گے کیونکہ ہمیں آئی ایم ایف کی ضرورت نہیں ہے لیکن پھر کہا گیا کہ ہم آئی ایم ایف سے بات کریں گے اور اسی دوران روپے کی قدر میں 35 فیصد کمی واقع ہوئی۔ پاکستان کی 71 سالہ تاریخ میں unprecedented ہے۔ یہاں devaluation 35 percent ہوئی۔ پالیسیوں اور strategy کی اپنی افادیت ہوتی ہے لیکن آپ جانتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ ایوان جانتا ہے اس طرف بیٹھے ہوئے لوگ بھی صائب رائے رکھتے ہیں کہ ہمیشہ معیشت sentiment driven ہوتی ہے۔ آپ کو اعتماد سازی کے لئے ایسے اقدامات کرنے پڑتے ہیں جس سے غیر یقینی صورتحال کم ہو اور سرمایہ کار سرمایہ کاری کر سکے لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ اس کے بعد وزیر اعظم خود کہنے لگے کہ مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا کہ معاشی حالات اتنے خراب ہیں۔

جناب سپیکر! ہم گھر کا بجٹ بناتے ہیں تو ایک ایک چیز لکھتے ہیں کہ ہم نے اپنی چادر کے مطابق پاؤں پھیلانے ہیں۔ اگر کوئی spade work کیا ہوتا، ہمارے ساتھی جو اُدھر بیٹھے ہیں یہ shadow cabinet کی بات کیا کرتے تھے تو کیوں home work نہیں تھا، کیوں چیزوں کا جائزہ نہیں لیا گیا اور قوم کو کہا گیا کہ ہمیں تو معلوم ہی نہیں تھا کہ معاشی حالات اتنے خراب ہیں؟ چلیں! ہم نے کہا کہ ان کو موقع ملنا چاہئے اور بات آگے بڑھنی چاہئے۔

جناب سپیکر! آج آپ دیکھیں کہ ہم ایٹمی قوت ہیں لیکن مانگے تانگے کے ہمارے دوست ممالک سے پیسے آ رہے ہیں، دو بلین، تین بلین آنے پر شادیانے بجائے جاتے ہیں۔

آج معاشی حالات خراب ہیں اور دوست ممالک جو پاکستان کے ہمدرد ہیں وہ پیسے دے رہے ہیں، مجھے خوشی ہے اور یہ ٹھیک بات ہے۔ ان سب چیزوں اور آٹھ ماہ گزر جانے کے بعد 35 فیصد روپے کی devaluation ہونے کے بعد پھر کہا جا رہا ہے کہ ہم آئی ایم ایف کے پاس جا رہے ہیں۔ اسی دوران بجلی اور پٹرول کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ کیا گیا اور ابھی تک معلوم نہیں ہے کہ وہ کون سی شرائط ہیں جن پر آئی ایم ایف سے قرضہ لیا جائے گا۔ اس وقت تک غیر یقینی کے حالات ہیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ قومیں اپنے دوستوں کو نہیں بھولتیں not only fair weather friends جو مشکل وقت کے ساتھی ہوتے ہیں ان کو یاد رکھتے ہیں۔ پاکستان کی 71 سالہ تاریخ گواہ ہے کہ چین نے ہمیشہ مشکل وقت میں پاکستان کا ساتھ دیا ہے۔ ہم نے جب قوم سے وعدہ کیا تھا کہ ہم بجلی کے اندھیرے دور کریں گے تو ہمیں بھی علم نہیں تھا کہ خزانے کے حالات کیا ہیں۔ ہم نے گلہ نہیں کیا کہ فلاں حکومت ورثہ میں یہ چھوڑ گئی۔ ہم نے اپنا پیٹ کاٹ کر بجلی کے منصوبوں کا آغاز کیا، چین نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا ہاتھ تھاما تو 71 سال میں 15 ہزار میگاواٹ بجلی پیدا ہوئی اور ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان پانچ سالوں میں 12 ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کر کے دکھائی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں تو چین کا مشکور ہونا چاہئے تھا کہ انہوں نے مشکل وقت میں 55۔ارب ڈالر کی پاکستان میں سرمایہ کاری کی لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ شروع میں آتے ہی ایک وزیر موصوف نے کہا کہ CPEC کو review کرنا چاہئے یہ ہمارے وارے کا نہیں ہے۔ اس کے بعد برطانیہ کے اخبار میں وہ ساری چیز من و عن چھاپی گئی۔ اس کے بعد جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے misquote کیا گیا ہے۔ اس کے بعد بات یہاں نہیں رُکی پھر ایک اور وزیر نے ایک منصوبے میں کہا کہ یہاں پر کرپشن ہوئی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ چین جیسا محتاط ملک ہے۔ میں نے کبھی نہیں سنا تھا کہ اس کی state owned کمپنی نے اس وزیر موصوف کا جواب دیا اور کہا کہ یہ CPEC کو controversial بنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے یہ بتائیے کہ ہم کس کی خدمت کر رہے ہیں، کیا یہ قومی خدمت ہے کہ چھوٹے چھوٹے معاملات میں چین جیسے دوست ملک کو ناراض کریں۔ میں آج اس حکومت سے

دست بدستہ گزارش کروں گا کہ خدارا اگر آپ خود مشکلات کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو پاکستان کے عظیم دوستوں کو ناراض مت کیجئے۔

جناب سپیکر! یہاں لاہور میں اورنج لائن ٹرین کا منصوبہ چل رہا ہے اس کے لئے کہا گیا کہ یہ سفید ہاتھی ہے۔ اس کو ہم مکمل نہیں کر سکتے۔ مجھے بتائیں کہ 60 سے 70 فیصد Chinese loan ہے، سستا loan ہے اور یہ منصوبہ 70 سے 80 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔ یہ منصوبہ 22 ماہ عدالت میں زیر التواء رہا۔ ہم نے test trial کیا۔

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ لاہور، راولپنڈی اور ملتان میں میٹرو بس چل رہی ہے۔ ہم نے سو ارب میں تین میٹرو بسیں بنائیں۔ میں point scoring نہیں کر رہا آج پشاور میٹرو بس کا تخمینہ سو ارب سے تجاوز کر گیا ہے اور آج بھی وہاں پر کھنڈر ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! point scoring سے اور چور ڈاکو کہنے سے بات نہیں بنتی۔ میں نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ ہم مثبت اپوزیشن کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری میثاق معیشت کی آفر کو چور اور ڈاکو کے نعروں سے استقبال کیا گیا۔ ہم چپ کر گئے لیکن وقت کا پہیہ جو گھومتا رہتا ہے۔ یہ اللہ کا کام ہے کہ یہ جن کو چور ڈاکو کہتے تھے ان کو صاف پانی اور آشیانہ میں گرفتار کیا گیا، آج عدالت کا فیصلہ بول رہا ہے کہ اس میں ایک پائی کی کرپشن پائی گئی نہ ایک انچ زمین گئی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ بھی کہا گیا کہ یہ مقدمہ بدنیتی پر مبنی تھا تو یہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے۔ اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ ایمانداری سر چڑھ کر بولتی ہے۔ ہم سب گنہگار ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج پاکستانی معیشت کے جو حالات ہیں ہم سب کو مل کر اس چیلنج کا مقابلہ کرنا ہے اور اس ملک کا تماشا نہیں دیکھنا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو انشاء اللہ یہ ملک اپنی راہ پر دوبارہ واپس آجائے گا۔

جناب سپیکر! 2010 میں قواعد انضباط کار میں یہ شامل کیا گیا کہ ہم پری بجٹ اجلاس کیا کریں گے۔ یہ مسلم لیگ (ن) کے دور میں ہوا۔ میں یہ گزارش بھی کرتا ہوں کہ جب ہم پنجاب کا بجٹ چھوڑ کر گئے تھے تو اس وقت ADP کا سائز 635۔ ارب روپے کا تھا لیکن حالیہ بجٹ جو پاکستان تحریک انصاف نے پیش کیا اس میں 400۔ ارب کی کٹوتی کی گئی 4۔ ارب کی نہیں 400۔ ارب کی کٹوتی کی گئی۔ اس کے بعد پیچھے 238۔ ارب رہ جاتا ہے اس میں سے بھی صرف 88۔ ارب خرچ ہوا

ہے۔ ہم نے جب ADP میں 635۔ارب روپیہ دیا تھا تو اوائل میں ہم 255۔ارب روپیہ خرچ کر چکے تھے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج ایف بی آر کہہ رہا ہے کہ 244۔ارب روپے کا ہدف کم ہے جو آپ نے ٹیکس اکٹھا کرنا ہے اور یہ آپ کے این ایف سی ایوارڈ پر براہ راست اثر انداز ہو گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صوبہ کو کم وسائل میسر آئیں گے اور ڈویلپمنٹ پر مزید کٹوتی ہو گی۔ اس کے پیچھے کیا رہ جائے گا تو یہ افسوسناک بات ہے۔ صوبہ پنجاب جو آدھے سے زیادہ پاکستان ہے اس میں ٹیکس ٹارگٹ 276 بلین ہے جس میں سے ابھی صرف 31 فیصد اکٹھا ہو سکا ہے۔ آپ کا جو نان ٹیکس ریونیو ٹارگٹ 100 بلین ہے جس میں سے ابھی صرف آدھا اکٹھا ہوا ہے۔ یہ صورتحال بڑی تکلیف دہ بھی ہے، تشویشناک بھی ہے اور میں یہ بتاتا چلوں کہ اس وقت افراط زر 8.5 فیصد ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں بہت سے آئی ایم ایف پروگرام لئے ہیں لیکن کوئی ایک پروگرام بھی کامیابی سے تکمیل تک نہیں پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بڑی ہے میں کوئی point scoring نہیں کر رہا۔ مسلم لیگ(ن) نے آئی ایم ایف پروگرام حاصل کیا نہ صرف کامیابی سے اس کو مکمل کیا بلکہ ہم سب جانتے ہیں کہ جب آئی ایم ایف کا پروگرام ہوتا ہے تو growth rate زمین بوس ہو جاتا ہے، ترقیاتی اخراجات بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آئی ایم ایف پروگرام مکمل بھی کیا اور تقریباً 6 فیصد growth rate بھی achive کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم یہ نہیں کہتے اور میں اپنے دوستوں کو بھی یہ مخلصانہ مشورہ دوں گا کہ وہ بھی یہ باتیں چھوڑ دیں کہ ہمیں ورثے میں یہ ملا اور وہ ملا یہ باتیں سُن سُن کر لوگوں کے کان پک گئے ہیں کیونکہ ہر آنے والی حکومت یہی باتیں کرتی ہے۔ لوگ بھوکے مر رہے ہیں ان کو کھانا چاہئے۔ لوگوں کو سڑکیں، کام اور ہسپتالوں میں دوائیاں چاہئیں لہٰذا خدارا یہ راگ الاپنا چھوڑ دیں۔ جب آپ لوگوں کے مسائل بھی حل نہیں کرتے، آگے سے آپ یہ باتیں سناتے ہیں تو اس سے آپ جلتی پر تیل کا کام کرتے ہیں اور جس میں سچائی صفر اعشاریہ صفر ہوتی ہے۔ آپ کہیں گے تو میں اس بات کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر! بہرکیف اب میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ ہم اپنی بجٹ ترجیحات کا اعادہ کریں اور پھر میں اپنے دوست معزز وزیر خزانہ کو بتاؤں گا کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ہم کسی زمانے میں

across the table بیٹھا کرتے تھے۔ ہم نے 2012 میں جو PRA Act introduce کروایا تھا تو اس سے 293 فیصد ریونیو میں اضافہ ہوا تھا اور tax base بڑھی تھی ایسا صوبہ پنجاب میں پہلی مرتبہ ہوا تھا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے گوش گزار کر دوں کہ مسلم لیگ (ن) کے سابقہ دور میں FBR tax collection 1.5 trillion سے 2.9 trillion ہوئی۔ جو remittances ہیں وہ 40 فیصد بڑھیں جو آج پی ٹی آئی کے دور میں 2 بلین ڈالر کم ہوئی ہے۔ اگر ہم افراطِ زر کی بات کریں تو ہمیں ورثے میں 7.75 فیصد افراطِ زر ملا تھا جو کہ اللہ کے فضل و کرم سے ہم نے جب پانچ سالوں میں مکمل کیا تو اس وقت 3.70 فیصد افراطِ زر تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! Investors confidence جو تھا یہ میں نہیں آئی ایم ایف کہہ رہی ہے کہ Extended Fund Facility سے investors confidence بہتر ہوا تو گزارش یہ ہے کہ شکوہ جوابِ شکوہ میں، میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا لہٰذا اب میں مختلف شعبہ جات کی طرف آتا ہوں اور نیک نیتی کے ساتھ آپ کو بتاتا ہوں کہ ہم نے کیا کیا کیونکہ ہم آپ کے ساتھ اچھے کاموں میں تعاون کرنا چاہتے ہیں لیکن facts کو ہم آپ کے سامنے ضرور رکھیں گے چاہے وہ آپ کو تلخ لگیں اور آپ کی صحت پر گراں گزریں۔

جناب سپیکر! ہم نے اللہ کے فضل سے ایجوکیشن بجٹ میں دس سالوں کے دوران 500 فیصد اضافہ کیا۔ ابھی آپ ٹیچرز کی بات کر رہے تھے تو ہم نے خدا کے فضل سے تین لاکھ ٹیچرز میرٹ پر بھرتی کئے۔ 200 نئے کالجز بنائے جس سے 40 ہزار سٹوڈنٹس مستفید ہوئے۔ ہم کو لیب ٹاپ کا طعنہ دیا جاتا تھا لیکن اب میرے دوست خود لیب ٹاپ تقسیم کرتے ہیں تو یہ بڑی اچھی بات ہے۔ 4 لاکھ 25 ہزار لیب ٹاپ میرٹ پر غریب بچوں اور بچیوں میں تقسیم کئے کیونکہ ان کا یہ قصور تھا کہ وہ غریب گھرانے میں پیدا ہوئے لیکن ٹیلنٹ کے حوالے سے وہ کسی ارب پتی کے بچوں سے آگے تھے تو ان کو ہم نے یہ لیب ٹاپ دیئے ہم نے کوئی سفارش کی بنیاد پر لیب ٹاپ تقسیم نہیں کئے۔ 16 دانش سکولز بنائے گئے جن کا بدقسمتی سے آج کوئی پرسان حال اور والی وارث نہیں ہے اور یہ بہت دور افتادہ علاقوں جیسے حاصل پور، رحیم یار خان، چشتیاں، ڈی جی خان، میانوالی اور مظفر گڑھ میں بنائے گئے جس سے دس ہزار بچے اور بچیاں مستفید ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں خود ڈیرہ غازی خان گیا ایک یتیم بچی فر فر انگریزی بول رہی تھی اور مجھے ایچی سن سکول اور دانش سکول کے سٹینڈرڈ میں ذرا برابر بھی فرق محسوس نہیں ہوا۔ دانش سکول اس مسئلے کا حل نہیں ہے لیکن اور haves and have notes میں gap اتنا زیادہ ہو گیا ہے کہ ہمیں ایسے ادارے بنانے پڑیں گے جس سے غریب آدمی کے بچوں کو بھی یہ احساس ہو کہ ارب پتی کے بچے کے پاس ہی صرف ٹیلنٹ نہیں جو کہ وہ پیسوں سے خرید تا ہے۔ غریب کے گھر بھی جو بچے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی talented ہیں اس لئے ہم نے دانش سکول کا انعقاد کیا تھا اور ہم نے وہ سکول کامیابی کے ساتھ چلائے۔ 17- ارب روپے کا فنڈ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن میں ہم نے رکھا جس سے خدا کے فضل و کرم سے 3 لاکھ 50 ہزار عام بچے، بچیوں کو ہم نے سکالر شپ دی۔

جناب سپیکر! میں نے دانش سکول کا ذکر کر دیا ہے۔ Missing facilities ہمارے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے 44 ہزار سکولوں کو 23- ارب روپے کی missing facilities مہیا کی گئیں ابھی آپ اسی کا ذکر کر رہے تھے۔ 80 ہزار بچے بھٹوں پر مزدوروں کی طرح کام کرتے تھے ان بچوں کی تعلیم کو ممکن بنایا گیا۔ ہمارے ایجوکیشن منسٹر صاحب بھی جنوبی پنجاب سے hail کرتے ہیں ان کو معلوم ہے کہ 5 لاکھ بچیوں کو جنوبی پنجاب کے 16 ڈسٹرکٹس میں سکول جانے کے لئے stipend دیا۔

جناب سپیکر! صحت کے حوالے سے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ان دو ماہ میں ادویات کی قیمتوں میں ایک غریب آدمی کے لئے ہوش ربا اضافہ کیا گیا اور آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں کہ انجیوگرافی ٹیسٹ سرکاری مہنگا ہے اور پرائیویٹ ہسپتالوں میں وہ ٹیسٹ سستا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے آپ یہ بتائیں کہ جہاں آپ ہیلتھ کی بات کرتے ہیں، جہاں آپ آگے بڑھنے کی بات کرتے ہیں، غریب آدمی کے پاس اگر دوائیاں خریدنے کے پیسے نہیں ہوں گے دوائیاں ان کی پہنچ سے دور ہو جائیں گی تو وہ کیا کرے گا لہٰذا اس پر آپ کو خاطر خواہ اقدام کرنا چاہئے ورنہ ان چیزوں کا مسئلہ ایک طوفان بن جائے گا جب دوائیاں ایک غریب آدمی کی پہنچ دور ہو جائیں گی۔ ہم نے دس سالوں میں 525 فیصد ہیلتھ بجٹ میں اضافہ کیا۔ 25 ڈسٹرکٹس میں آپ خود تشریف لے جائیں ہم نے ہسپتالوں کو revamp کیا یہ کوئی قلعی اور رنگ سے نہیں کیا بلکہ ہم نے ایمرجنسی بلاکس، سی ٹی سکین مشینیں، ہیپاٹائیٹس اور پیتھالوجی لیبز بنائیں اور یہ سی ٹی سکین

مشینیں وہ نہیں جو سفید ہاتھی ہیں خراب ہوجائیں تو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے یہ کام ہم نے پبلک پارٹنرشپ کے ذریعے کیا تاکہ وہ مشینیں سفید ہاتھی نہ بنیں لہٰذا یہ کوئی کریڈٹ لینے والی بات نہیں ہے۔ پنجاب کے 36ڈسٹرکٹس میں اللہ کے فضل وکرم سے 86فیصد مفت ادویات کی فراہمی کو ہسپتالوں میں یقینی بنایا۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا چلوں کہ انصاف صحت کارڈ کا اجراء مسلم لیگ(ن) کے دور میں 17اضلاع میں اربوں روپے سے کیا گیا۔ یہ صحت کارڈ غریب آدمی کے لئے ٹھنڈی ہوا کا جھونکا ہیں تو آج یہ انصاف صحت کارڈ ہے کوئی بات نہیں ہمیں اس بات کا کوئی درد نہیں ہے۔ غریب کا بھلا ہو چاہے وہ انصاف صحت کارڈ بن جائے۔ آپ کو یاد ہوگا بے نظیر انکم سپورٹس پروگرام ہوتا تھا ہمیں کہا گیا کہ یہ اچھا پروگرام ہے لہٰذا اس پروگرام کو اپنے نام سے منسوب کرلیں لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا بلکہ ہم نے اس کے لئے تین گناincrease کیا اور آج تک وہ بے نظیر انکم سپورٹس پروگرام کے نام سے ہی چل رہا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ریسکیو1122 یقیناً آپ کے دور میں ایک بہت ہی نیکی کا کام تھا جس کا میں بار بار ذکر کرتا ہوں اس سے غریب آدمی کا بے انتہا بھلا ہوا۔ ہم نے اس پروگرام کوfreeze نہیں کیا بلکہ ہم نے ریسکیو1122 کے دوسرے اضلاع میں بھیoffices بنائے اور اس کو بجٹ دیا کیونکہ یہ ایک اچھا اقدام تھا لہٰذا اس کو ہمیشہ کے لئے چلتا رہنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں بار بار یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ معاملہ پولیٹیکلpoints scoring سے حل نہیں ہوگا آئیں بیٹھیں اور بات کریں ہم اپنی مثبت اپوزیشن پاکستان کے لئے کریں گے، جس طرح آج پلوامہ واقعہ کے بعد جنگی جنون پر پوری قوم متحد ہے لہٰذا پاکستان کے لئے ہم سب ایک ہیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ایگریکلچر صوبہ پنجاب کیbackbone ہے ہماری60 سے 65فیصدearning ایگریکلچر سے وابستہ ہے اور اب 21۔ارب روپے کا بجٹ 7۔ارب روپے پر لے آئے ہیں۔ ہم نے کسانوں کی بحالی پر78۔ارب روپے خرچ کئے۔ دس سالوں میں کسانوں کو 302ٹریلین روپے قرض کی مد میں دیئے اور ہم نےfertilizer prices میں 10فیصد کمی کی، 70فیصد پانی کے بلوں میں کمی کی اور کیڑے مار ادویات میں 60فیصد کمی کی۔ یوریا کا ریٹ کسی زمانے

میں 1400 روپے ہوا کرتا تھا آج اس کا ریٹ 1785 روپے ہے۔ ہمارے کئی دوسری طرف بیٹھے حکومتی ممبران ساتھی یہاں پر کسانوں سے ووٹ لے کر آئے ہیں۔DAP کی بوری کا ریٹ کسی زمانے میں 1785 روپے ہوا کرتا تھا آج اس کا ریٹ 3554 روپے ہے۔ کسان پس گیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کی اسمبلی کے سامنے آکر وہ آلو والے روتے تھے۔ آج ساری سبسڈی withdraw کر لی گئی ہے تو یہ صوبہ کیسے چلے گا جس کی backbone یہ farm proceeds ہیں۔ ہم نے farm-to-market roads بنائے جس کی آپ کسی تحصیل یا ڈسٹرکٹ میں جا کر کوالٹی دیکھیں۔ یہ کوئی سو کلومیٹر نہیں بلکہ اللہ کے فضل و کرم سے آٹھ ہزار کلومیٹر ہم نے farm to market roads بنائے جو carpeted roads ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پاکستان تحریکِ انصاف کے دوستوں نے کہا تھا کہ ہم 15-ارب روپے farmers کو soft loan دیں گے لیکن میں اپنے فنانس منسٹر سے پوچھوں گا کہ وہ ہمیں اس بارے میں بتائیں کہ 15-ارب میں سے کتنے ارب loan اب تک دے سکے ہیں؟ میں نے سیف سٹی کا ذکر ضرور کرنا ہے کیونکہ میں اخباروں میں پڑھ رہا تھا کہ جناب عثمان احمد خان بُزدار نے کہا ہے کہ ہم سیف سٹی کو آگے بڑھائیں گے۔ اس کو ضرور آگے بڑھائیے لیکن اس پر ہمیں کریڈٹ نہیں چاہئے۔ یہاں پر فرانزک لیب سٹیٹ آف دی آرٹ بنی ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر جناب محمد بشارت راجا بیٹھے ہیں تو میں یہ ضرور کہوں گا کہ جیسے سانحہ ساہیوال ہوا ہے، قصور میں بچی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے یا خیبر پختونخوا میں بچی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اگر فرانزک لیب نہ ہوتی تو ہم مجرموں کو کیفر کردار تک نہ پہنچا سکتے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ فرانزک لیب، سیف سٹی اور دیگر اداروں کو مزید پھیلائیں تاکہ دہشت گردی کا ناسور ختم ہو جائے۔ آج فرقہ واریت کے خلاف آپریشن ہو رہا ہے اس کا ripple effect آئے گا اور ہمیں اس کے consequence face کرنے پڑیں گے لیکن اس کے لئے ہمیں اپنے سکیورٹی اداروں کو مضبوط کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں آج جناب محمد بشارت راجا سے کہوں گا کہ ہم نے سانحہ ساہیوال پر سیاست نہیں کی۔ میں آج بھی نیک نیتی سے سمجھتا ہوں اور آپ سے امید رکھتا ہوں کہ آپ حقائق قوم کو بتائیں گے تاکہ جن لوگوں نے بھی اُس بچی کو اپنے ماں باپ کے سامنے بے دردی سے گولیوں

سے بھون ڈالا اُن کو کیفر کردار تک پہنچنا چاہئے ورنہ اللہ تعالیٰ بھی راضی نہیں ہوگا اور یہ قوم بھی اُس دن سے رنجیدہ ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اُس بچی کے آنسو اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں اور یتیم بچوں کو گھر جا کر ملا تھا۔ اس پر بھی کوئی پولیٹیکل point scoring نہیں ہے۔ یہاں پر مائیں باپ بیٹھے ہیں اور مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے بیس سال بعد اولاد دی ہے اور میں بخوبی سمجھتا ہوں کہ اولاد کا درد کیا ہے۔ میں دردمندی سے کہتا ہوں کہ اس سانحہ کے حقائق قوم کے سامنے لائے جائیں۔

جناب سپیکر! ہمارے وزیر موصوف جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں اب انشاء اللہ اپنی تقریر کو wind up کروں گا اور آپ کا شکریہ کہ آپ مجھے سُن رہے ہیں۔ ہم جنوبی پنجاب کا بجٹ 16 سے 36 فیصد تک لے کر گئے۔ پنجاب کا کُل بجٹ 238 بلین ہے۔ ہم نے جب حکومت چھوڑی تو جنوبی پنجاب کا بجٹ صرف 229۔ ارب روپے تھا۔ ہم نے رحیم یار خان میں خواجہ فرید آئی ٹی یونیورسٹی بنائی جس کو آپ جا کر ذرا دیکھیں، اُس کے سٹینڈرڈز دیکھیں، اُس کی fields, labs اور ہال دیکھیں تو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ جنوبی پنجاب میں ایسی یونیورسٹی بنی۔

جناب سپیکر! آپ لوکل باڈیز کے منسٹر بھی رہ چکے ہیں اور آپ کی بڑی دلچسپی بھی ہے۔ جب آپ لوکل باڈیز کے منسٹر تھے تب میں چھوٹا سا بچہ تھا اور سکول میں پڑھتا تھا۔ آج لوکل باڈیز کا راگ الاپنے والے کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کو یہ نظام پسند نہیں ہے تو کم از کم اُن کے جو resources ہیں جو خود اپنی مدد آپ حاصل کرتے ہیں اُس پر بھی ban ہے کہ وہ کوئی نئی سکیم نہیں شروع کر سکتے۔ وہاں پر آپ جانتے ہیں کہ لوکل باڈیز کے ہوتے ہوئے ڈسٹرکٹ ADP کا نام ونشان ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ایسا سنا نہیں کہ تاریخ میں کبھی ایسا ہوگا۔ وہاں پر maintenance اور سٹریٹ لائٹس کے لئے لوکل باڈیز grinding halt پر ہیں۔ یہ عوام کے elected نمائندے ہیں جو لوگوں سے وارڈ اور یونین کونسل کی سطح پر ووٹ لے کر آئے ہیں۔ آپ نے اُن کے پیسے بند کر دیئے ہیں۔ اگر آپ کو نظام پسند نہیں ہے تو کم از کم لوگوں کو سزا تو مت دیں کہ انہوں نے مسلم لیگ (ن) کو ووٹ دیا ہے۔ تمام ترباتوں کے بعد میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس ایوان کو clear road map دیا جائے کہ آنے والے بجٹ میں کتنا پیسا مختص کیا جائے گا اور کتنی

facts تو یہ ہیں کہ ہم کم کریں گے resources allocate کی جائیں گی۔ یہ تخمینہ کی بات کرتے ہیں کہ ہم کم کریں گے تو یہ facts ہیں کہ 20 فیصد اخراجات اس حکومت میں آکر بڑھا ہے۔ ہم پہلے 422 چھوڑ کر گئے تھے جو اب 505۔ارب ہو گیا ہے۔ یہ کیسے بات کرتے ہیں کہ ہم کفایت شعاری کی طرف ہیں۔

جناب سپیکر! پرائمری و سیکنڈری ایجوکیشن بڑا اہم منصوبہ ہے جس پر focus کرنا چاہئے اور missing facilities پوری ہونی چاہئیں۔ اس کے علاوہ ongoing سکیمیں ہیں جن پر ہو سکتا ہے کہ آپ کو پسند نہ ہوں لیکن جو سڑک ٹوٹی ہوئی ہے اُس پر عام آدمی گزرتا ہے لہٰذا اُن کو مکمل کرنے کا بندوبست کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں نے ریسکیو 1122 کا ذکر کیا ہے۔ مڈل کلاس سمال ٹریڈرز پر focus کرتے ہوئے اُن کے جائز مطالبات کو پورا کیا جائے۔ ہم نے اپنے دَور میں جب این ایف سی ایوارڈ تھا تب بلوچستان کو فراخدلی سے اپنا share دیا تھا لیکن آج خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں سیلاب آیا ہوا ہے لہٰذا میں جناب عثمان احمد خان بُزدار سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنے چھوٹے بھائیوں کا خیال کرنے کے لئے اُن کی مالی معاونت بھی کریں اور اُن کی مدد بھی کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جناب محمد حمزہ شہباز شریف! اذان کے لئے تھوڑا ٹائم رہ گیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں پانچ منٹ میں مکمل کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: پھر تو اذان ہو جائے گی۔ میرا دل ہے کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں جن پر آپ ذرا بیٹھ جائیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں بس ایک پوائنٹ پر بات کرتا ہوں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، آپ ایک منٹ میں بات کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! یہ چیزیں کبھی پھر طے کر لیں گے لیکن یہ صوبے کا پری بجٹ سیشن ہے۔ ہماری بہنیں یہاں پر بیٹھی ہیں۔

جناب سپیکر! میں بتانا چاہوں گا کہ Violence Against Women Centre والے رونا رو رہے تھے کہ ہمارے پاس بجٹ نہیں ہے۔ یہ حکومت خواتین کے حقوق پر بات کرتی ہے لیکن آج Violence Against Women Centre ملتان کا دفتر بند ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ اس پر کچھ حکم جاری کریں۔ لیور ٹرانسپلانٹ انسٹیٹیوٹ ایک ایسا ادارہ ہے کہ لوگوں کو پہلے ہندوستان جانا پڑتا تھا، در در کی ٹھوکریں کھانی پڑتی تھیں، Visa کے لئے ہندوستان کے ترلے کرنے پڑتے تھے اور آج سٹیٹ آف دی آرٹ لیور ٹرانسپلانٹ انسٹیٹیوٹ بن گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ حکومت جو چاہے مرضی کرے لیکن ادارے کو خراب نہ کرے اور اس کے بورڈ پر جو قانون سازی ہوئی ہے اُس پر آپ ہماری مشاورت سے عمل کریں کیونکہ کل ایک غریب آدمی کی وہاں پر سرجری ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، انشاءاللہ آپ کی مشاورت ہو گی۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں آخری بات آپ کی اجازت سے کروں گا کیونکہ ہم سب انسان ہیں۔ میں نے اپنے باپ کو دیکھا کہ جب وہ کینسر سرجری کروا رہے تھے تو انہوں نے مجھے خط لکھا کہ بیٹا تم آ نہیں سکے، اگر میں زندہ لوٹا تو ٹھیک ورنہ اپنی بیٹیوں کا تم نے باپ بننا ہے۔ ابھی 20 سال بعد مجھے اللہ نے اولاد دی اور میری بیٹی کو اللہ نے نئی زندگی دی جس کی اوپن ہارٹ سرجری ہوئی ہے۔ آج میاں محمد نواز شریف جو تین مرتبہ اس ملک کا وزیراعظم رہا ہے جس نے اس ملک کو ایٹمی قوت بنایا لیکن وہ آج پابندِ سلاسل ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے دوستوں سے کہوں گا کہ سیاست نہ کریں۔ آپ کو یقین دلانے کے لئے کلثوم نواز کو مرنا پڑا کیونکہ کچھ ساتھی ایسے تھے جنہوں نے اس پر سیاست کی۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! آج اُن کی میڈیکل حالت کچھ ایسی ہے جس پر سیاست نہ کریں۔ ہمیں مل کر ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جس سے وہ صحت یاب ہوں اور اللہ تعالیٰ سب کے ماں باپ کو صحت دے۔ آپ کا بہت شکریہ۔ پاکستان پائندہ باد۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ قائد حزب اختلاف! باقی باتوں کا جواب اور چھ ماہ کی کارکردگی فنانس منسٹر صاحب دیں گے لیکن اس سے پہلے کچھ حقائق بتاؤں گا کہ 2002 سے 2007 تک جب میں وزیر اعلیٰ تھا تو اُس وقت بھی یہی حالات تھے۔ ہم نے پچھلی حکومت کا رونا روئے بغیر آئی ایم ایف کا پورا پروگرام اس طرح ختم کیا تھا کہ ایک پیسا باقی نہیں بچا تھا اور سب کچھ اُن کو واپس دے دیا گیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

اس دوران 2002 سے 2007 تک 32 ہزار کلو میٹر سڑکیں بنائیں جن میں intercity roads اور farm to market roads تھیں۔ اُس وقت ہماری جی ڈی پی گروتھ 8 فیصد پر گئی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسے کام ہوئے جو پاکستان میں پہلے نہیں ہوئے تھے۔ ہم نے ساتھ ہی یہ بھی کیا کہ کسی کو victimize کئے بغیر ایسے کام کئے جو پاکستان کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں ہوئے تھے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جناب سپیکر! حزب اقتدار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
"انہیں بھی بات کرنے دیں" کی آوازیں)

مجھے بات کرنے دیں۔ وہ چھ ماہ کی کارکردگی بتائیں گے۔ اس کے بعد کسی کا بزنس بند کئے بغیر ہم نے کوشش کی کہ کوئی بندہ ہمارے دور میں victimize نہ ہو اور ہر ایک کو اس کا جائز حق دیا گیا۔

پہلی دفعہ پکے کھالے 600 کلو میٹر کسانوں کے لئے بنائے گئے اور پہلی بار off peak hours میں کسانوں کے ٹیوب ویلوں کے بجلی کے بل کا 50 فیصد حکومت پنجاب دیتی تھی جو کہ پہلے کبھی نہیں ہوا اور اب بھی نہیں ہوا۔

اس کے علاوہ ٹریفک وارڈنز سے لے کر crime rate کو کم کرنے کے لئے پٹرولنگ پوسٹوں کا جو کام تھا، اس میں پھر خرابی آئی کیونکہ یہ پوسٹیں 500 کی تعداد میں بنی تھیں لیکن 350 کے بعد آگے نہیں بنیں۔

دوسری چیزیں جنہیں اور بہتر طریقے سے لے کر آگے جایا جا سکتا تھا۔۔۔

(اذان مغرب)

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس وقت اگر ساری پٹرولنگ پوسٹیں بن جاتیں تو "چھوٹو گینگ" نہیں پیدا ہونا تھا اور پولیس کی جو performance expose ہوئی تھی کم از کم وہ بھی بچائی جا سکتی تھی کیونکہ وہ کوئی ذاتی پراجیکٹ نہیں تھا بلکہ وہ صرف لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے تھا۔

ہم نے ایک تونسہ بیراج شروع کیا جس کے اوپر 100 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی گنجائش تھی لیکن وہ دس سالوں میں مکمل نہیں ہوا اور آپ چاہتے تو دس سالوں میں کم از کم ایک بیراج بنا سکتے تھے جس سے بہت فائدہ ہوتا۔

ہم نے پانچ سالوں میں نہروں کی لائننگ شروع کی جسے آگے بڑھایا جا سکتا تھا۔ ہمارے دور میں بھی utilization fund 98 percent رہا ہے۔

Highest in the history of the Punjab.

پہلی دفعہ تاریخ میں میٹرک تک تعلیم مفت کی گئی اور کتابیں بھی مفت دی گئیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جنوبی پنجاب میں وظیفہ دینا شروع کیا جس کا پہلے کبھی کسی کو خیال نہیں آیا۔ اس کے بعد ہمارے جو energy کے projects نہروں کے اوپر چھوٹے چھوٹے یونٹ لگ رہے تھے جن سے کم از کم دو اڑھائی سو میگاواٹ بجلی پیدا ہونی تھی۔ سارا کچھ ہو گیا energy policy بن گئی، ٹینڈرز بھی ہو گئے تھے جو کہ سارے cancel کر دیئے گئے اور اس کے بعد کچھ نہیں ہوا۔ کم از کم ان چیزوں کو آگے بڑھاتے تو فائدہ آپ ہی کو ہونا تھا اور اس حکومت کو ہونا تھا لیکن ہمارے پانچ سالوں میں جو ہوا اور یہ دس سالوں میں جو ہو سکتا تھا وہ میری نظر میں اس سے زیادہ بہتر ہو سکتا تھا جو کہ نہیں ہو سکا اس لئے کہ ہم ایسی چیزوں میں پڑ گئے کہ پھر الجھتے گئے الجھتے گئے۔

آپ نے ابھی کڈنی لیور ٹرانسپلانٹ سے متعلق بات کی تو اس کا بل ابھی layہوا ہے جس پر میں نے جناب محمد بشارت راجا اور وزیر صحت سے یہی بات کی ہے کہ اپوزیشن کے ساتھ باقاعدہ مشاورت کریں اور ان کی بہتر تجاویز کو اس بل میں شامل کریں۔ یہ بھی بات ہوئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

یہ کام جو ہم نے پانچ سالوں میں کئے ہیں تو اس کو چاہتے تو آپ صرف followہی کرتے رہتے تو بہت کچھ ہو سکتا تھا۔ غریبوں کے بچے تو ان 64 ہزار سکولوں میں جاتے ہیں جن میں سے 10 ہزار سکول میاں محمد شہباز شریف کو بند کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ سکول بند نہ کرتے بلکہ اور بڑھاتے۔

ہم نے ورلڈ بنک کے تعاون سے ایجوکیشن فاؤنڈیشن بنائی تھی جسے اور آگے لے جانے کی ضرورت تھی۔ اس کے ذریعے بہت کام ہو رہا ہے اور ایک بندہ بھی ہم نے وہاں پر ایسا لگایا جو totally independentتھا جو کہ بعد میں سٹیٹ بنک کا گورنر بھی بنا تو ہمارا کوئی ذاتی کسی کے ساتھ interestنہیں تھا۔

چودھری اقبال صاحب بیٹھے ہیں جو کہ ہمارے وزیر صحت تھے اور ہم نے ہیلتھ سیکٹر میں ہر جگہ پر ڈاکٹرز بھی پہنچائے اور ادویات بھی مفت فراہم کیں اس حوالے سے میو ہسپتال میں باقاعدہ سپیکر پرannouncementہوتی تھی۔ میں نے 450 بستروں کا میو ہسپتال میں سرجیکل ٹاور بنایا تھا جس میں گیارہ آپریشن تھیٹرز تھے۔ یہ تو بیگم کلثوم نواز اور میاں محمد نواز شریف کا گوالمنڈی کا حلقہ تھا تو اس کو نہیں بند کرنا چاہئے تھا بلکہ اس کو چلانا چاہئے تھا۔ پھر کیا ہوا جب چیف جسٹس صاحب آئے تو انہوں نے آکر چلایا۔

کارڈیالوجی ہسپتال کو میں نے گجرات میں نہیں بنایا تھا میں نے وزیر آباد میں بنایا۔ گوجرانوالہ ڈویژن میں ارد گرد ساری سڑکیں بنادیں تاکہ مریض وہاں آسکیں لیکن اُس کو بند کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ میری تختی کو اُکھاڑ کر اپنی تختی لگالیتے لیکن اُسے بند نہیں کرنا چاہئے تھا آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ وہاں صرف ہسپتال کو چالو نہ کر کے کتنے مریضوں کی وفات ہوئی ہے؟ آپ کی کوئی مریضوں سے تو دشمنی نہیں ہے سیاسی طور پر مجھ سے تو ہو سکتی ہے کسی اور سے ہو سکتی ہے اسی طرح اسمبلی بلڈنگ کا معاملہ آپ سب کے سامنے ہے۔

ہمارا یہاں جو بیٹھنے کا حال ہے وہ آپ کے سامنے ہے اپوزیشن والے بھی بیٹھے ہیں آپ نے دیکھا ہے کہ وہ اسمبلی بلڈنگ state of the art تھی۔

آپ اپنے دور میں اُس کو مکمل کرتے تو آپ کو کریڈٹ جاتا۔ ہم کبھی معزز ممبران کو اوپر گیلری میں بٹھاتے ہیں پھر آپ ہمیں کہتے ہیں، ہمیں اوپر کیوں بٹھایا تو یہ ساری چیزیں لمحہ فکریہ ہے۔ اس سے سیکھنے کی ضرورت ہے تو میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ میں نے جو کہا ہے آپ اسے دل پر نہ لیں میں آپ کو facts کی بات کر رہا ہوں۔

چودھری اقبال صاحب ہنسے ہیں یہ facts ہیں تو بس میں نے آپ سے اتنی بات کرنی تھی باقی ابھی پندرہ منٹ کا نماز کا وقفہ کر لیتے ہیں اور نماز پڑھ کر وقفے کے بعد دوبارہ آجائیں گے۔

قائدِ حزبِ اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چلیں آپ بات کر لیں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں نے آپ کی ساری باتیں بڑے مثبت انداز میں سنی ہیں۔ میں نے یہاں پر ریسکیو 1122 کا ذکر دوسری مرتبہ کیا ہے اور آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ ریسکیو 1122 کا جو ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر صاحب تھے اُس کو ہم نے تبدیل نہیں کیا۔ وہ آپ کے دور سے ہی چلا آرہا ہے ابھی بھی شاید وہی کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ نے وزیر آباد کارڈیالوجی کا ذکر کیا میں نے اُس کو خود وزٹ کیا مجھے بتایا گیا تھا کہ اس کو روکا گیا ہے میں نے اُس پر میٹنگ لی اور میں نے کوشش کی کہ وہ جلدی چل سکے تو میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ یہی healthy discussion ہے، یہی حوصلہ ہمت ادھر حکومتی بنچز میں بھی ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر! میں دیکھتا ہوں اسی سے پاکستان بنے گا، صوبہ بنے گا تو انشاءاللہ آپ ایسی باتیں کریں گے ہر کوئی یہاں پر سیکھتا ہے آپ مجھ سے سیکھتے ہیں، کوئی آپ سے سیکھتا ہے تو اسی طرح قائداعظم کا پاکستان روشن ہوگا لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ اگر آٹھ مہینے میں آپ کے experience کو انہوں نے محسوس کیا ہوتا تو آج آٹھ ماہ میں صوبے کی یہ حالت نہ ہوتی۔

جناب سپیکر: اب میرا خیال ہے وزیر خزانہ detail سے جواب دیں گے تو اس کے لئے ہم نماز کے بعد دوبارہ آکر discussion کریں گے۔۔۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں تو ابھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ بھی بات کرلیں کیونکہ قائدِ حزبِ اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف بھی بیٹھے ہیں بات ہو جائے۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! I think اس بات کو اب آگے بڑھانا چاہئے میری اپوزیشن سے گزارش ہوگی کہ اگر تحمل سے بات سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: Order in the House ابھی نماز پڑھنی ہے، ہم نے بھی پڑھنی ہے صرف پانچ منٹ بات ہو جائے۔ مجھے معلوم ہے سارے معزز ممبران بڑے نمازی ہیں پانچ منٹ بیٹھ جائیں۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! اگر ایک نئی روایت اور نئی رِیت کی بات کر رہے ہیں تو میں گزارش کروں گا کہ اگر پانچ منٹ مل جائیں تو ایک مثبت discussion کو ہم آگے لے کر چلیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! فنانس منسٹر ہی ہماری فنانس کمیٹی کے چیئرمین تھے۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! اس پر بھی میں بتاتا چلوں کہ یہ واحد ہاؤس تھا جس میں چیئرمین کو سمن کرنے کی پاورز نہیں تھی تو پانچ سال میں ایک ہی میٹنگ ہوئی تھی۔ اب اگر اسی healthy environment کو دیکھا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، No cross talk, please اب بات سن لیں۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے معزز قائدِ حزبِ اختلاف نے جو باتیں کیں میں چاہوں گا کہ ہر ایک پر مؤقف بیان کیا جائے۔ آئی ایم ایف کے پاس جانا بڑی دلیری کا کام نہیں ہے کہ جی ہم آئی ایم ایف کے پاس چلے گئے ہیں، آئی ایم ایف کے پاس نہ جانا اپنی ہر آپشن کو exhaust کرنا کہ ہم وہ واحد حکومت ہوں جن کو آئی ایم ایف کے پروگرام میں جانے کی کوئی جلدی نہیں ہے مگر ہم وہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر اس ملک کے لئے

آئی ایم ایف پروگرام ہو تو انشاءاللہ یہ حکومت اس ملک کے لئے یہ آخری پروگرام کی طرف جائے گی۔

جناب سپیکر! میں بڑے تحمل سے عرض کرنا چاہوں گا کہ معاشی بحران کا ذکر کرنا کیوں ضروری ہے کہ سر جب آپ کے دور سے transition ہوئی تو اُس وقت یہ ذکر ہو سکتا تھا جو کہ نہیں ہوا کہ جی آپ نے صوبہ کو سر پلس میں چھوڑا تھا۔ اُس کا کیا ذکر کرتے ہیں مگر جس مالی حالات میں یہ ملک اور یہ صوبہ ہم نے inherit کیا ہے ضروری بنتا ہے کہ ہم اپنی base بتائیں تا کہ اُس کے بعد ہی ترقی کی trajectory نظر آئے گی۔

جناب سپیکر! Current Account Deficit آپ نے ایک artificial طریقے سے ڈالر کو کنٹرول کیا ہوا تھا اس کے float کو manage کیا ہوا تھا کہ یہ ملک کی بلند ترین سطح 18 بلین ڈالر کا current deficit اس ملک کا ہو چکا تھا۔ Dollar devaluation ایک natural process تھی تا کہ آپ اپنی luxury items اور دوسری imports کو کم کریں تا کہ ملک کی domestic production بھی اُس سے بہتری کی طرف آئے، لوگ local goods کو خریدیں تو یہ جو چیزیں ہم نے inherit کیں اُسی کو آگے لے کر چلیں۔

جناب سپیکر! معزز قائدِ حزبِ اختلاف نے فرمایا کہ معیشت sentiment driven ہوتی ہے۔ بے شک یہ sentiment driven ہوتی ہے اس sentiment میں یہ بھی دیکھا جائے کہ یہ اس حکومت کی کارکردگی ہے کہ سعودی عربیہ نے biggest financial اور economic package پاکستان کے لئے اس حکومت کے اس معاشی حال کے اندر announce کیا ہے۔ یو اے ای competitively پاکستان میں مزید invest کرنا چاہ رہا ہے۔ جہاں تک سی پیک کی بات ہے سی پیک میں اس حکومت کے دور میں دو نئے joint working groups بنے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلی بار چائنا پاکستان کو 100 بلین روپے سے زیادہ کی ایڈ بھی فراہم کرنے جا رہا ہے۔ چائنا ایڈ کے ساتھ ہم کام کر رہے ہیں جو socio-economic development پر کام ہونے جا رہا ہے اس کے علاوہ جس کو معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے وہ ہمارا ایگری کلچر سیکٹر ہے

پہلی باری ایکjoint working group, agricultureکے لئے چائنا کے ساتھ بن رہا ہے تا کہ ہم اپنیproductivityبڑھائیں۔

جناب سپیکر! بات کی گئی تھی کہ انرجی پر کام ہوا ہےproduction is one aspect of the energyاُس پر بھی میں آتا ہوں انرجی کیdistributionپر کیا کام ہوا میرے فاضلcolleaguesاگر مجھے بتا سکیں؟Circular Debitپر کیا کام ہوا میرے فاضل colleaguesاگر مجھے یہ بتا سکیں؟ قرض لے کر قرض کا بوجھ آخر کسی نےpayکرنا ہے۔

جناب سپیکر! اورنج لائن ٹرین کی بات کی گئی ہے کہ وہ توloanلیا گیا،loanقرضہ ہے ہمیں مقروض کیا جارہا ہے اُس حد تک کہ ایک نہ ایک دن ہم یہ قرضہ کیسے دیں گے؟ ہمیں اس وقت یہ سمجھ نہیں آرہی کیونکہ اس کی اتنی بلند ترین سطح ہے۔

جناب سپیکر! پاور پلانٹس پروڈکشن کے لحاظ سے میں گزارش کروں کہ جو پنجاب نے initiativesلئے اُس میں پنجاب تھرمل پاور پراجیکٹ آج بھی نامکمل ہے کیونکہ اُس کا financial closureاس لئےachieveنہیں ہو رہا کیونکہ پچھلی حکومت نے وہ پراجیکٹ شروع تو کر دیا لیکن فیڈرل حکومت نے اُس کو خریداری کاagreementسائن کئے بغیر یہ پراجیکٹ شروع کیا تو اگر یہfinancial closureنہ ہوا تو یہ پنجاب حکومت پر اس کو لگانے اور چلانے کے لئے 142۔ارب روپے اور ہمیں اپنے گلے لینے پڑیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ اورنج لائن ٹرین کا ذکر کیا گیا تو ایک تو میں نے عرض کی کہ یہ ایک قرضہ ہے مجھے اس وقت ہاؤس میں بیٹھا ہوا میرا فاضل ممبر یہ بتا دے کہ اس کاfinancial modelکیا ہے؟ یہ کیسے واپس دیا جائے گا، یہ کس قسم کی کتنی قیمت کی ٹکٹ ہم رکھیں تو یہ 27کلو میٹر پر جو 250۔ارب روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے ایک اورنج لائن ٹرین کے لئے اُس کی ہمpaybackاور اُس کو کیسے چلا سکتے ہیں اگر کسی کے پاس یہfinancial modelہے جس کی بنیاد پر یہ پراجیکٹ لگایا گیا ہے تو مہربانی کر کے اس ہاؤس کو ضرور آگاہ کیا جائے کہ کس ماڈل کی بنیاد پر یہ لگایا گیا؟

جناب سپیکر! میں اس پر عرض کروں گا کہ اگر آپ نے economic growth اور ڈویلپمنٹ کی بات کرنی ہے تو ایک state owned entity بتا دیں جس کے اندر improvement آئی ہو، پی آئی اے کا بتا دیں، ریلویز کا بتا دیں، پاکستان سٹیل مل کا بتا دیں کون سا ایک ایسا ادارہ ہے جو پچھلی حکومت ٹھیک کر کے گئی جہاں پر یہ 27 کلو میٹر ٹرین کی میں بات کرتا ہوں تو اس سے لاہور کے تین لاکھ آدمی مستفید ہوتے ہیں۔ اگر آپ ان کو پاکستان کی بنی ہوئی ایک گاڑی سوزو کی مہران دے دیتے اور اس کے علاوہ ان کو 20 ہزار روپیہ سالانہ تیل کے لئے دے دیتے وہ ہمیں پھر بھی اس 265۔ارب سے سستی پڑتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پھر بات کی گئی ہے بجٹ کی۔ پچھلا بجٹ 635۔ارب روپے کتاب میں ضرور تھا اور پنجاب حکومت نے تقریباً 411۔ارب روپے خرچ کئے ہیں۔ ہمارا بجٹ بے شک 238۔ارب روپے کا ضرور ہے مگر معاشی صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہوتے ہوئے ہم نے فیڈرل حکومت کو اپنے پاس سے 148۔ارب روپے کی saving دی ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد حمزہ شہباز شریف! آپ نماز کے بعد دوبارہ ضرور آجائیں۔ منسٹر صاحب! نماز کے بعد جناب محمد حمزہ شہباز شریف بھی آئیں گے اور آپ بھی آجانا۔ اب 15 منٹ کے لئے نماز کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ برائے نماز مغرب
کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ برائے نماز مغرب کے بعد
جناب سپیکر 7 بج کر 15 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف کا پیغام آیا ہے کہ وہ آرہے ہیں۔ ان کے آنے پر کارروائی آگے بڑھائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بات کیجئے۔

محکمہ انٹی کرپشن کی طرف سے عوام سے ٹیکس کی وصولی

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ میں نے پچھلے دنوں بھی میانوالی کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی تھی کہ وہاں پر محکمہ انٹی کرپشن لوگوں سے ٹیکس وصول کر رہا ہے۔ اس پر جناب محمد بشارت راجا نے بھی کہا تھا کہ آپ قانوناً ٹیکس وصول نہیں کر سکتے لیکن وہ دوسرے محکموں کو دھمکی دے رہے ہیں کہ اگر آپ نے ٹیکس وصول نہ کیا تو آپ کے خلاف کارروائی کریں گے۔ اس طرح ہمارے ضلع میں۔۔۔

جناب سپیکر: ٹیکس کون وصول کر رہا ہے؟

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! انٹی کرپشن والے وصول کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ کیسے وصول کر سکتے ہیں؟

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! یہی بات ہے۔ جناب محمد بشارت راجا نے ان سے کہا تھا کہ آپ یہ ٹیکس وصول نہیں کر سکتے۔ اب وہ محکموں پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ اگر آپ ٹیکس وصول نہیں کریں گے تو ہم آپ کے خلاف کارروائی کریں گے۔

جناب سپیکر: ان کا تو کوئی کام نہیں ہے۔

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! یہی تو بات ہے۔ ضلع میں بے چینی پھیل گئی ہے اور لوگ پریشان ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ مہربانی کر کے ان کو یہاں بلوائیں اور بات کریں۔

جناب سپیکر: ابھی جناب محمد بشارت راجا آجاتے ہیں تو بات ہو جائے گی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پورے سرگودھا ڈویژن میں یہ ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق اخبارات میں بھی آیا ہے۔ محکمہ انٹی کرپشن کا ٹیکس وصول کرنے سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ ٹیکس خود وصول کر رہے ہیں اور مختلف محکموں اور تاجروں کو ہراساں کر رہے ہیں۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ صرف سرگودھا ڈویژن میں ہی ہو رہا ہے، یہ open ہو رہا ہے، اخبارات میں آیا ہے، facebook اور whatsApp پر چل رہا ہے۔

جناب سپیکر! میرے عزیز نے بالکل صحیح پوائنٹ اٹھایا ہے۔ وہاں لوگ بہت تنگ ہیں اس کو رکوائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: آپ کی بات صحیح ہے۔ ابھی وزیر قانون آتے ہیں تو اس معاملہ کو take up کرتے ہیں۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف تشریف لے آئے ہیں۔ جی، وزیر خزانہ! آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔

پری بجٹ بحث

(---جاری)

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں دوبارہ سے آغاز کرتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم ایک developing country ہیں۔ ہماری ترجیحات سوشل سیکٹر کی طرف ہونی چاہئیں۔ یہ بات بجا ہے کہ ہمارا ڈویلپمنٹ بجٹ کم تھا مگر یہ ہونے کے باوجود میں اس ہاؤس میں ضرور بتانا چاہتا ہوں کہ بجٹ کم ہونے کے باوجود ہماری سوشل سیکٹر میں پچھلے سال ماضی کے لحاظ سے 29 فیصد سے بڑھا کر ہم 39 فیصد اپنے بجٹ کو لے کر گئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم نے اس تنگدستی کے حال میں بھی ایجوکیشن میں 28۔ارب روپیہ زیادہ رکھا ہے۔ ہم نے ہیلتھ کے اندر بھی 21۔ارب روپیہ زیادہ رکھا ہے۔ اس وقت یہ بات سب کے لئے اور میرے فاضل ممبران جو میرے سامنے تشریف فرما ہیں اور اپوزیشن میں بیٹھے ہیں وہ بھی اس سے باور ہیں کہ حقیقی معنوں میں ہمیں جس ڈویلپمنٹ کی ضرورت ہے وہ human ڈویلپمنٹ کی ہے۔ ہمیں human capital کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! ہمیں اس میں invest کرنا پڑے گا اور انشاء اللہ نئے پنجاب کی نئی ترجیحات میں سر فہرست human capital development ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر پنجاب کے ریونیو اور PRA کا ذکر کیا گیا۔ یہ بات میں تسلیم کرتا ہوں کہ جب یہ devolve ہو کر GST on services صوبوں میں آیا تو اس میں خاطر خواہ بہتری آئی۔ اس میں devolution improvement ضرور لایا۔ ہم نے بھی بورڈ آف ریونیو میں ابھی تک 15 فیصد growth دکھائی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے PRA کو ہدایت کی ہے کہ اگلے مالی سال سے ہماری پوری کوشش ہے کہ ہم negative list کی طرف جائیں جس سے ہماری tax base اور زیادہ broaden ہو گا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ یہاں زراعت کی بات کی گئی۔ یہ پہلی حکومت ہے جو اپنے پانچ سال کا وژن Punjab growth strategy میں انشاء اللہ اس مہینے میں launch کرنے جا رہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس میں زراعت اور SME سیکٹر ایسے سیکٹر ہیں جن میں اگر ہم public expenditure polices کو بہتر کریں تو اس مالی سال کے اندر سے ہی ہمارے GDP میں خاطر خواہ contribution دے سکتے ہیں۔ یہ کہاں کی منطق ہے کہ زراعت میں ایک طرف ایک جنس surplus میں پیدا کر رہے ہوں اور دوسری طرف زراعت میں ہی addible oil کی امپورٹ 2۔ارب سے زیادہ کر رہے ہوں۔ ہمارا focus ہے کہ زرعی پیداوار میں اضافہ ہو۔ میں چاہوں گا کہ جب رائے دی جائے تو اس پر بھی ذرا غور کیا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ کسان کو حکومت اڑھائی لاکھ تک E credit کی سہولت دے رہی ہے مگر مارکیٹ فورسز اور بنکوں کو اندر لے کر آئیں۔ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ فیڈرل حکومت نے یہ کیا ہے کہ زراعت کے شعبہ میں کام کرنے والوں، کسانوں اور small and medium enterprise والوں کو جو بنک قرضہ دے گا ان کے لئے ٹیکس کے ریٹ میں خاطر خواہ کمی کر دی گئی ہے۔ یہ واحد intervention ہے جس سے آپ ایک چیز کو upscale اور broad base کر رہے ہیں۔ آپ اڑھائی لاکھ سے اٹھا کر پورے پاکستان کے کسانوں کو واقعی حقیقی

طور پرeconomic dynamics کو مد نظر رکھ کر زراعت کی طرف لے کر آرہے ہیں۔ ان کے credit کو فروغ دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں فارم ٹو مارکیٹ روڈ کا ذکر کیا گیا۔ وہاں میں عرض کروں گا کہ ایک سٹیرنگ کمیٹی بنائی گئی ہے۔ یہ پہلی بار ہو رہا ہے کہ فارم ٹو مارکیٹ روڈز پہلے اس نظر سے بنائی جاتی تھیں کہ ان کو یونین کونسل کی آبادی پر تقسیم کیا جاتا تھا۔ یہ واحد حکومت ہے جو اس میں human development index کو مد نظر رکھتے ہوئے کام کرنے جا رہی ہے تاکہ جنوبی پنجاب کے اضلاع جو محروم رہے ہیں ان میں زیادہ ترقی آئے اور کسانوں کی بہتری ہو۔

جناب سپیکر! میں جنوبی پنجاب کے حوالے سے اس ہاؤس کے دو منٹ لینا چاہوں گا کیونکہ جنوبی پنجاب کے کچھ حقائق ایسے ہیں کہ overall بجٹ جو پچھلے سات سال پنجاب میں رکھا گیا وہ 2458۔ارب روپے تھا، اس میں سے جنوبی پنجاب کے لئے جس کی آبادی 32 فیصد ہے 28 فیصد کی شرح سے 686۔ارب روپے بجٹ کی کتاب کی حد تک رکھے گئے۔ اس پر جب اصل میں خرچ کیا گیا تھا 2021۔ارب روپے پنجاب کی ڈویلپمنٹ پر پچھلے سات سال میں خرچ ہوا ہے جس میں سے جنوبی پنجاب کو 346۔ارب روپے ملے جس کا مقصد ہے کہ اس کی آبادی جو کہ 32 فیصد ہے اس کی جگہ اس کو 17 فیصد ملا۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! پچھلے سات سال کا اگر تعین لگایا جائے تو 265۔ارب ہے اس کا ازالہ بھی اس حکومت کو کرنا ہے۔ نارتھ پنجاب میں انڈسٹری کا بڑا اچھا golden triangle develop کیا گیا تھا جس میں سیالکوٹ، گوجرانوالہ، فیصل آباد اور لاہور link ہو گئے۔ اس کے ارد گرد انڈسٹری develop ہو گئی۔ اب ہمیں یہی چیز پنجاب کے دوسرے علاقوں میں بھی کرنی ہے۔ یہاں 80 فیصد لوگوں کا تعلق دیہی علاقوں سے ہے۔

جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ ڈویلپمنٹ میں ہم سب inclusive approach لے کر چلیں۔ پچھلے سات سالوں کی approach میں اگر ہم فی کس آبادی کے لحاظ سے دیکھیں اور اگر سمجھیں کہ ضلع لاہور پر سو روپیہ خرچ کیا گیا ہے تو اس کے مقابلے میں جنوبی پنجاب کے لیہ اور بہاولنگر جیسے اضلاع میں پانچ روپیہ فی کس خرچ کیا گیا ہے۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! اس سے حد درجے کی disparity create ہوئی ہوئی ہے۔ ہم نے اس میں بھی بہتری لے کر آنی ہے۔

جناب سپیکر! ہیلتھ پر بات کی گئی۔ آپ نے بھی ریسکیو 1122 کے متعلق فرمایا۔ یہ قابل ستائش ہے کہ ریسکیو 1122 کو جس نے شروع کیا، چلایا اور اسے جاری رکھا گیا مگر یہ بات بھی حقائق پر مبنی ہے کہ اس کو نئی ایمبولینسز دی گئی ہیں اور نہ ہی سٹاف میں اضافہ کیا گیا۔ یہاں تک کہ حکومت کو embarrassment ہوئی کہ جب ریسکیو 1122 نے اخبار میں چندے کے لئے اشتہار دیا۔

جناب سپیکر! اب ہماری ترجیحات میں یہ سو فیصد شامل ہے اور انشاء اللہ اس کو continue کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جو ہیلتھ کارڈ کی بات کی جاتی ہے تو میں اس پر واضح کرتا ہوں کہ ہیلتھ کارڈ اور انصاف کارڈ میں فرق یہ ہے کہ ہیلتھ کارڈ چار اضلاع میں اس کا افتتاح تو ہوا لیکن اس کا پریمیم دیا گیا اور نہ اس کے پینل پر ہسپتال رجسٹرڈ کئے گئے۔ یہ کارڈ بٹوے کی حد تک محدود رہ گیا بٹوے سے باہر نہیں نکلا۔

محترمہ عشرت اشرف: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتی ہوں۔ میں نے اس پر کام کیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں developing country اور developing province کے طور پر سوچنا ہے۔ ہم سب کو اس ہاؤس میں بیٹھ کر یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ ہماری ترجیحات کیا ہیں۔ جہاں آج بھی غربت کی شرح یہ ہے کہ ہر جنوبی پنجاب کا باسی، ہر دوسرا بندہ غربت کی شرح سے نیچے رہتا ہے۔ کیا ہم نے اس کو نکالنا ہے، کیا ہم نے اس کی زندگی میں بہتری لانی ہے اور کیا ہم نے واقعی اور حقیقی طور پر ہیلتھ اور ایجوکیشن کو اپنا focus بنانا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے نئے پنجاب کی نئی ترجیحات کا سوالنامہ تقسیم کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سارے ہاؤس کے معزز ممبران سے یہی گزارش کروں گا کہ آپ اپنے حلقے کی حقیقی نمائندگی کرتے ہوئے ہمیں اپنی قیمتی آراء سے ضرور آگاہ کریں۔ بڑی مہربانی۔ شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اذان عشاء)

جناب سپیکر: میں قائد حزب اختلاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جو commitment کی تھی وہ پوری کی واپس آئے اور ساری باتیں سنیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

پوائنٹ آف آرڈر

محکمہ انٹی کرپشن کی طرف سے عوام سے ٹیکس کی وصولی

(---جاری)

جناب سپیکر: وزیر قانون! آپ ہاؤس میں نہیں تھے تو یہاں میانوالی میں ٹیکس وصولی کے حوالے سے ایک پوائنٹ اٹھایا گیا تھا۔ ابھی یہاں پر بات کی گئی ہے کہ میانوالی میں چھوٹے چھوٹے دکانداروں کو تنگ کرکے انٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ ٹیکس collect کر رہا ہے اور اس کے بعد جناب محمد وارث شاد نے بھی بات کی کہ خوشاب اور سرگودھا ڈویژن میں بھی یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پورے ڈویژن میں انٹی کرپشن ٹیکس وصول کر رہی ہے۔ جو نئی Municipal Committees ہیں ان پر ایک conversion ٹیکس لگایا ہے تو ہمیں اس کی سمجھ ہی نہیں آئی یہاں پر وزیر قانون بھی تشریف رکھتے ہیں کہ وہ conversion ٹیکس کیا ہے؟

جناب سپیکر! مثال کے طور پر میری تحصیل بعد میں بنی وہاں گاؤں میں ایک بازار پہلے سے موجود تھا اور یونین کونسل سے اب وہ Municipal Committees بن گئی ہیں، وہاں تھل اور ریگستانی علاقے میں لوگوں کو پانچ پانچ، چھ چھ لاکھ روپے ٹیکس لگایا گیا اور باقاعدہ اس ٹیکس کی وصولی ہوئی ہے اور پھر انہوں نے یہ اخباروں اور سوشل میڈیا پر دیا کہ جی ہم نے اتنا ٹیکس وصول کر لیا۔

جناب سپیکر! سرگودھا ڈویژن میں باقاعدہ مہم کے طور پر ٹیکس collection ہو رہی ہے اور تمام جو دوست سرگودھا سے یہاں پر تشریف رکھتے ہیں وہ بھی بتائیں کہ وہاں پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے تو ہم آپ کے توسط سے وزیر قانون کو عرض کرتے ہیں کہ یہ total illegal action and collection ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب غلام علی اصغر خان لاہڑی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب غلام علی اصغر خان لاہڑی: جناب سپیکر! سرگودھا میں ہر محکمے کو وہ تنگ کر رہے ہیں تاکہ زبردستی ان سے ٹیکس وصول کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب غلام علی اصغر خان لاہڑی! کیا یہ محکمہ انٹی کرپشن تنگ کر رہا ہے؟

جناب غلام علی اصغر خان لاہڑی: جناب سپیکر! جی، یہ محکمہ انٹی کرپشن تنگ کر رہا ہے اور انہوں نے سب کو تنگ کیا ہے لہٰذا مہربانی کر کے وزیر قانون کو کہیں کہ اس حوالے سے کوئی نہ کوئی لائحہ عمل بنائیں کیونکہ ایسے وہاں پر کام نہیں چلے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ساہیوال میں بھی یہی کچھ ہو رہا ہے کہ انٹی کرپشن کے افسران ریکوری کر رہے ہیں اور انہوں نے اپنی علیحدہ دکانداری بنالی ہے وہ افسران کروڑوں روپے کی ریکوری زبردستی دھونس سے انٹی کرپشن ساہیوال کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! یہ کام تمام جگہوں پر ہو رہا ہے جیسا کہ تلہ گنگ میں بھی انہوں نے سب مارکیٹ کمیٹیوں کو نوٹس دیا ہوا ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون!

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! چار کنال کی Harvester workshop کو وہ دھمکی دے رہے ہیں کہ آپ ایک کروڑ تیس لاکھ روپے ٹیکس دیں ورنہ پھر وہ blackmail کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!معزز ممبران کاconcernدرست ہے۔ یہ بات میانوالی اور سرگودھا کی حد تک میرے نوٹس میں آئی تھی لیکن یہ بات درست ہے کہ یہ کام پورے پنجاب میں ہو رہا ہے میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں۔

جناب سپیکر!میرے نوٹس میں صرف دو اضلاع کے متعلق بات آئی تھی تو میں نے متعلقہ حکام سے بات کی تھی اور میں نے ان کو منع کیا تھا کہ وہ ٹیکس وصول نہیں کر سکتے کیونکہ ٹیکس وصولی متعلقہ ادارے کا کام ہے لہٰذا انٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ کا کوئی کام نہیں کہ وہ ٹیکس collection کرے،اس کے بعد ابھی مجھے کچھ دوستوں نےfeed back دیا ہے اس میں یہ ہوا ہے کہ اب انہوں نے ٹیکسcollection کی بجائے نوٹسز دینے شروع کر دیئے ہیں کہ آپ فلاں جگہ جا کر ٹیکس جمع کروائیں یہ بھیpressurize کرنے کا ایک طریق کار ہے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ کل ہی ڈی جی انٹی کرپشن کو بلا کر اس معاملے کو ہمsort out کریں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!جناب محمد بشارت راجا نے بالکل درست کہا ہے اس میں جو problem ہے اس کا علم جناب محمد بشارت راجا کو بھی ہے کہ یہ اپنے ایک ڈی جی انٹی کرپشن کوextension دینا چاہتے تھے اور ان کی عمر63 سال تھی اور یہ ان کو پچھلے ماہ کی 22 تاریخ کو دوبارہ کنٹریکٹ پر رکھنا چاہتے تھے لیکن سپریم کورٹ نے ان کو روک دیا اور پھر ان کے ایڈووکیٹ جنرل نے بیان دیا کہ ہم ان کوextension نہیں دیں گے۔ڈائریکٹر جنرل کی طرف سے یہ ہدایات تھیں کہ جتنے بھی سیاستدان چاہے وہ گورنمنٹ یا اپوزیشن سے ہیں ان سب کے ساتھ یہ کام ہو تو میں یہ بات یقین کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ یہ جن کوextension دینا چاہ رہے تھے یہ سب کام اسی نے کیا ہے اور وہ ان کے اپنے ممبران کے خلاف بھی یہ کام کر رہے ہیں اور شکر ہے کہ انہوں نے ڈائریکٹر جنرل کوextension نہیں دی حالانکہ انہوں نے رولز میں بھی ترمیم کر دی تھی اور 63 سالہ شخص کو یہ دوبارہ ڈی جی لگانا چاہ رہے تھے یہ سب کچھ اسی وجہ سے ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون!اس معاملے کو آپtake up کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!کل ہی اس معاملے کوsort out کریں گے۔

پری بجٹ بحث

(---جاری)

جناب سپیکر: وزیر قانون!چلیں ٹھیک ہے۔اب پری بجٹ پر سب سے پہلے جناب خلیل طاہر سندھو بات کریں گے۔جی،جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!شکریہ۔میں کوشش کروں گا کہ بجٹ کے حوالے سے بالکل مختصر بات کروں۔سب سے بڑا ظلم یہ ہوا ہے جیسا کہ میری وزیر خزانہ سے ابھی باہر بھی بات ہو رہی تھی کہ انہوں نے پچھلے بجٹ میںminorities fund بھی کم کر دیا ہے۔

جناب سپیکر!مجھے یاد ہے کہ آپ نے 2002 میں انسانی حقوق و اقلیتی امور کی منسٹری بنائی تھی اور اُس وقت اس کا پچھلی مرتبہ بجٹ 2-ارب 60 کروڑ روپے تھا اس مرتبہ اس سے بھی کم کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!اب جو خودانحصاری کا کلچر پیدا ہوا ہے،Joint elections ہیں Minorities and majoritiesاکٹھے ایک دوسرے کو ووٹ دیتے ہیں تو مجھے آپ کی وساطت سے معزز وزیر خزانہ سے صرف یہ گزارش کرنی ہے کہ جو پنجاب میںChristian minoritiesصرف اڑھائی فیصد ہیں۔ہندو بھی ہیں جبکہ سکھوں کی تعداد 20ہزار ہے جبکہ Christian minoritiesسب سے زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!میری معزز وزیر خزانہ سے گزارش ہو گی وہاں پرdowntrodden طبقات ہیں وہاں پر بہت زیادہ چرچ ہیں،جب آپ وزیر اعلیٰ تھے آپ بھی کلارک آباد تشریف لے گئے تھے وہاں پر دو مربع زمین جو شام لاٹ تھی وہ جگہ آپ نے گاؤں کے نام پر شامل کی تھی اب بھی میری ان سے گزارش ہو گی کہ ہمارے گاؤں میں جو شام لاٹ زمین ہے اور بھی بہت سارے Christian villagesہیں تو اُس زمین کو اس گاؤں کا حصہ بنایا جائے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ گزارش کروں گا کہ جو اڑھائی فیصد بجٹ ہے تو ہمیں minorities کو اس پورے بجٹ کا صرف ایک فیصد حصہ دے دیں ہم اڑھائی فیصد بجٹ نہیں مانگتے تو ہم سمجھیں گے کہ انہوں نے ہمارے لئے بہت زیادہ کام کیا ہے۔ آخر میں، میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ .I would like to save the time

اِکّو سچا اِکّو مٹی تے پکیا اِکّو پِٹّھے
اے کیوں نالی وِچ نئی لگیاں او کیوں محل دِے متھے
تے پریاں وِچ میں تاں جاواں گا جے شرط میری وی مَنّو
کسے اِک دِی خاطر اوتھے منجاں کوئی ناڈّھے
تے ماڑے نُوں وَکھ بنڑنالوں تنگڑے دے سِنگ پَنّو
جیہڑا سانجھی کُھرلی وِچوں کھان نئی دیندا اُٹھّے
جے ساڈے وِچ کمی اے سانوں آکھو کمی
ساڈے نال کھلو کے وِیکھن راجے، چیمے، چھٹّے

جناب سپیکر: بیرسٹر وسیم خان بادوزئی!۔۔۔ موجود نہیں تو پھر اگلی مقررہ محترمہ شاہدہ احمد ہیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ رب العالمین۔ جناب سپیکر! آپ نے میرا اچانک ہی نام لے لیا تو سمجھ ہی نہیں آئی کہ کیا ہوا۔ آج بجٹ پر discussion ہو رہی ہے۔ میں زراعت پر بات کرنا چاہوں گی کہ جب نیا بجٹ بن رہا ہے اور اگر ہم اپنے زمیندار کو relief دینا چاہتے ہیں تو اس کا best طریقہ یہ ہے کہ ہم کھادوں پر سبسڈی ضرور دیں۔ کھاد چاہے یوریا، DAP یا NPK ہے ان سب کھادوں پر اگر سبسڈی نہیں ہوگی تو ہمارا زمیندار خوشحال نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر! میں فنانس منسٹر سے یہ request کروں گی کہ کھاد کی مد میں زمیندار کو ضرور سبسڈی provide کی جائے جس سے ہمارا غریب کسان خوشحال ہوگا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، اب جناب محمد وارث شاد بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کی اجازت سے یہ کہوں گا۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے پری بجٹ بحث سے پہلے اتنا عرض کرنا چاہوں گا کہ کسی زمانے میں کسی کو کچھ کہنا ہوتا تھا تو یہ کہا جاتا تھا کہ پارلیمانی زبان میں بات کریں۔ پارلیمان عزت اور وقار کی ایک علامت تھا۔ اگر تاریخ پر نظر ڈالیں تو پارلیمنٹ میں جو لوگ آئے اس اسمبلی کی تاریخ کو بھی یاد کریں تو بہت بڑے بڑے نام آپ کے سامنے ہوں گے۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کا لسٹ میں نام ہی نہیں ہے۔ میں نے ابھی چیک کیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ سے پہلے مجھے سپیکر صاحب نے allow کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں وہی لسٹ چیک کر رہا ہوں کہ کس کس ممبر کا نام ہے۔ آپ رولز کو تھوڑا follow کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ سے پہلے سپیکر صاحب نے مجھے allow کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ کر گئے ہیں لیکن لسٹ میں نام ہی نہیں ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اگر آپ disallow کرنا چاہتے ہیں تو آپ رولنگ دے دیں کہ سپیکر صاحب نے مجھے allow کیا ہے اور آپ disallow کرتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ آپ ہمارے بزرگ ہیں اور آپ کھڑے ہو گئے ہیں لہٰذا اب آپ بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں آپ کے آنے سے پہلے کھڑا ہوا ہوں اور سپیکر صاحب نے مجھے اجازت دی ہے۔ آپ کی مہربانی کہ آپ نے اجازت دے دی۔

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House please.

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! مجھے ایک بات پر شدید اعتراض ہے۔ معزز ممبر جناب وارث شاد کو آپ بزرگ نہ کہیں ورنہ ہمارا سارا معاملہ خراب ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا پھر الفاظ expunge کروا دیں؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ میرے بیٹے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! اگر آپ ان کے بیٹے ہیں تو میں پھر اِن کا پوتا بن گیا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایوان میں ہمیشہ سے سیاسی لوگ روایات اور رواداری کے پابند رہے ہیں۔ آج اگر آپ نام دیکھیں تو اِدھر بڑے بڑے نام رہے ہیں جیسے نوابزادہ نصر اللہ، مخدوم حسن محمود، چودھری ظہور الٰہی، ذوالفقار علی بھٹو اور پیر پگاڑا صاحب تھے۔ یہ ایک دوسرے کی عزت، احترام کرتے تھے اور اُن کی زبان اور عمل کبھی بھی وضع داری سے نیچے نہیں آتا تھا۔

جناب سپیکر! میں جناب پرویز الٰہی اور جناب محمد بشارت راجا کا شکر گزار ہوں کہ جمعرات کو یہاں پارلیمانی کمیٹی بھی بن گئی لیکن اس سے پہلے میں یہ ضرور بتانا چاہوں گا کہ جس طریقے
سے محترمہ کلثوم نواز کی بیماری پر ہمارے سیاسی horizons میں جو کچھ کہا جاتا رہا لیکن finally اُن کو مَر کر یہ ثابت کرنا پڑا کہ میری بیماری جائز تھی۔ آپ پچھلے ایک مہینے سے دیکھ لیں کہ میاں محمد نواز شریف کو جب ہارٹ اٹیک ہوا کیونکہ انجائنا کا اٹیک ہونا ہارٹ اٹیک ہی ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House: ذرا جناب محمد وارث شاد کی بات غور سے سنیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں بجٹ پر اجازت لے کر بات کر رہا ہوں۔ میں اس سلسلے میں یہ کہوں گا کہ زندہ اور با اخلاق قومیں اپنے قائدین کی عزت اور احترام کرتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل عزت ہونی چاہیے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ایک انسانیت کا رشتہ ہے۔ باتیں مساوات کی ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات نے پانچوں انگلیاں خود بھی برابر نہیں بنائیں۔Act speaks louder اور منہ سے یہ کہہ دینا کہ جو بھی اچھی facility ہے وہ ہم دینے کو تیار ہیں یا یہ کہہ دینا کہ آپ ڈاکٹر کو منگوا لو تو یہ lip service ہے۔ (قطع کلامیاں)

معزز خواتین ممبران حزب اقتدار: جناب سپیکر! کیا یہ بجٹ ہے؟ یہ بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ سننے کا بھی حوصلہ رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ پری بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! وہ کہتے ہیں کہ:

"Where there's will, there's a way"

مصیبت یہ ہے کہ ان میں اتنا حوصلہ ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز۔ جناب محمد وارث شاد! آپ نے پہلے بھی اس پر بات کی ہے لہٰذا آپ پری بجٹ پر بات کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بجٹ زندگی کے تمام شعبہ جات کا احاطہ کرتا ہے۔ چودھری ظہیر الدین اور جناب محمد بشارت راجا بیٹھے ہیں جو سینئر پارلیمنٹیرین ہیں ان سے پوچھ لیں کہ بجٹ پر آپ کسی بھی issue پر بات کر سکتے ہیں۔ ہماری یہ بہنیں نئی آئی ہیں جن کو پتا نہیں ہے کہ بجٹ پر جو مرضی بات کر سکتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہاؤس in order کریں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House please.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آج ایک نئی روایت ڈالی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ مومنہ وحید! پلیز بات سنیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں یہ بھی بتاؤں گا کہ آج اس ہاؤس میں ایک نئی روایت ڈالی گئی ہے۔ ہمیشہ روایت یہ رہی ہے کہ فنانس منسٹر بجٹ پر بحث کو open کرتے ہیں اور اس کے بعد اپوزیشن لیڈر تقریر کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ایسا ہی ہوا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آج نئی روایت یہ ڈالی گئی ہے کہ اُدھر اُن میں اتنا حوصلہ اور برداشت ہی نہیں۔ فنانس منسٹر نے wind up کرنا ہوتا ہے چاہے پری بجٹ ہو یا بجٹ تقریر ہو لیکن چونکہ یہ جو نئی کلاس آچکی ہے اس میں اتنا حوصلہ ہی نہیں ہے کہ یہ سُن سکیں اور برداشت کر سکیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد! آپ معذرت کے ساتھ میری بات سنیں۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہوں آپ میری بات تو سُن لیں۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں بجٹ پر ہی بات کرتا ہوں۔ یہ حوصلہ رکھیں۔ اِن کی کلاس لی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ تشریف رکھیں اور میری بات تو سُن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کیوں اپنا بلڈ پریشر ہائی کر رہے ہیں؟ آپ دو منٹ اُن کی بات سُن لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ نئے نئے آئے ہیں اور نئی کلاس آئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنا بلڈ پریشر ہائی نہ کریں اور جناب محمد بشارت راجا کو دو منٹ بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ "اس ہاؤس میں ایک نئی روایت ڈالی گئی ہے" تو میں اس سے پہلے بھی کوشش کر رہا تھا کہ میں بات کر سکوں کہ واقعتاً اس ہاؤس میں یہ ایک نئی روایت شروع ہوئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی اچھی روایت ہے جس کے لئے میں اپوزیشن لیڈر کو مبارکباد پیش کرنا چاہ رہا تھا کہ انہوں نے حوصلے کے ساتھ اپنی بات کی، حوصلے کے ساتھ سپیکر صاحب کی بات سنی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جناب محمد وارث شاد کے نزدیک شاید یہ اچھی روایت نہ ہو لیکن اگر پارلیمانی روایات کو دیکھیں تو یہ ایک انتہائی اچھی روایت ہے۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ روایت کبھی بھی نہیں رہی کہ وزیر قانون اپوزیشن کی بات پر فوری کھڑے ہو کر جواب دیں۔ یہ برداشت کریں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب محمد وارث شاد جیسے نادان دوست ہوتے ہیں جو اچھی روایات کو بھی برائی کی طرف لے کے جانا چاہتے ہیں۔ ایک اچھی بات ہوئی ہے تو آپ اس کو کیوں نہیں appreciate کرنا چاہتے۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ برداشت ہی نہیں کر سکتے اور ان میں برداشت ہی نہیں ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کس چیز کو برداشت کریں؟ یہ تین گھنٹے بولیں تو ہم برداشت کریں گے؟ انہیں بات کرنے کا سلیقہ ہی نہیں آتا تو کون ان کو برداشت کرے گا؟ لیڈر آف دی اپوزیشن نے بات کی ہے جو ہم نے سنی ہے لیکن ان کی بات کوئی نہیں سنے گا کیونکہ ان کو بات کرنے کا سلیقہ ہی نہیں ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ کسی کو برداشت ہی نہیں کرتے اور منسٹر صاحب اُٹھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پیچھے سے آوازیں آنی شروع ہو جاتی ہیں۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ان کے پیچھے سے بھی آوازیں آنی شروع ہو جاتی ہیں اور یہ کون سی روایت کی بات کر رہے ہیں کیونکہ جب وزیر قانون کھڑا ہوتا ہے تو دوسرا ممبر بیٹھ جاتا ہے۔ جب وزیر قانون بات کرتے ہیں تو انہیں بیٹھ جانا چاہئے۔ یہ کون سی روایت کی بات کر رہے ہیں؟ یہ کہتے ہیں کہ اِدھر ایک "نئی کلاس پیدا ہو گئی ہے۔" یہ کس کلاس سے تعلق رکھتے ہیں کہ اس کو کلاس کہہ رہے ہیں؟ ان کو اس بات پر شرم آنی چاہئے کہ یہ نئی کلاس کا کہہ رہے ہیں۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: چودھری ظہیر الدین! آپ کا "ٹکر" چلنا ہے اور آپ کی وزارت پکی ہے۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ کس کلاس کی بات کرتے ہیں؟ انہوں نے کیوں یہ کہا کہ "نئی کلاس پیدا ہو گئی ہے۔" یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں کیوں اپنے الفاظ واپس لوں۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ ایک نئی کلاس پیدا ہو گئی ہے۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے جائز بات کی ہے۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ ایک ایسی کلاس پیدا ہوئی ہے تو کیا کلاس پیدا ہوئی ہے کیونکہ سب معزز ممبران اسمبلی یہاں بیٹھے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"قدم بڑھاؤ جناب محمد وارث شاد! ہم تمہارے ساتھ ہیں" کی نعرے بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! تشریف رکھیں۔ آرڈر ان دی ہاؤس۔ آرڈر ان دی ہاؤس۔ (شور وغل)

جناب محمد وارث شاد! آپ کا وقت پورا ہو گیا ہے اس لئے تشریف رکھیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد! اپنے الفاظ واپس لیں۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے کون سے غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ کیسی بات کر رہے ہیں؟ ان کا حال دیکھیں۔ کہتے ہیں کہ "کلاس پیدا ہوئی ہے" کون سی کلاس پیدا ہوئی ہے؟

جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ "نئی کلاس پیدا ہوئی ہے۔" یہ الفاظ حذف کئے جائیں۔ سب یہاں پر عوامی نمائندے اور ممبران اسمبلی ہیں لہٰذا معزز ممبر جناب وارث شاد کے الفاظ کو حذف کروایا جائے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے کوئی غیر پارلیمانی الفاظ نہیں استعمال کئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! تشریف رکھیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے ایک بھی لفظ غیر پارلیمانی ادا نہیں کیا۔ یہ ان کی اصلیت ہے کہ اس ٹولے میں برداشت نہیں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار بھی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے اور
"گو شاد گو"، "جناب محمد وارث شاد معافی مانگیں" اور "اپنے الفاظ واپس لیں" کی نعرے بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر ان دی ہاؤس۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ان کی بات کو سن لیا جائے۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: I am very sorry. This is Punjab Assembly لیکن مجھے fish market لگ رہی ہے۔ یہ کیا عجیب معاملہ ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آپ جناب محمد وارث شاد کو وقت دے دیں۔ مہربانی

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب محمد وارث شاد! صرف 30 سیکنڈ میں بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جی، ٹھیک ہے میں بجٹ پر بات کروں گا۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ ایک "نئی کلاس پیدا ہو گئی" ہے حالانکہ سب معزز ممبران ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیر الدین! تشریف رکھیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ نئی کلاس والی بات پر معافی مانگیں اور معذرت کریں۔ (شور و غل)

MR DEPUTY SPEAKER: The House is adjourned to meet on Tuesday the 12th March 2019 at 11-00 A.M

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

منگل،12۔مارچ2019

(یوم الثلاثہ،4۔رجب المرجب1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7: شمارہ 15

967

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 12-مارچ 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

The Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019

1.	Mr Ghazanfar Abbas, MPA (PP-91).	To move that leave be granted to introduce the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019.
2.	Mr Muhammad Aamir Inayat Shahani, MPA (PP-92).	
3.	Agha Ali Haidar, MPA (PP-134).	
4.	Mian Muhammad Shoaib Owaisi, MPA (PP-252).	
5.	Syed Usman Mehmood, MPA (PP-264).	
1.	Mr Ghazanfar Abbas, MPA (PP-91).	To introduce the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019.
2.	Mr Muhammad Aamir Inayat Shahani, MPA (PP-92).	
3.	Agha Ali Haidar, MPA (PP-134).	
4.	Mian Muhammad Shoaib Owaisi, MPA (PP-252).	
5.	Syed Usman Mehmood, MPA (PP-264)	

968

حصہ دوئم

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 5-مارچ 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1- **محترمہ خدیجہ عمر:** اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری سکولز میں بہتر تعلیمی نتائج کے حصول کے لئے ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ 40 کی جائے تاکہ اساتذہ بہتر طریقے سے پڑھا سکیں اور بچے اچھی طرح سے پڑھ لکھ سکیں۔

2- **محترمہ نیلم حیات ملک:** اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی کلینکس میں ڈاکٹرز کی فیس بہت زیادہ ہے لہٰذا ان ڈاکٹرز کو پابند کیا جائے کہ وہ سرکاری ہسپتالوں میں ہی لوگوں کا علاج کریں اور جب تک سرکاری ہسپتالوں کی حالت بہتر نہیں کی جاتی، ان ڈاکٹرز کی فیسوں کو فکس کیا جائے۔

3- **محترمہ شعوانہ بشیر:** اس ایوان کی رائے ہے کہ کلام اقبال کو تعلیمی نصاب کا لازمی جُز قرار دیا جائے۔

4- **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام گرلز سکولز و کالجز جن میں مدر کیئر سنٹرز قائم نہ ہیں، ان میں شادی شدہ خواتین اساتذہ کو اپنے نومولود دودھ پیتے بچوں کو اپنے ساتھ لانے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ اپنی ڈیوٹی بھی احسن طریقے سے سرانجام دے سکیں۔

5- **جناب محمد صفدر شاکر:** اس ایوان کی رائے ہے کہ 90 ہزار آبادی پر مشتمل میونسپل کمیٹی ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) میں علاج معالجہ کی فراہمی کے لئے جدید سہولتوں سے آراستہ جدید ہسپتال قائم کیا جائے۔

6- **سیدہ زہرا نقوی:** ہمارے ملک میں حکومتی سطح پر مناسب کیریئر کونسلنگ نہ ہونے کے باعث بہت سے طلباء و طالبات یونیورسٹی میں داخلے کے وقت اپنی صلاحیت اور ذوق کے مطابق مناسب تعلیمی شعبہ منتخب نہیں کر پاتے، جس سے نہ صرف نوجوان نسل کی صلاحیتیں ضائع ہوتی ہیں بلکہ وہ ملکی ترقی و استحکام کے لئے خاطر خواہ خدمات سرانجام نہیں دے پاتے۔ اس طرح بہت سے اہم شعبے ماہرین سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ بالعموم لوگوں کی توجہ چند خاص شعبوں پر مرکوز ہو جاتی ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومتی سطح پر اس حوالے سے ٹھوس اقدامات کئے جائیں تاکہ ملکی ضروریات کے مطابق قوم کے معماروں کو راہنمائی فراہم کی جائے۔

969

7- **محترمہ شاہدہ احمد:** اس ایوان کی رائے ہے کہ 65 سال اور زائد عمر کے بزرگ شہریوں کو تمام سرکاری ٹرانسپورٹ (ٹرین، بسیں، میٹرو بس، سپیڈو بس) میں کرایہ سے مستثنٰی قرار دیا جائے۔

8- **محترمہ خدیجہ عمر:** اس ایوان کی رائے ہے کہ لاہور سمیت آٹھ شہروں میں پولیو کے وائرس کی تصدیق ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ پاکستان ان تین ممالک میں شامل ہے جہاں پولیو کا مرض ابھی تک ختم نہیں کیا جا سکا۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ انسداد پولیو کے لئے فوری سنجیدہ اقدامات کئے جائیں۔

9- **جناب محمد صفدر شاکر:** یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں معاشی ترقی کے لئے زرعی اور صنعتی شعبے کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کی جائیں۔

10- **محترمہ فرح آغا:** یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے قومی کھیل ہاکی کو زوال سے نکالنے کے لئے فنڈز کا اجراء کیا جائے اور ہاکی کے قومی و بین الاقوامی مقابلوں کو براہ راست نشر کیا جائے تاکہ عوام قومی کھیل کی جانب راغب ہوں۔

11- **جناب محمد منیب سلطان چیمہ:** اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے اکثر تعلیمی اداروں نے عوام کو لوٹنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہر سکول یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو از خود مہنگے داموں فروخت کرتا ہے اور تمام نجی تعلیمی ادارے ایسا یونیفارم، کاپیاں اور کتابیں تیار کرواتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہ ہو اور مجبوراً طلباء کو سکول سے یہ اشیاء مہنگے داموں خریدنی پڑتی ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام نجی تعلیمی اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسے یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کا انتخاب کریں جو تمام تعلیمی اداروں میں یکساں ہوں اور بآسانی مارکیٹ میں دستیاب ہوں تاکہ بچوں کے والدین پر فیسوں کے بھاری بوجھ کے علاوہ مہنگا یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو خریدنے کا بوجھ کم ہو سکے۔

12- **محترمہ حنا پرویز بٹ:** پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان آٹھ سال بعد صوبائی دارالحکومت میں پولیو کا کیس سامنے آنے پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ لاہور، کراچی سمیت پاکستان کے دس بڑے شہروں میں گٹر کے پانی میں پولیو وائرس کا انکشاف ہوا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پولیو سے بچاؤ کے لئے ملک بھر میں آگاہی مہم چلائی جائے نیز تمام متعلقہ محکموں کو اس بیماری کے خاتمے کے لئے سنجیدگی سے کام کرنے کی ہدایت کی جائے۔

970

(موجودہ قراردادیں)

1۔ **جناب منیب الحق:** یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھادوں کی قیمت میں حالیہ اضافہ فی الفور واپس لیا جائے۔

2۔ **محترمہ نیلم حیات ملک:** یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھیت مزدور مرد و خواتین کے لئے آئندہ مالی سال20-2019 کے بجٹ میں ایک کثیر رقم مختص کی جائے۔

3۔ **جناب صہیب احمد ملک:** یہ ایوان تحصیل بھیرہ میں ججز کی تعیناتی کو خوش آئند قرار دیتا ہے اور حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحصیل بھیرہ میں جوڈیشل کمپلیکس اور جوڈیشل کالونی تعمیر کرنے کے لئے فی الفور اقدامات اُٹھائے جائیں۔

4۔ **محترمہ کنول پرویز چودھری:** یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبے میں بچوں کے خلاف بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے مستحکم چائلڈ پروٹیکشن پالیسی بنائی جائے اور اس پر سختی سے عملدرآمد کروا کر مستقبل کے معماروں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

5۔ **محترمہ مسرت جمشید:** صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان بھارتی جیلوں میں قید مسلمانوں پر ہندو انتہا پسندوں کے حملوں میں ہونے والی ہلاکتوں پر انتہائی دُکھ اور تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ بھارت قیدیوں کے تحفظ میں ملکی و بین الاقوامی قوانین کی پاسداری میں نہ صرف بری طرح ناکام ہو چکا ہے بلکہ مودی حکومت بھارتی جیلوں میں مسلمان قیدیوں پر حملے کرانے کی ذمہ دار ہے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان بذریعہ وفاقی حکومت مطالبہ کرتا ہے کہ اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی تنظیمیں بھارت کی جیلوں میں قید تمام مسلمان قیدیوں بالخصوص کشمیری شہریوں اور راہنماؤں کو قیدیوں کے بین الاقوامی قوانین کے مطابق حقوق کی فراہمی اور تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے فی الفور اقدامات کریں۔

971

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

منگل،12-مارچ2019

(یوم الثلاثہ،4-رجب المرجب1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12بج کر30منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إن هذا القرآن يهدي للتي هي أقوم و
يبشر المؤمنين الذين يعملون الصالحات أن لهم أجرا
كبيرا ﴿٩﴾ وأن الذين لا يؤمنون بالآخرة أعتدنا
لهم عذابا أليما ﴿١٠﴾ ويدع الإنسان بالشر دعاءه
بالخير وكان الإنسان عجولا ﴿١١﴾

سورة بنی اسرائیل آیات 9 تا 11

یہ قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ اُن کے لئے اجر عظیم ہے(9)اور یہ بھی(بتاتا ہے) کہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے لئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے(10)اور انسان جس طرح (جلدی سے) بھلائی مانگتا ہے اسی طرح برائی مانگتا ہے اور انسان جلد باز (پیدا ہوا) ہے(11)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

چوکھٹ نبیؐ کی چھوڑ کے جاتا کہاں کہاں
اُن کا فقیر ٹھوکریں کھاتا کہاں کہاں
جیسے بیاں حضورؐ کی خدمت میں کر دیا
ایسے میں دِل کا حال سناتا کہاں کہاں
ہوتی اگر نہ آپؐ کی چوکھٹ اسے نصیب
آنسو گنہگار بہاتا کہاں کہاں
اچھا ہوا دیارِ سخاوت پہ پڑا رہا
پھر کر صدا فقیر لگاتا کہاں کہاں

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات ہیں۔ پہلا سوال نمبر 709 محترمہ گلناز شہزادی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 755 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: یونیورسٹی آف ایجوکیشن کو مالی سال 18-2017 اور 19-2018 میں فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*755: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یونیورسٹی آف ایجوکیشن کیمپس فیصل آباد کو مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ب) اس یونیورسٹی کو سال 18-2017 نومبر تک کتنی رقم فیسوں کی مد میں وصول ہوئی؟

(ج) اس یونیورسٹی میں داخل طالب علموں سے مختلف کلاسوں کی فیس کتنی کتنی وصول کی جاتی ہے؟

(د) ان فیسوں کی وصولی کی اجازت کس نے کب دی تھی؟

(ہ) فیسوں کی تعین کرنے والے کمیٹی کے ممبران کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور (فیصل آباد کیمپس) کو مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں 88.569 ملین روپے فراہم کئے گئے ہیں۔

(ب) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور(فیصل آباد کیمپس) کو سال18-2017نومبر تک فیسوں کی مد میں70.005 ملین روپے وصول ہوئے ہیں۔سال 2017 میں35.536 ملین روپے اور سال2018نومبر تک34.469 ملین روپے وصول ہوئے۔

(ج) اس یونیورسٹی میں داخل طالب علموں سے درج ذیل ریٹ سے فیس وصول کی جاتی ہے:

اوسطاً فیس پر سمسٹر

کلاس /پروگرام کانام	مارننگ	ایوننگ
بی ایس(آنز)	12000روپے	20000روپے
بی ایس(آئی ٹی)	19000روپے	31000روپے
بی ایس ای(آنز)	13500روپے	23000روپے
بی ایڈ(آنز)	8500روپے	----
بی ایڈ(سیکنڈری)	8500روپے	----
ایم اے(اردو،ایجوکیشن)	11200روپے	----
ایم اے(انگریزی)	12400روپے	----
ایم ایس سی	12900روپے	20900روپے
ایم بی اے(3.5سال)	18540روپے	----

(د) ان فیسوں کی وصولی کی اجازت سنڈیکیٹ نے اپنی54 میٹنگ میں دی تھی جو کہ 3۔اگست2018 کو ہوئی تھی۔

(ہ) فیسوں کی سفارشات یونیورسٹی کی فنانس اینڈ پلاننگ کمیٹی مرتب کرتی ہے اور اس کی منظوری سنڈیکیٹ دیتی ہے ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!جز(ج) میں میرا ضمنی سوال ہے۔اس میں منسٹر صاحب نے تفصیل سے بتایا ہے کہ بی ایس (آنز)،بی ایس (آئی ٹی)،بی ایس ای (آنز)،بی ایڈ (آنز)اور بی ایڈ (سیکنڈری) کی فیسیں وصول کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ذرا اونچا بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ جو فیس 12 ہزار روپے morning class کی اور 20 ہزار روپے evening class کے لئے رکھی ہے تو یہ difference کس لئے ہے اور کیا morning اور evening کے بچوں کے داخلے کے لئے میرٹ کا فرق ہوتا ہے یا ٹیچرز کا فرق ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اس کا exact reason تو یونیورسٹی کے حکام کو پتا ہو گا لیکن میں یہاں پر قیاس کر سکتا ہوں کہ evening میں ان پروفیسروں کی availability کا بھی issue ہوتا ہے کیونکہ وہ second time میں پڑھا رہے ہوتے ہیں اور انہوں نے evening کے وقت میں اپنی بلڈنگ extra utilization کی ہے تو اس لئے شاید evening کی فیسیں زیادہ رکھی ہیں۔ میں دوبارہ اس fact کو reiterate کر رہا ہوں کہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ان یونیورسٹیوں کو directly کنٹرول نہیں کرتا بلکہ یہ کام ان کا سنڈیکیٹ کرتا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! اس میں ہوتا یہ ہے کہ evening classes میں پروفیسروں کی availability کا issue بھی ہو گا۔ ظاہر ہے کہ وہ زیادہ demand کرتے ہوں گے جیسے منسٹر صاحب نے کہا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میری رپورٹ کے مطابق وہی اساتذہ جو صبح کے وقت پڑھاتے ہیں وہی evening کی کلاسز بھی لیتے ہیں اور کوئی نیا ٹیچر وہاں پر تعینات نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: نہیں، اس کا یہ تو مطلب نہیں ہو سکتا ناں کہ وہ جب morning classes پڑھائیں تو evening classes کو بھی پھر اسی طرح کام کریں کیونکہ جو over time میں کام کرتا ہے تو اس کی تنخواہ بھی زیادہ ہوتی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے یہی بات پوچھی تھی کہ آیا یہ جو 8000 روپے فی طالب علم کا فرق ہے تو یہ کہاں پر خرچ کیا جاتا ہے کیونکہ طالب علموں سے وصول کی جانے والی فیس یونیورسٹی کے کون سے منصوبوں پر خرچ کی جاتی ہے یا حکومت پنجاب کے پاس آتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! مجھے ابھی مزید clarification ملی ہے کہ evening classes self-finance based ہوتی ہیں and teachers are paid more اور یونیورسٹی کا بجٹ بالکل independent ہوتا ہے۔ حکومت سے وہ لیتے ضرور ہیں لیکن واپس کچھ نہیں کرتے۔ چونکہ یونیورسٹی independent ہے اور اسے سنڈیکیٹ چلاتا ہے جس کے ممبران میں ہماری اسمبلی کے معزز ممبران بھی شامل ہوتے ہیں تو اسی سنڈیکیٹ کے تحت یونیورسٹیاں چلتی ہیں، اپنے بجٹ اور finance کو manage کرتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ ایک genuine اور سیدھی سی بات ہے۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز! آپ کوئی اگلا سوال کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! فیسوں کے تعین کے متعلق وزیر موصوف نے ہاؤس کو بتایا کہ وہ سنڈیکیٹ کرتا ہے تو میں نے صرف اور صرف یہ پوچھا ہے کہ وصول کی گئیں فیسیں یونیورسٹی پر لگائی جاتی ہیں یا کہاں جاتی ہیں؟

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! میری ایک موٹی سی بات سمجھیں ناں۔ اس طرح نہیں ہوتا کہ ایک فیس لے لی ہے اور وہ آپ کو بتا دیں گے کہ اس فیس میں سے ہم نے واش رومز ٹھیک کروائے ہیں اور ہم نے اس فیس میں سے وہ کام کئے ہیں کیونکہ جب بجٹ بنتا ہے تو وہ پورے سال کا بجٹ ہوتا ہے جس میں یونیورسٹی نے دیکھنا ہے اور وہ بھی سنڈیکیٹ کرتا ہے جو کہ ایک قسم کی autonomy ہے اور یہ اختیارات انہیں ایکٹ کے تحت ملے ہیں۔

وزیر صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ منسٹری کا یا ہائر ایجوکیشن کا role as such نہیں رکھا گیا اس لئے کہ یہ independently کام کریں۔ میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ یہ قانون 2002 میں ہم نے بنایا تھا اور میں اس کی صحیح spirit کے مطابق بات کر رہا ہوں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! چلیں، فیسوں کا تعین سنڈیکیٹ کرتا ہے تو اس کے ممبران کے نام ہاؤس کو بتا دیئے جائیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ ایک الگ سوال بنتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی کے قواعد انضباط کار 1997 کے قاعدہ 55 اور 56 اس چیز کی اجازت دیتے ہیں کہ میں ضمنی سوالات کر سکتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ کا سوال آ گیا ہے اور میں نے اسی لئے کہا ہے کہ یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ fresh question نہیں بنتا۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! مجھے اپنے اختیارات کا بھی پتا ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال کا نمبر 756 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: یونیورسٹی آف ایجوکیشن کیمپس میں نان ٹیچنگ سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

***756: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف ایجوکیشن کیمپس فیصل آباد میں نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) نان ٹیچنگ سٹاف گریڈ 17 کی اور اوپر کی اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ مع تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) اس یونیورسٹی میں یکم جنوری 2017 سے آج تک نان ٹیچنگ سٹاف کے کتنے ملازمین کو بھرتی کیا گیا؟

(د) ان بھرتی ہونے والے ملازمین میں کتنے ملازمین کا تعلق فیصل آباد ڈسٹرکٹ سے اور کتنے ملازمین کا تعلق دیگر اضلاع سے ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور (فیصل آباد کیمپس) میں نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد 49 ہے۔ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور (فیصل آباد کیمپس) میں نان ٹیچنگ سٹاف گریڈ 17 کی اوپر کی اسامیوں پر تعینات ملازمین کی تعداد دو ہے۔ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور (فیصل آباد کیمپس) میں یکم جنوری 2017 سے آج تک نان ٹیچنگ سٹاف کے 16 ملازمین کو بھرتی کیا گیا ہے۔

(د) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور (فیصل آباد کیمپس) میں بھرتی ہونے والے ملازمین میں 9 ملازمین کا تعلق فیصل آباد ڈسٹرکٹ سے اور 7 ملازمین کا تعلق دیگر اضلاع سے ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جز (ج) کے دیئے گئے جواب سے متعلق میرا ضمنی سوال ہے کہ ملازمین کی بھرتی کے لئے کس اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! موصوف پوچھ رہے ہیں کہ کس اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا تو انہوں نے اپنے actual سوال میں تو پوچھا نہیں تھا تو یونیورسٹی نے ہی اشتہار دیا ہو گا اور ڈیپارٹمنٹ تو adds دیتا نہیں ہے۔ Kindly یا تو سوال کو pending کر دیں یا موصوف نیا سوال کر لیں تاکہ اس کا exact جواب آ جائے کیونکہ موصوف irrelevant question پوچھ رہے ہیں جس کا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جو بات میں نے پہلے کی ہے کہ اب پھر قاعدہ 56 کی بات آ گئی ہے---

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! اگر آپ قاعدہ56 کی بات کریں گے تو میں پھر اپنے اختیارات کی بات کروں گا۔ دیکھیں ناں ایک common sense کی بات ہے کہ ایک یونیورسٹی نے کہا ہے کہ اشتہار دیئے بغیر ہم بھرتی نہیں کرتے۔ کون سی اخبار میں اشتہار دیا ہے تو اس کے لئے نیا سوال جمع کروانا پڑے گا۔ شکریہ۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال کا نمبر769 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین بھیرہ کی بلڈنگ کی تعمیر اور سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***769: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین بھیرہ ضلع سرگودھا میں طالبات کی تعداد زیادہ اور کلاس روم کم ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کالج میں واٹر سپلائی کا کنکشن بھی نہ ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کالج میں طالبات کی تعداد کے مطابق کرسیاں / بنچز بھی نہ ہیں طالبات زمین پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کالج میں labs اور دیگر بنیادی سہولیات بھی ناکافی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس کالج کی مزید بلڈنگ تعمیر کرنے اور درج بالا بنیادی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) اس وقت 1050 طالبات زیر تعلیم ہیں جن کے لئے چار کلاس روم اور چار لیبارٹریز موجود ہیں۔

(ب) کالج ہذا میں واش روم اور دیگر ضروریات کے لئے پانی کی سہولت موجود ہے تاہم زیرزمین موجود پانی پینے کے قابل نہیں اس لئے قریبی واٹر سپلائی کی سہولت سے طالبات کے لئے پینے کا پانی حاصل کیا جاتا ہے جس کے لئے واٹر کولرز اور ٹینکی کی سہولت موجود ہے۔ تاہم کالج کے اپنے واٹر سپلائی کنکشن کے لئے درخواست متعلقہ محکمہ کو جمع کروائی ہوئی ہے تاکہ اس مسئلہ کا مستقل حل نکالا جاسکے۔

مزید برآں ڈائریکٹر کالجز سرگودھا کو مسئلے کا فوری مستقل حل نکالنے کے لئے تاکید کر دی گئی ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ طالبات کی تعداد کے مطابق کلاس روم موجود نہیں ہیں لیکن فرنیچر کی سہولت کمروں کی تعداد کے مطابق مہیا کی گئی ہے اور فرنیچر کی کمی نہ ہے کیونکہ فرنیچر کو کمروں کے علاوہ خالی جگہ پر نہیں رکھا جاسکتا۔ تاہم نئے کمروں کی تعمیر کے ساتھ نیا فرنیچر بھی فراہم کیا جائے گا تاکہ تمام طالبات کو فرنیچر کی سہولت میسر آسکے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ کالج میں چار لیبارٹریز موجود ہیں جن میں عملی نصاب کا ضروری سامان بھی مہیا کیا گیا ہے۔

(ہ) اس ضمن میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین بھیرہ ڈسٹرکٹ سرگودھا مالیاتی سال 13-2012 کے ترقیاتی پروگرام کے تحت تعمیر کیا گیا کالج کا کل رقبہ 16 کنال 5 مرلہ ہے اور جس میں سے 11 کنال 5 مرلہ پر کالج کی عمارت تعمیر کی گئی ہے کالج ہذا گنجان آباد علاقہ میں قائم کیا گیا ہے اور اس کے گردونواح میں کوئی سرکاری یا پرائیویٹ زمین منتقلی / خریداری کے لئے موجود نہ ہے۔

تاہم محکمہ تعمیرات و مواصلات سے رابطہ کر لیا گیا ہے تاکہ موجودہ عمارت کی دوسری اور تیسری منزل کی تعمیر کا منصوبہ تیار کیا جاسکے۔ محکمہ اعلیٰ تعلیم ایسے تمام کالجوں کے اعدادوشمار اکٹھے کر رہا ہے تاکہ اگلے مالی سال برائے 20-2019 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ایسے منصوبہ جات کو ترجیحاً شامل کیا جاسکے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پہلا ضمنی سوال منسٹر صاحب سے ہے کہ ان کے دیئے گئے جواب کے مطابق کہ "وہاں پر موجودہ پانی پینے کے قابل نہ ہے" جہاں پر اب ایک ہزار کی تعداد میں ہماری بیٹیاں اور بہنیں اس کالج میں پڑھتی ہیں تو ان کے لئے پانی کے کنکشن کے لئے انہوں نے متعلقہ ڈی سی صاحبہ کو لکھ کر بھیجا ہے کیونکہ سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں تو kindly on the floor of the House ensure کر دیں کہ پانی کا کنکشن کب تک کالج کو فراہم کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! پانی کے کنکشن کے لئے ہم نے already درخواست کر دی ہے جو فوری طور پر لگ جائے گا کیونکہ وہ in process ہے جبکہ اس یونیورسٹی یا کالج کے باقی معاملات ہیں تو وہ اس coming ADP میں انہیں adjust کر رہے ہیں تو انشاءاللہ next financial year میں یہ implement ہو جائیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ یونیورسٹی نہیں ہے بلکہ کالج ہے جو کہ گرلز ڈگری کالج ہے it is just not a university اور انشاءاللہ یونیورسٹی بنائیں گے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جی، بالکل ڈگری کالج ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! دوسرا سوال یہ ہے کہ آپ نے خود کہا کہ کلاس رومز کے اندر فرنیچر وغیرہ فراہم کر دیا گیا ہے تو میری آپ سے request ہے کہ آپ اور سیکرٹری صاحب کوئی time نکالیں اور اس گرلز ڈگری کالج بھیرہ کا visit کریں کیونکہ وہاں پر فرنیچر نہیں ہے بلکہ بچیاں کارپٹ پر بیٹھ کر پڑھ رہی ہیں تو جو آپ نے کہا ہے کہ 20-2019 کے بجٹ میں فنڈز دیں گے تو کتنے کلاس رومز کا، کتنے فرنیچر کا فنڈ دیں گے اور آپ کا 20-2019 کا plan کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! موصوف بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں کہ پنجاب کے اکثر کالجز میں فرنیچر نہیں ہے اور بچوں کو زمین پر بیٹھنا پڑتا ہے اور یہ بدقسمتی سے ان غلط پالیسیوں کا نتیجہ ہے جو کہ یہاں پر عرصہ دراز سے رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ نیا brick and mortar structure کھڑا کرنے سے پہلے یہ basic facilities ہمیں پوری کرنی چاہئیں۔ چونکہ next Budget آ رہا ہے تو انشاءاللہ we will take care of it ہماری پہلی priority یہی ہے کہ بنیادی سہولیات فراہم کی جائیں اور میں معزز ممبر سے agree کرتا ہوں کہ کرسیاں بہت ضروری ہیں جبکہ پینے کا صاف پانی اس سے بھی زیادہ ضروری ہے تو انشاءاللہ we will take care of it۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ منسٹر صاحب اس بارے میں تھوڑے سے آگاہ نہیں ہیں کہ ہماری حکومت کے وقت میں ہم نے already اس کو پاس کیا تھا جو آپ کی حکومت اُس کو پاس نہیں کر رہی ہماری پچھلی باتیں نہ کریں۔ آپ on the floor of the House ہمیں بتائیں کہ kindly آپ کا آگے کا کیا پلان ہے؟ آپ نے جو دو سے تین منزلہ بلڈنگ بنانی ہے کب بنانی ہے اور ہمیں اُس کے فرنیچر کے لئے کتنے فنڈز دیئے جائیں گے؟

جناب سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! میری بات سنیں دس سال میں آپ کی حکومت نے فرنیچر کیوں نہیں فراہم کیا، اُس دوران آپ کیا کرتے رہے ہیں؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں---

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں مجھے بات مکمل کر لینے دیں۔ دیکھیں اب منسٹر صاحب نے assure کیا ہے کہ جو اس طرح کے کالجز رہ گئے ہیں اُن کو انشاءاللہ اگلے بجٹ میں ضرور take up کریں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ اگر جواب پڑھیں تو یہ دس سال پرانا کالج نہیں ہے پانچ سال پرانا کالج ہے۔

جناب سپیکر: تو پانچ سال بھی آپ کی پارٹی کی حکومت تھی۔ ٹھیک ہے اُس کو دس سال کی بجائے پانچ سال کر لیں۔ جی، اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 886 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سابقہ ادوار میں طلباء کے لئے لیپ ٹاپ سکیم کے لئے
مختص کردہ فنڈز اور تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

***886: محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں سابق ادوار حکومت میں طلباء کی لیپ ٹاپ سکیم کے لئے اربوں روپے مختص کئے گئے۔ سال وار فنڈز، لیپ ٹاپ کی خریداری اور تقسیم کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لیپ ٹاپ کی خریداری میں ذمہ داران نے کم قیمت کمپیوٹر زیادہ قیمت میں خریدے اور ہزاروں کی تعداد میں غائب بھی کئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پراجیکٹ میں سیاستدان اور سرکاری افسران بدعنوانی، گھپلے، رشوت اور غبن کے مرتکب پائے گئے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس سلسلہ میں کتنے افراد پر مقدمہ درج کیا گیا ہے، کتنے لوگ گرفتار ہوئے ہیں اور ذمہ داران سے ریکوری کے حوالے سے کیا معاملات چل رہے ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) مندرجہ ذیل مالی سال لیپ ٹاپ کمپیوٹر کی خریداری بمعہ فنڈز فراہمی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	لیپ ٹاپ کمپیوٹر کی تعداد	فراہم کردہ فنڈز
1-	2011-12	110,000	4197.600ملین روپے
2-	2012-13	100,000	3995.000ملین روپے
3-	2013-14	100,000	4949.326ملین روپے
4-	2016-17	115,000	6954.517ملین روپے

چار سالوں میں چار لاکھ چودہ ہزار آٹھ سو اڑتالیس لیپ ٹاپ کمپیوٹرز میرٹ کی بنیاد پر تقسیم کئے جن کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے۔ان میں سے باقی ماندہ تقریباً دس ہزار چار سو ستائیس لیپ ٹاپ کمپیوٹرز وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد میرٹ کی بنیاد پر طالب علموں میں تقسیم کئے جائیں گے۔

نمبر شمار	سال	تقسیم شدہ لیپ ٹاپ
1-	2011-12	109,512
2-	2012-13	99,466
3-	2013-14	98,210
4-	2016-17	107,660

(ب) یہ درست نہ ہے۔ ہر سال لیپ ٹاپ کمپیوٹرز کی خریداری پنجاب پروکیورمنٹ رولز 2014 کے مطابق کی گئی ہے اور سب سے کم قیمت / پیشکش (بولی دہندہ) دینے والی فرم ہی منتخب کی گئی۔ ہزاروں کی تعداد میں لیپ ٹاپ غائب نہیں ہوئے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ ابھی تک کوئی بھی فرد کسی قسم کی بدعنوانی کا مرتکب نہیں پایا گیا۔ تاہم NABلاہور نے پچھلے سال مارچ سے ایک انکوائری شروع کی ہے۔

(د) تفصیل جز(ج) میں واضح کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میں اس پر fresh questionڈالنا چاہتی ہوں۔ اس سوال کو میں withdrawکرتی ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 887 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع خانیوال کی تحصیلوں میں نمایاں پوزیشن کے حامل طلباء وطالبات کو لیپ ٹاپ نہ ملنے سے متعلقہ تفصیلات

*887: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 18-2017 میں ضلع خانیوال کی چاروں تحصیلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو لیپ ٹاپ دیئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کافی بچوں اور بچیوں کے لیپ ٹاپ چند کلیریکل مسٹیک کی وجہ سے روک دیئے گئے جیسا کہ (ب) فارم میں دیئے گئے کوائف کا غلط اندراج ہونا وغیرہ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ طلباء وطالبات نے ملتان بورڈ میں اس ضمن میں 350 روپے فی بچہ جمع کروائے تا کہ ان کے کوائف کی درستی کی جاسکے؟

(د) کیا حکومت خانیوال کے ان بچوں اور بچیوں کے روکے گئے لیپ ٹاپ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی ہاں! سال 18-2017 میں لیپ ٹاپ کمپیوٹرز کی تقسیم کے سلسلہ میں ضلع خانیوال میں دو تقاریب منعقد ہوئیں۔ ان تقاریب میں ضلع بھر کی چاروں تحصیلوں میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلباء و طالبات میں میرٹ کی بنیاد پر لیپ ٹاپ کمپیوٹرز تقسیم کئے گئے۔

(ب) جی ہاں! دو مواقع پر میرٹ پر منتخب کئے گئے طلباء وطالبات میں لیپ ٹاپ تقسیم کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ضلع خانیوال میں منتخب شدہ طلباء	1397
لیپ ٹاپ وصول پانے والے طلباء	1063

334 طلباء لیپ ٹاپ کمپیوٹرز تقسیم کی تقریبات میں لیپ ٹاپ کمپیوٹرز وصول نہ کر سکے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

غیر حاضر ہونے کی وجہ سے لیپ ٹاپ کمپیوٹرز وصول نہ کرنے والے طلباء	117
(ب) فارم کے غلط اندراج کی وجہ سے لیپ ٹاپ کمپیوٹرز وصول نہ کرنے والے طلباء	127

(ج) ایسے طلباء جو (ب) فارم میں غلط اندارج کی وجہ سے لیپ ٹاپ کمپیوٹرز نہ وصول کر سکے (ب) فارم کی درستی بورڈ آف انٹر میڈیٹ اور سیکنڈری ایجوکیشن، ملتان کے قواعد کے مطابق فیس کی مد میں فی طالب علم 350روپے وصول کئے۔ بورڈ کے قواعد کی کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) باقی ماندہ لیپ ٹاپ کمپیوٹرز کے اعداد و شمار جمع کئے جا رہے ہیں جو وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد میرٹ پر طالب علموں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جنہوں نے کافی تفصیل سے مجھے اس سوال کا جواب دیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 334 بچوں کو لیپ ٹاپ تقسیم نہیں کئے گئے جن میں 117 بچے وہ تھے جو کہ غیر حاضر تھے اور 127 بچے وہ تھے جن کے (ب) فارم میں mistake تھی اور اُن کے کوائف میں اندراج کرتے وقت اُن سے غلطی ہوئی تھی۔ کیا جو کوائف اُنہوں نے دیئے تھے اور اُس کی مد میں انہوں 350 روپے بھی جمع کروائے تھے تو اُس کو انہوں نے ٹھیک کر دیا ہے یا ابھی تک ٹھیک نہیں ہوا جو اُن کی clerical mistake تھی۔

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جنہوں نے 350 روپے جمع کروائے تھے اُن کی clerical mistake ٹھیک ہو گئی ہے اور ہم نے last جواب میں لکھا ہے کہ انشاءاللہ جلد ہی جو بقایا لیپ ٹاپ بچ گئے ہیں وہ اُن کو دے دیئے جائیں گے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ بس میں نے یہی پوچھنا تھا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 891 ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، On his behalf سوال نمبر بولیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 950 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کی جائے۔(معزز ممبر نے جناب محمد ثاقب خورشید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وہاڑی: سب کیمپس بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی میں طلباء وطالبات کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***950: جناب محمد ثاقب خورشید:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وہاڑی میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کا سب کیمپس قائم ہے اگر ہاں تو یہ کل کتنے رقبہ پر محیط ہے؟

(ب) مذکورہ سب کیمپس کے لئے بلڈنگ کا تخمینہ لاگت کتنا ہے حکومت کب تک اس میں کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) وہاڑی سب کیمپس میں کتنے طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں اور کون کون سے مضامین کی تعلیم دی جا رہی ہے؟

(د) حکومت رواں سال کتنے مزید مضامین کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ وہاڑی میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کا کیمپس ماڈل ہائر سیکنڈری سکول کے پرائمری حصہ جو کہ 12 کنال پر محیط ہے میں قائم کیا گیا ہے۔

(ب) سب کیمپس کے لئے بلڈنگ کا تخمینہ لاگت تقریباً 3۔ارب روپے ہے۔ تاہم نئی عمارت میں کلاسز کا اجراء عمارت کی تکمیل سے مشروط ہے۔

(ج) سب کیمپس میں کل 1200 طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں جن میں تقریباً 800 طلباء اور 400 طالبات ہیں اور اس میں درج ذیل شعبہ جات قائم کئے گئے ہیں۔

1۔ شعبہ لاء 2۔ شعبہ سائیکالوجی

3۔ شعبہ اکنامکس 4۔ شعبہ ریاضی

(د) فوری طور پر نئے مضامین شروع کرنے کی تجویز زیر غور نہیں ہے کیونکہ ضرورت کے مطابق عمارت موجود نہ ہے۔ تاہم 583 کنال قطعہ اراضی حاصل کر لی گئی ہے اور جونہی عمارت کی تعمیر کے لئے رقم میسر ہوئی کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! جز (د) میں پوچھا گیا ہے کہ حکومت رواں سال کتنے مزید مضامین کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ تو منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے کہ فوری طور پر نئے مضامین شروع کرنے کی تجویز زیر غور نہیں ہے کیونکہ ضرورت کے مطابق عمارت موجود نہ ہے۔ تاہم 583 کنال قطعہ اراضی حاصل کر لی گئی ہے اور جونہی عمارت کی تعمیر کے لئے رقم میسر ہوئی کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! یہ بڑا ہی غیر تسلی بخش جواب ہے۔ کچھ تو بتائیں کہ کب تک رقم مہیا ہوگی، رقم کس نے مہیا کرنی ہے، کب ہوگی اور کب کلاسوں کا آغاز ہوگا؟ اس کے متعلق کوئی positiveجواب دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جو coming ADP ہے اس میں ہم کوشش کریں گے کہ ہمیں finances available ہو جائیں اس کام کو کرنے کے لئے جیسے ہی finances available ہوں گے کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ ہر ضلع میں یونیورسٹی بنے لیکن یہ matter of resources ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 960 محترمہ مسرت جمشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ وہ تشریف فرما ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! On her behalf

جناب سپیکر: جی، On her behalf سوال نمبر بولیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 987 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ حنا پرویز بٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کی جاتا ہے۔

طلباء یونینز پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

*987: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی جانب سے طلباء یونینز پر پابندی عائد ہے؟

(ب) یہ پابندی کب لگی تھی اور کس وجہ سے لگائی گئی تھی؟

(ج) کیا حکومت طلباء یونینز پر پابندی ہٹانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی ہاں! تعلیمی اداروں میں طلباء یونینز پر پابندی عائد ہے۔

(ب) یہ پابندی طلباء یونینز کی سرگرمیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مارشل لاء آرڈر کے تحت 1984 میں لگائی گئی۔

(ج) حال ہی میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے وزیر ہائر ایجوکیشن کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ اس حوالہ سے اپنی سفارشات وزیر اعلیٰ پنجاب کو پیش کرے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! I am satisfied بات سمجھ آگئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔ تشریف فرما ہیں؟

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: On his behalf جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 1139 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔(معزز ممبر نے جناب محمد ثاقب خورشید کے ایماء پر طبع شدہ سوال درفت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج بوائز وہاڑی میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***1139: جناب محمد ثاقب خورشید:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ بوائز کالج وہاڑی میں لیکچررارز اور اسسٹنٹ پروفیسر کی کتنی اسامیاں کن کن مضامین کی خالی ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا اس کالج میں سائنس لیبارٹری ہے، کیا یہ لیبارٹری فنکشنل ہے اور کیا اس لیبارٹری کا عملہ مکمل تعینات ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج وہاڑی میں لیکچرارز اور اسسٹنٹ پروفیسر کی مندرجہ ذیل (مضمون وار) اسامیاں خالی ہیں:

نمبر شمار	مضمون	لیکچرار	اسسٹنٹ پروفیسر
1۔	معاشیات	1	0
2۔	انگریزی	0	1
3۔	اسلامیات	0	2
4۔	فارسی	0	1
5۔	پولیٹیکل سائنس	4	0
6۔	اردو	4	1

(ب) جی ہاں! اس کالج میں سائنس مضامین میں مندرجہ ذیل لیبارٹریز موجود ہیں اور فنکشنل ہیں نیز ان لیبارٹریز میں لیبارٹری سٹاف تعینات ہے۔

نمبر شمار	مضمون	تعداد
1۔	فزکس	1
2۔	بیالوجی	1
3۔	کیمسٹری	1
4۔	کمپیوٹر سائنس	1
5۔	شماریات	1

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج وہاڑی میں کن کن مضامین کی اسامیاں خالی ہیں؟ تو منسٹر صاحب کی طرف سے اس کی تفصیل آ گئی ہے اور میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ ان خالی اسامیوں کی جو تفصیل بتائی گئی ہے ان کو پُر کرنے کا کیا طریق کار ہے اور کب تک یہ لیکچرارز وہاں پر تعینات کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ہم نے 2800 اسامیوں کو پُر کرنے کی already request بھیج دی ہوئی ہے وہ in process ہے انشاءاللہ next academic year سے پہلے یہ fill up ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے college teachers internee کی پالیسی کے تحت مقامی کالج کے پرنسپل کو اختیارات دیئے جاتے ہیں کہ جن subjects میں پروفیسرز کی کمی ہو وہ مقامی طور پر وہاں سے اُس ability کے مطابق اور معیار کے مطابق اُن کو بھرتی کرے مگر گورنمنٹ کی طرف سے جو معیار دیا جاتا ہے وہ دسمبر سے اگست تک مقامی پرنسپل کی اجازت سے جو لیکچرار کی کالجز میں بھرتی کی جاتی ہے اُن کو گورنمنٹ آف پنجاب دسمبر سے لے کر آگست تک pay / salary دیتی تو میری اُس میں منسٹر صاحب سے یہ request ہے کہ اس دورانیہ میں تین ماہ کی چھٹیاں آتی ہیں جون تا اگست تو خزانہ پر یہ burden موجود ہے کہ سیلری دی جاتی ہے چونکہ وہاں پر چھٹیاں ہوتی ہیں اس لئے تعلیم نہیں دی جاتی تو اُس سی ٹی آئی کا اگر دورانیہ تبدیل کر کے اُس دورانیہ کو ستمبر تا مئی کر دیا جائے تاکہ سیلری تو 9 ماہ کی پنجاب حکومت کی طرف سے جانی ہے اُس کو ستمبر سے start کر دیا جائے تاکہ چھٹیوں کے فوری بعد جو مئی تک سیشن چلتا ہے وہ اُس 9 ماہ کی سیلری کے مطابق اُن lecturers کو بھرتی کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ سوال ہے یا تجویز ہے؟

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! سوال کے ساتھ تجویز بھی ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! تجویز لے لیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ بالکل درست اچھی تجویز ہے academic year ساری دنیا میں اگست میں ہی شروع ہوتا اور مئی میں ختم ہوتا ہے تو معزز ممبر کی suggestion is well taken پہلے ہی ہم اس پر کام کر رہے ہیں کہ اس academic calendar کو ہم پاکستان میں streamline کریں اور انشاءاللہ اول تو next year کوشش کریں گے کہ سی ٹی آیز کی ضرورت نہ رہے لیکن اگر ایک سال لگ بھی گیا تو یہ جو معزز ممبر نے تجویز دی ہے۔We will consider this. Thank you.

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ سوالات ختم ہوئے اور وقفہ سوالات بھی ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

یونیورسٹی آف سرگودھا کے کیمپس / کالجز سے متعلقہ تفصیلات

***709: محترمہ گلناز شہزادی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا کے صوبہ بھر میں کتنے کیمپس، سب کیمپس یا کالجز منظور شدہ ہیں ان کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا اس یونیورسٹی میں پیپرز کی ری چیکنگ کا نظام موجود ہے اگر ہاں تو ایم ایڈ کے پیپرز کی ری چیکنگ کی فیس اور معیار کیا ہے اور کیا ری چیکنگ کے لئے apply کرنے والوں کو متعلقہ پیپر دکھایا جاتا ہے یا کوئی جوابی رپورٹ بھیجی جاتی ہے؟

(ج) یہ یونیورسٹی امتحانات کے بعد کتنے ماہ میں رزلٹ دینے کی پابند ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ڈائریکٹر ایجوکیشن سرگودھا ڈویژن نے کنٹرولر ایگزامینیشن یونیورسٹی آف سرگودھا کی طرف سے ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس کے مطابق صوبہ بھر میں یونیورسٹی آف سرگودھا کے دو منظور شدہ سب کیمپسز ہیں جو کہ سرکاری سطح پر قائم کئے گئے ہیں۔

(1) میانوالی سب کیمپس (2) بھکر سب کیمپس

مزید برآں یونیورسٹی آف سرگودھا کے تعلیمی سال 2018 کے تمام الحاق شدہ کالجز کی تعداد 227 ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) ڈائریکٹر ایجوکیشن سرگودھا ڈویژن نے کنٹرولر ایگزامینیشن یونیورسٹی آف سرگودھا کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس کے مطابق یونیورسٹی آف سرگودھا میں تمام امتحانات بشمول ایم ایڈ کے پیپرز کی ری چیکنگ کا نظام موجود ہے ری چیکنگ کی فیس 1300 روپے فی پیپر ہے اور طالب علم رزلٹ آنے کے 30 دن کے اندر ری چیکنگ کے لئے apply کر سکتا ہے ری چیکنگ کی جوابی رپورٹ متعلقہ طالب علم کو بذریعہ ڈاک ارسال کی جاتی ہے اور اگر متعلقہ طالب علم پھر بھی مطمئن نہ ہو تو اُس کو جوابی کاپی کنٹرولر آفس یونورسٹی آف سرگودھا میں دکھائی جاتی ہے۔

(ج) بمطابق کنٹرولر ایگزامینیشن یونیورسٹی آف سرگودھا امتحان کے نتائج کے اعلان کی زیادہ سے زیادہ مدت مقرر نہ ہے لیکن عام طور پر امتحان کے انعقاد کے بعد تین سے چار ماہ کے اندر نتائج کا اعلان کر دیا جاتا ہے

بہاولپور: پی پی۔251 میں بوائز و گرلز کالجز کی تعداد، ٹیچنگ کیڈر کی اسامیوں اور بلڈنگز سے متعلقہ تفصیلات

*891: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔251 بہاولپور میں بوائز و گرلز کالجز کس کس جگہ قائم ہیں؟

(ب) ان میں ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں منظور ہیں اور کون کون سی اسامیاں کس کس کالج میں خالی ہیں؟

(ج) ان میں طالب علموں کی تعداد کتنی ہے؟

(د) ان کی بلڈنگ کی پوزیشن کیسی ہے؟

(ہ) ان کی مسنگ فسلیٹیز کون کون سی ہیں اور کب تک یہ فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی-251 بہاولپور میں خواتین کا ایک ڈگری کالج ہتھیجی کے مقام پر مورخہ یکم ستمبر 2015 کو قائم کیا گیا تھا۔

(ب) اساتذہ کی منظور شدہ اسامیاں 20 ہیں جن میں سے 12 اسامیاں خالی ہیں جو 8 لیکچرارز اور 4 اسسٹنٹ پروفیسر کی ہیں۔

(ج) مذکورہ بالا کالج میں طالب علموں کی تعداد 85 ہے۔

(د) مذکورہ بالا کالج کی عمارت اچھی حالت میں ہے۔

(ہ) کالج ہذا میں ضروری سہولیات موجود ہیں کیونکہ نیا کالج 600 طالب علموں کے لئے قائم کیا جاتا ہے جبکہ مذکورہ کالج میں طالب علموں کی تعداد 85 ہے جونہی کسی سہولت کی ضرورت ہوئی فراہم کر دی جائے گی۔

فیصل آباد: گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد کی زمین پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*960: **محترمہ مسرت جمشید:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد سے ملحقہ 16 کنال دس مرلہ جگہ چیف منسٹر آفس کے لیٹر نمبر CRS/FDA/EM/AD11/89/663 مورخہ 9-مارچ 1989 کے تحت پلاٹ نمبر 271 اے (پرانا واٹر ورکس) کالج ہذا کو وسیع تر عوامی مفاد کے لئے مورخہ 25-ستمبر 1990 کو الاٹ کیا گیا جس پر ایک ویلفیئر سوسائٹی نے قبضہ سے بچاؤ کے لئے پانچ فٹ اونچی چار دیواری تعمیر کروائی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ سب ریجن فیصل آباد نے لیٹر نمبر1801 مورخہ 7-جولائی 2012 کے تحت تسلیم کیا تھا کہ اس جگہ پر کالج ہذا کا قبضہ موجود ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پلاٹ کی چار دیواری توڑ کر فرنٹ سے چودہ چودہ مرلہ کے دو پلاٹ بنا کر ایک نیلام اور دوسرا کسی پرائیویٹ شخص کو الاٹ کر دیا گیا ہے؟

(د) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد کو الاٹ شدہ پلاٹ غیر قانونی طریقے سے الاٹ یا نیلام کرنے والے ذمہ داران سرکاری ملازمین کے خلاف قانونی کارروائی کرنے اور کالج ہذا کو پلاٹ کا قبضہ دوبارہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد 1986 میں (پلاٹ نمبر 269) جس کا کل رقبہ 38 کنال ہے پر قائم ہوا۔ جسے 2004 میں اربن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے 99 سال کی لیز پر حاصل کیا گیا۔

بعد ازاں 1989 میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب نے کالج کی توسیع کے لئے فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی زمین (پلاٹ نمبر 271/A (اولڈ واٹر ورکس) کو کالج کے نام پر الاٹ کرنے کی منظوری دی جس کا رقبہ 16 کنال 10 مرلہ ہے۔ تاہم اس ملحقہ اراضی پر واسا کے دفاتر بھی موجود تھے اور 10 کنال 14 مرلہ کالج کے نام منتقل کروائی گئی ہے۔ باقی ماندہ چھ کنال کالج کے تحویل میں ہے لیکن باقاعدہ طور پر منتقل نہیں ہوئی۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس رقبہ اور کالج کے درمیان ایک سڑک بھی موجود ہے۔ جنہیں اب پختہ سڑک میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ بعد ازاں محلہ ویلفیئر سوسائٹی نے 16 کنال 10 مرلہ قطعہ اراضی کے گرد چار دیواری تعمیر کروادی۔ 2013 میں اس وقت کے ڈپٹی کمشنر نے سید فدا حسین کو کالج کی زمین سے متبادل پلاٹ

دینے کے معاملہ کو حل کرنے کے لئے ایک میٹنگ بلائی تھی۔ جس میں پلاٹ نمبر332 اور333 کوPHATA کو دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ تاہم اس میٹنگ کی کارروائی اور فیصلہ جات کی کاپی کالج کو موصول نہیں ہوئی۔ بعد ازاں2014 میں پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ سب ریجن فیصل آباد نے سید فدا حسین اور رانا سلیم اختر کو مذکورہ زمین سے پلاٹ الاٹ کر دیئے۔ سیشن کورٹ فیصل آباد میں ایک کیس فائل کیا گیا جس میں محکمہ اعلیٰ تعلیم کے افسران اور کالج کے نمائندے پیش ہوتے رہے۔ بعد ازاں2016 میں اس رقبہ کے ارد گرد موجود چار دیواری خستہ حال ہونے کی وجہ سے نئی چار دیواری کا کام شروع کیا گیا لیکن عدالت کے حکم پر متنازعہ پلاٹوں (332اور333) کے گرد دیوار نہ دی جا سکی جبکہ باقی رقبہ پر دیوار کی تعمیر کا کام مکمل کر لیا گیا۔

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ متنازعہ پلاٹ ابھی خالی ہیں اور ان پر کسی پرائیویٹ شخص کا قبضہ نہیں ہے اور معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔ مالی سال18-2017 میں محکمہ اعلیٰ تعلیم نے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں دو منصوبہ جات کو منظور کیا جس کے تحت مذکورہ رقبہ پر دس کمروں کی تعمیر کا کام جاری ہے اور بنیادیں بھر دی گئی ہیں یہ منصوبہ جات موجودہ مالی سال19-2018 کے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں بھی شامل ہیں۔

محکمہ کی جانب سے ڈائریکٹر (کالجز) فیصل آباد اور پرنسپل گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد (فیصل آباد) کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ اگلی سماعت پر ذاتی حیثیت میں پیش ہو کر عدالت عالیہ سے درخواست کریں کہ مدعیان سید فدا حسین اور رانا سلیم اختر کو متبادل پلاٹ پنجاب ہاؤسنگ اینڈ دوپلیمنٹ سوسائٹی فیصل آباد کی دیگر زمین سے الاٹ کئے جائیں اور کالج ہذا کے لئے مختص شدہ زمین کسی بھی صورت میں پرائیویٹ پارٹی کو نہ دی جائے۔

اس ضمن میں پرنسپل گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد (فیصل آباد) نے مورخہ 04.02.2019 کو سول جج فیصل آباد کی عدالت میں دعویٰ دائر کیا ہے۔ یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ ڈی پی آئی (کالجز) پنجاب کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں

کہ وہ اس معاملہ کی مکمل جانچ پڑتال کر کے ذمہ داران کا تعین کرے اور محکمہ اعلیٰ تعلیم اس رپورٹ کی روشنی میں ضروری قانونی کارروائی کو یقینی بنائے۔

(ب) وضاحت جز (الف) میں کر دی گئی ہے۔

(ج) وضاحت جز (الف) میں کر دی گئی ہے۔

(د) وضاحت جز (الف) میں کر دی گئی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر بہت شکریہ۔ میری خوش قسمتی ہے کہ آج دونوں منسٹر اور سیکرٹری ہائر ایجوکیشن بھی یہاں موجود ہیں۔ ہم نے last government میں ایک سمری move کی تھی منسٹر صاحبان موجود ہیں یہ اُن کے متعلقہ ہے اس لئے میں نے بات کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہم نے ایک سمری move کی تھی اور یہ بڑی اچھی بات ہے کہ جو ہمارے مسلمان بہن بھائی ہیں جب وہ قرآن پاک حفظ کرتے ہیں اُن کو 20 نمبر اضافی ملتے ہیں اور 5 نمبر پھر ملتے ہیں جب وہ job کے لئے جاتے ہیں یہ پنجاب یونیورسٹی تک ہے تو میں نے یہ سمری move کی تھی جس پر لاء ڈیپارٹمنٹ نے معزز وزیر قانون بیٹھے ہیں اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے کہا تھا کہ جو اُس وقت تھے اگر انہوں نے consent دی تھی کہ اگر باقی الہامی مذاہب کے بچے بھی اپنے الہامی کتابوں کا امتحان پاس کریں گے تو ان کو بھی same نمبر دیئے جائیں گے تاکہ جب میرٹ پر جائیں تو وہ دونوں برابر آ سکیں اس لئے میری گزارش ہو گی کہ اس پر تھوڑی سی توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر: اس کو وزیر قانون اور آپ دونوں مل کر دیکھ لیں۔ یہ بڑی genuine بات ہے۔ جناب محمد بشارت راجا! آپ اس کو دیکھ لیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں کیونکہ تحاریک استحقاق نہیں ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 115/19 چودھری اشرف علی کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

ورکرز ویلفیئر بورڈ گوجرانوالہ میں زیر التواء درخواستیں نمٹانے میں تاخیر

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 9۔فروری 2019 کی خبر کے مطابق جہیز فنڈز، تعلیمی وظائف، ڈیتھ گرانٹ کی پانچ ہزار درخواستیں تین سال سے التواء کا شکار۔ ورکرز ویلفیئر بورڈ کی مبینہ غفلت اور لاپروائی کی وجہ سے درخواستوں پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ اعلیٰ حکام فوری نوٹس لیں۔ تفصیلات کے مطابق گوجرانوالہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کی مبینہ غفلت کی وجہ سے پانچ ہزار کے قریب جہیز فنڈ، تعلیمی وظائف اور ڈیتھ گرانٹ کے لئے بھجوائی گئی درخواستیں تین سال سے التواء کا شکار ہیں۔ گوجرانوالہ، گجرات، منڈی بہاؤالدین، حافظ آباد، سیالکوٹ اور نارووال کی ہزاروں فیکٹریوں، کارخانوں و نجی اداروں میں سات لاکھ سے زائد افراد کام کرتے ہیں لیکن رجسٹرڈ مزدوروں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہے۔ ورکرز ویلفیئر بورڈ صنعتی کارکنان کو بیٹی کی شادی پر ایک لاکھ روپے جہیز فنڈ، بچوں کو سکالرشپ کی مد میں ایف اے کے لئے 1600، بی اے کے لئے 30 ہزار اور ماسٹر ڈگری کے لئے 42 ہزار روپے سالانہ سکالرشپ جبکہ ورکر کے وفات پا جانے پر بیوہ اور اس کے بچوں کو 5 لاکھ روپے ڈیتھ گرانٹ دی جاتی ہے۔ ورکرز ویلفیئر بورڈ کی مبینہ غفلت اور لاپروائی کی وجہ سے گوجرانوالہ میں جہیز فنڈز کی 560، سکالرشپ کی 977، ڈیتھ گرانٹ کی 90 سمیت ڈویژن بھر میں پانچ ہزار سے زائد درخواستیں تین سال سے التواء کا شکار ہیں اور متاثرین کے بار بار چکر لگانے کے باوجود انہیں ادائیگی نہیں ہو رہی۔ مزدور راہنماؤں کا کہنا ہے کہ وہ مہنگائی کی وجہ سے پہلے ہی بہت پریشان ہیں اور اوپر سے ستم ظریفی یہ ہے کہ تین سال سے کسی قسم کا فنڈ نہیں ملا۔ اعلیٰ حکام نوٹس لے کر فوری عملدرآمد کروائیں۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر لیبر! آپ کے پاس اس کا جواب ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل(جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! جو میرے پاس knowledge ہے میں اس حوالے سے بیان کر دیتا ہوں کیونکہ یہ تحریک التوائے کار میرے پاس ابھی پہنچی ہے۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل(جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ویلفیئر بورڈ کے حوالے سے ہمارے معزز ممبر نے جو بات کی ہے اس میں سے تقریباً 70 سے 80 فیصد باتیں غلط ہیں۔ ہمارے اس چھوٹے سے عرصہ چھ ماہ کے اندر 4۔ ارب روپیہ فیڈرل گورنمنٹ سے ورکر ویلفیئر فنڈ میں آیا ہے 2017 تک ہم نے لیبرز کو تمام تر گرانٹس دے دی ہیں جن میں ڈیتھ گرانٹ، میرج گرانٹ، سکالرشپ گرانٹس شامل ہیں۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ فیکٹریوں میں خود جا کر لیبر کے حوالے کی جائیں تاکہ اگر وہاں سے کوئی شکایات آئے تو اس کو ہم خود سن سکیں۔

جناب سپیکر! میرے پاس کچھ applications ضرور آئی ہیں کہ کسی لیبر کو 2015-16 میں گرانٹ نہیں ملی تو اس کو ہم case by case دیکھ رہے ہیں۔ میں ensure کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ کسی کی کوئی بھی گرانٹ ہمارے ورکر ویلفیئر بورڈز کی طرف سے pending نہیں رہے گی۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ورکر ویلفیئر فنڈ کا پنجاب اسمبلی میں بل بھی پیش ہو گا اور یہ تمام تر مسائل ختم ہو جائیں گے۔ ہم بہت جلد لیبر کو ایک بہت بڑی خوشخبری بھی دیں گے۔ ہمارے جو مختلف ورکر ویلفیئر بورڈز ہیں ہم اس پر کام کر رہے ہیں اور ڈیتھ گرانٹ، میرج گرانٹ، سکالرشپ گرانٹس کو مزید بڑھا رہے ہیں۔ اگر معزز ممبر کے مزید سوال ہوں گے تو میں ان کا بھی تفصیلی جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

چوہدری اشرف علی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے اپنے طور پر تو یہ فرما دیا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں! اس پر speech نہیں ہو سکتی اور منسٹر صاحب کی طرف سے بڑا اچھا جواب آ گیا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 116/19 محترمہ شازیہ عابد کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

جام پور سمیت گوپانگ کالونی میں سیوریج سسٹم کی عدم موجودگی

محترمہ شازیہ عابد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل جام پور سمیت گوپانگ کالونی پچاس سال سے مسیحا کی منتظر ہے۔ دس ہزار نفوس پر مشتمل کالونی میں سیوریج سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے گلیوں میں ہی سیوریج کا پانی جمع ہے جس کی وجہ سے نمازیوں کو مساجد میں جانے میں شدید دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جبکہ طلباء و طالبات کو سکول جانے میں بھی مشکلات کا سامنا ہے۔ جس کی وجہ سے طلباء و طالبات کی تعلیم کا حرج ہو رہا ہے۔ گلی میں سیوریج کا پانی جمع ہونے سے پینے کے پانی میں بدبو آنا شروع ہو گئی ہے۔ سیوریج کے پانی سے اٹھنے والے تعفن سے لوگ مختلف موذی بیماریوں کا شکار ہو گئے ہیں جبکہ بجلی کے پول نہ ہونے کی وجہ سے دور سے تاریں لانی پڑتی ہیں جس کی وجہ سے کم وولٹیج سے قیمتی الیکٹرانک مصنوعات کا جلنا بھی معمول بن چکا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! غالباً محترمہ پہلے بھی یہ مسئلہ اسی معزز ایوان میں اٹھا چکی ہیں اور یہ قرارداد پہلے بھی dispose of ہو چکی ہے۔ میں نے پہلے بھی محترمہ سے گزارش کی تھی کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے اور میں نے in writing متعلقہ محکمہ کو بھیجا بھی تھا۔

جناب سپیکر: یہ غالباً پہلے بھی بات آ چکی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ پہلے بھی آچکی ہے لیکن میں ان کو دوبارہ assure کرتا ہوں اور ان کو اس لیٹر کی کاپی بھی دے دوں گا۔ ہم کوشش کریں گے کہ یہ مسئلہ حل ہو۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر The Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019. مندرجہ ذیل ممبران کی طرف سے ہے۔

1. Mr Ghazanfar Abbas,MPA(PP-91)
2. Mr Muhammad Aamir Inayat Shahani,MPA(PP-92).
3. Agha Ali Haidar, MPA (PP-134).
4. Mian Muammad Shoaib Owaise, MPA (PP-252).
5. Syed Usman Mehmood, MPA(PP-264).

Any mover may move the motion for leave of the Assembly.

تحریک

مسودہ قانون(ترمیم) قوانین عوامی نمائندگان پنجاب 2019
کو متعارف کرانے کے لئے اجازت کی تحریک

MR GHAZANFAR ABBAS: Mr Speaker! I move

"That leave be granted to introduce the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is

"That leave be granted to introduce the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019."

The motion is not opposed. Now, the motion moved and the question is

"That leave be granted to introduce the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019."

(The motion was carried unanimously)

MR SPEAKER: Now, Mr Ghazanfar abbas, Mr Muhammad Aamir Inayat Shahani, Agha Ali Haidar, Mian Muammad Shoaib Owaise, and Syed Usman Mehmood. Any mover may introduce the Bill.

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) قوانین عوامی نمائندگان پنجاب 2019

AGHA ALI HAIDAR: Mr Speaker! I introduce the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019 has been introduced and is referred to the Standing Committee on Law with the direction to submit its report.

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ اس میں زیر التواء قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ یہ قرارداد move ہو چکی ہے اور وزیر سکولز ایجوکیشن نے جواب دینا ہے۔

سرکاری سکولوں کی ایک کلاس میں
طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ چالیس رکھنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! قرارداد ہذا کے ضمن میں عرض ہے کہ آئین پاکستان کے آرٹیکل (25-A) پر عمل پیرا ہوتے ہوئے محکمہ سکولز ایجوکیشن زیادہ سے زیادہ بچوں کو سکولوں میں داخل کرنے کو شش کر رہا ہے۔ محکمے کی ان کاوشوں کی بدولت سکولوں میں داخل ہونے والے بچوں کی تعداد ایک کروڑ 22 لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔ اس وقت ایک کلاس میں طلباء کی زیادہ سے زیادہ تعداد پچاس مقرر ہے تاہم داخلہ مہم کے نتیجے میں ایک کمرہ میں بچوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ بچوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے محکمہ نے فوری کارروائی

کی۔اس وقت 6519اضافی کمرے زیر تعمیر ہیں جبکہ آئندہ مالی سال 20-2019 میں سرکاری سکولوں میں اضافی کمرے بنانے کی تجاویز زیر غور ہے۔ درج بالا وضاحت کی روشنی میں محکمہ سکولز ایجوکیشن قرارداد کی حمایت نہیں کرتا۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ نےoppose کیا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں نےoppose کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری سکولز میں بہتر تعلیمی نتائج کے حصول کے لئے ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ چالیس کی جائے تاکہ اساتذہ بہتر طریقے سے پڑھا سکیں اور بچے اچھی طرح سے پڑھ لکھ سکیں۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسری زیر التواء قرارداد محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اور اس پر وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔ جی، ممبران صاحبان پلیز! تشریف رکھیں۔

نجی کلینکس میں ڈاکٹرز کی فیس فکس کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد) جناب سپیکر! ہم پرائیویٹ ڈاکٹروں کو سرکاری ہسپتالوں میں کام کرنے پر پابند نہیں کر سکتے ہیں۔ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ایک قانون پر کام کر رہا ہے مجوزہ Medical Teaching Institution Reforms Act کے تحت سرکاری ہسپتالوں کے ڈاکٹروں کو ترغیب دی جائے گی کہ سرکاری ہسپتالوں کے اندر ہی institution private practice کریں۔ اگر وہ IPP بھی کریں گے تو انہیں پریکٹس میں شیئر اور اضافی تنخواہیں بھی دی جائیں گی۔

جناب سپیکر! اس طرح سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹر کی پرائیویٹ پریکٹس کا رجحان بڑھے گا۔ مزید عرض ہے کہ معزز سپریم کورٹ آف پاکستان نے ازخود نوٹس نمبر 18، 22اور 29 کے تحت پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کو علاج گاہوں میں وصول کی جانے والی قیمتوں کا تفصیلی جائزہ لے کر ان کو موزوں بنانے کی ہدایت جاری کی ہے۔

جناب سپیکر! اس ضمن میں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اپنی سفارشات مرتب کر رہا ہے۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے اس اقدام سے ڈاکٹروں کی فیس مناسب رکھنے میں مدد ملے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اس کو oppose کر رہی ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد) جناب سپیکر! میں نے اس کو oppose کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی کلینکس میں ڈاکٹرز کی فیس بہت زیادہ ہے لہٰذا ڈاکٹرز کو پابند کیا جائے کہ وہ سرکاری ہسپتالوں میں ہی لوگوں کا علاج کریں اور جب تک سرکاری ہسپتالوں کی حالت بہتر نہیں کی جاتی، ان ڈاکٹرز کی فیسوں کو فکس کیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تیسری زیر التواء قرارداد محترمہ شعوانہ بشیر کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اور اس پر منسٹر سکولز ایجوکیشن نے حکومتی موٴقف پیش کرنا ہے۔ جی، وہ اپنا موٴقف پیش کریں۔

کلام اقبال کو تعلیمی نصاب کا لازمی جز قرار دینے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! محکمہ سکولز ایجوکیشن کے ذیلی ادارے Curriculum and Textbook Board فکر اقبال کی روشنی میں کتابیں تیار کرتا ہے۔ اس وقت رائج اردو کی کتاب دوئم سے جماعت بارہویں تک کتابوں میں ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ کی شخصیت

اور شاعری کے حوالے سے کئی اسباق، نظمیں، غزلیں شامل ہیں اور نصاب کا باقاعدہ حصہ ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔ اس میں ساری تفصیل دی ہوئی ہے۔۔۔(شور و غل)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Order in the House.

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! مندرجہ ذیل بالا نصاب میں شامل ہونے کی بناء پر قرارداد کی روح میں چونکہ پہلے ہی سے عملدرآمد ہو رہا ہے لہذا اس قرارداد کو نامنظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کلام اقبال کو تعلیمی نصاب کا لازمی جُز قرار دیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: چوتھی زیر التواء قرارداد محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آواز کم ہونے کی وجہ سے کسی کو کوئی بات سمجھ نہیں آ رہی کہ انہوں نے آگے سے کیا جواب دیا ہے۔ Kindly مائیک میں problem ہے جس کی وجہ سے آواز ٹھیک نہیں آ رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مائیک کا volume high کر دیں۔

خواتین اساتذہ کو دودھ پیتے بچے ساتھ لانے کی اجازت کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! سکولز ایجوکیشن کی جانب سے تمام گرلز سکولز میں خواتین اساتذہ کو اپنے نامولود بچوں کو سکول لے جانے کی اجازت ہے اور اس حوالے سے کسی قسم کی کوئی ممانعت نہ ہے چونکہ قرارداد ہذا پر محکمہ کی جانب سے پہلے ہی عملدرآمد کیا جا رہا ہے لہذا اس قرارداد کو منظور کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! یہ میں بھی جانتی ہوں اور میں نے request کی ہے کہ ڈے کیئر سنٹرز بھی بنوانے ضروری ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! جی، وہ بنوائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام گرلز سکولز و کالجز جن میں ڈے کیئر سنٹرز قائم نہ ہیں، ان میں شادی شدہ خواتین اساتذہ کو اپنے نومولود دودھ پیتے بچوں کو اپنے ساتھ لانے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ اپنی ڈیوٹی بھی احسن طریقے سے سرانجام دے سکیں۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پانچویں زیر التواء قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔

میونسپل کمیٹی ماموں کانجن میں
جدید سہولتوں سے آراستہ ہسپتال قائم کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد) جناب سپیکر! اس ایوان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ماموں کانجن کا علاقہ تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں واقع ہے۔ تحصیل تاندلیانوالہ میں پہلے سے ہی تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال تاندلیانوالہ موجود ہے جو کہ چالیس بیڈز پر مشتمل ہے اور پچھلے سال ایک سکیم کے تحت اپ گریڈ کر کے 100 بیڈز کا کیا جا رہا ہے جبکہ ماموں کانجن کے علاقے میں دیہی مراکز صحت RHC بیس بیڈز پر مشتمل ہے۔ دیہی مراکز صحت ماموں کانجن میں سال 2017 کے دوران تقریباً 77 ہزار جبکہ سال 2018 میں

85 ہزار سے زائد مریضوں کا علاج ہوا ہے۔ گورنمنٹ پالیسی کے مطابق 20 بستروں سے اوپر ہسپتال یعنی تحصیل ہیڈ کوارٹر لیول ہسپتال تحصیلوں میں بنائے جاتے ہیں لیکن ماموں کانجن ابھی تحصیل نہیں بنی اس لئے اس جگہ پر محکمہ کی پالیسی کے مطابق بڑا ہسپتال بنانا مناسب نہیں ہے لہٰذا میں اس قرارداد کی مخالفت کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس قرارداد کی مخالفت کی گئی ہے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ 90ہزار آبادی پر مشتمل میونسپل کمیٹی ماموں کانجن ضلع فیصل آباد میں علاج معالجہ کی فراہمی کے لئے جدید سہولتوں سے آراستہ جدید ہسپتال قائم کیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چھٹی زیر التواء قرارداد سیدہ زہرا نقوی کی ہے یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے منسٹر ہائر ایجوکیشن نے اس کا جواب دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

یونیورسٹی میں داخلہ کے وقت مناسب
کونسلنگ نہ ہونے کی وجہ سے طلباء وطالبات کا تعلیمی نقصان

(---جاری)

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! بالکل یہ ایک pertinent قرارداد ہے، ہمارے کالجز اور یونیورسٹیز میں career counseling نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس سلسلے میں ہماری پارٹی نئی پالیسی لا رہی ہے اس میں office of students services بنانے کا فیصلہ کیا ہے جو اگلے تعلیمی سال سے شروع ہوجائے گا۔ اس میں نہ صرف career counseling کی جائے گی بلکہ financial aid opportunities and job placement center بھی ہو گا لہٰذا اس قرارداد کی spirit ٹھیک ہے اور میں اس سے agree کرتا ہوں اس پر implement کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کیا آپ اسے oppose کرتے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کی support کر رہا ہوں اور ہم already اس پر کام کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس قرارداد کی support کرتے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جی۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, I put it to the House

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"ہمارے ملک میں حکومتی سطح پر مناسب کیریئر کاؤنسلنگ نہ ہونے کے باعث بہت سے طلباء و طالبات یونیورسٹی میں داخلے کے وقت اپنی صلاحیت اور ذوق کے مطابق مناسب تعلیمی شعبہ منتخب نہیں کر پاتے۔ جس سے نہ صرف نوجوان نسل کی صلاحیتیں ضائع ہوتی ہیں بلکہ وہ ملکی ترقی و استحکام کے لئے خاطر خواہ خدمات سر انجام نہیں دے پاتے۔ اس طرح بہت سے اہم شعبے ماہرین سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ بالعموم لوگوں کی توجہ چند خاص شعبوں پر مرکوز ہو جاتی ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومتی سطح پر اس حوالے سے ٹھوس اقدامات کئے جائیں تاکہ ملکی ضروریات کے مطابق قوم کے معماروں کو راہنمائی فراہم کی جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: ساتویں زیر التواء قرارداد محترمہ شاہدہ احمد کی ہے، یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے، وزیر ٹرانسپورٹ حکومتی مؤقف پیش کریں، وزیر ٹرانسپورٹ موجود نہیں ہیں۔ کیا ان کی application آئی ہے؟ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے اگلی قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے، ہیلتھ منسٹر صاحبہ اس پر حکومتی مؤقف پیش کریں گی۔ جی، منسٹر صاحبہ!

پولیو کی روک تھام کے لئے فوری اقدامات کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد)

جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ بات درست ہے کہ ہمارے ملک میں پولیو کے خاتمے کی مہمات 1994 سے لے کر اب تک جاری ہیں اور پوری دنیا میں صرف تین ممالک باقی رہ گئے ہیں جن میں پولیو کا خاتمہ ابھی باقی ہے جن میں پاکستان بھی شامل ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں پشاور، کوئٹہ اور کراچی میں چند جگہوں پر ایسے وائرس کی گردش اور پھیلنے کا عمل ابھی تک جاری ہے جس کے خلاف NEAPیعنی National Emergency Action Planکی حکمت عملی کے تحت خاص پولیو مہمات زور و شور سے جاری ہیں۔

جناب سپیکر! مندرجہ بالا پولیو وائرس کی گردش اور منتقلی کی وجہ سے پنجاب کے مختلف شہر اور ہائی ویز علاقے بھی محفوظ نہیں رہتے۔ ہم بار بار مسلسل ماحولیات کے نمونے لے رہے ہیں اور رپورٹیں بھی جاری کریں گے۔

جناب سپیکر! یہ بات قابل ذکر ہے کہ مختلف وجوہات کی بناء پر افراد کی ایک بڑی تعداد کا دوسرے صوبوں سے پنجاب کے مختلف شہروں میں مسلسل آنا جانا رہتا ہے، خاص طور پر موسمیات اور روزگار کی وجہ سے ہجرت کرنے والے لوگوں کی ایک بڑی تعداد لاہور اور راولپنڈی کے شہروں میں آباد ہوئی ہے۔ یہ تمام آبادی پولیو وائرس کی منتقلی کے لحاظ سے high risk تصور کی جاتی ہے۔ محکمہ صحت پنجاب high risk آبادی کے ٹارگٹ بچوں کی پولیو ویکسینیشن کا خاطر خواہ بندوبست کرتی ہے جس میں معمول کی حکمت عملی کے علاوہ دوسرے صوبوں کے ساتھ مستقل گزرگاہوں پر بھی ٹارگٹ بچوں کی پولیو ویکسینیشن کی کارروائی شامل ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ صحت حکومت پنجاب کی انہی انتھک کوششوں کی وجہ سے صوبہ پنجاب میں پولیو کیسز کی تعداد پورے ملک اور دوسرے صوبوں کی نسبت بہت کم رہی ہے۔ اس طرح پنجاب میں صورتحال مایوس کن نہیں ہے۔ سال 2016 اور 2018 کے دوران پنجاب سے کوئی پولیو وائرس کا کیس سامنے نہیں آیا جبکہ سال 2017 کے دوران ایک پولیو کیس رپورٹ

ہوا اور 2019 میں بھی ایک پولیو کیس رپورٹ ہوا ہے۔ پولیو مہمات میں کچھ بچے پولیو کے قطرے پینے سے رہ جاتے ہیں جس کی وجہ سے اب تک پولیو کا مرض ختم نہیں ہو سکا، نیشنل ایمر جنسی ایکشن پلان کے تحت پولیو کے موذی مرض کے خاتمہ کے لئے ہماری کوشش جاری ہے جس میں ہمارے ہر مکتب فکر اور معاون اداروں کی مدد، حمایت اور معاونت شامل ہونا ضروری ہے۔ آبادی کے high risk groups مہمان بچے انکاری اور رہ جانے والے ٹارگٹ بچے ہمارے خاص ہدف میں ہیں، ہمارا عزم یہ ہے کہ ہم پولیو کے خلاف اپنی ویکسینیشن، حکمت عملی اور ثابت قدمی برقرار رکھیں۔ انشاء اللہ ہماری کوشش رنگ لائے گی اور پاکستان جلد پولیو وائرس سے free ہو جائے گا چونکہ already اس پر کام ہو رہا ہے لہٰذا میں اس قرارداد کی مخالفت کرتی ہوں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Let me put it to the House now

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ لاہور سمیت آٹھ شہروں میں پولیو کے وائرس کی تصدیق ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ پاکستان ان تین ممالک میں شامل ہے جہاں پولیو کا مرض ابھی تک ختم نہیں کیا جا سکا۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ انسداد پولیو کے لئے فوری سنجیدہ اقدامات کئے جائیں۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: نویں زیر التواء قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے، یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے۔ وزیر زراعت اس پر حکومتی مؤقف پیش کریں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ قرارداد ابھی میرے پاس نہیں پہنچی لہٰذا میری استدعا ہے کہ اس قرارداد کو pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں وزیر صنعت بھی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

معاشی ترقی کے لئے زرعی اور
صنعتی شعبے کو زیادہ سے زیادہ سہولیات دینے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں معاشی ترقی کے لئے زرعی اور صنعتی شعبے کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کی جائیں۔"

جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ ہم زراعت کو انتہائی اہمیت دے رہے ہیں اور اسی طرح انڈسٹری کو بھی اہمیت دے رہے ہیں اور یہ پہلی بار ہو رہا ہے کہ اس ملک میں نئی ایگریکلچر پالیسی آ رہی ہے اور نئی انڈسٹریل پالیسی بھی آ رہی ہے۔ اس کا بنیادی عنصر یہی ہے کہ ہم نے کسان کے مفاد کو ترجیح دینی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ جب یہ دونوں پالیسیاں آئیں گی تو اس سے ہمارے ملک میں ایگریکلچر کو فروغ حاصل ہو گا۔ ہم زراعت کو ignore نہیں کر رہے ہیں بلکہ زراعت کی بہتری کے لئے جو بھی ممکنہ اقدامات ہو سکے انشاء اللہ تعالیٰ گورنمنٹ اٹھائے گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس قرارداد کی مخالفت کر رہے ہیں یا حمایت کر رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ تو گورنمنٹ کی پالیسی میں شامل ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون اس قرارداد کی favour کر رہے ہیں۔

Now, I put it to the House

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں معاشی ترقی کے لئے زرعی اور صنعتی شعبے کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کی جائیں۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دسویں زیر التواء قرارداد محترمہ فرح آغا کی ہے، یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے۔ وزیر امور نوجواناں و کھیلیں نے اس پر حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

قومی کھیل ہاکی کو زوال سے نکالنے کے لئے فنڈز کے اجراء کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! یہ وفاقی حکومت سے متعلق ہے لیکن میں اس قرارداد کی مخالفت نہیں کرتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے قومی کھیل ہاکی کو زوال سے نکالنے کے لئے فنڈز کا اجراء کیا جائے اور ہاکی کے قومی و بین الاقوامی مقابلوں کو براہ راست نشر کیا جائے تاکہ عوام قومی کھیل کی جانب راغب ہوں۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: گیارہویں زیر التواء قرارداد جناب محمد منیب سلطان چیمہ کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔ جناب محمد منیب سلطان چیمہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس قرار داد کو pending کیا جاتا ہے۔ بارہویں زیر التواء قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ یہ قرار داد پیش ہو چکی اور اس پر وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشل ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن نے اپنا مؤقف پیش کرنا ہے۔

پولیو سے بچاؤ کے لئے آگاہی مہم چلانے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اس سے پہلے بھی ایک ایسی ہی قرار داد کے سلسلے تفصیلی جواب دے چکی ہوں۔ اس کا وہی جواب ہے کہ We are already working on it. ایک باقاعدہ پوری مہم شروع ہو چکی ہے۔

If you want me to read it all over again, I can read it. Already a huge polio vaccination campaign is going on. There is also an awareness campaign going on. The area which was involved around the outfall drain of the catchment area has gone through a polio vaccination once again.

یعنی اس حوالے سے پہلے ہی کام ہو رہا ہے تو میں اس قرارداد کو oppose کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ نے اس قرارداد کو oppose کیا ہے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان آٹھ سال بعد صوبائی دارالحکومت میں پولیو کا کیس سامنے آنے پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ لاہور، کراچی سمیت پاکستان کے دس بڑے شہروں میں گٹر کے پانی میں پولیو وائرس کا انکشاف ہوا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پولیو سے بچاؤ کے لئے ملک بھر میں آگاہی مہم چلائی جائے نیز تمام متعلقہ محکموں کو اس بیماری کے خاتمے کے لئے سنجیدگی سے کام کرنے کی ہدایت کی جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جب کوئی قرارداد oppose ہو جاتی ہے تو جس نے وہ قرار داد move کی ہوتی ہے اس کو یہ حق حاصل ہونا چاہئے کہ وہ اپنی قرار داد کے حق میں بات کر سکے۔ میرا خیال ہے کہ پہلے یہ practice رہی ہے اگر ایسا نہیں تو مجھے اس کی وضاحت فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔ اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرار داد جناب منیب الحق کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔ کیا جناب منیب الحق تشریف فرما ہیں؟ موجود نہیں ہیں تو اس قرار داد کو pending کیا جاتا ہے۔ دوسری قرار داد محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

کھیت مزدوروں کے لئے بجٹ میں کثیر رقم مختص کرنے کا مطالبہ

محترمہ نیلم حیات ملک: میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھیت مزدور مرد و خواتین کے لئے آئندہ مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں ایک کثیر رقم مختص کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھیت مزدور مرد و خواتین کے لئے آئندہ مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں ایک کثیر رقم مختص کی جائے۔"

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں اس قرار داد کو oppose کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر پبلک پراسیکیوشن نے اس قرار داد کو oppose کر دیا ہے۔ محترمہ نیلم حیات ملک! کیا آپ اس پر بات کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے اس قرارداد کو کیوں oppose کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اپنی قرارداد کے حق میں بات کریں۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میں home based working women کے لئے کام کرتی ہوں اور مجھے ان کے گھروں کے حالات معلوم ہیں۔ ان کی ساری آمدنی middleman کو چلی جاتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان کو بھی لیبر قوانین کے مطابق حقوق ملنے چاہئیں۔ خصوصی طور پر گھر مزدور خواتین اور گھر مزدور مردوں کو لیبر قوانین کے تحت تمام حقوق ملنے چاہئیں لہٰذا میری ایوان سے استدعا ہے کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

> "یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھیت مزدور مرد و خواتین کے لئے آئندہ مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں ایک کثیر رقم مختص کی جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! مجھے بھی اپنی قرار داد کے حق میں بات کرنے کا موقع ملنا چاہئے تھا۔ I think it is totally unfair. اگر حکومتی بنچز سے تعلق رکھنے والی معزز ممبر کو موقع دیا گیا ہے تو پھر مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیا جانا چاہئے۔ The norms has to be followed.

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کی قرارداد پر ووٹنگ ہوئی اور وہ نامنظور ہو چکی ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! بے شک میری قرارداد نامنظور ہو چکی ہے لیکن اگر ہماری قرارداد oppose ہوتی ہے تو .We should get a chance to speak also

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ .You speak for one minute

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! last Tuesday آپ اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے۔ اُس دن یہ کہا گیا تھا کہ اس قرارداد کو oppose نہیں کیا جاتا۔ جب وزیر صحت آئیں گی تو وہ اس قرارداد کو support کریں گی۔ اُس وقت وزیر قانون بھی ایوان میں موجود تھے۔ میں نے یہ point raise کیا تھا کہ:

> The Islamabad Compulsory Vaccination and Protection of Health Workers Bill was passed in the Senate and likewise legislation should be brought in the Punjab Assembly. NADRA has already taken many steps for awareness campaign of Polio.

جناب سپیکر! ہمیں نادرا اور یونین کونسلوں کو اس بات کا پابند کریں کہ وہ birth سرٹیفکیٹ صرف اس صورت میں جاری کریں جب انہیں polio vaccination کا سرٹیفکیٹ مہیا کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! ہمیں اس بات کی یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ This should be .considered یہ بات درست ہے کہ پولیو کے حوالے سے بہت کام ہو رہا ہے اور اس کی awareness campaign پر بھی کام ہو رہا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ایسی قانون سازی کی جانی چاہئے کہ نادرا اُس وقت birth سرٹیفکیٹ جاری کرے جب ان کو vaccination سرٹیفکیٹ مہیا کیا جائے۔

جناب سپیکر! پی ٹی آئی والے کہتے ہیں کہ ہم ایک نیا پاکستان لے کر آ رہے ہیں تو پھر وہ اس قرارداد کی مخالفت کیوں کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کا point of view آ گیا ہے لہٰذا اب تشریف رکھیں۔ تیسری قرارداد جناب صہیب احمد ملک کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

تحصیل بھیرہ میں جوڈیشل کمپلیکس اور جوڈیشل کالونی تعمیر کرنے کا مطالبہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان تحصیل بھیرہ میں ججز کی تعیناتی کو خوش آئند قرار دیتا ہے اور حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحصیل بھیرہ میں جوڈیشل کمپلیکس اور جوڈیشل کالونی تعمیر کرنے کے لئے فی الفور اقدامات اُٹھائے جائیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان تحصیل بھیرہ میں ججز کی تعیناتی کو خوش آئند قرار دیتا ہے اور حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحصیل بھیرہ میں جوڈیشل کمپلیکس اور جوڈیشل کالونی تعمیر کرنے کے لئے فی الفور اقدامات اُٹھائے جائیں۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! مجھے اس قرارداد پر کوئی اعتراض نہیں لیکن میں چاہوں گا کہ اس کو slightly amend کر لیا جائے۔ اس کے لئے فنڈز ہائی کورٹ نے فراہم کرنے ہیں لہٰذا اس قرارداد میں اگر یہ الفاظ شامل کر لئے جائیں کہ "یہ معزز ایوان ہائی کورٹ سے اس بات کی سفارش کرے" تو پھر میں اس کو oppose نہیں کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! کیا اس قرارداد کو amend کر لیا جائے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جس طرح وزیر قانون نے فرمایا ہے اس قرارداد کو amend کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان تحصیل بھیرہ میں ججز کی تعیناتی کو خوش آئند قرار دیتا ہے اور ہائی کورٹ سے سفارش کرتا ہے کہ تحصیل بھیرہ میں جوڈیشل کمپلیکس اور جوڈیشل کالونی تعمیر کرنے کے لئے فی الفور اقدامات اُٹھائے جائیں۔"

(ترمیم شُدہ قرارداد منظور ہوئی)

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں ہاؤس کے تمام معزز ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ public at large کا کام تھا اس پر بڑا اچھا gesture گیا ہے اور میں وزیر موصوف کا بھی مشکور ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! ہم آپ کے جذبات کی قدر کرتے ہیں۔ چوتھی قرارداد محترمہ کنول پرویز چودھری کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

بچوں کے خلاف بڑھتے ہوئے
جرائم کی روک تھام کے لئے مستحکم چائلڈ پالیسی بنانے کا مطالبہ

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبے میں بچوں کے خلاف بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے مستحکم چائلڈ پروٹیکشن پالیسی بنائی جائے اور اس پر سختی سے عملدرآمد کروا کر مستقبل کے معماروں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبے میں بچوں کے خلاف بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے مستحکم چائلڈ پروٹیکشن پالیسی بنائی جائے اور اس پر سختی سے عملدرآمد کروا کر مستقبل کے معماروں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے اس قرارداد کو اس لئے oppose کیا ہے کہ یہ idea تو بہت اچھا ہے لیکن وزیر اعلیٰ اس پر already in principle approval دے چکے ہیں، کیبنٹ سے بھی اس کی approval ہو چکی ہے اور اب Rules of Business میں ترمیم ہو رہی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ چند دنوں تک ہو جائے گی اور وہ ہم ایوان میں لے آئیں گے تو میں نے اس قرارداد کو oppose اس لئے کیا ہے کہ گورنمنٹ نے already اس کا نوٹس لیا ہوا ہے اور یہ process چل رہا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! بہت اچھی بات ہے کہ اگر یہ معاملہ گورنمنٹ کی priority پر ہے تو بہت اچھی بات ہے لیکن اس ایوان سے نکلی ہوئی آواز اپنا ایک وزن رکھتی ہے تو مانا کہ وزیر اعلیٰ اس پر اچھا اقدام کر رہے ہیں لیکن اس ایوان سے اس قرارداد کو approve ہونا چاہئے کہ ایوان کے تمام ممبران بچوں کے حوالے سے یہ سوچ رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بات ضرور کرنا چاہوں گی کہ اگر آپ پچھلے کچھ عرصہ میں دیکھ لیں تو بچوں کے ساتھ جنسی جرائم سے لے کر ذہنی اذیت اور اُن کے ساتھ جسمانی تشدد معمول بنتا جا رہا ہے۔ آئے دن کسی نہ کسی علاقے سے یہ خبر آتی ہے کہ کوئی بچہ یا بچی زیادتی کا شکار ہو گئی یا اگر کوئی بچی گھریلو ملازمہ تھی تو اُسے تشدد کا نشانہ بنا دیا گیا تو اس معزز ایوان سے میری درخواست ہو گی کہ ہم سب کی یہ ذمہ داری ہے کہ ہم سب مل کر کم از کم اس قرارداد کو ضرور accept کریں تاکہ دنیا کے سامنے ہماری طرف سے ایک اچھا message جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!میں دوبارہ یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے اس قرارداد کو opposeاس لئے کیا ہے کہ یہ کام گورنمنٹ alreadyکر چکی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر محترمہ کی آواز بھی آ گئی ہے کیونکہ محترمہ نے اس مسئلہ کو ایوان میں اُٹھایا ہے تو مہربانی کر کے محترمہ اس قرارداد کو مزید pressنہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبے میں بچوں کے خلاف بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے مستحکم چائلڈ پروٹیکشن پالیسی بنائی جائے اور اس پر سختی سے عملدرآمد کروا کر مستقبل کے معماروں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!شکریہ۔ ایک اہم ترین معاملہ ہے جس پر پنجاب حکومت کی فوری توجہ چاہئے کہ پچھلے تین ہفتے سے پنجاب ریونیو اتھارٹی کا اربوں روپیہ ٹیکس پاکستان ریونیو اتھارٹی پورٹل میں جمع ہو رہا ہے۔ جو کمپنیز اور فرمز پنجاب ریونیو اتھارٹی سے رجسٹرڈ ہیں جب وہ اپنا ٹیکس پورٹل پر ڈالتے ہیں کہ ہم نے یہ ٹیکس دے دیا ہے تو وہ GSTمیں جمع ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر!میں حیران ہوں کہ ایک دن کے closing ledgerپر فنانس منسٹری میں alarmبجنا چاہئے تھا کہ یہ ٹیکس کہاں جا رہا ہے؟ میں اس پر اور آسان بتاتا ہوں کہ فرض کریں اگر آج اُس کی انکم سو روپے ہے اور کل کو وہ انکم دس روپے رہ گئی ہے تو یہ اُسی وقت alarm بجنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ پنجاب ریونیو اتھارٹی کا سارا ٹیکس GST میں جا رہا ہے اور پنجاب کا ٹیکس کل کو claim نہیں ہو گا کیونکہ میں یہ بات ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں۔ میں اس بات پر حیران ہوں کہ یہ ہو کیا رہا ہے کل کو یہ deficit آئے گا اس کا کون ذمہ دار ہو گا؟

جناب سپیکر! میں بحیثیت ممبر حزب اختلاف یہ بات کہنا چاہتا ہوں لیکن منسٹری میں اچھے اور قابل لوگ بھی موجود ہیں یہ پوچھیں تو سہی کہ یہ ٹیکس جا کہاں رہا ہے؟

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ بارہ کروڑ عوام کا ہاؤس ہے آپ خود دیکھیں کہ ٹیلی ویژن پر اس ایوان کی کارروائی کی جو coverage آتی ہے اُس میں سمجھ نہیں آتی کہ کون کہاں بیٹھا ہے اور کون بول رہا ہے؟

جناب سپیکر! میرا مطلب ہے کہ اُس کی اتنی poor performance ہے۔ خدارا دوسرے چینلز کو اندر آنے دیں۔ آپ سندھ اسمبلی کی کارروائی دیکھیں اور پنجاب اسمبلی کی کارروائی دیکھیں آپ کو سب پتا چل جائے گا۔

جناب سپیکر! میں پوری ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ یہاں پر عوام کے مفاد یا حکومت کے مفاد میں جو بات کہی جاتی ہے اُس کی coverage نہیں آتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ آپ کا point of view آچکا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ ایک اہم بات ہے اس پر گورنمنٹ کی طرف سے مؤقف آنا چاہئے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! کل وزیر خزانہ یہاں تشریف فرما تھے تو کل یہ باتیں اُٹھائی جانی چاہئیں تھیں۔ میرا خیال ہے کہ کل شاید شیخ علاؤالدین تشریف نہیں لائے تھے۔ اگر مناسب موقع پر بات کی ہوتی ہے تو وہ cater ہو جاتی ہے۔ (قطع کلامیاں)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وزیر موصوف کی بات پر ذرا غور کریں وہ کہتے ہیں کہ آج یہ بات کرنے کا موقع نہیں ہے کیا آج اجلاس نہیں چل رہا؟ میں نے یہ بات کسی فائیو سٹار ہوٹل میں بیٹھ کر کر دی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاؤالدین! آپ نے اسمبلی میں ہی بات کی ہے لیکن آج Private Members Day ہے۔

وزیر پبلک پر اسیکیوشن (چوہدری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ممبر موصوف اتنے غصے میں بات کرتے ہیں کہ پتا نہیں چلتا کہ وہ کیا فرمارہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں نے کہا ہے کہ یہ مناسب موقع نہیں ہے۔ میں نے کہا ہے کہ اگر آپ کل تشریف لاتے تو یہ بات کرنے کا موقع محل تھا میں نے یہ نہیں کہا کہ آج یہ بات کرنے کا موقع نہیں ہے۔ جب ٹرین گزر جاتی ہے ممبر موصوف تب تشریف لاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاؤالدین! تشریف رکھیں۔ فنانس منسٹر جب ہاؤس میں آئیں گے تو اس پر respond کریں گے۔ جی، جناب محمد ارشد ملک ایم پی اے، جناب محمد ارشد خان لودھی (مرحوم) کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے جناب محمد ارشد خان لودھی (مرحوم)، ایم پی اے کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے جناب محمد ارشد خان لودھی (مرحوم)، ایم پی اے کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے جناب محمد ارشد خان لودھی (مرحوم)، ایم پی اے کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محرک قرارداد پیش کریں۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

سابق وزیر جناب محمد ارشد خان لودھی (مرحوم) کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان محمد ارشد خان لودھی (مرحوم) ایم پی اے ساہیوال کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم 1937 کو جالندھر انڈیا میں ایک سیاسی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجویشن کی اور قانون کی ڈگری حاصل کی۔ مرحوم طالب علمی کے زمانے سے ہی سیاست میں حصہ لیتے تھے۔ مرحوم پہلی مرتبہ 1968 میں یونین کونسل کے بلا مقابلہ چیئرمین منتخب ہوئے۔ مرحوم پنجاب اسمبلی میں پہلی مرتبہ 1971 میں ممبر منتخب ہوئے۔ مرحوم سات مرتبہ پنجاب اسمبلی کے اس ایوان میں 1985، 1988، 1990، 1997، 2002 اور 2013 کی اسمبلی میں منتخب ہو کر 2018 تک ممبر پنجاب اسمبلی رہے۔ مرحوم انتہائی شریف النفس انسان، مخلص اور تجربہ کار پارلیمنٹیرین تھے اور وہ متعدد بار صوبائی کابینہ کا حصہ رہے جن میں متعدد محکموں کے

قلمدان ان کے پاس رہے۔ مرحوم سینئر صوبائی وزیر بھی رہے۔ مرحوم ایک محب وطن سیاستدان تھے جو اصولوں کی سیاست جمہوری اقدار اور خدمت خلق پر یقین رکھتے تھے۔ مرحوم اپنے علاقہ کی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ اس ایوان میں ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔ مرحوم کی پنجاب اسمبلی کے ایوان سے وابستگی اور جمہوری اقدار پر یقین کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی بیماری کے آخری ایام میں بھی اسمبلی اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لاتے رہے تھے۔

یہ ایوان دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(آمین)"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان محمد ارشد خان لودھی (مرحوم) ایم پی اے ساہیوال کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم 1937 کو جالندھر انڈیا میں ایک سیاسی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجویشن کی اور قانون کی ڈگری حاصل کی۔ مرحوم طالب علمی کے زمانے سے ہی سیاست میں حصہ لیتے تھے۔ مرحوم پہلی مرتبہ 1968 میں یونین کونسل کے بلا مقابلہ چیئرمین منتخب ہوئے۔ مرحوم پنجاب اسمبلی میں پہلی مرتبہ 1971 میں ممبر منتخب ہوئے۔ مرحوم سات مرتبہ پنجاب اسمبلی کے اس ایوان میں 1985، 1988، 1990، 1997، 2002 اور 2013 کی اسمبلی میں منتخب ہو کر 2018 تک ممبر پنجاب اسمبلی رہے۔ مرحوم انتہائی شریف النفس انسان، مخلص اور تجربہ کار پارلیمنٹیرین

تھے اور وہ متعدد بار صوبائی کابینہ کا حصہ رہے جن میں متعدد محکموں کے قلمدان ان کے پاس رہے۔ مرحوم سینئر صوبائی وزیر بھی رہے۔ مرحوم ایک محب وطن سیاستدان تھے جو اصولوں کی سیاست جمہوری اقدار اور خدمت خلق پر یقین رکھتے تھے۔ مرحوم اپنے علاقہ کی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ اس ایوان میں ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔ مرحوم کی پنجاب اسمبلی کے ایوان سے وابستگی اور جمہوری اقدار پر یقین کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی بیماری کے آخری ایام میں بھی اسمبلی اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لاتے رہے تھے۔

یہ ایوان دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(آمین)"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان محمد ارشد خان لودھی (مرحوم) ایم پی اے ساہیوال کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم 1937 کو جالندھر انڈیا میں ایک سیاسی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجویشن کی اور قانون کی ڈگری حاصل کی۔ مرحوم طالب علمی کے زمانے سے ہی سیاست میں حصہ لیتے تھے۔ مرحوم پہلی مرتبہ 1968 میں یونین کونسل کے بلا مقابلہ چیئرمین منتخب ہوئے۔ مرحوم پنجاب اسمبلی میں پہلی مرتبہ 1971 میں ممبر منتخب ہوئے۔ مرحوم سات مرتبہ پنجاب اسمبلی کے اس ایوان میں 1985، 1988، 1990، 1997، 2002 اور 2013 کی اسمبلی میں منتخب ہو کر 2018 تک ممبر پنجاب اسمبلی رہے۔ مرحوم انتہائی شریف النفس انسان، مخلص اور تجربہ کار پارلیمنٹیرین

تھے اور وہ متعدد بار صوبائی کابینہ کا حصہ رہے جن میں متعدد محکموں کے قلمدان ان کے پاس رہے۔ مرحوم سینئر صوبائی وزیر بھی رہے۔ مرحوم ایک محب وطن سیاستدان تھے جو اصولوں کی سیاست جمہوری اقدار اور خدمت خلق پر یقین رکھتے تھے۔ مرحوم اپنے علاقہ کی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ اس ایوان میں ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔ مرحوم کی پنجاب اسمبلی کے ایوان سے وابستگی اور جمہوری اقدار پر یقین کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی بیماری کے آخری ایام میں بھی اسمبلی اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لاتے رہے تھے۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب نوید اسلم خان لودھی!

جناب نوید اسلم خان لودھی: جناب سپیکر! میں آپ کا، سپیکر صاحب، منسٹر صاحبان اور اس ہاؤس کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! یہ ایوان جو پنجاب کے بارہ کروڑ عوام کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ ایوان جو پنجاب کے بارہ کروڑ عوام کی فلاح کے لئے یہاں پر قانون سازی کرتا ہے۔ کل یہاں پر بلکہ پچھلے سات ماہ سے ہمارے اپوزیشن کے دوست جب بھی اس ایوان کو رونق بخشتے ہیں، تشریف

لاتے ہیں تو وہ عوام کے حقوق کی بات کے لئے کبھی کھڑے نہیں ہوتے۔ یہ جب بھی بات کرتے ہیں تو لیڈران کی بیماری کی بات کرتے ہیں اور ان کی گرفتاریوں کی بات کرتے ہیں۔ انہوں نے پنجاب کے ایوان میں آکر عوام کی بات کب کی ہے جن کا یہ ووٹ لے کر یہاں آئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری استدعا یہ ہے کہ انہوں نے کل جو جملہ بولا کہ "یہ کلاس جو یہاں پر آ گئی ہے" یہ کلاس قانون سازی کرنے والوں کی کلاس ہے۔ یہ کلاس انصاف دلانے والوں کی کلاس ہے۔ یہ کلاس پنجاب کے عوام کی منتخب کردہ کلاس ہے۔

جناب سپیکر! اس جملے پر معزز ممبر جناب محمد وارث شاد نہ صرف معافی مانگیں بلکہ ہمارا مطالبہ ہے کہ پنجاب کے بارہ کروڑ عوام کا وقت یہاں پر ضائع کرتے ہیں اس پر یہ پنجاب کے بارہ کروڑ عوام سے بھی معافی مانگیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد کو سزا دے دیں۔ ہم بالکل خاتون ممبر کے ساتھ ہیں جو وہ کہہ رہی ہیں۔ Shad sahib will be punished ان کو پانچ منٹ کے لئے ہاؤس سے باہر نکالیں۔ انہوں نے کیسے ان کو یہ کہہ دیا۔ آپ فیصلہ کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"گو شاد گو" کی نعرے بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد احمد خان! تشریف رکھیں۔ Order in the House

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری اور محترمہ سیمابیہ طاہر ایم پی ایز پاک فضائیہ کے ہیروز کو خراج تحسین پیش کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! آپ قواعد کی معطلی کی تحریک پڑھیں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاک فضائیہ کے ہیروز کو خراج تحسین پیش کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاک فضائیہ کے ہیروز کو خراج تحسین پیش کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"گو شاد گو" کی نعرے بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سب تشریف رکھیں۔ جناب محمد وارث شاد معذرت کرنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! انہیں خاموش کرا لیں۔ میں نے شاید اسی وجہ سے کل کچھ بولا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کل جب یہ معاملات چل رہے تھے اور معزز ممبر جناب محمد وارث شاد نے جو فرمایا اس کے بعد دونوں اطراف سے نعرے بازی شروع ہو گئی تو کل اپوزیشن کی طرف سے یہ نعرہ لگایا گیا تھا کہ: "شاد تیرے خون سے انقلاب آئے گا۔" آمین

صرف اتنی بات تھی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "گو شاد گو" کی نعرے بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ نے ویسے بھی آج red colour کی انقلابی ٹائی پہنی ہوئی ہے تو انقلاب آچکا ہے۔ آپ سب لوگ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزبِ اختلاف کی طرف سے
"شاد تیرے خون سے انقلاب آئے گا" کی نعرے بازی)

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم ایسا انقلاب نہیں چاہتے جو جناب محمد وارث شاد کے خون سے آئے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ معزز ممبر جناب وارث شاد ہمارے نہایت معزز ممبر ہیں لہٰذا ہم ان کو قربان بھی نہیں کرنا چاہتے تو میری معزز خواتین سے یہ گزارش ہے کہ جو جناب محمد وارث شاد کے خون سے انقلاب آنا ہے وہ انقلاب نہیں بلکہ کوئی اور ہی بلا ہو گی اس لئے میں ان سے request کرتا ہوں کہ ان کو معاف کر دیں اور ایسے انقلاب سے اس قوم اور صوبے کو بچائیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں نے معزز ممبر جناب محمد وارث شاد کی آنکھوں میں پڑھا ہے وہ کہتے ہیں کہ جس بنیاد پر میرے خون سے انقلاب آنا ہے میں اپنے مؤقف پر پھر بھی قائم ہوں۔

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"گو شاد گو" کی نعرے بازی)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں ان کی باتوں پر صبر کر رہا ہوں لیکن اِن کو پتا نہیں کہ سیاست کیا ہوتی ہے۔ آپ ان کے الفاظ حذف کروائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاک فضائیہ کے ہیروز کو خراج تحسین پیش کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! تشریف رکھیں۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! آپ اپنی قرارداد پڑھیں۔

ونگ کمانڈر جناب منان علی خان اور سکوارڈن لیڈر جناب محمد حسن صدیقی کو بھارتی طیارے مار گرانے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان بھارتی ائرفورس کے طیارے مار گرانے والے پاک فضائیہ کے ونگ کمانڈر جناب منان علی خان اور سکوارڈن لیڈر جناب محمد حسن صدیقی کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے ان قومی ہیروز نے پوری پاکستانی قوم اور افواج پاکستان کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے جذبہ شہادت سے سرشار ان جیسے جانباز اور دلیر قومی ہیروز کی وجہ سے ساری قوم رات کو بے خوفی کی نیند سوتی ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ان دونوں ہیروز کو اعلیٰ فوجی اعزاز سے نوازا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان بھارتی ائرفورس کے طیارے مار گرانے والے پاک فضائیہ کے ونگ کمانڈر جناب منان علی خان اور سکواڈرن لیڈر جناب محمد حسن صدیقی کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے ان قومی ہیروز نے پوری پاکستانی قوم اور افواج پاکستان کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے جذبہ شہادت سے سرشار ان جیسے جانباز اور دلیر قومی ہیروز کی وجہ سے ساری قوم رات کو بے خوفی کی نیند سوتی ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ان دونوں ہیروز کو اعلیٰ فوجی اعزاز سے نوازا جائے۔"

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "شاد تیرے خون سے انقلاب آئے گا" کی نعرے بازی کی گئی)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جب اتنے اہم عوامی issue پر بات ہو رہی تھی تو اس وقت محترمہ کیا کر رہی تھیں وہ آپ دیکھ لیجئے؟ میری گزارش ہے کہ آپ سوال put کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان بھارتی ائرفورس کے طیارے مار گرانے والے پاک فضائیہ کے ونگ کمانڈر جناب منان علی خان اور سکواڈرن لیڈر جناب محمد حسن صدیقی کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے ان قومی ہیروز نے پوری پاکستانی قوم اور افواج پاکستان کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے جذبہ شہادت سے سرشار ان جیسے جانباز اور دلیر قومی ہیروز کی وجہ سے ساری قوم رات کو بے خوفی کی نیند سوتی ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ان دونوں ہیروز کو اعلیٰ فوجی اعزاز سے نوازا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک واقعہ کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ انڈیا میں ہونے والا انڈیا اور آسٹریلیا کرکٹ میچ جس میں انڈین کرکٹ پلیئرز فوجی ٹوپیاں پہن کر میدان میں ایسے آئے کہ جیسے وہ دوبارہ پاکستان پر surgical strike کریں گے لیکن Pakistan origin کے پلیئر عثمان خواجہ نے سنچری سکور کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اور وہ Man of the match قرار پائے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جی، وہ Man of the match ہوئے، انہوں نے انڈیا پر ہی surgical strike کر دی اور انڈیا کو شکست فاش ہوئی تو میں گورنمنٹ سے یہ request کرتی ہوں کہ جو پریشر گورنمنٹ آئی سی سی اور انڈیا کرکٹ ٹیم پر ڈال رہی ہے اس کو continue رکھیں۔

Mr Speaker! I think Indian cricket team and its players are not above international law.

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اس حوالے سے کوئی قرارداد لے آئیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں نے اس حوالے سے قرارداد دی ہوئی ہے۔ انڈین کرکٹ ٹیم کو ورلڈ کپ کھیلنے کی اجازت نہیں دینی چاہئے اور ہماری گورنمنٹ جو بھی اس حوالے سے پریشر ڈال رہی ہے وہ اسے continue رکھے اور آئی سی سی کو چاہئے کہ وہ international law کو follow کرتے ہوئے انڈین کرکٹ ٹیم کو ورلڈ کپ سے باہر کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اس پر کوئی قرارداد لے آئیں تو ہم اس کو متفقہ طور پر منظور کر لیتے ہیں۔

زیرو آور نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس نمبر87/19 جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

پتنگ بازی پر پابندی پر سختی سے عملدرآمد کرنے کا مطالبہ

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پابندی کے باوجود صوبہ کے مختلف شہروں میں پتنگ بازی جاری ہے۔ آئے روز ڈور کی زد میں آکر بچے اور نوجوان ہلاک اور زخمی ہو رہے ہیں۔ حکومت عوام الناس کے تحفظ کے لئے پتنگ بازی پر پابندی پر سختی سے عمل کرائے اور خلاف ورزی پر سخت سزا ہونی چاہئے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد عبداللہ وڑائچ! آپ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! بات یہی ہے جو میں نے ابھی request کی ہے کہ پتنگ بازی سے نقصان کے علاوہ بچوں کا وقت بھی ضائع ہو رہا ہے اور پڑھائی کی بجائے بچے پتنگ بازی اور دوسرے کاموں میں مشغول ہو رہے ہیں۔ اگر پتنگ بازی پر پابندی کو enforce کیا جائے تو یہ ہمارے معاشرے کے لئے ایک بہت اچھا اقدام ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جس مسئلے کی طرف چودھری صاحب نے نشاندہی فرمائی ہے یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ میں صرف ان کی اطلاع کے لئے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پتنگ بازی پر already پابندی ہے۔ جس طرح انہوں نے فرمایا ہے کہ اس پر مؤثر کارروائی کی ضرورت ہے اور مؤثر طریقے سے اس قانون پر عملدرآمد کروایا جائے تو میں یہاں پر یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ابھی حال ہی میں ہمیں جو figures ملی تھیں اس کے مطابق سینکڑوں لوگ ایسے ہیں جن کے خلاف کارروائی کی گئی

ہے اور لاکھوں روپے مالیت کی ڈور اور پتنگوں کو confiscate کیا گیا ہے اور باقاعدہ طور پر پولیس کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ جہاں کہیں بھی وہ پتنگ بازی ہوتی دیکھیں یا ڈور اور پتنگ فروخت کرنے والوں کو دیکھیں تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ اس سلسلے میں مزید موثر طور پر اقدامات کئے جائیں گے کیونکہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور یہ انسانی جانوں سے متعلق ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ حکومت اس پر کارروائی کرے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آر نوٹس کا جواب موصول ہوگیا ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 19/97 محترمہ شازیہ عابد کا ہے جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

جام پور کے علاقے گوپانگ کالونی میں سیوریج سسٹم کی عدم موجودگی

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ جام پور کے پسماندہ ترین علاقے گوپانگ کالونی جو کہ دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے سیوریج سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے گلیوں میں سیوریج کا پانی جمع ہے جس کے تعفن سے رہائشی مختلف موذی بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ بات کرلیں لیکن اس سے متعلقہ منسٹر صاحب یہاں پر موجود نہیں ہیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! اس سے متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو pending فرمادیں کیونکہ میں ان کی موجودگی میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! چلیں، ٹھیک ہے۔ اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اب اجلاس مورخہ 13-مارچ 2019 بروز بدھ صبح 11:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

بدھ،13-مارچ2019

(یوم الاربعاء،5-رجب المرجب1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7: شمارہ 16

1037

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ13-مارچ2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات امور نوجواناں وکھیلیں اور بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون پر غور وخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون پاکستان کڈنی،لیور انسٹیٹیوٹ وریسرچ سنٹر2019(مسودہ قانون نمبر4بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پاکستان کڈنی،لیور انسٹیٹیوٹ وریسرچ سنٹر2019،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پاکستان کڈنی،لیور انسٹیٹیوٹ وریسرچ سنٹر2019منظور کیا جائے۔

1039

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

بدھ، 13-مارچ2019

(یوم الاربعاء، 5-رجب المرجب1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر ایک بجے زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ
لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ
الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ
هَلْ تُحِسُّ مِنْهُم مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾

سورۃ مریم آیات 96 تا 98

اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے اللہ ان کی محبت (مخلوقات کے دل میں) پیدا کر دے گا(96) (اے پیغمبرؐ) ہم نے یہ (قرآن) تمہاری زبان میں آسان (نازل) کیا ہے تاکہ تم اس سے پرہیز گاروں کو خوشخبری پہنچا دو اور جھگڑالوؤں کو ڈر سنا دو(97) اور ہم نے ان سے پہلے بہت سے گروہوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ بھلا تم ان میں سے کسی کو دیکھتے ہو یا (کہیں) ان کی بھنک سنتے ہو(98)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضورؐ ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں اک بار صبح طیبہ کو
بلا سے پھر میری دُنیا میں شام ہو جائے
تجلیات سے بھر لوں میں اپنا کاسہ جام
میرا جو ان کی گلی میں قیام ہو جائے
حضورؐ آپ جو کہہ دیں تو بات بن جائے
حضورؐ آپ جو سن لیں تو کام ہو جائے

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، محترمہ شمسہ علی سے گزارش ہے کہ وہ مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ یہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) قوانین عوامی نمائندگان پنجاب 2019 کے بارے میں مجلس قائمہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ شمسہ علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سٹینڈنگ کمیٹی قانون کے ممبر کے طور پر

The Punjab Public Representative Laws(Amendment) Bill 2019 (Bill No 07 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ۔۔۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پہلے سوالات ناں لے لیں؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں آپ بات کرلیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک اہم مسئلہ پر ایوان کی توجہ مبذول کروانا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ روز ہمارا اجلاس دو دو گھنٹے لیٹ شروع ہوتا ہے اور ہم پوری سوسائٹی کے لئے role model ہیں مگر حکومت کی سنجیدگی کا عالم یہ ہے کہ اگر 11:00 بجے کا ٹائم ہے تو وہ 1:00 بجے اجلاس شروع ہوگا اگر 11:30 کا ٹائم ہے تو 1:30 بجے اجلاس شروع ہوگا تو میں یہ عرض کرنا چاہ رہی ہوں کہ خدارا وقت کی اہمیت کا احساس کیا جائے۔ جو بھی وقت ہو اجلاس اسی وقت شروع کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بالکل ہونا چاہئے اور دونوں طرف سے ہونا چاہئے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! ہم تو یہاں 11:00 بجے سے آکر بیٹھے ہوتے ہیں۔

سوالات

(محکمہ جات امور نوجوانان و کھیلیں اور بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات امور نوجوانان و کھیلیں اور بہبود آبادی سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔ جی سوال نمبر بولیں!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سوال نمبر 797 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کے عوام کی بہتری کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*797: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر عوام کی بھلائی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے اور اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

(ب) ضلع اوکاڑہ میں تعینات عملہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) گزشتہ سال 2017 میں محکمہ ہذا نے ضلع بھر میں جو اقدامات اٹھائے ہیں ان کی تفصیلات مہیا کی جائیں؟

وزیر بہبود آبادی(جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ بہبود آبادی کے مراکز پر مندرجہ ذیل جامع سہولیات فراہم کی جاتی ہیں:

1. جامع فیملی پلاننگ کی خدمات
2. محفوظ ممتا اور حاملہ عورت کی صحت کی نگرانی
3. بچوں کی صحت کی نگرانی
4. سن بلوغت کے مسائل
5. نوجوانوں کے تولیدی صحت کے مسائل
6. جنسی بیماریوں ایچ آئی وی ایڈز کا کنٹرول
7. بانجھ پن کی مینجمنٹ اور عمر رسیدہ عورت کی تولیدی صحت کے مسائل
8. عام بیماریوں کا علاج

پروگرام کے اغراض ومقاصد:

1. عوام میں خاندانی صحت اور فلاح وبہبود کا شعور اجاگر کرنا۔
2. بچوں کی پیدائش کے درمیان صحت مند وقفہ کی ترغیب دینا۔
3. ماں اور باپ کی ذمہ داریاں۔
4. صحت مند ازدواجی زندگی کے لئے باہمی مشاورت کا کردار۔
5. دور دراز اور پسماندہ علاقوں میں ماں اور بچے کی صحت کے حوالے سے سہولیات کی فراہمی
6. مانع حمل ادویات اور اس سے متعلقہ سہولیات کی فراہمی۔

(ب) ضلع اوکاڑہ میں تعنیات عملہ کی تفصیل Flag-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لوگوں میں فیملی پلاننگ کی آگاہی کے سلسلہ میں مختلف پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں جو اس مہم کا حصہ ہیں۔ سال 2017 میں آگاہی کے سلسلہ میں منعقد کئے گئے پروگراموں کی تفصیل Flag-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ فیملی پلاننگ طریقوں کی فراہمی کی سال 2017 کی کارکردگی کی تفصیل Flag-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب سے متعلقہ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں نمبر 5 اور 6 پر لکھا گیا ہے کہ سن بلوغت کے مسائل اور نوجوانوں کے تولیدی صحت کے مسائل۔ کیا منسٹر صاحب اس کو explain کر دیں گے کہ یہ کون کون سے مسائل ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس میں جتنے بھی مرد و خواتین ہیں اگر ان کے fertility یا دوسرے issues ہوں تو ہمارے ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ہمارے setups موجود ہیں۔ وہاں ان کو ڈاکٹروں کی طرف سے ماہرانہ مشورے دیئے جاتے ہیں اور اگر ان کو ادویات کی ضرورت ہو تو وہ بھی مہیا کی جاتی ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ سن بلوغت کے مسائل اور نوجوانوں کے تولیدی صحت کے مسائل کون کون سے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ سوال رہنے دیں۔ بھلا یہ کوئی بات ہے کرنے والی؟ بس ٹھیک ہے منسٹر صاحب نے آپ کو بتا دیا ہے باقی لکھا ہوا ہے۔ آپ کو خواجہ سلمان رفیق زیادہ بہتر بتا دیں گے یہ ہیلتھ منسٹر رہے ہیں ان سے بعد میں پوچھ لینا۔ آپ کا کوئی اور ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اگلا ضمنی سوال اس کے ساتھ ہی related ہے۔ جواب کے جز (الف) کے نمبر 7 میں ہے کہ جنسی بیماریاں HIV ایڈز کا کنٹرول۔ مجھے بتایا جائے کہ وہ کون کون سی بیماریاں ہیں اور اس کے لئے ڈیپارٹمنٹ کیا اقدامات کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ بہبود آبادی کو اگر ہم broadly کہیں تو This is right now for population control یہ جو باقی diseases ہیں یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور مختلف ہسپتالوں میں deal کرتے ہیں۔ ہمارا مینڈیٹ لوگوں کو guidance اور awareness کی campaign کرنا ہے اور وہ ہم کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے اور یہ سپورٹس کے حوالے سے ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سوال نمبر 803 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: پی پی۔185 میں سپورٹس سٹیڈیم اور گراؤنڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

803*: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر امور نوجوانان و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔185 اوکاڑہ میں کتنے سپورٹس سٹیڈیم اور گراؤنڈ موجود ہیں اور ان میں کون کون سی سہولیات موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ عوامی سٹیڈیم منڈی احمد آباد (اوکاڑہ) مکمل طور پر خستہ حالی کا شکار ہے کھیلنے کے لئے کسی قسم کی کوئی سہولت موجود نہ ہے۔ بلڈنگ بھی خستہ حال ہے اور فلڈ لائٹ نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بصیرپور (اوکاڑہ) میں نوجوانوں کے لئے کوئی سٹیڈیم اور گراؤنڈ نہ ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اہل اوکاڑہ اور بالخصوص نوجوانوں کے لئے فوری طور پر کوئی سٹیڈیم اور سپورٹس گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان):

(الف) حلقہ پی پی۔185، اوکاڑہ میں مندرجہ ذیل دو سپورٹس سٹیڈیم موجود ہیں۔

مقصود شہید سٹیڈیم بصیرپور، منڈی احمد آباد، اوکاڑہ سٹیڈیم رقبہ چالیس کنال مع مکمل چاردیواری) مذکورہ سپورٹس سٹیڈیم میں درج ذیل سہولیات موجود ہیں:

1۔ فٹبال گراؤنڈ 2۔ کرکٹ گراؤنڈ

3۔ باسکٹ بال 4۔ ہاکی

(ب) یہ درست نہ ہے کہ منڈی احمد آباد(اوکاڑہ)سٹیڈیم اور گراؤنڈ خستہ حالی کا شکار ہے۔ اس میں فٹبال کھیلنے کی سہولت موجود ہے گراؤنڈ درست حالت میں موجود ہے۔ کئی سالوں سے علاقہ منڈی احمد آباد(اوکاڑہ)کے نوجوانوں اور کھلاڑیوں کو کھیلوں کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ منڈی احمد آباد(اوکاڑہ)شہر اور ارد گرد کے علاقوں سے کھلاڑی روزانہ کی بنیاد پر مذکورہ سٹیڈیم میں پریکٹس کرتے ہیں۔ مذکورہ سٹیڈیم میں گاہے بگاہے مختلف گیمز کے ٹورنامنٹس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ مقصود شہید سٹیدیم بصیرپور اوکاڑہ بصیرپور میں موجود ہے جس میں سپورٹس کی سہولتیں مندرجہ ذیل ہیں:

کرکٹ گراؤنڈ، سوئمنگ پول، ہاکی، مقصود شہید سپورٹس سٹیڈیم بصیرپور کا رقبہ پاکستان ریلوے کی ملکیت ہے جس میں بلڈنگ بنانا ممکن نہیں۔

(د) سپورٹس ڈیپارٹمنٹ نے ڈسٹرکٹ اوکاڑہ میں ڈسٹرکٹ جیمنیزیم اوکاڑہ کی سہولت مہیا کی ہے اور مزید نئی سپورٹس سکیمیں زیر تعمیر ہیں۔ حکومت کی طرف سے تحصیل دیپالپور میں تحصیل سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر زیر غور ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل سپورٹس سٹیڈیم کی تعمیر سپورٹس سٹیڈیم گوگیرہ، فلڈ لائٹ کرکٹ گراؤنڈ رینالہ خورد، فلڈ لائٹ جمخانہ میونسپل کرکٹ سٹیڈیم اوکاڑہ کی تمام سکیمیں سال20-2019 میں مکمل ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! وزیر سپورٹس بڑے energetic آدمی ہیں۔ یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ سٹیڈیم کی definition کیا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پہلے ان کی تعریف کر دیں پھر بعد میں سٹیڈیم کی تعریف کر دیں۔

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں(جناب محمد تیمور خان):جناب سپیکر!سٹیڈیم سے پہلے اگر معزز ممبر چودھری افتخار حسین چھچھر کی تعریف آپ سننا چاہیں تو میں ان الفاظ میں بیان کروں گا کہ ہر question session میں جناب کے آٹھ سے دس سوالات ہوتے ہیں لیکن یہ حاضر کبھی نہیں ہوئے آج غلطی سے آگئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چلیں، اب سوال کا جواب دے دیں کہ سٹیڈیم کی کیا تعریف ہے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں(جناب محمد تیمور خان):جناب سپیکر!سٹیڈیم کھیلنے کا گراؤنڈ ہوتا ہے جس میں pavilion اور spectators کے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے۔اگر وہاں کوئی بھی ایک گیم کھیلی جائے تو وہ اس گیم کا سٹیڈیم ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی اور ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔منسٹر صاحب کی مہربانی ہے کہ انہوں نے میرے لئے اچھے الفاظ کہے ہیں۔ابھی انہوں نے سٹیڈیم کی تعریف on the floor of the House کی ہے میں اسی حوالے سے جز(الف) کے بارے میں کہوں گا کہ محکمہ نے منسٹر صاحب کو totally misguide کیا ہے اور یہ سارا جواب ہی غلط ہے۔کیا چار دیواری کا نام سٹیڈیم ہے؟

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، چھچھر صاحب!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! جو سٹیڈیم کی تعریف معزز منسٹر صاحب نے فرمائی ہے اب اسی حوالے سے ہی جواب (الف) اور (ب) کو پڑھ کر بتا دیں کہ کیا یہ جواب جو ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے وہ صحیح ہے؟ اس کے ساتھ میں یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ جب سے انہوں نے as a minister چارج سنبھالا ہے ڈسٹرکٹ اوکاڑہ کو کتنے فنڈز سپورٹس کی مد میں دیئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں(جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! ان کے سوال کا جز (الف) ہے کہ حلقہ پی پی-185 اوکاڑہ میں کتنے سپورٹس سٹیڈیم اور گراؤنڈ موجود ہیں اور ان میں کون کون سی سہولیات موجود ہیں؟ حلقہ پی پی-185 اوکاڑہ میں دو سپورٹس سٹیڈیم موجود ہیں ایک مقصود شہید سٹیڈیم بصیر پور اور دوسرا منڈی احمد آباد اوکاڑہ۔ ان میں فٹبال گراؤنڈ، کرکٹ گراؤنڈ، باسکٹ بال، ہاکی اور سوئمنگ پول کی سہولیات موجود ہیں۔

چوہدری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! جو سٹیڈیم کی تعریف منسٹر صاحب نے on the floor of the House کی ہے اب میں چیلنج کرتا ہوں کہ یہ بالکل غلط بیانی کی جارہی۔ یہ روایت بن چکی ہے کہ ڈیپارٹمنٹ اُلٹ جواب بھیجتے ہیں۔ اگر اس میں ایک facility بھی available ہو گی تو میں resign کر دوں گا۔

معزز ممبر: جناب سپیکر! یہ سٹیڈیم انہوں نے ہی بنایا تھا۔

چوہدری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! جی ہاں! میں نے بنایا تھا اسی لئے میں کہتا ہوں کہ چار دیواری کا نام سٹیڈیم نہیں ہے۔ یہاں پر لفظ گراؤنڈ استعمال کرتے تو میں خاموشی اختیار کر لیتا۔

جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں سوال کیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ عوامی سٹیڈیم منڈی احمد آباد (اوکاڑہ) مکمل طور پر خستہ حالی کا شکار ہے؟ اس کا جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کو اب بھی چیلنج کرتا ہوں یہ وہاں اپنا نمائندہ بھجوائیں ان کو پتا چل جائے گا کہ وہاں اس کی سیڑھیاں ٹوٹ چکی ہیں اور دیواریں ٹوٹ چکی ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ ٹائم کم ہے شاید ممکن نہ ہو کہ یہ اس کو فوری طور پر کروا سکیں لیکن کم از کم floor پر جھوٹ تو نہ بولیں، جواب تو صحیح دیں۔

جناب سپیکر: چھچھر صاحب! یہ سٹیڈیم کب کا بنا ہوا ہے؟

چوہدری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! یہ سٹیڈیم میاں محمد منظور وٹو نے بنوایا تھا جب وہ چیف منسٹر آف پنجاب تھے۔ اس کے بعد last time اللہ پاک نے مجھے توفیق دی جو مجھے محدود وسائل میں فنڈز ملے اس سے وہاں کچھ نہ کچھ کام ہوا تھا۔ یہ بڑا پراجیکٹ ہے اس کی renovation

work کے لئے زیادہ پیسے چاہئیں۔ بصیر پور والا بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمت دی اور ہم نے ریلوے کی چار ایکڑ جگہ پر چار دیواری بنا کر سٹیڈیم کا نام دے دیا۔

جناب سپیکر: چھوٹی جگہ پر جو بھی سٹیڈیم بنتا ہے وہ ایک دم نہیں بنتا بلکہ آہستہ آہستہ بنتا ہے اور اس میں ٹائم لگتا ہے۔ منسٹر صاحب! چھچھر صاحب کی بات کا مقصد یہ ہے کہ کیا حکومت کا اس کو take up کرنے کا کوئی ارادہ ہے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ جب سے ہماری حکومت آئی ہے سپورٹس ڈیپارٹمنٹ میں ہمیں وراثت میں تقریباً 200 کے قریب ایسی سپورٹس کے infrastructures ملے جو ongoing schemes میں چل رہے تھے۔ ہم نے کھلے دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان 200 پراجیکٹس میں سے کسی کو نہیں روکا۔ جیسا کہ ایک پرانی روایت رہی ہے کہ جو بھی پچھلی حکومت کوئی پروگرام شروع کرتی تھی اور جناب بھی اس سے بخوبی واقف ہیں کہ اگلی آنے والی گورنمنٹ روک لیتی تھی اور اپنے پراجیکٹس شروع کر دیتی تھی۔ ہم 200 کے 200 پراجیکٹس کو چلا رہے ہیں اور آپ کے توسط سے میں اس معزز ہاؤس کو ایک بات گوش گزار کرنا چاہوں گا کہ بڑی ستم ظریفی کی بات ہے کہ آج تک پورے پنجاب میں چالیس سے زیادہ ایسی تحصیلیں ہیں۔ جہاں پر اُن تحصیل ہیڈ کوارٹر پر sports infrastructure سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔ ہماری first priority ہے کہ ہم کم از کم ان چالیس تحصیلوں میں پہلے تحصیل لیول سپورٹس کمپلکس قائم ہوں اور ہم نے اس سلسلے ابھی تک پندرہ تحصیلیں identify کی ہیں اور وزیر اعلیٰ نے ان کے لئے ضمنی گرانٹ جاری کر دی ہے۔ ان پر اگلے مہینے کام شروع ہونے والا ہے اور ہم نے 20-2019 کی ADP میں 20 مزید تحصیل سپورٹس کمپلیکس شامل کئے ہیں۔ جہاں تک آپ اوکاڑہ کی صورتحال کی بات کر رہے ہیں تو اس میں جو پچھلی سابقہ گورنمنٹ کے منصوبہ جات ہیں جس میں تحصیل سپورٹس سٹیڈیم گوگیرہ، فلڈ لائٹ کرکٹ گراؤنڈ رینالہ خورد اور فلڈ لائٹ جم خانہ میونسپل کرکٹ سٹیڈیم شامل ہیں یہ ان کی پچھلی گورنمنٹ کی شروع کی گئی سکیمیں ہیں جو انشاءاللہ تعالیٰ ہم یہ تمام سکیمیں 20-2019 میں مکمل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: ان کے سٹیڈیم کی سکیموں کو بھی اس میں رکھ لیں۔

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! وہ میں گزارش کرتا ہوں، اس کے ساتھ ساتھ ضلع اوکاڑہ کی تحصیل دیپالپور میں سرے سے کوئی infrastructure موجود نہیں تھا ہم نے وہ بھی 20-2019 کے رواں مالی سال کے بجٹ میں اس کو بھی add کر دیا ہے اور اس میں جو ریلوے والا سٹیڈیم ہے وہ وفاقی حکومت کے purview میں آتا ہے۔ ریلوے کی زمین پر وہ سٹیڈیم بنا اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اس کی کسٹوڈین ہے۔ اگر یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ ہمارا MOU sign کروا دیتے ہیں تو ہم اس کو بھی follow up کریں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس کو بھی اچھے طریقے سے تیار کر دیں گے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری request ہے کہ کام کرنے کا جذبہ ہونا چاہئے تو technicality آڑے نہیں آتی۔ وہاں چار ایکڑ پر یعنی ادھورا سا سٹیڈیم موجود ہے۔ یہ حامی بھریں اور میں خود بنواؤں گا۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! ایک منٹ میری بات سن لیں۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ آپ کے ریلوے والا سٹیڈیم وہ بھی take up کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس کا custodian ضلع کونسل ہے اور ضلع کونسل آپ کی ہے۔ وہ آپ ضلع کونسل کے ساتھ پنجاب حکومت کا MOU sign کرا دیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں نے تو ایک اچھے gesture کے تحت کہا تھا کیونکہ وہ ایک energetic آدمی ہیں۔ میں نے last time مسعود حسین شہید جو کہ میرا چھوٹا بھائی تھا کے نام سے ڈیڑھ ایکڑ زمین Sports Complex and Gymnasium کے لئے donate کی تھی اس کی مالیت ایک کروڑ 60 لاکھ روپے ہے۔ میرے بھائی نے on the floor of the House کہا ہے کہ ہم نے پچھلی گورنمنٹ کے کام کو continue کیا ہوا ہے تو میں چیلنج کر کے کہتا ہوں کہ اس گورنمنٹ نے ان پراجیکٹس پر کام شروع نہیں کیا۔

جناب سپیکر: آپ دیکھیں کہ اس گورنمنٹ کو ابھی چھ ماہ کا عرصہ ہوا ہے اس میں تھوڑا ٹائم تو لگے گا۔ منسٹر صاحب! آپ صرف یہ بتادیں کہ ان کے جو سٹیڈیم ہیں جس میں ان کے شہید بھائی کے نام پر بھی ہے آپ اس کو take up کر رہے ہیں؟

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں(جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! انہوں نے on the floor of the House request کی ہے اور وہ ہمارے purview میں نہیں آتا لیکن میں آپ کے حکم کے پر اس کو follow up کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ ضرور کریں۔

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں(جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! دوسرا میں ان کی اس بات کی نفی کرتا چلوں جو یہ پنجاب حکومت کا کہہ رہے ہیں کہ جو پراجیکٹس چل رہے ہیں ان کے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک ہو رہا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ جہاں تک ہمارے ڈیپارٹمنٹ کا سوال ہے میں نے جناب کے گوش گزار کیا ہے کہ 200 سکیمیں ہیں اور ایسی ایسی سکیمیں ہیں کہ آپ کو ایک ایک سکیم کو دیکھ کر رونا آجائے۔ ایسی سکیم جس طرح یہ Orange Line بنائی گئی ہے، جس طرح یہ میٹرو بس سروس بنائی گئی ہے---

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ پشاور والی میٹرو بس کی بات کر رہے ہیں ناں۔

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں(جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! میری عرض سنیں۔ دیہات میں جہاں پر بجلی میسر نہیں ہے وہاں پر صرف اپنے بندوں کو نوازنے کے لئے فلڈ لائٹ سٹیڈیم بنائے گئے---(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، Order in the House. No, cross talk. اب آپ سن لیں، یہ باری باری بات ہو رہی ہے۔ please ان کی بات سن لیں۔

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں(جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! میں صرف ان کو ایک چھوٹا سا فرق بتاتا چلوں---(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کی بات سن لیں اور اگر اس کے بعد کسی نے بات کرنی ہے تو وہ کریں لیکن یہ طریق کار غلط ہے۔

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! پچھلے دور حکومت میں اپنے لوگوں کو نوازنے کے لئے جہاں پر دیہات کے level پر سٹیڈیم دیئے جاتے تھے اور اس میں پانچ پانچ کروڑ روپے کی فلڈ لائٹس لگائی جاتی تھیں جن کا بعد میں کوئی use نہیں ہے، ان کا کوئی خیال کرنے والا نہیں ہے۔ ہم نے چار کروڑ روپے میں تحصیل level پر multi-level کے Sports Complex دے رہے ہیں اور یہ چار کروڑ روپے میں صرف لائٹس لگا دیتے تھے۔ وہ سارے 200 منصوبوں کو بڑی شفافیت اور ایمانداری کے ساتھ پورا کریں گے۔ انشاءاللہ ہمیں صرف پھٹیاں لگانے کا شوق نہیں ہے، ہم عوام کے حق میں نوجوانوں کی اس کوشش اور مثبت کھیل کو پورا کرنے کے لئے ان سارے منصوبوں کو مکمل کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر! ضمنی سوال؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! پہلے جن کا سوال ہے ان سے پوچھ لیں۔ جی، چودھری افتخار حسین چھچھر!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں چاہتا تھا اور میری request ہے کہ معزز وزیر on the floor of the House یہ فرمادیں کہ جب انہوں نے as Minister charge لیا ہے تو ڈسٹرکٹ اوکاڑہ میں سپورٹس کی مد میں کتنے پیسے خرچ کئے ہیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے ذکر کیا ہے اور باقی چیزوں کا بھی بتادیں گے۔

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! یہ separate سوال ہے اور انہوں نے یہ سوال نہیں پوچھا تھا لیکن میرے پاس اس کی detail موجود ہے اور میں ان کے ساتھ شیئر کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ فلڈ لائٹس سٹیڈیم جم خانہ سٹیڈیم میونسپل سٹیڈیم اوکاڑہ اور کرکٹ گراؤنڈ رینالہ خورد اور سپورٹس سٹیڈیم گوگیرہ ساریongoing schemes تھیں ان کے جتنے بھی پیسے رہتے تھے وہ سارے پیسے ڈال کر یہ 20-2019 میں مکمل ہو جائیں گے۔

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جوexplanation دی ہے کہ تقریباً چالیس تحصیلوں میں کوئیproper سٹیڈیم بھی نہیں ہے تو یہlow cost پر نئے سٹیڈیم بنانے کی کوشش کر رہے ہیں تو میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے پچھلی حکومت میں وزیر اعلیٰ سے دو منصوبوں میں تقریباً پندرہ پندرہ کروڑ روپے لئے تھے۔ ایکgymnasium جو تقریباً80 فیصد بن چکا ہے تو جس دن سے یہ حکومت آئی ہے وہ کام وہیں کا وہیں رکا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ سٹیڈیم میاں چنوں جو کہ۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! یہ نیا سوال بنتا ہے۔ اس پر کافی بحث ہو گئی ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اب اس پر بات ہو گئی ہے۔ وہ بعد میں بتاتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ سے میریrequest ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی، آپ میری بات مان لیں۔ آپ سے میریrequest ہے۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر1202 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد محکمہ کے زیر انتظام ہسپتال اور موبائل یونٹس سے متعلقہ تفصیلات

*1202: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ بہبود آبادی کے کتنے مراکز صحت ہسپتال اور کتنے موبائل یونٹ ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں اور کتنی نرسز کام کر رہی ہیں اور کتنی LHV کام کر رہی ہیں؟

(ج) موبائل یونٹ میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں؟

(د) اس ضلع میں سال 2017-18 کے دوران کتنی رقم خرچ کی اور موجودہ سال 2018-19 کے دوران کتنی رقم خرچ کرنے کا ارادہ ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع میں مزید موبائل یونٹ کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع فیصل آباد میں 87 فلاحی مراکز، 6 فیملی ہیلتھ کلینکس اور 6 موبائل سروس یونٹ کام کر رہے ہیں۔

(ب) محکمہ بہبودِ آبادی فیصل آباد میں فیملی ہیلتھ کلینک اور موبائل سروس یونٹ میں 12 لیڈی ڈاکٹرز کام کر رہی ہیں۔ اسی ضلع میں محکمہ ہذا میں 76 فیملی ویلفیئر ورکرز فلاحی مراکز میں کام کر رہی ہیں۔ اِس کے علاوہ محکمہ کے زیرِ سایہ 2 تھیٹر نرسز کام کر رہی ہیں۔

(ج) بہبودِ آبادی کے موبائل سروس یونٹس کے ذریعے دور دراز علاقوں میں درج ذیل سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں:

1۔ مانع حمل طریقوں کی فراہمی:

- عارضی طریقے (کنڈوم، انجکشن، گولیاں اور IUCD) عام بیماریوں کا علاج

2۔ مشورہ برائے:

- بانجھ پن
- تولیدی نظام سے متعلق مختلف بیماریاں
- تولیدی نظام سے متعلق کینسرز

3۔ زچہ بچہ کی دیکھ بھال:

- پیدائش سے پہلےantenatal careاور پیدائش کے بعدpostnatal care مزید سہولیات کی فراہمی کے لئےFHCکی طرف راہنمائی کی جاتی ہے۔

(د) ضلع فیصل آباد میں سال18-2017کے دوران158867041روپے خرچ کئے گئے ہیں اور سال19-2018کے دوران تقریباً176832800روپے کے اخراجات متوقع ہیں۔

(ہ) ضلع فیصل آباد میں کل چھ تحصیلیں ہیں اور چھ ہی موبائل سروس یونٹ ہیں۔مزید برآں محکمہ کی پالیسی کے مطابق ہر تحصیل میں صرف ایک ہی موبائل سروس یونٹ قائم کیا جاسکتا ہے۔اِس طرح اِس ضلع میں تحصیلوں کے حساب سے موبائل سروس یونٹ کی تعداد پوری ہے اور مزید یونٹس قائم کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے

جناب سپیکر:کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز:جناب سپیکر!جز(الف)میں، میں نے یہ پوچھا تھا کہ فیصل آبادی محکمہ بہبود آبادی کے کتنے مراکز صحت اور کتنے موبائلز یونٹس ہیں؟اس میں جواب دیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ 87فلاحی مراکز، چھ فیملی ہیلتھ کلینکس اور چھ موبائل سروس یونٹس کام کررہے ہیں لیکن محکمہ نے جو موبائل سروس یونٹس بنائے ہیں تو کیا ان کی کوئی باقاعدہ چیکنگ کی جاتی ہیں کہ یہ فیلڈ میں کب گئے ہیں یا پھر کاغذات میں ہی ان کی فیلڈ ڈیوٹی دکھادی جاتی ہے۔

وزیر بہبود آبادی(جناب محمد ہاشم ڈوگر):جناب سپیکر!یہ موبائل سروس یونٹسbasically وہاں پرdeployedکئے جاتے ہیں جیسے نادرہ کی وین کے بارے میں جانتے ہیں کہ جہاں پر کوئی قریبی مرکز نہیں ہوتا۔اس پر واقعی اس سے پہلے کوئی ایسا نظام نہیں تھا کہ ہمیں پتا چلے کہ انہوں نے کون کون سے ایریاvisitکئے ہیں۔انشاء اللہ ہم ان کو بائیو میٹرک سسٹم اور گوگل کے ذریعے

that have already been conceived کریں گے وہ پراجیکٹس location update اور انشاءاللہ جب وہ ایک دو ماہ کے اندر implement ہو جائے گا تو اس کے بعد نہ صرف تمام محکمے میں بائیو میٹرک سسٹم ہو گا بلکہ ان وین کی جو daily movements ہے وہ ڈیپارٹمنٹ سے ہم تک پہنچ جایا کرے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال صرف اور صرف یہ تھا کہ جو چھ موبائل یونٹس ہیں انہوں نے آخری چھ ماہ کے اندر کہاں کہاں پر campus لگائے اور انہوں نے کہاں کہاں پر لوگوں کا علاج کیا؟ میں نے صرف اتنا سا ضمنی سوال پوچھا تھا۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! اگر سوال غور سے پڑھیں تو پہلے انہوں نے چھ موبائل یونٹس وین کی detail نہیں مانگی تو یہ fresh question دے دیں تو میں دوبارہ آپ کے سامنے جواب پیش کر دوں گا کہ ان کی exit چھ ماہ کے اندر کہاں کہاں exact deployment ہوئی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال ہے کہ جز (د) میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ ضلع فیصل آباد میں سال 18-2017 کے دوران 158867041 روپے خرچ کئے گئے ہیں اور سال 19-2018 کے دوران تقریباً -/17,68,32,800 روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ سال 18-2017 میں جو پیسے خرچ کئے گئے ان کا کوئی محکمانہ آڈٹ کرایا گیا ہے؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میرے خیال معزز ممبر اس حوالے سے ایک fresh question کر دیں چونکہ انہوں نے اس وقت صرف یہ تفصیل مانگی تھی کہ ایک سال میں کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں۔ یہ نیا سوال کر دیں تو میں انہیں ساری تفصیل بتا دوں گا کہ اس کے اندر ڈویلپمنٹ اور نان ڈویلپمنٹ کی مد میں کتنا خرچ ہوا ہے چونکہ یہ اکاؤنٹس کا معاملہ ہے اس لئے مجھے زبانی یاد نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ ایک نیا سوال کر دیں تو ساری تفصیل آ جائے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جز (ج) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے انہوں نے نمبر 1 میں کہا ہے کہ "مانع حمل طریقوں کی فراہمی" میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ اس میں کن کن لوگوں کو شامل کرتے ہیں؟ کیا کوئی ایسی تجویز ہے کہ اس میں علمائے کرام، سیاستدان اور بیوروکریٹس جو پبلک آفس hold کر رہے ہیں انہیں بھی guide کریں تاکہ وہ بھی آگے لوگوں کو guide کر سکیں اور پاکستان پر زیادہ آبادی کا بوجھ نہ پڑ سکے۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میرے خیال میں پورا ہاؤس ہی اس چیز سے متفق ہو گا کہ آج پنجاب کی آبادی لگ بھگ گیارہ کروڑ ہے اگر ہم نے اس پر کوئی کنٹرول نہ کیا اور اسے چیک نہ کیا تو آئندہ آنے والے تیس سالوں میں یہ آبادی بائیس کروڑ سے تجاوز کر کے پچیس کروڑ تک پہنچ جائے گی۔ جب سے میں نے اس ڈیپارٹمنٹ کا چارج سنبھالا ہے I visited fourteen districts ہم ہر ضلع میں سیمینار کر رہے ہیں اور جیسے معزز ممبر کہہ رہے ہیں اس سیمینار میں ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر کی تمام اسٹیبلشمنٹ under the DC، مذہبی رہنما، علمائے کرام کے علاوہ ٹیچرز اور ڈاکٹرز بھی شامل ہوتے ہیں۔ میں انشاء اللہ اگلے ہفتے مزید چار اضلاع visit کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس سیمینار میں اس علاقے کے ایم پی ایز کو بھی شامل کریں چونکہ یہ awareness campaign کی شکل میں ہو رہا ہے اس لئے انہیں بھی اس میں شامل کر لیں۔ اگر وہاں کوئی این جی او سوشل سیکٹر میں کام کر رہی ہیں تو انہیں بھی شامل کریں۔ آپ کا مقصد تو یہ ہے کہ ایک mission کو کامیاب کرنا ہے۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! بالکل ایسے ہی ہے۔ میں جناب کے ضلع میں بھی گیا تھا اور وہاں پر معزز ممبران اسمبلی سے بھی request کی تھی، ہم سب ممبران کو invite کرتے ہیں چاہے ان کا تعلق حکومتی بنچز سے ہو یا اپوزیشن سے ہو، میں on the floor of the House سب سے request کروں گا کہ یہ ایک قومی اور بہت بڑا صوبائی مسئلہ ہے اس میں ہم سب کو مل جل کر awareness دینی ہے اور اس پر مل کر کام کرنا چاہئے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے کہ اسی جز کے اندر درج ہے کہ "عارضی طریقے (کنڈوم، انجکشن، گولیاں اور IUCD) عام بیماریوں کا علاج" ذرا منسٹر صاحب ان کی تفصیل بتادیں کہ اس سے کیا مراد ہے؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! یہ different contraceptives ہیں، معزز ممبر میرے پاس آ جائیں تو میں انہیں مکمل بریف کر دوں گا اور انہیں سیمپل بھی provide کریں گے تاکہ انہیں مکمل پتا لگ جائے کہ ہم کون کون سے method use کر رہے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں صرف اپنی بات نہیں کر رہا بلکہ میں تو پورے ہاؤس اور پورے صوبہ پنجاب کی بات کر رہا ہوں لیکن میرے خیال میں منسٹر صاحب اس بات کو serious نہیں لے رہے۔ یہ پنجاب کا بہت بڑا اہم مسئلہ ہے چونکہ آبادی کو کنٹرول کرنا بہت ضروری ہے لہٰذا آپ کو ہاؤس کے اندر یہ بتانا چاہئے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس پر بات ہو گئی ہے۔ وقفہ سوالات ختم ہوا۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار take up کر رہے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 105/19 کی چودھری اشرف علی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

تعلیمی اداروں کی سکیورٹی کے لئے استعمال ہونے والا اسلحہ ناقص ہونے کا انکشاف

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 30۔ جنوری 2019 کی خبر کے مطابق سرکاری تعلیمی اداروں کی سکیورٹی کے لئے استعمال ہونے والا اسلحہ ناقص ہونے کا انکشاف، متعدد تعلیمی اداروں کی خاردار تاریں بھی ٹوٹ چکی ہیں، میٹل ڈیٹیکٹر اور واک تھرو گیٹ کا استعمال بھی نہیں کیا جاتا، گارڈز کی عمریں بھی زیادہ، تفصیل کے مطابق گوجرانوالہ سرکاری تعلیمی اداروں کی

سکیورٹی کے لئے استعمال ہونے والا اسلحہ ناقص ہونے کا انکشاف ہوا ہے، سکیورٹی گارڈز کے زیر استعمال دیسی ساختہ پمپ ایکشن رائفلیں ہوتی ہیں، دہشت گردی کے پیش نظر محکمہ تعلیم نے صرف A pulse category میں شامل تعلیمی اداروں کو 143 رائفلیں فراہم کی تھیں جو کہ گوجرانوالہ کی معروف اسلحہ ساز فیکٹری سے خریدی گئیں اور اس وقت گوجرانوالہ میں 1800 کے قریب سرکاری تعلیمی ادارے ہیں۔

جناب سپیکر: .Please order in the House جی، چودھری اشرف علی!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! ان تعلیمی اداروں کی سکیورٹی کے لئے کوئی خاطر خواہ اقدامات نہ اٹھائے گئے ہیں۔ گزشتہ سال جب سکیورٹی گارڈز کی ٹریننگ کروائی گئی تھی تو متعدد سکیورٹی گارڈز کی رائفلوں کی نالیاں دوران ٹریننگ پھٹ گئیں۔ اب بھی تعلیمی اداروں میں استعمال ہونے والی رائفلیں ناقص ہیں اور سکیورٹی گارڈز کو صرف پانچ کارتوس فراہم کئے جاتے ہیں۔ متعدد تعلیمی اداروں کی خاردار تاریں بھی ٹوٹ چکی ہیں، میٹل ڈیٹیکٹر اور واک تھرو گیٹ کا استعمال بھی نہیں کیا جاتا۔ سکیورٹی گارڈز کی عمریں بھی زیادہ ہیں جن میں سے زیادہ تر مختلف بیماریوں میں مبتلا ہیں جو کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ سکیورٹی گارڈز کا کہنا ہے کہ انہیں جو اسلحہ فراہم کیا جاتا ہے وہ دہشتگردوں کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں ہے لیکن محکمہ اس طرف کوئی توجہ نہیں دے رہا اور سرکاری تعلیمی اداروں کی سکیورٹی پر کئی سوالات اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جس بناء پر سیاسی، سماجی و تعلیمی حلقوں میں شدید تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس ضمن میں گزارش ہے کہ معاملے کی تفصیل جاننے کے لئے چیف ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی گوجرانوالہ سے فوری رپورٹ طلب کی گئی۔ چیف ایگزیکو آفیسر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی گوجرانوالہ کی جانب سے موصول شدہ رپورٹ کے مطابق حکومت پنجاب کی جانب سے سکیورٹی کے حوالے سے جاری کردہ۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! مائیک ٹھیک کر لیں اور ذرا آہستہ آہستہ پڑھیں تاکہ انہیں سمجھ آ جائے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! تحریک ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ معاملے کی تفصیل جاننے کے لئے چیف ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی گوجرانوالہ سے فوری رپورٹ طلب کی گئی۔ چیف ایگزیکو آفیسر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی گوجرانوالہ کی جانب سے موصول شدہ رپورٹ کے مطابق حکومت پنجاب کی جانب سے سکیورٹی کے حوالے سے جاری کردہ بیس شقوں پر سختی سے عمل ہو رہا ہے، ان میں باؤنڈری وال، تجربہ کار سکیورٹی گارڈز کی تعیناتی، سی سی ٹی وی کیمروں کی تنصیب اور میٹل ڈیٹیکٹر کا ستعال وغیرہ شامل ہے۔ ہائی سکول میں سکیورٹی گارڈز کے پاس معیاری رائفلیں موجود ہیں، میٹل ڈیٹیکٹر کا بھی باقاعدگی سے استعمال ہوتا ہے، پولیس کی موبائل ٹیمیں نہ صرف سکولوں کا دورہ کرتی ہیں بلکہ گارڈز سے فائر کروا کر رائفل کی ورکنگ چیکنگ بھی کرتی ہیں اور سکول میں موجود رجسٹر پر باقاعدہ اپنے دورے کا اندراج کرتے ہوئے حفاظتی اقدامات کے متعلق اپنی رائے اور سکیورٹی کے حوالے سے تجاویز کا اندراج بھی کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! علاوہ ازیں تعلیمی اداروں کی سکیورٹی کے حوالے سے متعلقہ افسران سے رپورٹس بھی طلب کی جاتیں ہیں جن کی بنیاد پر سکولوں کی سکیورٹی کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ مزید بر آں ڈسٹرکٹ انٹیلی جنس کمیٹی جس میں متعلقہ ڈپٹی کمشنر، ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر، آئی بی، آئی ایس آئی اور سپیشل برانچ کے نمائندے شامل ہوتے ہیں۔ وہ بھی ماہانہ سکیورٹی کے اقدامات کا جائزہ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 108/19 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پڑھ چکے ہیں وزیر آبپاشی نے اس کا جواب دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

تحصیل تاندلیانوالہ کے بارہ دیہاتوں کی نہری پانی سے محرومی

(---جاری)

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری):جناب سپیکر! چک نمبر547گ ب،949گ ب، 550گ ب،551گ ب،552گ ب،553گ ب،554گ ب،555گ ب اور 501گ ب کے تمام چکوک کے موگہ جات اپنے حصے کا پانی لے رہے ہیں جبکہ چک نمبر556گ ب،557گ ب اور558گ ب کے موگہ جات کو ٹیل پر ہونے کی وجہ سے اپنے حصے سے کم پانی مل رہاہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ برجی نمبرRD-100سے لے کرRD-126تک راجباہ کلیانوالہ کے bedمیں بَھل اور silt موجود ہے۔ راجباہ کلیانوالہ فارمر آرگنائزیشن کے زیرانتظام ہے،اس کی تعمیر و مرمت کے لئے فنڈز آبیانہ کی ریکوری سے حاصل کئے جاتے ہیں اور فارمر آرگنائزیشن ہی اس کی دیکھ بھال کرتی ہے۔بَھل صفائی کاestimateمنظور ہو چکا ہے اور موقع پر کام بھی شروع ہو گیا ہے۔بَھل صفائی کا کام مکمل ہونے کے بعد ٹیل کے موگہ جات کو بھی پانی کی فراہمی بہتر ہو جائے گی۔

جناب سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کوdispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب سپیکر:اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون پاکستان کڈنی،لیور انسٹیٹیوٹ وریسرچ سنٹر2019

MR SPEAKER: Now, we take up The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I move:

"That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019 as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019 as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Naseer Ahmad, Ms Bushra Anjum Butt, Malik Muhammad Waheed, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Khawaja Sulman Rafiq, Khawaja Imran Nazeer, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Choudhary Ashraf Ali, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar

Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

KHAWAJA SULMAN RAFIQ: Mr. Speaker! I move:

> "That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st March 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st March 2019."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: وزیر قانون نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، خواجہ سلمان رفیق!

خواجہ سلمان رفیق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے ایک انتہائی اہم بل پر ہماری طرف سے دی گئی ترمیم پر مجھے بولنے کا موقع دیا ہے۔ آپ کے حکم پر وزیر قانون کے ساتھ کل ہماری ایک میٹنگ ہوئی، اس میٹنگ میں ملک محمد احمد خان اور جناب سمیع اللہ خان بھی ہمارے ساتھ تھے۔ ہم نے اس بل کے حوالے سے discussion کی ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر یاسمین راشد شاید کسی اور جگہ مصروفیت کی وجہ سے اس میٹنگ میں موجود نہیں تھیں۔

جناب سپیکر! ہم ذاتی طور پر سمجھتے ہیں کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں اس بل پر proper work ہونا چاہئے تھا۔ مورخہ 6-مارچ کو متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کا الیکشن تھا اور اس دن معزز ممبر جناب محمد افضل کو کمیٹی کا چیئرمین منتخب کیا گیا۔ اس دن صرف چیئرمین کا الیکشن ہونا تھا یعنی single item agenda تھا۔ مجھے علم نہیں کہ حکومت اس بل کو بہت جلدی میں کیوں پاس کرانا چاہتی ہے؟ اُس

روز جناب محمد افضل کسی مصروفیت کی وجہ سے چلے گئے، بعد میں میری ایک بہن نے بطور قائم مقام چیئرمین کمیٹی کی صدارت کی تھی اور اس بل کو circulate کئے بغیر ہی کمیٹی سے منظور کروالیا گیا۔

جناب سپیکر! Pakistan Kidney and Liver Institute ایک بہت ٹیکنیکل issue ہے اور شاید اس ہال میں موجود بہت کم لوگ اس کی technicality کو سمجھتے ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ بہتر ہوتا اگر ہماری سٹینڈنگ کمیٹی اس بل کے حوالے سے کئی نشستیں کرتی، The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre(Trust) کے لوگوں، ڈاکٹرز اور جن لوگوں نے اس کی بنیاد رکھی تھی ان کے ساتھ discussion کرتی۔ ہم نے دنیا کے مختلف ممالک میں جا کر ان ماہرین کو convince کیا تھا اگر اتنی جلدی میں سٹینڈنگ کمیٹی سے کسی بل کو منظور کروائیں گے تو یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے پچھلی اسمبلی نے ایک بہتر قانون سازی کی ہے۔ اس کے باوجود موجودہ اسمبلی کا یہ حق ہے کہ وہ اس میں ترامیم کر سکتی ہے لیکن اگر یہ ترامیم consensus سے آئیں تو زیادہ بہتر ہو گا کیونکہ ادارے قومی ہوتے ہیں کسی ایک جماعت یا حکومت کے نہیں ہوتے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ لیور ٹرانسپلانٹ پروگرام تو ابھی کسی صوبے نے شروع نہیں کیا بلکہ اس بابت discussion تک بھی شروع نہیں کی گئی۔ یہ اعزاز میاں محمد شہباز شریف اور ہمارے tenure کو حاصل ہے کہ ہم نے شیخ زید ہسپتال میں اس کا آغاز کیا، وہاں پر ہم نے بھاری اخراجات سے ماڈرن تھیٹر اور ICU بنائے اور اس وقت وہاں پر لیور ٹرانسپلانٹ ہو رہا ہے۔ حالات یہ تھے کہ لوگ لیور ٹرانسپلانٹ کے لئے انڈیا اور چائنا جاتے تھے۔ حکومت کی طرف سے پنجاب اور دوسرے صوبوں کے غریب مریضوں کو لیور ٹرانسپلانٹ کے لئے اربوں روپے دینا پڑتے تھے۔ ان حالات کے باعث سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی یہ سوچ تھی کہ ہم پاکستان میں ایک ایسا انسٹیٹیوٹ بنائیں جو کہ دہلی کے انسٹیٹیوٹ کا مقابلہ کرے اور یہاں پاکستان میں ہی غریب مریضوں کو علاج میسر ہو سکے۔ ایسا انسٹیٹیوٹ صرف ایک ہسپتال نہیں بلکہ ایک تعلیمی اور تربیت کی درس گاہ بھی ہوتی ہے۔ پاکستان میں لیور ٹرانسپلانٹ سرجن نہ ہونے کے برابر

ہیں۔ دو دن پہلے جو لیور ٹرانسپلانٹ کامیاب ہوا وہ ڈاکٹر فیصل ڈار نے کیا ہے۔ ڈاکٹر فیصل ڈار پاکستان کے واحد لیور ٹرانسپلانٹ سرجن ہیں کہ جنہوں نے 800 لیور ٹرانسپلانٹ کئے ہوئے ہیں۔ شیخ زید ہسپتال میں ڈاکٹر طارق اور ڈاکٹر عامر لطیف دو لیور ٹرانسپلانٹ سرجن ہیں۔ انہوں نے بھی غالباً ڈیڑھ دو سو کے قریب لیور ٹرانسپلانٹ کئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! جب PKLI کی بنیاد رکھی گئی تو اس وقت ہمارے ذہن میں یہ بات تھی کہ اس کا دائرہ کار پنجاب اور دوسرے صوبوں تک بڑھایا جائے گا۔ بجٹ بے شک مختلف ہو مگر ہم ایک قوم، ایک رنگ اور ایک نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس انسٹیٹیوٹ کو lead پروفیسر سعید اختر کر رہے ہیں جو کہ امریکہ میں یورالوجسٹ تھے۔ ان کے ساتھ ہماری گفتگو ہوئی، وہ پاکستان واپس آئے اور پھر اس ہسپتال کو بنانے کے حوالے سے ایک ٹیم ورک شروع ہوا۔ ہم نے دن رات محنت کی اور محکمہ نے بھی اس بارے میں بہت محنت کی ہے۔ پروفیسر سعید اختر خود بھی 1200 ٹرانسپلانٹ کر چکے ہیں۔ جب ہماری حکومت کا tenure ختم ہو رہا تھا تو مجھے، پروفیسر سعید اختر اور دوسرے تمام ڈاکٹر صاحبان کو سابق چیف جسٹس ثاقب نثار کے سامنے پیش ہونا پڑتا تھا، وہ ہماری ایک آزمائش تھی، وہاں پر میں اور باقی ڈاکٹرز ایک ساتھ کورٹ میں کھڑے ہوتے تھے۔ بہر حال وقت گزر گیا، آج وہ خیریت سے ریٹائرڈ ہو چکے ہیں اور ہم اپنا کام کر رہے ہیں۔ جب ہماری حکومت جا رہی تھی تو PKLI کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ظاہر ہے کہ جب سابق چیف جسٹس ثاقب نثار نوٹس لیتے تھے تو وہ خبر میڈیا میں flourish کرتی تھی۔ اسی وجہ سے بہت سے معاہدے یا contracts جو کہ ہونے والے تھے وہ رُک گئے۔

جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ PKLI ایک ایسا ادارہ ہے جس کا نام Punjab Kidney and Liver Institute نہیں رکھا گیا۔ اس کا نام اسی لئے Pakistan Kidney and Liver Institute رکھا گیا کیونکہ حکومت کی خواہش تھی کہ ایک ایسا ادارہ قائم کیا جائے جس سے پورے پاکستان کے لوگ مستفید ہو سکیں۔ ہمارا یہ ارادہ تھا کہ اس ادارے میں کڈنی اور لیور ٹرانسپلانٹ سرجن trained ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس ملک اور صوبے کو موقع دے، کل کو ہم Heart and Lungs Transplant بھی کریں۔ اگر آج پاکستان کے صوبہ پنجاب میں لیور ٹرانسپلانٹ شروع ہوا ہے تو کل دوسرے صوبوں میں بھی ایسا ہو گا۔ اس وقت

ہزاروں لوگوں کو لیور ٹرانسپلانٹ کی ضرورت ہے، لوگوں کو اس کے لئے باہر کے ممالک میں جانا پڑتا ہے اور انہیں ویزے نہیں ملتے۔ ہمیں اپنے ملک میں ایک ایسے ادارے کی ضرورت تھی اور اسی وجہ سے اس ادارے کو بنایا گیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کو مشتہر کرنا چاہئے۔ اس بل کی منظوری میں ہمیں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ ہماری بہن پروفیسر ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ نے ضرور میٹنگز کی ہوں گی لیکن سٹینڈنگ کمیٹی نے اس بل پر proper غور نہیں کیا۔

جناب سپیکر! مجھے وزیر قانون نے کہا تھا کہ پروفیسر سعید اختر سے رابطہ کیا جائے لیکن وہ لاہور میں نہیں تھے۔ یہ ایک ٹیکنیکل discussion ہے اور یہ شاید ایک یا دو گھنٹے کی discussion نہیں ہے۔ یہ پاکستان کا سرکاری سطح پر پہلا purpose built hospital ہے۔ یہ Joint Commission International Standards کا ہسپتال ہے۔ پاکستان میں آغا خان ہسپتال، شوکت خانم ہسپتال اور الشفاء ہسپتال نے اب JCI Standard حاصل کیا ہے۔ PKLI پاکستان کا سرکاری سطح پر پہلا JCI Standards Hospital ہے۔ یہ ایک sensitive issue ہے۔

جناب سپیکر! میری اس معزز ایوان سے آپ کی وساطت سے یہ گزارش ہے کہ اس بل کو ہمیں جلد بازی میں منظور نہیں کرنا چاہئے۔ ہماری منسٹر صاحبہ، ہماری سٹینڈنگ کمیٹی، ہمارے وزیر قانون و پارلیمانی امور اور ممبران حزب اختلاف کو ٹرسٹ کے لوگوں کے ساتھ، پروفیسر سعید اختر اور ڈاکٹر فیصل ڈار کے ساتھ بیٹھ کر ایک middle way نکالنا چاہئے کیونکہ حکومت کی زمین اور پیسا ہے تو آڈٹ اور شفافیت کے حوالے سے حکومت کا کنٹرول ہونا چاہئے لیکن اس کے running model کو بالکل autonomous چلنا چاہئے۔ ہم نے اپنے سرکاری ہسپتالوں کو پہلے بھی بہتر کیا ہے، ہماری منسٹر صاحبہ بھی محنت کر رہی ہیں لیکن ہمارے جو ہسپتال بہتر ہیں ہم نے اُن میں اور بہتری لانی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جس جلدی میں یہ بل لایا گیا ہے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا، سٹینڈنگ کمیٹی میں اس پر غور و خوض کیا جانا چاہئے تھا، اس بل کو circulate نہیں کیا گیا، کچھ ممبران کمیٹی کو اطلاع نہیں کی گئی، خواجہ عمران نذیر سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت کے ممبر ہیں اُن کو

بھی کمیٹی کی اس میٹنگ کا علم نہیں تھا۔ اصولی طور پر یہ ہونا چاہئے تھا کہ کمیٹی کے ممبران، ٹرسٹ کے لوگوں اور ہمارے ڈاکٹرز کو اس بل کے حوالے سے ملٹی میڈیا پر بریفنگ دینی چاہئے تھی لیکن میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ جلد بازی میں اس کمیٹی کی میٹنگ کی کارروائی کی گئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت کے تمام ممبران انتہائی معزز اور انتہائی committed ہیں تو سٹینڈنگ کمیٹی کے ہمارے ممبران کی توقیر اور عزت اُسی صورت میں بڑھے گی جب ہم اُس پر proper work کریں گے اور سٹینڈنگ کمیٹی میں ایک توازن کے ساتھ بل پاس کرا کر اسمبلی میں لائیں گے تو اُس میں ہم سب کی عزت ہو گی۔

جناب سپیکر! آپ سے میری گزارش یہ ہے کہ اس بل کو آج پاس نہ کیا جائے بلکہ مشتہر کیا جائے۔ میں آخر میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ مغرب کے ادارے سینکڑوں سال میں بنتے ہیں اور اس ادارے کو ابھی تین ماہ نہیں ہوئے تھے کہ سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ (جناب ثاقب نثار) نے ہمیں بلا لیا اور ہم سے پوچھتے رہے کہ لیور ٹرانسپلانٹ ہوا یا نہیں؟ یہ پولیٹیکل issue نہیں ہے تو اس کا فیصلہ purely doctors and professionals نے کرنا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس بل کو مشتہر کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ معزز ممبر خواجہ سلمان رفیق کا یہ اعتراض ہے کہ اس بل کو سٹینڈنگ کمیٹی سے جلدی میں approve کرایا گیا میں سمجھتا ہوں کہ سٹینڈنگ کمیٹی جلدی کرے یا بدیر کرے یہ سٹینڈنگ کمیٹی کا اپنا ایک prerogative ہے۔ انہوں نے اس بل کو غور سے دیکھنے کے بعد اس بل کو clear کر کے اسمبلی میں بھیج دیا۔

جناب سپیکر! خواجہ سلمان رفیق جن خدشات کا ذکر فرما رہے ہیں وزیر صحت صاحبہ اُن خدشات کا شاید technically جواب دیں گی میں اُس سلسلے میں کچھ عرض نہیں کروں گا لیکن میں صرف legislative process کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا۔ یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس گیا اور آپ دو منٹ کے لئے فرض کر لیں کہ میں معزز ممبر کی بات سے اتفاق کر لیتا ہوں

یہ as a member of this Honorable House کہ سٹینڈنگ کمیٹی نے جلد بازی کی لیکن آپ کا prerogative ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی کی منظوری کے بعد بھی آپ اس میں ترامیم دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ بل میرے سامنے ہے پوری حزب اختلاف کی طرف سے اس میں ٹوٹل دو ترامیم آئی ہیں۔ اس بل کی اگر چالیس clauses ہیں تو ان کو اُن پر کوئی اعتراض نہیں ہے ماسوائے دو clauses کے، اب ان کو جن دو clauses پر اعتراض ہے میں وہ بھی یہاں پر عرض کر دیتا ہوں۔ پہلی clause جس پر انہیں اعتراض ہے جس پر ان کی طرف سے ترمیم آئی ہے وہ یہ ہے کہ اس بل کے بورڈز آف گورنرز میں چیئرمین پی اینڈ ڈی کو نکال دیا جائے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر خواجہ سلمان رفیق جو فرما رہے ہیں میں اُن سے اتفاق کرتا ہوں اور اگر میں اُن سے اتفاق کرتے ہوئے یہ کہوں کہ کسی منصوبے میں اگر فنانس اور پی اینڈ ڈی کو نکال دیا جائے تو آپ اُس منصوبے میں ترقی کہاں سے کریں گے، اُس کے لئے آپ کو پیسے کون دے گا؟ آپ تو چاہ رہے ہیں اس منصوبے میں جو کچھ ہو گیا ہے وہ رہنے دیں اور future planning کے لئے اُس کے لئے چیئرمین پی اینڈ ڈی کو نکال دیں۔

جناب سپیکر! معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے دوسری ترمیم یہ ہے اور ہم کل بھی ان کے ساتھ بیٹھے ہیں کل بھی ان کا total emphasis اس بات پر تھا کہ ہم اس کے بورڈ آف آرڈرز کو دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ legislation میں کبھی in the general interest of the public, نہیں ہوتی بلکہ specific legislation legislation ہوتی ہے۔ کل بار بار اس بات کا ذکر آ رہا تھا کہ جناب سعید اختر کو سنا جائے، اُن کا نام لکھ دیا جائے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اب اگر جناب سعید اکبر خان صرف ایک ایسی شخصیت ہیں کہ جن کے بغیر یہ منصوبہ چل ہی نہیں سکتا تو کل یہ بھی آئے گا کہ شاید یہ صوبہ اُن کے بغیر بھی نہیں چل سکتا یعنی اس منصوبے کے بعد اس صوبے کی باری آئے گی۔ جناب سعید اکبر خان کوئی ایسی شخصیت نہیں ہیں کہ جن کے بغیر شاید یہ منصوبہ ہی نہ چل سکے اور خدانخواستہ یہ صوبہ نہ چل

سکے لیکن بات یہ ہے کہ معاملات چلتے رہتے ہیں۔ ایک regime میں آپ نے ایک concept دیا اُس پر آپ نے کام کیا وہ regime change ہو گئی آج کی regime نے اپنی سوچ کے مطابق اس منصوبے کو بہتر بنانے کے لئے اقدامات کرنے ہیں اور ہم نے اس منصوبے کو بہتر بنانے کے لئے جو اقدامات کئے ہیں ہم نے اس کو open چھوڑا ہے۔ ہم نے یہ نہیں کہا کہ اس کو محدود کر دیں کہ فلاں شخص بورڈ آف گورنرز میں ہو گا اُس کے علاوہ کوئی نہیں ہو گا ہم نے open چھوڑا ہے کہ ہر وہ شخص بورڈ آف گورنرز کا ممبر ہو جو اہلیت رکھتا ہو، اس میں باقاعدہ اہلیت mention کی گئی ہے کہ اگر وہ اُس کے لئے qualified ہو تو اُس کو ممبر رکھا جائے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اگر ان کی دوسری ترامیم کو دیکھ لیں تو ہم نے وہ already incorporate کی ہوئی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ صحت اور سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ اسمبلی کے floor پر ایک ایسا document لے کر آئے کہ جس پر ہماری حزب اختلاف کو بھی اعتراض نہیں تھا کہ حزب اختلاف کے جو ممبران سٹینڈنگ کمیٹی میں تھے انہوں نے صرف دو منٹ میں یہ بل پاس کر دیا اگر ممبران حزب اختلاف کو اس بل پر اعتراض ہوتا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ان کی چالیس سے زیادہ ترامیم ہونی چاہیئے تھیں۔

جناب سپیکر! حزب اختلاف کی دوسری ترمیم کے حوالے سے میں اپنے دوستوں کو assure کرتا ہوں کہ ہم نے آپ کے خدشات کو already incorporate کیا ہوا ہے یعنی وہ اس میں موجود ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح ادارے نہیں چلتے، اداروں کے چلانے کا ایک طریق کار ہے اسی طرح اس اسمبلی کا بھی ایک طریق کار ہے۔

جناب سپیکر! اگر سٹینڈنگ کمیٹی ایک چیز consider کر کے اسمبلی میں بھیج دے اور ہم کہنا شروع کر دیں کہ انہوں نے جلد بازی کی ہے اس سے سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبران کا استحقاق مجروح ہوتا ہے کیونکہ ہم اُن کی صلاحیت اور استعداد پر سوال اُٹھا رہے ہیں۔ نہیں، ہمیں کرنا یہ چاہیئے تھا کہ اگر ہمیں اُن سے اتفاق نہیں تو ہم اپنا right استعمال کرتے ہوئے اس میں ترامیم دے دیتے چونکہ اس میں ترامیم نہیں آئیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا بل ہے جو مفاد عامہ کا بل ہے اور یہ کسی ایک شخص کے لئے نہیں ہے بلکہ پورے صوبے کے لئے ہے اور انتہائی اعلیٰ درجے کا بین الاقوامی سٹینڈرڈ کا ادارہ بن رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو فوری طور پر take up

کیا جائے اور اگر اس پر مزید کچھ وضاحت کی ضرورت ہے تو یہاں پر محترمہ منسٹر صاحبہ بھی موجود ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ڈاکٹر سعید اختر یورالوجسٹ ہیں وہ کڈنی ٹرانسپلانٹ کرتے ہیں وہ لیور ٹرانسپلانٹ نہیں کرتے، ڈاکٹر فیصل ڈار لیور ٹرانسپلانٹ کرتا ہے اور وہ KE سے میرا اسٹوڈنٹ بھی ہے اُس سے روزانہ بات چیت بھی ہوتی ہے۔ پنجاب کے اندر پہلی دفعہ کڈنی ٹرانسپلانٹ 1989 میں شروع ہوا اور ہر ہسپتال میں کڈنی ٹرانسپلانٹ ہوتا تھا یعنی یہ کوئی نیا عجوبہ نہیں تھا۔ پروفیسر فرخ احمد خان نے جنرل ہسپتال میں کڈنی ٹرانسپلانٹ شروع کیا اور انہوں نے لوگ trained کئے اور اس وقت ہمارے پاس کم از کم ایسے پچیس سرجنز موجود ہیں جو کڈنی ٹرانسپلانٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ بعد میں کڈنی ٹرانسپلانٹ پر ایک بہت سکینڈل بھی بنا کیونکہ لوگوں نے گھروں کے اندر بھی کڈنی ٹرانسپلانٹ شروع کر دیئے تھے یعنی پاکستان کے اندر اتنی expertise available تھیں۔

جناب سپیکر! میں افسوس سے کہنا چاہتی ہوں کہ پچھلی حکومت نے کڈنی ٹرانسپلانٹ کو promote کرنے کی بجائے سارے ہسپتالوں میں محدود کر دیا اور بہت ساری جگہوں پر روک دیا گیا۔ ہماری حکومت آئی ہے تو ہم نے اس کو دوبارہ شروع کیا ہے۔ گوجرانوالہ ہسپتال میں کڈنی ٹرانسپلانٹ ہو رہا ہے اور وہ اس کے بارہ کیس کر چکے ہیں اسی طریقے سے میں نے سارے ہسپتالوں میں کہہ دیا ہے کہ آپ کے پاس expertise ہیں آپ کڈنی ٹرانسپلانٹ کریں کیونکہ آپ جو مرضی کر لیں آپ سارے پنجاب کا بوجھ کسی ایک ہسپتال پر نہیں ڈال سکتے جس کا نام PKLI ہے۔

جناب سپیکر! اب میں لیور ٹرانسپلانٹ کی بات کرتی ہوں جب سے یہ ہسپتال بنا ہے اور اس پر ہم تقریباً 23۔ارب روپے دے چکے ہیں اور جب ہم نے check کرایا تو پتا چلا کہ تقریباً 500 minor and major procedures of kidney ہو چکے تھے اور کچھ بھی نہیں ہوا

تھا۔ وہاں پر پچھلے ڈیڑھ دو سال سے سٹاف بھی کام کر رہا تھا اور ہمیں وہاں سے یہ total amount of output ملی تھی۔

جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ لیور ٹرانسپلانٹ کے بارے میں جس طرح معزز ممبر خواجہ سلمان رفیق کہہ رہے ہیں۔ میری تو بہت بے عزتی ہوئی جس پر اپوزیشن نے ہی میرا استعفیٰ مانگ لیا تھا۔ غلطی ان کی تھی اور ڈانٹ میں کھا رہی تھی۔

جناب سپیکر! میں چیف جسٹس صاحب کے سامنے گئی تو وہ اسی بات پر مجھ سے ناراض ہو گئے کہ آپ لیور ٹرانسپلانٹ کیوں نہیں کروا رہیں۔ میری ڈاکٹر فیصل ڈار سے بات ہوئی ہے، میں یہ بھی کہتی ہوں کہ آپ کا خیال غلط ہے کہ ہماری ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! میری ان سے چار دفعہ سارے سٹاف کے ساتھ ملاقات ہو چکی ہے، ڈاکٹر فیصل ڈار، ڈاکٹر سعید اختر سے ہو چکی ہیں اور ان کی پوری آرگنائزیشن سے ہو چکی ہیں۔ ان میں آدھے میرے اپنے سٹوڈنٹس ہیں۔ وہ دس دفعہ مجھ سے فون پر بات کرتے ہیں اگر کوئی مسئلہ ہو۔

جناب سپیکر! میں نے لیور ٹرانسپلانٹ کے حوالے سے جب ڈاکٹر فیصل سے بات کی کہ بیٹا آپ کو کیا مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ اس پر اس نے کہا کہ میڈم میں اپنے sterilization system کے setup اور instruments سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ میں جو instruments الشفاء میں استعمال کرتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ یہاں پر وہی instruments استعمال کئے جائیں۔ ڈاکٹر جواد ساجد کمیٹی کے سربراہ تھے ان سے میری بڑی تفصیلی بات ہوئی۔ ان کو بھی اس بات کی سمجھ تھی کیونکہ وہ ہارٹ سرجن ہیں، میں بھی سرجن ہوں اس لئے میں بھی سمجھتی ہوں کہ ایک سرجن comfortable کیوں نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے ان سے کہا کہ آپ بتایئے کہ آپ کو کون سے instruments چاہئیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں پہلے resection کروں گا اور لیور پر چھوٹا procedure کروں گا کہ ہمارے overall circumstances comfortable ہیں۔ اس کے بعد میں لیور ٹرانسپلانٹ کروں گا۔

جناب سپیکر! میں نے یہی بات دو دفعہ چیف جسٹس صاحب کے پاس پیش ہو کر بتائی، میں نے کہا کہ ہو جائے گا کیونکہ ہمیں مریض اور ڈونر دونوں کا خیال رکھنا ہوتا ہے۔ اس حوالے سے شیخ زید ہسپتال میں ایک بہت بڑا واقعہ ہوا تھا کہ ڈونر بھی اس procedure میں فوت ہو گیا تھا۔ یہ پہلی دفعہ ہوا تھا کہ ایک ڈونر during the resection procedure فوت ہو گیا۔ اس لئے ہم بہت محتاط ہیں۔ اگر کوئی بھی سرجن کہے کہ میں ان حالات میں comfortable نہیں ہوں تو ہم کسی سرجن کو force نہیں کر سکتے۔ اس نے جب تین چار resections کر لیں تو اس نے مجھے کہا کہ اب میں لیور ٹرانسپلانٹ کے لئے تیار ہوں۔ اس نے جس دن ٹرانسپلانٹ کیا تو

I was the first person to get the message on it that we have successfully done a liver transplant. Please give me 24 hours.

جناب سپیکر! اس نے 24 گھنٹوں کے بعد اس نے مجھے کہا کہ دونوں ٹھیک ہیں۔ اب مقصد یہ ہے کہ آپ بھی چاہتے ہیں اور میں بھی چاہتی ہوں کہ لیور ٹرانسپلانٹ ہو۔ آپ چاہتے ہیں کڈنی ٹرانسپلانٹ ہو تو ہم بھی چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ غریب آدمی کو بہتر سے بہتر سہولیات فراہم کریں۔ اگر آپ پرانا قانون دیکھیں تو اس میں سرکار کو اجازت ہی نہیں تھی کیونکہ اس میں لکھا تھا کہ shall not interfere in the working حکومت کی جگہ ہو، حکومت کے پیسے ہوں تو حکومت کے علاوہ اتنے بڑے ادارے کو کوئی این جی او اور ٹرسٹ support نہیں کر سکتا۔ اس میں جس ٹرسٹ کے بارے میں ذکر تھا اس نے ایک آنہ یا ایک پائی بھی خرچ نہیں کی اگر کی ہے تو میں دینے کی ذمہ دار ہوں۔

جناب سپیکر! اس وقت مقصد یہ ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ بہتری ہونی چاہئے اور ہم بھی چاہتے ہیں کہ بہتری کریں۔ یہ آپ کا پراجیکٹ ہے ہم نے کبھی ناں نہیں کی لیکن اس طریقے سے ہم نہیں کرنے دیں گے کہ سرکار interfere نہ کرے جبکہ پیسے سرکار دیتی رہے لیکن سرکار کچھ نہ کہے۔ اس میں مقصد یہ ہے کہ زمین سرکار کی ہے اور سرکار کچھ بھی نہ کہے۔ یہ ممکن نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

Mr Speaker! We will interfere where it is required. I am a very competent surgeon myself. Let me assure you that

جناب سپیکر! میں آپ کو تسلی سے بتاتی ہوں کہ ان کا جو پہلا act تھا اس میں hardly کوئی تبدیلی کی گئی ہے سوائے repealing of the Trust ہے کہ We don't want a Trust ہم انشاء اللہ بطور حکومت اس پراجیکٹ کو support کریں گے۔ ہم ایسا کیوں نہیں کریں گے۔ ہم ضرور پاکستان کے لوگوں کو یہ سہولت دیں گے۔ انہوں نے بورڈ کی بات بھی کی ہے تو بورڈ بنا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا نے جیسے فرمایا ہے اسی طرح بورڈ ہے It will be looked after by the Board جیسے پہلے بورڈ کر رہا تھا۔ اس پر specifically ڈاکٹر سعید کا نام ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اگر خدانخواستہ ڈاکٹر سعید نہ رہیں تو کیا بورڈ بند ہو جائے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ قانون سازی میں کسی کا نام نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میں خواجہ سلمان رفیق کے اعتراض پر عرض کرتی ہوں کہ ان کے اور میرے اچھے تعلقات ہیں۔ ان کو معلوم ہے کہ میں ان سے کبھی غلط بیانی نہیں کروں گی۔

جناب سپیکر! میں آپ کو پوری تسلی سے کہتی ہوں کہ ہر چیز نوں ٹھوک وجا کے اک اک چیز ویکھ کے جس وچ پاکستان دے لوکاں دا، ساڈا تے حکومت دا فائدہ ہوئے گا اوہ گل کیتی اے۔ تہاڈی مہربانی اینوں through ہون دیو۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! ٹھیک ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ خواجہ سلمان رفیق! یہ بات ٹھیک ہے کہ یہ پراجیکٹ آپ نے شروع کیا۔ اگر اس پراجیکٹ کو کامیابی ملتی ہے تو نام آپ کا ہی ہونا ہے اور اگر پراجیکٹ کو کامیابی نہیں ملتی تو اس میں موجودہ حکومت اور آپ بھی قصوروار ہوں گے۔

آپ کہیں گے کہ انہوں نے نہیں چلنے دیا لیکن اس وقت نیت یہ ہے کہ اس پراجیکٹ کو کامیاب کرنا ہے۔ میری ڈاکٹر صاحبہ سے بات ہوئی تھی بلکہ یہ بات بھی ہوئی تھی کہ ڈاکٹر سعید کو آپ بلا لیں اور ان کی expertise کا بھی فائدہ لیں۔ اس پر انہوں نے کہا تھا کہ انشاء اللہ ہم ڈاکٹر سعید کو onboard رکھیں گے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر فیصل کو بھی ساتھ لے کر چلیں گے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ ہمارے سپیکر ہیں اور Custodian of the House ہیں۔ اگر ہم طریق کار کے مطابق چلیں تو بہتر ہے۔ جناب محمد بشارت راجا میرے بھائی ہیں جن سے میں سیکھتا ہوں انہوں نے اس بل پر wind up speech شروع کر دی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ move کیا ہے کہ اس بل کو مشتہر کیا جائے۔ آپ ترامیم پر آ جائیں اس بل میں چودہ ترامیم ہیں دو نہیں ہیں۔ ان پر ایک ایک کر کے discussion کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب اس کو take up کرتے ہیں۔

Now, the question is:

"That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st March 2019."

(The motion was lost.)

The second amendment is from Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Muhammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Naseer Ahmad, Ms Bushra Anjum Butt, Malik Muhammad Waheed, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Khawaja Salman Rafiq, Khawaja Imran Nazeer, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq,

Choudhary Ashraf Ali, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmad, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any other mover except the one who has moved or discussed the earlier motion may move it.

KHAWAJA IMRAN NAZIR: Mr Speaker! I move:

> "That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019:
>
> 1. Mr Akhtar Hussain
> 2. Rana Muhammad Tariq
> 3. Mr Muhammad Naeem Safdar
> 4. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
> 5. Mr Muneeb-ul-Haq
> 6. Ms Azma Zahid Bokhari
> 7. Mr Muhammad Mamoon Tarar
> 8. Mr Muhammad Muneeb Sultan Cheema
> 9. Mr Ghazanfar Abbas
> 10. Ms Saleem Bibi
> 11. Mr Saeed Ahmad
> 12. Ms Uzma Kardar

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019:
>
> 1. Mr Akhtar Hussain
> 2. Rana Muhammad Tariq

3. Mr Muhammad Naeem Safdar
4. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
5. Mr Muneeb-ul-Haq
6. Ms Azma Zahid Bokhari
7. Mr Muhammad Mamoon Tarar
8. Mr Muhammad Muneeb Sultan Cheema
9. Mr Ghazanfar Abbas
10. Ms Saleem Bibi
11. Mr Saeed Ahmad
12. Ms Uzma Kardar

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (**Mr Muhammad Basharat Raja**): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، خواجہ عمران نذیر!

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! مجھے اس بات پر حیرانگی ہے کہ Pakistan Kidney and Liver Institute پاکستان کا پراجیکٹ ہے۔ یہ کسی سیاسی پارٹی اور نہ ہی کسی سیاسی حکومت کا پراجیکٹ ہے۔ اگر یہ کسی سیاسی پارٹی یا میاں محمد شہباز شریف کا ذاتی پراجیکٹ ہوتا یا مسلم لیگ (ن) کا ذاتی پراجیکٹ ہوتا تو ہم ہیلتھ کارڈ کا نام جس طرح انصاف کارڈ رکھا گیا ہم بھی اس کا نام نواز شریف یا شہباز شریف انسٹیٹیوٹ رکھ دیتے۔ پنجاب کا ہسپتال ہونے کے باوجود اس کا نام پاکستان اس لئے رکھا گیا کہ یہ پاکستان کے لوگوں کا پراجیکٹ ہے۔ یہاں پر اگر کسی غریب شخص کا علاج ہو گا تو وہ ان تمام لوگوں کو دعا دے گا جنہوں نے اس پراجیکٹ کو شروع کیا اور جو آج اس کو آگے لے کر جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلی بات ہے کہ میری ہاؤس سے یہ request ہے کہ اس کو کبھی یہ نہ سمجھا جائے کہ اس پر کوئی سیاست ہونی ہے اور نہ ہی اس پر کوئی سیاست کی جائے۔ منسٹر ہیلتھ خود ایک بہت اچھی پروفیسر ہیں جیسا کہ انہوں نے ابھی خود بھی اپنی تعریف کی اور کہا میں بہت competent surgeon ہوں لہٰذا ہمیں بھی اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے صرف اس بات پر اعتراض ہے کہ بقول وزیر قانون آپ ایک اتنا اچھااور بہترین کام کرنے جارہے ہیں تو اس میں جلد بازی کرنے کی کیاضرورت ہے کہ آپ اس کو چُھپا کے، بچا کر اور بڑی speedily pass کروانا چاہ رہے ہیں۔ میں نے اس دن بھی آپ سے request کی تھی اور آج بھی ہاؤس میں کھڑے ہو کر کہہ رہا ہوں کہ آپ اس ہاؤس کی روایات کے امین ہیں، آپ custodian of the House ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک ممبر ہوں میں آپ کو پھر چیلنج کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں چلیں میں مان لیتا ہوں کہ آپ نے میرے دو یا تین colleagues کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے سے اطلاع دی ہو گی لیکن میں بھی تو سٹینڈنگ کمیٹی کا ممبر تھا تو مجھے کیوں اطلاع نہیں دی گئی، مجھے کیوں سٹینڈنگ کمیٹی میں نہیں بلایا گیا چلیں آپ نے مجھے الیکشن میں نہیں بلایا اس حوالے سے میں صبر شکر کر لیتا ہوں، آپ نے الیکشن والے دن بھی اس ایجنڈے کو رکھا شاید آپ نے اس کو discuss بھی کیا ہو اور پاس بھی کروالیا تو اس میں جلد بازی کی کیا ضرورت تھی؟

جناب سپیکر! مجھے اور میرے colleagues کو یہ بات سمجھ میں نہیں آرہی میں اپنے حکومتی بہن بھائیوں سے بھی request کروں گا کہ جلدی کا کام شیطان کا ہوتا ہے جلد بازی نہ کریں اس کو سوچنے اور سمجھنے کے لئے کچھ وقت دے دیں اس میں کوئی مضایقہ ہے اور نہ ہی کوئی قیامت آجائے گی اگر ہم اس پر دو دن بحث کر لیں گے۔ آپ کی عددی اکثریت ہے پھر بھی آپ یہ بل پاس کروالیں گے ہمیں تو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن بات صرف اتنی سی ہے کہ اگر آپ نے سٹینڈنگ کمیٹی میں اپوزیشن کو نہیں بلایا آپ نے چیئرپرسن یا چیئرمین اپنا بنا لیا چلیں کوئی بات نہیں آپ نے بل بھی پاس کروالیا تو اس ایوان میں ایسی روایت نہ ڈالیں کہ اپوزیشن کو bulldoze کر کے آپ اپنی مرضی سے چیزیں پاس کروالیں تو یہ 25 یا 30 ممبران پر مشتمل اپوزیشن نہیں ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تگڑی اپوزیشن ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ہاؤس میں positive باتیں ہوں جیسا کہ آج کل ہاؤس کا conduct بہت اچھا چل رہا ہے لہٰذا میں آپ کو ڈپٹی سپیکر، وزیر قانون اور اپوزیشن لیڈر کو اس بات کا کریڈٹ دیتا ہوں کہ ہاؤس میں اچھی sense prevail کر رہی ہے اور معاملات بہت اچھے چل رہے ہیں تو کیوں خوامخواہ ایک ایشو کو بنیاد بنا کر اس ہاؤس کے اعتماد کو مجروح کیا جارہا ہے۔ PKLI کا اگر آج کے دور کی صورتحال میں جائزہ لیں تو

اس کی اہمیت کا اندازہ ہو جائے گا کہ جس طرح بھارت کے ساتھ جنگی جنون چل رہا ہے تو آپ سب کو پتا ہے کہ انڈیا نے پاکستان کے ویزے تک بند کر رکھے ہیں۔ یہ چیز میری نظر سے کئی مرتبہ گزری ہے کہ ہم میاں محمد شہباز شریف سے اکثر یہ requestکیا کرتے تھے کہ فلاں بچے کا علاج ہم نے انڈیا سے کروانا ہے تو مہربانی کریں تو پھر اس کے لئے فنڈز بھی آجاتے تھے لیکن ویزے کا ایشو رہتا تھا انڈیا کبھی patientکو ویزہ دیتا تھا اور کبھی نہیں دیتا تھا اور کبھی وہ attendantکو ویزہ دیتا تھا اور کبھی نہیں دیتا تھا۔

جناب سپیکر! آج کل جو جنگی صورتحال انڈیا کے ساتھ چل رہی ہے تو الحمد اللہ ایک تازہ ہوا کا جھونکا فیصل ڈار صاحب اور ان کی ٹیم کے کامیاب ٹرانسپلانٹ کی صورت میں آیا ہے تو ہمیں انڈیا کی طرف غیرت حمیت جھکا کر دیکھنا تو نہیں پڑے گا یہ تو باعث فخر بات ہے اور اس باعث فخر بات کے ہم سب مبارکباد کے مستحق بنتے ہیں۔ میں آج کی حکومت سے بھی یہ کریڈٹ نہیں چھینتا، اللہ کا شکر ہے کہ آج آپ کی حکومت ہے تو ہم آپ کو بھی اس بات کا بالکل کریڈٹ دیتے ہیں لیکن مہربانی کر کے ایسا مت کریں جیسا کہ ابھی یہاں پر پروفیسر سعید اختر کے حوالے سے بات ہوئی تو پروفیسر سعید اختر کے ساتھ ہماری کوئی رشتہ داری نہیں ہے وہ ہماری پھوپھی، تائی، چاچی یا مامی کے بیٹے نہیں ہیں بات صرف یہ ہے کہ وہ شخص امریکن ڈالر چھوڑ کر پاکستان اس لئے آیا تا کہ پاکستان کے لوگوں کو صرف کرے یہ وہ شخص ہے جس نے ایک team built upکی، ایک خواب دیکھا، ایک ideaدیا اور اس کے اس ideaکو میاں محمد شہباز شریف نے پروان چڑھایا۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے اس حوالے سے جو commitmentدی میں اس سے بالکل agreeکرتا ہوں کہ منسٹر صاحبہ بالکل ٹھیک فرما رہی تھیں کہ first stageپر فنڈنگ نہیں کی گئی لیکن چونکہ آپ نے اس کو studyبھی کیا ہو گا اس میں یہ چیز طے تھی کہ first stageپر جو نئے ہسپتال کی بلڈنگ بنائی گئی اس کو حکومت پنجاب financeکرے گی اور اس کے بعد جو ٹرسٹ بنے گا وہ نہ صرف foreign donationsلے گا بلکہ اس ہسپتال کے معاملات کو بھی runکرے گا میں یہ بالکل نہیں کہتا کہ اس کو شتر بے مہار چھوڑ دیا جائے بالکل یہ حکومت پنجاب کا حق ہے کہ وہ اس ہسپتال کا آڈٹ بھی کروائے، اس کے تمام معاملات کو بھی دیکھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آڈٹ کروانے والوں نے آڈٹ بھی کروائے پوری قوم نے یہ دیکھا اور ہلا کر لوگوں کی تذلیل بھی

کی گئی جناب منسٹر کو بُلا کر بھی تذلیل کی گئی لیکن ہوا کیا جیسے ہی وہ گئے اس کے بعد سپریم کورٹ کا آرڈر آگیا جو سب کی عقلیں اور آنکھیں کھولنے کے لئے کافی تھا تو وہ ذات بڑی انصاف کرنے والی ہے وہ انصاف کرتی ہے اور اس نے یقیناً انصاف کیا۔

جناب سپیکر! جب سپریم کورٹ کا آرڈر آگیا تو پھر ہونا یہ چاہئے تھا کہ اس آرڈر کو سب سے پہلے implement کیا جاتا تو یہ کیسی مجبوری ہے کہ سپریم کورٹ کے آرڈر پر implement بھی نہیں کیا جا رہا اور اس کے بعد فوری طور پر یہ تمام ترامیم کرنے کی جلدی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ request کرتا ہوں کہ اس ہاؤس کی روایات کو قائم رکھیں کیونکہ کوئی جلد بازی کی ضرورت نہیں ہے۔ جس طرح خواجہ سلمان رفیق نے بات کی اگر یہ مشتہر ہو جاتا ہے اور اس پر کوئی اچھی expert opinion آجاتی ہے تو اس میں کیا برائی ہے، اگر سلیکٹ کمیٹی بنتی ہے اس میں مزید یہ discuss ہو جاتا ہے تو دو یا تین دن مزید لگ جائیں گے تو کون سی قیامت آجائے گی؟ آپ جس طرح چاہتے ہیں کروالیجئے گا ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن اس طرح bulldoze نہ کریں اور جلد بازی نہ کریں۔

جناب سپیکر! یہاں پر ابھی بات ہوئی کہ ٹرانسپلانٹ ہر جگہ پر ہو رہے ہیں تو میں بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ آج بھی اس ملک میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو quacks کے پاس جاتے ہیں، دوائی لیتے ہیں اور شام کو وہ ٹھیک بھی ہو جاتے ہیں تو کیا عطائیوں کو بھی practice license دے دیا جائے؟ یہ کہنا ٹرانسپلانٹ جو مرضی جہاں مرضی کر لے یہاں پر experts موجود ہیں تو میں بڑے ادب سے عرض کروں I am not a doctor لیکن اتنا میں بھی سمجھتا ہوں کہ infection problems ہوتے ہیں آپ کے جو دو یا تین operations ناکام ہوئے ان کی major failure یہ تھی اس میں patient کو infection ہو گیا لہٰذا یہ ہسپتال ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جدید تقاضوں کے مطابق infection free ماحول میں بنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر IDAP کا ذکر کرنا چاہوں گا کہ جنہوں نے انتہائی outclass construction کی۔ ہم باتیں تو بہت کرتے ہیں کہ 56 کمپنیاں بن گئیں اور لوٹ مار مچ گئی تو پھر اگر اتنی لوٹ مار مچی تھی تو پھر آج آپ کیوں IDAP سے کام کروا رہے ہیں، آپ کیوں اس کو continue کر رہے ہیں آپ اس لئے کر رہے ہیں کہ آپ کو بھی اس بات کا پتا ہے کہ IDAP

کا جو کام تھا وہ مثالی کام تھا جو IDAPنے construction کروائی تھی وہ مثالی کروائی تھی۔ میاں محمد شہباز شریف نے جو construction کروائی وہ ٹکا کر مثالی کروائی لہٰذا آپ اچھے کام کو continue کرنے پر مجبور ہیں۔

جناب سپیکر: خواجہ عمران نذیر! چلیں، ٹھیک ہے۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں بس اپنی بات کو wind up کرتا ہوں۔ میری request یہ ہے کہ جلد بازی نہ کی جائے۔

جناب سپیکر: خواجہ عمران نذیر! مجھے ایک بات بتائیں کہ جب یہ کیس سپریم کورٹ میں چل رہا تھا تو خواجہ صاحب کے ساتھ وہاں پیشی پر جو ہو رہا تھا اس کا سب کو پتا ہے اور ہماری منسٹر صاحبہ کے ساتھ بھی جو ہو رہا تھا وہ بھی سب کو پتا ہے تو آپ کبھی اس وقت وہاں سپریم کورٹ پیشی پر گئے تھے؟

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں بالکل سپریم کورٹ گیا تھا۔

جناب سپیکر: خواجہ عمران نذیر! پھر آپ نعرے نہ ماریں کیونکہ جو وہاں سپریم کورٹ میں گئے ہیں ان کو پتا کہ وہاں کیا ہو رہا تھا؟

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں بڑے ادب کے ساتھ عرض کر رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: خواجہ عمران نذیر! آپ ذرا وہاں سپریم کورٹ کا چکر تو لگا لیتے۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں اپنی ذات کی بات نہیں کرتا۔ سپریم کورٹ کا جو فیصلہ آیا ہے وہ منہ بولتا ثبوت ہے کوئی مانے نہ مانے سب کو پتا ہے کہ کیا ہوا ہے اور کیا نہیں ہوا ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزبِ اقتدار کی طرف سے "گو شاد گو" کی نعرے بازی کی گئی)

جناب سپیکر: آپ سب لوگ بیٹھ جائیں۔ نہیں، نہیں، یہ بالکل آپ کا غلط طریق کار ہے۔ میں جناب محمد وارث شاد کو floor دے رہا ہوں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ دیکھیں آپ لوگ میری بات سنیں۔ یہ آپ کا کام نہیں ہے جب میں preside کر رہا ہوں تو کسی بھی معزز ممبر کا کام نہیں ہے کہ ایک دم ایک راگ میں شروع ہو جائے لہٰذا مہربانی کر کے ایسے کام نہ کیا کریں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! آپ نے بجا فرمایا ہے۔ جب لیڈر آف دی اپوزیشن یا لیڈر آف دی ہاؤس بات کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو تمام معزز ممبران چپ کر کے ان کے بات سنتے ہیں لیکن لیڈر آف دی ہاؤس کی عدم موجودگی میں لیڈر آف دی ہاؤس وزیر قانون ہوتے ہیں جب وزیر قانون کے ساتھ جناب محمد وارث شاد نے سلوک کیا تھا کہ میں تمہیں نہیں سننا چاہتا اور پھر یہ آگے سے لگاتار بولتے رہے تو یہ اس کا جواب ہے لہٰذا جب وزیر قانون کھڑے ہوتے ہیں تو ان کی بات کو سنا جائے۔ ہم معزز ممبر جناب محمد وارث شاد کی بہت عزت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ایک منٹ۔

جناب سپیکر: جی، اب بات ہو گئی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین صرف یہ بتا دیں کہ کیا قواعد انضباط کار کسی جگہ پر یہ لکھا ہوا ہے جو وہ کہہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ آپ بیٹھ جائیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چودھری الدین یہ غلط quote کر رہے ہیں۔ قائد ایوان کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔ اس ہاؤس میں کچھ چہرے مجھے بھی نظر آ رہے ہیں جن کی قائد ایوان بننے کی خواہش ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پنجاب کے رولز آف بزنس permit نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ آپ میری بات سنیں۔ ہمارے ہاؤس کے ٹوٹل کتنے ممبران ہیں؟ ہمارے 371 ممبران ہیں اور 371 ممبران کی ہی یہ خواہش ہوتی ہے جس کا سب کو پتا ہے۔ اب آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ روایات میں ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! جناب محمد وارث شاد کا ٹرانسپلانٹ کا بڑا تجربہ ہے اس لئے ذرا سُن لیں کیونکہ خوشاب میں کافی کام ہوا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ repeat نہ کریں لیکن کوئی نئی بات ہے تو بتا دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے نئی بات کروں گا لیکن اگر تھوڑی سی clarification کی آپ اجازت دیں گے تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اجازت ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ اُس دن مجھے تقریر کے لئے allow کر کے تشریف لے گئے اور ڈپٹی سپیکر صاحب تشریف لائے۔ میں نے آپ کی اجازت سے continuity کی ہوئی تھی۔

جناب سپیکر! میں اُس دن میاں محمد نواز شریف کی علالت کے بارے میں بول رہا تھا جو میرا حق تھا۔ اس سلسلے میں اِدھر سے rowdy آوازیں آنا شروع ہو گئیں اور پتا نہیں کیا کیا انہوں نے بولنا شروع کر دیا۔ میری آپ تقریر نکلوا لیں اگر میری تقریر میں کوئی ایک لفظ جناب محمد بشارت راجا یا معزز خواتین کے بارے میں ہو۔ اگر میرا ایک لفظ بھی غیر پارلیمانی ہو تو میں ہزار دفعہ معافی بھی مانگوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ بتاؤں گا کہ آپ کے اور جناب محمد بشارت راجا کے ساتھ پانچ سال گزرے ہیں لیکن میں نے ہمیشہ عزت کی ہے۔ میں جب بھی اٹھتا ہوں تو آپ کے ساتھ جناب محمد بشارت راجا کی بھی عزت کرتا ہوں۔ جناب محمد بشارت راجا نے start میں جو لفظ بولا کہ "اِن کو بات کرنے کی تمیز ہی نہیں ہے" اب اس بات کو آپ interpret کر دیں کہ یہ پارلیمانی لفظ ہے یا غیر پارلیمانی ہے۔ اس کے باوجود میں نے اُس کو digest کیا اور کچھ نہیں کہا۔ کل پھر یہ اعتراض کیا گیا۔ آپ کارروائی نکلوا لیں کیونکہ میں نے کل یہ کہا کہ یہ نئی کلاس آئی ہے۔ ظاہر ہے کہ نئے لوگ اور نئی کلاس آئی ہے۔ میں نے صرف یہ کہا کہ یہ جو نئی کلاس آئی ہے اس کو روایات، وضع داری اور جمہوریت سکھانے کی ضرورت ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ ایوان سے باہر نہیں جا سکتے کیونکہ میں کل اندر بیٹھ کر کارروائی سُن رہا تھا۔ آپ نے کوئی بلڈ ٹیسٹ کی بات کی تھی اس لئے ذرا بیٹھ جائیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اِن کی بات بھی بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! اگر کوئی بلڈ ٹیسٹ کروانا ہے تو فرانزک لیب سے کروا لیتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔ اُن کا اور میرا problem یہ ہے کہ ہر وقت اندر سے یہ سوچتے ہیں کہ جناب محمد وارث شاد اگر مَر جاتا تو بہتر تھا۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"شاد تیرے جانثار، بے شمار بے شمار" کی نعرے بازی)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ بھی سُن لیں۔ ملک محمد احمد خان کل جو بولے ہیں اِن کو مجھ سے تکلیف ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! مجھے wind up کروانے دیں۔ ابھی میرا خیال ہے کہ مولانا صاحب چلے گئے ہیں ورنہ دعا کرواتے۔ دیکھیں، آپ کی عمر درازی، آپ کی صحت اور آپ کی سلامتی کی سارا ہاؤس دعا مانگ رہا ہے۔ اب آپ کے پاس کڈنی ٹرانسپلانٹ کا جو نسخہ ہے وہ explain کر دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں دوبارہ یہ کلاز نہیں پڑھوں گا۔ آپ کو بھی پتا ہے اور پورے پنجاب کو بھی پتا ہے لیکن ہم آنکھیں چُرا لیں تو الگ بات ہے۔ اس پنجاب میں گورنمنٹ کی سطح پر آج تک سٹیٹ آف دی آرٹ کوئی کڈنی کا ہسپتال کام کر رہا ہے اور نہ ہی جگر کا ہسپتال کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ سٹیٹ آف دی آرٹ ایک پاکستان کڈنی ولیور انسٹیٹیوٹ بنا ہے تو اس کو ہم ضائع نہ کر دیں۔ جن لوگوں کی محنت ہوئی ہے اور جن لوگوں نے اس پر کام کیا ہے اُس کو ہم ضائع نہ کریں۔ وہاں ایک آپریشن بھی ہو چکا ہے حالانکہ آپ کو پتا ہے کہ آپریشن کے لئے پہلے انڈیا اور چائنا جانا پڑتا تھا۔ محترمہ نے جو بات کی کہ جگہ جگہ پر آپریشن ہو رہے ہیں لیکن وہ haves کے ہو رہے ہیں have nots کے نہیں ہو رہے۔ اس ادارے کے حوالے سے میں کہوں، منسٹر صاحبہ کہیں یا کوئی بھی گورنمنٹ کہے کہ پنجاب کے سارے ہسپتال up to the mark کام کر رہے ہیں تو ایسا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ اس ادارے کو ٹرسٹ کے طور پر چلنا چاہئے، اس میں funding پنجاب گورنمنٹ بھی کرے اور donations بھی لیں لیکن اس ادارے کو ہم ضائع نہ کریں۔ ایک ڈاکٹر سعید اختر یا ڈاکٹر فیصل ڈار کی بات نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے کہ ایک اچھا قدم اگر میاں محمد شہباز شریف نے اٹھا لیا تو اُس کی completion یہ کریں۔ یہ جناح ہسپتال یا میو ہسپتال بن جائے تو اس طرح یہ نہیں چلا سکتے۔ یہ اپنی ہیلتھ منسٹری کے تحت already بنائے ہوئے ہسپتالوں کو ہی up to the mark کر لیں اور اُن پر محنت کر لیں تو ان کے لئے بہتر ہے۔ یہ ایک sophisticated ادارہ بنا ہے جو غرباء کے لئے ہے۔ اس میں سیاست نہیں کہ آپ اکثریت کے بل بوتے پر اس کو bulldoze کر دیں۔

جناب سپیکر! میں ایک بار پھر انتہائی احترام کے ساتھ جناب محمد بشارت راجا نے جو کہا اُس کو digest کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ جناب محمد بشارت راجا میرے لئے محترم ہیں لیکن اس پر ایک دفعہ پھر سوچیں، جلدی نہ کریں، اس کو Select Committee میں لے جائیں اور غور کریں کیونکہ جب غور کیا جاتا ہے تو بہتری آتی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! چونکہ یہ بات آچکی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید) جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہمارے بھائیوں نے یہاں کھڑے ہو کر یہ بات کی کہ یہ ادارہ کسی کا ذاتی نہیں بلکہ پوری قوم کا ہسپتال ہے اور میاں شہباز شریف صاحب نے شروع کیا تھا۔ میں صرف تصحیح کرنا چاہتا ہوں۔

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بندِ قبا دیکھ

جناب سپیکر! پانچ سال تک ہم یہاں دہائی دیتے رہے کہ سرجیکل ٹاور میو ہسپتال جہاں پر چار سو بیڈ بننے تھے وہ چالو کر دیں لیکن دس سال تک چلنے نہیں دیا گیا کیونکہ جناب پرویز الٰہی کے دَور میں شروع ہوا تھا۔ کارڈیک ہسپتال وزیر آباد کی بلڈنگ 4۔ارب روپے کی لاگت سے بنی کھڑی رہی اور یہاں ہم منتیں ترلے کرتے رہے کہ ہزاروں لوگوں کو پی آئی سی لاہور آنا پڑتا ہے لہٰذا اُس کو چالو کر دیں لیکن وہ ہسپتال نہیں چلنے دیا گیا۔

جناب سپیکر! ڈینٹل ہسپتال کینال بنک موہلنوال کی بلڈنگ 2۔ارب روپے کی لاگت سے دس سال تک بنی کھڑی رہی جو گھوسٹ بلڈنگ بن گئی لیکن اُس کو چلنے نہیں دیا گیا۔ مری بلک واٹر سپلائی پروگرام پر اڑھائی ارب روپیہ لگ چکا تھا جسے آپ نے ہی شروع کروایا تھا جو ختم ہو گیا۔ وہاں جا کر دیکھیں تو اڑھائی ارب کے پائپ وہاں پڑے ہیں لیکن اب 10۔ارب روپے سے وہ منصوبہ مکمل ہو گا۔ انہیں بات کرتے وقت تھوڑا سا اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ اسمبلی کی بلڈنگ دیکھیں۔ ہم یہاں کس طرح بیٹھے ہوئے ہیں جیسے ہم پرائمری کے بچے ہیں کہ کوئی باہر نہیں نکل سکتا اور اندر نہیں آسکتا۔ ہم یہاں کھڑے ہو کر دہائیاں دیتے رہے کہ اسمبلی کی عمارت کو مکمل کر دیں لیکن نہیں ہو سکی۔

جناب سپیکر! انہیں یہ زیب دیتا ہے کہ یہ ایسی بات کہیں تو ہم اس ہسپتال کو روکنے نہیں جا رہے بلکہ بہتر کرنے جا رہے ہیں لیکن یہ اپنا ماضی بھی یاد رکھیں کہ انہوں نے ان قومی عمارات کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں لمبی بات نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، مختصر کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! صرف دو منٹ میں بات کروں گا۔ معاملہ یہ ہے کہ جو پوری enactment ہے وہ almost وہی ہے جو پہلے ایکٹ پاس ہوا ہے۔ اس کی definitions میں فرق ہے، اس کے functions میں فرق ہے اور نہ ہی اس کے goals کو achieve کرنے میں فرق ہے۔

جناب سپیکر! فرق صرف یہ ہے کہ جب اس کو design کیا گیا تو یہ پتا تھا کہ وہ expertise جو باہر سے لائی ہیں وہ ہمارے پاس یہاں پر اس انداز میں available نہیں ہیں۔ اس ہسپتال کی erection سے لے کر ابھی تک اس کو جتنا design کیا گیا اس انداز سے کیا گیا کہ باہر سے experts کو جن کا لیور ٹرانسپلانٹ میں تجربہ ہے، ان کو یہاں لایا جائے اور وہ جو وہاں سے ان کو یہاں پر لانے کے لئے ایک effective team کی ضرورت تھی جیسے ڈاکٹر صاحبہ نے کہا کہ اگر کل کو ڈاکٹر سعید نہ رہیں تو ڈاکٹر سعید اپنا تجربہ ٹرانسفر کر کے جائیں گے ناں۔ وہ اپنے ساتھ Associates کو trained کر کے جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! Dr Saeed is no one man, Dr Saeed is one person جو اپنی expertise لوگوں کو آگے transfer کریں گے اور ان کو بتائیں گے۔ ہمارا issue اس چیز پر نہیں ہے کہ Dr Saeed one man is there or not ایک تجربہ میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں اور تجربہ یہ تھا کہ شیخ زید ہسپتال جب تک اماراتیوں کے ٹرسٹ میں رہا، اس کی کیا condition تھی، شیخ زید ہسپتال جب فیڈرل گورنمنٹ کے پاس رہا تو اس کی کیا condition

تھی اور جب یہی شیخ زید ہسپتال پنجاب حکومت کے پاس ہے تو اس کی کیاcondition تھی۔ ہمارا مؤقف صرف اتنا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ملک احمد خان! شیخ زید ہسپتال کو چھوڑیں اور کوئی مثال دیں تو بہتر ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری آخری گزارش سنیں کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ حکومت اس کو اس انداز سے دیکھے یہ ان کاprerogative ہے اور ہم انہیںassist کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ہماری کوئی ضد نہیں ہے۔ یہ ان کا فیصلہ ہے اس کو ختم کر دیں گے تو یہ ختم ہو جائے گاnot a big deal ہم یہ چاہ رہے ہیں کہ دنیا میں یہ کوئی پہلا model تھوڑا ہی ہو گا کہ جو گورنمنٹfunded ہو گا گورنمنٹline پر ہو گاbut privately managed ہو گاIt is not a new idea پاکستان میں بیسیوں پراجیکٹ ایسے ہیں اگر اس ٹرسٹ کیcomposition میں آپ سارے سرکاری لوگوں کو رکھ دیں گے جوsecretaries ہوں گے اور اس کے اندر وہtrusties نہیں ہوں گے یا وہ بورڈ آف گورنرز ہوں گے جن کیexpertise ہیں توcomplications ہوں گی۔ ہماری صرف اتنیrequest ہے کہ ایک دفعہ اس بل کو دوبارہ کمیٹی میں لے جائیں تاکہ وہاں پر اسے اچھی طرح دیکھ لیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس بل کو دوبارہ کمیٹی میں بھیج دیں اور بل کو پاس کرنے کے لئے جلد بازی نہ کی جائے۔ جس طرح وزراء کا روّیہ ہے کہ سابقہ مثالیں دینی شروع کر دیتے ہیں کہ دس سالوں میں یہ نہ ہوا، دس سالوں میں وہ نہ ہوا، فلاں ہسپتال نہ چلا اور اسمبلی بلڈنگ نہ بنی تو یہ سارے کام غلط ہوئے لیکن اب آپ پھر غلط کرنے جا رہے ہیں۔ آپ ایسی مثال کیوں پیدا کرتے ہیں کہ جس سے کل کو آنے والی حکومت بھی آپ کو اسی طرح کی باتیں کرے۔ اس بل کو پاس کرنے کے لئے جلدی کی ضرورت نہیں ہے اور اسے کمیٹی کو واپس بھیج دیں کیونکہ ایک اچھا انسٹیٹیوٹ بن رہا ہے جسے مزید اچھا ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ نے سارے دوستوں کے خیالات سنے اور میرے خیال میں ہسپتال کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہے۔ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے سارے ممبران کی یہ خواہش ہے کہ یہ ادارہ بہترین ادارہ ہونا چاہئے اور عوام کو بہترین سہولتیں فراہم کرنی چاہئیں۔ ابھی خواجہ صاحب بات کر رہے تھے تو جو concept سابقہ حکومت نے conceive کیا تھا وہ یہ تھا کہ حکومت پیسا لگائے گی، جگہ بھی حکومت کی ہے، پیسا بھی حکومت لگائے گی اور ultimately یہ ایک ٹرسٹ کو handover کر دیا جائے گا۔ خود خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اس وقت تک اس ٹرسٹ نے ایک روپیہ بھی اس ہسپتال میں نہیں لگایا۔ سارا پیسا حکومت نے لگانا تھا اور پیسا لگانے کے بعد یہ ہسپتال تیار کر کے ٹرسٹ کو دے دینا تھا کہ وہ چلاتے۔

جناب سپیکر! میں پھر اس بات کو دہرانا چاہتا ہوں کہ regime change ہو گئی ہے۔ آج پیسا ہمارا، زمین ہماری اور چلانے والا کوئی اور ہو تو ہم یہ اپنے گلے میں پھندہ نہیں ڈالنا چاہتے۔ یہ قوم کا پیسا ہے اور حکومت ensure کرنا چاہتی ہے کہ قوم کا پیسا ہے جو حکومت پنجاب کا پیسا ہے اور حکومت پنجاب ہی اس ہسپتال کو چلائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کی طرف سے اس ادارے کو بہتر سے بہترین کرنے کے لئے جو بھی تجاویز آئیں ہماری سر آنکھوں پر اور ہم ان کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ صرف ایک تجویز کہ جن لوگوں کے ساتھ ان کا ماضی میں ایک معاہدہ ہو چکا تھا یا understanding تھی یا کوئی اور چیز تھی تو یہ بنا کر ہسپتال ان کے حوالے کریں گے تو وہ کام پی ٹی آئی کی حکومت نہیں کر سکتی اور ہم یہ کام نہیں کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ایک چیز پر consensus ہے کہ اس ہسپتال کو چلانا ہے اور اس منصوبے کو آگے لے کر جانا ہے۔

Now, the question is:

"That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be referred to a Select Committee

consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019."

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Naeem Safdar
4. Mr Javed Allo-ud-din Sajid
5. Mr Muneeb-ul-Haq
6. Ms Azma Zahid Bokhari
7. Mr Muhammad Mamoon Tarar
8. Mr Muhammad Muneeb Sultan Cheema
9. Mr Ghazanfar Abbas
10. Ms Saleem Bibi
11. Mr Saeed Ahmad
12. Ms Uzma Kardar

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019 as recommended by the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be taken into consideration at once. "

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar

Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch. , Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Muhammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik,Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Naseer Ahmad, Ms Bushra Anjum Butt, Malik Muhammad Waheed, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Khawaja Salman Rafique, Khawaja Imran Nazeer, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Chaudhary Ashraf Ali, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmad, Mr Murtaza Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

KHAWAJA SALMAN RAFIQUE: Mr Speaker! I move:

> That in Clause 4 of the Bill, after para (o), the following new paras be added:
>
> "(p) Use a range of techniques which have been internationally developed for the diagnosis and assessment of medical and surgical care;
>
> (q) promote, finance, establish, run, manage and maintain a training institute, medical college, university, nursing college for the education and training of doctors, medical students, nurses, technicians and for the para-medical staff and other disciplines according to international standard and system;

(r) Develop internationally recognized mechanism for the issuance of certificates, diploma and degree in such a manner that training certification shall be recognized locally and internationally;

(s) Propagate, promote and coordinate health policies and programs, nationally;

(t) take measures to promote the development of science and technology which shall contribute to the prevention of health degradation such as the consolidation of survey and research system, the promotion of research and development work, the dissemination of the results of such research work and development work and the education and training of research experts;

(u) Provide information and education to the public on health matters and to recommend the introduction of health information in the syllabi of educational institutions;

(v) Seek the co-operation and assistance of professional bodies, scientific and business communities in promoting health awareness;

(w) Publish newsletters and journals and to prepare and exhibit video films to promote and disseminate and to arrange seminars for the health awareness;

(x) Award, from time to time, scholarships/rewards to outstanding students and scholars;

(y) Encourage, promote, support or arrange symposia, seminars, lectures, classes, demonstrations and exhibitions to advance the objectives of the institute;

(z) Foster co-operation and co-ordination with local or foreign entities having objectives similar to those of the institute; and

(aa) promote, organize and establish branches and offices of the institute."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 4 of the Bill, after para (o), the following new paras be added:

"(p) Use a range of techniques which have been internationally developed for the diagnosis and assessment of medical and surgical care;

(q) promote, finance, establish, run, manage and maintain a training institute, medical college, university, nursing college for the education and training of doctors, medical students, nurses, technicians and for the para-medical staff and other disciplines according to international standard and system;

(r) Develop internationally recognized mechanism for the issuance of certificates, diploma and degree in such a manner that training certification shall be recognized locally and internationally;

(s) Propagate, promote and coordinate health policies and programs, nationally;

(t) take measures to promote the development of science and technology which shall contribute to the prevention of health degradation such as the consolidation of survey and research system, the promotion of research and development work, the dissemination of the results of such research work and development work and the education and training of research experts;

(u) Provide information and education to the public on health matters and to recommend the introduction of health information in the syllabi of educational institutions;

(v) Seek the co-operation and assistance of professional bodies, scientific and business communities in promoting health awareness;

(w) Publish newsletters and journals and to prepare and exhibit video films to promote and disseminate and to arrange seminars for the health awareness;

(x) Award, from time to time, scholarships/rewards to outstanding students and scholars;

(y) Encourage, promote, support or arrange symposia, seminars, lectures, classes, demonstrations and exhibitions to advance the objectives of the institute;

(z) Foster co-operation and co-ordination with local or foreign entities having objectives similar to those of the institute; and

(aa) promote, organize and establish branches and offices of the institute."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (**Mr Muhammad Basharat Raja**): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون oppose! کر رہے ہیں۔ اب خواجہ سلمان رفیق آپ ہی بات کر لیں کافی ہے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میری گزارش ہے کہ میں para wise چلنے کی کوشش کروں گا۔ اب یہ جتنی بھی ترامیم ہیں، یہ انتہائی ٹیکنیکل ہیں اور purely medical profession سے اُس super specialty سے متعلق ہیں جس کا وہ ڈاکٹر ہے۔ پروفیسر صاحبہ

basically ظاہر ہے ایک surgeon ہیں، gynecologist ہیں obstetrics پر کام کرتی ہیں ان کو کافی سمجھ ہے مگر ایک transplant surgeon یا جس کسی بھی شخص کا ایک انٹر نیشنل وژن ہے جس نے سالوں سال باہر کام کیا وہ ایک شخص نہیں ہو تا ظاہر ہے وہاں پر ایک ٹیم ہے جو وہاں پر کام کرتی ہے اور پاکستان میں پہلی مرتبہ ایک بہت بڑی تعداد میں ڈاکٹرز وہاں پر واپس آئے میں relevant بات ہی کرنا چاہوں گا لیکن بڑے ادب سے آپ میرے لئے بڑے قابل عزت ہیں۔ سرجیکل ٹاور، وزیر آباد انسٹیٹیوٹ پر بہت بات ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے آدب کی وجہ سے خاموش رہتا ہوں میاں محمود الرشید نے جو بات کی میری اُس میں ایک submission ہے for all once ہم اُس کو حل کر لیتے ہیں میری ایک request یہ ہے کہ اُس کا جو original PC-1 تھا اور جو PC-1 ہمارے دور میں ہوا۔

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! آپ اُس کو رہنے دیں مجھے سارا پتا ہے وہ ایک کام آپ نے خراب کیا ہوا ہے اُس پر آپ نہ بات کریں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں مجھے بولنے کا موقع دیں۔

جناب سپیکر: مجھے معلوم ہے میں نے اُس کو بنایا تھا۔ آپ نے اُس کا structure ہی تبدیل کر دیا ہے اُس کا پورا مقصد ہے تبدیل کر دیا ہے اُس کو پہلے آپ نارمل ہسپتال کر رہے تھے پھر آپ نے صرف چالیس بیڈ آپ نے شروع کئے تھے آپ لوگوں نے ان دس سالوں میں بیڑا غرق کر دیا۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس پر بات شروع نہ کریں آپ آج کے بل کے حوالے سے specific رہیں کیونکہ پھر ٹائم بہت زیادہ لگ جائے گا۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں میں چپ ہو جاتا ہوں لیکن آئندہ پھر ایجنڈے کے علاوہ کوئی نہ بولے۔

جناب سپیکر: وہ آپ بھی بولتے ہیں یہ بھی بولتے ہیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! ورنہ پھر ہم ہر financial year کو table form میں دیکھ لیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں کوئی نہیں۔ آپ آج متعلقہ بل کے حوالے سے بات کریں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کے آدب کی وجہ سے چپ ہوں لیکن جب کوئی چاہے میں اُس حوالے سے جواب دوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنی ترامیم کے اوپر بات کر لیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! آپ کے آدب کی وجہ سے بولتا نہیں وزراء کو بھی چاہئے کہ تھوڑا سا سوچ سمجھ کر انسان کو بات کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ آپ اپنی ترامیم کے حوالے سے بات کر لیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میری گزارش یہ جو کلاز 4 ہے اور جو پہلی Clauses تھیں وہ definitions تھیں اُس پر اس لئے ہم نے ترامیم نہیں دیں۔ سب سے پہلے جو اس کی کلاز (p) ہے (o) کے بعد ہماری request ہے اُس کو ڈالا جائے۔

جناب سپیکر: آپ نے جو ساری Clauses کہیں ہیں۔ وہ آگئی ہیں on record آگئی ہیں اب منسٹر صاحبہ سے اُس کا جواب لے لیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! اگر آپ اُن Clauses کو ڈالنا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو جاتا ہوں۔ منسٹر صاحبہ بتا دیں۔ اُس میں ٹیکنیکل چیزیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ہاں ٹیکنیکل چیزوں کا اُنہیں پتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں انتہائی ادب کے ساتھ اپنے بھائی کی خدمت میں گزارش کروں گا میرے بھائی میری بات کو اطمینان کے ساتھ سن لیں۔ ان کی جتنی تجاویز ہیں یہ ساری اس ادارے کو بہتر کرنے کے لئے تجاویز ہیں، ہم مانتے ہیں لیکن میں انتہائی آدب کے ساتھ یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ساری ہم پہلے سے دے چکے ہیں یہ ساری بل میں موجود ہیں۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ اس کو renumbering کر کے یا redrafting کر کے اگر ایک اوپر کر دیں اور اوپر سے نیچے کر دیں اور language change کر لیں، یہ ادارے کے مفاد میں ہیں ہم ان کو کیسے ignore کر سکتے تھے یہ ساری already موجود ہیں۔

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! ایک موٹی بات کرتے ہیں کہ جتنی آپ کی یہ ترامیم ہیں جناب محمد بشارت راجا on the floor of the House کہہ رہے ہیں کہ یہ ساری موجود ہیں اور اگر کوئی نہیں موجود تو وہ آپ دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پھر یہ ترمیم لے آئیں گے میں اُس پر concede کر جاؤں گا۔ یہ بعد میں بھی ترمیم لا سکتے ہیں میں جب statement دے رہا ہوں کہ یہ ساری taken care of ہیں یہ ساری موجود ہیں صرف اس میں فرق یہ ہے کہ انہوں نے اُس کو language change کر کے numbering change کر کے reproduce کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! اس میں language change اور numbering change کے علاوہ اُس کی جو اصل spirit ہے اُس میں تو کوئی فرق نہیں ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے یہ لکھ کر رکھا ہوا ہے کہ

> In the instant amendments not a single new concept or provision has been suggested by the opposition

ایک بھی نئی چیز نہیں دی گئی ہے۔ میں کیا کروں؟

جناب سپیکر: سارا already ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سارا already ہے۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! اگر ہے تو approved کروا دیں۔

جناب سپیکر: ایک منٹ بات سنیں۔ آپ کو ٹیکنیکل کا نہیں پتا ہے اُن کو پتا ہے۔ منسٹر صاحبہ آپ اگر اس کے اوپر کوئی بات کرنا چاہتی ہیں؟

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں ایک فقرہ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! ایکٹ 2014 کے 33 paras تھے اب 15 paras ہیں تو 18 paras نہیں ہیں۔ اُن کو پڑھ لیں دونوں سامنے رکھ لیتے ہیں اُن کو comparison کر لیں۔ اُس میں main features جیسے international collaboration تعلیمی ادارے کا قیام یونیورسٹیز کا وہ سب نکال دیا، جو اُس میں میڈیکل سٹورز کھولنے تھے، اُس نے جو اپنا بزنس run کرنا تھا میڈیکل laboratories والا تھی میں تو اُن ایک ایک پر بحث کرنا چاہتا ہوں کہ پیچھے چیزیں کیا ہیں کیوں روکا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: اُس میں اچھی چیز ہے تو ویسے وہ induct کر لیتے ہیں۔۔۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! اگر وہ مان لیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں میں سوال ہی نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: induct کر لیں گے اگر آپ کی کوئی ایسی چیزیں رہ گئی ہیں جو واقعی۔۔۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! ساری ترامیم ڈاکٹر صاحبہ بتا دیں اگر آپ ok کر دیں مجھے کہہ دیں میں واپس لے لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! آپ جب بھی Actually, when you say functions of an institute کوئی کلاز بناتے ہیں اُس کو جتنا concise کر سکتے ہیں اُتنا important ہے انہوں نے کہا

> to establish a Centre of Excellence in medical and surgical care, teaching and research with respect to kidney, liver, bladder, prostate and pancreatic diseases. Now, actually this covers everything. When you say teaching; it can be a teaching institution; it can be a

medical college; it can be a university rather than specifying everything separately.

جناب سپیکر! جس طرح انہوں نے کیا ہے it creates a confusion جب اس طرح ہم نے لکھا it mentions ہم اس کو as a teaching institution استعمال کریں گے اور

It encompasses everything and all specialties which they have mentioned separately have been mentioned.

جناب سپیکر! اگلی بات میں آپ کو بتاتی ہوں۔ (f) ہے

"Provide education and training in the above mentioned disciplines to doctors, medical students, nurses, technicians and para-medical staff according to international standards, and award the training certificates"

تو سارا کچھ تو لکھا ہوا ہے میں آپ سے request یہ کرنا چاہتی ہوں ہمارا پورا ارادہ ہے یہ super speciality یہ I understand it very well اس میں ہم students کو train بھی کریں، اپنے اداروں کے ساتھ بھی منسلک کریں گے، باہر کے اداروں کے ساتھ بھی منسلک کریں گے ہمارا ٹریننگ کا پورا ارادہ ہے ساری زندگی یہی کام کرتے رہیں گے کیوں نہیں کریں گے اور یہ سارا کچھ mention ہوا ہے اُسی میں establish ہے Centre of excellence جب ہم نے کہہ دیا اور

A medical and surgical care teaching and research which actually puts an everything. When you do research you produce journals.

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! ایک مختصر بات کرتے ہیں اگر پھر بھی کوئی چیز رہ گئی ہوئی تو اپوزیشن والے لے آئیں آپ اُس کو adopt کر لیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اس وجہ سے بات بتا رہی ہوں کہ جب یہ Clauses لگتے ہیں ان کے آگے rules and regulations آپ اس کو dilate یا dilute کرتے ہیں whatever you

sayاورmentionedیہ ہوا ہے کہ جو ایکcentre of excellenceمیںrequiredہے وہ سب کچھ ہم نے اس کے اندر ڈالا ہےwe put everything in it to ensureکہ ہر قسم کی training availableہو گی ہر قسم کے بندےtrainہوں گے۔ جس میں ہم نے اوپر سے لے کر نیچےtechnicians تک mention کئے ہیں۔International certification ہو گی جس کے بارے میں ذکر کیا ہے۔ مجھے بتا دیں کہ کون سی چیز اس میں نہیں ہے؟

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! میری بات سنیں۔ ایک موٹی بات یہ ہے کہ جس نے آپ کو یہ ساری چیزیں لکھ کر دی ہیں کیونکہ نہ آپ ٹیکنیکل ہیں نہ میں ٹیکنیکل ہوں۔۔۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں نے اس کو پڑھا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ صرف یہ بتا دیں کہ اس میں کون کون سی چیزیں نہیں ہیں؟

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کا اور سارے ہاؤس کا شکر گزار ہوں کہ یہ ایک healthy discussionہے ظاہر ہے کہ اس کا ہم لوگوں کو فائدہ ہو گا۔ میرے سامنے دونوں بل 2014 اور 2019 کے موجود ہیں اس کو Clause wise دیکھ لیں، اس کو 50 percent deleteکیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری بہن جو ایجوکیشن کی بات کر رہی ہیں اس کو مبہم کیا گیا ہے یہ اس کو explainکر دیں۔ ایجوکیشن کئی قسم کی ہے۔Fellowship کے پروگرام شروع ہونے ہیں وہ CPSPکرے گی۔

جناب سپیکر! میں اس کی بات کر رہا ہوں جو اس میں یونیورسٹی کھولنے کا پوراconcept تھا پھرInternational collaboration تھیں۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اس میں ہے۔ ابھی منسٹر صاحبہ نےInternational affiliationکا کہا ہے اور وہ تو ایجوکیشن کو آگے یونیورسٹی لیول پر لے گئی ہیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! ہم نے جو ترامیم دی ہیں اگر وہsameہیں، چلیں میں یہ کہتا ہوں کہ مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے تو یہ ہمارے کہنے پر اس کوexplanationمیں ڈال لیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اس کو explain کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ

> Use a range of techniques which have been intentionally developed for the diagnosis and assessment of medical and surgical care. This is part of it and it is going to be a centre of excellence which means that you have to develop all those technologies which will make it a centre of excellence. So, you don't have to put this sentence and promote, finance, establish, run, manage and maintain a training institute, medical college, university, nursing college for the education and training of doctors......

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ ان کو ensure کرا دیں کہ انہوں نے جو کہا ہے۔۔۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں خواجہ سلمان رفیق کے ساتھ بیٹھ جاؤں گی اور ان کو پوری تسلی کراؤں گی۔ ان کے جتنے خدشات ہیں وہ ختم ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! اگر کوئی چیز رہ گئی تو commit کر لیں ہم اس میں ڈال دیں گے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! مجھے تھوڑا سا ٹائم دے دیں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! اس کو سلیکٹ کمیٹی میں بھیج دیں اور میری ایک بات سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو اس کا پتا ہی نہیں کہ liver کیا ہوتا ہے آپ بیٹھ جائیں۔ (شور و غل)

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! ہم کیا یہاں چھولے لینے آئے ہوئے ہیں؟ آپ اس کو endorse کر رہے ہیں میں واک آوٹ کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: کرلیں، آپ کرلیں۔ میں آپ کی یہ ساری گفتگو disallow کرتا ہوں اور اس کو کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ یہ آپ کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ sit-down

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں احتجاجاً اس ہاؤس سے جارہا ہوں۔

جناب سپیکر: Ok you can go out, no problem آپ نے یہ ڈرامہ کسی اور کو دکھانا ہے تو اُسے دکھائیں۔

Now, the question is:

That in Clause 4 of the Bill, after para (o), the following new paras be added:

"(p) use a range of techniques which have been internationally developed for the diagnosis and assessment of medical and surgical care;

(q) promote, finance, establish, run, manage and maintain a training institute, medical college, university, nursing college for the education and training of doctors, medical students, nurses, technicians and for the para-medical staff and other disciplines according to international standard and system;

(r) develop internationally recognized mechanism for the issuance of certificates, diploma and degree in such a manner that training certification shall be recognized locally and internationally;

(s) propagate, promote and coordinate health policies and programs, nationally;

(t) take measures to promote the development of science and technology which shall contribute to the prevention of health degradation such as the consolidation of survey and research system, the

promotion of research and development work, the dissemination of the results of such research work and development work and the education and training of research experts;

(u) provide information and education to the public on health matters and to recommend the introduction of health information in the syllabi of educational institutions;

(v) seek the co-operation and assistance of professional bodies, scientific and business communities in promoting health awareness;

(w) publish newsletters and journals and to prepare and exhibit video films to promote and disseminate and to arrange seminars for the health awareness;

(x) award, from time to time, scholarships/rewards to outstanding students and scholars;

(y) encourage, promote, support or arrange symposia, seminars, lectures, classes, demonstrations and exhibitions to advance the objectives of the institute;

(z) foster co-operation and co-ordination with local or foreign entities having objectives similar to those of the institute; and

(aa) promote, organize and establish branches and offices of the institute."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Muhammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Naseer Ahmad, Ms Bushra Anjum Butt, Malik Muhammad Waheed, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Khawaja Salman Rafique, Khawaja Imran Nazeer, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Chaudhary Ashraf Ali, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmad, Mr Murtaza Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since no one wants to move it, the same is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 7 TO 32

MR SPEAKER: Now, Clauses 7 to 32 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 7 to 32 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

> "That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2019, be passed."

(The Bill is passed.)

Applause!

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019. The mover may move the motion for suspension of rules.

MR GHAZANFAR ABBAS: Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 27, Rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rule 27, rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019."

Now, the question is:

"That the motion for suspension of rules, be carried."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون (ترمیم) قوانین عوامی نمائندگان پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019. First reading starts. Mover may move the motion for consideration of the Bill.

MR AGHA ALI HAIDER: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 9

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 9 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. The mover may move the motion for passage of the Bill.

MR AGHA ALI HAIDER: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed unanimously.)

Applause!

جناب سپیکر: میں شکریہ ادا کرتا ہوں (ن) لیگ کا کہ جناب آغا علی حیدر نے (ن) لیگ کی جانب سے یہ بل پیش کیا اور یہ unanimously پاس ہوا۔

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوتا ہے اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 14-مارچ 2019 صبح 11:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعرات،14۔مارچ2019

(یوم الخمیس،6۔رجب المرجب1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7: شمارہ 17

1109

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ14-مارچ2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون پر غوروخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب2019(مسودہ قانون نمبر6بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب2019 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ95،154اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب2019فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019منظور کیا جائے۔

1111

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

جمعرات،14-مارچ2019

(یوم الخمیس،6-رجب المرجب1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر ایک بج کر آٹھ منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ

لَكَنُوْدٌ ۝ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ۝ وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ۝

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝

سورۃ العدیت آیات 1 تا10

ان سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم جو ہانپ اٹھتے ہیں(1) پھر (پتھروں پر نعل)مار کر آگ نکالتے ہیں(2) پھر صبح کو چھاپہ مارتے ہیں(3) پھر اس میں گرد اٹھاتے ہیں(4) پھر اس وقت دشمن کی فوج میں جا گھستے ہیں(5) کہ انسان اپنے پروردگار کا احسان ناشناس(اور ناشکرا) ہے(6)اور وہ اس سے آگاہ بھی ہے(7)وہ تو مال کی سخت محبت کرنے والا ہے(8) کیاوہ اس وقت کو نہیں جانتا کہ جو(مردے) قبروں میں ہیں وہ باہر نکال لئے جائیں گے(9)اور جو(بھید) دلوں میں ہیں وہ ظاہر کر دیئے جائیں گے(10) بے شک ان کا پروردگار اس روز ان سے خوب واقف ہو گا(11) وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اپنے دامانِ شفاعت میں چھپائے رکھنا
میرے سرکارؐ میری بات بنائے رکھنا
میں نے مانا کہ نکما ہوں مگر آپ کا ہوں
اس نکمے کو بھی سرکارؐ نبھائے رکھنا
آپؐ یاد آئیں تو پھر یاد نہ آئے کوئی
غیر کی یاد میرے دل سے بھلائے رکھنا
ذرہء خاک کو خورشید بنانے والے
بندہ پرور میری ہستی کو بسائے رکھنا

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ آبپاشی سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 697 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: نہروں، راجباہوں، مائنرز کی لائننگ سے متعلقہ تفصیلات

***697: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے کروڑوں روپے کی لاگت سے نور پور ڈسٹری بیوٹری، گوجرانوالہ ڈسٹری بیوٹری، کاموں کے مائنر، سادھو کی مائنر، بی آر بی لنک مرالہ اور قلعہ میاں سنگھ مائنر کی لائننگ کروائی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نہروں، راجباہوں، مائنرز اور ڈسٹری بیوٹریز کی لائننگ اپنی مقرر میعاد سے پہلے ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ ان کی ناقص لائننگ کرنے میں ملوث ٹھیکیدار و اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے اور ان کی لائننگ دوبارہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ نور پور ڈسٹری، کامونکی ڈسٹری، سادھو کی ڈسٹری اور قلعہ میاں سنگھ مائنر کی لائننگ گوجرانوالہ ڈویژن یو سی سی کی زیر نگرانی کروائی گئی ہے۔ گوجرانوالہ ڈسٹری نام کی کوئی نہر نہیں ہے۔ مزید یہ کہ کامونکی اور سادھو کی ڈسٹری بیوٹریز ہیں۔ مائنرز نہیں جبکہ بی آر بی لنک کینال کی لائننگ نہیں کروائی گئی۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ جن مذکورہ نہروں کی لائننگ کروائی جا رہی ہے ان کی نگرانی گورنمنٹ کی مقرر کردہ نیسپاک consultants کی ٹیم کرتی ہے۔ کنکریٹ اور compaction of earth مٹیریل کے باقاعدہ لیبارٹری ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں۔ معیار اور مقدار کو یقینی بنانے کے بعد اور نیسپاک consultants کی منظوری کے بعد محکمہ متعلقہ ٹھیکیداران کو ادائیگی کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ مذکورہ نہروں میں سے کسی بھی نہر کی لائننگ ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہے۔

(ج) جبکہ نہروں پر کروایا گیا کام بالکل درست حالت میں ہے تو کسی کے خلاف کارروائی کا جواز نہ بنتا ہے۔ اور نہ ہی مذکورہ لائننگ دوبارہ کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

(اذان ظہر)

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں یہ پوچھا گیا تھا کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نہروں، راجباہ، مائنرز اور ڈسٹری بیوٹریز کی لائننگ اپنی مقرر میعاد سے پہلے ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟ تو اس کے جواب میں یہ لکھا گیا ہے کہ یہ درست نہ ہے یعنی میرے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ درست نہ ہے لیکن میں اس جواب کے جواب میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جواب درست نہیں ہے یہ جو مائنرز ہیں ڈسٹری بیوٹریز ہیں ان کی جو لائننگ کروائی گئی ہے یہ مختلف جگہوں سے ٹوٹ چکی ہے یا گر چکی ہے اور میرے بہت سارے معزز colleagues یہاں پر موجود ہیں جن کے حلقوں سے یہ مائنرز اور ڈسٹری بیوٹریز گزرتی ہیں یہ گر چکی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جس طرح جواب میں لکھا گیا ہے کہ payment کرنے سے پہلے نیسپاک consultant وہ compaction of earth کو بھی چیک کرتے ہیں اور باقاعدہ لیبارٹری سے چیک ہونے کے بعد جب consultant satisfied ہوتا ہے تو اُس کے بعد payment کی جاتی ہے یہ کہہ دینا کہ جواب درست نہیں ہے بڑا آسان ہے۔ ضمنی

سوال ہے تو اُس کے بارے میں پوچھیں یہ تو معزز ممبر نے comment کیا ہے کہ یہ درست نہیں ہے اگر یہ مطمئن نہیں تو چلیں ان کے ساتھ چل کر ہمارا محکمہ ان کو وہاں دکھا سکتا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر یہ بالکل ایسے ہی ہو گا کہ نیسپاک کمپنی کے consultants جاتے ہوں گے وہ clearance دیتے ہوں گے پھر ادائیگی کرتے ہوں گے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہی ہے کہ جب ادائیگی ہو گی تو اُس کا ایک معیار ہوتا ہے، میعاد ہوتی ہے کہ اتنے عرصے تک اس کو قائم رہنا چاہئے وہ مقررہ میعاد سے پہلے ہی لائننگ گر چکی ہے اور میں اس میں نشاندہی کرتا ہوں، پوائنٹ آؤٹ کرتا ہوں کہ یہ جو نور پور ڈسٹری بیوٹری ہے یہ گوجرانوالہ شہر کے اندر سے گزرتی ہے اور گوجرانوالہ کا جو اندر کا portion ہے وہ تقریباً دو فرلانگ شہر کے اندر سے گر چکی ہے اور پھر یہ جو کامونکی ڈسٹری بیوٹری ہے اس کی لائننگ بھی ساری گر چکی ہے اور جو قلعہ میاں سنگھ مائنر ز ہے اس کی لائننگ ابھی مکمل ہی نہیں ہوئی اور مکمل ہونے سے پہلے ہی گر چکی ہے تو منسٹر صاحب کچھ ٹائم رکھ لیں مجھے بتا دیں یہ تشریف لے آئیں میں موقع پر جا کر انہیں دکھا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: چودھری اشرف علی! لائننگ کب ہوئی تھی آپ کو یاد ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! قلعہ میاں سنگھ مائنر کی تو ابھی لائننگ ہو رہی ہے اور ابھی مکمل نہیں ہوئی اور مکمل ہونے سے پہلے ہی یہ ٹوٹ چکی ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کا حلقہ ہے آپ کو یاد ہے یہ شروع کب ہوئی تھی؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ پچھلے سال شروع ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس پر کوالٹی کا کام نہیں ہو رہا ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جی، ہاں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جو کام ہو رہا ہے اس کی کوالٹی ٹھیک نہیں ہے، اس پر چیک رکھنے کی ضرورت ہے۔ وہ ابھی لگا ہی رہے ہیں تو وہ گرنا شروع ہو گئی ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں پھر سے وہی عرض کروں گا کہ اگر ان کی کوئی specific شکایت ہے تو محکمہ ان کو جا کر دکھا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! شکایت تو ہے، جس مائنر کا وہ ذکر کر رہے ہیں اس پر سال پہلے کام شروع ہوا تھا اور وہ لائننگ سال میں ہی گرنا شروع ہو گئی ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جو official reply آیا ہے اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ official چھوڑ دیں، دیکھنے والی چیز یہ ہے کہ ایک کام ہو رہا ہے---

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ہم معزز ممبر کی satisfaction کے لئے لاہور سے ایک ٹیم بنا کر بھیج دیں گے یہ گائیڈ کر دیں کہ کہاں پر کام صحیح نہیں ہے پھر ہم contractor سے اس کی اصلاح کروا دیں گے۔

جناب سپیکر: چودھری اشرف علی! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ جہاں یہ لائننگ کا کام ہو رہا ہے وہاں ہم محکمے والوں کو آپ کے ساتھ بھیج دیں گے آپ ان کو چیک کروا دیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ نیسپاک ان تمام کاموں کی consultant agency ہے۔ کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ consultant کی inspection کی payment کا طریق کار کیا ہے وہ کس طریقے سے payment کرتے ہیں اور کیا وہی سب انجینئر جو inspection کرتے ہیں وہی ان کے بل بناتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ہمارے مختلف پراجیکٹس ہوتے ہیں اور ہر پراجیکٹ میں مختلف consultant مختلف وقت پر hire کئے جاتے ہیں۔ ہر پراجیکٹ کی TORs مختلف ہوتی ہیں۔ اگر کہیں پر بیراج بن رہا ہے تو اس کے consultants کو کس طرح qualify کرنا ہے، ان کی کیا responsibilities ہوں گی یہ تمام باتیں اس معاہدے کے اندر لکھی ہوتی ہیں۔ اس particular case کے سلسلے میں، میں معزز ممبر کو محکمے سے تفصیل لے کر دے دوں گا کیونکہ اس وقت میرے پاس اس particular contract کی تفصیل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! انہوں نے بڑی موٹی سی بات پوچھی ہے کہ جب آپ لائننگ کرواتے ہیں اور اس میں لکھا ہوا بھی ہے کہ نیسپاک consultant ہے اور یہ پاس کرتے ہیں کہ یہ کام ٹھیک ہو گیا ہے یا نہیں ہوا اور اس کے بعد payment ہوتی ہے۔ جناب سعید اکبر خان! آپ یہی پوچھنا چاہ رہے ہیں؟

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! Definitely ان کو اپنے کام کی payment ملتی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اس payment کا طریق کار کیا ہے؟ میری انفارمیشن کے مطابق وہی سب انجینئر، وہی ایس ڈی او جو inspection کرتے ہیں وہی ان کا بل بناتے ہیں۔

جناب سپیکر: نیسپاک تو فیڈرل گورنمنٹ کا ادارہ ہے وہ تو ایک علیحدہ ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! اس پراجیکٹ میں جب وہ consultancy کرتے ہیں---

جناب سپیکر: جناب سعید اکبر! آپ اس سوال پر رہیں general بات نہ کریں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جب انہوں نے اس پراجیکٹ کی inspection کی اور اس کے بعد انہوں نے اپنی رپورٹ پیش کی تو definitely اس پراجیکٹ سے انہوں نے پیسے لئے ہوں گے---

جناب سپیکر: میری بات سنیں، نیسپاک فیڈرل گورنمنٹ کا ادارہ ہے، وہ separate ادارہ ہے اور وہ محکمہ آبپاشی کے under نہیں آتا۔ اگر نیسپاک اس کو OK کی رپورٹ دے گا تو پھر ہی اس کا بل بنے گا۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جو میں بات کر رہا ہوں وہ نہایت اہم ہے۔ جب وہ رپورٹ دے گا، جب consultant مقرر کیا گیا ہے definitely اس پراجیکٹ میں اس consultancy کی فیس ہوتی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس فیس کی ادائیگی کا طریق کار کیا ہے؟

جناب سپیکر: جو نیسپاک کو pay کرتے ہیں؟

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جی، ہاں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! نیسپاک کی payment کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہ اس particular سوال سے relate نہیں کرتا اگر معزز ممبر fresh question کر دیں یا میرے دفتر میں آ جائیں تو ہم اس پورے کنٹریکٹ کی تفصیل بتا دیں گے۔ نیسپاک صرف اس ایک نہر کے لئے نہیں ہو گا اس کا تو لائننگ کا پورا پراجیکٹ ہو گا۔ وہ quality of work کو verify کرتے جائیں گے اور contractor کو payment ملتی جائے گی۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! کام ٹھیک نہیں ہو رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ inspection کرتے ہیں تو وہی سب انجینئر اس کا بل بناتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، وہ چیک کر کے آپ کو بتائیں گے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! چیک کرنے کی بات نہیں ہے، یہی وجہ ہے جس سے صوبے کے کام کی consultancy کی فیس بھی پڑ رہی ہے اور اس کا معیار بھی بہتر نہیں ہو رہا ہے کیونکہ جو ان کی inspection کرتے ہیں وہی ان کا بل بناتے ہیں۔ اگر وہ inspection کی OK کی رپورٹ نہیں دیتے تو وہ بل نہیں بناتے۔

جناب سپیکر: وہ چیک کر لیں گے ان کی بات سنیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! اس میں چیک کرنے کی تو بات ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے، بات ہو گئی ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! لیکن یہ بہت اہم بات ہے۔

جناب سپیکر: مجھے پتا ہے یہ اہم بات ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! payment ہو جاتی ہے لیکن کام کی quality کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ جو نیسپاک ادارہ ہے جو ان کا کنٹریکٹ ہو گا، اس سکیم کا کنٹریکٹ علیحدہ ہو گا اور overall کنٹریکٹ علیحدہ ہو گا۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ج) میں فرمایا ہے کہ:

"جبکہ نہروں پر کروایا گیا کام بالکل درست حالت میں ہے تو کسی کے خلاف کارروائی کا جواز بنتا ہے اور نہ ہی مذکورہ لائننگ دوبارہ کرنے کی ضرورت ہے۔"

جناب سپیکر! چونکہ یہ میرے حلقے سے گزرتا ہے مجھے پتا ہے محکمے نے ان کو غلط جواب دیا ہے۔ اس مائنر کی موجودہ حالت یہ ہے کہ اس مائنر میں تین تین فٹ گندا پانی کھڑا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری اشرف! جو یہ بات کر رہے ہیں یہ وہی مائنر ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جی، یہ اسی مائنر کی بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، اس کا جواب آگیا ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جناب محمد منیب سلطان چیمہ مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019 کے بارے میں مجالس قائمہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

The Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019. (Bill No.6 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد فیصل خان نیازی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد فیصل خان نیازی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 758 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

صوبہ بھر میں رول A-17 کے تحت زیر التواء درخواستوں سے متعلقہ تفصیلات

***758: جناب محمد فیصل خان نیازی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت صوبہ میں رول A-17 کے تحت میڈیکل گراؤنڈ پر ریٹائرڈ ملازمین اور دوران سروس وفات پانے والے ملازمین کے بچوں / بیوہ کی ملازمت کے حصول کے لئے کتنی درخواستیں زیر التواء ہیں؟

(ب) ان درخواستوں پر حق دار افراد کو رول A-17 کے تحت بھرتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔

(ج) کیا حکومت صوبہ بھر خاص کر ضلع خانیوال میں رول A-17 کے تحت تمام درخواستوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) محکمہ آبپاشی قانون کے مطابق رول A-17 کے تحت خالی اسامیوں پر وقتاً فوقتاً بھرتی کرتا رہتا ہے۔ اس وقت محکمہ آبپاشی کے دیگر ذیلی دفاتر میں 218 افراد کی درخواستیں رول A-17 کے تحت میڈیکل گراؤنڈ پر ریٹائرڈ ملازمین اور دوران سروس وفات پانے والے ملازمین کے بچوں / بیوہ کی ملازمت کے حصول کے لئے زیر التواء ہیں۔

(ب) تمام اہل افراد کی درخواستیں رول A-17 کے تحت متعلقہ مجاز اتھارٹی کے دفاتر میں اسامیاں خالی نہ ہونے کی وجہ سے زیر التواء ہیں۔ اسامیاں خالی ہونے پر قانون کے مطابق بھرتی کر دی جائے گی۔

(ج) ضلع خانیوال میں تین درخواستیں میڈیکل گراؤنڈ پر ان فٹ ہونے والے اور تین درخواستیں دوران سروس وفات پانے والے ملازمین کے بچوں کی زیر التواء ہیں۔ جیسے ہی مطلوبہ اسامیاں خالی ہوں گی بھرتی کے لئے دیگر درخواستوں کے ساتھ ان کا بھی ٹیسٹ اور انٹرویو لیا جائے گا اور جو معیار پر پورا اترے گا اُسے بھرتی کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد فیصل خان نیازی: جناب سپیکر! میں جز (ب) اور (ج) میں دیئے گئے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ جیسے ہی کوئی سیٹ vacant ہو گی تو ان فٹ یا وفات پانے والے ملازمین کے بچوں کو اس پر لگا دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ جب کسی سیٹ پر کوئی شخص وفات پا جائے تو وہ automatically خالی ہو جاتی ہے۔ میری اطلاع کے مطابق اس وقت صوبہ پنجاب میں اور خاص طور پر محکمہ آبپاشی میں پچھلے ڈیڑھ سال سے A-17 کے تحت کوئی بندہ بھرتی نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! جز(ج) میں خانیوال کا بتایا ہے کہ A-17 کے تحت صرف تین درخواستیں pending پڑی ہیں۔ ہمارے خانیوال کو چیف انجینئر ساہیوال لگتے ہیں اور ہمارے چیف ملتان بیٹھتے ہیں۔ میری اطلاع کے مطابق اس میں 70,75 کے لگ بھگ A-17 کی درخواستیں pending پڑی ہیں۔ جو محکمے کی طرف سے جواب دیا گیا ہے میں اس سے قطعی طور پر مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں تمام تفصیل دے دیتا ہوں۔ اس وقت محکمہ آبپاشی کے پاس A-17 کے تحت 218 درخواستیں pending ہیں۔ اس میں لاہور زون کے اندر اکیس ہیں، بہاولپور میں 58 ہیں۔ ڈی جی خان میں بارہ ہیں، سرگودھا میں دو ہیں، فیصل آباد میں 98 ہیں، ملتان میں 27 ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کا جو ایریا آتا ہے وہ کس جگہ پر ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں آگے آرہا ہوں، ڈسٹرکٹ خانیوال کا جو یہ کہہ رہے ہیں تو ہمارے پاس وہاں تین درخواستیں pending ہیں جو کہ معذوری کی وجہ سے لوگوں نے ریٹائرڈمنٹ لی ہے یا جو انہوں نے death quota پر apply کیا ہوا ہے۔ اب اس پر تب ریکروٹمنٹ ہوتی ہے جس وقت کوئی سیٹ خالی ہوتی ہے اور اس کی اکیڈمک کوالیفکیشن کے مطابق ان لوگوں کو job دی جاتی ہے۔ اگر ایک بچے نے for example جونیئر کلرک کے لئے apply کیا ہے تو اگر وہاں پر جونیئر کلرک کی جگہ نہیں ہے اور بیلدار کی جگہ ہے تو وہ بچہ بیلدار پر بھرتی نہیں ہوگا کیونکہ اس نے جونیئر کلرک کے لئے apply کیا ہے۔ اب ہمارے پاس خانیوال کے اندر جو تین درخواستیں pending ہیں انہوں نے جونیئر کلرک کے لئے apply کیا ہوا ہے اور اس وقت جونیئر کلرک کی وہاں پر کوئی سیٹ خالی نہیں ہے جیسا کہ معزز ممبر کہہ رہے تھے کہ یہاں پر کوئی بھرتی نہیں ہوئی تو ہمارے ریکارڈ کے مطابق A-17 کے تحت 300 سے زیادہ پچھلے پانچ سال میں بھرتیاں ہو چکی ہیں۔ اگر ان کو تفصیل چاہئے ہوگی تو ہم ان کو تفصیل بھی فراہم کر دیں گے۔

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں۔ جنہوں نے سوال کیا ہے پہلے ان کو بولنے دیں۔ جی، جناب محمد فیصل نیازی!

جناب محمد فیصل خان نیازی: جناب سپیکر! میں نے آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے پوچھا تھا میں نے ڈیڑھ سال کا کہا ہے اور پانچ سال کا نام نہیں لیا۔ میں نے دوسری بات یہ کہی تھی کہ آپ کو محکمے کی طرف سے جواب صحیح نہیں مل رہا۔ آپ کا experience اور ہماری عمر ایک برابر ہیں تو میں آپ سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ توجہ دیں اور specially آپ ساؤتھ پنجاب سے ہیں۔ ساؤتھ پنجاب کے ساتھ اچھا سلوک نہیں ہو رہا جو کہ پہلے سے نہیں ہو رہا تو آپ توجہ دیں اور اس کو take up کریں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کو recheck کر لیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں اس کو recheck کر لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، بابر حسین صاحب!

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ڈی سی او صاحبان یہ کہہ کر جان چھڑوا لیتے ہیں کہ جب جگہ بنے گی تو بھرتی کر لیں گے۔ اس مسئلے کو clarify کیوں نہیں کیا جاتا کہ بھرتی کرنے کا کیا طریق کار ہے؟ جس طرح خان صاحب نے کہا ہے کہ جب کوئی فوت ہوتا ہے تو سیٹ automatic خالی ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس بات کا گواہ ہوں کہ ڈسٹرکٹ خانیوال میں ایک بندہ فوت ہوا اور ہم لوگ سفارشی تھے کہ اس کا بیٹا بھرتی ہو جائے۔ ڈی سی او نے رشوت لے کر دوسرا بندہ بھرتی کیا اور اس بندے کو یہ کہتا رہا کہ ابھی سیٹ خالی نہیں ہے اور جب سیٹ خالی ہو گی تو بھرتی کریں گے۔

جناب سپیکر: یہ کب ہوا تھا، یہ کب کی بات کر رہے ہیں؟

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر! یہ پرانی بات ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے دور کی بات ہے؟

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔ اُس دُور کی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اگر آپ وہ بات کریں گے تو وہ آئے گی۔

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر! ہم یہاں بیٹھ کر پنجاب کو defend کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پنجاب کی بات کر رہے ہیں۔ آپ اس وقت حکومت میں تھے اور آپ کی دس سال سے حکومت تھی۔ اگر اس میں یہ غلط کام ہوا ہے تو آپ نے کیا ایکشن لیا؟

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر! ایکشن لیا تھا بہر حال وہ ڈسی سی او صاحب چلے گئے تھے۔

جناب سپیکر: آپ بتائیں کہ کیا ایکشن لیا تھا۔

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر! وہ چلے گئے تھے۔

جناب سپیکر: وہ کام تو غلط ہو گیا ناں۔

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ جواب مناسب نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: خالی ٹرانسفر تو کوئی سزا نہیں ہے۔ جہاں گئے ہوں گے وہاں لینا شروع کر دیا ہو گا۔

جناب بابر حسین عابد: جناب سپیکر! میرے اختیار میں اتنا ہی تھا میں نے جو کر دیا اور اس سے زیادہ نہیں تھا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ پچھلے دس سال سے پہلے کی بات ہے۔

جناب سپیکر: (قہقہہ)

چلیں! اس بات کو چھوڑیں۔ اگلا سوال!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! ان کا سوال ہے آپ پہلے ان کو تو بول لینے دیں۔

جناب محمد فیصل خان نیازی: جناب سپیکر! میرے ضمنی سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! شاید مجھے ان کے سوال کی سمجھ نہیں آئی۔ انہوں نے جو سوال پوچھا ہے اور آپ نے جو کہا ہے کہ لوگ کیوں نہیں بھرتی ہو رہے تو لوگ اس لئے بھرتی نہیں ہو رہے کہ جو اس job کے لئے requirements ہیں اگر وہ meet نہیں کرتے یا وہ جو job مانگ رہے ہیں وہ سیٹ available نہیں ہیں۔ جن کی آپ بات کر رہے ہیں جو ابھی pending ہیں۔ وہ لوگ جونیئر کلرک کے لئے appointment چاہتے ہیں۔ جب جونیئر کلرک کی وہاں پر appointment ہو گی تو پھر ان لوگوں کو ترجیحی بنیاد پر employment دے دی جائے گی۔ اگر وہاں پر جونیئر کلرک کی سیٹ خالی نہیں ہے تو ان کو بھرتی نہیں کیا جاسکتا۔ نئی سیٹ create نہیں کی جاتی اور جو existing seats ہوتی ہیں انہی کو fill کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! ان کو بات سمجھ آگئی ہے۔ منسٹر صاحب! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، جی، فرمائیں!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! چیئر اور منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ یہ جو 17-A کی کافی دیر سے مختلف محکموں کے حوالے سے بحث ہو رہی ہے اور خصوصی طور پر منسٹر صاحب کے محکمے کی۔ اس میں بات یہ ہے کہ تمام کے تمام جو محکمے ہیں، ماشاءاللہ آپ نے پنجاب کو رول کیا ہے اور آپ میرے سے بھی زیادہ بہتر طریقے سے جانتے ہیں کہ 17-A کی جو applications ہیں وہ صرف 218 انہوں نے بتائی ہیں، مختلف محکمے ہیں اور مختلف محکموں کی جو applications ہیں تمام منسٹر صاحبان یہاں پر تشریف فرماہیں۔

جناب سپیکر! میں تمام منسٹر صاحبان کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ تمام لوگ جن کے والدین فوت ہوگئے ہیں اور جنہوں نے 17-A کے تحت نوکری کی فائلیں move کی ہوئی ہیں یہ ان کا rights بنتا ہے۔۔ پی ٹی آئی کا تو اپنے منشور میں یہ وعدہ بھی تھا کہ ہم ایک کروڑ نوکری دیں گے۔ یہ تو ان کا right بنتا ہے کہ کم از کم 17-A کی جو applications ہیں اس میں آپ تمام محکموں کے منسٹروں کو ہدایات جاری کریں کہ وہ اپنے اپنے محکموں کے اندر اس کو take up کیا کریں۔

جناب سپیکر: جی، ویسے یہ بات صحیح ہے۔ ایک دیکھنے والی بات یہ ہے کہ جو17-A کے تحت applications ہیں آپ محکمے کے ساتھ بیٹھ کر دیکھ لیں کہ آپ کے محکمے میں اس حوالے سے کیا situation ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! Qualifications کے مطابق جو jobs ہوتی ہیں وہ تو بغیر کسی hindrance کے فوراً ہی ہو جاتی ہیں۔ 17-A کے بارے میں بڑا واضح ہے کہ ان کو فوراً job دینا ہے لیکن جب وہ جو required qualifications کے مطابق qualify کرتے ہوں گے۔ اگر سیٹ بیلدار کی ہے تو بیلدار کا بیٹا فوراً ہی اس جگہ بھرتی ہو جائے گا اگر وہاں پر سیٹ ہے۔ اگر وہ بی اے نہیں ہے اور جونیئر کلرک بھرتی نہیں ہو سکتا۔ اس کو شارٹ ہینڈ اور ٹائپنگ نہیں آتی تو وہ بھرتی نہیں ہو سکتا۔ Qualifications وہی رہتی ہیں جب سیٹ fill کرنی ہوتی ہے تو 17-A کے تحت ان لوگوں کو ترجیح دی جاتی ہے اور نئی seats نہیں create کی جاتیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! وہ دیکھ لیں گے ناں۔ جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات بڑی genuine ہے۔ یہ ساری چیز ان سارے محکموں کو دیکھنی چاہئے جو آپ نے کہی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! بڑی valid debate ہو رہی ہے۔ میں بھی اس میں اپنی input دینا چاہوں گا۔ ماشاء اللہ بڑے پڑھے لکھے اور بڑے competent منسٹر ہیں۔ 17-A کے تحت صرف اریگیشن محکمہ نہیں بلکہ ہر محکمے میں مینجمنٹ ہو رہی ہے اور بڑے ٹیکنیکل قسم کا جواب دیا جاتا ہے۔ ابھی منسٹر صاحب نے بھی جواب دیا ہے اور انہوں نے کہا کہ 17-A کے تحت پوسٹیں نان ٹیکنیکل ہیں۔ اب جو ٹیکنیکل جیسے سب انجینئر ہے یا کوئی بھی ٹیکنیکل job ہے وہ ہو سکتی ہے اور نہ اس میں officers included ہیں۔ یہ 11 گریڈ تک کے ملازمین کو cater کرتے ہیں۔ مثلاً فرض کیا ابھی منسٹر صاحب نے کہا کہ کوئی qualification پر پورا نہیں اترتا۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! دیکھیں---

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میرا سوال تو سنیں---

جناب سپیکر: ایک منٹ پہلے میری بات سنیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میرا سوال تو سنیں---

جناب سپیکر: نہیں، آپ کا سوال غلط ہے اس لئے کہ آپ سوال پر یہ story نہیں ڈال سکتے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس کی correction کرنا چاہتا ہوں---

جناب سپیکر: سوال پر story نہیں آتی، آپ اس کی correction تین الفاظ میں بتا دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ایک درجہ چہارم کا بندہ فوت ہو گیا ہے یا disable ہو گیا ہے تو اگر اس کا بیٹا graduate ہے اور اگر وہ بیلدار بھرتی ہونا چاہتا ہے تو یہ اس کو درجہ چہارم کا بیلدار رکھیں گے یا نہیں رکھیں گے؟

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے آپ کا سوال آ گیا ہے۔ اب آپ بیٹھ جائیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اگر کوئی graduate بچہ خالی سیٹ پر بیلدار بھرتی ہونا چاہتا ہے تو اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، بس ٹھیک ہو گیا۔ اگلا سوال نمبر 880 چودھری مظہر اقبال صاحب کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 924 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈیرہ غازی خان کینال، داجل کینال کا منظور شدہ پانی اور لفٹ پمپ لگوانے سے متعلقہ تفصیلات

*924: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیرہ غازی خان کینال اور داجل کینال کا منظور شدہ پانی کتنا ہے نیز اس وقت ان کینال کو کتنا پانی مہیا کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان کینال پر لفٹ پمپ لگائے گئے تھے تاکہ کسانوں کو پانی مہیا کیا جا سکے۔ ان لفٹ پمپ کی تعداد کتنی ہے اور وہ کہاں کہاں لگائے گئے تھے نیز فی لفٹ پمپ پر کتنا خرچ آیا۔ تفصیل بتائی جائے۔

(ج) ان لفٹ پمپ میں سے کتنے قانونی اور کتنے غیر قانونی قرار دیئے گئے ہیں جو غیر قانونی قرار دیئے گئے ہیں ان کی وجوہات کیا ہیں۔

(د) اس وقت کتنے لفٹ پمپ چل رہے ہیں، کتنے خراب ہیں، ان کی مرمت کے بارے میں کوئی ارادہ ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ڈیرہ غازی خان کینال اور داجل برانچ (کینال) کا بالترتیب منظور شُدہ ڈسچارج 8900 کیوسک اور 1786 کیوسک ہے۔ تاہم اب یہ نہریں اوسطاً بالترتیب ڈسچارج 7500 کیوسک اور 1786 کیوسک پر چلائی جا رہی ہیں۔ کیونکہ ڈی جی خان کینال اپنا منظور شُدہ پانی لینے کے قابل نہ ہے اس لئے ڈی جی خان کینال کی rehabilitation کے لئے فزیبلٹی سٹڈی کرائی جا رہی ہے جو کہ آخری مراحل میں ہے۔ فزیبلٹی سٹڈی کی سفارشات کی روشنی میں نہر کو Rehablitate کیا جائے گا۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ لفٹ پمپس زمینداروں نے خود لگائے ہیں اس لئے حکومت کا کوئی خرچہ نہ آیا ہے۔ ان لفٹ پمپس کی کل تعداد 729 ہے اور یہ ڈی جی خان کینال پر ہیڈ آر ڈی 0+000 تا ٹیل آر ڈی 345+230 تک اور داجل برانچ پر ہیڈ آر ڈی 0+000 تا ٹیل آر ڈی 190+000 تک لگائے گئے ہیں۔

(ج) لفٹ پمپس کی کل تعداد 729 ہے جن میں سے 33 منظور شُدہ اور 696 غیر منظور شُدہ ہیں۔ غیر منظور شُدہ لفٹ پمپس زمینداروں نے محکمہ کی منظوری کے بغیر غیر قانونی طور پر لگائے ہوئے ہیں جن کے خلاف قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔

(د) تمام مذکورہ بالا لفٹ پمپس خریف سیزن میں چلتے ہیں جن کی مرمت پر ہر قسم کا خرچہ زمیندار خود کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرے سوال میں یہ پوچھا گیا تھا کہ ڈیرہ غازیخان کینال اور داجل کینال کا منظور شدہ پانی کتنا ہے اور اس کینال کو پانی کتنا مہیا کیا جا رہا ہے تو انہوں نے منظور شدہ پانی تقریباً ٹھیک بتایا ہے۔

جناب سپیکر! آگے انہوں نے بتایا ہے کہ ڈیرہ غازی خان کینال کی rehabilitation کے لئے feasibility study کرائی جا رہی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو study کرائی جا رہی ہے یہ کب تک مکمل ہو گی؟ کیا اس کا کوئی time frame دیں گے؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ کا سوال آگیا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اس کی preliminary study کنسلٹنٹ کے through ہو رہی ہے اور اس کی funding کے لئے بھی ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک کے ساتھ بات چیت چل رہی ہے۔ یہ ایک بہت بڑا پراجیکٹ ہے اور ڈیرہ غازی خان کینال بہت بڑی کینالز میں سے ایک ہے اور میں خود بھی اس کا پانی پینے والا ہوں۔ یہ 8900 کیوسک کی کینال ہے لیکن یہ 7500 کیوسک سے زیادہ پانی نہیں لے سک رہی لہٰذا اس کے جائز پانی کے حقداروں کو بھی سسٹم کی کمیوں کی وجہ سے 1400 کیوسک پانی نہیں مل رہا۔ جیسے ہی مجھے محکمہ آبپاشی کی ذمہ داری ملی تو میں نے پہلا کام بھی یہی کیا کہ اسے دیکھا جائے کیونکہ بیس فیصد پانی تو وہ ہے جو یہ سسٹم لے ہی نہیں سکتا اور آگے اس کی allocation ہوئی ہوئی ہے۔ جیسے ہی اس کے لئے فنڈز arrange ہوں گے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کی بات آگئی ہے لیکن آپ کو پتا ہے کہ ہمارے دور میں تونسہ بیراج کی rehabilitation ہوئی تھی جس وجہ سے ڈیرہ غازی خان کینال کا پانی بڑھا تھا۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! Exactly!

جناب سپیکر: اس وقت اتنا پانی بڑھا تھا اسی کو کر رہے ہیں؟

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری):جناب سپیکر!پانی بڑھا تھا لیکن اب نہر کی پانی لے جانے کیcapacityکم ہو گئی ہے چونکہ اس کیmaintenance نہیں ہوئی۔اب ہم اس کا infrastructureبڑا کریں گے۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!آپ کے ایریامیں پانی کڑواہے ہمارے دور میں تونسہ بیراج11-ارب روپے میں ریکارڈ مدت میں بنا۔وہاں پاور پلانٹ بھی لگنا تھا لیکن دس سال میں وہ بھی نہیں لگا لیکن اس نہر میں جو پانی کیcapacityبڑھی تھی تو کیا دس سالوں میں انہوں نےde-siltingکا کام بھی نہیں کیا؟

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری):جناب سپیکر!نہیں کیا۔تونسہ بیراج سے پانی لینے کی capacityتو بڑھ گئی ہے لیکن آگے اسےcarryکرنے کیcapacity نہیں ہے۔

جناب سپیکر:یہ تو بڑی زیادتی ہے۔ویسے تو سارے ہی جنوبی پنجاب، جنوبی پنجاب کر رہے ہیں لیکن جو ایک نہر بن چکی تھی اسے بھی یہmaintain نہیں کر سکے-یہ تو بڑی زیادتی والی بات ہے۔

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری):جناب سپیکر!کچھ ایسا ہی ہے۔اب انشاءاللہ ترجیحی بنیاد پر اس کیfunding،پوری نہر کیrehabilitationاورremodellingکے لئے ہماری ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک کے ساتھ بات چل رہی ہے چونکہ یہ کافی بڑا پراجیکٹ ہے اور ہمارے ڈویلپمنٹ بجٹ سے ذرا زیادہ ہوگا۔ یہ کام بھی چل رہا ہے اور اس کیfeasibilityایکlocal consultantکے ساتھ آخری مراحل میں ہے انشاءاللہ وہ بھی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!آپ ایشیئن ڈویلپمنٹ کے علاوہ ورلڈ بنک میں بھی جا سکتے ہیں کیونکہ یہ ایک بہت بڑاviable projectہے۔

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری):جناب سپیکر!ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک کے ساتھinitiate کیا ہوا ہے اب ورلڈ بنک کے ساتھ بھی بات کر لیں گے اور جہاں سے بہترtermsملیں گی وہیں سے کر لیں گے۔

جناب سپیکر:شکریہ

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا سوال تو وہیں کا وہیں ہے کہ یہ کب تک ہوگا؟ آپ اچھی طرح سے سمجھتے ہیں کہ وہ سارا زرعی علاقہ ہے اور پوری معیشت اسی پر depend کرتی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں نہروں پر لگے ہوئے لفٹ پمپس کے حوالے سے پوچھا تھا کہ یہ لفٹ پمپس لگائے گئے تھے تاکہ کسانوں کو پانی مہیا کیا جا سکے، یہ کس نے لگائے تھے؟ اس کا محکمے نے جواب دیا ہے کہ یہ درست نہیں ہے چونکہ لفٹ پمپس زمینداروں نے خود لگائے ہیں اس لئے حکومت کا کوئی خرچہ نہ آیا ہے۔

جناب سپیکر! میں جناب کی توجہ اس جانب دلانا چاہوں گی کہ ان کا جواب غلط ہے کیونکہ جب آپ وزیراعلیٰ تھے تو آپ کے حکم سے ہی کچھی کینال کے کنٹریکٹرز اس میں involve ہوئے تھے اور کچھی کینال کے کنٹریکٹرز نے ہی پائپ بچھائے تھے جبکہ انہوں نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ زمینداروں نے خود ہی سارا خرچہ کیا اور انہوں نے خود ہی 729 لفٹ پمپس لگائے اور غیر قانونی لگائے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی بات ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحب! ذرا اسے recheck کرائیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ پمپس لوگوں نے خود لگائے ہوئے ہیں اور یہ سرکار کے نہیں ہیں۔ جب کچھی کینال بننا شروع ہوئی تو کچھی کینال کی progress کے اندر جو زمیندار تھے وہ اسے hindrance دے رہے تھے تو کچھی کینال والوں نے یہ کہا کہ ہمیں رکاوٹ نہ دو آپ جس طرح ڈیرہ غازی خان کینال سے پانی لے رہے ہو ہم آپ کو پائپ کراس کر کے دے دیتے ہیں اس لئے حکومت پاکستان یا حکومت پنجاب نے یہ پمپ لگا کر نہیں دیئے۔ ان پمپس میں کچھ منظور شدہ ہیں اور کچھ غیر منظور شدہ ہیں جو منظور شدہ ہیں وہ بھی کسانوں نے خود لگائے ہیں اور جو غیر منظور شدہ ہیں جو غیر قانونی لگے ہوئے ہیں وہ بھی کسانوں نے خود ہی لگائے ہوئے ہیں لہٰذا اس میں حکومت پنجاب نے نہ ان کی دیکھ بھال کرنی ہے اور نہ ہی ان کی maintenance کرنی ہے۔ محترمہ نے جو کچھی کینال والا بتایا ہے وہ اس لئے کہ جب کچھی کینال والے وہاں پر جا رہے تھے تو جن لوگوں کے پمپس لگے ہوئے تھے ان کی یہ رکاوٹ تھی کہ

ہمارا پانی رک جائے گا تو کچھی کینال کے کنٹریکٹرز نے انہیں پائپ گزار کر دیئے تھے۔ کچھی کینال واپڈا کا پراجیکٹ ہے جس سے بلوچستان کو پانی دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: مجھے کچھی کینال کا پتا ہے۔ ایک common sense کی بات ہے کہ ڈیرہ غازی خان کینال کو جو capacity لینی چاہئے وہ لے نہیں رہی۔ جب تک ورلڈ بنک سے اس کی desilting کرنے کا پروگرام approve نہیں ہوتا تو اگر آپ کسانوں کو پانی لینے دیں گے تو انہیں فائدہ ہو گا اور نہر میں اور زیادہ پانی آ جائے گا۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ جو کوئی غلط کر رہا ہے وہ لگا رہے اور جو نہیں کر رہا وہ بھی لگا رہے لہٰذا آپ اس کی کوئی پالیسی لے کر آئیں جس سے کسانوں کو فائدہ ہو، آپ اس کے لئے طریق کار بنائیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! غلط طریق کار بنا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میری بات سنیں! اگر آپ یہ کر گئے تو آپ کو بڑی دعائیں ملیں گی، آپ محکمے کے ساتھ بیٹھیں اور اس کا طریق کار بنا لیں چونکہ وہاں سارا کڑوا پانی ہے لیکن آپ desilting کی وجہ سے انہیں capacity بھی نہیں دے رہے۔

دوسرا منصوبہ تو بہت لمبا ہے جب تک وہ مکمل نہیں ہوتا اگر کسان راستے میں سے پانی لیتے ہیں تو automatically اس کی capacity increase ہو جائے گی اس لئے آپ اس کا فائدہ لیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جی، بالکل۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بیٹھ کر یہ پالیسی بنائیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی یہی بات ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! بالکل یہی بات ہے-وزیر موصوف نے خود فرمایا ہے کہ 33 لفٹ پمپس قانونی ہیں اور باقی سارے غیر قانونی ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے یہی بات کی ہے کہ انہیں regularize کریں اور جب تک آپ کی capacity بڑھ نہیں جاتی اس وقت تک ایسے کرنے دیں لیکن as a policy کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جی، بالکل ٹھیک ہے۔ بجائے لفٹ پمپس بند کرنے کے کسانوں کو facilitate کریں تو کسان انہیں دعائیں دیں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1020 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کینال میں سیوریج کے پانی کی آمیزش سے متعلقہ تفصیلات

*1020: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کینال میں پابندی کے باوجود سیوریج کا پانی ڈالا جا رہا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سیوریج ملے پانی کو نہر میں ڈالنے سے روکنے کے لئے مستقبل میں کوئی منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) لاہور کینال میں کسی بھی جگہ پر سیوریج کا پانی نہیں ڈالا جا رہا سوائے دو جگہوں کے جہاں پر واسا لاہور نے برساتی پانی کی نکاسی کے لئے ڈسپوزل پمپس لگائے ہوئے ہیں۔

1. لال پل ریلوے، مغلپورہ لاہور برجی نمبر 254+000 لاہور برانچ
2. دھرمپورہ، نزد رائل پام گالف کلب برجی نمبر 263+000 لاہور برانچ

مزید یہ کہ دوران سالانہ بندی 19-2018 میں بھی چیک کیا گیا تھا اور کوئی سیوریج کا پانی نہر میں نہیں ڈلتا تھا اور لال پل، دھرم پورہ کے پاس دو عدد پائپ برجی 254 اور 263 پر واسا کی طرف سے بارشی پانی کے لئے لگائے گئے ہیں جو کہ بمطابق ضرورت دوران بارش واسا والے نکاسی آب کے لئے چلاتے ہیں اور اس کی باقاعدہ تصدیق

ایکسیئن صاحب لاہور ڈویژن سی بی ڈی سی نے مورخہ 08.03.2019 کو خود موقع ملاحظہ کے بعد کی ہے۔

(ب) محکمہ آبپاشی، لاہور اریگیشن ڈویژن CBDC نے متعدد بار واسا لاہور کو خط لکھا ہے کہ وہ ان دو جگہوں پر اپنے ڈسپوزل پمپس کو بند کرے ورنہ کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1876 کے تحت اُن کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ دو ایریاز مغلپورہ اور دھرم پورہ میں ڈسپوزایبل پمپس کا پانی dispose of کیا جاتا ہے اور جز (ب) میں یہ کہا گیا ہے کہ واسا کو کافی دفعہ وارننگ دی گئی ہے کہ According to the Canal and Drainage Act 1976 ڈسپوزایبل پمپس گندہ پانی، سیوریج کا پانی یا بارش کا پانی نہر میں نہ ڈالیں۔

جناب سپیکر! ان کا یہ جواب تھا کہ بارش کا پانی نہر میں ڈالا جاتا ہے جبکہ کئی دفعہ ایسے ہوتا ہے کہ رات 8:00 سے 9:00 بجے سیوریج کا گندا پانی نہر میں ڈالا جاتا ہے۔ اگر اریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے واسا کو یہ بار بار کہا ہے کہ آپ یہ نہ کریں تو اس پر کیا کارروائی کی گئی ہے کیونکہ اگر سیوریج کا پانی یا بارش کا گندا پانی نہر میں ڈالا جاتا ہے تو It leads a lot of disease ہیپاٹائٹس جیسی امراض پیدا ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا سوال آگیا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہ پمپس، ڈسپوزایبل پمپ نہیں ہیں بلکہ یہ permanent pumps ہیں جو ڈسپوزل پمپس ہیں، یہ اس لئے ہیں کہ جب بارش کا پانی ہوتا ہے تو شہر سے اس پانی کا disposal نہر میں ڈال کرلے جایا جاتا ہے۔ کبھی یہ شکایت ملتی ہے کہ سیوریج کا پانی بھی اس کے ساتھ mix ہو رہا ہے تو ہم فوراً ہی اس کا نوٹس لے کر انہیں warn کرتے ہیں کہ آپ اسے روک دیں اور پھر ان کی طرف سے compliance ہو جاتی ہے اور پھر یہ معاملہ address ہو جاتا ہے اور اسی طرح کام چل رہا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ان لوگوں نے بہت دفعہ واسا کو complaint کا لیٹر دیا ہے لیکن واسا نے کچھ نہیں کیا This is extensively written in the answer. منسٹر صاحب بتائیں کہ ان کے ڈیپارٹمنٹ نے واسا کو آخری لیٹر کب دیا ہے اور اس پر کیا action لیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! واسا ان کا محکمہ نہیں ہے، یہ تو ان کو کہہ سکتے ہیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جیسے ہی ہمیں شکایت ملتی ہے تو ہم ان کو نوٹس بھیجتے ہیں اور وہاں سے جب compliance ہو جاتی ہے تو پھر یہ معاملہ sort out ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بارش کے پانی کا disposal تو اسی نہر میں ہو گا لیکن اس میں سیوریج کا پانی نہیں آنا چاہئے۔ واسا اور آپ کے محکمہ کے درمیان کوئی اس طرح کی coordination ہو جائے کہ اس نہر میں بارش کے پانی کے علاوہ کوئی دوسرا پانی نہیں آنا چاہئے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ اس نہر میں بارش کے علاوہ کوئی دوسرا پانی نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کا ایک permanent حل ڈھونڈ لیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔ ہمارے پاس جیسے ہی اس طرح کی کوئی شکایت آتی ہے تو ہم اس کو address کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری عادل بخش چٹھہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1211 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ: علی پور چٹھہ میں ڈرینج کی صفائی سے متعلقہ تفصیلات

*1211: **چودھری عادل بخش چٹھہ:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

علی پور چٹھہ (ضلع گوجرانوالہ) کی ڈرینج کی صفائی کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

محکمہ انہار فیصل آباد زون فیصل آباد میں سے گزرنے والی drains جو کہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں آتی ہیں ان کے متعلقہ مندرجہ ذیل ڈویژنزان کی صفائی کے لئے کام کر رہی ہیں:۔

1. قادرآباد بیراج ڈویژن قادرآباد میں رسول نگر ڈرینج سسٹم پر صفائی کے لئے مندرجہ ذیل کاموں کے ٹینڈر لگائے گئے ہیں ٹینڈر کے مراحل مکمل ہونے پر ان کاموں کو شروع کروادیا جائے گا:

   1. Bed Clearance of Hazrat Kailanwala Try Drain from RD. 3+000 of 9+000 of Qadirabad Barrage Division.
   2. Bed Clearance of Allo Din Key Try Drain from RD. 0+000 to 13+000 of Qadirabad Barrage Division.
   3. Bed Clearance of Kot Hara Branch Drain from Rd. 16+000 to 19+000 of Qadirabad Barrage Division.

1. فیصل آباد ڈرینج ڈویژن فیصل آباد کی اکال گڑھ سید نگر نامی سیم جو کہ علی پور چٹھہ شہر سے گزرتی ہے جس کی صفائی Bed Clearance کا کام سال 19-2018 کے ورک پلان میں منظور ہو چکا ہے۔ اس سیم drain کے دونوں اطراف میں آبادی اور دکانیں ہیں۔ اس شہر کی آبادی کا نکاسی آب کو مذکورہ سیم میں ڈال دیا گیا ہے جبکہ سیم برساتی پانی کے اخراج کے لئے بنائی گئی ہے۔ سیوریج واٹر اور دونوں جانب کی آبادی کے لوگ مذکورہ سیم میں کُوڑا کرکٹ وغیرہ ڈال دیتے ہیں جس کی وجہ سے سیم کی صفائی ہونے کے باوجود بھی سیم بند ہو جاتی ہے جس سے پانی کے بہاؤ میں رکاوٹ آجاتی ہے۔ اس سے پہلے تحصیل میونسپل کارپوریشن علی پور چٹھہ نے شہری آبادی کی حدود میں اس کی صفائی کی تھی۔ چونکہ اب سیم نالوں کی صفائی کا فنڈ مل چکا

ہے لہٰذا مذکورہ سیم پر سروے کا کام شروع ہو چکا ہے جس کے مکمل ہونے کے بعد تخمینہ منظور کروا کر اس کی صفائی کروادی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب سپیکر! جواب میں لکھا گیا ہے کہ:

"تحصیل میونسپل کارپوریشن علی پور چٹھہ نے شہری آبادی کی حدود میں اس سیم ڈرین کی صفائی کی تھی۔"

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کے فیڈر نمبر 1 کی صفائی یہ کب کریں گے؟ یہ علی پور چٹھہ میونسپل کارپوریشن کی حدود سے باہر ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کا سوال سُن نہیں سکا لہٰذا مہربانی کر کے وہ اپنے سوال کو repeat کر دیں۔

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب سپیکر! جواب میں لکھا گیا ہے کہ:

"تحصیل میونسپل کارپوریشن علی پور چٹھہ نے شہری آبادی کی حدود میں اس سیم ڈرین کی صفائی کی تھی۔"

جناب سپیکر! انہوں نے تو صرف شہری آبادی کی حدود میں صفائی کی ہے جبکہ یہ سیم ڈرین تو بہت لمبی ہے۔ میں نے اس کے فیڈر نمبر 1 جو کہ گاؤں سید نگر سے شروع ہوتا ہے کی بابت پوچھا ہے کہ اس کی صفائی کب کی جائے گی؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! حضرت کلیانوالا ڈرین کی کل لمبائی تقریباً چار میل ہے۔ اس سیم ڈرین کی RD-3 سے لے کر RD-9 تک کی صفائی کا تخمینہ لاگت -/531000 روپے لگایا گیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اگلے بیس دن کے اندر اس کی صفائی کا کام ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! اسی طرح علاؤالدین ڈرین کی صفائی کا تخمینہ لاگت -/283000 روپے لگایا گیا ہے، یہ اس سال کے شیڈول میں شامل ہے اور انشاء اللہ اس پر بھی جلد ہی کام شروع ہو جائے گا۔ کوٹ ہرا برانچ ڈرین کی صفائی کے لئے -/540000 روپے کا estimate لگایا گیا ہے اور اس کا

کام بھی اسی ماہ شروع ہو جائے گا۔ اس سال drains کی clearance کا ہمارا جو cycle ہے اس میں یہ ساری drains شامل ہیں۔

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب سپیکر! یہ ساری سیم drains بھی اسی حلقہ میں ہیں لیکن میں تو specifically اس ڈرین کی بابت پوچھ رہا ہوں جو کہ علی پور چٹھہ سے گزرتی ہے۔ منسٹر صاحب نے جن drains کی تفصیل بتائی ہے وہ علی پور چٹھہ کی نہیں ہے۔ علی پور چٹھہ سے جو ڈرین گزرتی ہے اس کے فیڈر نمبر 1 جو کہ گاؤں سید نگر سے شروع ہوتا ہے اس کی صفائی کب ہو گی؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے جو جواب آیا ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ "محکمہ انہار فیصل آباد زون فیصل آباد میں سے گزرنے والی drains جو کہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں آتی ہیں ان کے متعلقہ مندرجہ ذیل Divisions ان کی صفائی کے لئے کام کر رہی ہیں اور اس کی تفصیل میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔"

جناب سپیکر! کیا معزز ممبر علی پور چٹھہ شہر کی بات کر رہے ہیں؟

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب سپیکر! میں علی پور چٹھہ شہر سے باہر کی بابت پوچھ رہا ہوں۔ یہ ڈرین علی پور چٹھہ سے گزرتی ہے لیکن یہ کافی لمبی سیم ڈرین ہے اور میں اس ساری ڈرین کی صفائی کی بابت پوچھ رہا ہوں۔ یہ ڈرین علی پور چٹھہ کے اندر chocked ہو چکی ہے۔ in-fact یہاں سے سیم ڈرین شروع ہوتی ہے۔ .It does not even exist کیونکہ اس کی کچھ جگہ پر انکروچمنٹ ہو چکی ہے۔ منسٹر صاحب مہربانی کر کے اس ناجائز قبضہ کی گئی جگہ کو خالی کروائیں تاکہ سیم ڈرین کا سسٹم چلتا رہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کا بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس انکروچمنٹ کے بارے میں point out کیا ہے۔ پورے صوبے میں encroachments کے خلاف ایک مہم چل رہی ہے۔ میں اس کے حوالے سے اپنے محکمہ کو آج ہی ہدایت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر چودھری عادل بخش چٹھہ نے جس ڈرین کے بارے میں point out کیا ہے آپ خصوصی طور پر اس کی صفائی کا فوری انتظام کروائیں اور اگر اس سیم ڈرین پر کوئی انکروچمنٹ ہے تو اس کو بھی ختم کروائیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس ڈرین کی جلد ہی صفائی کروادی جائے گی۔ میں اگلے ہفتے تک اس کی رپورٹ پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر: سوالات ختم ہوئے اور وقفہ سوالات بھی ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

بہاولنگر: ایسٹرن صادقیہ، فورڈوا کینال و ملحقہ راجباہ کی بحالی کے منصوبہ اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*880: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ایسٹرن صادقیہ اور فورڈ وا کینال جو کہ ضلع بہاولنگر کو پانی سپلائی کرتی ہیں ان کی rehabilitation کا منصوبہ ہے اور اس سے ملحقہ راجباہ / مائنر R-6 اور R-7 کی بحالی کا بھی منصوبہ ہے ان پر کتنا کام ہو چکا ہے ان کے کل اخراجات کیا ہیں اور ان کے لئے فنڈ کیوں Release نہیں کئے گئے فنڈز 19-2018 میں جاری نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں نیز کیا حکومت ان کے لئے فنڈز جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

ایسٹرن صادقیہ کینال کی rehabilitation کا کام ڈویلپمنٹ ڈویژن بہاولنگر کر وا رہا ہے۔ جس کی کل مالیت منصوبہ 814.813 ملین ہے جبکہ مالی سال 19-2018 میں اب تک 32.500 ملین روپے فنڈ جاری ہوا ہے۔ اس کا 30 فیصد کام ہو چکا ہے اور بقیہ فنڈ آنے پر کام مکمل کر دیا جائے گا۔

ہاکڑہ کینال ڈویژن میں راجباہ R-6 اور R-7 جو کہ ہاکڑہ برانچ سے ملحقہ ہیں۔ راجباہ R-6 کی کل مالیت منصوبہ 411.010 ملین روپے اور راجباہ R-7 کی کل مالیت منصوبہ 402.065 ملین روپے ہے۔ اب تک راجباہ R-7 کا 80 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور راجباہ R-6 کا 65 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ مالی سال 19-2018 میں راجباہ R-6 کے

لئے144.652 ملین روپے اور R-7 کے لئے85.688 ملین روپے کے فنڈز release کئے گئے ہیں جن میں سے مالی سال19-2018 میںrelease کئے جانے والے فنڈز میں سے راجباہ R-6پر116.38 ملین اور R-7پر83.556 ملین خرچ ہو چکے ہیں اور بقیہ فنڈ آنے پر کام مکمل کر دیا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

خانیوال:15 ایل مائنر کے موگہ جات کی تعمیر کے لئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

451: جناب محمد فیصل خان نیازی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 15-ایل مائنر (ضلع خانیوال) کے ہیڈ تا ٹیل موگہ جات نہیں بنائے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موگہ جات نہ بنانے کی وجہ سے عوام اور کاشتکاروں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ مائنر/نہر پختہ نہ ہے۔ اس کی لائننگ کی اشد ضرورت ہے اور اس کی بھل صفائی بھی نہ ہو رہی ہے؟

(د) کیا حکومت اس نہر/مائنر کے ہیڈ تا ٹیل موگہ جات بنانے، لائننگ کرنے اور بھل صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) درست نہ ہے۔ 15-ایل ڈسٹری بیوٹری ہے نہ کہ مائنر اس ڈسٹری کے ہیڈ تا ٹیل 127 موگہ جات ہیں جن کو LBDC امپر وومنٹ پراجیکٹ کے تحت 2010-2013 کے دوران مرمت کیا گیا تھا۔

(ب) درست نہ ہے، خریف سیزن2018کی ٹیل گیج کی تفصیل درج ذیل ہے جس سے ظاہر ہے کہ راجباہ سے پانی کی تقسیم ٹیل تک ٹھیک ہے اور کاشتکاروں کو اُن کے حق کے مطابق پانی مل رہا ہے۔

07.04.2018تا14.04.2018 & 01.05.2018تا08.05.2018ٹیل گیج=1.0

17.05.2018تا31.05.2018 & 18.06.2018تا30.06.2018ٹیل گیج=1.0

01.07.2018تا27.07.2018 & 05.08.2018تا31.08.2018ٹیل گیج=1.0

01.09.2018تا13.09.2018 & 22.09.2018تا30.09.2018ٹیل گیج=1.0

01.10.2018تا07.10.2018 & 17.10.2018تا23.10.2018ٹیل گیج=1.0

(ج) درست نہ ہے۔15۔ایل جزوی طور پر پختہ ہے تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

Brick liningوالی بُرجیاں

(1)	بُرجی19+000تا30+250	(2)	74+500تا82+600
(3)	بُرجی99+000تا105+000	(4)	140+000تا159+000

Concrete Liningوالی بُرجیاں

160+450تا200+300

LBDCامپرووومنٹ پراجیکٹ میں راجباہوں کے آخری حصوں کو پختہ (Concrete Line) کیا جانا تھا لہٰذا اس راجباہ میں بھیLBDC پراجیکٹ کے تحت آخری حصے (Tail) کو پختہ کیا ہے۔2018-19کی بندی کے دوران راجباہ کی بُرجی105+000 تا 140+000کی بھل صفائی کی گئی ہے۔

(د) حکومت نےAsian Development Bank(ADB)کے تعاون سےLBDC امپرووومنٹ پراجیکٹ کے تحت 15۔ایل ڈسٹری بیوٹری سسٹم کی بحالی کا کام Rehabilitation & upgrading 2010 تا 2013 کروایا تھا جس کے تحت 15۔ایل ڈسٹری بیوٹری سسٹم کے تمام مائنرز کے کناروں کی بحالی اور Bridges, Fallsمویشیوں کے لئےCattle Ghats، اینٹوں سے اور کنکریٹ سے لائننگ کی گئی تھی اور تمام موگہ جات مرمت کئے گئے تھے۔ جو موگہ جات دورانoperation ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں ان کی مرمت ساتھ ساتھ کر دی جاتی ہے۔ جہاں تک بھل صفائی کا تعلق ہے2018-19بندی کے دوران 15۔ ایل کی بھل صفائی بُرجی105 تا 140

کروادی گئی ہے۔ اگر پانی کے بہاؤ میں رکاوٹ دور کرنے کے لئے مزید بھل صفائی کی ضرورت ہو گی تو وہ بھی کروادی جائے گی۔

خانیوال: مائنر 5۔ آر کے پختہ موگہ جات سے پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

464: جناب عطاالرحمٰن: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مائنر 5- آر پی پی 210 ضلع خانیوال کے تمام موگہ جات کو پختہ کر دیا گیا ہے مگر ان موگہ جات کو چلایا نہیں جا رہا ہے اور جو پرانے کچے موگہ جات ہیں وہ چلائے جا رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچے موگہ جات کی وجہ سے پانی ٹیل پر نہیں پہنچ رہا جس کی وجہ سے ٹیل پر واقع زمینداروں / کاشتکاروں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) کیا محکمہ 5- آر مائنر کے پختہ موگہ جات کو چلانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) اس مائنر کے کل 40 موگہ جات ہیں۔ اس میں سے 25 موگہ جات نئے بنائے گئے ہیں۔ یہ 25 موگہ جات کنکریٹ لائننگ والے حصے میں ہیں اور گزشتہ تین سال سے باقاعدہ ڈیزائن کے مطابق چل رہے ہیں۔ کچے حصہ کے پندرہ موگہ جات بھی tamper ہونے کی صورت میں مرمت کر دیئے جاتے ہیں۔

(ب) درست نہ ہے۔ تمام موگہ جات ڈیزائن کے مطابق چل رہے ہیں اور ٹیل پر پانی کی کمی نہ ہے۔ البتہ اگر راجباہ R10 (جس میں سے R5 مائنر نکلتی ہے) میں پانی کی مقدار وارہ بندی میں دوسرے یا تیسرے نمبر پر ہونے کی صورت میں کم ہو تو R5 میں بھی پانی کم ہو جاتا ہے۔

(ج) 25 پختہ نئے موگہ جات ڈیزائن کے مطابق پچھلے تین سال سے چل رہے ہیں، بقایا پندرہ پرانے موگہ جات بھی ڈیزائن کے مطابق چل رہے ہیں۔

گوجرانوالہ: کینال ڈویژن میں نہروں کی بھل صفائی مہم سے متعلقہ تفصیلات

475: چودھری اشرف علی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کینال ڈویژن گوجرانوالہ میں نہروں کی حالیہ بھل صفائی مہم کا آغاز کب کیا گیا اور یہ کب تک جاری رہے گی؟

(ب) کینال ڈویژن گوجرانوالہ میں کن کن نہروں کو بھل صفائی مہم میں شامل کیا گیا ہے، کون سی نہریں، مائنرز اور ڈسٹری بیوٹریز شامل نہیں ہیں؟

(ج) کینال ڈویژن گوجرانوالہ میں حالیہ بھل صفائی مہم کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) کینال ڈویژن گوجرانوالہ میں حالیہ بھل صفائی مہم کی نگرانی کے لئے کون کون سے افسران واہلکاران تعینات کئے گئے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) کینال ڈویژن گوجرانوالہ میں نہروں کی بھل صفائی کا آغاز مورخہ 18.01.2019 کو کیا گیا اور اس کی تکمیل کا کام 02.02.2019 کو ہو چکا ہے۔

(ب) کینال ڈویژن گوجرانوالہ میں بھل صفائی کے لئے نور پور ڈسٹی۔ روڑیالہ مائنر۔ گوبند پورہ مائنر۔ موسی سب مائنر۔ ارگن مائنر اور جھاڑ مائنر شامل ہیں۔ مندرجہ بالا نہروں کے علاوہ کینال ڈویژن گوجرانوالہ کی باقی تمام انہار ششماہی ہیں اور ان کی بھل صفائی کا کام وسط مارچ سے شروع ہو کر وسط اپریل تک مکمل کیا جائے گا۔

(ج) کینال ڈویژن گوجرانوالہ میں بھل صفائی کے لئے 14.637 ملین روپے مختص ہیں۔

(د) کینال ڈویژن گوجرانوالہ میں حالیہ بھل صفائی کی مہم کی نگرانی سب ڈویژنل آفیسر گوجرانوالہ اور سب انجینئرز نندی پور سیکشن گوجرانوالہ سیکشن نور پور سیکشن کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ تھرڈ پارٹی کنسلٹنٹ بھی نگرانی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 135 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔

میاں عرفان عقیل دولتانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ ابھی تشریف رکھیں اور توجہ دلاؤ نوٹس کے بعد آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیجئے گا۔

لاہور: پنجاب یونیورسٹی ہاسٹل میں درزی کا قتل

135: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بحوالہ "نیشنل "نیوز چینلز مورخہ 10۔مارچ 2019 کی خبر کے مطابق پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ہاسٹل میں کام کرنے والے درزی کو نہایت سفاکی سے قتل کر دیا گیا؟

(ب) کیا متعلقہ پولیس نے اس قتل کا مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے اور ملزمان کی گرفتاری میں کیا پیشرفت ہوئی ہے؟ تفصیلات سے آگاہ کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رُونما ہوا ہے۔ متعلقہ پولیس نے مقدمہ نمبر 120/19 مورخہ 9-3-2019 بجرم 302/34 تھانہ مسلم ٹاؤن بر خلاف نامعلوم ملزمان درج کر لیا ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت تک تفتیش میں جو پیشرفت ہوئی ہے اس کے مطابق ہاسٹل کے قریب جو کیمرے لگے ہوئے تھے ان کی فوٹیج حاصل کر لی گئی ہے۔

جناب سپیکر! مقتول کے موبائل نمبر0306-6587785 کو قبضہ میں لے کر اس کی CDRحاصل کی گئی اور تفتیش کو آگے بڑھانے کے لئے اس سے مدد لی جا رہی ہے۔ تین aspectsکو مدنظر رکھتے ہوئے تفتیش کو آگے بڑھایا جا رہا ہے۔اس میں قتل،خُودکشی اور accidentکا احتمال بھی ہے۔چونکہ اس شخص کی لاش سڑک پر ملی تھی اور اس کے ہاتھ میں خون آلود قینچی بھی تھی۔

جناب سپیکر!اس حوالے سے ابھی تفتیش جاری ہے اور اس کی نگرانی ڈی ایس پی مسلم ٹاؤن خود ذاتی طور پر کر رہے ہیں۔باقاعدہ ایک ٹیم بنائی گئی ہے اور یقین ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد اس قتل یا موت کے اصل حقائق سامنے آجائیں گے۔

جناب سپیکر!میں پھر دُہرانا چاہتا ہوں کہ تین aspectsپر تفتیش کی جا رہی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد پولیس کسی نتیجے پر پہنچ جائے گی۔

جناب سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر136 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس توجہ دلاؤ نوٹس کوdispose of کیا جاتا ہے۔

میاں عرفان عقیل دولتانہ: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں عرفان عقیل دولتانہ: جناب سپیکر!پی ٹی آئی حکومت نے اقتدار میں آنے کے لئے وعدہ کیا تھا کہ ہم ایک کروڑ لوگوں کو نوکریاں دیں گے۔موجودہ حکومت کی معاشی پالیسی اور موجودہ معاشی حالات کو مدنظر رکھا جائے تو ایسا بالکل نظر نہیں آتا کہ یہ ایک کروڑ لوگوں کو نوکریاں دیں گے۔ماشاءاللہ آپ بھی پرائیویٹ سیکٹر میں بہت بڑے businessmanہیں۔یہاں پر جتنے بھی معزز ممبران تشریف فرما ہیں ان کا تعلق بزنس کمیونٹی سے ہے یا پھر وہ زمیندار ہیں۔جب اسمبلی کا اجلاس ہوتا ہے تو ماشاءاللہ گاڑیوں کا میلہ لگا ہوتا ہے۔ہماری بیوروکریسی، سرکاری ملازمین یا پنشنرز کی جب تنخواہیں بڑھائی جاتی ہیں تو وہ صرف چھ یا سات فیصد بڑھائی جاتی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: دولتانہ صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر نہیں ہو سکتی۔ مجھے آپ کے جذبے کا بڑا احساس ہے اور میں آپ کو زیادہ دیر کھڑا ابھی نہیں رکھ سکتا اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

میاں عرفان عقیل دولتانہ: جناب سپیکر! ہمیں بے روزگار لوگوں کو نوکریاں مہیا کرنی چاہئیں۔ ہمیں economic reforms کرنی چاہئیں۔ پاکستان اور پنجاب کے اندر ہمیں بہتر معاشی policies لے کر آنی چاہئیں۔

جناب سپیکر: دولتانہ صاحب! میری بات سُنیں۔ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر ساری تقریر کر لی اور ہم سب نے سُنی ہے۔ ابھی اس حکومت کو آئے ہوئے چھ ماہ ہوئے ہیں اور انہوں نے کہا تھا کہ ہم پانچ سال میں ایک کروڑ نوکریاں دیں گے۔ آپ تھوڑا صبر کریں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 233 محترمہ زینب عمیر کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

پبلک پراسیکیوٹرز کو ریگولر کرنے کا مطالبہ

محترمہ زینب عمیر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ سال 2007 میں پنجاب گورنمنٹ نے پبلک پراسیکیوٹرز بھرتی کئے تھے جن کا معاملہ سپریم کورٹ میں گیا۔ سپریم کورٹ نے ایک ہائی پروفائل کمیٹی بنائی جس نے 400 پبلک پراسیکیوٹرز کے انٹرویو کئے جن میں 72 کامیاب ہوئے اور ان کو proper کنٹریکٹ دے دیا گیا۔ کنٹریکٹ کے دوران گورنمنٹ نے 2010 میں ریگولر کرنے کی پالیسی جاری کی تھی۔ ان پبلک پراسیکیوٹرز کے ریفرنس بابت PPSC regularization میں زیر التواء ہیں اور سپریم کورٹ نے کہا کہ 2010 کے نوٹیفکیشن بابت regularization کے مطابق ان مذکورہ بالا پراسیکیوٹرز کو ریگولر کیا جائے۔ جس کے لئے فوری طور پر پبلک پراسیکیوٹرز کی بحالی فرمائی جائے اور ریگولر کرنے

کے لئے PPSC کو بطور ریفرنس کرنے کے لئے گورنمنٹ guideline جاری فرمائے لیکن حکومت اس سلسلہ میں مناسب کارروائی نہ کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! استدعا ہے کہ حکومت واضح کرے کہ ان کی اس بابت پالیسی کیا ہے؟

حکومت کی جانب سے پیشرفت نہ ہونے سے پبلک پراسیکیوٹرز کا مستقبل تاریک ہو رہا ہے جس کی وجہ سے ان میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے اس لئے پبلک پراسیکیوٹرز کو فوری طور پر بحال کیا جانا ضروری ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار میں محترمہ کا concern بالکل درست ہے۔ پراسیکیوٹرز کا ایک وفد آپ سے بھی ملا تھا اور آپ نے بھی حکم دیا تھا کہ اس مسئلے کو sort out کیا جائے۔ وزیر پراسیکیوشن کے پاس بھی delegation آیا تھا تو آج میں نے اور وزیر پراسیکیوشن نے مل کر اُن کے delegation سے بات بھی کی ہے اور کل کے لئے ہم نے ایک میٹنگ رکھی ہوئی ہے جس میں، میں نے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کو بھی بلایا ہے، پبلک سروس کمیشن کے حکام کو بھی بلایا ہے، پراسیکیوشن منسٹر بھی ہوں گے اور پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بھی ہوں گے تو انشاءاللہ تعالیٰ We will try to sort it out. لیکن میری استدعا ہے کہ اس تحریک کو فی الحال pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 131/19 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ محترمہ! اسے پیش کریں۔

الائشوں سے تیار کردہ خوردنی تیل کی فروخت پر پابندی کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ نیوز میڈیا مورخہ 13- فروری 2019 کے مطابق پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے لاہور میں

الائشوں سے تیار کردہ آئل کو بائیو ڈیزل کے نام پر استعمال شدہ تیل دوبارہ فروخت کرنے والے گینگ کے خلاف کارروائی کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے عوام نے مطالبہ کیا ہے کہ جانوروں کی الائشوں سے تیار کردہ تیل کھلے تیل کی صورت میں انسانوں کو استعمال کروایا جارہا ہے۔ بار بار کی کارروائیوں کے باوجود یہ گروہ دوبارہ جانوروں کی الائشوں سے آئل کی تیاری شروع کر دیتا ہے جو انسانی صحت کے لئے انتہائی مضر ہے لہٰذا حکومت سے مطالبہ کیا جارہا ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی پنجاب بھر میں جانوروں کی الائشوں سے آئل کی تیاری کے خلاف کریک ڈاؤن کرے اور اس آئل کی تیاری پر مکمل پابندی عائد کرے اور اس میں ملوث ملزماں کو عبرتناک سزائیں دی جائیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وزیر خوراک تشریف نہیں رکھتے لہٰذا میری درخواست ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو pending فرمالیں۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/133 شیخ علاؤالدین کی ہے۔ جی، شیخ صاحب! اسے پیش کریں۔

ملک بھر سے لوگوں کی لاہور نقل مکانی سے مسائل میں اضافہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ لاہور کی طرف ملک کے طول و عرض پشاور سے کوئٹہ اور کراچی کے ساتھ ساتھ پورے پنجاب سے لوگوں کا لاہور کی طرف نقل مکانی کا مسئلہ انتہائی خطرناک صورتحال اختیار کر چکا ہے جس کا الفاظ میں احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ عام فہم الفاظ میں لاہور کے اصل شہری یا مکین کی تعداد صرف چالیس فیصد رہ گئی ہے۔ شہر کے طول و عرض میں سلمز اور کچی آبادیاں نمودار ہو گئی ہیں جن کی وجہ سے عرصہ سات سال کے بعد پولیو کا ایک کیس لاہور میں پھر سامنے آگیا ہے جو انتہائی خطرناک الارم ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں روزانہ لوگ لاہور میں آباد ہو رہے ہیں اور یہ تمام

آبادی undocumented ہے ان کو کوئی سہولیات بھی میسر نہ ہیں۔ چاہے وہ تعلیم کی ہوں یا صحت کی ہوں۔ ان آبادیوں میں صحت کے مسائل بُری طرح پھیل چکے ہیں جو کہ پولیو ریڈیکشن ڈیپارٹمنٹ کی کوتاہی کے نتیجہ میں بین الاقوامی طور پر خطرناک ہو سکتے ہیں اور خدانخواستہ فضائی مسافروں پر پابندی بھی لگ سکتی ہے۔ لاہور کے وہ علاقے جن پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے ان میں بند روڈ، شاہدرہ کا تمام علاقہ، راوی روڈ، رائیونڈ روڈ، فیروز پور روڈ اور ٹھوکر نیاز بیگ اور یہاں تک کہ جوہر ٹاؤن کا بہت سا علاقہ جہاں سلمز اور کچی آبادیوں کی بہتات ہے اور بڑھتی جا رہی ہے۔ مزید ایک لمحہ ضائع کئے بغیر لاہور کی طرف نقل مکانی جو افغانستان سے لے کر چمن، کوئٹہ غرض ہر طرف سے مرد و خواتین اور بچے لاہور میں رہائش اختیار کر رہے ہیں ان کے بارے میں جامع پالیسی بنانا ضروری ہے۔ اوّل تو محرک کے خیال کے مطابق اس قومی مسئلے سے بروقت نہ نمٹا جا سکا ہے اور بہت سا وقت ضائع ہو چکا ہے۔ یہ افراد جن حالات میں زندگی گزار رہے ہیں کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ یہ لوگ شہر لاہور کے لئے مسائل پیدا کر رہے ہیں۔ ان تمام مسائل کو زیر بحث لانا اور ان کا حل تلاش کرنا ازبس ضروری ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو pending فرما لیں جب وزیر صاحب تشریف لائیں گے تو اس پر اپنی statement دے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کر رہے ہیں۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے۔

سرکاری کارروائی

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019. Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 95, 154 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules for immediate consideration of the Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019. "

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 95, 154 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules for immediate consideration of the Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019."

MR KHALEEL TAHIR SINDHU: Mr Speaker! I oppose it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پتا نہیں کتنی عرق ریزی کے بعد ایوانِ بالا اور پنجاب کا یہ ایوان بنے ہیں ان میں کہیں بھی کوئی چیز ایسی نہیں ہونی چاہئے جس میں آپ قانون اور قاعدے سے ہٹ کر بات کریں۔ آپ بھی ماشاءاللہ 1985 سے اس ایوان کے ممبر رہے ہیں---

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! اس کو چھوڑیں آپ بل کے اوپر آ جائیں۔ آپ نے بل کو oppose کیا ہے اس لئے آپ بل کے اوپر بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ وہ stage ہے کہ آپ بل پاس کرانے کے لئے اجازت لے رہے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ چار دن کے بعد یہ بل لے کر آئیں۔ اس میں سب سے بڑی زیادتی یہ ہے کہ اس میں constitutional anomaly ہے۔ گورنر پنجاب federal entity ہے، وہ وفاق کے نمائندے ہیں اور وہ Patron in Chief بن ہی نہیں سکتے۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "شاد گو شاد" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! آپ نے یہ کرنا ہے تو پھر آئین پاکستان کو تبدیل کریں۔ گورنر صاحب وفاق کے نمائندے ہیں۔ ان کی post constitutional post ہے۔ ان کے functions and duties سب constitutional ہیں۔ وہ ان کے علاوہ ادھر کوئی duty نہیں لے سکتے۔ اگر آپ نے ان کو Patron in Chief بنانا ہے تو پھر اس صورت میں آپ اپنے فیڈرل قانون، آئین کو تبدیل کریں ان کے functions and duties کو تبدیل کریں۔

جناب سپیکر! فی الحال میری استدعا یہ ہے کہ ہمیں ترامیم دینے کے لئے چار دن چاہئیں۔ آپ سبوتاژ نہ کریں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات آ گئی ہے۔ ابھی تو رولز suspend ہو رہے ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے رولز suspend کرنے کی تحریک پیش کی ہے۔ ابھی تو صرف اس تحریک پر بات ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ جس طرح معزز ممبر جناب محمد سعید اکبر خان نے فرمایا ہے کہ ابھی آپ نے میری request پر تحریک put کی ہے کہ قواعد انضباط کار کو suspend کر کے مجھے بل پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ ابھی آپ نے سوال put کرنا ہے اور ہاؤس کی sense لینی ہے اگر ہاؤس اس بات کی اجازت دے گا تو میں بل پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا۔ اس پر یہ oppose کریں۔ اس پر ہم بات بھی کریں گے اور پھر ہاؤس کی sense لی جائے گی۔ اگر ہاؤس approval دے گا تو ہم اس کو take up کریں گے۔

جناب سپیکر! میری گزارش صرف یہ ہے کہ ہمیں اپنے رویے میں تھوڑی سی تبدیلی لانی چاہئے کہ جہاں تک قواعد انضباط کار کا تعلق ہے تو ہم اس کے مطابق چل رہے ہیں۔ کیا قواعد انضباط کار میں جناب سپیکر اور اس معزز ہاؤس کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ قواعد انضباط کار کو suspend کرے؟ یہ آج پہلی بار نہیں ہو رہا۔ اسی ہاؤس کی تاریخ رہی ہے کہ درجنوں بار نہیں بلکہ سینکڑوں بار رولز کو suspend کیا گیا اور بزنس کو take up کیا گیا۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! ٹھیک ہے۔

Now, the question is:

"That the requirements of Rule 95, 154 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules for immediate consideration of the Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019. "

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019, as recommended by the concerned Committee, be taken into consideration at once."

جناب خلیل طاہر سندھو، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب سمیع اللہ خان، ملک محمد احمد خان، جناب محمد وارث شاد، جناب محمد ارشد ملک نے اس بل کو oppose کیا ہے۔ جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میری submission یہ ہے کہ آپ نے رولز کے مطابق تحریک put کی کہ رولز کو suspend کر دیا جائے تو رولز کی suspension پر اگر میں نے object کیا ہے تو مجھے right of audience ملنا چاہئے تھا۔ جناب محمد وارث شاد نے۔۔۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ بل پر بات کر لیں۔ وہ بات گزر گئی ہے اب آپ بل پر بات کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! کچھ غلط precedents set ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! چھوڑ دیں precedents بہت ہیں کیا میں نکال کر دکھاؤں۔ مجھے پتا ہے کہ دس سال میں کیا کیا ہوا ہے۔ وہ چیلنج نہ کریں پھر کہیں گے کہ ہمیں وہ پرانی باتیں یاد نہ کرایا کریں۔ آپ بل پر آ جائیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر اس وقت بھی غلط ہو رہا تھا تو غلط کو غلط کہا گیا، میاں محمد اسلم اقبال اس چیز کی گواہی دے دیں کہ میں نے اس وقت بھی treasury benches سے اٹھ کر غلط کو غلط کہا تھا تو میں ذمہ دار ہوں۔ میں ابھی بھی یہی عرض کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ نے جو تحریک put کی، اس میں میرا صرف اتنا interest تھا کہ آپ legislation کو take up کر رہے ہیں تو almost پورے chapter کی suspension required ہو گی۔ وہ کیسی legislation ہو گی جو suspension of rules کے ساتھ pass ہو گی۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! ایسا پہلے بھی ہوتا رہا ہے۔ آپ اس بات کو چھوڑیں اور بل پر بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ کا حکم ہے تو میں اس کی تعمیل کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ گورنر کے Patron in Chief بننے پر چھوٹی سی بات کروں گا اور آپ کا وقت ضائع نہیں کروں گا۔ Patron in Chief بنانے کے اختیار کا تعلق resources of Punjab Government کے ساتھ ہوگا کیونکہ funding پنجاب گورنمنٹ کی ہو گی۔ اگر آپ چیف ایگزیکٹو کے اختیارات وفاق کے نمائندے کو دیں گے تو اس پر کچھ constitutional issues اٹھیں گے۔ ان کو اختیار دیا جا سکتا ہے لیکن ان رولز کے مطابق جو statues یونیورسٹیوں کے متعلق ہیں اور constitution میں اس کی announcements آچکی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے صرف یہ رجسٹر کرانا چاہ رہا ہوں۔ مجھے اس بل کی افادیت سے انکار نہیں ہے اور میں on the Opposition Benches سے کہہ رہا ہوں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! انہیں احساس تھا تو انہوں نے کورم کیوں point out کیا تھا۔ ان کو legislation سے کیا دلچسپی ہے۔ اگر ان کو legislation سے کوئی دلچسپی ہوتی تو یہ کورم point out نہ کرتے۔ یہ تمام کے تمام بھاگ کر باہر چلے گئے تھے یہ ان کی صورتحال تھی۔ اب آپ قانون سے ہمدردی کر رہے ہیں اور ہمیں قوانین سمجھا رہے ہیں۔ مجھے آپ کے روّیے پر بہت افسوس ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان! آپ اپنی بات مکمل کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین کو بنیادی طور پر اس طرح کی گفتگو نہیں کرنی چاہئے جو وہ کر رہے ہیں۔ یہ حکم کریں اور جو کہیں گے وہ ہم مانیں گے لیکن ہمیں افسوس اس بات پر ہے کہ چودھری ظہیر الدین بلاوجہ ہی اشتعال میں آ جاتے ہیں اور کسی بات کے بغیر ہی آ جاتے ہیں۔ ہم نے چودھری ظہیر الدین کو ابھی کچھ کہا ہی نہیں۔

چودھری ظہیر الدین! جے اسی کجھ کہیا تے فیر سوواری غصے وچ آنا، اجے تے اسی کجھ کہہ ای نہیں رہے۔۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! No cross talk آپ میری طرف دیکھ کر بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کو دیکھتا ہوں تو جناب عنایت اللہ لک درمیان میں دیوار بن جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، آپ میری طرف دیکھیں۔ جناب عنایت اللہ لک آپ کے فائدے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہمارا basically اعتراض اس بل کو جس کے ذریعے پاس کروانے جا رہے ہیں اس process کے حوالے سے ہے۔ اگر اب ہم اس پر بات نہیں کریں گے تو بات ریکارڈ پر نہیں آئے گی تو یہ زیادتی ہو جائے گی کیونکہ سپیکر کا حکم اس پر finality ہوتی ہے تو سپیکر کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ رولز کو suspend کر دے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جب یہ بل پاس ہونے کے لئے آئے گا تو اس کی باقاعدہ ایک process کے مطابق کلاز بائی کلاز ریڈنگ اور اس کے بعد اس پر ووٹنگ کروانی ہے اگر rule suspend ہو گا تو پھر یہ کیسے ہو گی تو پھر اس بل کو آپ نے پاس بھی کروانا ہے تو اسی chapter کے 3rd head میں اس کی passing کا process ہے، اگر rule suspend ہو گا تو یہ کیسے ہو گی، کیا کوئی غیر قانونی legislation without the procedures ہم کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف آپ کے توسط سے یہ بات وزیر قانون سے پوچھنا چاہتا ہوں؟

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! ٹھیک ہے لیکن میں نے آپ کی بات کا جواب اس لئے دینا ہے کہ آپ نے کہا ہے کہ سپیکر کے اختیار میں ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جی، آپ کے اختیار میں ہے۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! یہ ہاؤس کا اختیار ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! ہاؤس کی ووٹنگ کے ذریعے سے یہ چیز ہاؤس کے اختیار میں ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ بالکل آپ نے درست بات کی ہے۔ یہ بات ہاؤس کے اختیار میں اس وقت ہے جب کوئی ایسا problem آپ کے سامنے آئے جس کی رولز میں کوئی confusion ہو تو میں اس حوالے سے دونوں رولز پڑھ کے سنا دیتا ہوں۔ جس چیز میں رولز معاونت نہ کر رہے ہوں تو پھر یہ سپیکر کا اختیار ہے کہ وہ ہاؤس سے پوچھے اور ہاؤس اس پر اپنی sense دے۔ گورنمنٹ legislation ایک ایسا بزنس ہے۔۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! میں نے جو سب سے پہلے پڑھا ہے اس میں، میں نے ہاؤس سے اختیار لیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اگر یہاں پر میاں محمود الرشید ہوتے تو وہ میری بات کو second کرتے کہ سابقہ دور حکومت میں رولز suspend کر کے ایک بہت important legislation bulldoze ہونے لگی تھی تو ہم نے وزیر قانون کو insist کیا کہ ایسا مت کریں ورنہ ایک غلط precedent set ہو جائے گا and that was stopped میری آپ سے صرف یہ request ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! سب کو پتا ہے کہ آپ اُس وقت، اُس وقت کے وزیر قانون کو غلط نہیں کہہ سکتے تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں on the floor of the House یہ بات کہہ رہا ہوں مجھے باقی کسی کا نہیں پتا لیکن میں تو زیر عتاب بھی رہا ہوں، میں اپنے غلط کہنے پر ہی زیر عتاب رہا ہوں اس میں کوئی جھگڑے کی بات نہیں ہے اور میں صرف یہ عرض کر رہا ہوں چلیں اُن سے مجھے یہ توقع نہیں تھی لیکن جناب پرویز الٰہی سے بطور سپیکر اور جناب محمد بشارت راجا سے مجھے یہ توقع ہے۔

جناب سپیکر! یہ اسمبلی میرا passion ہے and I take it very seriously میری اس حوالے سے ریڈنگ یہ ہے کہ گورنمنٹ کی legislation کو timely rules suspend کر کے مت کریں اس میں ہمارا کیا جائے گا ہم تو دو یا چار ترامیم دے دیں گے آپ کی یہاں عددی اکثریت ہے آپ اس کو پاس کروالیں گے۔ ویسے اس پر PLD Supreme Court 2005 Judgment موجود ہے کہ کون کون سے ایسے اختیارات ہیں جو کہ گورنر کو دیئے جاسکتے ہیں اس میں چیف ایگزیکٹو کے اختیارات کو اس کے پاس جانے سے exclude کیا گیا ہے اس کو صرف academics کے وہ پوائنٹس جس پر direction (25)Article دیتا ہے، anyway جو آپ کا حکم ہو گا وہ ہم تسلیم کریں گے۔ ہماری صرف اتنی استدعا ہے کہ بل کے contents پر جانے سے پہلے kindly اس کو دیکھ لیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس سے پہلے out of turn and rules suspend کرنے اور اس حوالے سے بحث ہوئی لیکن اب میں بل کی طرف آرہا ہوں۔ جس طرح اس بل کی definition میں موجود ہے کہ اس اتھارٹی کا ایک Patron in Chief ہو گا اور آگے اس کی تعریف کی گئی ہے کہ Patron in Chief means Governor of the Punjab ہو گا۔ اس کے بہت سارے حوالے ہیں میں نے پنجاب گورنمنٹ کے Rules of Business کو بھی دیکھا ہے اس کے (3)Rule کی sub clauses(2)(3)(4) اگر آپ کہیں تو وہ میں پڑھ کے سنا دیتا ہوں تو اس میں بڑی وضاحت کے ساتھ لکھا ہوا ہے چونکہ وہ بہت lengthy clauses ہیں اگر آپ اجازت دیں تو وہ میں پڑھ کے سنا دیتا ہوں otherwise میں آپ کو ایک جملے میں ہی بتائے دیتا ہوں اس میں یہ کہا گیا ہے کہ جو صوبے کا چیف ایگزیکٹو ہے چونکہ آپ بھی پانچ سال تک چیف ایگزیکٹو رہے ہیں وہ اپنے اختیارات ایک ڈیپارٹمنٹ سے دوسرے ڈیپارٹمنٹ اور ایک منسٹر سے دوسرے منسٹر کو یا کسی ایک منسٹر کو اس ڈیپارٹمنٹ کے اندر مختلف governing bodies or authorities کو دے سکتا ہے۔ آپ اس صوبے کے چیف ایگزیکٹو رہے ہیں اس لئے مجھے خوشی ہے کہ آپ کو معلوم ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب کے جو Rules of Business ہیں اس

میں کہیں ایک جملہ یا سب کلاز ایسی نہیں ہے کہ جس میں صوبے کے گورنر کو کسی body or authority کا کوئی عہدہ دیا جاسکے۔ پہلے تو میں سمجھتا ہوں کہ آج آپ اکثریت کی بنیاد پر یہ بل پاس کروالیں گے لیکن پھر آپ کو اس حوالے سے بہت سارا کام کرنا پڑے گا، آپ کو گورنمنٹ آف پنجاب کے جو Rules of Business ہیں اس میں بھی ترمیم لانی پڑے گی۔ایک پنڈوراباکس کھولنا پڑے گا کہ اب صوبے کا چیف ایگزیکٹو صرف اس law کے حوالے سے ہی نہیں بلکہ آئندہ کے لئے یہ اتنا بڑا پنڈوراباکس کھل جائے گا۔چیف ایگزیکٹو آج جناب عثمان احمد خان بُزدار ہیں کل کوئی اور ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایوان کا استحقاق مجروح نہیں کرنا چاہتا کیونکہ یہاں ہر بل ہی بڑی سنجیدگی کے ساتھ پاس کیا جاتا ہے لیکن میری وزیر قانون سے بھی یہ گزارش ہوگی کہ اس کے بعد جو کچھ ہو گا آپ کو گورنمنٹ آف پنجاب کے جو Rules of Business ہیں اس میں ترمیم لانا پڑے گی اور گورنر صاحب کے لئے ایک راستہ کھلے گا۔ میری ان کے ساتھ کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے بات صرف یہ ہے کہ صوبے کا چیف ایگزیکٹو اچھا ہو یا برا ہو پانچ سال بعد حساب اسی نے دینا ہے اور وہی جواب دہ ہے۔ اگر وہ اچھے کام کرے گا تو اس کو اس کا کریڈٹ ملے گا اگر اس کی پرفارمنس اچھی نہیں ہو گی تو پھر وہ discredit ہو گا۔ میری اس ایوان سے یہ گزارش ہے کہ یہ پنڈوراباکس نہ کھولا جائے۔

جناب سپیکر! میں ایک واقعہ صرف سمجھانے کے لئے quote کررہا ہوں تاکہ ہمیں تھوڑی سمجھ آسکے پچھلے دنوں ٹوبہ ٹیک سنگھ کے سابق ڈپٹی کمشنر نے میڈیا پر آکر گورنر صاحب کے بارے میں گفتگو کی، انہوں نے یہ کہا کہ وہاں پر ان کے بھائی یا شاید مجھے نہیں معلوم کہ کوئی رشتہ دار ہیں وہ وہاں پر سیاسی مداخلت کرتے ہیں اور گورنر صاحب مجھے pressurize کرتے ہیں یہ باتیں اس نے media talk show میں آکر کیں۔

جناب سپیکر!میں نے اس پر جان بوجھ کر ایک تحریک التوائے کار جمع کروادی کہ گورنر صاحب، پنجاب حکومت کی administrative activity میں مداخلت کررہے ہیں، اس پر ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کچھ دوستوں نے جن کو میں نہیں جانتا اس پر پریس کانفرنس بھی کی کہ سمیع اللہ خان نے یہ تحریک التوائے کار دی ہے لیکن اِس کو اتنا پتا نہیں کہ پنجاب اسمبلی کے اندر گورنر کے

خلاف تحریک التوائے کار نہیں دی جا سکتی۔ مجھے یہ لگا کہ شاید یہ مؤقف درست ہو۔ میں نے جب اسمبلی کے رولز دیکھے تو (5)Rule 116 یہ ہے کہ گورنر کے بارے میں قرارداد اس ہاؤس کے اندر نہیں آسکتی، گورنر کی کسی بھیactivity کے اوپر سوال نہیں پوچھا جا سکتا لیکن آج اس بل نے مجھے موقع دیا ہے کیونکہ اس بل میںPatron in Chief گورنر لکھا ہے اس لئے مجھے موقع مل گیا ہے۔ رولز آف پروسیجر کے Rule 202 کا سیکشن (b)(2) یہ ہے کہ اب میں تقریر کر رہا ہوں تو اُس حوالے سے مجھے پابند کیا گیا ہے کہ گورنر کے بارے میں بات نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! اب میرا کیس یہ ہے کہ اگر آپ گورنر کو پنجاب کی ایک اتھارٹی کا عہدہ دے دیں گے تو اُس کے بعد یہ میراright بن جائے گا۔ اگر میں وزیر قانون سے سوال کر سکتا ہوں اور توجہ دلاؤ نوٹس پر قائد ایوان سے سوال کر سکتا ہوں تو مجھے بتائیں کہ مجھے آپ کیسے روک سکتے ہیں؟ اگر اتھارٹی کا ایک عہدہ گورنر کو دے رہے ہیں تو میں اُس کے بارے میں سوال بھی کروں گا، تحریک التوائے کار بھی لاؤں گا اور گورنر صاحب کے حوالے سے اتھارٹی کی کارکردگی پر بھی پوچھوں گا۔

جناب سپیکر! دوسرا پنڈورا بکس یہ کہ آپ کو پنجاب اسمبلی کی کتاب قواعد انضباط کار کھولنا پڑے گی۔ اب ایک لفظ تھوڑا غیر پارلیمانی ہے جو میں کہوں گا کہ اس بل میں کاریگری وزیر قانون نے کی ہے یا گورنر صاحب نے کی ہے یہ فیصلہ میں علیحدہ چھوڑتا ہوں لیکن میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ کاریگری کیا ہے؟ اس اتھارٹی میں سب سے زیادہpowerful شخص چیئرمین ہے۔ اس بل کی کلاز 5 کی سب کلاز 3 پڑھ دیتا ہوں۔ اگر آپ نے یہ بل پڑھا ہے تو اچھی بات ہے لیکن نہیں پڑھا تو اس کاری گری کو سُن لیں۔

> (3) The Chairman shall be appointed by the Government in consultation with the Patron in Chief.

جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ اب کُھل کر کہہ رہا ہوں کہ چودھری محمد سرور نے اس اتھارٹی کے ذریعے کام کروانے ہیں یعنی چیئرمین اس اتھارٹی کا سب سے طاقتور آدمی ہے جس کو رولز میں لکھوا دیا ہے کہ وہ چیئرمین گورنر صاحب کیconsultation کے ساتھ لگے گا۔ ہمارے

صوبے کے جو گورنر ہیں وہ پہلے مسلم لیگ (ن) کی حکومت میں گورنر تھے۔ اس دَور میں اُن کا (ن) لیگ کے ساتھ اختلاف ہوا جس میں کافی ساری وجوہات ہوں گی لیکن میڈیا رپورٹس آئیں اور تبصرے ہوئے کہ گورنر صاحب کا واٹر فلٹریشن پلانٹس کے حوالے سے کوئی خاص interest ہے کیونکہ کوئی NGO ہے اور اُن کے کوئی دوست ہیں۔

جناب سپیکر! اُس وقت صوبے کے چیف ایگزیکٹو میاں محمد شہباز شریف تھے لیکن چودھری محمد سرور یہ کہتے تھے کہ صوبے کے 35/30 ہزار دیہاتوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگنے چاہئیں اور یہ سارا منصوبہ میرے حوالے کر دیا جائے۔ دیگر اختلاف بھی ہوں گے لیکن ایک وجہ اختلاف یہ بھی بنی۔ موجودہ دَور میں جب وہ گورنر بنے تو یقین مانیں کہ واٹر فلٹریشن پلانٹس والا issue ہمارے علم میں تھا تو ہم انتظار میں تھے کہ گورنر صاحب نے ابھی تک واٹر فلٹریشن پلانٹس کی کاریگری والی بات نہیں کی۔

جناب سپیکر! اب اس قانون سازی کے ذریعے اُن کی نیت ٹھیک ہے یا بڑے کھیلے کی تیاری ہو رہی ہے تو یہ وقت ہی بتائے گا۔ چونکہ یہ بل آج پاس ہو جانا ہے کیونکہ ہاؤس کا mood لگ رہا ہے اور اس ہاؤس کو right بھی ہے لیکن میں قبل از وقت کہہ رہا ہوں کہ کسی بڑے scandal کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ گورنر صاحب اس منصوبے کے اندر اس حد تک دلچسپی رکھتے ہیں کہ پنجاب حکومت کو اب ساری کتابیں بدلنی پڑیں گی چاہے پنجاب حکومت کا رولز آف بزنس ہو اور چاہے پنجاب اسمبلی کے رولز ہوں۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ باقی سارا بل مفاد عامہ کے متعلق ہے لیکن Patron in Chief والی شق کو omit کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ بات دہرا کر ختم کر رہا ہوں کہ پہلے ہی ملک کے اندر یہ تبصرے ہو رہے ہیں کہ وفاقی حکومت صوبائی حکومت کے اختیارات کو encroach کرتی ہے اور وزیراعظم ہر ہفتے آ کر وفاقی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے پنجاب حکومت کو چلا رہے ہیں۔ اس ایکٹ کے بعد مجھے خدشہ ہے کہ پنجاب کے چیف ایگزیکٹو اور حکومت کے اختیارات کو دوسرا شخص encroach کرے گا اور پھر اس صوبے میں سمجھ نہیں آئے گی کہ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی حکومت ہے، چودھری محمد سرور کی حکومت ہے یا کسی اور کی ہے۔ بہت شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو! آپ بات کر لیں لیکن relevant رہنا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں تو بالکل relevant ہی رہتا ہوں۔ میں whole heartedly آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ ہمیشہ مہربانی فرماتے ہوئے موقع دیتے ہیں۔ جناب محمد بشارت راجا بہت competent lawyer ہیں اور اُن کا ڈیپارٹمنٹ بھی بہت competent ہے۔

جناب سپیکر! مجھے پتا ہے کہ وہ کوئی نہ کوئی ایسی شق لا رہے ہیں جس سے وہ گورنر کو لا سکیں۔ 2005 کی PLD میں اور اُس کے بعد جب 18 ویں ترمیم آئی تو اُس وقت سپریم کورٹ کے full Bench نے یہ طے کیا کہ گورنر فیڈرل کا نمائندہ ہے اور اُس کی صرف ceremonial حیثیت ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اس سے ہمارے fundamental rights متاثر ہوں گے۔ میرے بھائی چودھری طارق بشیر چیمہ نے یا کسی نے جہانگیر ترین کو یہ درست کہا تھا کہ انہوں نے صوبہ نہیں چلنے دینا۔

جناب سپیکر! میں ساری چیزوں سے ہٹ کر انتہائی عزت و احترام کے ساتھ جناب محمد بشارت راجا سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کو ایک دن کے لئے pending فرما دیں تو کل میں آپ کو سپریم کورٹ کی رولنگ دے دیتا ہوں جو آپ گورنر کو دے سکیں۔ How the Governor will be accountable to this House? آپ پھر کوئی ترمیم لے آئیں کہ جناب محمد بشارت راجا کے ساتھ ایک سیٹ گورنر صاحب کی رکھوا دیتے ہیں جو اِدھر آ کر بیٹھ جایا کریں۔ اگر اُن کو اتنا شوق ہے تو جناب عثمان احمد خان بُزدار کو رہنے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ہمیں اس بل پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ ایک جہاں دیدہ شخص ہیں اور ہم آپ کی عزت کرتے ہیں لیکن ہم بھی آپ کے کچھ لگتے ہیں کیونکہ آپ پورے ہاؤس کے باپ ہیں اس لئے ہمیں نظر انداز نہ کیا جائے۔ یہ غلط کام ہونے جا رہا ہے۔ اُس دن بھی آپ نے مہربانی فرمائی تھی جس دن Punjab Prevention of Conflict of

Interest کا بل تھا جس پر میں نے اعتراض کیا تھا۔ میرا ایمان اور perception کہتا ہے کہ Mr Muhammad Basharat Raja is the competent Law Minister and he will agree with me کہ یہ گورنر صاحب کو Patron in Chief نہیں بنائیں گے ورنہ یہ اتنا بڑا اپنڈورا بکس کھلے گا۔

جناب سپیکر! میں جناب محمد بشارت راجا سے کہوں گا جس طرح کہتے ہیں کہ "شریکِ جرم نہ ہوتے تو مخبری کرتے" میرے لئے آپ معتبر ہیں لیکن اس میں آپ کا نام بھی ضرور آئے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آخر میں بولنے کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ بہت ساری باتیں already ہو چکی ہوتی ہیں بہر حال میں repetition میں نہیں جاؤں گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کو relevant رہنا پڑے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں کوشش کروں گی کہ relevant ہی رہوں۔ جو باتیں ہو چکی ہیں اُن کو آگے بڑھاتے ہوئے میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جیسے سپریم کورٹ کے فیصلے کا بھی حوالہ دیا گیا ہے تو یہ unconstitutional کام ہے کیونکہ executive power کسی صورت میں گورنر پنجاب کو نہیں دی جا سکتی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے سارے نمائندے جو ووٹ لے کر اور جیت کر یہاں آئے ہیں ان کے اوپر distrust ہے۔ ان نمائندگان میں سے کوئی Patron in Chief کیوں نہیں ہو سکتا؟ اِن میں سے اگر کوئی گورنر صاحب کا چہیتا نہیں ہے تو وہ چیئرمین کیوں نہیں لگ سکتا؟ گورنر صاحب کو اتنی power دینا میں سمجھتی ہوں کہ یہ person specific legislation ہے جس کی قانون اور آئین اجازت نہیں دیتا۔

جناب سپیکر! اگر یہ بل پاس ہو گیا تو میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس کو کوئی اور چیلنج کرے نہ کرے میں اسے ہائی کورٹ میں چیلنج کروں گی۔ یہ میرے صوبے، میرے اس ہاؤس اور میرے اس ایوان میں عوام سے ووٹ لے کر آنے والے تمام منتخب نمائندوں کی تضحیک ہے اور یہ وزیر اعلیٰ کی تضحیک ہے۔

جناب سپیکر! مجھے حیرت ہے کہ وزیر اعلیٰ ان کے ہیں جنہیں انہوں نے elect کیا ہے لیکن ان کے حقوق کی بات آج مجھے کرنی پڑ رہی ہے اور میں کہہ رہی ہوں کہ میرے صوبے میں اگر کوئی اتھارٹی بن رہی ہے اس کا Patron in Chief صرف اور صرف وزیر اعلیٰ پنجاب ہو سکتا ہے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ یہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی بھی insult ہے۔ یہ ان کی بھی توہین ہے کہ ایک طرف وہ خود ہی کہتے ہیں کہ وہ trained ہو رہے ہیں اور ابھی انہیں trained ہونے میں ٹائم لگے گا لیکن ان کے trained ہونے کا آپ یہ کر رہے ہیں کہ ان کی جگہ پر ایک بندے کو لگا رہے ہیں۔ اگر وہ واقعی incompetent ہیں اور اگر واقعی ابھی انہیں trained ہونا ہے یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے اور کوئی alternate نہیں ہے۔ اس کا alternate ان میں سے تو ہو سکتا ہے لیکن اس کا alternate گورنر پنجاب نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! ابھی جناب سمیع اللہ خان نے ایک پریس کانفرنس کی بات کی تو میرے بارے میں بھی بعض اوقات بڑی بات آتی ہے کہ گورنر پنجاب جب سینیٹ کا الیکشن لڑ رہے تھے تو وہ ہار گئے اور میں رو پڑی تھی۔ درست، بالکل میں اس وقت روئی تھی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ مجھے نہیں تمام ان لوگوں کو جو جمہوریت کی بات کرتے ہیں اور جو اس ہاؤس کی بات کرتے ہیں ان کو رونا چاہئے تھا لیکن رونا صرف مجھے آیا کہ یہ کیوں ہوتا ہے کہ اس ہاؤس کے اندر یا ہم ممبران اتنی آسانی سے manage ہو جاتے ہیں کہ جن صاحب کی ساتویں سیٹ پر الیکشن ہونا چاہئے تھا وہ صاحب پہلے نمبر پر سینیٹ میں الیکشن جیت کر گئے۔

جناب سپیکر! یہ بات بھی میں ضرور کرنا چاہتی ہوں کہ مجھے رونا آیا۔ مجھے فخر ہے اس بات پر اور میں آئندہ بھی اگر ایسی کوئی بات ہو گی تو میں روؤں گی۔ جب ایک غلط طریقے سے ایک شخص اس ہاؤس کے ممبران کو malign کرے گا، وہ اتھارٹی لے لے اور آج بھی اگر یہ بل پاس ہو جائے تو شاید مجھے رونا آ جائے اور اگر میں رو پڑوں تو معاف کر دیجئے گا لیکن اس کو میں ہائی کورٹ میں بھی چیلنج کروں گی۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے آخری بات میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ گورنر پنجاب کو اتھارٹی اور اختیار دینا آج کا plan نہیں ہے یہ بہت پرانا plan ہے جس کے اوپر میڈیا reports بھی موجود ہیں اور اس کے اوپر بہت ساری باتیں پہلے آ چکی ہیں۔ اس کے بعد اس بات پر اتنا

emphasis، ان کوPatron in Chiefبنانا یہ قطعی طور پر نامناسب ہو گا اور مجھے یہ بھی سمجھ نہیں آرہا کہ اتنی جلدی کیا ہے کہ آپ رولز کوsuspendکرکے اس بل کو لا رہے ہیں؟ آپ اتنا وقت تو دے دیتے کہ ہمیں اس بل میں ترامیم جمع کروانے کی اجازت دیتے اور ہم اس بل کو بہت thoroughlyپڑھتے۔ ہم اس میں ترامیم ڈالتے اور ہر ترمیم پر بات کرتے تاکہ اپنا مؤقف بہت زیادہclarifyکرسکتے، عوام تک مؤقف پہنچا سکتے اور اس ہاؤس کے ممبران کو پہنچا سکتے لیکن جتنی جلدی یہ ٹرین چلائی جارہی ہے تو اس کا ایکسیڈنٹ بھی مجھے خدانخواستہ بڑی جلدی میں نظر آتا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ کہ جس طرح آپ نے تحمل کے ساتھ اپوزیشن کو سنا اور انہیں موقع دیا تو میں appreciateبھی کرتا ہوں کہ کم از کم اس کے بعد یہ گلہ نہیں رہے گا کہ اپوزیشن کو نہیں سنا گیا۔

جناب سپیکر! یہاں پر دو حوالوں سے بات کی گئی ہے جن میں پہلا اعتراض یہ کیا گیا کہ بل سٹینڈنگ کمیٹی سے ہو کر آیا تو اسی دن رپورٹlayہونے کے بعد اسےtake upکیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! اس اعتراض پر میں اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گا کہ 2014میں دو بل جس دنintroduceہوئے اسی دن پاس ہوئے اور سب سے بڑی بات ہے جو گورنر صاحب کے ایک غیر جانبدارانہroleکی بات کررہے ہیں کہ گورنر صاحب نےassentبھی اسی دن یعنی ایک ہی دن میں ان بلوں کی دے دی۔ اسی دن پیش ہوئے اور اسی دن پاس اور اسی دن گورنر صاحب نےassentدے دی۔ اس کے بعد انہی کی حکومت کے دوران پانچ بل 2015 میںintroduceہوئے، سٹینڈنگ کمیٹی کوreferنہیں ہوئے اور صرفintroduceہوئے اور directاسمبلی میںpassageکے لئے آگئے۔ اس کے بعد اسی دن گورنر صاحب نےassent بھی دے دی۔

جناب سپیکر! یہاں تو یہ بل پہلے introduce ہوا، اس کے بعد سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس گیا جس نے اس بل کو approve کیا اور پھر اس کی approval کے بعد آج passage کے لئے لیا جا رہا ہے۔ میں ان سے سوال یہ کرنا چاہتا ہوں، بہت سارے معزز ممبران اس وقت بھی اس اسمبلی کے ممبر تھے، جب آپ مثالیں دینے لگتے ہیں تو تھوڑا سا اپنا ماضی دیکھ کر پھر مثال دیا کریں کہ آپ ماضی میں کیا کرتے رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ point scoring کی بات نہیں ہے۔ انہوں نے بات کی لیکن بات ہوا میں کی۔ میں یہ بل ان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ آپ کی حکومت میں اور آپ میں سے بہت سارے دوست اسی اسمبلی کے ممبر تھے اور آپ نے اس وقت ہاں میں ہاں ملائی تھی اس لئے آپ کا اعتراض کرنے کا جواز نہیں بنتا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ جس کمیٹی کو یہ بل refer ہوا اس کمیٹی کے چیئرمین معزز ممبر رانا محمد اقبال اس ہاؤس کے سابق سپیکر ہیں یعنی وہ اس سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین تھے۔

جناب سپیکر! میں نے کل ذاتی طور پر ان سے request کی کہ:

"سر! کمیٹی کا اجلاس بلوائیں، اس بل کو consider کریں اور recommend کر کے بھیجیں۔"

جناب سپیکر! وزیر ہاؤسنگ کل وہاں پر موجود تھے چونکہ آج ان کی request آئی ہوئی ہے تو وہ اس ہاؤس میں موجود نہیں ہیں لیکن کل وہاں پر موجود تھے، میں ذاتی طور پر وہاں پر موجود تھا۔ سٹینڈنگ کمیٹی کے تمام معزز ممبران میٹنگ میں موجود تھے جہاں پر بل کو clause by clause take up کیا گیا۔ اس بل کی افادیت کو مد نظر رکھتے ہوئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سٹینڈنگ کمیٹی نے ایک بھی ترمیم اس بل میں propose نہیں کی اور unanimously کمیٹی نے اس بل کو پاس کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ہر چیز میں اس ہاؤس کے تمام معزز ممبران کے متعلق کہا جائے کہ ہر ممبر نے اپنی رائے اس میں دینی ہے اور ہر ممبر کی input اس میں لینی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ناممکن ہوتا ہے۔ آپ کی قائم کردہ سٹینڈنگ کمیٹی تھی اور وہ ہمارے ہی نمائندے ہیں اسی ہاؤس کے نمائندے ہیں اور اسی ہاؤس نے انہیں mandate دیا ہے۔ اس کمیٹی کے پاس

بل گیا ہے اور کمیٹی نے unanimously پاس کر کے بھیجا جو آج ہم اس اسمبلی میں اسے لے کر آئے اس لئے اس پر کوئی اعتراض والی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر! گورنر صاحب کے حوالے سے بات کر رہے ہیں تو اگر بل کو دیکھا جائے تو گورنر صاحب اس میں Patron in Chief ہیں۔ اس اتھارٹی کے جتنے بھی معاملات ہیں ان کو Governing Body نے چلانا ہے اور صرف ایک جگہ پر ذکر آتا ہے کہ:

> The Chairman shall be appointed by the Government in consultation with the Patron in Chief

جناب سپیکر! یہ آتا ہے تو یہاں پر گورنر صاحب کا جو role ہے اس کو متنازعہ بنایا جا رہا ہے۔ کیا آپ کے علم میں ہے کہ اس وقت گورنر صاحب کتنے سو یونیورسٹیوں کے چانسلر ہیں؟ اس وقت گورنر صاحب سینکڑوں یونیورسٹیوں کے چانسلر ہیں۔ اگر گورنر صاحب سینکڑوں یونیورسٹیوں کے چانسلر رہ سکتے ہیں اور ان کی consultation سے وائس چانسلرز appoint ہو سکتے ہیں تو Governing Body کا ایک چیئرمین کیوں نہیں appoint کیا جا سکتا۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر کسی یونیورسٹی کے چانسلر یعنی گورنر صاحب کی مرضی و approval سے کسی یونیورسٹی کا وائس چانسلر لگ سکتا ہے اور وہ بھی سینکڑوں کی تعداد میں تو ایک Governing Body کا چیئرمین کیوں نہیں لگ سکتا۔ یہاں پر بات executive authority, کی کی جا رہی ہے تو میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ executive authority authority vests in Governing Body. Governing Body میں vest کرتی ہے executive authority بل تو ان کے پاس ہے جس کا سیکشن 5 یہ پڑھ لیں جس میں ایک جگہ بھی لکھا ہو کہ گورنر صاحب نے کسی جگہ بھی کوئی role ادا کرنا ہے تو ہم اسے ماننے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! Governing Body کا کیا معیار ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس بل کے سیکشن 5 میں ہے کہ:

5. Governing Body.- (1) The management and administration of the affairs of the Authority shall vest in the Governing Body.

جناب سپیکر! یہ بات واضح ہو گئی۔ اب اس کا سب سیکشن (2) ہے کہ:

(2) The Governing Body shall consist of nine members including the Chairman.

(3) The Chairman shall be appointed by the Government in consultation with the Patron in Chief.

(4) The Governing Body shall have the following four ex-officio members.

جناب سپیکر! جس میں سیکرٹری پلاننگ و ڈویلپمنٹ، سیکرٹری فنانس، سیکرٹری ہاؤسنگ، سیکرٹری لوکل گورنمنٹ ہیں جو کہ اس کے ممبر ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! اس میں کوئی پرائیویٹ لوگ بھی ممبر ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ اتھارٹی کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ ex-officio کسی کو ممبر لے سکتے ہیں میں اس کو پورا پڑھ دیتا ہوں

(5) A member of the Governing Body shall hold office for a period of three years and shall be eligible for re-appointment for another term.

(6) A member, other than an ex-officio member, may by writing under his hand, resign from his office.

(7) The Government may, if it considers expedient to do so, remove any non-official member of the Authority without assigning any reason.

(8) The member, other than an ex-officio member, shall cease to hold office...

جناب سپیکر !گزارش یہ ہے کہ اس میں یہ جو ممبر دیئے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ گورنر صاحب نے قطعی طور پر اُن کو direct نہیں کرنا، گورنر صاحب نے صرف ایک consultation دینی ہے۔ Governing body کے چیئرمین کے بارے میں appointment چار ex-officio members ہیں پانچ private members ہیں اُن کی eligibility بھی باقاعدہ اس میں define کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! چار کون سے ممبر ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! چار ex-officio members ہیں اور پانچ members private ہیں۔

جناب سپیکر: پرائیویٹ ممبرز کی کوئی qualification اور appointment کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! Eligibility کے لئے باقاعدہ رولز ترتیب دیئے جائیں گے، رولز بنائے جائیں گے اور اُن رولز میں باقاعدہ ان کی eligibility کو define کیا جائے گا اور یہی ایک طریق کار ہے یہی pattern legislation میں چل رہا ہے کہ باقاعدہ رولز بنتے ہیں اور رولز کے بعد appointments ہوتی ہیں سٹینڈرڈ رولز یہی ہیں اس سے پہلے بھی ہمیشہ یہی ہوا ہے کہ آج ہم چونکہ ایک principal bill کی منظوری دے رہے ہیں اس کے بعد متعلقہ ڈیپارٹمنٹ نے رولز بنانے ہیں اور اُن رولز کے تحت ممبر کا تعین ہو گا۔

جناب سپیکر: جو پرائیویٹ ممبر ہیں اُن کی removal کا کیا procedure رکھا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! Governing body اُس کی approval دے گی۔

جناب سپیکر: Approval تو ہو گی اگر وہ بندہ صحیح کام نہیں کر رہا تو۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے پڑھ کر بھی بتایا ہے اُن کو remove بھی کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: اُن کو remove کون کرے گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! Governing body remove کرے گی۔

جناب سپیکر: چیئرمین remove کرے گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس کا سیکشن 9 جو ہے وہ

> 9. **Removal of Chairmen or member of the Governing Body.**- Notwithstanding anything contained in section 5, the Government shall remove the Chairman or an appointed member from office...

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! پھر یہ ensure کریں کہ یہ اختیار totally گورنمنٹ کے پاس ہو کہ اگر وہ جو private members اگر صحیح کام نہیں کر رہے تو اس کی removal گورنمنٹ کرے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! لفظ گورنمنٹ لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: پھر رولز میں کریں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ main law میں دے دیا گیا ہے Removal of Chairmen or member of the Governing Body دے دیا گیا ہے کہ اُس کو آگے clarify بھی کیا گیا ہے کہ:

> (a) in the opinion of Government, fails to discharge his duties or becomes incapable of discharging his duties under the Act;
>
> (b) has become insolvent;
>
> (c) has been convicted of an offence involving moral turpitude;

(d) has knowingly acquired or continued to hold without the permission in writing of the Government/Governor directly or indirectly or through a partner, any share or interest in any contract or employment with or on behalf of Authority, in any land or property which in his knowledge, is likely to benefit has benefited as a result of operation of Authority.

اُن کو remove کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: لیکن اُن کی removal کا اختیار گورنمنٹ کے پاس ہو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گورنمنٹ کے پاس ہے۔ (قطع کلامیاں)

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! Rule 9 میں بڑا clearly لکھا ہوا کہ یہ گورنمنٹ کی sole authority ہے اُسی کی competence ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے وہ جناب محمد بشارت راجا نے کہہ دیا ہے۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! وہی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اگر گورنر کا اختیار ہی نہیں تو اس کو اس میں سے نکال دیں۔

جناب سپیکر: جی، اب ہو گیا ہے۔

Since there is no amendment in it, the question is:
"That the Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ
کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

CLAUSES 3 TO 22

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 22 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

> "That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب سپیکر: اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(38)/2019/1926. Dated: 18th March 2019. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Mohammad Sarwar, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on 14th March 2019 (Thursday) after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 15-03-2019

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"